مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّىٰ فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا

(النساء ۸۰)

مسند امام احمد بن حنبل

(الامام احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی)

فقہی ترتیب

الفتح الربانی

(علامہ احمد بن عبدالرحمٰن البنا)

ترجمہ و تحقیق

علامہ حافظ قاری فدا حسین

ناشر

فرید بک سٹال ۳۸- اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

MARCH 2020

اہلسنت وجماعت کا قرآن وسنت کا عظیم ادارہ

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی

جہاں اسلامی اور عصری علوم کا عظیم امتزاج

مختصر تعارف

طلباء

شعبہ حفظ: 163	شعبہ ناظرہ: 395
شعبہ درس نظامی: 120	شعبہ تجوید: 12

اور انہی شعبہ جات میں 500 سے زائد طلبا اسکول کی تعلیم انٹر تک حاصل کر رہے ہیں نیز کم وبیش 120 طلباء مدرسے میں رہائش پذیر ہیں جن کے طعام وقیام اور میڈیکل کا مکمل خرچ مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

مدرسہ کا اسٹاف

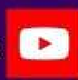
شعبہ حفظ وناظرہ 14 اساتذہ	شعبہ درس نظامی وتجوید 12 اساتذہ
شعبہ عصری علوم یعنی اسکول وکمپیوٹر 14 اساتذہ	باورچی 3 خادم 4 چوکیدار 2

کل طلباء کم وبیش 700 اور مکمل اسٹاف 49 افراد پر مشتمل ہے۔

مرکز العلوم الاسلامیہ اکیڈمی میٹھادر کراچی پاکستان

DONATION
HABIB BANK LTD. BARNESS STREET BRANCH
ACC TITLE: MARKAZ UL ALOOM ISLAMIA (TRUST)
ACC NO: 00500025657003 - BRANCH CODE :0050


www.facebook.com/markazuloloom


https://www.waseemziyai.com

https://www.youtube.com/waseemziyai

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا

جس نے رسول کی اطاعت کی تو یقیناً اس نے اللہ ہی کی اطاعت کی، اور جس نے منہ پھیر لیا تو ہم نے آپ کو ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا

(النساء: ۸۰)

مسند امام احمد بن حنبل (دوم)

(امام احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی)

۱۶۴ھ ــــ ۲۴۱ھ

فقہی ترتیب

الفتح الربانی

ترتیبہ

(علامہ احمد بن عبد الرحمن البناء)

۱۳۰۱ھ ــــ ۱۳۷۸ھ

مترجم و محشی

علامہ حافظ قاری فدا حسین

جامع مسجد بابا یتیم شاہ، فتح گڑھ، لاہور

ناشر

فرید بک سٹال ۳۸۔ اردو بازار لاہور





تصحیح : محمد اشتیاق، حافظ محمد اکرم ساجد، نذر فرید، حافظ اختر حبیب
مطبع : رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز، لاہور
الطبع الاوّل : رجب 1434ھ / جون 2013ء
قیمت : /- روپے

Farid Book Stall
Phone No:092-42-37312173-37123435
Fax No.092-42-37224899
Email:info@faridbookstall.com
Visit us at:www.faridbookstall.com

فرید بک سٹال ۳۸۔ اُردو بازار لاہور
فون نمبر ۳۷۱۲۳۴۳۵-۳۷۳۱۲۱۷۳-۴۲-۰۹۲
فیکس نمبر ۳۷۲۲۴۸۹۹-۴۲-۰۹۲
ای میل : info@faridbookstall.com
ویب سائٹ : www.faridbookstall.com

فہرست

الفتح الربانی (ترجمہ مسند امام احمد) (جلد دوئم)

انڈیکس

الفتح الربانی (ترجمہ مسند امام احمد) (جلد دوئم)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ صَلٰوةِ التَّرَاوِيْحِ

۱ - بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِهَا وَاَنَّهَا سُنَّةٌ وَّلَيْسَتْ بِوَاجِبَةٍ

۱۹۶۹/۱۱۰۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِقِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَ فِيْهِ بِعَزِيْمَةٍ وَّكَانَ يَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

۱۹۷۰/۱۱۰۶ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ صِيَامَ رَمَضَانَ وَسَنَنْتُ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ اِحْتِسَابًا خَرَجَ مِنَ الذُّنُوْبِ كَيَوْمٍ وَّلَدَتْهُ اُمُّهُ.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمازِ تراویح کا بیان

نمازِ تراویح کی فضیلت اور یہ کہ وہ سنت (مؤکدہ) ہے' واجب نہیں ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامِ رمضان (نمازِ تراویح) کا (ترغیباً) حکم دیتے تھے' اس کا تاکید کے ساتھ حکم نہیں دیتے تھے' اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرماتے تھے کہ جس شخص نے ایمان (ویقین) کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کیا (نمازِ تراویح پڑھی)' اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ماہ رمضان کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کئے ہیں اور اس (کی راتوں) کے قیام (نمازِ تراویح) کو میں نے سنت قرار دیا ہے' سو جس شخص نے ثواب کی نیت سے اس میں روزے رکھے اور اس میں قیام کیا (نمازِ تراویح پڑھی) تو وہ گناہوں سے اس دن کی طرح پاک وصاف ہو جائے گا' جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

فوائد وثمرات

اس باب کی احادیث سے حسب ذیل اُمور اور فوائد وثمرات حاصل ہوئے۔

(۱) ماہ رمضان میں قیامِ رمضان (نمازِ تراویح پڑھنا) سنت مؤکدہ ہے' واجب نہیں ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ قیامِ رمضان سے مراد نمازِ تراویح ہے اور امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ قیامِ رمضان (نمازِ تراویح) مستحب (سنت مؤکدہ) ہے' واجب نہیں ہے۔

(۲) نمازِ تراویح کی فضیلت واہمیت خوب واضح ہوتی ہے کہ اس کی ادائیگی سے بندہ گناہوں سے اس طرح صاف و پاک ہو جاتا ہے جس طرح وہ اپنی ماں کے پیٹ سے گناہوں سے پاک وصاف باہر آیا تھا' سو یہ فضیلت کیا کم ہے کہ اس کی ادائیگی سے سب گناہ معاف ہو جائیں۔

(۳) گناہوں سے بالکل پاک وصاف ہونے اور بخشے جانے کی فضیلت اس وقت حاصل ہوگی جب کہ نمازِ تراویح کو کامل یقین کے ساتھ محض اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کی خاطر ادا کیا جائے اور اس میں ایسی نیت یا مقصد نہ ہو جو اخلاص کے خلاف ہو' اور اگر اس کی ادائیگی میں جذبۂ خلوص نہ ہو' ریاکاری ودکھلاوا مقصود ہو تو پھر نہ صرف یہ کہ بخشش سے محرومی ہوگی بلکہ قیامت کے دن ذلت ورسوائی ہوگی اور شدید عذاب ہوگا' اس لیے نمازِ تراویح کو انتہائی شوق ورغبت' جذبۂ خلوص اور خوشدلی سے اور محض رضاء

الٰہی کی خاطر ادا کیا جائے تا کہ اس کے اچھے اور قابل رشک نتائج حاصل ہوں۔

(۴) حضور اقدس ﷺ نے نماز تراویح کو سنت قرار دینے کی نسبت اپنی طرف فرمائی' آپ ﷺ چونکہ شارع ہیں' اس لیے آپ ﷺ مختار ہیں' خواہ کسی چیز کو واجب قرار دیں' سنت قرار دیں' مستحب قرار دیں یا معاف فرما دیں' جیسا کہ آپ ﷺ نے گھوڑوں کی زکوٰۃ معاف فرما دی اور آپ ﷺ کے اختیارات کا دائرہ بہت وسیع ہے' جس کی وسعت و حد کو اللہ تعالیٰ اور آپ ﷺ کے سوا کوئی نہیں جانتا' اختیارات دینے والا جانے یا لینے والا جانے۔

یہ بات واضح رہے کہ مختار بذاتہٖ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے' تمام اختیارات کا مالک ذاتی طور پر اللہ تعالیٰ ہے' حضور اقدس ﷺ کے اختیارات اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ ہیں' لٰہذا کوئی شخص آپ ﷺ کے مختار ہونے کا غلط مفہوم نہ سمجھے۔

۲- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ سَبَبِهَا وَجَوَازِ فِعْلِهَا جَمَاعَةً فِي الْمَسْجِدِ

۱۹۷۱/۱۱۰۷- عَنْ اَنَسٍ (بْنِ مَالِكٍ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ رَمَضَانَ' فَجِئْتُ فَقُمْتُ خَلْفَهُ' قَالَ وَجَاءَ رَجُلٌ فَقَامَ اِلٰى جَنْبِيْ' ثُمَّ جَاءَ آخَرُ حَتّٰى كُنَّا رَهْطًا فَلَمَّا اَحَسَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّا خَلْفَهُ تَجَوَّزَ فِي الصَّلٰوةِ ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ فَصَلّٰى صَلٰوةً لَّمْ يُصَلِّهَا عِنْدَنَا قَالَ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَطِنْتَ بِنَا اللَّيْلَةَ؟ قَالَ نَعَمْ فَذَاكَ الَّذِيْ حَمَلَنِيْ عَلَى الَّذِيْ صَنَعْتُ قَالَ ثُمَّ اَخَذَ يُوَاصِلُ وَذَاكَ فِيْ آخِرِ الشَّهْرِ' قَالَ فَاَخَذَ رِجَالٌ يُّوَاصِلُوْنَ مِنْ اَصْحَابِهِ' قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ رِجَالٍ يُّوَاصِلُوْنَ' اِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِثْلِيْ' اَمَا وَاللّٰهِ لَوْ مُدَّ لِيَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَهُمْ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَيْهِمْ فِيْ رَمَضَانَ فَخَفَّفَ بِهِمْ' ثُمَّ دَخَلَ فَاَطَالَ ثُمَّ خَرَجَ فَخَفَّفَ بِهِمْ' ثُمَّ دَخَلَ فَاَطَالَ' فَلَمَّا اَصْبَحْنَا قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَلَسْنَا اللَّيْلَةَ فَخَرَجْتَ اِلَيْنَا فَخَفَّفْتَ ثُمَّ دَخَلْتَ فَاَطَلْتَ قَالَ مِنْ اَجْلِكُمْ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) بِنَحْوِهٖ

نماز تراویح کا سبب اور مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز تراویح پڑھنے کا جواز

حضرت انس (بن مالک) رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں نماز (تراویح) پڑھ رہے تھے کہ میں آیا اور آپ (ﷺ) کے پیچھے کھڑا ہو گیا' ایک اور شخص آیا اور وہ میرے پہلو میں کھڑا ہو گیا' پھر ایک اور شخص آ گیا (اور وہ بھی کھڑا ہو گیا)' یہاں تک کہ ہماری ایک جماعت بن گئی' پس جب رسول اللہ ﷺ نے محسوس کیا کہ ہم آپ (ﷺ) کے پیچھے (کھڑے) ہیں تو آپ (ﷺ) نے نماز کو مختصر کر دیا' پھر آپ (ﷺ) اُٹھے اور اپنے گھر تشریف لے گئے اور آپ (ﷺ) نے (اپنے گھر میں) ایسی نماز پڑھی جو ہمارے پاس نہیں پڑھی تھی (یعنی طویل نماز پڑھی)۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب صبح ہوئی تو ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ کو رات ہمارے بارے میں معلوم ہو گیا تھا؟ فرمایا: ہاں! یہی وہ چیز تھی جس نے مجھے اس کام پر اُبھارا جو میں نے کیا تھا' حضرت انس فرماتے ہیں کہ پھر آپ (ﷺ) وصال کے روزے رکھنے لگے اور وہ مہینہ کا آخر تھا' تو آپ (ﷺ) کے اصحاب میں سے بعض لوگ وصال کے روزے رکھنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ وصال کے روزے کیوں رکھ رہے ہیں؟ بلاشبہ تم میری مثل نہیں ہو' یاد رکھو! اللہ کی قسم! اگر میرے لیے یہ مہینہ لمبا ہو جاتا تو میں اس قدر وصال کے روزے رکھتا کہ حد سے بڑھنے والے لوگ اپنی ضد کو چھوڑ دیتے۔ (انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم ﷺ رمضان میں لوگوں کے پاس (مسجد میں) تشریف لائے اور انہیں مختصر نماز پڑھائی' پھر گھر تشریف لے گئے اور (وہاں) لمبی نماز پڑھی'

وَفِيْهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْتَ وَنَحْنُ نُحِبُّ اَنْ تَمُدَّ فِيْ صَلٰوتِكَ قَالَ قَدْ عَلِمْتُ بِمَكَانِكُمْ وَعَمْدًا فَعَلْتُ ذٰلِكَ.

پھر آپ (ﷺ) تشریف لائے اور لوگوں کو مختصر نماز پڑھائی' پھر گھر تشریف لائے اور لمبی نماز پڑھی' پس جب صبح ہوئی تو ہم نے عرض کیا: یا نبی اللہ! رات کو ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے (نماز میں) تخفیف کی' پھر آپ گھر تشریف لے گئے اور آپ نے لمبی نماز پڑھی' آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم پر شفقت و رحمت کی وجہ سے (میں نے ایسا کیا کہ کہیں تم پر یہ نماز فرض نہ ہو جائے)۔ (انہی سے تیسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے) اور اس میں یہ ہے کہ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے نماز پڑھی جبکہ ہماری خواہش تھی کہ آپ اپنی نماز کو لمبا کرتے' فرمایا: میں تمہاری حالت کو جان چکا تھا' میں نے ایسا جان بوجھ کر کیا تھا۔

۱۹۷۲/۱۱۰۸- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِّنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ فَثَابَ رِجَالٌ فَصَلَّوْا مَعَهُ بِصَلٰوتِهِ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ تَحَدَّثُوْا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَاجْتَمَعَ اللَّيْلَةَ الْمُقْبِلَةَ اَكْثَرُ مِنْهُمْ، قَالَتْ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَصَلَّوْا مَعَهُ بِصَلٰوتِهِ ثُمَّ اَصْبَحَ فَتَحَدَّثُوْا بِذٰلِكَ، فَاجْتَمَعَ اللَّيْلَةَ الثَّالِثَةَ نَاسٌ كَثِيْرٌ حَتّٰى كَثُرَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ قَالَتْ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلّٰى فَصَلَّوْا مَعَهُ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ اجْتَمَعَ النَّاسُ حَتّٰى كَادَ الْمَسْجِدُ يَعْجِزُ عَنْ اَهْلِهِ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَخْرُجْ، قَالَتْ حَتّٰى سَمِعْتُ نَاسًا مِّنْهُمْ يَقُوْلُوْنَ الصَّلٰوةَ الصَّلٰوةَ، فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلّٰى صَلٰوةَ الْفَجْرِ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَانُكُمُ اللَّيْلَةَ وَلٰكِنِّيْ خَشِيْتُ اَنْ

حضرت عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ آدھی رات کو (مسجد میں) تشریف لے گئے اور مسجد میں نماز پڑھی تو لوگ بھی (اپنے گھروں سے) واپس مسجد میں آئے اور انہوں نے آپ (ﷺ) کی اقتداء میں نماز پڑھی' پس جب صبح ہوئی تو لوگوں نے تذکرہ کیا کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور آدھی رات کو مسجد میں نماز پڑھائی' چنانچہ اگلی رات میں لوگ پچھلی رات کی بہ نسبت زیادہ جمع ہو گئے تو نبی کریم ﷺ نے آدھی رات کو غسل کیا اور (مسجد میں) تشریف لے گئے اور نماز پڑھی اور لوگوں نے آپ (ﷺ) کی اقتداء میں نماز پڑھی' پھر صبح لوگوں نے اس واقعہ کا تذکرہ کیا تو تیسری رات مسجد میں بہت زیادہ لوگ جمع ہو گئے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ آدھی رات کے قریب (مسجد میں) تشریف لے گئے اور نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ (ﷺ) کی اقتداء میں نماز پڑھی' جب چوتھی رات ہوئی تو لوگ اس قدر کثرت سے جمع ہو گئے کہ لوگوں کی کثرت کی وجہ سے مسجد تنگ پڑ گئی اور نبی کریم ﷺ (اپنے گھر میں) بیٹھے رہے' (مسجد میں) تشریف نہ لے گئے' یہاں تک کہ میں نے بعض لوگوں کو ''نماز' نماز'' پکارتے ہوئے سنا' لیکن نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف نہ لے گئے' جب آپ (ﷺ) صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو لوگوں میں کھڑے ہوئے اور (ان کی طرف متوجہ ہو کر) کلمہ شہادت پڑھا' پھر اس کے بعد فرمایا: گزشتہ رات تمہارا حال مجھ پر پوشیدہ نہ تھا' لیکن مجھے یہ خدشہ تھا کہ وہ (نماز تراویح) تم پر فرض کر دی جائے گی اور تم

تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا (زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ) وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ.

اس (کی ادائیگی) سے عاجز ہو جاؤ گے۔ (اور ایک روایت میں یہ زیادہ ہے:) اور یہ رمضان کا واقعہ ہے۔

۱۱۰۹/۱۹۷۳- عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ بِاللَّيْلِ اَوْزَاعًا يَكُوْنُ مَعَ الرَّجُلِ شَيْءٌ مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَيَكُوْنُ مَعَهُ النَّفَرُ الْخَمْسَةُ اَوِ السِّتَّةُ اَوْ اَقَلُّ مِنْ ذٰلِكَ اَوْ اَكْثَرُ فَيُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهٖ قَالَتْ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً مِّنْ ذٰلِكَ اَنْ اَنْصِبَ لَهٗ حَصِيْرًا عَلٰى بَابِ حُجْرَتِيْ فَفَعَلْتُ فَخَرَجَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ اَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ قَالَتْ فَاجْتَمَعَ اِلَيْهِ مَنْ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلًا طَوِيْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ وَتَرَكَ الْحَصِيْرَ عَلٰى حَالِهٖ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ تَحَدَّثُوْا بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ كَانَ مَعَهٗ فِي الْمَسْجِدِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ قَالَتْ وَاَمْسَى الْمَسْجِدُ رَاجًّا بِالنَّاسِ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ دَخَلَ بَيْتَهٗ وَثَبَتَ النَّاسُ قَالَتْ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُ النَّاسِ يَا عَائِشَةُ؟ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعَ النَّاسُ بِصَلٰوتِكَ الْبَارِحَةَ بِمَنْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ فَحَشَدُوْا لِذٰلِكَ لِتُصَلِّيَ بِهِمْ قَالَتْ فَقَالَ اَطْوِ عَنَّا حَصِيْرَكِ يَا عَائِشَةُ قَالَتْ فَفَعَلْتُ وَبَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ غَافِلٍ وَثَبَتَ النَّاسُ مَكَانَهُمْ حَتّٰى خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصُّبْحِ فَقَالَتْ

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں رمضان کی رات میں لوگ الگ الگ نماز پڑھ رہے تھے، کسی شخص کو قرآن کا کچھ حصہ یاد ہوتا تو اس کے ساتھ پانچ یا چھ یا اس سے کم یا زیادہ لوگوں کی جماعت ہوتی اور وہ اس (قاری) کی اقتداء میں نماز پڑھتے تھے، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی رمضان کی ایک رات کو مجھے اپنے حجرے کے دروازہ پر چٹائی بچھانے کا حکم دیا تو میں نے چٹائی بچھا دی، رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد (دوبارہ مسجد میں) تشریف لے گئے تو جو لوگ مسجد میں موجود تھے، وہ آپ (ﷺ) کے پاس جمع ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں کافی رات تک نماز پڑھائی، پھر رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہو کر گھر تشریف لائے اور چٹائی کو اپنے حال پر چھوڑ دیا، جب صبح ہوئی تو اس رات جن لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں مسجد میں نماز پڑھی تھی، انہوں نے آپ (ﷺ) کی نماز کا تذکرہ کیا، اور (اگلی رات) مسجد لوگوں سے اس قدر بھر گئی کہ تنگ پڑ گئی تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھائی پھر اپنے گھر تشریف لے آئے جبکہ لوگ (مسجد میں ہی) ٹھہرے رہے، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: اے عائشہ! لوگوں کا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! گزشتہ رات جو لوگ مسجد میں تھے، ان سے لوگوں نے آپ کی نماز کے بارے میں سنا تو وہ اس لیے جمع ہو گئے ہیں تاکہ آپ ان کو نماز پڑھائیں، آپ (ﷺ) نے فرمایا: اے عائشہ! تم اپنی چٹائی کو لپیٹ (کر چھپا) دو تو میں نے ایسا کر دیا، اور رسول اللہ ﷺ نے (اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور اس کے ذکر سے) غفلت میں رات نہ گزاری، جبکہ لوگ اپنی جگہ پر ٹھہرے رہے، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز کے لیے تشریف لے گئے اور فرمایا: اے لوگو! اللہ کی قسم! میں نے اپنی یہ رات اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء سے غفلت میں نہیں گزاری اور نہ ہی تمہارا حال مجھ پر مخفی تھا لیکن مجھے یہ خوف تھا کہ وہ (نماز تراویح) تم پر فرض کر دی جائے گی، پس تم اپنی طاقت کے مطابق عمل کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ (ثواب عطا فرمانے سے) نہیں تھکے گا

فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اَمَا وَاللّٰهِ مَا بِتُّ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَيْلَتِيْ هٰذِهِ غَافِلًا وَّمَا خَفِيَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ وَلٰكِنِّيْ تَخَوَّفْتُ اَنْ يُّفْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَاكْلَفُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ تُطِيْقُوْنَ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا' قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ.

یہاں تک کہ تم (عمل کی مشقت سے) اکتا جاؤ گے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جس پر زیادہ دوام (ہمیشگی) ہو اگر چہ وہ **عمل** کم ہو۔

۱۱۱۰/۱۹۷۴- خط عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ يَرُدُّهُ اِلٰى اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لَمَّا كَانَ الْعَشْرُ الْاَوَاخِرُ اعْتَكَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمَّا صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ اثْنَيْنِ وَعِشْرِيْنَ قَالَ اِنَّا قَائِمُوْنَ اللَّيْلَةَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّقُوْمَ فَلْيَقُمْ، وَهِيَ لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ، فَصَلَّاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَاعَةً بَعْدَ الْعَتَمَةِ حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ انْصَرَفَ، فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةَ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ لَمْ يَقُلْ شَيْئًا وَّلَمْ يَقُمْ، فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ قَامَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ يَوْمَ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقَالَ اِنَّا قَائِمُوْنَ اللَّيْلَةَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ يَعْنِيْ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَقُمْ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ انْصَرَفَ، فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةَ سِتٍّ وَّعِشْرِيْنَ لَمْ يَقُلْ شَيْئًا وَّلَمْ يَقُمْ، فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ صَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ سِتٍّ وَّعِشْرِيْنَ قَامَ فَقَالَ اِنَّا قَائِمُوْنَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ يَعْنِيْ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَمَنْ شَاءَ اَنْ يَقُوْمَ فَلْيَقُمْ، قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ فَتَجَلَّدْنَا لِلْقِيَامِ فَصَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلٰى قُبَّتِهِ فِي الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ لَهُ اِنْ كُنَّا لَقَدْ طَمِعْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْمَ بِنَا حَتّٰى تُصْبِحَ، فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ اِذَا صَلَّيْتَ مَعَ اِمَامِكَ وَانْصَرَفْتَ اِذَا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب (رمضان المبارک کا) آخری عشرہ شروع ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں اعتکاف فرمایا' اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بائیسویں دن عصر کی نماز پڑھی تو فرمایا: آج رات ہم ان شاء اللہ قیام کریں گے' سو تم میں سے جو شخص قیام کرنا چاہے وہ قیام کرے' اور وہ تیئسویں رات تھی' پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عشاء کی نماز کے بعد نماز تراویح جماعت کے ساتھ پڑھی (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں لوگوں نے نماز تراویح پڑھی) یہاں تک کہ رات کا تہائی حصہ گزر گیا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (اپنے خیمہ میں) تشریف لے گئے' جب چوبیسویں رات شروع ہوئی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نہ تو کوئی بات کہی اور نہ ہی قیام فرمایا' جب پچیسویں رات شروع ہوئی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے چوبیسویں دن عصر کی نماز کے بعد کھڑے ہو کر فرمایا: آج رات یعنی پچیسویں رات کو ہم ان شاء اللہ قیام کریں گے' سو تم میں سے جو شخص قیام کرنا چاہے وہ قیام کرے' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے لوگوں کو رات کا تہائی حصہ گزرنے تک نماز تراویح پڑھائی' پھر (اپنے خیمہ میں) تشریف لے گئے' پھر جب چھبیسویں رات شروع ہوئی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نہ تو کوئی بات کہی اور نہ ہی قیام فرمایا' پھر چھبیسویں دن عصر کی نماز کے وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کھڑے ہو کر فرمایا: آج ستائیسویں کی رات کو ہم ان شاء اللہ قیام کریں گے تو جو شخص قیام کرنا چاہے وہ قیام کرے' حضرت ابوذر فرماتے ہیں کہ ہم قیام کے لیے تیار ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں نماز (تراویح) پڑھائی یہاں تک کہ رات کے دو تہائی حصے گزر گئے' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مسجد میں نصب کیے گئے خیمہ میں تشریف لے گئے' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہماری خواہش ہے کہ آپ ہمیں صبح تک قیام کرائیں (نماز تراویح پڑھائیں)' فرمایا: اے ابوذر! جب تم اپنے امام کے ساتھ نماز پڑھ چکو اور جب وہ (امام) لوٹ جائے تو تم بھی لوٹ جاؤ

انْصَرَفَ كُتِبَ لَكَ قُنُوْتُ لَيْلَتِكَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَجَدْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ فِيْ كِتَابِ اَبِيْ بِخَطِّ يَدِهٖ.

تو تمہارے لیے تمہاری پوری رات کے قیام کا ثواب لکھ دیا جائے گا۔ ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن امام احمد بن حنبل) نے کہا کہ میں نے یہ حدیث اپنے والد (امام احمد) کی کتاب میں ان کے ہاتھ سے لکھی ہوئی دیکھی ہے۔

۱۹۷۵/۱۱۱۱- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِّنَ الشَّهْرِ حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ نَحْوٌ مِّنْ ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا اللَّيْلَةَ الرَّابِعَةَ وَقَامَ بِنَا اللَّيْلَةَ الَّتِيْ تَلِيْهَا حَتّٰى ذَهَبَ نَحْوٌ مِّنْ شَطْرِ اللَّيْلِ، قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهٖ، قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا قَامَ مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ حُسِبَ لَهٗ بَقِيَّةُ لَيْلَتِهٖ، ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا السَّادِسَةَ وَقَامَ بِنَا السَّابِعَةَ، وَقَالَ بَعَثَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَاجْتَمَعَ النَّاسُ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى خَشِيْنَا اَنْ يَّفُوْتَنَا الْفَلَاحُ قَالَ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ السُّحُوْرُ.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رمضان میں روزے رکھے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمیں نماز تراویح نہیں پڑھائی یہاں تک کہ مہینے کے سات دن باقی رہ گئے، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمیں تہائی رات گزرنے تک نماز تراویح پڑھائی، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمیں چوبیسویں رات کو نماز تراویح نہیں پڑھائی، پھر اگلی (پچیسویں) رات کو ہمیں نماز تراویح پڑھائی یہاں تک کہ آدھی رات کے قریب رات گزر گئی، ابوذر کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر آپ رات کا بقیہ حصہ بھی ہمیں نماز پڑھاتے تو اچھا ہوتا (اجروثواب زیادہ حاصل ہوتا)، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: جب کوئی شخص امام کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے حتیٰ کہ وہ فارغ ہو کر لوٹ جاتا ہے تو اس (شخص) کی بقیہ رات قیام (نماز) میں ہی شمار ہوتی ہے، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمیں چھبیسویں رات کو نماز تراویح نہیں پڑھائی اور ستائیسویں رات کو نماز تراویح پڑھائی۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے (ستائیسویں رات کو) اپنے گھر والوں کو بلوایا اور لوگ بھی اکٹھے ہو گئے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمیں نماز تراویح پڑھائی یہاں تک کہ ہمیں فلاح کے فوت ہونے کا اندیشہ ہونے لگا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے پوچھا کہ فلاح سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: سحری (کا وقت)۔

۱۹۷۶/۱۱۱۲- عَنْ نُعَيْمِ بْنِ زِيَادٍ اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْمَارِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ عَلٰى مِنْبَرِ حِمْصَ قُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ قُمْنَا مَعَهٗ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قَامَ بِنَا لَيْلَةَ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنْ لَّا نُدْرِكَ الْفَلَاحَ، قَالَ وَكُنَّا نَدْعُوا السُّحُوْرَ الْفَلَاحَ، فَاَمَّا نَحْنُ فَنَقُوْلُ لَيْلَةَ السَّابِعَةِ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ

حضرت نعیم بن زیاد ابوطلحہ انماری سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو حمص کے منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہم نے ماہِ رمضان کی تئیسویں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں رات کے پہلے تہائی حصہ تک نماز تراویح پڑھی، پھر ہم نے پچیسویں رات کو آپ کی اقتداء میں آدھی رات تک نماز تراویح پڑھی، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمیں ستائیسویں رات کو (اتنی دیر تک) نماز تراویح پڑھائی حتیٰ کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ ہم فلاح (سحری کے وقت) کو نہ پاسکیں گے۔ راوی کا بیان ہے: ہم سحری کو فلاح کہا کرتے تھے اور ستائیسویں رات کو ہم ساتویں رات کہتے ہیں جبکہ تم تئیسویں رات کو ساتویں رات کہتے ہو تو (ہم میں

وَاَنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ السَّابِعَةَ فَمَنْ سے) کون زیادہ صحیح ہے؟ ہم یا تم؟
اَصْوَبُ؟ نَحْنُ اَوْ اَنْتُمْ ؟ .

فوائد وثمرات

اس باب کی احادیث سے حسب ذیل اُمور اور فوائد وثمرات معلوم ہوئے:

(۱) حضور نبی کریم ﷺ نے ماہِ رمضان میں نماز تراویح تین رات پڑھی اور صحابہ کرام نے آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز تراویح ادا کی' اس سے ان لوگوں کا ردّ ہوا جو نماز تراویح جماعت کے ساتھ پڑھنے کے قائل نہیں ہیں۔

(۲) حضور نبی رحمت ﷺ نے اپنی امت پر شفقت وکرم فرماتے ہوئے اور امت پر دشواری کا خیال فرماتے ہوئے باجماعت نماز تراویح کی مواظبت نہ فرمائی اور اگر آپ ﷺ مواظبت فرماتے' جماعت کا اہتمام فرماتے تو نماز تراویح امت پر فرض ہو جاتی اور عدم ادائیگی کی صورت میں امت گناہ کبیرہ کی مرتکب ہوتی' جس کی وجہ سے سخت مواخذہ ہوتا (باوجودیکہ صحابہ کرام کے حد درجہ ذوق وشوق کا تقاضا اور شدید خواہش تھی کہ آپ ﷺ انہیں پورے رمضان میں نماز تراویح پڑھائیں)۔ سبحان اللہ! اس مجسمۂ رحمت ورافت وپیکر کرم وشفقت ﷺ کو اپنی گناہ گار وعصیاں شعار امت کا کس قدر احساس وخیال ہے کہ اس کریم نے عبادت میں بھی امت پر آسانی وسہولت چاہی' دشواری نہ چاہی۔ ذرا سوچئے! آپ ﷺ تو ہمارا اس قدر خیال رکھیں' ہماری رعایت فرمائیں اور ہمیں ہر حال میں یاد رکھیں' کسی بھی حالت میں نہ بھولیں' مگر ہم آپ ﷺ کو یاد نہ رکھیں' بھول جائیں' آپ ﷺ کے احسانات کو یکسر فراموش کر دیں اور آپ ﷺ کے احکام کی پرواہ نہ کریں' یہ کس قدر جفا واحسان فراموشی ہے۔ پس ایسا کریم ومحسن اس لائق نہیں ہے کہ اسے بھلا دیا جائے اور اس کے احسانات کو فراموش کر دیا جائے' بلکہ وہ شفیق ومہربان ذات اس لائق ہے کہ اسے ہر لحہ یاد رکھا جائے' زبان اس کی مدح سرائی میں مصروف رہے' دل اس کی یاد ومحبت سے آباد وشاد رہے اور اعضاء جسمانی اس کے احکام ماننے کے لیے ہمہ وقت تیار رہیں۔ بہرحال! جو کریم ومہربان آقا اپنے غلاموں کو نہ بھولے' اس کریم آقا کو کبھی نہیں بولنا چاہیے' ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے اور اس کے احسانات کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

جو نہ بھولا ہم غریبوں کو رضا یاد اس کی اپنی عادت کیجئے

نماز تراویح حضور نبی کریم ﷺ کی سنت ہے اور ترکِ سنت شفاعت سے محرومی اور اس کو حقیر سمجھنا گمراہی کا باعث ہے اور حضور اقدس ﷺ کی سنت سے اعراض کرنا (منہ پھیرنا) اس پر عمل نہ کرنا' قیامت کے دن حوضِ کوثر کے پانی سے محرومی کا سبب ہے۔

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

یا عثمان لا ترغب عن سنتي فمن رغب عن سنتي ثم مات قبل ان يتوب صرفت الملائكة وجهه عن حوضي يوم القيامة.

اے عثمان! میری سنت سے اعراض نہ کرنا' جس شخص نے میری سنت سے اعراض کیا' پھر وہ توبہ کرنے سے پہلے مر گیا تو قیامت کے دن فرشتے میرے حوضِ کوثر سے اس کا منہ پھیر دیں گے۔

(روح البیان ج ۷ ص ۴۳۲)

کتنی بڑی وعید ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی سنت سے اعراض کرنا (منہ پھیرنا)' اس پر عمل نہ کرنا' قیامت کے دن حوضِ کوثر کے پانی سے محرومی کا سبب ہے۔

چونکہ نماز تراویح رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے' اس لیے محبت و احسان مندی کا تقاضا یہ ہے کہ اس پیاری و مرغوب سنت کو انتہائی ذوق وشوق' پیار و رغبت اور جذبۂ خلوص اور خوشدلی سے ادا کیا جائے تا کہ کل قیامت کے (سخت ترین) دن آپ ﷺ کا قرب اور حوضِ کوثر کا خوشگوار اور ٹھنڈا و میٹھا پانی نصیب ہو۔

(۳) حضور نبی کریم ﷺ نے تین رات باجماعت نماز تراویح پڑھائی' بعدازاں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دورِ خلافت تک صحابہ کرام اگرچہ باقاعدہ باجماعت تراویح کا اہتمام نہیں کرتے تھے لیکن جماعت کے ساتھ بھی تراویح پڑھتے رہے۔

(۴) وصال کے روزے رکھنا منع ہے' دو یا دو سے زیادہ دن بغیر سحری و افطاری کیے مسلسل روزے رکھنے کو وصال کے روزے کہا جاتا ہے۔

چونکہ کھانا پینا انسان کی اہم ضرورت ہے اور مسلسل کئی دن نہ کھانے پینے سے جسم انتہائی کمزور ہو جاتا ہے' اس لیے حضور شفیق امت ﷺ نے بطور رحمت وشفقت وصال کے روزوں سے منع فرمایا۔

عن عائشة رضی الله عنها قالت نهاهم النبی ﷺ عن الوصال رحمة لهم فقالوا انك تواصل قال انی لست كهيئتكم انی يطعمنی ربی ويسقينی.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کو وصال کے روزوں سے بطور رحمت وشفقت منع فرمایا' صحابہ کرام نے عرض کیا: آپ بھی تو وصال کے روزے رکھتے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہاری مثل نہیں ہوں' کیونکہ میرا رب مجھے کھلا بھی دیتا ہے اور مجھے پلا بھی دیتا ہے۔ (صحیح بخاری ج ا ص ۲۶۳' صحیح مسلم ج ا ص ۳۵۲)

سبحان اللہ! حضور پیکر رحمت وشفقت ﷺ کو ہماری جسمانی صحت کا کس قدر خیال ہے کہ آپ ﷺ نے ہماری جسمانی کمزوری کے خدشہ سے وصال کے روزوں سے منع فرما دیا اور صحابہ کرام کے سوال پر واضح فرما دیا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں' میری شان تو یہ ہے کہ میرا رب مجھے کھلا بھی دیتا ہے اور پلا بھی دیتا ہے اور میں اپنے رب کے جمال کے دیدار سے شاد کام بھی ہوتا ہوں۔

(۵) حضور نبی کریم ﷺ کی مثل کوئی نہیں ہے' زندہ رہنے کے لیے ہمیں کھانے پینے کی حاجت ہوتی ہے' اگر ہم مسلسل کئی دن نہ کھائیں نہ پییں تو ہماری موت واقع ہو جائے یا بیمار پڑ جائیں یا اس قدر کمزوری لاحق ہو جائے کہ چلنا پھرنا' اٹھنا بیٹھنا' بلکہ بات چیت کرنا دشوار ہو جائے' مگر حضور اقدس ﷺ چونکہ ہماری طرح نہیں ہیں' بے مثل و بے مثال ہیں' آپ ﷺ کی شان کہیں ارفع واعلیٰ ہے' اس لیے اگر آپ ﷺ مسلسل کئی کئی دن نہ کھائیں اور نہ پییں تو اس سے نہ تو آپ ﷺ کی زندگی کے اُمور و معمولات متاثر ہوتے ہیں اور نہ ہی آپ ﷺ کو کوئی جسمانی ضعف و کمزوری لاحق ہوتی ہے' نیز یہ کہ اگر آپ ﷺ عبادت کی غرض سے کھانا پینا چھوڑ دیں خواہ کئی کئی ہفتے نہ کھائیں پییں تو جسمانی ضعف و کمزوری کا نام ونشان نہیں اور اگر بطور عادت نہ کھائیں پییں تو ضعف بھی لاحق ہوگا اور شکم اطہر پر پتھر بھی باندھے جائیں گے' خلاصہ یہ کہ عبادت میں بے مثال و بے عدیل نورانیت کا ظہور ہے اور عادت میں بے مثل و بے نظیر بشریت کی جلوہ گری ہے' وہ بھی آپ ﷺ کی اعلیٰ شان کا ظہور ہے اور یہ بھی آپ ﷺ کی ارفع شان کی جلوہ نمائی ہے۔

جب محبوب رب کائنات ﷺ اپنے رب کریم کی جناب قدسیہ میں عزت و کرامت کے ساتھ رہیں اور رات گزاریں اور وہ رب کریم آپ ﷺ کو اپنے دستِ کرم سے حظیرہ قدس کے کھانے و میوہ جات کھلائے اور شراب طہور کے جام پلائے اور اپنے دیدار کی لذت سے بہرہ مند فرمائے تو پھر آپ ﷺ کی مثل کون ہو سکتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصال کے روزوں سے منع فرمایا تو صحابہ کرام میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ بھی تو وصال کے روزے رکھتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وایکم مثلی انی ابیت یطعمنی ربی ویسقینی. (صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۶۳، صحیح مسلم)

تم میں سے میری مثل کون ہے؟ میں تو اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلا بھی دیتا ہے اور مجھے پلا بھی دیتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصال کے روزے رکھے اور صحابہ کرام کو ان (وصال کے روزوں) سے منع فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

انی لست مثلکم انی اظل عند ربی فیطعمنی ویسقینی.

میں تمہاری مثل نہیں ہوں، میں اپنے رب کے پاس ہوتا ہوں تو وہ مجھے کھلا بھی دیتا ہے اور وہ مجھے پلا بھی دیتا ہے۔

(مسند امام احمد ج ۲ ص ۲۵۳، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۴۹۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم وصال کے روزے نہ رکھو، صحابہ کرام نے عرض کیا کہ آپ بھی تو وصال کے روزے رکھتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

انی لست کاحد منکم قال انی اطعم واسقی. (صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۶۳)

میں تم میں سے کسی کی مانند نہیں ہوں، بلاشبہ مجھے کھلا بھی دیا جاتا ہے اور مجھے پلا بھی دیا جاتا ہے۔

معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثل کوئی نہیں ہے اور یہ کہ روزہ کی حالت میں جنتی کھانے پینے کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روزہ نہیں ٹوٹتا اور نہ ہی اجر وثواب میں کوئی کمی ہوتی ہے۔

۳- بَابُ حُجَّةِ مَنْ قَالَ إِنَّ فِعْلَهَا فِي الْبَيْتِ أَفْضَلُ

ان لوگوں کی دلیل جو یہ کہتے ہیں کہ نماز تراویح گھر میں پڑھنا افضل ہے

۱۹۷۷/۱۱۱۳- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ فَصَلَّى فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَالِيَ حَتّٰى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوا صَوْتَهُ فَظَنُّوا أَنَّهُ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ حَتّٰى خَشِيتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ، وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ، فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلٰوةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں چٹائی سے ایک حجرہ بنالیا اور اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئی راتیں نماز پڑھی یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس لوگ جمع ہو گئے (اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں نماز تراویح پڑھی) پھر لوگوں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آواز کو نہ سنا تو انہوں نے یہ خیال کیا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سو چکے ہیں تو ان میں سے بعض لوگ کھانسنے لگے تا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان کے پاس تشریف لائیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (تشریف لائے اور) فرمایا: میں تمہارے عمل کو مسلسل دیکھتا رہا یہاں تک کہ مجھے یہ خدشہ ہوا کہ وہ (نماز تراویح) تم پر فرض کردی جائے گی اور اگر وہ تم پر فرض کر دی جاتی تو تم اسے ادا نہ کر سکتے، سوائے لوگو! تم اپنے گھروں میں نماز (تراویح) پڑھا کرو، کیونکہ فرض نماز کے سوا آدمی کی بہترین نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں ادا کرے۔

حدیث باب سے حاصل شدہ اُمور و فوائد

اس باب کی حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز تراویح کو گھر میں ادا کرنا بہتر ہے اور یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہے جو یہ کہتے ہیں کہ نماز تراویح گھر میں ادا کرنا افضل ہے۔ نماز تراویح گھر میں ادا کرنا اگرچہ جائز ہے لیکن مساجد میں نماز تراویح بالکل ادا نہ کرنا جائز نہیں ہے، مساجد میں جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنا افضل ہے۔

فقہاء کرام فرماتے ہیں: نفس تراویح سنت عین ہے اور اس میں جماعت سنت کفایہ ہے، اگر محلّہ کے سب لوگ مسجد میں تراویح باجماعت پڑھنا چھوڑ دیں گے تو سب گناہ گار ہوں گے اور اگر چند لوگوں نے نماز تراویح بغیر جماعت کے گھر میں پڑھ لی تو وہ گناہ گار نہیں ہوں گے اور مسجد میں نماز تراویح کا جماعت کے ساتھ ادا کرنا بہرصورت افضل ہے، زیادہ اجر وثواب کا باعث ہے۔

اور اس سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کردہ حدیث ۱۱۰۹ گزری ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں رمضان کی رات میں لوگ الگ الگ نماز (تراویح) پڑھ رہے تھے، کسی شخص کو قرآن کا کچھ حصہ یاد ہوتا تو اس کے ساتھ پانچ یا چھ یا اس سے کم یا زیادہ لوگوں کی جماعت ہوتی اور وہ اس (قاری) کی اقتداء میں نماز پڑھتے تھے۔ الحدیث

معلوم ہوا کہ مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز تراویح پڑھنا زیادہ افضل ہے، کیونکہ صحابہ کرام زیادہ تر مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز تراویح پڑھتے تھے۔

٤- بَابُ حُجَّةِ مَنْ قَالَ اِنَّهَا ثَمَانُ رَكْعَاتٍ غَيْرَ الْوِتْرِ

ان لوگوں کی دلیل جو نماز تراویح کی آٹھ رکعات کے قائل ہیں

۱۹۷۸/۱۱۱٤- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَمِلْتُ اللَّيْلَةَ عَمَلًا، قَالَ مَا هُوَ؟ قَالَ نِسْوَةٌ مَّعِيْ فِي الدَّارِ قُلْنَ لِيْ اِنَّكَ تَقْرَاُ وَلَا نَقْرَاُ، فَصَلِّ بِنَا، فَصَلَّيْتُ ثَمَانِيًا وَّالْوِتْرَ قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَاَيْنَا اَنَّ سُكُوْتَهُ رِضًا بِمَا كَانَ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے گزشتہ رات ایک عمل کیا ہے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: وہ کون سا عمل ہے؟ عرض کیا: میرے گھر میں عورتوں نے مجھ سے کہا کہ تم قرآن پڑھ سکتے ہو، ہم نہیں پڑھ سکتیں، سو تم ہمیں نماز (تراویح) پڑھاؤ تو میں نے (ان کو) آٹھ رکعات نماز (تراویح) اور وتر پڑھائے، حضرت ابی بن کعب فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (یہ سن کر) خاموش ہو گئے، راوی کا بیان ہے کہ کسی عمل پر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا خاموش ہو جانا، ہم اس عمل پر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رضا (کی دلیل) سمجھتے تھے۔

۱۹۷۹/۱۱۱۵- عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ (بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ) قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى

حضرت ابوسلمہ (بن عبدالرحمٰن بن عوف) رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان میں کس طرح نماز پڑھتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) چار رکعات نماز پڑھتے اور تم ان (چار رکعات نماز)

إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا، قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوْتِرَ؟ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّهُ أَوْ إِنِّي تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي.

کے حسن وطول کے بارے میں مت پوچھو پھر چار رکعات نماز پڑھتے اور تم ان (چار رکعات) کے حسن اور طول کے بارے میں مت پوچھو پھر تین رکعات (وتر) پڑھتے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ فرمایا: اے عائشہ! میری آنکھیں سو جاتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔

۱۱۱۶/۱۹۸۰ - **وَعَنْهُ** أَيْضًا قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَيْ أُمَّهْ أَخْبِرِيْنِي عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَتْ صَلٰوتُهُ فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ سَوَاءٌ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِيْهَا رَكْعَتَا الْفَجْرِ قُلْتُ فَأَخْبِرِيْنِي عَنْ صِيَامِهِ، قَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ أَفْطَرَ وَمَا رَأَيْتُهُ صَامَ شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ فِي شَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُهُ إِلَّا قَلِيْلًا.

حضرت ابوسلمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں عرض کیا: اے اماں جان! آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے بارے میں بتائیں، فرمایا: رمضان اور غیر رمضان میں صبح کی دو رکعت (نماز سنت) سمیت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نماز تیرہ رکعات تھیں، میں نے عرض کیا: آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روزوں کے بارے میں بتائیں، فرمایا: آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) روزے رکھتے تو ہم کہتے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) روزے رکھتے رہیں گے، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مسلسل افطار کرتے تھے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) روزے نہیں رکھیں گے اور میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) چند روزوں کے سوا شعبان کے پورے روزے رکھتے تھے۔

احادیث باب سے حاصل شدہ اُمور وفوائد

اس باب کی احادیث سے حسب ذیل اُمور معلوم ہوئے:

(۱) نماز تراویح آٹھ رکعات پڑھنا جائز ہے۔

(۲) گھر میں اپنے اہل خانہ کو جماعت کے ساتھ نماز تراویح پڑھانا اور اس میں ان کو قرآن کریم سنانا جائز ہے۔

(۳) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کسی صحابی کے عمل کو دیکھ کر یا سن کر خاموش ہو جانا اور اس کا انکار یا منع نہ فرمانا اس کے جواز کی دلیل ہوتی ہے (جسے حدیث مرفوع تقریری صریح کہتے ہیں)۔

(۴) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھیں سوتی ہیں، دل نہیں سوتا، بیدار رہتا ہے اس لیے نیند سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وضو نہیں ٹوٹتا۔

ہر چند کہ اس باب کی پہلی حدیث سے نماز تراویح کی آٹھ رکعات ثابت ہوتی ہیں، لیکن آخری دو حدیثوں سے آٹھ رکعات ثابت نہیں ہوتیں، کیونکہ ان کا تعلق نماز تہجد سے ہے، نہ کہ نماز تراویح سے۔

نمازِ تراویح کی تعدادِ رکعات/ بحث ونظر

جمہور علماء امت (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ اقدس سے لے کر آج تک) کا اس بات پر اتفاق واجماع ہے کہ نماز تراویح دس سلاموں کے ساتھ پانچ ترویحات پر مشتمل بیس رکعات سنت مؤکدہ ہیں۔

حضور نبی رحمت پیکر کرم وشفقت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین رات مسجد میں نماز تراویح بیس رکعات پڑھائی، صحابہ کرام نے انتہائی رغبت و

شوق سے آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز تراویح پڑھی' پھر آپ ﷺ نے صحابہ کرام کے ذوق وشوق اور شدید خواہش کے باوجود (فرض ہونے کے خدشہ سے رحمت وشفقت کی بناء پر) جماعت کا اہتمام نہیں فرمایا' پھر آپ ﷺ وصال تک نماز تراویح بیس رکعت پڑھتے رہے اور صحابہ کرام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور خلافت تک نماز تراویح جماعت کے ساتھ اور بغیر جماعت کے پڑھتے رہے' یعنی بعض صحابہ کرام جماعت کے ساتھ پڑھتے تھے اور بعض بغیر جماعت کے پڑھتے تھے' باقاعدہ طور پر جماعت کا اہتمام نہیں ہوتا تھا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کو ایک قاری (امام) کی اقتداء میں جمع کر کے باقاعدہ طور پر باجماعت نماز تراویح کا اہتمام کیا اور آپ نے قاری کو بیس رکعات تراویح پڑھانے کا وہی حکم دیا جس طرح آپ نے حضور ﷺ کی اقتداء میں بیس رکعات تراویح پڑھی تھیں' یعنی بیس رکعات کے حوالے سے آپ کا فعل' عین حضور ﷺ کے عمل شریف کے موافق ومطابق تھا' مخالف نہ تھا' آپ نے صرف سب لوگوں کو ایک امام کی اقتداء میں جمع کر کے باقاعدہ جماعت کا اہتمام کیا' بیس رکعات کے حوالے سے کوئی نیا کام نہیں کیا۔

اب ہم اللہ تعالیٰ کے فضل اور اسی کی مدد سے اس اجمالی خلاصہ کی (دلائل کے ساتھ) تفصیل بیان کرتے ہیں:

بیس رکعات نماز تراویح اور نبی کریم ﷺ

☆ امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ روایت کرتے ہیں:

عن ابن عباس ان رسول اللہ ﷺ کان لیصلی فی رمضان عشرین رکعة والوتر.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں بیس رکعات نماز تراویح اور وتر پڑھتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۲۸۶)

☆ امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی روایت کرتے ہیں:

عن ابن عباس ان النبی ﷺ کان یصلی فی رمضان عشرین رکعة سوی الوتر.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ ماہ رمضان میں وتر کے علاوہ بیس رکعات نماز تراویح پڑھتے تھے۔

(المعجم الاوسط :۷۹۸' المعجم الاوسط:۵۴۴۰' المعجم الکبیر: ۱۲۱۰۲۔ج ۱۱ص ۱۱۳)

☆ امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی روایت کرتے ہیں:

عن ابن عباس قال کان النبی ﷺ یصلی فی شھر رمضان فی غیر جماعة بعشرین رکعة والوتر. (السنن الکبریٰ ج ۲ ص ۴۹۶)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ ماہ رمضان میں بغیر جماعت کے بیس رکعات نماز تراویح اور وتر پڑھتے تھے۔

☆ حافظ جمال الدین عبداللہ بن یوسف زیلعی روایت کرتے ہیں:

عن ابن عباس ان النبی ﷺ کان یصلی فی رمضان عشرین رکعة سوی الوتر.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ ماہ رمضان میں وتر کے علاوہ بیس رکعات نماز تراویح پڑھتے تھے۔

(نصب الرایہ ج ۲' فی قیام شہر رمضان)

☆ علامہ ابوالفرج عبدالرحمٰن بن علی جوزی روایت کرتے ہیں:

عن ابن عباس ان النبی ﷺ صلی فی شھر رمضان عشرین رکعة سوی الوتر.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ماہ رمضان میں وتر کے علاوہ بیس رکعات نماز تراویح پڑھی۔

(الوفاء باحوال المصطفیٰ ص ۵۱۶)

☆ حضرت عبدالقادر جیلانی لکھتے ہیں:

لان النبی ﷺ ھکذا صلاھا وھی عشرون رکعۃ یجلس عقب کل رکعتین ویسلم فی خمس ترویحات.

نبی کریم ﷺ بیس رکعات نماز تراویح پڑھتے تھے، ہر دو رکعت کے بعد بیٹھتے تھے اور سلام پھیرتے تھے، پس یہ (تراویح) پانچ ترویحات پر مشتمل ہے (اور ہر چار رکعات کا ایک ترویحہ ہوتا ہے)۔

(غنیۃ الطالبین ج ۲ ص ۱۶)

مذکورہ حدیث (مرفوع فعلی صریح) سے یہ بات نیمروز کی طرح واضح ہوگئی کہ حضور اقدس ﷺ ماہ رمضان میں نماز تراویح بیس رکعات پڑھتے تھے اور نماز تراویح کے بیس رکعات ہونے کا یہی سب سے بڑا ثبوت ہے اور حضرت عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ نے مزید وضاحت فرمادی کہ حضور اقدس ﷺ ہر دو رکعت کے بعد بیٹھتے تھے اور سلام پھیرتے تھے یعنی بیس رکعات کو دو، دو رکعت کر کے پڑھتے تھے، نیز یہ کہ یہ نماز تراویح پانچ ترویحات پر مشتمل ہے، چونکہ ہر ترویحہ چار رکعات کا ہوتا ہے، اس لیے نماز تراویح بیس رکعات ہوئیں۔

مذکورہ حدیث پر اعتراض کا جواب

آٹھ رکعات نماز تراویح کے قائلین یہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ حدیث سنداً ضعیف ہے، اس لیے اس سے بیس رکعات نماز تراویح کا استدلال جائز نہیں ہے اور نہ ہی یہ قابل حجت ہے، سو اس کا جواب یہ ہے کہ ہر چند کہ بیس رکعات کے حوالے سے مذکور (مرفوع فعلی صریح) حدیث سنداً ضعیف ہے لیکن علماء اصولیین کے اصول کے مطابق اس کو تقویت حاصل ہے اور یہ قابل استدلال اور قابل حجت ہے، جن قواعد واصول اور وجوہات کی بناء پر ضعیف حدیث قوی ہو کر قابل استدلال و قابل حجت بنتی ہے، ان میں سے چند یہ ہیں:

(۱) جب کسی حدیث ضعیف پر اہل علم کا عمل ہو تو ان کے اس پر عمل کرنے کی وجہ سے وہ حدیث قوی ہو جاتی ہے (چونکہ جمہور اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے (کہ پوری روئے زمین پر اکثر اہل علم بیس رکعات نماز تراویح پڑھتے ہیں) اس لیے یہ حدیث قوی ہے، اس کا ضعف ختم ہو گیا ہے)۔

(۲) اگر کسی حدیث ضعیف پر نیک لوگ عمل کریں تو ان کے اس پر عمل کرنے کی وجہ سے اس حدیث کا ضعف جاتا رہتا ہے اور وہ حدیث قوی ہو جاتی ہے (چونکہ اس حدیث پر خلفاء راشدین اور دیگر صحابہ کرام سے لے کر آج تک کے نیک لوگوں کا عمل ہے، اس لیے یہ حدیث قوی ہے)۔

(۳) جس حدیث کے مدلول پر علماء کا اتفاق ہو، وہ حدیث مقبول ہوتی ہے اور اس کے تقاضے پر عمل کرنا چاہیے۔

(۴) جب مجتہد کسی حدیث سے استدلال کرے تو اس کا استدلال بھی حدیث کے صحیح ہونے کی دلیل ہے۔

(۵) جو حدیث آئمہ (محدثین وفقہاء کرام) سے منقول ہو اور امت نے اس کو قبول کر لیا ہو تو وہ حدیث بھی حجت ہے (چونکہ اس حدیث کو محدثین وفقہاء کرام نے نقل کیا ہے اور امت نے اس کو قبول کر کے اس پر عمل کیا ہے، اس لیے اس کا ضعف ختم ہو چکا ہے، سو اب وہ حدیث قوی ہے)۔ (مزید تفصیل کے لیے کتب اصول حدیث کی طرف رجوع کریں)۔

نوٹ: اس باب کی حدیث: ۱۱۱۴ میں نماز تراویح کی آٹھ رکعات کا ثبوت ہے اور وہ حدیث تقریری (اور سکوتی) ہے، جبکہ نماز

تراویح کے بیس رکعات کے ثبوت میں حدیث مرفوع فعلی صریح ہے اور حدیث تقریری کے مقابلے میں حدیث مرفوع فعلی صریح کو ہی ترجیح ہوتی ہے۔

باجماعت نمازِ تراویح کا اہتمام اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ

عن عبد الرحمن بن عبد القاری انه قال خرجت مع عمر بن الخطاب لیلة فی رمضان الی المسجد فاذا الناس اوزاع متفرقون یصلی الرجل لنفسه ویصلی الرجل فیصلی بصلوته الرهط فقال عمر والله انی اری لوجمعت هولاء علی قارئ واحد لکان امثل ثم عزم وجمعهم علی ابی بن کعب ثم خرجت معه لیلة اخری والناس یصلون بصلوة قارئهم قال عمر نعم البدعة هذه والتی ینامون عنها افضل من التی یقومون یرید اخر اللیل وکان الناس یقومون اوّله. (صحیح بخاری ج ا ص ۲۶۹، موطأ امام مالک ص ۹۸-۹۷)

حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری کا بیان ہے کہ میں رمضان میں رات کے وقت میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں گیا تو لوگ اس طرح الگ الگ نماز تراویح پڑھ رہے تھے کہ کوئی شخص تنہا اپنی نماز پڑھ رہا تھا اور کچھ لوگ کسی کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے خیال کیا ہے کہ اگر میں ان تمام لوگوں کو ایک قاری کی اقتداء میں جمع کر دوں تو بہتر ہوگا، پھر آپ نے ان لوگوں کو حضرت ابی بن کعب کی اقتداء میں جمع کر دیا، پھر میں دوسری رات ان کے ساتھ نکلا تو (میں نے دیکھا کہ) لوگ اپنے قاری کی اقتداء میں نماز (تراویح) پڑھ رہے تھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اچھی بدعت ہے اور جس نماز (تہجد) کے وقت یہ لوگ سو جاتے ہیں، وہ اس نماز سے افضل ہے جس کو یہ پڑھتے ہیں، اور لوگ نماز تراویح اوّل وقت میں پڑھتے تھے۔

باجماعت بیس رکعات نمازِ تراویح کا باقاعدہ اہتمام اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ

عن ابی بن کعب ان عمر بن الخطاب امره ان یصلی اللیل فی رمضان فقال ان الناس یصومون النهار ولا یحسنوا ان یقرء وافلو قراءت علیهم باللیل فقال یا امیر المؤمنین هذا شئ لم یکن فقال قد علمت ولکنه حسن فصلی بهم عشرین رکعة. (کنز العمال ج ۸ ص ۴۰۹)

حضرت ابی بن کعب کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کو رمضان میں رات کو نماز (تراویح) پڑھانے کا حکم دیا اور فرمایا: لوگ دن کو روزہ رکھتے ہیں اور قرآن اچھا نہیں پڑھ سکتے، سو اگر تم ان کو رات کو (نماز تراویح میں) قرآن سناؤ تو بہتر ہے، انہوں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! یہ ایسی چیز ہے جو پہلے نہ تھی، فرمایا: میں جانتا ہوں لیکن یہ اچھی چیز ہے، پھر حضرت ابی بن کعب نے لوگوں کو بیس رکعات (نماز تراویح) پڑھائی۔

عن محمد بن یوسف عن السائب بن یزید ان عمر جمع الناس فی رمضان علی ابی بن کعب وعلی تمیم الداری علی احدی وعشرین رکعة یقرء ون بالمئین وینصرفون عند فروع الفجر. (مصنف عبدالرزاق ج ۴ ص ۲۶۱-۲۶۰)

حضرت سائب بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ماہ رمضان میں حضرت ابی بن کعب اور حضرت تمیم داری (رضی اللہ عنہما) کی اقتداء میں لوگوں کو اکیس رکعات پر جمع کیا جن میں وہ سو آیات والی سورتیں پڑھتے تھے اور فجر کے قریب فارغ ہوتے تھے۔

عن یحیی بن سعید ان عمر بن الخطاب

حضرت یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے

امر رجلا یصلی بھم عشرین رکعۃ.

ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعات نماز تراویح پڑھائے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۲۸۵)

ان احادیث طیبہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حضرت ابی بن کعب اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہما وغیرہ کی اقتداء میں جمع کیا اور ان حضرات نے آپ کے حکم پر لوگوں کو بیس رکعات نماز تراویح پڑھائی۔

بیس رکعات نماز تراویح اور تین رکعات وتر

عن ابن رفیع قال کان ابی بن کعب یصلی بالناس فی رمضان بالمدینۃ عشرین رکعۃ ویؤتر بثلاث. (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۲۸۵)

حضرت ابن رفیع کا بیان ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں لوگوں کو ماہ رمضان میں بیس رکعات نماز تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔

اس حدیث طیبہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ (جن کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیس رکعات نماز تراویح پڑھانے کا حکم دیا تھا) لوگوں کو نہ صرف بیس رکعات نماز تراویح پڑھاتے تھے بلکہ وہ تین رکعات وتر بھی پڑھاتے تھے۔

بیس رکعات نمازِ تراویح اور صحابہ کرام اور تابعین ومحدثین کرام وغیرہم

عن الحارث بن عبد الرحمن ابن ابی ذباب عن السائب بن یزید قال ننصرف من القیام علٰی عھد عمرو قددنا فروع الفجر وکان القیام علٰی عھد عمر ثلاثۃ وعشرین رکعۃ.

(مصنف عبدالرزاق ج ۴ ص ۲۶۰-۲۶۱)

حضرت سائب بن یزید کا بیان ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں نماز تراویح سے فجر کے قریب فارغ ہوتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں تئیس رکعات (تین وتر اور بیس رکعات نماز تراویح) پڑھی جاتی تھیں۔

عن یزید بن رومان انہ قال کان الناس یقومون فی زمان عمر بن الخطاب فی رمضان بثلث وعشرین رکعۃ.

(موطأ امام مالک ص ۹۸، سنن کبریٰ ج ۲ ص ۴۹۶)

حضرت یزید بن رومان کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں لوگ تئیس رکعات (بیس رکعات نماز تراویح اور تین رکعات وتر) پڑھتے تھے۔

محمد بن نصر عن السائب انھم کانوا یقومون فی رمضان بعشرین رکعۃ ویقرء ون بالمئین من القران وانھم کانوا یعتمدون علی العصی فی زمن عمر بن الخطاب.

محمد بن نصر، حضرت سائب سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رمضان میں بیس رکعات نماز تراویح پڑھتے تھے اور سو آیات والی قرآن کی سورتیں پڑھتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں (شدتِ قیام سے) لاٹھیوں سے ٹیک لگاتے تھے۔

عن یزید بن خصیفۃ عن السائب بن یزید قال کانوا یقومون علی عھد عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فی شھر رمضان بعشرین رکعۃ قال وکانوا یقرء ون بالمئین وکانوا یتوکئون علی عصیھم فی عھد عثمان بن عفان رضی اللہ

حضرت سائب بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں لوگ ماہِ رمضان میں بیس رکعات نمازِ تراویح پڑھتے تھے اور ان میں سو آیات والی سورتیں پڑھتے تھے اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں شدتِ قیام کی وجہ سے لوگ اپنی لاٹھیوں سے ٹیک لگاتے تھے۔

عنه من شدة القيام. (سنن الکبریٰ ج ۲ ص ۴۹۶)

عن ابی الحسناء ان عليا امر رجلا يصلی بهم فی رمضان عشرين ركعة.
(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۲۸۵)

حضرت ابوالحسناء کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو ماہ رمضان میں بیس رکعات نمازِ تراویح پڑھانے کا حکم دیا۔

عن ابی عبد الرحمن السلمی عن علی رضی الله عنه قال دعا القراء فی رمضان فامر منهم رجلا يصلی بالناس عشرين ركعة قال، وكان علی رضی الله عنه يؤتر بهم.
(سنن کبریٰ ج ۲ ص ۴۹۶)

حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رمضان میں قاریوں کو بلایا اور ان میں سے ایک قاری کو بیس رکعات نماز تراویح پڑھانے کا حکم دیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ خود لوگوں کو وتر پڑھاتے

عن شتير بن شكل وكان من اصحاب علی رضی الله عنه انه كان يؤمهم فی شهر رمضان بعشرين ركعة ويؤتر بثلاث.
(سنن کبریٰ ج ۲ ص ۴۹۶)

حضرت شتیر بن شکل کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ماہ رمضان میں اپنے اصحاب کو بیس رکعات تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔

عن ابی الحسناء ان علی بن ابی طالب امر رجلا ان يصلی بالناس خمس ترويحات عشرين ركعة.
(سنن کبریٰ ج ۲ ص ۴۹۷، کنز العمال ج ۸ ص ۴۰۹)

حضرت ابوالحسناء کا بیان ہے کہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو پانچ ترویحوں میں بیس رکعات نماز تراویح پڑھائے۔

عن نافع ابن عمر قال كان ابن ابی مليكة يصلی بنا فی رمضان عشرين ركعة.
(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۲۸۵)

حضرت نافع بن عمر کا بیان ہے کہ حضرت ابن ابی ملیکہ ہمیں ماہ رمضان میں بیس رکعات نماز تراویح پڑھاتے تھے۔

عن عطاء قال ادركت الناس وهم يصلون ثلثة وعشرين ركعة بالوتر.
(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۲۸۵)

حضرت عطاء کا بیان ہے کہ میں نے لوگوں (صحابہ کرام) کو دیکھا کہ وہ وتر سمیت تیئیس رکعات پڑھتے تھے۔

عن سعيد بن عبيد ان علی بن ربيعة كان يصلی بهم فی رمضان خمس ترويحات ويؤتر بثلاث. (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۲۸۵)

حضرت سعید بن عبید کا بیان ہے کہ حضرت علی بن ربیعہ لوگوں کو رمضان میں پانچ ترویحات (پر مشتمل بیس رکعات تراویح) اور تین وتر پڑھاتے تھے۔

عن ابی الخصيب قال يؤمنا سويد بن غفلة فی رمضان فيصلی خمس ترويحات عشرين ركعة. (سنن الکبریٰ ج ۲ ص ۴۹۶)

حضرت ابوخصیب کا بیان ہے کہ حضرت سوید بن غفلہ رمضان میں ہمیں پانچ ترویحات میں بیس رکعات نماز تراویح پڑھاتے تھے۔

عن ابی اسحاق عن الحارث انه كان يوم

حضرت ابواسحاق کا بیان ہے کہ حضرت حارث رمضان کی راتوں

الناس فی رمضان باللیل بعشرین رکعة ویوتر بثلاث ویقنت قبل الرکوع.

میں لوگوں کو بیس رکعات نماز تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے اور دعاء قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۲۸۵)

امام ترمذی بیان کرتے ہیں:

واکثر اهل العلم علیٰ ماروی عن علی وعمر وغیرهما من اصحاب النبی ﷺ عشرین رکعة. (جامع ترمذی ج ا ص ۱۶۶)

اور اکثر اہل علم کا مذہب بیس رکعات تراویح ہے جو کہ حضرت علی اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہما) اور نبی کریم ﷺ کے دیگر صحابہ کرام سے مروی ہے۔

فوائد ونتائج

مذکورہ احادیث وآثار کی روشنی میں حسب ذیل فوائد ونتائج حاصل ہوئے:

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ایک امام کی اقتداء میں جمع کیا اور آپ نے جن قاریوں کو نماز تراویح پڑھانے کا حکم دیا' وہ لوگوں کو بیس رکعات نماز تراویح تین رکعات وتر پڑھاتے تھے۔

☆ صحابہ کرام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت سے پہلے نماز تراویح بیس رکعات ہی پڑھتے تھے (اگر چہ متفرق طور پر بعض جماعت کے ساتھ اور بعض بغیر جماعت کے پڑھتے تھے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صرف لوگوں کو ایک قاری (امام) کی اقتداء میں جمع کر کے باقاعدہ طور پر جماعت کا اہتمام کیا' نہ کہ رکعتوں میں اضافہ کر کے بیس رکعات کیا۔

☆ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نمازِ تراویح کا باقاعدہ اہتمام کیا اور قاریوں نے لوگوں کو بیس رکعات نماز تراویح پڑھائی تو اس وقت حضرت عثمان اور حضرت علی (رضی اللہ عنہما) اور دیگر جلیل القدر صحابہ کرام موجود تھے اور ان میں سے کسی نے آپ کے اس فعل پر اعتراض نہیں کیا اور اگر تراویح بیس رکعات نہ ہوتیں' حضور اکرم ﷺ نے بیس رکعات نہ پڑھی ہوتیں اور آپ کے زمانۂ خلافت سے پہلے صحابہ کرام نے بیس رکعات نہ پڑھی ہوتیں تو صحابہ کرام یقیناً آپ کے اس فعل پر اعتراض کرتے کیونکہ کوئی بھی صحابی' نبی کریم ﷺ کی سنت کے خلاف کام دیکھ کر خاموش نہیں رہ سکتا تھا' سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس فعل پر کسی صحابی کا اعتراض نہ کرنا' اس فعل کو دیکھ کر خاموش ہو جانا بلکہ خوشدلی' ذوق وشوق اور رغبت سے باجماعت بیس رکعات تراویح پڑھنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ نماز تراویح بیس رکعات ہی ہیں اور حضور اقدس ﷺ نے بیس رکعات ہی پڑھی ہیں اور بیس رکعات تراویح پڑھنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بدعت نہیں ہے' بلکہ یہ حضور نبی کریم ﷺ کی سنت ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تراویح کی بیس رکعات کو اچھی بدعت قرار نہیں دیا تھا بلکہ آپ نے تراویح کی جماعت کے باقاعدہ طور پر اہتمام کو اچھی بدعت قرار دیا تھا' کیونکہ اس سے پہلے صحابہ کرام نماز تراویح پڑھتے تو بیس رکعات ہی تھے' لیکن باقاعدہ طور پر جماعت کا اہتمام نہیں ہوتا تھا۔

☆ حضرت عثمان اور حضرت علی (رضی اللہ عنہما) کے دورِ خلافت میں بھی لوگ نماز تراویح بیس رکعات پڑھتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ قاریوں کو بیس رکعات تراویح پڑھانے کا حکم دیتے تھے تو وہ بیس رکعات تراویح پڑھاتے تھے جبکہ تین رکعات وتر خود پڑھاتے تھے۔

☆ محدثین کرام بھی بیس رکعات کے قائل تھے اور بیس رکعات ہی پڑھتے تھے۔

☆ نماز تراویح پانچ ترویحوں پر مشتمل ہے' ہر ترویحہ چار رکعات کا ہوتا ہے' اس لیے نماز تراویح بیس رکعات ہوئیں۔

نوٹ: لغت کے اعتبار سے لفظ تراویح' ترویحہ کی جمع ہے اور عربی قواعد کے اعتبار سے جمع کا اطلاق کم ازکم تین پر ہوتا ہے جبکہ ہر چار رکعات کا ایک ترویحہ ہوتا ہے اور اگر عربی قواعد کے مطابق جمع کے کم ازکم تین کا اعتبار کیا جائے تو تراویح کی رکعات کم ازکم بارہ بنتی ہیں' آٹھ نہیں بنتیں' جبکہ مذکورہ روایات میں واضح طور پر پانچ ترویحات کا ذکر کیا گیا ہے جو بیس رکعات تراویح کی واضح دلیل ہے' اس سے آٹھ رکعات تراویح کے قائلین کا خوب ردّ ہوا۔ آٹھ رکعات کے قائلین یا تو نماز تراویح کو تراویح کہنا چھوڑ دیں' اس کے لیے کوئی ایسا لفظ تجویز کریں جو آٹھ رکعات پر دلالت کرے یا پھر بتقاضائے عقل وانصاف وسعتِ قلبی سے تسلیم کرلیں کہ نمازِ تراویح بیس رکعات ہیں' آٹھ رکعت نہیں ہیں۔

☆ وتر تین رکعات ہیں اور ماہ رمضان میں وتر باجماعت ادا کیے جائیں اور یہ کہ دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھی جائے۔

ائمہ مجتہدین وفقہاء کرام اور نماز تراویح کی تعدادِ رکعات

امام اعظم ابوحنیفہ' امام شافعی اور امام احمد بن حنبل (علیہم الرحمۃ) کے نزدیک تراویح بیس رکعات ہیں اور امام مالک (علیہ الرحمۃ) کے نزدیک چھتیس رکعات ہیں۔

امام نووی فرماتے ہیں کہ تراویح کی رکعات میں ہمارا مذہب وتر کے سوا دس سلاموں کے ساتھ بیس رکعات ہے اور دیگر فقہاء کرام کا یہی مذہب ہے۔

علامہ حسین بن منصور اوجندی فرماتے ہیں کہ ہمارا اور امام شافعی (اور امام احمد بن حنبل) کا مذہب یہ ہے کہ ماہِ رمضان میں وتر کے سوا دس سلاموں کے ساتھ پانچ ترویحات پر مشتمل بیس رکعات نمازِ تراویح پڑھی جائے' کیونکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماہِ رمضان میں بیس رکعات نماز تراویح پڑھتے تھے' پھر اس کے بعد تین وتر پڑھتے تھے اور یہ نماز تراویح ماہ رمضان کے ساتھ مخصوص ہے (غیر رمضان میں تراویح نہیں پڑھی جاتی) اور امام مالک کے نزدیک تراویح کی چھتیس رکعات ہیں۔

(فتاویٰ قاضی خاں)

ملک العلماء علامہ کاسانی فرماتے ہیں کہ جمہور علماء کا قول یہ ہے کہ نماز تراویح دس سلاموں کے ساتھ پانچ ترویحات پر مشتمل بیس رکعات ہیں' جبکہ امام مالک کا قول یہ ہے کہ نماز تراویح کی چھتیس اور ایک قول کے مطابق چھبیس رکعات ہیں' لیکن جمہور کا قول صحیح ہے' کیونکہ مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ماہِ رمضان میں صحابہ کرام کو حضرت ابی بن کعب کی اقتداء میں جمع کیا اور وہ صحابہ کرام کو ہر رات بیس رکعات تراویح پڑھاتے تھے اور صحابہ کرام میں سے کسی نے بھی اس پر اعتراض نہیں کیا' پس صحابہ کرام کا اس (تراویح کے بیس رکعات ہونے) پر اجماع ہوگیا۔ (بدائع الصنائع)

علامہ ابن عابدین شامی فرماتے ہیں کہ نماز تراویح سنت مؤکدہ ہے' اسی پر اجماع ہے' کیونکہ خلفاء راشدین اور دیگر صحابہ کرام نے اس پر مواظبت (پابندی) فرمائی ہے اور صحابہ کرام اور ان کے بعد والے لوگوں سے لے کر آج تک کے تمام لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فعل کی موافقت کی ہے' کسی نے اس پر اعتراض نہیں کیا اور اس کی بیس رکعات ہیں' یہی جمہور کا قول ہے اور اسی (بیس رکعات) پر مشرق ومغرب کے تمام لوگوں کا عمل ہے۔ (ردالمحتار ملخصاً)

مذکورہ حوالہ جات کی روشنی میں یہ بات نیمروز کی طرح واضح ہوگئی کہ ائمہ مجتہدین وفقہاء کرام کے نزدیک نماز تراویح بیس رکعات ہیں اور بیس رکعات ہی سنت مؤکدہ ہیں اور اسی پر امت کا اجماع ہے۔

بیس رکعات نماز تراویح اور حرمین شریفین

حرمین شریفین (مسجد حرام اور مسجد نبوی) میں ہمیشہ سے نماز تراویح بیس رکعات ہی پڑھی جاتی رہی ہیں اور اس وقت بھی بیس

رکعات پڑھی جاتی ہیں (جس کو پوری روئے زمین کے لوگ سنتے اور مشاہدہ کرتے ہیں) جو نماز تراویح کے بیس رکعات ہونے' بیس رکعات ہی کے سنت مؤکدہ ہونے اور اس پر امت کے اجماع ہونے کا واضح ثبوت ہے۔

آٹھ رکعات نمازِ تراویح یا نمازِ تہجد؟

جو لوگ آٹھ رکعات تراویح کے قائل ہیں' بیس رکعات تراویح کا شدت سے انکار کرتے ہیں' وہ دلیل و حجت کے طور پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کردہ اس حدیث کا حوالہ دیتے ہیں جس میں ان سے حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے پوچھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان میں کیسے نماز پڑھتے تھے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے' پہلے چار رکعات پڑھتے تھے' پھر چار رکعات پڑھتے تھے' پھر تین رکعات وتر پڑھتے تھے۔

(بخاری ومسلم وغیرہ)

سو ان لوگوں کا اس حدیث سے آٹھ رکعات تراویح کا استدلال کئی وجوہ سے درست نہیں:

(۱) اس حدیث طیبہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رمضان اور غیر رمضان کی نماز کا ذکر فرمایا تو اس میں واضح طور پر اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس نماز کا انہوں نے ذکر فرمایا وہ تہجد کی نماز ہے نہ کہ نمازِ تراویح' کیونکہ جو نماز رمضان اور غیر رمضان دونوں میں مشترک ہے وہ نمازِ تہجد ہے نہ کہ نمازِ تراویح' کیونکہ نمازِ تہجد رمضان اور غیر رمضان میں پڑھی جاتی ہے جبکہ نمازِ تراویح رمضان کے ساتھ خاص ہے' اسے غیر رمضان میں ادا نہیں کیا جاتا۔

(۲) حضرت ابوسلمہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جس نماز کے بارے میں دریافت کیا وہ نمازِ تہجد ہے' نمازِ تراویح نہیں ہے' اس کا قرینہ یہ ہے کہ اس حدیث کو محدثین کرام نے تہجد کے باب میں ذکر کیا ہے۔

(۳) امام مسلم نے ایک روایت میں یہ ذکر کیا ہے کہ حضرت ابوسلمہ کے سوال پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (تین وتر سمیت) گیارہ رکعات کا ذکر کیا' جبکہ دوسری روایت میں ذکر کیا ہے کہ حضرت ابوسلمہ کے سوال پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (تین وتر سمیت) نو رکعات کا ذکر کیا اور امام بخاری (وامام احمد بن حنبل) نے روایت کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (تین وتر سمیت) تیرہ رکعات پڑھتے تھے' پس اگر وتر کی تین رکعات کو منہا کر لیا جائے تو امام مسلم کی ایک روایت کے مطابق آٹھ رکعات اور دوسری روایت کے مطابق چھ رکعات بنتی ہیں جبکہ امام بخاری (وامام احمد) کی روایت کے مطابق دس رکعات بنتی ہیں' سو روایات میں اس قدر تعارض و اضطراب کے باوجود صرف آٹھ رکعات والی حدیث سے استدلال کرنا' اسے ہی قابل حجت ٹھہرانا اور اسی کو اپنے مسلک کی بنیاد بنا کر چھ اور دس رکعات والی احادیث کو نظر انداز کر کے چھوڑ دینا اور ان پر عمل نہ کرنا محض ضد اور اتباعِ نفس کے سوا اور کچھ نہیں ہے' عقل و انصاف کا تقاضا تو یہی ہے کہ تینوں احادیث پر عمل کیا جائے۔

نمازِ تہجد اور نمازِ تراویح میں فرق

بعض لوگ نمازِ تہجد اور نمازِ تراویح میں فرق نہیں کرتے' وہ کہتے ہیں کہ نمازِ تہجد ہی نمازِ تراویح ہے یعنی وہ نمازِ تہجد کو ہی نمازِ تراویح قرار دیتے ہیں' سو ان کا یہ قول (نمازِ تہجد کو نمازِ تراویح قرار دینا) کئی وجوہ سے درست نہیں ہے:

(۱) نمازِ تراویح کی تعدادِ رکعات معین و مقرر ہے' جبکہ نمازِ تہجد کی رکعات کی تعداد معین و مقرر نہیں ہے۔ امام مسلم و امام بخاری کی روایات کے مطابق نمازِ تہجد کی رکعات کی تعداد چھ' آٹھ اور دس ہیں' پس نمازِ تہجد اور نمازِ تراویح میں فرق نہ کرنے والوں (نمازِ تہجد کو نمازِ تراویح قرار دینے والوں) کو چاہیے کہ وہ نمازِ تہجد کے بارے میں مروی چھ' آٹھ اور دس رکعات والی تینوں احادیث

پر عمل کریں، صرف آٹھ رکعات پر اکتفاء نہ کریں، ذرا ہمت ہو تو دس رکعات تراویح پڑھ لیا کریں، ہمت ذرا جواب دے تو آٹھ رکعات پڑھ کر جان چھڑا لیا کریں اور اگر ذرا سہولت مطلوب ہو، جان پر گرانی محسوس کریں تو چھ رکعات پر اکتفاء کر لیا کریں، آخر اتباعِ نفس اور ہوا پرستی کس چیز کا نام ہے۔

(۲) نمازِ تراویح سنت عین ہے کہ ہر مرد و عورت پر اس کا ادا کرنا بطور سنت مؤکدہ ہے، اس کا ترک گناہ ہے، جبکہ نمازِ تہجد کی اگرچہ بہت بڑی فضیلت ہے مگر وہ ایسی نفلی عبادت ہے جس کا ترک گناہ نہیں ہے۔

(۳) نمازِ تراویح رات کے اوّل وقت میں ادا کی جاتی ہے جیسا کہ بخاری و موطاً کی روایت میں ہے: ''وکان الناس یقومون اوّلہ'' (اور لوگ نمازِ تراویح اوّل وقت میں پڑھتے تھے) جبکہ نمازِ تہجد رات کے آخری وقت میں ادا کی جاتی ہے، سو یہ (وقت کا فرق) تہجد اور تراویح میں واضح فرق ہے، نیز یہ کہ تہجد سے پہلے سونا شرط ہے، ورنہ تہجد نہ ہوگی۔

(۴) نمازِ تراویح میں ختم قرآن کا اہتمام کیا جاتا ہے، نمازِ تہجد میں نہیں کیا جاتا۔ تہجد کو تراویح قرار دینے والوں کو چاہیے کہ وہ غیر رمضان میں آٹھ رکعات نمازِ تراویح پڑھا کریں اور اس میں ختم قرآن کا اہتمام کیا کریں۔

(۵) نمازِ تراویح میں جماعت کا اہتمام کیا جاتا ہے، عموماً اس کا اہتمام مساجد میں ہوتا ہے، جبکہ نمازِ تہجد میں جماعت کا اہتمام نہیں کیا جاتا اور یہ عموماً گھروں میں (بغیر جماعت کے) ادا کی جاتی ہے۔

(۶) نمازِ تہجد کو نمازِ تراویح قرار دینا اور ان میں فرق نہ کرنا حضور نبی کریم ﷺ، صحابہ کرام، تابعین کرام اور ائمہ مجتہدین و محدثین کے افعال و اقوال کے خلاف ہے، یعنی احادیث و آثار وغیرہ سے یہ کہیں ثابت نہیں ہے کہ نمازِ تہجد ہی نمازِ تراویح ہے، یہ صرف آٹھ رکعات کے قائلین کی اختراع ہے۔ ظاہر ہے کہ جب کوئی شخص سیدھے راستہ سے بھٹک جاتا ہے، شریعت کے واضح احکامات سے منہ پھیر لیتا ہے تو پھر وہ اختراعی چیزوں کا سہارا لیتا ہے، جبکہ شریعت کے واضح احکامات کے مقابلہ میں اختراع باعث گمراہی ہے۔

الغرض! نمازِ تراویح کی بیس رکعتیں ہیں، آٹھ رکعات نہیں ہیں اور نمازِ تہجد الگ عبادت ہے اور نمازِ تراویح الگ عبادت ہے، ان (دونوں نمازوں) میں واضح فرق ہے۔

شریعت ''من پسندی'' کا نام نہیں

☆ ہمارے (اہل سنت و جماعت سے تعلق رکھنے والے) بعض مسلمان بھائی جو ذرا زیادہ جدّت پسند اور آزادانہ خیال رکھتے ہیں، وہ آٹھ رکعات پر اکتفاء کر لیتے ہیں اور وہ آٹھ رکعات پڑھ کر مسجد سے کھسک جاتے ہیں، اور وہ یہ کہتے ہیں کہ چونکہ یہ نفلی عبادت ہے اس لیے جس کا دل چاہے بیس رکعات پڑھ لے، جس کا دل چاہے بارہ رکعات پڑھ لے اور جس کا دل چاہے آٹھ رکعات پڑھ لے، اس میں کوئی پابندی نہیں ہے، سو ایسے سہل وجدت پسند اور آزاد خیال مسلمان بھائیوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ شریعت ''دل چاہے'' کا نام نہیں ہے اور نہ ہی دین عقل کے تابع ہے، ورنہ دینی احکامات کے معاملہ میں شریعت کا سارا نظام خراب ہو جائے، بلکہ عقل و دل شریعت کے تابع ہیں، اس میں اپنی مرضی کا کوئی دخل نہیں ہے، لہٰذا جب یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو چکی ہے کہ حضور اقدس ﷺ، صحابہ عظام، تابعین کرام، ائمہ مجتہدین اور محدثین و فقہاء کرام نے نمازِ تراویح بیس رکعات پڑھی ہیں اور بیس رکعات پر ہی امت کا اجماع ہے تو محض اپنی آزاد خیالی، سہل پسندی اور اپنی مرضی سے آٹھ رکعات پڑھنا اور پھر اس پر اپنی من گھڑت حجت قائم کرنا اور اپنی رائے کو دخل دینا دین میں زیادتی ہے اور اپنی فکر و رائے سے دین میں زیادتی کرنا گمراہی کا باعث ہے۔

مسائل تراویح

نماز تراویح مرد وعورت سب کے لیے بالا جماع سنت مؤکدہ ہے' اس کا ترک گناہ ہے......اور یہ نماز تراویح ماہ رمضان کے ساتھ خاص ہے' غیر رمضان میں نماز تراویح نہیں پڑھی جاتی......نفس تراویح سنت عین ہے اور اس میں جماعت سنت کفایہ ہے اگر کسی ایک شخص نے نماز تراویح بغیر جماعت کے گھر میں پڑھ لی تو وہ گناہ گار نہیں ہوگا اور اگر مسجد و محلّہ کے سب لوگ جماعت چھوڑ دیں گے تو سب گناہ گار ہوں گے......اگر کوئی ایسا شخص ہے جس کی لوگ اقتداء کرتے ہوں اور اس کے مسجد میں آنے کی وجہ سے جماعت میں اضافہ ہوتا ہو اور اس کے نہ آنے کی وجہ سے جماعت میں کمی ہوتی ہو تو اسے بلا عذر جماعت چھوڑ دینا جائز نہیں ہے۔

نمازِ تراویح کا وقت......اور اس سے متعلق مسائل

نمازِ تراویح کا وقت فرض عشاء کے بعد سے طلوع فجر تک ہے......نمازِ تراویح کو وتر سے پہلے بھی ادا کیا جا سکتا ہے اور وتر کے بعد بھی ادا کرنا جائز ہے......اگر کسی شخص کی تراویح کی کچھ رکعتیں باقی رہتی تھیں کہ امام وتر کی جماعت کے لیے کھڑا ہو گیا تو وہ وتر جماعت کے ساتھ پڑھ لے اور بقیہ رکعتیں وتر کے بعد پڑھ لے......اگر کسی شخص نے نمازِ تراویح عشاء کے فرض کی ادائیگی سے پہلے پڑھ لی تو جائز نہ ہوگی' پڑھی ہوئی تراویح کا اعتبار نہ ہوگا' خواہ پوری تراویح پڑھی ہوں یا چند رکعتیں پڑھی ہوں' دوبارہ پڑھنی پڑیں گی۔

گھر میں نمازِ تراویح کی جماعت

اگر گھر میں نمازِ تراویح کی جماعت کرائی اور گھر میں جماعت کے ساتھ نماز تراویح پڑھی تو جماعت کی فضیلت حاصل ہو جائے گی' مگر مسجد میں جماعت کی فضیلت حاصل نہ ہوگی' اس کا ثواب نہ ملے گا......اور مسجد میں نمازِ تراویح کا جماعت کے ساتھ ادا کرنا بہر صورت افضل ہے' بہت زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے۔

ہر دو ترویحوں کے درمیان بیٹھنا

ہر دو ترویحوں کے درمیان (یعنی ہر چار رکعات کے بعد) اور پانچویں ترویحہ اور وتر کے درمیان ایک ترویحہ کی مقدار بیٹھنا مستحب ہے......اگر امام یہ سمجھے کہ پانچویں ترویحہ اور وتر کے درمیان بیٹھنا لوگوں پر دشوار ہوگا تو نہ بیٹھے......اور دو ترویحوں کے درمیان بیٹھنے کے وقت لوگوں کو اختیار ہے کہ خواہ وہ (معروف) تسبیح پڑھتے رہیں' کلمہ شریف پڑھتے رہیں' تلاوتِ قرآن کرتے رہیں' درود شریف پڑھتے رہیں' نفل پڑھیں یا خاموش رہیں......اور دس رکعتوں کے بعد بیٹھنا مکروہ ہے۔

نمازِ تراویح کے لیے اپنے محلّہ کی مسجد چھوڑ کر دوسری مسجد میں جانا

اپنے محلّہ کی مسجد کو چھوڑ کر دوسری مسجد میں نہیں جانا چاہیے' البتہ اگر اپنے محلّہ کی مسجد کا امام قرآن غلط پڑھتا ہو یا اس میں قرآن ختم نہ ہوتا ہو جبکہ دوسرے محلّہ کی مسجد کا امام اچھی قراءت کرتا ہو' ہلکی قراءت کرتا ہو' خوش الحان ہو اور اس میں قرآن ختم ہوتا ہو تو ایسی صورت میں اپنے محلّہ کی مسجد کو چھوڑ کر دوسری مسجد میں جانا جائز ہے۔

نمازِ تراویح کے لیے حافظ کا انتخاب

اگر امام عالم حافظ ہو اور قاری بھی (اچھی طرح قواعد تجوید کے ساتھ قرآن پڑھتا ہو) تو افضل و احسن یہی ہے کہ وہ خود اپنی قراءت سے لوگوں کو نمازِ تراویح پڑھائے اور وہ کسی دوسرے کی اقتداء نہ کرے......اور اگر امام حافظ و قاری نہ ہو تو لوگ نمازِ تراویح کے لیے ایسے حافظ کا اہتمام کریں جو قرآن درست پڑھتا ہو' اس کے تلفظ صحیح ہوں اور ایسے حافظ کا انتخاب نہ کریں جو محض خوش آواز ہو مگر قرآن

بگاڑ کر پڑھتا ہو...... البتہ اگر اچھی قراءت کے ساتھ خوش الحانی بھی ہو تو یہ اور اچھا ہے۔

دو اماموں کا نمازِ تراویح پڑھانا

افضل یہ ہے کہ پوری (بیس رکعات) تراویح ایک ہی امام پڑھائے...... اور اگر دو امام پڑھائیں تو مستحب یہ ہے کہ ہر ایک امام ترویحہ پورا کر کے الگ ہو، دوگانہ پر الگ نہ ہو (مثلاً چار، آٹھ، بارہ رکعات وغیرہ پر الگ ہو، دو، چھ، دس وغیرہ پر الگ نہ ہو)...... جب دو اماموں کے پیچھے نمازِ تراویح جائز ہے تو یہ بھی جائز ہے کہ فرض نماز ایک امام پڑھائے اور تراویح دوسرا امام پڑھائے۔

نمازِ تراویح میں قرآن کریم ختم کرنا

نمازِ تراویح میں ایک بار قرآن کریم ختم کرنا سنت ہے، دو بار ختم کرنا فضیلت ہے اور تین بار ختم کرنا افضل ہے، لوگوں کی سستی کی وجہ سے تراویح میں ختم قرآن نہیں چھوڑنا چاہیے...... افضل یہی ہے کہ تراویح کے سب دوگانوں میں قراءت برابر ہو اور اگر کمی بیشی بھی ہو جائے تو کوئی حرج نہیں، لیکن دوگانوں کی پہلی رکعت میں قراءت کم کرنا اور دوسری رکعت میں زیادہ کرنا اچھا نہیں ہے...... اور اگر پہلی رکعت میں تھوڑی قراءت کی اور دوسری میں زیادہ کی تو نماز میں کوئی فرق نہیں پڑے گا، نماز ہو جائے گی...... نمازِ تراویح کے ارکان اور قراءت کو جلدی جلدی ادا کرنا (کہ رکوع و سجود پورے نہ ہوں اور قراءت کے حروف صحیح طور پر ادا نہ ہوں) مکروہ ہے...... اسی طرح تعوذ (اعوذ باللہ......)، تسمیہ (بسم اللہ......)، اعتدال اور تسبیحات کو چھوڑ دینا بھی مکروہ ہے۔

نمازِ تراویح میں قراءت میں غلطی ہوئی تو کیا کیا جائے؟

اگر تراویح میں قراءت میں غلطی ہوئی کہ امام نے کوئی سورت یا کوئی آیت چھوڑ دی اور اس کے بعد والی سورت یا آیت پڑھی تو مستحب یہ ہے کہ اس چھوٹی ہوئی سورت یا آیت کو پڑھ کر پھر اس پڑھی ہوئی سورت یا آیت کو دوبارہ پڑھے تاکہ وہ ترتیب کے مطابق ہو جائے...... اور اگر ایک دوگانہ فاسد ہو گیا تو اس میں پڑھی ہوئی سورت یا آیات قراءت میں شمار نہ ہوں گی، ان کو دوبارہ پڑھنا پڑے گا تاکہ نمازِ تراویح میں ختمِ قرآن صحیح ہو۔

نمازِ تراویح میں ختم قرآن کی بجائے چھوٹی سورتیں پڑھنا

دین کے معاملہ میں لوگوں پر اس قدر سستی غالب آ گئی ہے کہ بعض شہروں اور دیہاتوں میں انہوں نے رمضان المبارک کے مقدس مہینہ میں نمازِ تراویح میں ختمِ قرآن چھوڑ دیا ہے اور وہ چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھنے پر ہی اکتفاء کر لیتے ہیں، بعض تو ہر رکعت میں ''قل ھو اللہ احد'' پڑھتے ہیں جبکہ بعض سورۃ ''الم ترکیف'' سے سورۃ ''الناس'' تک پڑھتے ہیں، سو ان دونوں صورتوں میں سے دوسری صورت بہتر ہے تاکہ تراویح کی رکعتوں میں بھول نہ ہو جائے۔

ایک مسجد میں دو مرتبہ تراویح پڑھنا

ایک مسجد میں دو مرتبہ (جماعت کے ساتھ) نمازِ تراویح پڑھنا مکروہ ہے...... ایک مسجد میں تراویح ہو چکی، پھر لوگ دوبارہ پڑھنا چاہیں تو وہ (بغیر جماعت کے) الگ الگ پڑھیں...... اگر ایک شخص نے اپنے گھر میں عشاء کے فرض، تراویح اور وتر پڑھ لیے، پھر اس نے (مسجد میں آ کر) لوگوں کو امامت کی نیت سے تراویح پڑھائی تو اس کے لیے مکروہ ہے، لوگوں کے لیے مکروہ نہیں ہے۔

ایک امام کا دو مسجدوں میں پوری پوری تراویح پڑھانا

ایک امام کا دو مسجدوں میں پوری پوری (بیس، بیس رکعات) تراویح پڑھانا جائز نہیں، اور اگر لوگ دو مسجدوں میں پوری پوری

تراویح پڑھیں تو کوئی حرج نہیں (جائز ہے)......اور اگر لوگ دوسری مسجد میں تراویح پڑھنا چاہیں تو اگر وہ پہلی مسجد میں وتر پڑھ چکے ہوں تو وہ دوبارہ وتر نہ پڑھیں اور اگر وتر نہ پڑھے ہوں تو پھر وتر پڑھ لیں۔

نابالغ لڑکے کے پیچھے نمازِ تراویح پڑھنا

نابالغ لڑکا اگرچہ سمجھدار ہو اور پختہ حافظ ہو' اس کے پیچھے بالغین کا نمازِ تراویح اور دیگر نوافل پڑھنا جائز نہیں ہے' کیونکہ وہ مخاطب نہیں ہے' البتہ نابالغ لڑکے اس کے پیچھے تراویح پڑھ سکتے ہیں۔

نوٹ: لڑکے کے بالغ ہونے کی علامت احتلام وانزال ہے' اگر یہ علامت نہ پائی جائے تو اس کو پندرہ سال کی عمر میں بالغ قرار دیا جائے گا' زیر ناف بالوں کے ظہور کا بلوغ میں اعتبار نہیں' پس اگر لڑکے میں احتلام وانزال کی علامت پائی جائے' اگر چہ اس کی عمر بارہ تیرہ سال ہو تو وہ بالغ ہے' اس کے پیچھے فرض اور نمازِ تراویح وغیرہ پڑھنا جائز ہے۔

نمازِ تراویح کی قضا نہیں

اگر نمازِ تراویح فوت ہو جائے تو (دیگر سنتوں کی طرح) اس کی قضا نہیں ہے' نہ جماعت کے ساتھ اس کی قضا ہے اور نہ ہی بغیر جماعت کے......اور اگر کسی کو یاد آیا کہ گزشتہ رات میں ایک دوگانہ فاسد ہو گیا تھا تو اگر اس نے تراویح کی نیت سے اس کی قضا کی تو یہ مکروہ ہے......اور اگر وتر پڑھنے کے بعد یاد آیا کہ تراویح کی دو رکعت رہ گئی ہیں تو ان کو جماعت کے ساتھ پڑھنا جائز ہے۔

فرض نماز باجماعت نہ پڑھنے کی صورت میں تراویح باجماعت پڑھنے کا حکم

اگر سب لوگوں نے عشاء کے فرض کی جماعت چھوڑ دی (بغیر جماعت کے پڑھی) تو ان کو تراویح جماعت کے ساتھ پڑھنا جائز نہیں......اور اگر چند لوگوں کو جماعت نہ ملی تو وہ جماعت کے ساتھ تراویح پڑھ سکتے ہیں۔

تراویح کی چند رکعات باجماعت پڑھی تھیں کہ وتر کی جماعت کھڑی ہوگئی

ایک شخص نے تراویح کی چند رکعات ایک امام کے پیچھے پڑھیں اور چند رکعات دوسرے امام کے پیچھے پڑھیں یا اسے امام کے ساتھ چند رکعات ملیں تو وہ وتر جماعت کے ساتھ پڑھ سکتا ہے' ایک شخص کی تراویح کی چند رکعات باقی رہتی تھیں کہ امام وتر کی جماعت کے لیے کھڑا ہو گیا' سو اگر وہ بقیہ رکعتوں کے پڑھنے میں مشغول ہوتا ہے تو وتر کی جماعت جاتی ہے تو وہ وتر جماعت کے ساتھ پڑھ لے پھر بقیہ رکعتوں کو بعد میں پڑھ لے' اور اگر تراویح پوری کر کے وتر تنہا پڑھ لے' تب بھی جائز ہے۔

عشاء کے فرض اور تراویح تنہا پڑھنے کی صورت میں وتر باجماعت پڑھنے کا حکم

اگر کسی شخص نے عشاء کے فرض تنہا (بغیر جماعت کے) پڑھے ہوں تو وہ وتر جماعت کے ساتھ پڑھ سکتا ہے' اسی طرح اگر کسی نے نہ عشاء کے فرض جماعت کے ساتھ پڑھے ہوں اور نہ ہی تراویح جماعت کے ساتھ پڑھی ہوں تو وہ بھی وتر جماعت کے ساتھ پڑھ سکتا ہے۔

ایک شخص دو رکعت پڑھ کر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا

ایک شخص دو رکعت پڑھ کر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا' اگر سجدہ سے پہلے اسے یاد آ گیا تو وہ لوٹ آئے اور سلام پھیر دے اور اگر اسے سجدہ کے بعد یاد آیا تو وہ چوتھی رکعت بھی پڑھ لے' سو اس صورت میں اگر وہ دو رکعت پر نہیں بیٹھا تھا (مسلسل چار رکعات پڑھیں) تو اس کی یہ چاروں رکعتیں دو رکعتیں شمار ہوں گی اور اگر وہ دوسری رکعت پڑھ کر بقدرِ تشہد بیٹھا تھا تو یہ چار رکعات ہی شمار

ہوں گی......اور اگر تراویح کی چھ یا آٹھ یا دس رکعتیں ایک سلام کے ساتھ پڑھیں اور ہر دو رکعت کے بعد بیٹھا تو جتنی رکعات پڑھی ہوں گی اتنی ہی شمار ہوں گی' اور اگر ہر دو رکعت کے بعد نہیں بیٹھا بلکہ آخر میں (چھ یا آٹھ یا دس وغیرہ پر) بیٹھا تو یہ دو رکعت ہی شمار ہوں گی' اسی طرح اگر کسی نے بیس رکعات ایک ہی سلام کے ساتھ (اکٹھی) پڑھیں تو اگر وہ ہر دو رکعت پر بقدرِ تشہد بیٹھتا رہا تو یہ بیس رکعات شمار ہوں گی اور اگر وہ ہر دو رکعت پر بقدرِ تشہد نہ بیٹھا تو یہ (بیس۲۰ رکعات) دو رکعت ہی شمار ہوں گی۔

نمازِ تراویح بیٹھ کر پڑھنا

بلا عذر بیٹھ کر تراویح پڑھنا اگرچہ جائز ہے' مگر مستحب نہیں' بیٹھ کر پڑھنے سے آدھا ثواب ملتا ہے اگر امام نے کسی عذر کی وجہ سے یا بلا عذر بیٹھ کر نمازِ تراویح پڑھائی اور مقتدی کھڑے رہے تو جائز ہے' نماز درست ہوگی' البتہ مستحب یہ ہے کہ اگر امام بیٹھ کر نمازِ تراویح پڑھائے تو مقتدی بھی بیٹھ کر پڑھیں تاکہ (امام ومقتدی میں موافقت رہے) مخالفت کی صورت نہ رہے اور اگر امام کھڑے ہو کر تراویح پڑھا رہا ہو اور مقتدی بیٹھ کر پڑھ رہا ہو اور جب امام رکوع میں جانے لگے تو مقتدی اُٹھ کر امام کے ساتھ رکوع میں مل جائے تو ایسا کرنا مکروہ ہے' اسی طرح جب مقتدی پر نیند کا غلبہ ہو تو اس وقت جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنا مکروہ ہے' بلکہ وہ جماعت سے الگ ہو جائے یہاں تک کہ وہ خوب ہوشیار ہو جائے (پھر جب نیند کا غلبہ اور سستی دور ہو جائے تو جماعت میں شامل ہو جائے)۔

تراویح میں ایک بار بہ آوازِ بلند بسم اللہ پڑھنا اور ختمِ قرآن کا مستحب طریقہ

(پورے رمضان میں نمازِ تراویح میں امام کے لیے) ایک بار بسم اللہ شریف جہر (بلند آواز) سے پڑھنا سنت ہے اور ہر سورت کی ابتداء میں آہستہ پڑھنا مستحب ہے اور یہ جو آج کل جہال نے (مسئلہ) نکالا ہے کہ ایک سو چودہ بار بسم اللہ جہر سے پڑھی جائے ورنہ ختم نہ ہوگا' مذہب حنفی میں بے اصل ہے' متاخرین نے ختم تراویح میں تین بار قل ھو اللہ پڑھنا مستحب کہا ہے اور بہتر یہ ہے کہ ختم کے دن آخری رکعت میں الم سے مفلحون تک پڑھے۔

نوٹ: نمازِ تراویح سے متعلق مذکور فقہی مسائل ہدایہ' فتاویٰ قاضی خان' فتاویٰ بزازیہ' المبسوط' فتاویٰ عالمگیری' بدائع الصنائع' درمختار' ردالمحتار اور بہارِ شریعت سے ماخوذ ہیں۔

ختمِ قرآن......اور ستائیسویں شب

ختم قرآن میں مناسب یہ ہے کہ ستائیسویں شب کو قرآن کریم ختم کیا جائے' قرآن کریم کے ختم میں جلدی کر کے اکیسویں شب یا اس سے پہلے ختم کرنا مکروہ ہے......مشائخ عظام نے پورے قرآن میں پانچ سو چالیس (۵۴۰) رکوع مقرر کیے ہیں اور انہوں نے اس میں ان کی علامات بھی بنا دی ہیں تاکہ (تراویح کی ہر رکعت میں ایک رکوع پڑھا جائے اور) قرآن کریم ستائیسویں رات میں ختم ہو جائے......اور اگر کسی نے انیسویں یا اکیسویں وغیرہ شب میں قرآن ختم کیا تو مہینہ کی باقی راتوں میں تراویح کو چھوڑ نہ دیا جائے' کیونکہ تراویح سنت مؤکدہ ہے' اس کا چھوڑنا گناہ ہے۔ (فتاویٰ قاضی خاں برحاشیہ ہندیہ ج ا ص ۲۳۹' عالمگیری ج ا ص ۱۱۸)

تراویح میں ختمِ قرآن......اور حفاظ کی خدمت میں نذرانہ

رمضان المبارک میں جب قرآن کریم ختم ہوتا ہے تو ختمِ قرآن پر عموماً اہل مسجد قرآن کریم سنانے والے حافظ اور سننے والے (سامع) کی خدمت کرتے ہیں اور ان کی خدمت میں حسبِ استطاعت نقدی' کپڑوں اور مٹھائی وغیرہ کی صورت میں نذرانہ پیش کرتے ہیں' تو آیا ختمِ قرآن پر حفاظ وقراء کی خدمت کرنا اور نقدی اور کپڑوں وغیرہ کی صورت میں ان کی خدمت میں نذرانہ پیش کرنا

اور حفاظ کا ان نذرانوں کو قبول کرنا جائز ہے یا ناجائز ہے؟......سو اس کے جواز یا عدم جواز کے حوالے سے اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر لوگوں نے تراویح میں قرآن کریم سنانے' سننے کے لیے حفاظ کا اہتمام کیا اور ان کی اُجرت مقرر کی یا حفاظ نے اس کا معاوضہ طے کیا تو یہ اجرت و معاوضہ مقرر و طے کرنا ناجائز ہے اور ختم قرآن پر طے شدہ اجرت و معاوضہ دینا اور لینا ناجائز ہے' دینے والے بھی گناہ گار ہوں گے اور لینے والے بھی گناہ گار ہوں گے۔ اور اگر اجرت و معاوضہ مقرر و طے نہیں ہوا' نہ لوگوں کی طرف سے اور نہ ہی حفاظ کی طرف سے اور حفاظ نے محض اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کی خاطر' بغیر کسی دنیاوی لالچ وحرص کے قرآن کریم پڑھا اور سنا اور ختم قرآن پر لوگوں نے اپنی خوشی اور جذبہ خلوص و محبت سے حفاظ کی خدمت کی اور نذرانہ پیش کیا اور حفاظ نے اسے اجرت یا معاوضہ سمجھ کر نہیں' بلکہ قرآن کریم کا اعزاز سمجھ کر بطورِ تبرک قبول کیا تو یہ شرعاً جائز ہے' اس میں کوئی قباحت و عیب نہیں ہے۔

حافظ ابوبکر بن ابی شیبہ روایت کرتے ھیں:

ان سعید بن جبیر قام بالناس فی رمضان فارسل الیه الحجاج ببرنس فقبله.

حضرت سعید بن جبیر نے رمضان میں لوگوں کو تراویح پڑھائی تو حجاج نے ان کی خدمت میں ایک ٹوپی بھیجی جس کو انہوں نے قبول کر لیا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۲۹۲)

اس روایت سے یہ مسئلہ واضح ہو گیا کہ اجرت و معاوضہ طے کیے بغیر حفاظ کی خدمت کرنا اور لوگوں کا ان کی خدمت میں نقدی' کپڑوں اور مٹھائی وغیرہ کی صورت میں نذرانہ پیش کرنا اور حفاظ کا قبول کرنا جائز ہے۔

کفایت المفتی میں ہے:

بلاتعین دے دیا جائے اور نہ دینے پر کوئی شکوہ شکایت نہ ہو تو یہ صورت اُجرت سے خارج ہے اور حدِ جواز میں داخل ہو سکتی ہے۔

(کفایت المفتی ج ۳ ص ۳۵۰)

امام کو قراءت میں بھولنے پر لقمہ دینا

نماز پڑھاتے وقت امام قراءت میں بھول جائے' آیت چھوڑ جائے' غلط پڑھ جائے' متشابہ لگ جائے یا اگلی آیت نہ آئے اور وہ رُک جائے تو امام کی اقتداء میں نماز پڑھنے والا کوئی بھی مقتدی امام کو لقمہ دے کر اس کی اصلاح کر سکتا ہے اور امام اس کا لقمہ قبول کر کے قراءت کو جاری کر سکتا ہے (خواہ امام اتنی آیات پڑھ چکا ہو جن سے نماز ہو جاتی ہے) اور اس (لقمہ دینے) سے نہ تو لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہو گی اور نہ ہی لقمہ لینے والے (امام) کی نماز فاسد ہو گی' خواہ فرض نماز ہو یا نمازِ تراویح وغیرہ ہو۔

امام کو قراءت میں بھولنے پر لقمہ دینے سے متعلق احادیث و آثار

عن مسور بن یزید الاسدی رضی الله عنه قال صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم وترك آیة فقال له رجل یا رسول الله ترکت آیة کذا و کذا قال فهلا ذکر تنیها.

حضرت مسور بن یزید اسدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی اور ایک آیت چھوڑ دی' ایک شخص نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے فلاں آیت چھوڑ دی ہے' تو آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ تم نے مجھے وہ آیت یاد کیوں نہ دلائی۔

(مسند امام احمد ج ۴ ص ۷۴' سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۱۳۱)

عن عبد الله ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی صلٰوة فقرأ فیها فلبس علیه

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھائی' آپ (ﷺ) نے قراءت کی تو آپ (ﷺ) نے قراءت

فلما انصرف قال لابی اصلیت معنا قال نعم قال فما منعک. (سنن ابوداؤد ج ا ص ۱۳۱)

میں غلطی کی' جب آپ (ﷺ) نے سلام پھیرا تو ابی بن کعب سے فرمایا: کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! (پڑھی ہے)' آپ (ﷺ) نے فرمایا: تمہیں (لقمہ دینے سے) کس چیز نے منع کیا تھا۔

حضرت عبیدہ بن ربیعہ کا بیان ہے کہ میں مقام میں آیا تو میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کے کپڑے بہت اچھے تھے اور اس سے بہت پاکیزہ خوشبو آ رہی تھی اور وہ نماز پڑھا رہا تھا اور نماز میں قراءت کر رہا تھا جبکہ اس کے پہلو میں ایک آدمی اس کو لقمہ دے رہا تھا' میں نے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت عثمان ہیں۔ (المصنف ج ا ص ۵۲۰)

حضرت ابوعبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب امام تم سے لقمہ طلب کرے تو تم اسے لقمہ دے دیا کرو۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ا ص ۵۲۱)

حضرت نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہ) نے ہمیں نماز پڑھائی' وہ (قراءت میں) متردد ہوئے تو میں نے ان کو لقمہ دیا تو انہوں نے میرا لقمہ قبول کر لیا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ا ص ۵۲۱)

امام کو لقمہ دینے کے متعلق فقہی مسائل

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

اگر کسی (مقتدی) نے اپنے امام کو لقمہ دیا تو نماز فاسد نہ ہوگی..... اگر امام نے اس قدر قراءت کر لی جس سے نماز جائز ہو جاتی ہے یا دوسری آیت شروع کر دی تو صحیح یہ ہے کہ لقمہ دینے والے کی نماز کسی حالت میں فاسد نہ ہوگی اور اگر امام نے لقمہ قبول کر لیا تو اس کی بھی نماز فاسد نہ ہوگی۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ا ص ۹۹)

درمختار میں ہے:

مقتدی کا اپنے امام کو لقمہ دینا اور امام کا لقمہ قبول کرنا مطلقاً ہر حال میں فاسدِ نماز نہیں ہوتا۔ (درمختار برحاشیہ ردالمحتار ج ا ص ۴۶۰)

ردالمحتار میں ہے:

امام نے خواہ اتنی قراءت کر لی ہو جس سے نماز ہو جاتی ہے یا نہ کی ہو' وہ کسی دوسری آیت کی طرف منتقل ہو گیا ہو یا نہ ہوا ہو' خواہ لقمہ بار بار دیا گیا ہو یا نہ' زیادہ صحیح یہی ہے (کہ نہ لقمہ دینے والے کی نماز فاسد ہوتی ہے اور نہ ہی لقمہ لینے والے امام کی نماز فاسد ہوتی ہے)۔ (ردالمحتار ج ا ص ۴۶۰)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب (امام کو لقمہ دینے کے حوالے سے) ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

مسئلہ: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ میں کہ نماز فرض میں تین آیات کے بعد لقمہ دینا چاہیے یا نہیں؟

الجواب: امام جہاں غلطی کرے مقتدی کو جائز ہے کہ اسے لقمہ دے' اگرچہ (امام) ہزار آیتیں پڑھ چکا ہو' یہی صحیح ہے۔

(فتاویٰ رضویہ (طبع جدید) ج ۶ ص ۲۷۱)

لقمہ دینے اور لینے کی صورت میں نماز کے فساد اور عدم فساد کے جواب میں لکھتے ہیں:

مقتدی و امام سب کی نماز ہوگئی' مقتدی لقمہ دے سکتا ہے' اگرچہ امام سو آیتیں پڑھ چکا ہو' یہی صحیح ہے۔

(فتاویٰ رضویہ (طبع جدید) ج ۶ ص ۲۴۲)

فقیہ اعظم ابوالخیر محمد نور اللہ نعیمی امام کے قراءت میں بھول جانے پر اسے لقمہ دینے اور اس کے لقمہ قبول کرنے اور اس صورت میں نماز کے فاسد ہونے اور نہ ہونے کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

صرف یوں کسی ایک کتاب میں بھی نہیں کہ (امام قرآن) غلط پڑھے تو لقمہ دینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے' البتہ ہدایہ وغیرہا میں یہ ضرور ہے کہ امام اگر دوسری آیت کی طرف منتقل ہو جائے تو لقمہ دینے سے ایسا ہو جاتا ہے' مگر محققین فقہائے کرام کے نزدیک یہی اصح وصحیح ہے کہ کسی کی نماز بھی فاسد نہیں ہوتی اور اسی پر فتویٰ ہے اور یہی مذہب ہے' اسی پر اکثریتِ مشائخ کرام ہے' قولِ فساد محض بعض کا قول ہے...... بہر حال نماز فاسد نہیں ہوتی' فرض ہو یا نفل۔ (فتاویٰ نوریہ ملخصاً ج ۱ ص ۵۴۲۔۵۴۳)

احادیث وآثار اور فقہ کی روشنی میں یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ امام کے قراءت میں بھول جانے پر اسے لقمہ دیا جا سکتا ہے اور لقمہ دینا چاہیے' خواہ امام کتنی ہی آیات پڑھ چکا ہو' اور مقتدی کے لقمہ دینے اور امام کے لقمہ قبول کرنے سے کسی کی بھی نماز فاسد نہیں ہوتی۔

جو لقمہ فسادِ نماز کا باعث بنتا ہے (اور لقمہ دینے کے لیے شرائط)

جس لقمہ کی وجہ سے لقمہ دینے والے یا لقمہ قبول کرنے والے (امام وغیرہ) کی نماز فاسد ہو جاتی ہے' اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

☆ لقمہ دینے کے لیے ضروری ہے کہ لقمہ دینے والا نماز پڑھانے والے (امام) کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہو۔

☆ ایک شخص جماعت میں شریک نہیں تھا یا وہ اپنی الگ نماز پڑھ رہا تھا کہ امام قراءت میں بھول گیا اور اس شخص نے امام کے بھولنے پر اسے لقمہ دے دیا اور امام نے اس کے لقمہ کو قبول کر کے اپنی قراءت درست کر لی تو امام اور مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی' اور لقمہ دینے والے کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی' اور اگر امام نے اس کے لقمہ کو قبول نہیں کیا یا لقمہ سے پہلے ہی اسے آیت یاد آ گئی اور اس نے تلاوت شروع کر دی تو پھر امام کی نماز فاسد نہ ہوگی۔

☆ ایک شخص کا وضو نہیں تھا' امام کے (قراءت میں) بھولنے پر اس نے پانی کے موجود ہوتے ہوئے جلدی جلدی تیمّم کر کے جماعت میں شریک ہو کر امام کو لقمہ دے دیا اور امام نے لقمہ قبول کر لیا تو اس صورت میں بھی امام اور مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

☆ اگر مقتدی نے ایسے شخص سے سن کر لقمہ دیا جو جماعت میں شریک نہیں تھا اور امام نے لقمہ لے لیا تو امام اور مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر امام نے لقمہ قبول نہ کیا تو پھر صرف اسی مقتدی کی نماز فاسد ہوگی۔

☆ ایک باوضو شخص لقمہ دینے کی غرض سے جماعت میں شریک ہوا اور وہ لقمہ دے کر نماز توڑ کر جماعت سے نکل گیا یا وہ وہیں ٹھہرا رہا تو امام ومقتدیوں کی نماز تو فاسد نہ ہوگی' مگر ایسا کرنے والا شخص گناہ گار ہوگا۔

نوٹ: لقمہ دینے والے کے لیے بالغ ہونا شرط نہیں ہے' نابالغ بھی لقمہ دے سکتا ہے۔

نمازِ تراویح پڑھانے والے حافظ کو قراءت میں اُلجھانے اور اسے خوفزدہ کرنے کے لیے غلط لقمہ دینے کا حکم

قرآن کریم کا حافظ حفظ میں خواہ کتنا ہی پختہ ہو' مگر زبانی پڑھتے وقت (خصوصاً نمازِ تراویح میں) اس کے بھول جانے کا احتمال ضرور رہتا ہے' اس لیے نمازِ تراویح پڑھانے والے حافظ کے (دورانِ نمازِ تراویح) بھول جانے' کوئی آیت چھوڑ جانے' غلط پڑھ جانے' متشابہ لگ جانے یا رُک جانے کے خدشہ کے پیشِ نظر ایک اور حافظ کا تقرر کیا جاتا ہے' جسے عرفِ عام میں ''سامع'' کہا جاتا ہے اور نمازِ تراویح پڑھانے والے حافظ کے بھول جانے یا متشابہ وغیرہ لگ جانے کی صورت میں سامع اس کی اصلاح کرتا ہے' جس سے

قراءت میں غلطی کا ازالہ ہو جاتا ہے اور اس میں تسلسل قائم رہتا ہے۔ لقمہ دینے کے لیے اگرچہ سامع مقرر ہوتا ہے اور لقمہ دینا اسی کی ذمہ داری ہوتی ہے' لیکن بعض اوقات حافظ کے بھولنے پر سامع بھی خود غلطی کا شکار ہو جاتا ہے اور حافظ کی اصلاح کرنے پر قادر نہیں ہوتا' سو اس مجبوری کی صورت میں جماعت میں شریک کوئی بھی حافظ لقمہ دے کر اس کی اصلاح کر سکتا ہے' لیکن اگر سامع حافظ کی بروقت ہوشیاری سے اصلاح کر رہا ہو تو جماعت میں شریک کسی حافظ کو لقمہ دینے میں جلد بازی نہیں کرنی چاہیے۔

بعض فتنہ باز اور شرانگیز حافظ یا جن کو چند رکوع اور سورتیں یاد ہوتی ہیں وہ نمازِ تراویح پڑھانے والے حافظ کو محض خوفزدہ اور تنگ و پریشان کرنے کے لیے اسے قراءت میں اُلجھا دیتے ہیں' اسے قراءت میں آگے پیچھے کر دیتے ہیں یا غلط لقمہ دے دیتے ہیں۔

نمازِ تراویح میں قرآن سنانے والے حافظ کو غلط لقمہ دے کر اسے قراءت میں اُلجھا کر خوفزدہ اور پریشان کرنا نہ صرف بُرا فعل ہے بلکہ یہ قرآن کریم کے ساتھ مذاق واستہزاء کرنا ہے اور قرآن کریم کی توہین ہے اور قرآن کریم کا استہزاء وتوہین فعلِ کفار ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب نمازِ تراویح میں قرآن مجید سنانے والے حافظ کو جان بوجھ کر غلط لقمہ دینے والے کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کوئی حافظ مسجد میں تراویح میں کلامِ مجید صحیح پڑھتا ہو اور اچانک اس کے پیچھے دوسرا کوئی حافظ اس کو بہکانے کو آ جائے تو ایسا کرنا اور نماز میں فساد ڈالنا جائز ہے یا ناجائز؟ بینوا توجروا۔

جواب: اگر فی الواقع اس نے دھوکا دینے اور نماز خراب کرنے کے لیے قصداً غلط بتایا تو سخت گناہِ عظیم میں مبتلا ہوا اور شرعاً سخت سزا کا مستحق ہے' ایسے لوگ جو مسجد میں آ کر فساد ڈالیں اور ناجائز غل مچائیں اور بلاوجہ فوجداری پر آمادہ ہوں جیسا کہ سائل نے بیان کیا' موذی ہیں اور موذی کی نسبت حکم ہے کہ اسے مسجد میں نہ آنے دیا جائے۔ (فتاویٰ رضویہ (طبع جدید) ج۶ ص ۳۵۳)

نمازِ تراویح میں حافظ کا ایک آیت کو بار بار پڑھنا

نمازِ تراویح پڑھانے والے حافظ کو اکثر یہ معاملہ پیش آتا ہے کہ اگلی آیت یاد نہ آنے کی وجہ سے وہ ایک آیت کو بار بار پڑھتا ہے یا مشابہ لگ جانے کی وجہ سے وہ دوسری آیات پڑھتا ہے' پھر یاد آنے پر وہ ابتداء سے قراءت شروع کر دیتا ہے اور اس حالت میں اسے بار بار لقمہ بھی دیا جاتا ہے تو ان صورتوں میں نماز درست ہے' سجدۂ سہو واجب نہیں ہے اور اگر غلطی سے سجدۂ سہو کر لیا تب بھی نماز ہو گئی۔

مولانا محمد ظفیر الدین اس حوالے سے ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

اس صورت میں نماز امام اور مقتدیوں کی صحیح ہے اور سجدۂ سہو واجب نہیں ہے اور اعادہ اس نماز کا لازم نہیں ہے...... (الیٰ قولہٖ)...... پس معلوم ہوا کہ اصح یہ ہے کہ تکرارِ فتح (بار بار لقمہ دینے) سے بھی نماز میں فساد نہیں آتا اور سجدۂ سہو کے واجب ہونے کی بھی کوئی وجہ نہیں ہے کیونکہ قرأۃ کے تکرار سے جو تاخیر کسی رکن میں ہو وہ موجب سجدۂ سہو نہیں ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج۴ ص ۷)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب اس حوالے سے ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

امام جب نماز یا قراءت میں غلطی کرے تو اسے بتانا' لقمہ دینا مطلقاً جائز ہے خواہ نماز فرض ہو یا واجب ہو یا تراویح یا نفل' اور اس میں سجدۂ سہو کی بھی کچھ حاجت نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ (طبع جدید) ج۷ ص ۲۸۸)

روزہ نہ رکھنے سے نمازِ تراویح ساقط نہ ہوگی

بعض لوگ کسی شرعی عذر یا بغیر عذر (محض ہوا پرستی اور اتباعِ نفس) کے روزہ نہیں رکھتے تو وہ نمازِ تراویح بھی نہیں پڑھتے' وہ کہتے

ہیں کہ چونکہ ہم روزہ نہیں رکھتے' اس لیے نمازِ تراویح بھی نہیں پڑھتے' روزہ رکھیں گے تو تراویح پڑھیں گے' جب روزہ نہیں رکھنا تو تراویح کیوں پڑھیں' تو یہ ان کی غلط فہمی اور بے اصل و بے بنیاد بات ہے..... روزہ الگ عبادت ہے اور نمازِ تراویح ایک الگ عبادت ہے' سو اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے روزہ نہیں رکھ سکتا مگر وہ نمازِ تراویح پڑھنے پر قادر ہے تو اس سے نمازِ تراویح ساقط نہ ہوگی' پڑھنی پڑے گی۔

ماہِ رمضان میں مساجد کو سجانا اور چراغاں کرنا

جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا ہے تو آمد رمضان اور تراویح پڑھنے اور بے بہا رحمتوں اور برکتوں کے سمیٹنے کی خوشی میں مساجد کو سجایا جاتا ہے اور ان میں خوب چراغاں کیا جاتا ہے..... سو آمد رمضان پر ڈھیروں اجر و ثواب اور بے بہا رحمتوں و برکتوں (روحانی نعمتوں) کے سمیٹنے کی خوشی میں مساجد کو آرائشی چیزوں سے آراستہ کرنا اور خوب چراغاں کرنا مستحسن ہے اور سنت ہے۔

حضرت ابو اسحاق ہمدانی کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ماہِ رمضان کی پہلی رات کو باہر نکلے تو آپ نے دیکھا کہ مسجدوں کو قندیلوں سے روشن کیا ہوا تھا اور ان میں قرآن پڑھا جا رہا تھا (یعنی لوگ نمازِ تراویح پڑھ رہے تھے) تو آپ نے کہا:

نور الله لك يا ابن الخطاب في قبرك كما نورت مساجد الله تعالٰى بالقراٰن.

اے عمر! اللہ تعالیٰ آپ کی قبر کو اسی طرح روشن کرے جس طرح آپ نے اللہ تعالیٰ کی مسجدوں کو قرآن سے روشن کیا۔

(کنز العمال ج ۸ ص ۴۱۰)

حضرت عبدالقادر جیلانی بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجدوں کے پاس سے گزرے اور اس وقت مسجدوں کو قندیلوں سے روشن کیا ہوا تھا اور لوگ نمازِ تراویح پڑھ رہے تھے تو آپ نے کہا:

نور الله عز وجل على عمر قبره كما نور مساجدنا. (غنیۃ الطالبین ج ۲ ص ۱۵)

اللہ تعالیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبر کو اس طرح روشن کرے جس طرح انہوں نے ہماری مسجدوں کو روشن کیا۔

حضرت عبدالقادر جیلانی روایت کرتے ہیں کہ سیدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

من علق في بيت من بيوت الله قنديلا لم تزل الملائكة تستغفرله وتصلي عليه وهم سبعون الف ملك حتى يطفأ ذالك القنديل.

(غنیۃ الطالبین ج ۲ ص ۱۵)

جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے کسی گھر (مسجد) میں چراغاں کیا تو جب تک وہ روشنی بجھ نہیں جاتی' اس وقت تک مسلسل ستر ہزار فرشتے اس کے لیے بخشش اور نزولِ رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔

اَبْوَابُ صَلٰوةِ الضُّحٰی

نمازِ چاشت کا بیان

١ - بَابٌ مَا وَرَدَ فِيْ فَضْلِهَا وَحُكْمِهَا

نمازِ چاشت کی فضیلت اور اس کا حکم

١١١٧/١٩٨١ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَغَنِمُوْا وَاَسْرَعُوْا الرَّجْعَةَ فَتَحَدَّثَ النَّاسُ بِقُرْبِ مَغْزَاهُمْ وَكَثْرَةِ غَنِيْمَتِهِمْ وَسُرْعَةِ رَجْعَتِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ایک مرتبہ جنگ کے لیے) ایک لشکر بھیجا تو انہوں نے (فتح یاب ہوکر) مالِ غنیمت حاصل کیا اور جلد ہی واپس لوٹ آئے تو لوگوں نے ان (مجاہدین) کی جنگ کی جگہ کے قریب ہونے' ان کے مالِ غنیمت کے کثیر ہونے اور ان کے جلدی واپس لوٹنے کا تذکرہ کیا تو رسول اللہ

اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰی اَقْرَبَ مِنْهُ مَغْزًی وَّاَكْثَرَ غَنِیْمَةً وَّاَوْشَكَ رَجْعَةً مَّنْ تَوَضَّاَ ثُمَّ غَدَا اِلَی الْمَسْجِدِ لِسُبْحَةِ الضُّحٰی فَهُوَ اَقْرَبُ مَغْزًی وَّاَكْثَرُ غَنِیْمَةً وَّاَوْشَكُ رَجْعَةً.

ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے زیادہ قریب جنگ کی جگہ اس سے زیادہ مالِ غنیمت اور اس سے زیادہ نزدیک واپسی کے بارے میں نہ بتاؤں (پھر فرمایا:) جس شخص نے وضو کیا، پھر وہ نمازِ چاشت پڑھنے کے لیے مسجد کی طرف گیا تو یہ جنگ کی قریب ترین جگہ ہے، بہت زیادہ مالِ غنیمت ہے اور بہت جلد واپس لوٹنا ہے۔

۱۹۸۲/۱۱۱۸- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلٰی شُفْعَةِ الضُّحٰی غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دو رکعت نمازِ چاشت کی پابندی کی، اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ وہ (گناہ) سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

۱۹۸۳/۱۱۱۹- وَعَنْهُ اَیْضًا قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ بِثَلَاثٍ صَوْمِ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَلٰوةِ الضُّحٰی، وَلَا اَنَامُ اِلَّا عَلٰی وِتْرٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے خلیل (سیّدنا محمد ﷺ) نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی، ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کی، نمازِ چاشت پڑھنے کی اور وتر پڑھ کر سونے کی۔

۱۹۸۴/۱۱۲۰- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا یُّحَدِّثُ اَصْحَابَهٗ فَقَالَ، مَنْ قَامَ اِذَا اسْتَقَلَّتِ الشَّمْسُ فَتَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی رَكْعَتَیْنِ غُفِرَ لَهٗ خَطَایَاهُ فَكَانَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے، ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ اپنے اصحاب سے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا: جب سورج بلند ہو جائے تو اس وقت جو شخص اٹھ کر اچھی طرح وضو کرے، پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نمازِ چاشت پڑھے تو اس کی خطائیں بخش دی جائیں گی اور وہ گناہوں سے اس طرح پاک وصاف ہو جائے گا جس طرح اس کی ماں نے اسے (گناہوں سے پاک وصاف) جنم دیا تھا۔

۱۹۸۵/۱۱۲۱- عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ یَا ابْنَ اٰدَمَ لَا تَعْجِزَنَّ مِنَ الْاَرْبَعِ رَكَعَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ نَهَارِكَ اَكْفِكَ اٰخِرَهٗ.

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! تو دن کے شروع میں چار رکعات (نمازِ چاشت) پڑھنے سے عاجز نہ ہو، میں تجھے دن کے آخر تک کافی ہوں گا۔

۱۹۸۶/۱۱۲۲- عَنْ نُعَیْمِ بْنِ هَمَّارٍ (الْغَطَفَانِیِّ) رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ صَلِّ لِیْ یَا ابْنَ اٰدَمَ اَرْبَعًا فِیْ اَوَّلِ النَّهَارِ اَكْفِكَ اٰخِرَهٗ.

حضرت نعیم بن ہمار (غطفانی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمہارے ربِ عزوجل نے فرمایا: اے آدم کے بیٹے! تو دن کے شروع میں میرے لیے چار رکعات (نمازِ چاشت) پڑھ، میں دن کے آخر تک تجھے کافی ہوں گا۔

۱۹۸۷/۱۱۲۳- عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میرے خلیل ابو القاسم ﷺ

عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ لَا اَدَعُهُنَّ لِشَیْءٍ اَوْصَانِیْ بِثَلَاثَةِ اَیَّامٍ مِّنْ کُلِّ شَهْرٍ، وَاَنْ لَّا اَنَامَ اِلَّا عَلٰی وِتْرٍ وَّسُبْحَةِ الضُّحٰی فِی الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ.

نے مجھے ایسی تین چیزوں کی وصیت فرمائی جن کو میں کسی (غیر اہم) چیز کی خاطر نہیں چھوڑوں گا' آپ (ﷺ) نے مجھے ہر مہینے میں تین روزے رکھنے' سونے سے پہلے وتر پڑھنے اور حضر و سفر (ہر حالت) میں نمازِ چاشت پڑھنے کی وصیت فرمائی۔

۱۹۸۸/۱۱۲۴- عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصْبِحُ عَلٰی کُلِّ سُلَامٰی مِنْ اَحَدِکُمْ صَدَقَةٌ، وَّکُلُّ تَسْبِیْحَةٍ صَدَقَةٌ وَّتَهْلِیْلَةٍ صَدَقَةٌ وَّتَکْبِیْرَةٍ صَدَقَةٌ وَّتَحْمِیْدَةٍ صَدَقَةٌ وَّاَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ، وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَةٌ، وَیُجْزِئُ اَحَدَکُمْ مِنْ ذٰلِكَ کُلِّهٖ رَکْعَتَانِ یَرْکَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰی.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صبح کے وقت تم میں سے ہر ایک کے ہر جوڑ پر صدقہ لازم ہوتا ہے' سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے' لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے' اللہ اکبر صدقہ ہے' الحمد للہ کہنا صدقہ ہے' نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے' بُرائی سے روکنا صدقہ ہے اور تم میں سے ہر ایک کو ان تمام (جوڑوں) کی طرف سے دو رکعت نمازِ چاشت پڑھ لینا (بطور صدقہ) کفایت کریں گی۔

۱۹۸۹/۱۱۲۵- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کُتِبَ عَلَیَّ النَّحْرُ وَلَمْ یُکْتَبْ عَلَیْکُمْ، وَاُمِرْتُ بِرَکْعَتَیِ الضُّحٰی وَلَمْ تُؤْمَرُوْا بِهَا (وَعَنْهُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِرَکْعَتَیِ الضُّحٰی وَبِالْوِتْرِ وَلَمْ یُکْتَبْ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھ پر قربانی فرض کی گئی ہے اور تم پر فرض نہیں کی گئی اور مجھے نمازِ چاشت پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اور تمہیں اس کا حکم نہیں دیا گیا۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے) انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے نمازِ چاشت اور وتر پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اور وہ (نمازِ چاشت اور وتر) تم پر فرض نہیں کیے گئے۔

۲- بَابُ مَا جَاءَ فِیْ وَقْتِهَا وَجَوَازِ فِعْلِهَا جَمَاعَةً

نمازِ چاشت کا وقت اور اس کو باجماعت پڑھنے کا جواز

۱۹۹۰/۱۱۲۶- عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الضُّحٰی حِیْنَ کَانَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْمَشْرِقِ مِنْ مَّکَانِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاشت کی نماز اس وقت پڑھی' جب سورج مشرق کی طرف سے اپنے مقام سے اتنی مقدار بلند ہوا' جتنی مقدار مغرب کی طرف سے عصر کی نماز کے وقت بلند ہوتا ہے۔

۱۹۹۱/۱۱۲۷- عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰی اَهْلِ قُبَاءٍ وَّهُمْ یُصَلُّوْنَ الضُّحٰی فَقَالَ صَلٰوةُ الْاَوَّابِیْنَ اِذَا رَمِضَتِ الْفِصَالُ مِنَ الضُّحٰی (وَعَنْهُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتٰی عَلٰی مَسْجِدِ قُبَاءٍ اَوْ دَخَلَ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اہل قباء کے پاس تشریف لے گئے اور وہ لوگ اس وقت نمازِ چاشت پڑھ رہے تھے تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: توبہ کرنے والوں کی نماز اس وقت ہوتی ہے جب اونٹ کے بچے سورج کی گرمی محسوس کرنے لگیں۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم ﷺ سورج روشن ہونے کے بعد مسجد قباء میں تشریف لائے اور اس وقت لوگ نماز پڑھ

مَسْجِدَ قُبَاءٍ بَعْدَ مَا اَشْرَقَتِ الشَّمْسُ فَإِذَا هُمْ يُصَلُّوْنَ، فَقَالَ إِنَّ صَلٰوةَ الْاَوَّابِيْنَ كَانُوْا يُصَلُّوْنَهَا إِذَا رَمِضَتِ الْفِصَالُ.

رہے تھے تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: بلاشبہ توبہ کرنے والوں کی نماز جس کو یہ لوگ پڑھ رہے ہیں' اس وقت ہوتی ہے جب اونٹ کے بچے سورج کی گرمی محسوس کرنے لگیں۔

۱۹۹۲/۱۱۲۸- عَنْ سَعِيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ رَآنِيْ اَبُوْ بَشِيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُصَلِّيْ صَلٰوةَ الضُّحٰى حِيْنَ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَعَابَ عَلٰى ذٰلِكَ وَنَهَانِيْ، ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُصَلُّوْا حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ.

حضرت سعید بن نافع کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابوبشیر انصاری رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا' درآں حالیکہ میں نمازِ چاشت اس وقت پڑھ رہا تھا جب سورج طلوع ہو رہا تھا تو انہوں نے مجھے بُرا بھلا کہا اور مجھے منع کیا' پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک سورج بلند نہ ہو جائے اس وقت تک نماز نہ پڑھو کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے۔

۱۹۹۳/۱۱۲۹- عَنْ عُتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ بَيْتِهِ سُبْحَةَ الضُّحٰى فَقَامُوْا وَرَاءَهُ فَصَلَّوْا بِصَلٰوتِهِ.

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاشت کی نماز اپنے گھر میں پڑھی تو لوگ آپ (ﷺ) کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے آپ (ﷺ) کی اِقتداء میں نماز پڑھی۔

۳- بَابُ اِخْتِلَافِ الصَّحَابَةِ فِيْهَا وَفِيْهِ فُصُوْلٌ

نمازِ چاشت کے بارے میں صحابہ کرام کا اختلاف' اور اس میں چند فصلیں ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْمَا رُوِيَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ فِيْ ذٰلِكَ

فصل اوّل: نمازِ چاشت کے بارے میں صحابہ کرام کی ایک جماعت سے مروی احادیث

۱۹۹۴/۱۱۳۰- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ الضُّحٰى.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ چاشت کی نماز پڑھا کرتے تھے۔

۱۹۹۵/۱۱۳۱- عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَدَعُهَا وَيَدَعُهَا حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُصَلِّيْهَا.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ چاشت کی نماز (مسلسل) پڑھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ (ﷺ) اس (نمازِ چاشت) کو کبھی نہیں چھوڑیں گے' پھر آپ (ﷺ) چاشت کی نماز کو (مسلسل) چھوڑ دیتے (نہیں پڑھتے) تھے یہاں تک کہ ہم کہتے ہیں کہ آپ (ﷺ) اس کو کبھی نہیں پڑھیں گے۔

۱۹۹۶/۱۱۳۲- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو صرف ایک مرتبہ نمازِ چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ صَلَّی الضُّحٰی قَطُّ اِلَّا مَرَّةً.

۱۹۹۷/۱۱۳۳- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ رَاٰی اَبُوْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ نَاسًا يُّصَلُّوْنَ الضُّحٰی، فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيُصَلُّوْنَ صَلٰوةً مَّا صَلَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَلَا عَامَّةُ اَصْحَابِهٖ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نمازِ چاشت پڑھتے ہوئے دیکھ کر فرمایا: یہ لوگ ایسی نماز پڑھ رہے ہیں کہ جس کو نہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھا ہے اور نہ ہی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے عام اصحاب رضی اللہ عنہم نے پڑھا ہے۔

۱۹۹۸/۱۱۳۴- عَنْ مُّوَرِّقٍ الْعَجَلِیِّ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَتُصَلِّی الضُّحٰی؟ قَالَ لَا، قُلْتُ صَلَّاهَا عُمَرُ؟ قَالَ لَا، قُلْتُ صَلَّاهَا اَبُوْ بَكْرٍ؟ قَالَ لَا، قُلْتُ اَصَلَّاهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ؟ قَالَ لَا اَخَالُهُ.

حضرت مورق عجلی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا آپ نمازِ چاشت پڑھتے ہیں؟ فرمایا: نہیں! میں نے پوچھا: کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس نماز کو پڑھا ہے؟ فرمایا: نہیں! میں نے پوچھا: کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ نماز پڑھی ہے؟ فرمایا: نہیں! میں نے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نماز پڑھی ہے؟ فرمایا: میرے خیال میں نہیں پڑھی۔

۱۹۹۹/۱۱۳۵- عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَاِذَا نَحْنُ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَجَالَسْنَاهُ قَالَ فَاِذَا رِجَالٌ يُّصَلُّوْنَ الضُّحٰی، فَقُلْنَا يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا هٰذِهِ الصَّلٰوةُ؟ قَالَ بِدْعَةٌ.

حضرت مجاہد کا بیان ہے کہ میں اور عروہ بن زبیر مسجد میں داخل ہوئے تو اچانک ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو ہم آپ کے پاس بیٹھ گئے اور لوگ چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے، ہم نے پوچھا: اے ابوعبدالرحمٰن! یہ نماز کیا ہے؟ فرمایا: یہ بدعت (حسنہ) ہے۔

۲۰۰۰/۱۱۳۶- عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰی قَالَ مَا اَخْبَرَنِیْ اَحَدٌ اَنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّی الضُّحٰی غَيْرُ اُمِّ هَانِئٍ فَاِنَّهَا حَدَّثَتْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰی ثَمَانَ رَكَعَاتٍ (زَادَ فِیْ رِوَايَةٍ يُّخَفِّفُ فِيْهِنَّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ) مَا رَاَتْهُ صَلّٰی صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِیْ طَالِبٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ مجھے کسی نے بھی یہ نہیں بتایا کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نمازِ چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا ہے سوائے حضرت ام ھانیء رضی اللہ عنہا کے، حضرت ام ھانیء نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے دن میرے گھر تشریف لائے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے غسل کیا اور آٹھ رکعات نماز (چاشت) اس قدر ہلکی پھلکی پڑھیں کہ میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اتنی ہلکی پھلکی نماز پڑھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا لیکن (باوجود اس کے) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رکوع اور سجود کامل طریقے سے کرتے تھے۔

(اور دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت عبداللہ بن حارث بن نوفل کا بیان ہے کہ انہیں حضرت ام ھانیء بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے دن، دن چڑھنے کے بعد تشریف لائے پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کپڑا لانے کا حکم دیا تو (کپڑا لایا گیا اور) آپ

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اَتٰی بَعْدَ مَا ارْتَفَعَ النَّھَارُ یَوْمَ الْفَتْحِ فَاَمَرَ بِثَوْبٍ فَسَتَرَ عَلَیْہِ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ قَامَ فَرَکَعَ ثَمَانِیَ رَکْعَاتٍ لَّا اَدْرِیْ اَقِیَامُہٗ فِیْھَا اَطْوَلُ اَوْ رُکُوْعُہٗ اَوْ سُجُوْدُہٗ، کُلُّ ذٰلِکَ مِنْہُ مُتَقَارِبٌ قَالَتْ فَلَمْ اَرَہٗ سَبَّحَھَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ.

(ﷺ) پر پردہ کیا گیا تو آپ (ﷺ) نے غسل کیا' پھر آپ (ﷺ) نے اُٹھ کر آٹھ رکعات پڑھیں' میں یہ نہیں جانتی کہ ان (آٹھ رکعات) میں آپ (ﷺ) کا قیام زیادہ لمبا تھا' رکوع زیادہ لمبا تھا یا سجود' کیونکہ ان (ارکان) میں سے ہر رکن ایک دوسرے کے قریب (برابر) تھا' حضرت ام ھانیء نے کہا کہ میں نے آپ (ﷺ) کو نہ تو اس سے پہلے نمازِ چاشت پڑھتے ہوئے دیکھا اور نہ ہی اس کے بعد دیکھا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِیْمَا رُوِیَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فِیْ ذٰلِکَ

فصل ثانی. نمازِ چاشت کے بارے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث

٢٠٠١/١١٣٧ - عَنْ اَنَسِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَجُلٌ ضَخْمٌ لَّا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّصَلِّیَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اَسْتَطِیْعُ اَنْ اُصَلِّیَ مَعَکَ فَلَوْ اَتَیْتَ مَنْزِلِیْ فَصَلَّیْتَ فَاَقْتَدِیَ بِکَ فَصَنَعَ الرَّجُلُ طَعَامًا، ثُمَّ دَعَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَضَحَ طَرَفَ حَصِیْرٍ لَّھُمْ، فَصَلَّی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اٰلِ الْجَارُوْدِ لِاَنَسٍ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الضُّحٰی؟ قَالَ مَا رَاَیْتُہٗ صَلَّاھَا اِلَّا یَوْمَئِذٍ.

حضرت انس بن سیرین' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک موٹا شخص تھا جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا تھا' اس (موٹے آدمی) نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میں آپ کے ساتھ (مسجد میں) نماز نہیں پڑھ سکتا' پس اگر آپ میرے گھر تشریف لائیں اور نماز پڑھیں تو میں آپ کی اقتداء کروں (یعنی اس جگہ کو جائے نماز بنالوں)' چنانچہ اس (موٹے آدمی) نے کھانا تیار کیا' پھر اس نے نبی کریم ﷺ کو دعوت دی' پھر اس نے اپنی چٹائی کی ایک جانب کو پانی سے دھویا اور نبی کریم ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھی' آلِ جارود میں سے ایک شخص نے حضرت انس سے پوچھا: کیا نبی کریم ﷺ چاشت کی نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے آپ (ﷺ) کو صرف اسی دن (چاشت کی) نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

٢٠٠٢/١١٣٨ - عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ رَوَاحَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَّقُوْلُ اِنَّہٗ لَمْ یَرَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الضُّحٰی اِلَّا اَنْ یَّخْرُجَ فِیْ سَفَرٍ اَوْ یَقْدُمَ مِنْ سَفَرٍ.

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا' مگر آپ (ﷺ) اس وقت نمازِ چاشت پڑھتے تھے جب سفر میں تشریف لے جاتے یا سفر سے واپس تشریف لاتے۔

٢٠٠٣/١١٣٩ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ صَلّٰی سُبْحَۃَ الضُّحٰی ثَمَانَ رَکَعَاتٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنِّیْ صَلَّیْتُ صَلٰوۃَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سفر میں دیکھا کہ آپ (ﷺ) نے آٹھ رکعات نمازِ چاشت پڑھی' جب آپ (ﷺ) نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: میں نے رغبت (اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس سے معافی کی اُمید) اور رہبت (اللہ تعالیٰ

رَغْبَةٍ وَّرَهْبَةٍ سَأَلْتُ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثًا فَأَعْطَانِيْ ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً، سَأَلْتُهُ أَنْ لَّا يَبْتَلِيَ أُمَّتِيْ بِالسِّنِيْنَ فَفَعَلَ، وَسَأَلْتُ أَنْ لَّا يُظْهِرَ عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ فَفَعَلَ، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَّا يَلْبِسَهُمْ شِيَعًا فَأَبٰى عَلَيَّ.

کے عذاب اور اس کے غضب کے خوف) کی نماز پڑھی ہے، میں نے اپنے رب عزوجل سے تین چیزوں کا سوال کیا تو اس نے مجھے دو چیزیں عطا فرما دیں اور ایک سے مجھے منع فرما دیا، میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ میری امت کو قحط میں مبتلا نہ کرنا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ عطا فرما دیا، میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ میری امت پر ان کے دشمن کو غالب ومسلط نہ کرنا تو اس نے یہ بھی عطا فرما دیا اور میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ میری امت کو مختلف گروہوں میں تقسیم نہ کرنا تو اس نے مجھے اس سے منع فرما دیا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْمَا رُوِيَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

فصل ثالث: نماز چاشت کے بارے میں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مرویات

۲۰۰۴/۱۱۴۰ - عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَةَ الضُّحٰى قَطُّ وَإِنِّيْ لَأُسَبِّحُهَا وَقَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتْرُكُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَهُ خَشْيَةَ أَنْ يَسْتَنَّ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مَا خَفَّ عَلَى النَّاسِ مِنَ الْفَرَائِضِ.

حضرت عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاشت کی نماز کبھی نہیں پڑھی اور میں اس (نماز) کو پڑھتی ہوں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک کام کو پسند کرتے تھے لیکن آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس (پسندیدہ کام) پر اس خدشہ سے عمل نہیں کرتے تھے کہ لوگ اس کو سنت بنا لیں (مواظبت کریں) گے اور وہ ان پر فرض کر دیا جائے گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرائض میں سے لوگوں پر تخفیف کو پسند کرتے تھے۔

۲۰۰۵/۱۱۴۱ - وَعَنْهَا أَيْضًا قَالَتْ مَا سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سُبْحَةَ الضُّحٰى فِيْ سَفَرٍ وَّلَا حَضَرٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ چاشت نہ سفر میں پڑھی ہے اور نہ ہی حضر میں پڑھی ہے۔

۲۰۰۶/۱۱۴۲ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى إِلَّا أَنْ يَّقْدُمَ مِنْ سَفَرٍ فَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ.

حضرت عبداللہ بن شقیق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چاشت کی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، لیکن جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سفر سے واپس آتے تو دو رکعت نماز پڑھتے۔

۲۰۰۷/۱۱۴۳ - عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِي الضُّحٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ.

حضرت معاذہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے گھر میں چار رکعات نمازِ چاشت پڑھی۔

۲۰۰۸/۱۱۴۴ - وَعَنْهَا أَيْضًا قَالَتْ سَأَلْتُ

حضرت معاذہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰي؟ قَالَتْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّيَزِيْدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.

پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نمازِ چاشت کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے؟ فرمایا: چار رکعات اور جس قدر اللہ تعالیٰ چاہتا' زیادہ پڑھ لیتے تھے۔

نمازِ چاشت کا وقت' تعدادِ رکعات اور فضیلت

زوال سے پہلے دن کے ابتدائی چوتھے حصے کو چاشت کہتے ہیں' مثلاً اگر بارہ گھنٹوں کا دن ہو تو طلوعِ آفتاب کے تین گھنٹے بعد چاشت کا وقت ہوگا اور اس وقت جو نماز پڑھی جاتی ہے' اسے نمازِ چاشت کہتے ہیں۔ اس نماز کی کم از کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دو رکعت نماز چاشت پڑھی اس کا نام غافلین میں نہیں لکھا جائے گا' جس شخص نے چار رکعات نمازِ چاشت پڑھی' اس کا نام اطاعت شعاروں میں لکھا جائے گا' جس شخص نے چھ رکعتیں پڑھیں' اسے وہ دن کفایت کرے گا' جس شخص نے آٹھ رکعتیں پڑھیں' اللہ تعالیٰ اس کا نام عبادت کرنے والوں میں لکھ دے گا اور جس شخص نے بارہ رکعتیں پڑھیں' اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا گھر بنائے گا۔ (جمع الجوامع ج ۷۔ رقم: ۲۲۳۳۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے چاشت کی دس رکعتیں پڑھیں' اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔ (جمع الجوامع ج ۷۔ رقم: ۲۲۳۳۲)

نمازِ چاشت اور ایک شہید کا اجر

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نمازِ چاشت پڑھی' ہر مہینے میں تین روزے رکھے اور سفر و حضر (گھر) میں وتر نہ چھوڑے تو اس کے لیے ایک شہید کا اجر لکھا جائے گا۔ (جمع الجوامع ج ۷۔ رقم: ۲۲۳۳۰)

نمازِ چاشت اور مقبول حج و مقبول عمرہ کا ثواب

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نمازِ چاشت کی دو رکعتیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول حج اور مقبول عمرہ کے برابر ہیں۔ (جمع الجوامع ج ۴۔ رقم: ۱۲۵۷۸)

یعنی جس شخص نے نمازِ چاشت کی دو رکعتیں پڑھیں' اللہ تعالیٰ اس کو ایک مقبول حج اور ایک مقبول عمرہ کے برابر ثواب عطا فرمائے گا۔

نمازِ چاشت اور جنت میں سونے کا محل

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نمازِ چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں' اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔ (سنن ابن ماجہ ص ۹۸)

نمازِ چاشت اور دس لاکھ نیکیاں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دو رکعت نمازِ چاشت پڑھنے والے آدمی کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ (جمع الجوامع: ۲۸۷۸۷۔ ج ۹)

نمازِ چاشت کی پابندی اور قیامت کے دن جنت میں داخلہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت کا ایک دروازہ ہے جس کو ''اَلضُّحٰی'' کہا جاتا ہے، پس جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک منادی پکارے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو نمازِ چاشت کو پابندی سے پڑھا کرتے تھے، سو (اے پابندی سے نمازِ چاشت پڑھنے والو!) یہ (الضحیٰ نامی) دروازہ تمہارا ہے، تم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اس (دروازے سے جنت) میں داخل ہو جاؤ۔ (الترغیب والترہیب ج ١ ص ٢٦٧)

٤- بَابُ الصَّلٰوةِ عَقْبَ الطُّهُوْرِ

وضو کے بعد نماز پڑھنا

٢٠٠٩/١١٤٥- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِیْ بِاَرْجٰی عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِی الْاِسْلَامِ عِنْدَكَ مَنْفِعَةً، فَاِنِّیْ سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَیَّ فِی الْجَنَّةِ فَقَالَ بِلَالٌ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِی الْاِسْلَامِ اَرْجٰی عِنْدِیْ مَنْفَعَةً اِلَّا اَنِّیْ لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا تَامًّا فِیْ سَاعَةٍ مِّنْ لَّيْلٍ اَوْ نَهَارٍ اِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لِیْ اَنْ اُصَلِّیَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے بلال! تم مجھے اس افضل عمل کے بارے میں بتاؤ جو تم نے اسلام میں اپنے نزدیک منفعت کی امید سے کیا، کیونکہ میں نے آج رات جنت میں اپنے آگے تمہاری جوتیوں کی آہٹ کو سنا، حضرت بلال نے عرض کیا کہ میں نے اسلام میں کوئی ایسا افضل عمل نہیں کیا جو میرے نزدیک زیادہ نفع کا باعث ہو، بجز اس کے کہ رات و دن کی کسی گھڑی میں، میں جب بھی وضو کرتا ہوں تو اس وضو سے میں اس قدر نماز پڑھ لیتا ہوں جتنی اللہ تعالیٰ نے میرے لیے لکھی ہے۔

٢٠١٠/١١٤٦ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ اَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِیْ اِلَی الْجَنَّةِ؟ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ اِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ اَمَامِیْ، اِنِّیْ دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ (فَذَكَرَ حَدِيْثًا يَّخْتَصُّ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ) وَقَالَ لِبِلَالٍ بِمَ سَبَقْتَنِیْ اِلَی الْجَنَّةِ قَالَ مَا اَحْدَثْتُ اِلَّا تَوَضَّاْتُ وَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا.

حضرت عبداللہ بن بریدہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد بریدہ (رضی اللہ عنہ) سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی تو حضرت بلال کو بلا کر فرمایا: اے بلال! کیا وجہ ہے کہ تم نے جنت میں مجھ سے سبقت کی؟ کیونکہ میں جب بھی جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے تمہاری آہٹ سنی، میں آج رات جنت میں داخل ہوا تو بھی میں نے تمہاری آہٹ کو سنا، حضرت بلال نے عرض کیا کہ میں جب بھی بے وضو ہوتا ہوں تو وضو کر لیتا ہوں اور دو رکعت نماز پڑھ لیتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسی وجہ سے (تم نے جنت میں مجھ سے سبقت کی)۔

٥- بَابُ مَا جَاءَ فِیْ تَحِيَّةِ الْمَسْجِدِ

تحیۃ المسجد کا حکم

٢٠١١/١١٤٧- عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَدَخَلَ اَعْرَابِیٌّ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَجَلَسَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک اعرابی (مسجد میں) داخل ہوا اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے تو اعرابی لوگوں کے آخر میں بیٹھ گیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا: کیا تم نے دو رکعت نماز پڑھی

الْاَعْرَابِیُّ فِیْ اٰخِرِ النَّاسِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَكَعْتَ رَكْعَتَیْنِ؟ قَالَ لَا، قَالَ فَاَمَرَهُ فَاَتَی الرَّحْبَةَ الَّتِیْ عِنْدَ الْمِنْبَرِ فَرَكَعَ رَكْعَتَیْنِ.

ہے؟ عرض کیا: نہیں! تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس کو (دو رکعت نماز پڑھنے کا) حکم دیا تو اس نے منبر کے پاس کشادہ جگہ پر آ کر دو رکعت نماز پڑھی۔

۲۰۱۲/۱۱۴۸- عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَیْنَ ظَهْرَانَیِ النَّاسِ فَجَلَسْتُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَرْكَعَ رَكْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ تَجْلِسَ؟ قَالَ قُلْتُ اِنِّیْ رَاَیْتُكَ جَالِسًا وَّالنَّاسُ جُلُوْسٌ، قَالَ وَاِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا یَجْلِسْ حَتّٰی یَرْكَعَ رَكْعَتَیْنِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَرْكَعْ رَكْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ.

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں تشریف فرما تھے تو میں بھی بیٹھ گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیٹھنے سے پہلے تمہیں دو رکعت نماز پڑھنے سے کس نے روکا تھا؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے آپ کو اور لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا، فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ وہ دو رکعت نماز نہ پڑھ لے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے۔

ف: مسجد میں داخل ہونے کے بعد اس کی تعظیم واکرام کی نیت سے دو رکعت نماز پڑھنے کو تحیۃ المسجد کہتے ہیں اور یہ دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے اور یہ مسجد کا حق ہے، بہتر یہ ہے کہ مسجد میں بیٹھنے سے پہلے تحیۃ المسجد پڑھے اور اگر پہلے بیٹھ گیا، پھر اُٹھ کر تحیۃ المسجد پڑھے تب بھی درست ہے اور مسجد میں آ کر دو رکعت تحیۃ المسجد نہ پڑھنا مکروہ ہے۔

احناف کے نزدیک مکروہ اوقات میں نفل پڑھنا جائز نہیں، اس لیے جو شخص مسجد میں مکروہ وقت میں آئے تو وہ تحیۃ المسجد نہ پڑھے بلکہ تسبیح وتہلیل اور درود شریف پڑھنے میں مشغول رہے، اس کا حق مسجد ادا ہو جائے گا۔

اور جو شخص مسجد حرام میں داخل ہو تو وہ سب سے پہلے طواف کرے، یہی اس کی تحیۃ المسجد ہے، پھر طواف کے بعد دو رکعت نمازِ طواف پڑھے۔

٦- بَابُ صَلٰوةِ الْاِسْتِخَارَةِ

نمازِ استخارہ کا بیان

۲۰۱۳/۱۱۴۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ كَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ یَقُوْلُ اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْیَرْكَعْ رَكْعَتَیْنِ مِنْ غَیْرِ الْفَرِیْضَةِ ثُمَّ لِیَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں استخارہ کی تعلیم اس طرح دیتے تھے جس طرح ہمیں قرآن کی سورت کی تعلیم دیتے تھے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو وہ فرض نماز کے علاوہ دو رکعت نماز پڑھے، پھر یوں کہے: (ترجمہ) اے اللہ! میں تیرے علم کے ذریعہ سے تجھ سے خیر وبھلائی چاہتا ہوں، تیری قدرت کے ذریعہ سے میں تجھ سے قدرت

مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرًا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ وَّمَعِيْشَتِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُهُ شَرًّا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ فَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ.

چاہتا ہوں اور میں تجھ سے تیرا عظیم فضل مانگتا ہوں، بلاشبہ تو قادر ہے، میں قادر نہیں ہوں، تو جانتا ہے میں نہیں جانتا، اور تو پوشیدہ اُمور کو خوب جاننے والا ہے، اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے میرے دین، میری معاش و معیشت اور میرے انجامِ کار میں بہتر ہے تو تو اسے میرے لیے مقدر کر دے اور اسے آسان کر دے، پھر میرے لیے اس میں برکت عطا فرما، اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام میرے دین، میری معاش (دنیا) اور میرے انجامِ کار میں میرے لیے شر ہو تو اس سے مجھے پھیر دے اور مجھ سے اس کو پھیر دے اور میرے لیے خیر و بھلائی جہاں بھی ہو مقدر کر دے، پھر اس سے مجھے راضی کر دے۔

فَصْلٌ مِّنْهُ فِي الْاِسْتِخَارَةِ لِمَنْ يُّرِيْدُ الزَّوَاجَ

شادی کی غرض سے استخارہ کرنا

٢٠١٤/١١٥٠- عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَهُ اكْتُمِ الْخِطْبَةَ ثُمَّ تَوَضَّأْ فَأَحْسِنْ وُضُوْءَكَ وَصَلِّ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكَ ثُمَّ احْمَدْ رَبَّكَ وَمَجِّدْهُ ثُمَّ قُلْ اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، فَإِنْ رَأَيْتَ لِيْ فِيْ فُلَانَةٍ تُسَمِّيْهَا بِاسْمِهَا خَيْرًا فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِيْ وَإِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا لِّيْ مِنْهَا فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِيْ فَاقْضِ لِيْ بِهَا أَوْ قَالَ فَاقْدُرْهَا لِيْ.

رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان (ابو ایوب) سے فرمایا: تم خطبۂ نکاح کو چھپاؤ، پھر اچھی طرح وضو کرو اور جتنی اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے نماز لکھی ہے اتنی نماز پڑھو، پھر تم اپنے پروردگار کی حمد و ثناء کرو اور اس کی بزرگی بیان کرو، پھر یوں دعا مانگو: اے اللہ! تو قادر ہے میں قادر نہیں، تو جانتا ہے میں نہیں جانتا، تو پوشیدہ اُمور کو خوب جانتا ہے، اگر تیرے علم میں فلاں عورت (اس عورت کا نام لے کر کہو) میرے لیے میرے دین، میری دنیا اور میری آخرت میں بہتر ہے (تو اس کو میرے لیے مقدر کر دے) اور اگر اس عورت کے علاوہ کوئی اور عورت اس سے زیادہ میرے لیے میرے دین، میری دنیا اور میری آخرت میں بہتر ہو تو اس کو میرے لیے مقدر کر دے۔

نمازِ استخارہ کی مشروعیت و اہمیت

اس باب کی احادیث سے نمازِ استخارہ کی مشروعیت و اہمیت معلوم ہوئی، نمازِ استخارہ پڑھنا اور اس کے بعد دعا مانگنا مرغوبِ سنت ہے۔

استخارہ کا لغوی معنی خیر و بھلائی طلب کرنا ہے، چونکہ اس نماز و دعا میں بندہ اللہ تعالیٰ سے گویا کہ مشورہ کرتا ہے کہ میں نے جس کام کا ارادہ کیا ہے وہ میرے لیے بہتر ہے یا نہیں، آیا میں وہ کام کروں یا نہ کروں؟ اس لیے اس کو استخارہ کہتے ہیں۔ انسان کی بھلائی و سعادت مندی اسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ سے خیر و بھلائی طلب کرے اور کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا اسی سے مشورہ کرے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من سعادة ابن آدم استخارته اللّٰه ومن — اللہ تعالیٰ سے خیر و بھلائی طلب کرنا انسان کی سعادت مندی ہے

سعادة ابن آدم رضاه بما قضاه ومن شقوة ابن آدم تركه استخارة الله ومن شقوة ابن آدم سخطه بما قضاه الله عزوجل.

اور اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی رہنا بھی انسان کی سعادت مندی ہے اور اللہ تعالیٰ سے خیر و بھلائی طلب نہ کرنا انسان کی بدبختی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی نہ ہونا (ناراض ہونا) انسان کی بدبختی ہے۔

(مسند امام احمد ج ١ ص ١٦٨)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ما خاب من استخار ولا ندم من استشار ولا عال من اقتصد. (معجم اوسط: ٧ ٦٦٢٧)

جس شخص نے استخارہ کیا وہ ناکام نہ ہوگا' جس شخص نے مشورہ کیا اسے ندامت و شرمندگی نہیں اُٹھانا پڑے گی اور جس شخص نے میانہ روی اختیار کی وہ تنگ دست نہ ہوگا۔

پس جو شخص کوئی جائز کام کرنا چاہتا ہو' مثلاً کوئی کاروبار کرنا چاہتا ہے' بچے' بچی کا رشتہ کرنا چاہتا ہے' کسی شخص کے ساتھ شراکت میں کوئی کاروبار کرنا چاہتا ہے' کسی جگہ سفر پر جانا چاہتا ہے یا کوئی اور اُلجھن و مشکل درپیش ہے اور اسے تردّد ہے اور وہ معلوم کرنا چاہتا ہے کہ آیا یہ کام اس کے حق میں بہتر ہے کہ نہیں تو وہ استخارہ کرے' اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی صحیح راہنمائی ہوگی' اور وہ عمل استخارہ سات بار کرے' جیسا کہ حدیث طیبہ میں ہے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

يا انس اذا هممت بامر فاستخر ربك عزوجل سبع مرات ثم انظر الى الذي يسبق الى قلبك فان الخير فيه.

اے انس! جب تم کسی کام کا ارادہ کرو تو اپنے رب سے سات مرتبہ استخارہ کرو' پھر تم یہ غور کرو کہ تمہارا دل کس طرح مائل ہوتا ہے' پس اسی میں خیر و بھلائی ہے۔

(جمع الجوامع ج ٩- رقم: ٢٧٥٧٢)

یعنی اگر ایک مرتبہ استخارہ کرنے سے صحیح راہنمائی نہ ہو تو دوسری رات یہ عمل کرے' دوسری رات بھی نہ ہو تو جب تک صحیح صورتِ حال معلوم نہ ہو' اس وقت تک مسلسل سات مرتبہ یہ عمل جاری رکھے۔

نمازِ استخارہ کا مستحب طریقہ

علامہ ابن عابدین شامی لکھتے ہیں:

نمازِ استخارہ کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ دعا کے شروع اور آخر میں اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے اور دو رکعت نمازِ نفل اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ''قل يا ايها الكافرون'' اور ''وربك يخلق ما يشاء ويختار...... يعلنون'' پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص (قل هو الله احد) کے بعد ''وما كان لمؤمن ولا مؤمنة'' پوری آیت پڑھے اور استخارہ کا عمل سات مرتبہ کرے' جیسا کہ روایت میں ہے' اور اگر کوئی شخص نمازِ استخارہ نہ پڑھ سکے تو وہ دعا سے ہی استخارہ کرلیا کرے' اور بعض مشائخ نے فرمایا کہ نمازِ استخارہ پڑھ کر اور مذکور دعا (جو حدیث میں مذکور ہے) کرنے کے بعد وضو کے ساتھ قبلہ رخ ہو کر سو جائے' سو اگر وہ خواب میں کوئی سفید یا سبز چیز دیکھے تو وہ کام (جس کا اس نے ارادہ کیا ہے) اس کے لیے بہتر ہے اور اگر وہ خواب میں کوئی سیاہ یا سرخ چیز دیکھے تو وہ اس کے لیے بُرا ہے' اس کو اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

(ردالمحتار ج ١ ص ٥٠٧- ٥٠٨)

اَبْوَابُ صَلٰوۃِ السَّفَرِ وَ اٰدَابِہٖ وَاَذْکَارِہٖ وَمَا یَتَعَلَّقُ بِہٖ

نمازِ سفر اور اس سے متعلق آداب واذکار کا بیان

۱- بَابُ فَضْلِ السَّفَرِ وَالْحَثِّ عَلَیْہِ وَشَیْءٍ مِّنْ اٰدَابِہٖ

سفر کی فضیلت، اس کی ترغیب اور اس کے چند آداب

۲۰۱۵/۱۱۵۱- عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ سَافِرُوْا تَصِحُّوْا وَاغْزُوْا تَسْتَغْنُوْا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سفر کیا کرو، تندرست رہو گے اور جہاد کیا کرو (حصولِ مالِ غنیمت کی وجہ سے) مال دار رہو گے۔

۲۰۱۶/۱۱۵۲- وَعَنْہُ اَیْضًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ خَارِجٍ یَخْرُجُ یَعْنِی مِنْ بَیْتِہٖ اِلَّا بِبَابِہٖ رَایَتَانِ رَایَۃٌ بِیَدِ مَلَکٍ، وَرَایَۃٌ بِیَدِ شَیْطَانٍ فَاِنْ خَرَجَ لِمَا یُحِبُّ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اتَّبَعَہُ الْمَلَکُ بِرَایَتِہٖ فَلَمْ یَزَلْ تَحْتَ رَایَۃِ الْمَلَکِ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی بَیْتِہٖ، وَاِنْ خَرَجَ لِمَا یُسْخِطُ اللّٰہَ اتَّبَعَہُ الشَّیْطَانُ بِرَایَتِہٖ فَلَمْ یَزَلْ تَحْتَ رَایَۃِ الشَّیْطَانِ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلٰی بَیْتِہٖ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی نکلنے (سفر کرنے) والا اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اس کے دروازے پر دو جھنڈے ہوتے ہیں، ایک جھنڈا فرشتے کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور ایک جھنڈا شیطان کے ہاتھ میں ہوتا ہے، پس اگر وہ شخص ایسے کام کی خاطر نکلا جس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے (جیسے حج، جہاد، جائز تجارت، صلہ رحمی یا عیادتِ مریض وغیرہ) تو اس کے پیچھے فرشتہ اپنا جھنڈا لے کر چلتا ہے اور جب تک وہ اپنے گھر واپس نہیں آ جاتا اس وقت تک وہ مسلسل فرشتے کے جھنڈے کے نیچے رہتا ہے اور اگر وہ شخص ایسے کام کی خاطر نکلا جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے (جیسے چوری، قتل نفس، زنا یا حرام تجارت وغیرہ) تو اس کے پیچھے شیطان اپنا جھنڈا لے کر چلتا ہے اور جب تک وہ اپنے گھر واپس نہیں آ جاتا، اس وقت تک وہ مسلسل شیطان کے جھنڈے کے نیچے رہتا ہے۔

۲۰۱۷/۱۱۵۳- وَعَنْہُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِکَۃُ رُفْقَۃً فِیْھَا کَلْبٌ اَوْ جَرَسٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (رحمت و استغفار کے) فرشتے ان مسافروں کے ساتھ نہیں رہتے جن کے ساتھ کتا یا گھنٹی ہو۔

۲۰۱۸/۱۱۵۴- عَنْ سُھَیْلٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّھَا، وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْجَدْبِ فَاَسْرِعُوا السَّیْرَ، وَاِذَا اَرَدْتُمُ التَّعْرِیْسَ فَتَنَکَّبُوا الطَّرِیْقَ (وَعَنْہُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِہٖ وَفِیْہِ) وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطُّرُقَ

حضرت سہیل اپنے والد سے، وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم زرخیز و سرسبز (زمین) میں سفر کرو تو اونٹ کو اس کا حصہ دو (اس کو چارا کھلاؤ) اور جب تم قحط زدہ و خشک (زمین) میں سفر کرو تو (منزلِ مقصود تک پہنچنے کے لیے) جلدی جلدی سفر کرو اور جب تم اخیر رات میں پڑاؤ کرو تو راستہ (میں پڑاؤ کرنے) سے بچو۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی

فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ.

ہے البتہ اس میں یہ ہے کہ) جب تم اخیر رات میں پڑاؤ کرو تو راستوں سے بچو' کیونکہ وہ (مقامات) رات کے وقت (موذی) جانوروں کے راستے اور حشرات الارض کے ٹھکانے ہوتے ہیں۔

۲۰۱۹/۱۱۵۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سِرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَمْكِنُوا الرِّكَابَ أَسْنَانَهَا وَلَا تَجَاوَزُوْا الْمَنَازِلَ وَإِذَا سِرْتُمْ فِي الْجَدْبِ فَاسْتَجِدُّوْا وَعَلَيْكُمْ بِالدَّلْجِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوٰى بِاللَّيْلِ، وَإِذَا تَغَوَّلَتْ لَكُمُ الْغِيْلَانُ فَنَادُوْا بِالْأَذَانِ، وَإِيَّاكُمْ وَالصَّلٰوةَ عَلٰى جَوَادِّ الطَّرِيْقِ وَالنُّزُوْلَ عَلَيْهَا، فَإِنَّهَا مَأْوَى الْحَيَّاتِ وَالسِّبَاعِ، وَقَضَاءَ الْحَاجَةِ فَإِنَّهَا الْمَلَاعِنُ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم زرخیز و سرسبز (زمین) میں سفر کرو تو سواریوں کو چارا دو اور منازل (پڑاؤ کی جگہوں) سے تجاوز نہ کرو اور جب تم قحط زدہ وخشک زمین میں سفر کرو تو جلدی جلدی سفر کرو اور رات کے اندھیرے میں سفر کیا کرو کیونکہ رات کو زمین لپیٹ دی جاتی ہے اور جب تمہیں جنات وشیاطین راستہ بھلا دیں تو تم باآوازِ بلند اذان کہو (اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ان کے شر کو دفع کرو) اور تم راستے کے وسط میں نماز پڑھنے اور اس پر پڑاؤ کرنے سے بچو' کیونکہ وہ سانپوں اور درندوں کے ٹھکانے ہوتے ہیں' اور تم (راستوں پر) قضاء حاجت (پیشاب و پاخانہ کرنے) سے بچو' کیونکہ وہ لعنت کی جگہیں ہیں۔

۲۰۲۰/۱۱۵۶- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلٰى يَمِيْنِهِ، وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَيْهِ وَوَضَعَ رَأْسَهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ.

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب (سفر میں) اخیر رات میں پڑاؤ کرتے تو اپنی دائیں جانب لیٹ جاتے اور جب صبح سے کچھ پہلے پڑاؤ کرتے تو اپنی کلائیوں کو کھڑا کرتے اور اپنا سر مبارک اپنی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان رکھتے۔

۲۰۲۱/۱۱۵۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ، يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَنَوْمَهُ فَإِذَا قَضٰى أَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ سَفَرِهِ فَلْيُعَجِّلْ إِلٰى أَهْلِهِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے' وہ تم میں سے ہر ایک کو کھانے' پینے اور سونے سے روک دیتا ہے' پس جب تم میں سے کوئی شخص اپنے سفر کی ضرورت کو پورا کر لے تو وہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹنے میں جلدی کرے۔

۲- بَابُ أَفْضَلِ الْأَيَّامِ لِلسَّفَرِ وَتَوْدِيْعِ الْمُسَافِرِ وَإِيْصَائِهِ وَالدُّعَاءِ لَهُ

سفر کے لیے افضل دن اور مسافر کو الوداع کرنا' اس کو وصیت کرنا اور اس کے لیے دعا کرنا

۲۰۲۲/۱۱۵۸- عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُّسَافِرَ لَمْ يُسَافِرْ إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيْسِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) أَنَّ كَعْبَ بْنَ

حضرت ابن کعب بن مالک اپنے والد (کعب رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر کرنے کا ارادہ کرتے تو جمعرات کو ہی سفر کرتے تھے۔ (اور انہی سے دوسری سند سے مروی ہے کہ) حضرت کعب بن مالک نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر کرنے

مَالِكٍ قَالَ قَلَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِذَا اَرَادَ سَفَرًا إِلَّا يَوْمَ الْخَمِيْسِ.

کا ارادہ کرتے تو جمعرات کو ہی سفر کرتے تھے۔

۱۱۵۹/۲۰۲۳- عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ سَفَرًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْصِنِىْ، قَالَ اُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرِ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ ازْوِ لَهُ الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا اور وہ سفر کرنے کا ارادہ رکھتا تھا' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے وصیت کریں' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور ہر بلند جگہ پر تکبیر (اللہ اکبر) کہنے کی وصیت کرتا ہوں' جب وہ شخص واپس لوٹا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا: اے اللہ! اس کے لیے زمین کو لپیٹ دے اور اس پر سفر آسان کر دے۔

۱۱۶۰/۲۰۲۴- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ اَبِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِذَا اَتَى الرَّجُلُ وَهُوَ يُرِيْدُ السَّفَرَ قَالَ لَهُ اُدْنُ اُوَدِّعْكَ اللّٰهَ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَدِّعُنَا فَيَقُوْلُ، اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ قَزَعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاَرْسَلَنِىْ فِىْ حَاجَةٍ لَّهُ تَعَالَ حَتّٰى اُوَدِّعَكَ كَمَا وَدَّعَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَرْسَلَنِىْ فِىْ حَاجَةٍ لَّهُ فَاَخَذَ بِيَدِىْ فَقَالَ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ.

حضرت سالم بن عبداللہ کا بیان ہے کہ جب کوئی شخص سفر کا ارادہ کرتا تو میرے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس شخص سے فرماتے: قریب ہو جا! میں تمہیں اس طرح رخصت کروں گا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں رخصت کرتے تھے' پھر فرماتے: میں تیرے دین' تیری امانت اور تیرے اعمال کے انجام کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔ (اور دوسری سند سے مروی ہے کہ) حضرت قزعہ نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے اپنے کسی کام کے لیے بھیجا تو فرمایا: آؤ! تاکہ میں تمہیں اس طرح رخصت کروں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے رخصت کیا تھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھے اپنے کسی کام کے لیے بھیجا تو میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: میں تیرے دین' تیری امانت اور تیرے اعمال کے انجام کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔

۱۱۶۱/۲۰۲۵- عَنْ مُّوْسَى بْنِ وَرْدَانَ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لِرَجُلٍ اُوَدِّعُكَ كَمَا وَدَّعَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَوْ كَمَا وَدَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ الَّذِىْ لَا يُضَيِّعُ وَدَائِعَهُ.

حضرت موسیٰ بن وردان کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے فرمایا: میں تمہیں اس طرح رخصت کرتا ہوں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے رخصت کیا تھا' یا (کہا کہ) جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رخصت کیا تھا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے سپرد کرتا ہوں جو اپنی امانتوں کو ضائع نہیں کرتا (حفاظت کرتا ہے)۔

۳- بَابُ اتِّخَاذِ الرَّفِيْقِ فِى السَّفَرِ وَسَبَبِهٖ

سفر میں ساتھی بنانا اور اس کا سبب

۱۱۶۲/۲۰۲۶- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک شخص خیبر سے نکلا

عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ خَيْبَرَ فَاتَّبَعَهُ رَجُلَانِ وَآخَرُ يَتْلُوْهُمَا يَقُوْلُ اِرْبَعَا اِرْبَعَا حَتّٰى رَدَّهُمَا، ثُمَّ لَحِقَ الْاَوَّلَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَانِ شَيْطَانَانِ وَاِنِّيْ لَمْ اَزَلْ بِهِمَا حَتّٰى رَدَدْتُهُمَا، فَاِذَا اَتَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْرِئْهُ السَّلَامَ وَاَخْبِرْهُ اَنَّا هٰهُنَا فِيْ جَمْعِ صَدَقَاتِنَا وَلَوْ كَانَتْ تَصْلُحُ لَهُ لَبَعَثْنَا بِهَا اِلَيْهِ، قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ الرَّجُلُ الْمَدِيْنَةَ اَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَلْوَةِ.

تو دو آدمی اس کے پیچھے لگ گئے اور ایک اور شخص ان دونوں کے پیچھے گیا اور کہتا رہا: رک جاؤ! رک جاؤ! یہاں تک کہ اس نے ان دونوں آدمیوں کو واپس لوٹا دیا (یعنی ان دونوں آدمیوں سے پہلے آدمی کا پیچھا چھڑا دیا) پھر وہ پہلے آدمی کو ملا اور (اس کو بتایا کہ) یہ دونوں آدمی (جو تیرا پیچھا کر رہے تھے) شیطان ہیں (کہ یہ دونوں آدمی ڈاکو اور قاتل ہیں) اور میں مسلسل ان کے پیچھے رہا حتیٰ کہ میں نے ان کو واپس لوٹا دیا' پس تم جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو تو (میری طرف سے) آپ (ﷺ) کو سلام عرض کرنا اور آپ (ﷺ) کو خبر دینا کہ یہاں ہم نے زکوٰۃ کو اکٹھا کر لیا ہے' اگر آپ کو اس کی ضرورت ہو تو ہم آپ کی خدمت میں بھیج دیں۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ جب وہ شخص مدینہ منورہ پہنچا تو اس نے نبی کریم ﷺ کو خبر دی تو اس وقت رسول اللہ ﷺ نے اکیلے سفر کرنے سے منع فرمایا۔

۲۰۲۷/۱۱۶۳- **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا سَارَ اَحَدٌ وَّحْدَهُ بِلَيْلٍ اَبَدًا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ تنہا سفر کرنا کس قدر ہلاکت ونقصان کا باعث ہے تو کوئی بھی شخص رات کے وقت کبھی بھی تنہا سفر نہ کرے۔

۲۰۲۸/۱۱۶۴- **وَعَنْهُ** اَيْضًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْوَحْدَةِ اَنْ يَّبِيْتَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ اَوْ يُسَافِرَهُ وَحْدَهُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تنہا رات گزارنے اور تنہا سفر کرنے سے منع فرمایا۔

۲۰۲۹/۱۱۶۵- **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَّالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ، وَالثَّلَاثَةُ رَكْبٌ.

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے' وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تنہا سوار (مسافر) شیطان ہے' دو سوار (مسافر) شیطان ہیں اور تین سوار (مسافر) سوار ہیں (کہ ان پر جماعت کا اطلاق ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ شیطان کے شر سے محفوظ رہتے ہیں)۔

۲۰۳۰/۱۱۶۶- **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْفَغْوَاءِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَرَادَ اَنْ يَّبْعَثَنِيْ بِمَالٍ اِلٰى اَبِيْ سُفْيَانَ يَقْسِمُهُ فِيْ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ بَعْدَ الْفَتْحِ قَالَ فَقَالَ الْتَمِسْ صَاحِبًا، قَالَ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن فغواء اپنے والد (عمرو بن فغواء) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا اور آپ (ﷺ) مجھے مال دے کر ابوسفیان کے پاس بھیجنا چاہتے تھے تا کہ وہ اس (مال کو) فتح مکہ کے بعد قریش مکہ میں تقسیم کرے' عمرو بن فغواء نے کہا کہ آپ (ﷺ) نے فرمایا: کوئی ساتھی تلاش کرو تو

فَجَاءَ نِيْ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُرِيْدُ الْخُرُوْجَ وَتَلْتَمِسُ صَاحِبًا، قَالَ قُلْتُ أَجَلْ قَالَ فَأَنَا لَكَ صَاحِبٌ، قَالَ فَجِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ وَجَدْتُ صَاحِبًا وَّكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَجَدْتَ صَاحِبًا فَاٰذِنِّي قَالَ فَقَالَ مَنْ؟ قُلْتُ عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ، قَالَ فَقَالَ إِذَا هَبَطْتَ بِلَادَ قَوْمِهِ فَاحْذَرْهُ فَإِنَّهُ قَدْ قَالَ الْقَائِلُ (أَخُوْكَ الْبِكْرِيُّ وَلَا تَأْمَنْهُ) قَالَ فَخَرَجْنَا حَتّٰى إِذَا جِئْتُ الْأَبْوَاءَ فَقَالَ لِيْ إِنِّيْ أُرِيْدُ حَاجَةً إِلٰى قَوْمِيْ بِوَدَّانَ فَتَلَبَّثْ لِيْ، قَالَ قُلْتُ رَاشِدًا، فَلَمَّا وَلّٰى ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ فَسِرْتُ عَلٰى بَعِيْرِيْ ثُمَّ خَرَجْتُ أُوْضِعُهُ حَتّٰى إِذَا كُنْتُ بِالْأَصَافِرِ إِذَا هُوَ يُعَارِضُنِيْ فِيْ رَهْطِهِ قَالَ وَأَوْضَعْتُ فَسَبَقْتُهُ فَلَمَّا رَاٰنِيْ قَدْ فُتُّهُ انْصَرَفُوْا وَجَاءَنِيْ قَالَ كَانَتْ لِيْ إِلٰى قَوْمِيْ حَاجَةٌ، قَالَ قُلْتُ أَجَلْ، فَمَضَيْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَدَفَعْتُ الْمَالَ إِلٰى أَبِيْ سُفْيَانَ.

میرے پاس حضرت عمرو بن امیہ ضمری (رضی اللہ) آئے اور کہا کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم سفر کرنا چاہتے ہو اور ساتھی تلاش کر رہے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! انہوں نے کہا کہ میں تمہارا ساتھی ہوں، پس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے ساتھی مل گیا ہے، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب تمہیں ساتھی مل جائے تو تم مجھے آگاہ کر دینا، فرمایا: وہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: وہ عمرو بن امیہ ضمری ہے، فرمایا: جب تم اپنی قوم کے علاقہ میں اترو تو اس سے بچنا! کیونکہ کہنے والے نے کہا تھا کہ تمہارا بھائی خطرناک ہے، اس سے بے خوف نہ رہنا، پھر ہم چل پڑے یہاں تک کہ جب میں مقام ابواء میں پہنچا تو اس نے مجھ سے کہا کہ میں اپنی قوم کے پاس ودّان (بستی) میں ضروری کام کے لیے جانا چاہتا ہوں، سوتم یہاں ٹھہرو اور میرا انتظار کرنا، میں نے کہا: سیدھے چلے جانا (راستہ نہ بھولنا) جب وہ چلا گیا تو مجھے رسول اللہ ﷺ کی بات یاد آ گئی تو میں اپنے اونٹ پر سوار ہو کر چل پڑا، پھر میں نے اونٹ کو تیز دوڑایا یہاں تک کہ جب میں مقامِ اصافر میں پہنچا تو اچانک وہ (عمرو بن امیہ) اپنی قوم کی ایک جماعت میں مجھے روکنے لگا تو میں نے اونٹ کو تیز دوڑایا اور اس سے آگے نکل گیا، جب اس نے مجھے دیکھا کہ میں اس (کی پہنچ) سے بہت آگے نکل چکا ہوں تو وہ (اس کی قوم کے) لوگ واپس چلے گئے اور وہ (عمرو بن امیہ) میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مجھے اپنی قوم سے ضروری کام تھا، میں نے کہا: جی ہاں! (ہوگا) پھر ہم چل پڑے حتیٰ کہ ہم مکہ مکرمہ میں پہنچ گئے اور میں نے مال ابوسفیان کے حوالے کر دیا۔

٤- بَابُ مَا يَقُوْلُهُ الْمُسَافِرُ عِنْدَ رُكُوْبِ دَابَّتِهِ وَعِنْدَ عِثْرَتِهَا وَمَا جَاءَ فِي الْإِرْتِدَافِ

مسافر سواری پر سوار ہوتے وقت اور اس پر بیٹھتے وقت کیا کہے؟ اور اپنی سواری پر کسی کو اپنے پیچھے بٹھانے کا حکم

۲۰۳۱/۱۱۶۷- عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ، فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلَيْهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ، سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِيْنَ وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ حَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّكَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ

حضرت علی بن ربیعہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ کو دیکھا کہ ایک جانور لایا گیا تا کہ آپ اس پر سوار ہوں، چنانچہ جب آپ نے اپنا پاؤں سواری پر رکھا تو کہا: ''بسم اللہ'' جب اس پر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے تو کہا: ''الحمد للہ، سبحان الذی سخرلنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون'' پھر آپ نے تین بار ''الحمد للہ'' اور تین بار ''اللہ اکبر'' کہا، پھر کہا: ''سبحانک لا الہ الا انت

قَالَ سُبْحَانَكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْلِي ثُمَّ ضَحِكَ، فَقُلْتُ مِمَّ ضَحِكْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ، ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِمَّ ضَحِكْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ يَعْجَبُ الرَّبُّ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْلِي، وَيَقُوْلُ عَلِمَ عَبْدِي أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَيْرِي.

قد ظلمت نفسی فاغفرلی'' پھر آپ ہنس پڑے' میں نے پوچھا: اے امیر المؤمنین! آپ کس وجہ سے ہنسے ہیں؟ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا جس طرح میں نے کیا ہے' پھر آپ (ﷺ) ہنس پڑے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ فرمایا: جب کوئی بندہ یہ کہتا ہے: اے میرے پروردگار! تو مجھے بخش دے تو اللہ تعالیٰ اس وقت اپنے بندہ سے خوش ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ میرے بندے کو معلوم ہے کہ میرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخش سکتا۔

۲۰۳۲/۱۱۶۸- عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَهُ عَلٰى دَابَّتِهِ فَلَمَّا اسْتَوٰى عَلَيْهَا كَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا، وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا، وَسَبَّحَ اللّٰهَ ثَلَاثًا، وَهَلَّلَ اللّٰهَ وَاحِدَةً، ثُمَّ اسْتَلْقٰى عَلَيْهِ فَضَحِكَ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ مَا مِنْ امْرِئٍ يَرْكَبُ دَابَّتَهُ فَيَصْنَعُ كَمَا صَنَعْتُ إِلَّا أَقْبَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَضَحِكَ إِلَيْهِ كَمَا ضَحِكْتُ إِلَيْكَ.

حضرت علی بن طلحہ' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا' پس جب اس (سواری) پر سیدھے ہوکر بیٹھ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے تین بار اللہ اکبر' تین بار الحمد للہ اور تین بار سبحان اللہ کہا اور ایک بار لا الٰہ الا اللہ کہا' پھر آپ (ﷺ) سیدھے ہوکر ہنس پڑے' پھر آپ (ﷺ) نے میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا: جب بھی کوئی آدمی اپنی سواری پر سوار ہوتا ہے اور وہ اسی طرح عمل کرتا ہے جس طرح میں نے کیا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہوکر اسی طرح ہنستا (خوش ہوتا) ہے جس طرح میں تمہاری طرف متوجہ ہوکر ہنسا ہوں۔

۲۰۳۳/۱۱۶۹- عَنْ أَبِي تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِيِّ عَمَّنْ كَانَ رَدِيْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفَهُ عَلٰى حِمَارٍ فَعَثَرَ الْحِمَارُ فَقُلْتُ تَعِسَ الشَّيْطَانُ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُلْ تَعِسَ الشَّيْطَانُ، فَإِنَّكَ إِذَا قُلْتَ تَعِسَ الشَّيْطَانُ تَعَاظَمَ الشَّيْطَانُ فِي نَفْسِهِ وَقَالَ صَرَعْتُهُ بِقُوَّتِي فَإِذَا قُلْتَ بِسْمِ اللّٰهِ تَصَاغَرَتْ إِلَيْهِ نَفْسُهُ حَتّٰى يَكُوْنَ أَصْغَرَ مِنْ ذُبَابٍ (وَفِي لَفْظٍ) تَصَاغَرَ حَتّٰى يَصِيْرَ مِثْلَ الذُّبَابِ.

حضرت ابوتمیمہ ہجیمی' ان لوگوں میں سے ہیں جو نبی کریم ﷺ کے ردیف تھے' وہ بیان کرتے ہیں کہ میں آپ (ﷺ) کے پیچھے دراز گوش پر سوار تھا کہ دراز گوش پھسلا تو میں نے کہا: شیطان برباد ہو جائے! تو نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: یوں نہ کہو کہ شیطان برباد ہو جائے' کیونکہ جب تم کہو گے کہ شیطان برباد ہو جائے تو شیطان اپنے دل میں اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے اپنی طاقت سے اس کو پچھاڑ دیا' پس جب تم بسم اللہ کہتے ہو تو وہ اپنے آپ کو حقیر سمجھتا ہے یہاں تک کہ وہ مکھی سے زیادہ حقیر ہو جاتا ہے۔ (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ) وہ (شیطان) چھوٹا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ مکھی کے مثل ہو جاتا ہے۔

۲۰۳۴/۱۱۷۰- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلٰى ظَهْرِ كُلِّ بَعِيْرٍ شَيْطَانٌ فَإِذَا رَكِبْتُمُوْهَا فَسَمُّوا اللّٰهَ عَزَّ

حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر اونٹ کی پشت پر شیطان ہوتا ہے' پس جب تم اونٹ پر سوار ہو تو اللہ تعالیٰ کا نام لے لیا کرو (یعنی بسم اللہ وغیرہ پڑھ لیا کرو) اور اپنے ضروری کاموں کے لیے اسے استعمال کرو۔

وَجَلَّ وَلَا تُقَصِّرُوْا عَنْ حَاجَاتِكُمْ.

۱۱۷۱/۲۰۳۵- عَنْ عَلِيِّ الْاَزْدِيِّ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَلَّمَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرِهٖ خَارِجًا اِلٰى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِيْ سَفَرِنَا، وَاخْلُفْنَا فِيْ اَهْلِنَا) وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ.

حضرت علی ازدی سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان کو سکھایا (بتایا) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر پر جانے کے لیے اپنے اونٹ پر سوار ہوتے تو تین بار تکبیر (اللہ اکبر) کہتے، پھر یہ کہتے: پاک ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارے تابع کر دیا جبکہ ہم اسے اپنے قابو میں رکھنے والے نہ تھے اور ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، اے اللہ! ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی اور پرہیزگاری کا سوال کرتے ہیں اور ایسے عمل کا سوال کرتے ہیں جو تیری رضا وخوشنودی کا باعث ہو، اے اللہ! ہمارا یہ سفر ہم پر آسان فرما دے اور اس کی مسافت کو ہمارے لیے مختصر کر دے۔ اے اللہ! سفر میں تو ہی ساتھی ہے اور (ہمارے) اہل وعیال کا ہمارے پیچھے تو ہی محافظ ہے، اے اللہ! میں سفر کی مشقت، پریشانی وسختی کے ساتھ واپس لوٹنے اور اہل وعیال اور مال میں بُرے منظر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اے اللہ! ہمارے سفر میں تو ہمارا ساتھی ہو جا اور ہمارے پیچھے ہمارے اہل وعیال کی حفاظت ونگرانی فرما!) اور جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سفر سے واپس آتے تو تب بھی یہی کلمات کہتے، البتہ ان میں یہ اضافہ کرتے: ہم لوٹ کر آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں اور اپنے پروردگار کی عبادت اور حمد وثناء کرنے والے ہیں۔

۱۱۷۲/۲۰۳۶- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ سَفَرًا فَرَكِبَ رَاحِلَتَهٗ قَالَ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر پر جانے لگتے تو اپنی سواری پر سوار ہوتے وقت یہ کہتے: اے اللہ! سفر میں تو ہی ساتھی ہے اور ہمارے پیچھے ہمارے اہل وعیال کا تو ہی محافظ ونگران ہے۔

۱۱۷۳/۲۰۳۷- عَنْ اَبِيْ لَاسٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَمَلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِبِلٍ مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ ضِعَافٍ اِلَى الْحَجِّ، قَالَ فَقُلْنَا لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذِهِ الْاِبِلَ ضِعَافٌ نَخْشٰى اَنْ لَّا تَحْمِلَنَا، قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ بَعِيْرٍ اِلَّا فِيْ ذِرْوَتِهٖ شَيْطَانٌ فَارْكَبُوْهُنَّ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِنَّ كَمَا اُمِرْتُمْ ثُمَّ امْتَهِنُوْهُنَّ لِاَنْفُسِكُمْ فَاِنَّمَا

حضرت ابولاس خزاعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کو جانے کے لیے ہمیں صدقہ کے کمزور اونٹوں پر سوار کیا، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ اونٹ کمزور ہیں، ہمیشہ خدشہ ہے کہ یہ ہمیں نہ اُٹھا سکیں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر اونٹ کی کوہان پر شیطان ہوتا ہے، پس تم ان پر سوار ہو اور ان پر اللہ تعالیٰ کا نام لو جیسا کہ تمہیں حکم دیا گیا ہے، پھر تم ان کو اپنی ذات کے لیے استعمال کرو کہ اللہ تعالیٰ ان کو تمہیں اور تمہارے سامان اُٹھانے کی قوت اور صبر دے گا۔

يَحْمِلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۱۷۴/۲۰۳۸- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ حَبِيْبَ بْنَ مَسْلَمَةَ اَتٰى قَيْسَ ابْنَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فِي الْفِتْنَةِ الْاُوْلٰى وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ فَتَاَخَّرَ عَنِ السَّرْجِ وَقَالَ ارْكَبْ فَاَبٰى، فَقَالَ لَهُ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صَاحِبُ الدَّابَّةِ اَوْلٰى بِصَدْرِهَا فَقَالَ لَهُ حَبِيْبٌ اِنِّيْ لَسْتُ اَجْهَلُ مَا قَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَلٰكِنِّيْ لَا اَخْشٰى عَلَيْكَ.

حضرت عبدالرحمٰن بن امیہ کا بیان ہے کہ حضرت حبیب بن مسلمہ پہلے فتنہ کے موقع پر حضرت قیس بن سعد بن عباد کے پاس آئے اور اس وقت وہ گھوڑے پر سوار تھے، پس وہ (حبیب) گھوڑے کی زین سے پیچھے ہٹے اور (قیس بن سعد سے) کہا کہ آپ (آگے) سوار ہوں تو انہوں نے (آگے بیٹھنے سے) انکار کیا اور قیس بن سعد نے ان کو بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حق دار ہے، حبیب نے ان سے کہا کہ جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے میں اس سے غافل نہیں ہوں، لیکن مجھے تم سے کوئی خوف وخطرہ نہیں ہے۔

۱۱۷۵/۲۰۳۹- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مَعَهُ حِمَارٌ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ارْكَبْ فَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا، اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ مِنِّيْ اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهُ لِيْ، قَالَ فَاِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُهُ لَكَ قَالَ فَرَكِبَ.

حضرت عبداللہ بن بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا، انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ پیدل چل رہے تھے کہ اچانک آپ (ﷺ) کے پاس ایک شخص آیا، جس کے پاس دراز گوش تھا، اس (آدمی) نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ سوار ہوں اور وہ خود پیچھے ہٹنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں! (یعنی میں آگے نہیں بیٹھوں گا) کیونکہ تم اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کے مجھ سے زیادہ حق دار ہو، الا یہ کہ تم مجھے اس (آگے بیٹھنے) کی اجازت دے دو، اس نے عرض کیا کہ میں نے آپ کو اس کی اجازت دے دی۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ (ﷺ) سوار ہوئے۔

۱۱۷۶/۲۰۴۰- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ صَاحِبَ الدَّابَّةِ اَحَقُّ بِصَدْرِهَا.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ سواری کا مالک آگے بیٹھنے کا زیادہ حق دار ہے۔

۵- بَابُ النَّهْيِ عَنِ السَّفَرِ بِالْمُصْحَفِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ

دشمن کے علاقہ کی طرف قرآن لے کر سفر کرنے کی ممانعت

۱۱۷۷/۲۰۴۱- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید کو (اپنے ساتھ) لے کر سفر نہ کرو، کیونکہ مجھے اس بات کا خطرہ ہے کہ کہیں وہ دشمن کے ہاتھ نہ لگ جائے۔ (اور انہی سے دوسری سند سے مروی ہے کہ) میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے دشمن کی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى اَنْ يُّسَافِرَ بِالْمُصْحَفِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ.

سرزمین کی طرف (اپنے ساتھ) قرآن مجید لے کر سفر کرنے سے منع فرمایا۔

٦- بَابُ اَذْكَارٍ يَّقُوْلُهَا الْمُسَافِرُ عِنْدَ اِرَادَةِ السَّفَرِ وَفِيْ اَثْنَاءِ هٖ عِنْدَ النُّزُوْلِ وَعِنْدَ الرُّجُوْعِ اِلٰى وَطَنِهٖ

مسافر جب سفر کا ارادہ کرے' دورانِ سفر جب سواری سے اترے اور اپنے وطن کی طرف جب واپس لوٹے تو یہ دعائیں مانگے

٢٠٤٢/١١٧٨- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّخْرُجُ مِنْ بَيْتِهٖ يُرِيْدُ سَفَرًا اَوْ غَيْرَهٗ فَقَالَ حِيْنَ يَخْرُجُ 'اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ، اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ، اِلَّا رُزِقَ خَيْرَ ذٰلِكَ الْمَخْرَجِ، وَصُرِفَ عَنْهُ شَرُّ ذٰلِكَ الْمَخْرَجِ.

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی مسلمان اپنے گھر سے سفر یا غیر سفر کے ارادے سے نکلے اور نکلتے وقت یہ کہے: ''**امنت باللّٰه اعتصمت باللّٰه توكلت على اللّٰه لاحول ولاقوة الا باللّٰه**'' (ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا' اللہ تعالیٰ کے فضل سے گناہوں سے باز رہا' اللہ تعالیٰ پر بھروسا کیا' نیکی کرنے اور گناہوں سے بچنے کی توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہوتی ہے) تو اسے اس جگہ (جہاں وہ جانا چاہتا ہے) کی خیر و بھلائی سے نوازا جائے گا اور اسے اس جگہ کے شر سے دور (محفوظ) رکھا جائے گا۔

٢٠٤٣/١١٧٩- ز عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا قَالَ اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَسِيْرُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر کرنے کا ارادہ کرتے تو یہ کلمات کہتے: ''**اللهم بك اصول وبك احول وبك اسير**'' (اے اللہ! میں تیری وجہ سے غلبہ پاتا ہوں' تیری وجہ سے حرکت کرتا ہوں اور تیری ہی وجہ سے میں سفر کرتا ہوں)۔

٢٠٤٤/١١٨٠- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ اِلٰى سَفَرٍ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ ، وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الضُّبْنَةِ فِي السَّفَرِ وَالْكَآبَةِ فِي الْمُنْقَلَبِ اَللّٰهُمَّ اطْوِ لَنَا الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ، وَاِذَا اَرَادَ الرُّجُوْعَ قَالَ 'اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ' وَاِذَا دَخَلَ اَهْلَهٗ قَالَ تَوْبًا تَوْبًا لِّرَبِّنَا اَوْبًا لَّا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی سفر پر جانے کا ارادہ کرتے تو یہ کلمات کہتے تھے: ''**اللهم انت الصاحب في السفر ..... الى آخره**'' (ترجمہ: اے اللہ! سفر میں تو ہی (ہمارا حقیقی) ساتھی ہے اور ہمارے پیچھے ہمارے اہل و عیال کا تو ہی محافظ و نگران ہے' اے اللہ! میں سفر میں اپنے اہل و عیال اور پریشانی کے ساتھ واپس لوٹنے میں تیری پناہ چاہتا ہوں' اے اللہ! ہمارے لیے زمین کی مسافت کو مختصر کر دے اور ہم پر سفر آسان فرما) اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب واپسی کا ارادہ کرتے تو یہ کلمات کہتے: ''**آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون**'' (ہم سفر سے لوٹنے والے' توبہ کرنے والے' اپنے پروردگار کی عبادت و حمد کرنے والے ہیں) اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنے گھر والوں کے پاس تشریف لاتے تو یہ کلمات کہتے: ''**توبا توبا لربنا او بالا يغادر علينا حوبا**'' (ہم بار بار توبہ کرتے ہیں' اپنے پروردگار کی طرف رجوع

کرتے ہیں، وہ ہمارے سب گناہ بخش دے گا)۔

۲۰۴۵/۱۱۸۱- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِنَحْوِهِ وَفِيْهِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ، وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ، وَاِذَا رَجَعَ قَالَ مِثْلَهَا اِلَّا اَنَّـهُ يَقُوْلُ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ فَيَبْدَأُ بِالْاَهْلِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) بِنَحْوِهِ وَفِيْهِ وَسُئِلَ عَاصِمٌ عَنِ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ قَالَ حَارَ بَعْدَ مَا كَانَ.

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے، البتہ اس میں دعا اس طرح ہے: ''**اللهم انی اعوذ بك من وعثاء السفر وكابة المنقلب والحور بعد الكور ودعوة المظلوم وسوء المنظر فی المال والاهل**'' (اے اللہ! میں سفر کی مشقت، پریشانی کے ساتھ واپس لوٹنے، زیادتی کے بعد نقصان، مظلوم کی بددعا اور اہل وعیال اور مال میں بُرے منظر سے تیری پناہ چاہتا ہوں) اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب سفر سے واپس لوٹتے تو یہی کلمات کہتے تھے، البتہ اس میں یوں کہتے: ''**وسوء المنظر فی الاهل والمال**'' یعنی اس میں ''**الاهل**'' پہلے کہتے تھے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے) اور اس میں یہ ہے کہ حضرت عاصم سے ''**الحور بعد الكور**'' کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا: ''**حار بعد ما كان**'' (ایسی کسی چیز کا اضافہ کے بعد کم ہو جانا)۔

۲۰۴۶/۱۱۸۲- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا غَزَا اَوْ سَافَرَ فَاَدْرَكَهُ اللَّيْلُ قَالَ يَا اَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ، وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ، وَشَرِّ مَا دَبَّ عَلَيْكِ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَحَيَّةٍ وَّعَقْرَبٍ، وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ، وَمِنْ شَرِّ وَّالِدٍ وَّمَا وَلَدَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب غزوہ (جنگ) یا سفر کرتے اور رات آ جاتی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ کلمات کہتے تھے: ''**یا ارض ربی**..........'' (اے زمین! میرا اور تیرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے، میں تیرے شر سے اور جو کچھ تیرے اندر ہے اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں، اور جو شر تیرے اندر پیدا کیا گیا ہے اور تجھ پر چلنے والوں کے شر سے میں اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں اور میں ہر شیر، ہر شخص، سانپ اور بچھو کے شر سے، اس شہر کے رہنے والوں کے شر سے اور جننے والے اور پیدا ہونے والے کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں)۔

۲۰۴۷/۱۱۸۳- عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيْمٍ اَلسُّلَمِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَّنْزِلِهِ ذٰلِكَ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی منزل (جگہ) پر ٹھہرا، پھر اس نے یہ کلمات کہے: ''**اعوذ بکلمات التامة**......'' (میں اللہ تعالیٰ کے تمام کلماتِ تامہ کے ذریعے اس کی مخلوق کے شر سے پناہ چاہتا ہوں) تو اس کے اس جگہ سے چلے جانے تک اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

۲۰۴۸/۱۱۸۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ سفر کرتے تھے تو جب ہم بلند مقام پر چڑھتے تو ہم تکبیر (اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا هَبَطْنَا سَبَّحْنَا.

اکبر) کہتے اور جب ہم نیچے اترتے تو ہم تسبیح (سبحان اللہ) کہتے۔

۲۰۴۹/۱۱۸۵- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَعِدَ اَكَمَةً اَوْ نَشْزًا قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الشَّرَفُ عَلٰى كُلِّ شَرَفٍ، وَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى كُلِّ حَمْدٍ (وَفِيْ لَفْظٍ) وَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى كُلِّ حَالٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب پہاڑوں یا بلند مقام پر چڑھتے تو یہ کلمات کہتے تھے: ''اللھم لك الشرف علی کل شرف......'' (اے اللہ! ہر شرف پر تیرا ہی شرف (غالب) ہے اور ہر حمد پر تیری ہی حمد (غالب) ہے)۔ (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) ''ولك الحمد علی کل حال'' (اور ہر حال میں تیری ہی حمد ہے)۔

۷- بَابُ آدَابِ رُجُوْعِ الْمُسَافِرِ وَعَدَمِ طُرُوْقِهِ اَهْلَهُ لَيْلًا وَّصَلٰوةٍ رَّكْعَتَيْنِ

مسافر کے لوٹنے کے آداب' اس کے رات کو گھر والوں کے پاس آنے کی ممانعت اور واپسی پر دو رکعت نماز پڑھنا

۲۰۵۰/۱۱۸۶- عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ إِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى، فَإِذَا قَدِمَ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ (زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ) فَيَاْتِيْهِ النَّاسُ فَيُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ.

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر سے دن کو ہی چاشت کے وقت واپس تشریف لاتے' اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور اس میں دو رکعت نماز پڑھتے' پھر اس میں بیٹھ جاتے تھے۔ (اور ایک روایت میں یہ اضافہ ہے:) اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس لوگ آتے اور وہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو سلام عرض کرتے۔

۲۰۵۱/۱۱۸۷- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَطْرُقُ اَهْلَهُ لَيْلًا كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهِمْ غُدْوَةً اَوْ عَشِيَّةً.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو اپنے گھر والوں کے پاس تشریف نہیں لے جاتے تھے' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان کے پاس صبح کو یا شام کو تشریف لاتے تھے۔

۲۰۵۲/۱۱۸۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ إِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَا تَدْخُلْ عَلٰى اَهْلِكَ حَتّٰى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتَ فَعَلَيْكَ الْكَيْسَ الْكَيْسَ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جب تم رات کو (سفر سے واپس) آ ؤ تو اپنے گھر والوں کے پاس (اچانک) نہ جاؤ یہاں تک کہ جس عورت کا خاوند غائب تھا' وہ اپنے زیر ناف بال صاف کر لے اور پراگندہ بالوں کو درست کر لے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم (سفر سے واپسی پر) اپنے گھر میں داخل ہو تو تم پر عقل مندی (سے کام لینا) لازمی ہے۔

۲۰۵۳/۱۱۸۹- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْعَقِيْقَ فَنَهٰى عَنْ طُرُوْقِ النِّسَاءِ اللَّيْلَةَ الَّتِيْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وادیٔ عقیق میں اترے تو رات کو عورتوں کے پاس آنے سے منع فرمایا' پس دو آدمیوں نے نافرمانی کی تو ان دونوں نے (اپنے اپنے گھروں میں)

يَأْتِيْ فِيْهَا فَعَصَاهُ فَتَيَانِ فَكِلَا هُمَا رَاٰى مَا يَكْرَهُ.

ناپسندیدہ چیز دیکھی (یعنی ان میں سے ہر ایک نے اپنی اپنی بیوی کے ساتھ آدمی کو پایا)۔

۲۰۵۴/۱۱۹۰- عَنْ نُبَيْحِ الْعَنَزِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلْتُمْ لَيْلًا فَلَا يَأْتِيَنَّ اَحَدُكُمْ اَهْلَهُ طُرُوْقًا فَقَالَ جَابِرٌ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ طَرَقْنَاهُنَّ بَعْدُ.

حضرت نبیح عنزی، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم رات کو (سفر سے واپس) آؤ تو تم میں سے کوئی شخص رات کو اپنے گھر والوں کے پاس نہ آئے، پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد اپنے گھر والوں کے پاس رات کو آتے ہیں۔

۲۰۵۵/۱۱۹۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ اَهْلَهُ لَيْلًا، اَنْ يُخَوِّنَهُمْ اَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص رات کو (اچانک) جا کر اپنے گھر کا دروازہ کھٹکھٹائے اور اپنے گھر والوں کا تجسس کرے یا ان کی لغزشوں کے مواقع تلاش کرے۔

۲۰۵۶/۱۱۹۲- عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ لَيْلًا فَتَعَجَّلَ اِلَى امْرَاَتِهٖ فَاِذَا فِيْ بَيْتِهٖ مِصْبَاحٌ، وَاِذَا مَعَ امْرَاَتِهٖ شَيْءٌ، فَاَخَذَ السَّيْفَ فَقَالَتْ امْرَاَتُهُ اِلَيْكَ اِلَيْكَ عَنِّيْ فُلَانَةُ تَمْشُطُنِيْ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ، فَنَهٰى اَنْ يَطْرُقَ اَهْلَهُ لَيْلًا.

حضرت ابوسلمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ رات کو سفر سے واپس آئے تو انہوں نے اپنی بیوی کی طرف آنے میں جلدی کی تو انہوں نے اچانک اپنے گھر میں چراغ دیکھا اور اپنی بیوی کے پاس کسی کو دیکھا، پس انہوں نے تلوار پکڑ لی تو ان کی بیوی نے کہا: رُک جاؤ! رُک جاؤ! یہ فلاں عورت ہے جو میرے بالوں کو کنگھی کر رہی تھی، پس حضرت عبداللہ بن رواحہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اس واقعہ کی خبر دی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص (سفر سے واپسی پر) رات کو (اچانک) جا کر اپنے گھر کا دروازہ کھٹکھٹائے۔

۸- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الدُّخُوْلِ عَلَى الْمُغِيْبَةِ مُنْفَرِدًا وَسَبَبِ ذٰلِكَ وَوَعِيْدِ مَنْ فَعَلَهُ

جس عورت کا خاوند گھر میں موجود نہ ہو اس کے پاس جانے کی ممانعت اور اس کا سبب اور ایسا کرنے والے کے لیے وعید

۲۰۵۷/۱۱۹۳- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ دَخَلُوْا عَلٰى اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ فَدَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ وَهِيَ تَحْتَهُ يَوْمَئِذٍ فَرَاٰهُمْ فَكَرِهَ ذٰلِكَ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَمْ اَرَ اِلَّا خَيْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ بنو ہاشم کے کچھ لوگ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی آ گئے اور حضرت اسماء اس وقت ان کے نکاح میں تھیں، پس جب انہوں نے ان لوگوں کو (حضرت اسماء کے پاس) دیکھا تو ان کو یہ ناگوار گزرا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس واقعہ کا ذکر کیا اور کہا کہ میں نے سوائے خیر کے اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَرَّأَهَا مِنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ يَوْمِي هٰذَا عَلٰى مُغِيْبَةٍ إِلَّا وَمَعَهُ رَجُلٌ أَوِ اثْنَانِ.

کچھ نہیں دیکھا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اسماء کو اس (تہمت و بدگمانی) سے بری رکھا ہے' پھر رسول اللہ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہوکر فرمایا: آج کے بعد کوئی شخص کسی ایسی عورت کے پاس نہ جائے جس کا خاوند اس وقت موجود نہ ہو' الا یہ کہ اس کے ساتھ ایک یا دو آدمی ہوں (تو پھر کوئی حرج نہیں ہے)۔

۲۰۵۸/۱۱۹۴- **خط** عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلِجُوا عَلَى الْمُغِيْبَاتِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ أَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ قُلْنَا وَمِنْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ وَمِنِّي، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمُ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ تم ایسی عورتوں کے پاس مت جاؤ جن کے خاوند اس وقت موجود نہ ہوں' کیونکہ تم میں سے ہر ایک کی رگوں میں شیطان خون کی طرح دوڑتا ہے' ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ کے (خون میں) بھی؟ فرمایا: میرے بھی' لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد فرمائی ہے اور میں اس (کے شر) سے محفوظ ہوں۔

۲۰۵۹/۱۱۹۵- **عَنْ** أَبِي صَالِحٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ عَلٰى فَاطِمَةَ فَأَذِنَتْ لَهُ، قَالَ ثَمَّ عَلِيٌّ؟ قَالُوا لَا، قَالَ فَرَجَعَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا مَرَّةً أُخْرٰى فَقَالَ ثَمَّ عَلِيٌّ؟ قَالُوا نَعَمْ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ حِيْنَ لَمْ تَجِدْنِي هَاهُنَا؟ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْخُلَ عَلَى الْمُغِيْبَاتِ.

حضرت ابوصالح کا بیان ہے کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اجازت طلب کی تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو اجازت دے دی' انہوں نے پوچھا: کیا حضرت علی یہاں موجود ہیں؟ لوگوں نے بتایا: نہیں ہیں! تو وہ واپس چلے گئے' پھر انہوں نے دوسری مرتبہ حضرت فاطمہ سے اجازت طلب کی اور پوچھا: کیا حضرت علی یہاں موجود ہیں؟ لوگوں نے بتایا: ہاں! (موجود ہیں) تو پھر وہ حضرت فاطمہ کے پاس آئے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ جب تم نے مجھے یہاں موجود نہ پایا تو تمہیں یہاں آنے سے کس چیز نے روکا تھا؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایسی عورتوں کے پاس جانے سے منع فرمایا جن کے خاوند اس وقت موجود نہ ہوں۔

۲۰۶۰/۱۱۹۶- **عَنْ** ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَعَدَ عَلٰى فِرَاشِ مُغِيْبَةٍ قَيَّضَ اللّٰهُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُعْبَانًا.

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایسی عورت کے بستر پر بیٹھا جس کا خاوند اس وقت موجود نہ تھا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے لیے اژدھا مسلط کردے گا (جو اس کو ڈستا رہے گا اور اپنے زہر سے اسے عذاب دیتا رہے گا)۔

۹- بَابُ سَفَرِ النِّسَاءِ وَالرِّفْقِ بِهِنَّ وَالْإِقْرَاعِ بَيْنَهُنَّ لِأَجْلِ السَّفَرِ وَعَدَمِ سَفَرِهِنَّ بِدُوْنِ مَحْرَمٍ

عورتوں کا سفر کرنا اور ان کے ساتھ نرمی کرنا' سفر کے لیے ان کے درمیان قرعہ ڈالنا اور بغیر محرم کے عورتوں کا سفر نہ کرنا

۲۰۶۱/۱۱۹۷- **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرُ امْرَاَةٌ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ وَّجَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّي اِكْتَتَبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَاَتِيْ حَاجَّةٌ قَالَ فَارْجِعْ فَحُجَّ مَعَهَا.

فرمایا: عورت اپنے محرم کے بغیر سفر نہ کرے، نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک شخص نے آ کر عرض کیا کہ میرا نام فلاں فلاں جنگ میں لکھا ہوا ہے جبکہ میری بیوی حج کو جا رہی ہے، آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم واپس جاؤ اور اس (اپنی بیوی) کے ساتھ حج کرو۔

۲۰۶۲/۱۱۹۸- عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ سَفَرَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا مَعَ اَبِيْهَا اَوْ اَخِيْهَا اَوِ ابْنِهَا اَوْ زَوْجِهَا اَوْ مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت تین یا اس سے زیادہ دنوں کا سفر نہ کرے، مگر وہ اپنے باپ، اپنے بھائی، اپنے بیٹے، اپنے خاوند یا اپنے کسی محرم کے ساتھ سفر کر سکتی ہے۔

۲۰۶۳/۱۱۹۹- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ ثَلَاثًا اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عورت تین دن کا سفر محرم کے بغیر نہ کرے۔

۲۰۶۴/۱۲۰۰- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُسَافِرُ يَوْمًا وَّلَيْلَةً اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ مِّنْ اَهْلِهَا (وَفِيْ لَفْظٍ) اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ مُّسْلِمَةٍ تُسَافِرُ لَيْلَةً اِلَّا وَمَعَهَا رَجُلٌ ذُوْ حُرْمَةٍ مِّنْهَا (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ امْرَاَةٌ مَّسِيْرَةَ يَوْمٍ تَامٍّ اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے ایک دن اور ایک رات کا سفر کرنا جائز نہیں ہے، مگر یہ کہ اس کے ساتھ اس کا محرم ہو۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان عورت کے لیے ایک رات کا سفر کرنا جائز نہیں ہے، مگر یہ کہ اس کے ساتھ ایسا شخص ہو جو اس کا محرم ہو۔ (اور انہی سے تیسری سند سے مروی ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت اپنے محرم کے بغیر پورے ایک دن کی مسافت کا سفر نہ کرے۔

۲۰۶۵/۱۲۰۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب (سفر کے ارادے سے) نکلتے تو اپنی بیویوں میں قرعہ ڈالتے تھے (سو جس کے نام کا قرعہ نکلتا اس کو سفر میں اپنے ساتھ لے جاتے تھے)۔

۲۰۶۶/۱۲۰۲- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ (سفر میں) چل رہے تھے اور حدی خواں آپ (ﷺ) کی بیویوں (کے

وَسَلَّمَ يَسِيْرُ وَحَادٍ يَحْدُو بِنِسَائِهِ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ قَدْ تَنَحّٰى بِهِنَّ قَالَ فَقَالَ لَهُ يَا اَنْجَشَةُ وَيْحَكَ ارْفَقْ بِالْقَوَارِيْرِ.

اونٹوں) کے ساتھ حدی خوانی کر رہا تھا اور رسول اللہ ﷺ ہنس رہے تھے پھر جب اس (حدی خواں) نے ان کے (اونٹوں کے) ساتھ حدی خوانی کرنے کا قصد کیا (تاکہ اونٹ مزید تیز ہو جائیں) تو آپ (ﷺ) نے اس سے فرمایا: اے انجشہ! تمہارا بھلا ہو! تم شیشوں کے ساتھ نرمی کرو۔

۲۰۶۷/۱۲۰۳- عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ مَعَ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُنَّ يَسُوْقُ بِهِنَّ سَوَّاقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْ اَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيْرِ.

حضرت اُم سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی بیویوں کے ساتھ تھیں اور ایک اونٹ ہانکنے والا ان کے اونٹوں کو ہنکا رہا تھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے انجشہ! شیشوں کو آہستہ لے کر چلو۔

۱۰- بَابُ افْتِرَاضِ صَلٰوةِ السَّفَرِ وَحُكْمِهَا

سفر میں فرض نماز اور اس کا حکم

۲۰۶۸/۱۲۰۴- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ اَوَّلَ مَا افْتُرِضَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ اِلَّا الْمَغْرِبَ فَاِنَّهَا كَانَتْ ثَلَاثًا ثُمَّ اَتَمَّ اللّٰهُ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ اَرْبَعًا فِي الْحَضَرِ، وَاَقَرَّ الصَّلٰوةَ عَلٰى فَرْضِهَا الْاَوَّلِ فِي السَّفَرِ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَتْ قَدْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ بِمَكَّةَ، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ زَادَ مَعَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ اِلَّا الْمَغْرِبَ فَاِنَّهَا وِتْرُ النَّهَارِ، وَصَلٰوةَ الْفَجْرِ لِطُوْلِ قِرَاءَتِهَا، قَالَتْ وَكَانَ اِذَا سَافَرَ صَلَّى الصَّلٰوةَ الْاُوْلٰى.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر ابتداء میں نماز دو، دو رکعت فرض کی گئی تھی، سوائے مغرب (کی نماز) کے کہ وہ تین رکعت ہی فرض کی گئی تھی، پھر اللہ تعالیٰ نے ظہر، عصر اور عشاء کی نماز کو حضر میں چار رکعات کو پورا کیا اور سفر میں نماز کو پہلے فرض پر قائم رکھا۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے:) آپ فرماتی ہیں کہ مکہ مکرمہ میں نماز، دو رکعت فرض کی گئی تھی، جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو ہر دو رکعت کے ساتھ دو رکعت کا اضافہ ہو گیا، سوائے مغرب کی نماز کے کہ وہ دن کے وتر ہیں اور سوائے فجر کی نماز کے کہ اس میں قراءت لمبی ہوتی ہے، آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کرتے تو پہلی نماز (جس طرح پہلے فرض کی گئی تھی) پڑھتے تھے۔

۲۰۶۹/۱۲۰۵- عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ صَلٰوةَ الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، وَالْخَوْفِ رَكْعَةً عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی زبان سے حضر میں چار رکعات، سفر میں دو رکعت اور خوف (جنگ وغیرہ) میں ایک رکعت نماز فرض کی ہے (یعنی خوف کی حالت میں جماعت کے ساتھ ایک رکعت ضروری ہے، کیونکہ دو رکعت سے کم کوئی نماز نہیں ہے)۔

۲۰۷۰/۱۲۰۶- عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ اَنَّ

حضرت عبید اللہ بن زحر کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے

ابا ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰہَ فَرَضَ لَکُمْ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃَ فِی الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَفِی السَّفَرِ رَکْعَتَیْنِ.

فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تمہارے نبی کریم ﷺ کی زبان سے حضر میں چار رکعات اور سفر میں دو رکعت نماز فرض کی ہے۔

۲۰۷۱/۱۲۰۷- عَنْ عُمَرَ (بْنِ الْخَطَّابِ) رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلٰوۃُ السَّفَرِ رَکْعَتَانِ، وَصَلٰوۃُ الْاَضْحٰی رَکْعَتَانِ، وَصَلٰوۃُ الْفِطْرِ رَکْعَتَانِ، وَصَلٰوۃُ الْجُمُعَۃِ رَکْعَتَانِ تَمَامٌ غَیْرُ قَصْرٍ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سیدنا محمد ﷺ کی زبان سے سفر کی نماز دو رکعت ہے، چاشت کی نماز دو رکعت ہے، عید الفطر کی نماز دو رکعت ہے اور جمعہ کی نماز دو رکعت ہے اور یہ پوری نماز ہے، قصر نہیں ہے۔

۲۰۷۲/۱۲۰۸- عَنْ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَاَلْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قُلْتُ ﴿لَیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا﴾ (النساء:۱۰۵) وَقَدْ اٰمِنَ النَّاسُ، فَقَالَ لِیْ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْہُ، فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَۃٌ تَصَدَّقَ اللّٰہُ بِھَا عَلَیْکُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَہٗ.

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اگر تم نماز میں قصر کرلو تو تم پر کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ تمہیں کافروں سے جنگ کا خوف ہو'' (النساء:۱۰۵) اور اب تو لوگ امن میں ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے جواب دیا کہ جس بات سے تمہیں تعجب ہوا ہے، اس سے مجھے بھی تعجب ہوا تھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: یہ (سفر میں نماز میں قصر) صدقہ ہے، اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا صدقہ کیا ہے، سو تم اس کے صدقہ کو قبول کرو۔

۲۰۷۳/۱۲۰۹- عَنْ اَبِیْ حَنْظَلَۃَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا عَنِ الصَّلٰوۃِ فِی السَّفَرِ، قَالَ الصَّلٰوۃُ فِی السَّفَرِ رَکْعَتَانِ، قُلْتُ اِنَّا اٰمِنُوْنَ قَالَ سُنَّۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابوحنظلہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سفر میں نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ سفر میں نماز دو رکعت ہے، میں نے کہا کہ اب تو ہم بے خوف ہیں، فرمایا: یہ نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔

۲۰۷۴/۱۲۱۰- عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ اٰلِ خَالِدِ بْنِ اَسِیْدٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اِنَّا نَجِدُ صَلٰوۃَ الْخَوْفِ فِی الْقُرْاٰنِ وَصَلٰوۃَ الْحَضَرِ وَلَا نَجِدُ صَلٰوۃَ السَّفَرِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا نَعْلَمُ شَیْئًا، فَاِنَّمَا نَفْعَلُ کَمَا رَاَیْنَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُ (وَمِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) عَنْ اُمَیَّۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّہٗ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ نَجِدُ صَلٰوۃَ الْخَوْفِ وَصَلٰوۃَ الْحَضَرِ فِی الْقُرْاٰنِ وَلَا نَجِدُ صَلٰوۃَ الْمُسَافِرِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ

حضرت خالد بن اسید کی آل میں سے ایک شخص کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ ہم قرآن کریم میں نمازِ خوف اور نمازِ حضر پاتے ہیں لیکن ہم سفر کی نماز (قرآن میں) نہیں پاتے، تو انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمد ﷺ کو بھیجا اور ہم کچھ نہیں جانتے تھے، پس ہم اسی طرح کریں گے جس طرح ہم نے سیدنا محمد ﷺ کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ (اور دوسری سند سے مروی ہے:) حضرت امیہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ ہم قرآن میں نمازِ خوف اور نمازِ حضر پاتے ہیں لیکن سفر کی نماز ہمیں قرآن کریم میں نہیں ملی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے

بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اَجْفَى النَّاسِ فَنَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو بھیجا اور ہم نادان لوگ تھے تو ہم اسی طرح کریں گے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا۔

۲۰۷۵/۱۲۱۱- عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ سَافَرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَحِيْنَ قَامَ اَرْبَعًا قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَمَنْ صَلّٰى فِي السَّفَرِ اَرْبَعًا كَمَنْ صَلّٰى فِي الْحَضَرِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ تُقْصِرِ الصَّلٰوةُ اِلَّا مَرَّةً حَيْثُ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّى النَّاسُ رَكْعَةً رَكْعَةً.

حضرت ضحاک بن مزاحم کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کرتے تو دو دو رکعت پڑھتے تھے اور جب مقیم ہوتے تو چار رکعات پڑھتے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جس شخص نے سفر میں چار رکعات نماز پڑھی وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے حضر میں دو رکعت نماز پڑھی۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نماز صرف ایک مرتبہ قصر کی گئی جہاں رسول اللہ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں اور لوگوں نے ایک ایک رکعت پڑھی۔

۲۰۷۶/۱۲۱۲- عَنْ سَعِيْدِ بْنِ شُفَيٍّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَعَلَ النَّاسُ يَسْاَلُوْنَهُ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنْ اَهْلِهٖ لَمْ يُصَلِّ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ.

حضرت سعید بن شفی کا بیان ہے کہ لوگ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سفر میں نماز کے بارے میں پوچھنے لگے تو انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے گھر سے نکلتے تو واپس اپنے گھر لوٹنے تک نماز دو رکعت ہی پڑھتے تھے۔

۲۰۷۷/۱۲۱۳- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَافَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ عُمَرَ فَكَانَا لَا يَزِيْدَانِ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ وَكُنَّا ضُلَّالًا فَهَدَانَا اللّٰهُ بِهٖ فَبِهٖ نَقْتَدِيْ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر کیا تو وہ دونوں حضرات (سفر میں) دو رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے، اور ہم احکامِ دین سے ناواقف تھے تو اللہ تعالیٰ نے آپ (ﷺ) کی وجہ سے احکامِ دین میں ہماری صحیح راہنمائی فرمائی، پس ہم آپ (ﷺ) کی اقتداء واتباع کریں گے۔

۱۱- بَابُ مَسَافَةِ الْقَصْرِ وَحُكْمِ مَنْ نَزَلَ بِبَلَدٍ فَنَوَى الْاِقَامَةَ فِيْهِ وَاِتْمَامِ الْمُسَافِرِ اِذَا اقْتَدٰى بِمُقِيْمٍ وَهَلْ يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ بِمِنًى اَهْلُ مَكَّةَ؟

قصر کی مسافت اور شہر میں اقامت کی نیت سے ٹھہرنے والے کا حکم، جب مسافر مقیم کی اقتداء میں نماز پڑھے تو پوری پڑھے اور کیا اہل مکہ منیٰ میں قصر نماز پڑھیں؟

۲۰۷۸/۱۲۱۴- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِي السِّمْطِ اَنَّهُ اَتٰى اَرْضًا يُقَالُ لَهَا دَوْمِيْنُ مِنْ

حضرت جبیر بن نفیر کا بیان ہے کہ حضرت ابوسمط رضی اللہ عنہ حمص سے دومین نامی بستی میں گئے، جو اٹھارہ میل کی مسافت پر تھی تو انہوں نے دو

حِمْصَ عَلٰی رَاْسِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِيْلًا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فَقُلْتُ لَهُ اَتُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ؟ فَقَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ اِنَّمَا اَفْعَلُ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

رکعت نماز پڑھی، میں نے ان سے پوچھا: کیا آپ نے دو رکعت نماز پڑھی ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ذوالحلیفہ میں دو رکعت نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں اسی طرح کرتا ہوں جس طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۰۷۹/۱۲۱۵- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ سَافَرَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ) لَا يَخَافُ اِلَّا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ سے سفر کیا۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ مکہ اور مدینہ کے درمیان سفر کیا) اور اس وقت اللہ تعالیٰ کے سوا کسی چیز کا خوف نہ تھا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے واپسی تک دو رکعت نماز پڑھی۔

۲۰۸۰/۱۲۱۶- عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِمِنًى اَكْثَرَ مَا كَانَ النَّاسُ وَاٰمَنَهُ رَكْعَتَيْنِ.

حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں ظہر اور عصر کی اس وقت دو رکعت نماز پڑھی، جب لوگ تعداد کے اعتبار سے بھی زیادہ تھے اور امن بھی زیادہ تھا۔

۲۰۸۱/۱۲۱۷- عَنْ مُوْسَى بْنِ سَلَمَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ اِذَا كُنَّا مَعَكُمْ صَلَّيْنَا اَرْبَعًا، وَاِذَا رَجَعْنَا اِلٰى رِحَالِنَا صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ قَالَ سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِذَا لَمْ تُدْرِكِ الصَّلٰوةَ فِي الْمَسْجِدِ كَمْ تُصَلِّيْ فِي الْبَطْحَاءِ قَالَ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ اِنِّيْ اَكُوْنُ بِمَكَّةَ فَكَيْفَ اُصَلِّيْ؟ فَقَالَ رَكْعَتَيْنِ سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ.

حضرت موسیٰ بن سلمہ کا بیان ہے کہ مکہ میں ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے تو میں نے کہا کہ جب ہم (مسجد میں) تمہارے ساتھ ہوتے ہیں (یعنی امام کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہیں) تو ہم چار رکعات نماز پڑھتے ہیں اور جب ہم اپنی قیام گاہوں میں آتے ہیں تو ہم دو رکعت نماز پڑھتے ہیں، انہوں نے فرمایا: یہ ابوالقاسم (نبی کریم) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے:) انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ جب آپ مسجد میں (جماعت کے ساتھ) نماز نہ پڑھ سکیں تو آپ بطحاء (منیٰ) میں کتنی رکعت نماز پڑھتے ہیں؟ فرمایا: دو رکعت نماز پڑھتا ہوں، یہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔ (اور انہی سے تیسرے طریق سے مروی ہے:) انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ اگر مکہ میں مجھے تنہا نماز پڑھنی پڑے تو کس طرح پڑھوں؟ فرمایا: دو رکعت نماز پڑھو، کیونکہ یہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔

۲۰۸۲/۱۲۱۸- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ سِتَّ سِنِيْنَ بِمِنًى فَصَلَّوْا صَلٰوةَ الْمُسَافِرِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان (رضی اللہ عنہم) کے ساتھ منیٰ میں چھ سال تک نماز پڑھی تو انہوں نے قصر نماز پڑھی۔

۲۰۸۳/۱۲۱۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِيْ مَسْجِدِهٖ بِالْمَدِيْنَةِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ صَلّٰى بِنَا الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ آمِنًا لَّا يَخَافُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ میں اپنی مسجد میں ہمیں ظہر کی چار رکعت نماز پڑھائی، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ذوالحلیفہ میں ہمیں عصر کی دو رکعت نماز پڑھائی، حالانکہ اس وقت امن تھا (دشمن وغیرہ کا) کوئی خطرہ نہیں تھا، اور یہ حجۃ الوداع کا موقع تھا۔

۲۰۸۴/۱۲۲۰- عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَّحْيَى بْنِ يَزِيْدَ الْهُنَائِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ قَصْرِ الصَّلٰوةِ، قَالَ كُنْتُ أَخْرُجُ إِلَى الْكُوْفَةِ فَأُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى أَرْجِعَ، وَقَالَ أَنَسٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ مَسِيْرَةَ ثَلَاثَةِ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةِ فَرَاسِخَ شُعْبَةُ الشَّاكُّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ.

حضرت یحییٰ بن یزید ہنائی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نمازِ قصر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں کوفہ جاتا ہوں تو واپس لوٹنے تک دو رکعت نماز پڑھتا ہوں، اور حضرت انس (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تین میل یا تین فرسخ کی مسافت کا سفر کرتے تو دو رکعت نماز پڑھتے تھے، میل اور فرسخ کے الفاظ میں شعبہ کو شک ہے۔

۲۰۸۵/۱۲۲۱- عَنْ حَفْصٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ انْطُلِقَ بِنَا إِلَى الشَّامِ إِلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ وَنَحْنُ أَرْبَعُوْنَ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ لِيَفْرِضَ لَنَا، فَلَمَّا رَجَعَ وَكُنَّا بِفَجِّ النَّاقَةِ صَلّٰى بِنَا الْعَصْرَ ثُمَّ سَلَّمَ وَدَخَلَ فُسْطَاطَهُ وَقَامَ الْقَوْمُ يُضِيْفُوْنَ إِلٰى رَكْعَتَيْهِ رَكْعَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ، قَالَ فَقَالَ قَبَّحَ اللّٰهُ الْوُجُوْهَ فَوَاللّٰهِ مَا أَصَابَتِ السُّنَّةَ وَلَا قَبِلَتِ الرُّخْصَةَ، فَأَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ أَقْوَامًا يَّتَعَمَّقُوْنَ فِي الدِّيْنِ يَمْرُقُوْنَ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

حضرت حفص، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم چالیس انصاری آدمیوں کو شام کی طرف عبدالملک کے پاس لے جایا گیا تاکہ وہ ہمارے لیے کچھ مقرر کرے، پس جب وہ لوٹا درآں حالیکہ ہم ایک فج ناقہ نامی کشادہ جگہ پر تھے تو اس نے ہمیں عصر کی نماز (دو رکعت) پڑھائی، پھر اس نے سلام پھیرا اور اپنے خیمے میں چلا گیا جبکہ لوگ اُٹھ کر پہلی دو رکعتوں کے ساتھ آخری دو رکعتیں ملانے لگے تو اس نے کہا: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا بھلا نہ کرے! اللہ تعالیٰ کی قسم! ان لوگوں نے نہ تو سنت پر عمل کیا اور نہ ہی رخصت کو قبول کیا، میں اس بات کا گواہ ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کچھ لوگ دین میں غلو کریں گے، وہ دین سے اس طرح خارج ہو جائیں گے، جس طرح تیر سے شکار نکل جاتا ہے۔

۲۰۸۶/۱۲۲۲- عَنْ يَّحْيَى بْنِ أَبِيْ إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ قَصْرِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ سَافَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت یحییٰ بن اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نمازِ قصر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف سفر کیا تو آپ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا، فَسَأَلْتُهُ هَلْ أَقَامَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، أَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرًا.

(ﷺ) نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی یہاں تک کہ ہم واپس آ گئے' میں نے ان سے پوچھا: کیا آپ (ﷺ) نے قیام کیا تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں! مکہ مکرمہ میں دس دن قیام کیا تھا۔

۲۰۸۷/۱۲۲۳- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَمَعَ أَبِيْ بَكْرٍ وَّمَعَ عُمَرَ وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِّنْ إِمَارَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہما) کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی خلافت کے شروع میں دو رکعت نماز پڑھی' پھر انہوں نے پوری (چار رکعت نماز) پڑھی۔

۲۰۸۸/۱۲۲٤- عَنْ أَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْأَبْطَحِ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ (وَفِيْ لَفْظٍ) اَلظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ (زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ) ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى أَتَى الْمَدِيْنَةَ.

حضرت ابوجُحَیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابطح میں عصر کی دو رکعت نماز پڑھی۔ (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ) ظہر اور عصر کی دو دو رکعت نماز پڑھی۔ (اور ایک روایت میں یہ اضافہ ہے:) پھر آپ (ﷺ) مسلسل دو رکعت نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔

۲۰۸۹/۱۲۲۵- عَنْ يَّحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيْهِ عَبَّادٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِيْ (بْنَ أَبِيْ سُفْيَانَ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَاجًّا قَدِمْنَا مَعَهُ مَكَّةَ، قَالَ: فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلٰى دَارِ النَّدْوَةِ، قَالَ: وَكَانَ عُثْمَانُ حِيْنَ أَتَمَّ الصَّلٰوةَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ صَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْعِشَاءَ الْآخِرَةَ أَرْبَعًا أَرْبَعًا، فَإِذَا خَرَجَ إِلٰى مِنًى وَّعَرَفَاتٍ قَصَرَ الصَّلٰوةَ، فَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْحَجِّ وَأَقَامَ بِمِنًى أَتَمَّ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ مَّكَّةَ، فَلَمَّا صَلّٰى بِنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ (يَعْنِيْ مُعَاوِيَةَ) نَهَضَ إِلَيْهِ مَرْوَانُ ابْنُ الْحَكَمِ وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ فَقَالَا لَهُ: مَا عَابَ أَحَدٌ ابْنَ عَمِّكَ بِأَقْبَحَ مَا عِبْتَهُ بِهِ، فَقَالَ لَهُمَا: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: فَقَالَا لَهُ: أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّهُ أَتَمَّ الصَّلٰوةَ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: فَقَالَ لَهُمَا: وَيْحَكُمَا وَهَلْ كَانَ غَيْرُ مَا صَنَعْتُ؟ قَدْ صَلَّيْتُهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ أَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَا: فَإِنَّ ابْنَ عَمِّكَ قَدْ كَانَ أَتَمَّهَا، وَإِنَّ خِلَافَكَ إِيَّاهُ لَهُ عَيْبٌ، قَالَ: فَخَرَجَ

حضرت یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر اپنے والد عباد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ جب حضرت معاویہ (بن ابی سفیان) رضی اللہ عنہ ہمارے پاس حج کے لیے آئے تو ہم بھی ان کے ہمراہ مکہ مکرمہ آ گئے' تو انہوں نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی' پھر وہ دارالندوہ کی طرف چلے گئے' اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب مکہ مکرمہ آتے تو وہ اس وقت ظہر' عصر اور عشاء کی پوری چار' چار رکعت پڑھتے' جب منیٰ اور عرفات کی طرف جاتے تو قصر نماز پڑھتے اور جب حج سے فارغ ہوتے اور منیٰ میں قیام کرتے تو پوری نماز پڑھتے یہاں تک کہ مکہ مکرمہ سے چلے جاتے' پس جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں ظہر کی دو رکعت نماز پڑھائی' تو مروان بن حکم اور عمرو بن عثمان نے اُٹھ کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ جو قبیح ترین مخالفت آپ نے اپنے چچا کے بیٹے (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کی کی ہے' ایسی مخالفت کسی شخص نے نہیں کی' حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: کیا ہوا؟ انہوں نے کہا کہ کیا آپ نہیں جانتے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں پوری نماز پڑھی تھی؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ تمہارا بھلا ہو! کیا جو کچھ میں نے کیا وہ غلط تھا؟ میں نے رسول اللہ ﷺ' حضرت ابوبکر' اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ قصر نماز پڑھی' انہوں نے کہا کہ آپ کے چچا کے بیٹے (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) نے تو پوری نماز پڑھی تھی' اور آپ کا ان کی مخالفت کرنا ہی ان کے لیے عیب ہے۔

مُعَاوِيَةُ إِلَى الْعَصْرِ فَصَلَّاهَا بِنَا أَرْبَعًا. راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ عصر کی نماز کے لیے گئے تو انہوں نے ہمیں (عصر کی) چار رکعت نماز پڑھائی۔

احادیث باب سے متعلق فوائد ومسائل

اس باب کی احادیث میں اس بات کا ثبوت ہے کہ سفر میں مسافر کے لیے نماز کو قصر کرنا (ظہر عصر اور عشاء کی فرض نماز میں چار رکعات کی بجائے دو رکعت پڑھنا) واجب ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صدقہ ہے۔

سفر خواہ امن کی حالت میں ہو یا خوف (جنگ وغیرہ) کی حالت میں ہو سفر خواہ طاعت ونیکی کے لیے ہو یا معصیت وگناہ کے لیے ہو ہر حال میں مسافر پر نماز کو قصر کرنا واجب ہے لہٰذا اگر کسی مسافر نے سفر میں جان بوجھ کر پوری نماز پڑھی تو وہ گناہ گار ہوگا۔

اگر مسافر نے بھول کر یا جان بوجھ کر قصر (دو رکعت) کی بجائے پوری (چار رکعات) پڑھی تو اگر وہ دو رکعت کے بعد بقدر تشہد بیٹھا تو نماز ہو جائے گی اور پچھلی دو رکعت نفل ہو جائیں گی مگر جان بوجھ کر چار رکعات پڑھنے والا گناہ گار ہوگا اس پر توبہ لازم ہے...... اور اگر وہ دو رکعت کے بعد بقدر تشہد نہیں بیٹھا تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی (نئے سرے سے دوبارہ پڑھے)۔

صبح کے دو رکعت فرض اور مغرب کے تین رکعات فرض اور عشاء کے تین رکعات وتر میں قصر نہیں ہے ان کو پورا پڑھنا پڑے گا اور نہ ہی سنتوں میں قصر ہے صحیح ومختار یہ ہے کہ حالت خوف (جنگ وغیرہ) میں سنتیں نہ پڑھی جائیں اور امن کی حالت میں پڑھی جائیں۔

مسافت قصر...... اور اس سے متعلق مسائل

احناف کے نزدیک شرعاً مسافر وہ شخص ہے جو کم از کم تین دن (۹۸.۷۴ کلومیٹر) دور جانے کے ارادہ سے سفر کرے سو جب وہ تین دن کی مسافت کا سفر کرے گا تو اس پر قصر نماز واجب ہوگی اور اگر کسی نے تین دن (۹۸.۷۴ کلومیٹر) کی مسافت سے کم کا سفر کیا تو اس پر قصر کا حکم لاگو نہیں ہوگا وہ پوری نماز پڑھے گا۔

محض نیت سفر سے مسافر نہ ہوگا بلکہ جب وہ اپنی بستی یا شہر کی حدود سے باہر نکلے گا تو اس وقت اس پر سفر کے احکام لاگو ہوں گے اور وہ مسافر ہوگا...... اور مسافر جب تک اپنے شہر یا بستی میں واپس نہیں آ جاتا اس وقت تک وہ مسافر ہے۔

ایک شخص جہاں جانا چاہتا ہے وہاں تک پہنچنے کے دو راستے ہیں ایک راستہ کی مسافت تین دن سے کم ہے جبکہ دوسرے راستہ کی تین دن یا اس سے زیادہ ہے تو جو راستہ اختیار کرے گا اسی کا اعتبار ہوگا اگر تین دن سے کم کی مسافت کا راستہ اختیار کرے گا تو نماز قصر نہ ہوگی اور اگر تین دن یا زیادہ دن کی مسافت کا راستہ اختیار کرے گا تو وہ قصر کرے گا۔

اگر کسی شخص نے تین دن یا اس سے زیادہ دن کی مسافت کا سفر تیز رفتار سواری (گاڑی یا ہوائی جہاز وغیرہ) کے ذریعے دو تین گھنٹوں میں طے کر لیا تو وہ بھی شرعاً مسافر ہے اس پر قصر واجب ہوگی۔

اگر کسی ولی نے اپنی کرامت سے زیادہ مسافت کا سفر بہت تھوڑے عرصے میں طے کر لیا تو ظاہر یہی ہے کہ اس پر بھی مسافر کے احکام لاگو ہوں گے (اور اس پر قصر نماز واجب ہوگی)۔

نماز قصر اور پوری پڑھنے میں آخری وقت کا اعتبار ہے مثلاً ایک شخص نے ظہر کے وقت نماز ظہر پڑھے بغیر سفر شروع کیا جب وہ اپنی بستی یا شہر کی حدود سے باہر نکلا اور ظہر کا وقت ابھی باقی تھا تو اب وہ مسافر ہے سو وہ نماز ظہر کے فرض بجائے چار رکعات کے دو رکعت (قصر) پڑھے گا اگر وہ حالت سفر میں تھا کہ (مثلاً) نماز ظہر کا وقت ہو گیا اور اس نے نماز ظہر نہیں پڑھی یہاں تک کہ جب وہ

اپنے وطن پہنچا تو ظہر کا وقت ابھی باقی تھا تو اب وہ مسافر نہیں رہا' لہٰذا پوری چار رکعات پڑھے گا۔

ایک شخص نے ظہر کی نماز پڑھی' پھر اس نے اسی (ظہر کے) وقت میں سفر کیا' پھر اس نے عصر کی نماز اپنے وقت میں (دو رکعت) پڑھی' پھر وہ غروبِ آفتاب سے پہلے سفر کو ترک کر کے اپنے گھر واپس آ گیا' پھر (عصر کا وقت ابھی باقی تھا کہ) اسے یاد آ گیا کہ اس نے ظہر اور عصر کی نمازیں بے وضو پڑھی تھیں تو وہ ظہر کی دو رکعت پڑھے اور عصر کی چار رکعات پڑھے اور اگر اس نے ظہر اور عصر کی نمازیں اس حالت میں پڑھیں کہ وہ مقیم تھا' پھر اس نے غروبِ آفتاب سے پہلے سفر کیا' پھر (حالت سفر میں) اسے یاد آ گیا کہ اس نے ظہر اور عصر کی نمازیں بے وضو پڑھی تھیں تو وہ ظہر کی چار رکعات اور عصر کی دو رکعت قضا کرے۔

مدت قصر

مسافر جس شہر یا بستی میں جانے کا ارادہ کرے' اگر وہاں پندرہ دن سے کم دن ٹھہرنے کی نیت ہو تو وہاں پہنچ کر قصر نماز پڑھے گا' اگرچہ اسے وہاں کئی ماہ بلکہ کئی سال ٹھہرنا پڑے اور اگر وہاں پندرہ دن یا زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت ہو تو وہاں پہنچ کر قصر نماز نہیں پڑھے گا' بلکہ پوری نماز پڑھے گا' اگرچہ وہاں سے دوسرے دن ہی واپس آ جائے۔

نیت اقامت کی شرائط......اور اس سے متعلق مسائل

نیت اقامت کی پانچ شرائط ہیں' اگر یہ پائی گئیں تو نیت اقامت درست ہوگی' ورنہ نہیں:

(۱) چلنا ترک کر دے' اگر چلنے کی حالت میں اقامت (ٹھہرنے) کی نیت کی تو وہ مقیم نہ ہوگا۔

(۲) جہاں ٹھہرنے کی نیت ہو' وہ جگہ ٹھہرنے کے لائق بھی ہو' یہاں تک کہ اگر جنگل' دریا یا جزیرہ میں یا کسی غیر آباد جگہ میں اقامت کی نیت کی تو نیت درست نہ ہوگی اور وہ مقیم نہ ہوگا۔

(۳) ایک ہی جگہ اقامت کی نیت ہو (اگر دو جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی' مثلاً دس دن ایک جگہ اور پانچ دن دوسری جگہ ٹھہرنے کی نیت کی تو نیت صحیح نہ ہوگی' وہ مقیم نہ ہوگا)۔

(۴) مسلسل پندرہ دن یا زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت ہو' (پندرہ دن سے کم دن ٹھہرنے کی نیت نہ ہو)۔

(۵) اس کی نیت وارادہ مستقل ہو (کسی کے تابع نہ ہو)۔

مسافر جا رہا ہے' ابھی وہ شہر یا بستی میں نہیں پہنچا اور اس کی نیت اقامت کر لی تو وہ مقیم نہ ہوگا' اور اگر پہنچنے کے بعد نیت کی تو مقیم ہو گیا' اگرچہ وہ ابھی مکان وغیرہ کی تلاش میں پھر رہا ہو۔

اگر مسلمانوں کے لشکر نے کسی جگہ پڑاؤ ڈالنے کا ارادہ کیا اور ان کے پاس سائبان وخیمے وغیرہ تھے اور انہوں نے جنگل میں راستہ میں پڑاؤ ڈال کر اپنے خیمے نصب کر دیئے اور وہاں پندرہ دن (یا زیادہ) ٹھہرنے کی نیت کر لی تو وہ مقیم نہ ہوں گے (ان کو قصر نماز پڑھنی پڑے گی اور وہاں جمعہ بھی نہ ہوگا)۔

جو لوگ ہمیشہ جنگل میں خیمے نصب کر کے رہتے ہیں' اگر وہ جنگل میں خیمے نصب کر کے پندرہ دن کی نیت سے ٹھہریں تو وہ مقیم ہو جائیں گے (وہ پوری نماز پڑھیں گے) بشرطیکہ جس جگہ وہ ٹھہرے ہوں' وہاں پانی اور گھاس وغیرہ موجود ہو' کیونکہ ان کے لیے جنگل اس طرح ہے جس طرح ہمارے لیے شہر اور بستی ہے۔

اگر کسی شخص نے دو جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی تو اگر دونوں جگہیں مستقل الگ الگ ہوں جیسے مکہ مکرمہ اور منٰی (یہ دونوں مستقل الگ الگ مقامات ہیں) تو وہ مقیم نہ ہوگا (اسے قصر نماز پڑھنی پڑے گی) اور اگر دونوں جگہیں مستقل الگ الگ نہ ہوں بلکہ

ایک جگہ دوسری جگہ کے تابع ہو' جیسے شہر اور فنائے شہر تو وہ مقیم ہوگا (وہ پوری نماز پڑھے گا)۔

ایک شخص نے دو بستیوں میں پندرہ دن ٹھہرنے کی اس طرح نیت کی کہ ایک بستی میں دن میں رہے گا اور دوسری بستی میں رات کو رہے گا' سو اگر وہ پہلے وہاں گیا جہاں دن میں ٹھہرنے کی نیت کی تھی تو وہ مقیم نہ ہوگا اور اگر پہلے وہاں گیا جہاں رات میں ٹھہرنے کی نیت تھی تو پھر وہ مقیم ہوگا' پھر جب یہاں سے دوسری بستی میں جائے گا' تب بھی مقیم ہوگا۔

حج کو جانے والے لوگ اگر ذوالحجہ کے پہلے عشرہ میں مکہ مکرمہ میں داخل ہوں اور وہ وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کریں تو یہ نیت صحیح نہیں ہے (وہ مقیم نہ ہوں گے' ان کو قصر نماز پڑھنی پڑے گی) کیونکہ حج میں عرفات جانا پڑتا ہے (اسی طرح منٰی میں جانا پڑتا ہے) تو شرط پوری نہ ہوگی۔

مسافر کا مقیم کی اقتداء میں اور مقیم کا مسافر کی اقتداء میں نماز پڑھنا' اس سے متعلق مسائل

مقیم لوگوں کا مسافر کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز ہے...... امام مسافر ہو اور مقتدی مقیم ہوں تو امام دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے اور مقتدی اپنی بقیہ دو رکعتیں اس طرح پڑھیں کہ ان میں قراءت نہ کریں بلکہ سورۃ فاتحہ کی مقدار خاموش کھڑے رہیں...... اور امام کے لیے مستحب یہ ہے کہ وہ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیرنے کے بعد مقتدیوں کو یہ کہے کہ تم اپنی نماز پوری کرلو' میں مسافر ہوں۔

صحت اقتداء کے لیے یہ شرط ہے کہ امام کا مقیم ہونا یا مسافر ہونا معلوم ہو' خواہ نماز کے شروع میں معلوم ہو یا بعد میں ...... لہٰذا امام کو چاہیے کہ نماز شروع کرتے وقت اپنا مسافر ہونا ظاہر کردے اور اگر شروع میں نہ کہا تو نماز کے بعد کہہ دے کہ تم اپنی نماز پوری کرلو' میں مسافر ہوں۔

اگر امام مقیم ہو اور مقتدی مسافر ہوں تو مسافر مقیم امام کی اقتداء میں پوری نماز پڑھیں گے۔

جمعہ کے دن زوال سے پہلے اور زوال کے بعد سفر کے لیے نکلنا مکروہ نہیں ہے' لیکن اگر وہ جانتا ہے کہ جمعہ کا وقت گزر جانے کے بعد نکلے گا تو پھر اس پر نمازِ جمعہ ادا کرنا واجب ہے اور ادائیگی جمعہ سے پہلے نکلنا مکروہ ہے۔

ایک شخص کی نمازیں حالت اقامت میں قضا ہوئیں اور وہ حالت سفر میں ان کو ادا کرنا چاہتا ہے تو وہ پوری نمازیں پڑھے اور اگر حالت سفر میں اس کی نمازیں قضا ہوئیں تو حالت اقامت میں ان نمازوں کی قصر کرے (یعنی جس طرح قضا ہوں گی اسی طرح ادا ہوں گی)۔

مسافر جب اپنے شہر یا بستی میں داخل ہوگا تو اگرچہ وہ اقامت کی نیت نہ کرے' مگر نماز پوری پڑھے گا' خواہ وہ وہاں اپنے اختیار سے آیا ہو یا کسی ضرورت سے آیا ہو۔

وطن کی اقسام......اور اس سے متعلق مسائل

وطن کی دو قسمیں ہیں: (۱) وطن اصلی (۲) وطن اقامت۔

وطن اصلی وہ جگہ ہے جہاں وہ پیدا ہوا ہو یا جہاں اس کے اہل وعیال رہتے ہوں یا جہاں اس نے سکونت اختیار کرلی ہو اور یہ ارادہ کرے کہ یہاں سے نہیں جائے گا۔

اور وطن اقامت وہ جگہ ہے جہاں مسافر نے پندرہ دن یا زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت کی ہو۔

ایک شخص اپنے وطن اصلی سے اپنے اہل وعیال اور سامان کے ساتھ کسی دوسری جگہ منتقل ہوگیا' لیکن پہلے شہر میں بھی اس کا گھر اور زمینیں باقی ہیں تو پہلا شہر اس کا وطن باقی رہے گا (وہاں جب آئے گا تو پوری نماز پڑھے گا)۔

ایک جگہ آدمی کا وطن اصلی ہے' پھر اس نے دوسری جگہ وطن اصلی بنا لیا تو اگر پہلی جگہ اس کے اہل وعیال موجود ہوں تو دونوں جگہیں وطن اصلی ہیں اور اگر پہلی جگہ اس کے اہل وعیال (یا گھر اور زمینیں) نہ ہوں تو وہ وطن اصلی نہ رہا' خواہ ان دونوں جگہوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو۔

اگر ایک شخص نے دوسرے شہر میں نکاح کر لیا تو اس کا پہلا وطن باطل نہ ہوگا اور دونوں میں پوری نماز پڑھے گا' یعنی دو مختلف شہروں میں اس کی دو بیویاں رہتی ہوں تو دونوں شہروں میں سے جس شہر میں بھی جائے گا' جاتے ہی مقیم ہو جائے گا' اگرچہ وہاں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کرے۔

بالغ کے ماں باپ کسی شہر میں رہتے ہوں اور وہ شہر اس کی جائے پیدائش نہیں ہے اور نہ ہی اس کے بال بچے وہاں ہوں تو وہ جگہ اس کے لیے وطن اصلی نہیں ہے۔

عورت بیاہ کر سسرال گئی اور یہیں رہنے سہنے لگی تو میکا اس کے لیے وطن اصلی نہ رہا' یعنی اگر سسرال تین منزل پر ہے' وہاں سے میکے آئی اور پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کی تو قصر پڑھے اور اگر میکے رہنا نہیں چھوڑا بلکہ سسرال عارضی طور پر گئی تو میکے آتے ہی سفر ختم ہو گیا' نماز پوری پڑھے۔

نوٹ: سفر سے متعلق فقہی مسائل ہدایہ' فتاویٰ قاضی خاں' فتاویٰ بزازیہ' عالمگیری' درمختار' ردالمحتار' مبسوط اور بہارِ شریعت سے ماخوذ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کتب فقہ کے مصنفین کو جزائے خیر دے اور ان کی قبروں کو منور فرمائے۔

ملازم اپنی ملازمت کی جگہ یا طالب علم اپنے مدرسہ وکالج وغیرہ میں پندرہ دن سے کم دن ٹھہر کے واپس لوٹ جاتے ہوں تو ملازم اپنی ملازمت کی جگہ اور طالب علم اپنے مدرسہ وغیرہ میں قیام کے دوران اگر تنہا نماز پڑھیں تو وہ قصر کریں۔

۱۲- بَابُ مُدَّةِ الْقَصْرِ وَمَتٰى يُتِمُّ الْمُسَافِرُ وَحُكْمِ مَنْ لَّمْ يَجْمَعْ اِقَامَةً

نمازِ قصر کی مدت اور مسافر پوری نماز کب پڑھے؟ اور اقامت کی نیت نہ کرنے والے کا حکم

۱۲۲۶/۲۰۹۰- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَامَ تِسْعَ عَشْرَةَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ اِذَا سَافَرْنَا فَاَقَمْنَا تِسْعَ عَشْرَةَ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَاِذَا اَقَمْنَا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّيْنَا اَرْبَعًا(وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ لَمَّا فَتَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ اَقَامَ فِيْهَا سَبْعَ عَشْرَةَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (فتح مکہ کے لیے مکہ کی طرف) سفر کیا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے انیس دن قیام فرمایا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دورانِ قیام دو دو رکعت نماز پڑھتے رہے' ابن عباس کہتے ہیں کہ جب ہم سفر کرتے تو اگر ہم انیس دن قیام کرتے تو دو دو رکعت نماز پڑھتے اور اگر ہم انیس دن سے زیادہ قیام کرتے تو ہم چار رکعت نماز پڑھتے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے:) انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب مکہ مکرمہ کو فتح کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس (مکہ مکرمہ) میں سترہ دن قیام فرمایا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس دوران دو رکعت نماز پڑھتے رہے۔

۱۲۲۷/۲۰۹۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بِتَبُوْكَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تبوک میں بیس دن تک قیام کیا تو اس دوران قصر نماز ہی پڑھتے رہے۔

۲۰۹۲/۱۲۲۸- عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ شَرَاحِيْلَ قَالَ خَرَجْتُ اِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقُلْتُ مَا صَلٰوةُ الْمُسَافِرِ؟ فَقَالَ رَكْعَتَيْنِ اِلَّا صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ ثَلَاثًا، قُلْتُ اَرَاَيْتَ اِنْ كُنَّا بِذِى الْمَجَازِ، قَالَ وَمَا ذُو الْمَجَازِ؟ قُلْتُ مَكَانٌ نَجْتَمِعُ فِيْهِ وَنَبِيْعُ فِيْهِ وَنَمْكُثُ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً اَوْ خَمْسَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، قَالَ يَا اَيُّهَا الرَّجُلُ كُنْتُ بِاَذْرِبِيْجَانَ لَا اَدْرِىْ قَالَ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ اَوْ شَهْرَيْنِ فَرَاَيْتُهُمْ يُصَلُّوْنَهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، وَرَاَيْتُ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْبَ عَيْنَىَّ يُصَلِّيْهِمَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ نَزَعَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب:۲۱) حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الْاٰيَةِ.

حضرت ثمامہ بن شراحیل کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور میں نے پوچھا کہ مسافر کی نماز کتنی رکعت ہے؟ انہوں نے کہا کہ دو دو رکعت ہے سوائے مغرب کی نماز کے کہ اس کی تین رکعتیں ہیں، میں نے پوچھا کہ آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے اگر ہم ذوالمجاز میں ہوں؟ انہوں نے پوچھا کہ ذوالمجاز کیا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ ایک جگہ ہے جس میں ہم اکٹھے ہوتے ہیں اور اس میں ہم خرید وفروخت کرتے ہیں اور وہاں ہم بیس یا پندرہ راتیں قیام کرتے ہیں، انہوں نے کہا: اے اللہ کے بندے! مجھے نہیں معلوم، البتہ میں نے آذربیجان میں چار یا دو ماہ قیام کیا تو میں نے لوگوں کو دو، دو رکعت نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، اور میں نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی آنکھوں کے سامنے دو، دو رکعت نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی: (ترجمہ) بلاشبہ تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے (الاحزاب:۲۱)۔

۲۰۹۳/۱۲۲۹- عَنْ اَبِىْ نَضْرَةَ قَالَ مَرَّ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فَجَلَسْنَا فَقَامَ اِلَيْهِ فَتًى مِنَ الْقَوْمِ فَسَاَلَهُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْغَزْوِ وَالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَجَاءَ فَوَقَفَ عَلَيْنَا فَقَالَ اِنَّ هٰذَا سَاَلَنِىْ عَنْ اَمْرٍ فَاَرَدْتُ اَنْ تَسْمَعُوْهُ اَوْ كَمَا قَالَ، غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، وَحَجَجْتُ مَعَهُ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، وَشَهِدْتُ مَعَهُ الْفَتْحَ فَاَقَامَ بِمَكَّةَ ثَمَانَ عَشْرَةَ لَا يُصَلِّىْ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ، وَيَقُوْلُ لِاَهْلِ الْبَلَدِ صَلُّوْا اَرْبَعًا فَاِنَّا سَفْرٌ، وَاعْتَمَرْتُ مَعَهُ ثَلَاثَ عُمَرٍ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ، وَحَجَجْتُ مَعَ اَبِىْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا حَجَّاتٍ فَلَمْ يُصَلِّيَا اِلَّا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهِ وَفِيْهِ) مَا سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا اِلَّا صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى يَرْجِعَ،

حضرت ابونضرہ کا بیان ہے کہ حضرت عمران بن حصین کا گزر ہوا اور ہم بیٹھے ہوئے تھے تو لوگوں میں سے ایک نوجوان اُٹھ کر ان کے پاس گیا اور ان سے جنگ، حج اور عمرہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو وہ ہمارے پاس آ کر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ اس نوجوان نے مجھ سے ایک چیز کے بارے میں سوال کیا ہے، میں چاہتا ہوں کہ تم اس کا جواب سنو! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غزوہ کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے صرف دو رکعت نماز پڑھی، یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) واپس مدینہ منورہ تشریف لائے، میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ حج کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) واپس مدینہ منورہ تشریف لانے تک صرف دو رکعت نماز پڑھتے رہے، اور فتح مکہ کے موقع پر میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہمراہ تھا، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مکہ مکرمہ میں اٹھارہ دن قیام فرمایا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) صرف دو رکعت نماز پڑھتے اور مکہ والوں سے فرماتے: تم چار رکعتیں پڑھو کہ ہم مسافر ہیں اور میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ تین عمرے کیے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے صرف دو رکعت نماز پڑھی، اور میں نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ کئی حج کیے تو وہ دونوں حضرات بھی مدینہ منورہ واپس آنے تک صرف دو رکعت نماز پڑھتے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے اور اس میں یہ ہے کہ) رسول

وَاِنَّهُ اَقَامَ بِمَكَّةَ زَمَانَ الْفَتْحِ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً يُصَلِّي بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، قَالَ اَبِيْ وَحَدَّثَنَاهُ يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِيْهِ اِلَّا الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ مَكَّةَ قُوْمُوْا فَصَلُّوْا رَكْعَتَيْنِ اُخْرَيَيْنِ فَاِنَّا سَفْرٌ، ثُمَّ غَزَا حُنَيْنًا وَّالطَّائِفَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى جِعْرَانَةَ فَاعْتَمَرَ مِنْهَا فِيْ ذِي الْقَعْدَةِ، ثُمَّ غَزَوْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَحَجَجْتُ وَاعْتَمَرْتُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، وَمَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، قَالَ يُوْنُسُ اِلَّا الْمَغْرِبَ، وَمَعَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَدْرَ اِمَارَتِهٖ قَالَ يُوْنُسُ رَكْعَتَيْنِ اِلَّا الْمَغْرِبَ، ثُمَّ اِنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ اَرْبَعًا.

اللہ ﷺ جب بھی سفر کرتے واپس آنے تک دو، دو رکعت نماز پڑھتے، اور آپ (ﷺ) نے فتح مکہ کے موقع پر مکہ مکرمہ میں اٹھارہ راتیں قیام فرمایا تو اس دوران آپ (ﷺ) لوگوں کو دو، دو رکعت نماز پڑھاتے رہے، سوائے مغرب کی نماز کے کہ اس کی تین رکعات پڑھاتے، پھر فرماتے: اے مکہ والو! کھڑے ہو کر آخری دو رکعتیں پڑھ لو کہ ہم مسافر ہیں، پھر آپ (ﷺ) نے حنین اور طائف میں غزوہ کیا تو دو، دو رکعت نماز پڑھی، پھر آپ (ﷺ) جعرانہ کی طرف لوٹے اور اس سے ذوالقعدہ کے مہینے میں عمرہ کیا، پھر میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ غزوہ کیا، حج کیا اور عمرہ کیا تو انہوں نے بھی دو، دو رکعت نماز پڑھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ غزوہ، حج اور عمرہ کیا تو انہوں نے بھی دو، دو رکعت نماز پڑھی سوائے مغرب (کی نماز) کے اور حضرت عثمان کے ساتھ ان کی خلافت کے شروع میں دو رکعت نماز پڑھی سوائے مغرب (کی نماز) کے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد چار رکعت نماز پڑھی۔

۱۳- بَابُ مَنِ اجْتَازَ بِبَلَدٍ فَتَزَوَّجَ فِيْهِ اَوْ كَانَ لَهُ بِهٖ زَوْجَةٌ فَلْيُتِمَّ

جس شخص نے کسی شہر میں شادی کی یا جس میں اس کی بیوی رہتی ہو تو وہ وہاں جا کر پوری نماز پڑھے؟

۲۰۹۴/۱۲۳۰- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ ذُبَابٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلّٰى بِمِنًى اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ فَاَنْكَرَهُ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ تَاَهَّلْتُ بِمَكَّةَ مُنْذُ قَدِمْتُ، وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَاَهَّلَ فِيْ بَلَدٍ فَلْيُصَلِّ صَلٰوةَ الْمُقِيْمِ.

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی ذباب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعات نماز پڑھی تو لوگوں نے اس پر اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا: اے لوگو! میں نے مکہ مکرمہ میں آ کر شادی کر لی ہے اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص نے کسی شہر میں شادی کی ہو، وہ وہاں پوری نماز پڑھے۔

اَبْوَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ

دو نمازوں کو جمع کرنے کا بیان

۱- بَابُ مَشْرُوْعِيَّتِهٖ فِي السَّفَرِ

سفر میں دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنے کی مشروعیت

۲۰۹۵/۱۲۳۱- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ فِي السَّفَرِ، اَلْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالظُّهْرَ وَالْعَصْرَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں مغرب اور عشاء کی نمازوں اور ظہر اور عصر کی نمازوں کو جمع کر کے پڑھتے تھے۔

۲۰۹۶/۱۲۳۲- عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ یَوْمًا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَبَدَتِ النُّجُوْمُ وَعَلِقَ النَّاسُ یُنَادُوْنَہُ الصَّلٰوۃَ، وَفِی الْقَوْمِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ فَجَعَلَ یَقُوْلُ الصَّلٰوۃَ الصَّلٰوۃَ، قَالَ فَغَضِبَ قَالَ اَتُعَلِّمُنِیْ بِالسُّنَّۃِ؟ شَہِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَیْنَ الظُّہْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ فَوَجَدْتُ فِیْ نَفْسِیْ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَلَقِیْتُ اَبَا ہُرَیْرَۃَ فَسَاَلْتُہُ فَوَافَقَہُ.

حضرت عبداللہ بن شقیق کا بیان ہے کہ ایک دن عصر کے بعد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ہمیں خطبہ دیا' یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور تارے نکل آئے اور لوگوں نے نماز' نماز پکارنا شروع کر دیا' لوگوں میں بنو تمیم کا ایک شخص تھا' وہ مسلسل نماز' نماز کہتا رہا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے غصہ میں فرمایا: کیا تو مجھے سنت سکھائے گا؟ (پھر فرمایا:) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ظہر اور عصر کو جمع کر کے اور مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں کہ میرے دل میں اس بارے میں کچھ شک سا ہوا تو میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو ملا اور میں نے ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے حضرت ابن عباس کی موافقت کی۔

۲۰۹۷/۱۲۳۳- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْمَعُ بَیْنَ الظُّہْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فِی السَّفَرِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں ظہر اور عصر کو جمع کر کے پڑھتے اور مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھتے۔

۲۰۹۸/۱۲۳۴- عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفْرَۃٍ سَافَرَہَا وَذٰلِکَ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ فَجَمَعَ بَیْنَ الظُّہْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، قُلْتُ مَا حَمَلَہُ عَلٰی ذٰلِکَ؟ قَالَ اَرَادَ اَنْ لَّا یُحْرِجَ اُمَّتَہُ.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ تبوک کے لیے سفر میں نکلے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ظہر اور عصر کو جمع کر کے پڑھا اور مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھا' ابو طفیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایسا کیوں کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی امت کو مشقت میں نہیں ڈالنا چاہتے ہیں۔

۲- بَابُ جَوَازِ الْجَمْعِ بَیْنَ الصَّلٰوتَیْنِ فِی السَّفَرِ فِیْ وَقْتِ اِحْدَاہُمَا وَفِیْہِ فُصُوْلٌ

سفر میں ایک وقت میں دو نمازیں جمع کر کے پڑھنے کا جواز' اس میں چند فصلیں ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِی الْجَمْعِ بَیْنَ الظُّہْرِ وَالْعَصْرِ وَبَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ تَقْدِیْمًا وَّتَاْخِیْرًا

فصل اوّل: ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کو تقدیماً اور تاخیراً جمع کر کے پڑھنا

۲۰۹۹/۱۲۳۵- عَنْ کُرَیْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ اَلَا اُحَدِّثُکُمْ عَنْ صَلٰوۃِ

حضرت کریب کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے بارے میں نہ بتاؤں؟

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ، قَالَ قُلْنَا بَلٰى، قَالَ كَانَ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ فِي مَنْزِلِهِ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ يَرْكَبَ وَإِذَا لَمْ تَزِغْ لَهُ فِي مَنْزِلِهِ سَارَ حَتّٰى إِذَا حَانَتِ الْعَصْرُ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِذَا حَانَتِ الْمَغْرِبُ فِي مَنْزِلِهِ جَمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ، وَإِذَا لَمْ تَحِنْ فِي مَنْزِلِهِ رَكِبَ حَتّٰى إِذَا حَانَتِ الْعِشَاءُ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا.

ہم نے کہا: کیوں نہیں! (ضرور بتائیں) فرمایا: اگر رسول اللہ ﷺ کی روانگی سے پہلے سورج ڈھل جاتا تو آپ (ﷺ) کوچ کرنے سے پہلے ظہر اور عصر کو جمع کر کے پڑھتے تھے، اور اگر روانگی کے بعد سورج ڈھلتا (یعنی زوالِ آفتاب سے پہلے سفر کرتے) تو چلتے رہتے یہاں تک کہ جب عصر کا وقت آ جاتا تو (سواری سے) اترتے اور ظہر اور عصر کو جمع کر کے پڑھتے تھے، اور اگر اپنے گھر میں (روانگی سے پہلے) مغرب کا وقت ہو جاتا تو مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھتے اور اگر اپنے گھر میں مغرب کا وقت نہ آتا (یعنی غروبِ آفتاب سے پہلے سفر کرتے) تو سوار ہو کر روانہ ہو جاتے یہاں تک کہ جب عشاء کا وقت ہو جاتا تو (سواری سے) اترتے اور مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھتے۔

۲۱۰۰/۱۲۳۶- عَنْ مُعَاذِ (بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوْكَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَيْغِ الشَّمْسِ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَجْمَعَهَا إِلَى الْعَصْرِ يُصَلِّيْهِمَا جَمِيْعًا وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا ثُمَّ سَارَ، وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ غزوۂ تبوک کے سفر کے دوران جب زوالِ آفتاب سے پہلے کوچ فرماتے تو ظہر کو عصر تک مؤخر کر کے دونوں نمازوں (ظہر وعصر) کو جمع کر کے پڑھتے تھے اور جب زوالِ آفتاب کے بعد کوچ کرتے تو ظہر اور عصر کو جمع کر کے پڑھتے، پھر روانہ ہو جاتے، اور جب مغرب سے پہلے کوچ کرتے تو مغرب کو مؤخر کرتے حتیٰ کہ اس کو عشاء کے ساتھ پڑھتے اور جب مغرب کے بعد کوچ کرتے تو عشاء کو مغرب کے ساتھ جلدی پڑھتے۔

۲۱۰۱/۱۲۳۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَيُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَيُعَجِّلُ الْعِشَاءَ فِي السَّفَرِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ (سفر میں) ظہر میں تاخیر کرتے اور عصر میں جلدی کرتے، اور مغرب میں تاخیر کرتے اور عشاء میں جلدی کرتے (یعنی ظہر اور مغرب کی نمازوں کو ان کے آخری وقت میں پڑھتے اور عصر وعشاء کی نمازوں کو ان کے اوّل وقت میں پڑھتے)۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِيْمَا رُوِيَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

فصل ثانی: ظہر اور عصر کو جمع کرنے کے بارے میں مروی احادیث

۲۱۰۲/۱۲۳۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلٰى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سورج ڈھلنے سے پہلے سفر کرتے تو ظہر (کی نماز) کو عصر کے وقت تک مؤخر کرتے، پھر سواری سے اتر کر ان دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھتے

وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ.

تھے' اور جب سورج ڈھلنے کے بعد سفر کرتے تو ظہر کی نماز پڑھتے' پھر سوار ہوکر روانہ ہو جاتے۔

٢١٠٣/١٢٣٩- عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَدْ رَفَعَهُ' قَالَ كَانَ اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا (وَفِىْ رِوَايَةٍ كَانَ اِذَا سَافَرَ فَنَزَلَ مَنْزِلًا) فَاَعْجَبَهُ الْمَنْزِلُ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ' وَاِذَا سَارَ وَلَمْ يَتَهَيَّاْ لَهُ الْمَنْزِلُ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَاْتِىَ الْمَنْزِلَ فَيَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ.

حضرت ابوقلابہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب (سفر میں) کسی جگہ پر پڑاؤ کرتے۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ جب سفر کرتے اور کسی جگہ پر پڑاؤ کرتے) اور وہ جگہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اچھی لگتی تو ظہر کو مؤخر کرتے یہاں تک کہ ظہر اور عصر کو جمع کر کے پڑھتے اور جب روانہ ہوتے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے کوئی جگہ مہیا نہ ہوتی تو ظہر کو مؤخر کرتے یہاں تک کہ پسندیدہ جگہ پر آتے اور ظہر اور عصر (کی نمازوں) کو جمع کر کے پڑھتے۔

٢١٠٤/١٢٤٠- عَنْ حَمْزَةَ الضَّبِّىِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا لَمْ يَرْتَحِلْ حَتّٰى يُصَلِّىَ الظُّهْرَ' قَالَ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ لِاَنَسٍ يَا اَبَا حَمْزَةَ وَاِنْ كَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ؟ قَالَ وَاِنْ كَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ.

حضرت حمزہ ضبی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی جگہ ٹھہرتے تو وہاں سے اس وقت تک کوچ نہ کرتے' جب تک کہ ظہر کی نماز نہ پڑھ لیتے۔ راوی کا بیان ہے کہ محمد بن عمر نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابوحمزہ! اگرچہ زوال کا وقت ہوتا؟ انہوں نے جواب دیا: اگرچہ زوال کا وقت ہوتا (تب بھی ظہر کی نماز پڑھ لیتے تھے' یعنی سورج ڈھلتے ہی اوّل وقت میں ظہر کی نماز پڑھ لیتے تھے)۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْمَا رُوِىَ فِىْ جَمْعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

فصل ثالث: مغرب اور عشاء کو جمع کرنے کے بارے میں مروی احادیث

٢١٠٥/١٢٤١- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّكَّةَ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ فَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى اَتٰى سَرِفَ وَهِىَ تِسْعَةُ اَمْيَالٍ مِّنْ مَّكَّةَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ غَابَتْ لَهُ الشَّمْسُ بِسَرِفَ فَلَمْ يُصَلِّ الْمَغْرِبَ حَتّٰى اَتٰى مَكَّةَ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ سے غروبِ آفتاب کے وقت نکلے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نماز نہیں پڑھی' یہاں تک کہ مقامِ سَرِف میں آ گئے' اور وہ (مقامِ سرف) مکہ مکرمہ سے نو میل کے فاصلے پر ہے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام سرف میں تھے کہ سورج غروب ہو گیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مغرب کی نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ مکہ مکرمہ میں تشریف لائے۔

٢١٠٦/١٢٤٢- ز عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِىٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ عَلِيًّا رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَسِيْرُ حَتّٰى اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَاَظْلَمَ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ عَلٰى

حضرت عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی اپنے والد سے' وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سفر کر رہے تھے' حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا اور اندھیرا چھا گیا تو آپ سواری سے اترے اور مغرب کی نماز پڑھی' پھر اس کے بعد عشاء کی نماز پڑھی' پھر فرمایا: میں نے رسول

اَثَرِهَا ثُمَّ يَقُوْلُ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ.

اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۱۰۷/۱۲۴۳- عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا هَلْ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ؟ قَالَ نَعَمْ زَمَانَ غَزَوْنَا بَنِي الْمُصْطَلِقِ.

حضرت ابوزبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! غزوۂ بنی مصطلق کے موقع پر پڑھی تھی۔

۲۱۰۸/۱۲۴۴- عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ يَوْمَ غَزَا بَنِي الْمُصْطَلِقِ.

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ بنی مصطلق کے دن دونمازوں کو جمع کر کے پڑھا۔

۲۱۰۹/۱۲۴۵- عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ (وَفِي رِوَايَةٍ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ اِلٰى رُبُعِ اللَّيْلِ اَخَّرَهُمَا جَمِيْعًا).

حضرت نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مغرب اور عشاء کی دونوں نمازوں کو غروبِ شفق کے بعد جمع کر کے پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ جب جلدی جانا چاہتے تو ان دونوں (مغرب وعشاء کی نمازوں) کو جمع کر کے پڑھتے تھے۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ جب آپ (ﷺ) جلدی سفر کرنا چاہتے تو ان دونوں نمازوں کو چوتھائی رات تک مؤخر کر کے جمع کرتے)۔

۲۱۱۰/۱۲۴۶- عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ذُؤَيْبٍ مِّنْ بَنِي اَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى قَالَ خَرَجْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ اِلَى الْحِمٰى، فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ هِبْنَا اَنْ نَقُوْلَ لَهُ الصَّلٰوةَ حَتّٰى ذَهَبَ بَيَاضُ الْاُفُقِ وَذَهَبَتْ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ نَزَلَ فَصَلّٰى بِنَا ثَلَاثًا وَّاثْنَتَيْنِ فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ.

حضرت اسماعیل بن عبدالرحمٰن بن ذؤیب کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ مقام حِمٰی کی طرف نکلے، پس جب سورج غروب ہوگیا تو ہم ان کو نماز یاد دلانے لگے یہاں تک کہ اُفق کی سفیدی اور عشاء کی تاریکی ختم ہوگئی تو آپ سواری سے اترے اور ہمیں تین اور دو یعنی مغرب اور عشاء کی نماز پڑھائی، پھر آپ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۱۱۱/۱۲۴۷- عَنْ نَافِعٍ قَالَ جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ مَرَّةً وَّاحِدَةً جَاءَهُ خَبَرٌ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِي عُبَيْدٍ اَنَّهَا وَجِعَةٌ فَارْتَحَلَ بَعْدَ اَنْ صَلَّى الْعَصْرَ وَتَرَكَ الْاَثْقَالَ ثُمَّ اَسْرَعَ السَّيْرَ فَسَارَ حَتّٰى حَانَتْ صَلٰوةُ الْمَغْرِبِ فَكَلَّمَهُ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ الصَّلٰوةَ فَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيْهِ شَيْئًا ثُمَّ كَلَّمَهُ اٰخَرُ فَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيْهِ شَيْئًا ثُمَّ كَلَّمَهُ اٰخَرُ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا

حضرت نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دو نمازوں کو ایک مرتبہ جمع کر کے پڑھا، اس کا سبب یہ تھا کہ آپ کو (اپنی بیوی) حضرت صفیہ بنت ابی عبید کی طرف سے یہ خبر ملی کہ وہ قریب المرگ ہے تو آپ نے عصر کی نماز کے بعد سفر کرنے کی تیاری کی اور اپنے ساتھ سامان بھی نہ لیا، پھر آپ نے سفر کرنا شروع کیا، پس آپ چلتے رہے یہاں تک کہ مغرب کی نماز کا وقت ہوگیا اور آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے آپ سے بات کی اور کہا: نماز! (یعنی نماز کا وقت ہوگیا ہے) تو آپ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہ کی، پھر دوسرے آدمی نے آپ

اسْتَعْجَلَ بِهِ السَّيْرُ اٰخَرَ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اسْتُصْرِخَ عَلٰى صَفِيَّةَ فَسَارَ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ مَسِيْرَةَ ثَلَاثِ لَيَالٍ سَارَ حَتّٰى اَمْسٰى، فَقُلْتُ الصَّلٰوةَ فَسَارَ وَلَمْ يَلْتَفِتْ فَسَارَ حَتّٰى اَظْلَمَ فَقَالَ لَهُ سَالِمٌ اَوْ رَجُلٌ الصَّلٰوةَ وَقَدْ اَمْسَيْتَ، فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ، وَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَجْمَعَ بَيْنَهُمَا فَسِيْرُوْا، فَسَارَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا.

سے بات کی تو آپ نے اس کو بھی کوئی جواب نہ دیا، پھر ایک اور شخص نے آپ سے (نماز کے بارے میں) بات کی تو آپ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ جب رسول اللہ ﷺ کو جلدی سفر کرنا مقصود ہوتا تو آپ (ﷺ) اس نماز کو مؤخر کرتے، یہاں تک کہ مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھتے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جب حضرت صفیہ (رضی اللہ عنہا) کے قریب المرگ ہونے کی خبر ملی تو آپ نے تین رات کی مسافت کا سفر اس ایک رات میں طے کیا، چنانچہ آپ چلتے رہے یہاں تک کہ شام ہوگئی تو میں نے کہا: نماز! (یعنی نماز کا وقت ہوگیا ہے) تو آپ چلتے رہے یہاں تک کہ اندھیرا چھا گیا تو آپ سے حضرت سالم نے یا کسی اور شخص نے کہا: نماز! (یعنی نماز ادا کرلیں) شام ہو چکی ہے، آپ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کو سفر میں جلدی ہوتی تو آپ (ﷺ) ان دونوں (مغرب اور عشاء کی) نمازوں کو جمع کر کے پڑھتے تھے اور میں بھی ان کو جمع کر کے پڑھنا چاہتا ہوں، پس تم چلتے رہو، سو آپ چلتے رہے یہاں تک کہ شفق غائب ہو گئی، پھر آپ سواری سے اُترے اور ان نمازوں کو جمع کر کے پڑھا۔

۲۱۱۲/۱۲۴۸- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا لِمِيْقَاتِهَا اِلَّا صَلٰوتَيْنِ، صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ وَّصَلٰوةَ الْفَجْرِ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا (وَفِيْ لَفْظٍ) قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ الْعِشَائَيْنِ (اَيْ بَدَلَ قَوْلِهِ صَلٰوتَيْنِ) فَاِنَّهُ صَلَّاهُمَا بِجَمْعٍ جَمِيْعًا.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز اپنے وقت میں ہی پڑھتے دیکھا ہے، سوائے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کے کہ آپ ﷺ نے (مزدلفہ) ان دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھا اور آپ (ﷺ) نے اس دن (مزدلفہ میں) صبح کی نماز اس کے (معتاد) وقت سے پہلے پڑھی۔ (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) ابن نُمیر نے کہا: ''صلوٰتین'' کے بدلے ''العشائین'' کہا، یعنی مغرب اور عشاء ان دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھا۔

۳- بَابُ جَمْعِ الْمُقِيْمِ لِمَطَرٍ اَوْ غَيْرِهٖ

بارش وغیرہ کے موقع پر مقیم کا دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنا

۲۱۱۳/۱۲۴۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِيْنَةِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَّلَا مَطَرٍ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ وَمَا اَرَادَ لِغَيْرِ ذٰلِكَ قَالَ اَرَادَ اَنْ لَّا يُحْرِجَ اُمَّتَهٗ.

حضرت جابر بن زید کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں بغیر خوف اور بغیر بارش کے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع کر کے پڑھا، حضرت ابن عباس سے کسی نے پوچھا کہ اس عمل سے آپ (ﷺ) کا کیا مقصد تھا؟ آپ نے فرمایا کہ آپ (ﷺ) اپنی امت کو مشقت و دشواری میں نہیں ڈالنا چاہتے تھے۔

۲۱۱۴/۱۲۵۰- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِيْنَةِ مُقِيْمًا غَيْرَ مُسَافِرٍ سَبْعًا وَّثَمَانِيًا.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں بغیر مسافر ہونے کے حالت اقامت میں سات اور آٹھ رکعات (یعنی مغرب وعشاء اور ظہر وعصر کو جمع کر کے) پڑھا۔

۲۱۱۵/۱۲۵۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنِيْ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيْعًا وَّسَبْعًا جَمِيْعًا، قَالَ قُلْتُ لَهُ يَا أَبَا الشَّعْثَاءِ أَظُنُّهُ أَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَأَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ قَالَ وَأَنَا أَظُنُّ ذٰلِكَ.

حضرت عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ مجھے حضرت جابر بن زید نے خبر دی، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آٹھ رکعات یعنی ظہر اور عصر کو جمع کر کے پڑھا اور سات رکعات یعنی مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھا، حضرت عمرو کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن زید سے کہا: اے ابوشعثاء! میرے خیال میں آپ نے ظہر کو مؤخر کیا اور عصر میں جلدی کی اور مغرب کو مؤخر کیا اور عشاء میں جلدی کی، انہوں نے کہا کہ میرا بھی یہی خیال ہے۔

احناف کے نزدیک عرفات ومزدلفہ کے سوا دونمازوں کو جمع کر کے پڑھنا جائز نہیں

ان ابواب کی احادیث میں سفر میں ظہر اور عصر کی نمازوں اور مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کر کے پڑھنے کا ثبوت ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک دورانِ سفر ایک وقت میں دونمازوں کو جمع کر کے پڑھنا جائز ہے، جبکہ احناف کے نزدیک عرفات اور مزدلفہ کے علاوہ ظہر اور عصر کی نمازوں اور مغرب اور عشاء کی نمازوں کو کسی بھی حالت میں جمع کر کے پڑھنا جائز نہیں ہے، جیسا کہ حدیث: ۱۲۴۸ سے واضح ہوا۔

احناف کے مزید دلائل

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا○ (النساء:۱۰۳)

بلاشبہ مسلمانوں پر نماز اوقاتِ مقررہ پر فرض ہے○

اس آیت مقدسہ سے صراحتاً یہ بات ثابت ہوگئی کہ ہر نماز اپنے وقت مقررہ پر فرض کی گئی ہے اور ہر نماز اپنے وقت مقررہ پر ہی ادا ہوگی، اگر کوئی نماز اپنے وقت سے رہ گئی تو دوسری نماز کے وقت میں وہ قضاء ہوگی، ادا نہ ہوگی۔

اور اس حوالے سے احادیث صحیحہ حسب ذیل ہیں:

عن عبد اللّٰہ قال کان رسول اللّٰہ ﷺ یصلی الصلٰوۃ لوقتھا الا بجمع وعرفات.

(سنن نسائی ج ۲ ص ۳۶)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفات اور مزدلفہ کے علاوہ ہمیشہ نماز اپنے وقت میں پڑھتے تھے۔

عن ابی مسعود قال ما رأیت النبی ﷺ صلی صلٰوۃ قط الا لوقتھا الا نہ جمع بین الظھر والعصر بعرفۃ والمغرب والعشاء بجمع.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ہمیشہ نماز اپنے وقت میں ہی پڑھتے دیکھا ہے ماسوا عرفات کے کہ آپ ﷺ نے وہاں ظہر وعصر کی نمازوں کو جمع کر کے اور ماسوا مزدلفہ

کے کہ آپ ﷺ نے وہاں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کر کے پڑھا۔ (مصنف عبدالرزاق ج ٢ ص ۵۵۱)

ان احادیث طیبہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ عرفات اور مزدلفہ کے سوا رسول اللہ ﷺ دونمازوں (ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء) کو ایک وقت میں جمع کر کے نہیں پڑھتے تھے۔

اور جن احادیث میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ سفر میں دونمازوں کو جمع کر کے پڑھتے تھے' اس سے مراد حقیقی جمع نہیں ہے' بلکہ اس سے مراد صوری جمع ہے' یعنی حضور اکرم ﷺ سفر میں ایک نماز کو مؤخر کر کے اس کو اس کے آخری وقت میں پڑھتے جبکہ دوسری نماز کو اس کے اوّل وقت میں پڑھتے تھے' سو اس پر صورتاً دونمازیں جمع ہوتی تھیں' لیکن حقیقتاً ہر نماز اپنے اپنے وقت میں ہی ادا ہوتی تھی' جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث: ١٢٣٧ سے نیمروز کی طرح واضح ہوا ہے' اسی طرح بارش وخوف وغیرہ کی وجہ سے بھی دو نمازوں کو ایک وقت میں جمع کر کے پڑھنا جائز نہیں ہے' اور حضور اقدس ﷺ بارش وخوف وغیرہ کی حالت میں بھی دونمازوں کو صورتاً جمع کر کے پڑھتے تھے' نہ کہ حقیقتاً' جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث: ١٢٥١ سے معلوم ہوا ہے۔

الغرض! عرفات اور مزدلفہ کے علاوہ کسی بھی حالت میں دونمازوں کو ایک وقت میں جمع کر کے پڑھنا جائز نہیں ہے' اور سفر اور بارش وخوف وغیرہ کی حالت میں دونمازوں کو تقدیماً تاخیراً پڑھا جا سکتا ہے کہ ایک نماز کو مؤخر کر کے اس کو اس کے آخر وقت میں پڑھا جائے اور دوسری نماز کو اس کے اوّل وقت میں پڑھا جائے' اس طرح ہر نماز اپنے اپنے وقت میں ادا ہوگی۔

٤- بَابُ الْجَمْعِ بِاَذَانٍ وَّاِقَامَةٍ مِّنْ غَيْرِ صَلٰوةِ تَطَوُّعٍ بَيْنَ الْمَجْمُوْعَتَيْنِ

ایک ہی اذان اور ایک ہی اقامت کے ساتھ دونمازوں کو جمع کر کے پڑھنا اور ان نمازوں کے درمیان کوئی نفل نماز نہ پڑھنا

٢١١٦/١٢٥٢- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِجَمْعٍ فَصَلَّى الصَّلٰوتَيْنِ كُلَّ صَلٰوةٍ وَّحْدَهَا بِاَذَانٍ وَّاِقَامَةٍ وَّالْعَشَاءُ بَيْنَهُمَا وَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ سَطَعَ الْفَجْرُ اَوْ قَالَ حِيْنَ قَالَ قَائِلٌ طَلَعَ الْفَجْرُ، وَقَالَ قَائِلٌ لَمْ يَطْلُعْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَّقْتِهِمَا فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ لَا يَقْدَمُ النَّاسُ جَمْعًا حَتّٰى يُعْتِمُوْا وَصَلٰوةَ الْفَجْرِ هٰذِهِ السَّاعَةَ.

حضرت عبدالرحمن بن یزید کا بیان ہے کہ میں مزدلفہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا تو انہوں نے (مزدلفہ میں) دونمازیں (جمع کر کے) پڑھیں' ہر نماز میں الگ الگ اذان اور اقامت کہی اور ان دونمازوں کے درمیان کھانا کھایا' پھر فجر طلوع ہوتے ہی صبح کی نماز پڑھی' کوئی کہتا: فجر طلوع ہوگئی ہے اور کوئی کہتا: ابھی فجر طلوع نہیں ہوئی' پھر انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ دونمازیں (مغرب وعشاء) اس مقام (مزدلفہ) میں اپنے مقررہ وقت سے ہٹادی گئی ہیں' لوگوں کو چاہیے کہ وہ مزدلفہ میں اس وقت آئیں جب اندھیرا ہو جائے' اور صبح کی نماز اس کے اپنے وقت میں (طلوع فجر ہوتے ہی) پڑھ لیں۔

٢١١٧/١٢٥٣- عَنِ الْحَكَمِ قَالَ صَلّٰى بِنَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ فَجَمَعَ الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا بِاِقَامَةٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَعَلَ ذٰلِكَ وَذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ

حضرت حکم کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے ہمیں (مزدلفہ میں) مغرب وعشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھائیں' چنانچہ آپ نے مغرب کی تین رکعات نماز اقامت کے ساتھ پڑھی' پھر سلام پھیرا' پھر آپ نے (بغیر اقامت کے) عشاء کی دو رکعت نماز پڑھی' پھر آپ نے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ ذٰلِكَ.

بتایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر نے بھی ایسا ہی کیا تھا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

۲۱۱۸/۱۲۵۴- عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاِقَامَةٍ.

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (مزدلفہ میں) مغرب اور عشاء کی نماز ایک ہی اقامت کے ساتھ پڑھی تھیں۔

۲۱۱۹/۱۲۵۵- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ، صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَّالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھیں، اور مغرب کی تین رکعات اور عشاء کی دو رکعات ایک اقامت کے ساتھ پڑھیں۔

۲۱۲۰/۱۲۵۶- عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ بِاِقَامَةٍ وَّلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى اَثَرِ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا.

حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ہی اقامت کے ساتھ اکٹھی پڑھیں، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نہ تو ان دو نمازوں کے درمیان نوافل پڑھے اور نہ ہی ان کے بعد نوافل پڑھے۔

۲۱۲۱/۱۲۵۷- عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّاَ فَاَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَنَاخَ كُلُّ اِنْسَانٍ بَعِيْرَهُ فِيْ مَنْزِلِهٖ ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّاهَا وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهٖ وَفِيْهِ) قَالَ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قَدِمَ الْمُزْدَلِفَةَ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَنَاخَ النَّاسُ فِيْ مَنَازِلِهِمْ وَلَمْ يَحُلُّوْا حَتّٰى اَقَامَ الْعِشَاءَ فَصَلّٰى ثُمَّ حَلَّ النَّاسُ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ بِنَحْوِهٖ وَفِيْهِ) قَالَ اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّوُا الْمَغْرِبَ ثُمَّ حَلُّوْا رِحَالَهُمْ وَاَعَنْتُهُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مزدلفہ میں تشریف لائے تو (سواری سے) نیچے اترے اور اچھی طرح وضو کیا، پھر نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مغرب کی نماز پڑھی، پھر ہر شخص نے اپنے اپنے اونٹ کو اس کی جگہ پر بٹھا دیا، پھر نماز (عشاء) کی اقامت کہی گئی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے عشاء کی نماز پڑھی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان نوافل نہیں پڑھے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے اور اس میں یہ ہے:) انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوار ہوئے، یہاں تک کہ مزدلفہ میں تشریف لائے، پھر مغرب کی اقامت ہوئی، پھر لوگوں نے اپنے ٹھکانوں پر اونٹ بٹھا دیئے اور انہیں کھولا نہیں، یہاں تک کہ عشاء کی اقامت ہوئی اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے (عشاء کی) نماز پڑھائی، پھر لوگوں نے اونٹ کھول دیئے۔ (اور انہی سے تیسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے اور اس میں یہ ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزدلفہ میں تشریف لائے تو لوگوں نے مغرب کی نماز پڑھی، پھر انہوں نے اپنی سواریوں کو کھول دیا اور میں نے (سواری کھولنے میں) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مدد کی، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے عشاء کی نماز پڑھائی۔

ف: جب امام عرفات میں ظہر اور عصر کی نمازوں کو جمع کر کے پڑھائے تو ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ پڑھائے، یعنی دونوں نمازوں کے لیے اذان ایک ہوگی اور اقامت ہر ایک کی الگ الگ ہوگی، اور مزدلفہ میں جب مغرب وعشاء کی نمازوں کو باجماعت پڑھا جائے تو ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ پڑھا جائے اور اس باب کی احادیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب عرفات ومزدلفہ میں دونمازوں کو جمع کر کے پڑھا جائے تو ان کے درمیان نوافل نہ پڑھے جائیں اور اس میں اختلاف ہے کہ آیا ایک نماز کے بعد فوراً دوسری نماز پڑھنا شرط ہے یا نہیں؟ صحیح یہ ہے کہ یہ شرط نہیں ہے، بلکہ یہ سنت مستحبہ ہے۔

٥- بَابُ حُكْمِ صَلٰوةِ الرَّوَاتِبِ فِي السَّفَرِ وَفِيهِ فُصُولٌ

سفر میں سنن ونوافل پڑھنے کا حکم، اس میں چند فصلیں ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيمَنْ رَوٰى فِعْلَهَا فِي السَّفَرِ

فصل اوّل: سفر میں سنن ونوافل پڑھنے کے بارے میں مرویات

۲۱۲۲/۱۲۵۸- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَصَلَّى الظُّهْرَ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا وَّبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّى الْعَصْرَ اَرْبَعًا وَّلَيْسَ بَعْدَهَا شَيْءٌ، وَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَّبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّى الْعِشَاءَ اَرْبَعًا، وَصَلَّى فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَيْسَ بَعْدَهَا شَيْءٌ وَّالْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَّبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے حضر اور سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضر میں ظہر کی چار رکعات نماز پڑھی اور اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھی، عصر کی نماز چار رکعات پڑھی اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھی، مغرب کی نماز تین رکعات پڑھی اور اس کے بعد دو رکعات پڑھی اور عشاء کی نماز چار رکعات پڑھی، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سفر میں ظہر کی نماز دو رکعتیں پڑھی اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھی، عصر کی نماز دو رکعتیں پڑھی اور اس کے بعد کوئی نماز نہیں پڑھی، مغرب کی نماز تین رکعات پڑھی اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھی اور عشاء کی نماز دو رکعتیں پڑھی اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھی۔

۲۱۲۳/۱۲۵۹- عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَاَلْتُ طَاوُسًا عَنِ السُّبْحَةِ فِي السَّفَرِ قَالَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقٍ جَالِسًا، فَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ وَطَاوُسٌ يَسْمَعُ حَدَّثَنَا طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَكَمَا تُصَلِّي فِي الْحَضَرِ قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا فَصَلِّ فِي السَّفَرِ قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا، قَالَ وَكِيعٌ مَرَّةً وَّصَلِّهَا فِي السَّفَرِ.

حضرت اسامہ بن زید (لیثی) کا بیان ہے کہ میں نے حضرت طاؤس سے سفر میں نفل نماز کے بارے میں پوچھا اور اس وقت حسن بن مسلم بن یناق بھی بیٹھے ہوئے تھے تو حسن بن مسلم کہنے لگے، درآں حالیکہ طاؤس سن رہے تھے کہ ہم سے طاؤس نے حدیث بیان کی کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضر اور سفر کی نماز کو فرض کیا، پس جس طرح تم حضر میں فرض نماز سے پہلے اور اس کے بعد نفل نماز پڑھتے ہو، سفر میں بھی فرض نماز سے پہلے اور اس کے بعد نفل نماز پڑھو۔ وکیع کی ایک روایت میں ہے: اور تم سفر میں نفل نماز پڑھو۔

۲۱۲۴/۱۲۶۰- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم

اللّٰہُ عَنہُ قَالَ سَافَرْتُ مَعَ النَّبِیِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَمَانِیَۃَ عَشَرَ سَفَرًا فَلَمْ اَرَہُ تَرَکَ الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ الظُّھْرِ.

ﷺ کے ساتھ اٹھارہ سفر کیے تو میں نے آپ (ﷺ) کو ظہر (کی فرض نماز) سے پہلے کی دو رکعتوں کو چھوڑتے ہوئے نہیں دیکھا۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فِی اسْتِحْبَابِ صَلٰوۃِ الْوِتْرِ وَالتَّھَجُّدِ بِاللَّیْلِ فِی السَّفَرِ

فصل ثانی: سفر میں رات کو نمازِ وتر اور نمازِ تہجد پڑھنے کا استحباب

۲۱۲۵/۱۲۶۱- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھُمَا قَالَ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃَ فِی السَّفَرِ رَکْعَتَیْنِ وَھِیَ تَمَامٌ وَّالْوِتْرُ فِی السَّفَرِ سُنَّۃٌ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سفر میں نماز کی دو رکعتیں مقرر فرمائیں اور یہی پوری نماز ہے، اور سفر میں وتر پڑھنا سنت ہے۔

۲۱۲۶/۱۲۶۲- عَنْ جَابِرٍ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ یُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یُصَلِّیْ فِی السَّفَرِ اِلَّا رَکْعَتَیْنِ غَیْرَ اَنَّہُ کَانَ یَتَھَجَّدُ مِنَ اللَّیْلِ، قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ لِسَالِمٍ کَانَا یُوَاتِرَانِ ؟ قَالَ نَعَمْ.

حضرت جابر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سالم بن عبداللہ کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں صرف دو رکعت نماز (فرض) پڑھا کرتے تھے، البتہ رات کو تہجد کی نماز پڑھتے تھے۔ جابر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سالم سے پوچھا: کیا وہ دونوں (نبی کریم ﷺ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) نمازِ وتر بھی پڑھتے تھے؟ انہوں نے بتایا: ہاں! (پڑھتے تھے)۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِیْمَنْ رَوٰی عَدَمَ صَلٰوۃِ التَّطَوُّعِ فِی السَّفَرِ

فصل ثالث: سفر میں نفلی نماز نہ پڑھنے کے بارے میں مرویات

۲۱۲۷/۱۲۶۳- عَنْ عِیْسَی بْنِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَصَلَّیْنَا الْفَرِیْضَۃَ فَرَاٰی بَعْضَ وَلَدِہٖ یَتَطَوَّعُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ فِی السَّفَرِ فَلَمْ یُصَلُّوْا قَبْلَھَا وَلَا بَعْدَھَا، قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَلَوْ تَطَوَّعْتُ لَاَتْمَمْتُ (وَعَنْہُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) حَدَّثَنِیْ اَبِیْ اَنَّہُ قَالَ کُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِیْ سَفَرٍ فَصَلَّی الظُّھْرَ وَالْعَصْرَ رَکْعَتَیْنِ، ثُمَّ قَامَ اِلٰی طِنْفَسَۃٍ لَہُ فَرَاٰی نَاسًا یُّسَبِّحُوْنَ بَعْدَھَا، فَقَالَ مَا یَصْنَعُ ھٰؤُلَاءِ؟ قُلْتُ یُسَبِّحُوْنَ قَالَ لَوْ کُنْتُ مُصَلِّیًا قَبْلَھَا اَوْ

حضرت عیسیٰ بن حفص بن عاصم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نکلے تو ہم نے فرض نماز پڑھی اور انہوں نے اپنے کسی بیٹے کو نفل نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے سفر میں نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان (رضی اللہ عنہم) ان سب حضرات کے ساتھ نماز پڑھی تو ان سب حضرات نے نہ تو فرض نماز سے پہلے کوئی نوافل پڑھے اور نہ ہی اس کے بعد نوافل پڑھے، پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر میں نفل نماز پڑھتا تو پوری نماز پڑھتا (قصر نہ کرتا)۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے:) انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک سفر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا اور آپ نے ظہر اور عصر کی نماز دو، دو رکعات پڑھی، پھر آپ اٹھ کر اپنی بچھی ہوئی چٹائی کی

بَعْدَهَا لَا تَمَّمْتُهَا، صَحِبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى قُبِضَ فَكَانَ لَا يَزِيْدُ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ، وَأَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى قُبِضَ فَكَانَ لَا يَزِيْدُ عَلَيْهِمَا، وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ كَذٰلِكَ.

طرف آئے تو آپ نے لوگوں کو فرض نماز کے بعد نوافل پڑھتے ہوئے دیکھا اور پوچھا کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے بتایا کہ یہ لوگ نوافل (سنتیں) پڑھ رہے ہیں، آپ نے فرمایا: اگر میں قصر نماز سے پہلے یا اس کے بعد نوافل پڑھتا تو فرض نماز پوری (چار رکعات) پڑھتا، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہا ہوں تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تاحیات (سفر میں) دو رکعات سے زیادہ نہیں پڑھیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہا ہوں تو آپ نے بھی تاحیات (سفر میں) دو رکعات سے زیادہ نہیں پڑھیں اور میں حضرت عمر اور حضرت عثمان (رضی اللہ عنہما) کی صحبت میں رہا ہوں تو انہوں نے بھی ایسا ہی کیا۔

ف: اس باب کی احادیث سفر میں وتر، نمازِ تہجد اور دیگر نوافل (سنن) پڑھنے کی دلیل ہے، سفر میں وتر تو فرائض کی طرح ہر حالت میں پڑھے جائیں گے، لیکن سنتوں کے بارے میں فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ سفر میں اگر امن ہو تو سنتیں پڑھی جائیں اور حالتِ خوف (جنگ وغیرہ) میں سنتیں نہ پڑھی جائیں اور حالت امن میں اگر ہمت ہو تو نوافل کو نہ چھوڑا جائے، اگرچہ سفر میں نوافل نہ پڑھنے کی رخصت ہے، لیکن سفر میں نوافل پڑھنے کی بہت بڑی فضیلت ہے، اس فضیلت سے محروم نہیں رہنا چاہیے۔

اَبْوَابُ صَلٰوةِ الْمَرِيْضِ وَصَلٰوةِ الْقَاعِدِ

بیمار اور بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا بیان

۱- بَابُ مَنْ لَّمْ يَقْدِرْ عَلَى الْقِيَامِ لِمَرَضٍ أَوْ نَحْوِهٖ يُصَلِّيْ كَيْفَمَا يَسْتَطِيْعُ وَلَهٗ مِثْلُ أَجْرِ الْقَائِمِ

جو شخص بیماری وغیرہ کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی قدرت نہیں رکھتا، وہ جس طرح نماز پڑھے گا اس کے لیے کھڑے ہونے والے کے برابر اجر ہوگا

۲۱۲۸/۱۲۶٤- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ يُصَابُ بِبَلَاءٍ فِيْ جَسَدِهٖ إِلَّا أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَلَائِكَةَ الَّذِيْنَ يَحْفَظُوْنَهٗ فَقَالَ اكْتُبُوْا لِعَبْدِيْ كُلَّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ مَّا كَانَ يَعْمَلُ مِنْ خَيْرٍ مَا كَانَ فِيْ وِثَاقِيْ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب لوگوں میں سے کوئی شخص جسمانی تکلیف میں مبتلا ہے تو جو فرشتے اس کی حفاظت کرتے ہیں، ان کو اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ میرا بندہ جب تک تکلیف میں مبتلا (بیمار) ہے اس وقت تک اس کے وہ نیک اعمال لکھتے رہو جو وہ دن اور رات کو (تندرستی کی حالت میں) کیا کرتا تھا۔

۲۱۲۹/۱۲٦٥- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بِيَ النَّاصُوْرُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا،

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں ناسور (ہمیشہ بہنے والے زخم) کی بیماری میں مبتلا تھا، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (اس بیماری کی حالت میں) نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھو، اگر کھڑے نہیں ہو سکتے تو بیٹھ کر نماز پڑھو

فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ.

اور اگر بیٹھ بھی نہیں سکتے تو پہلو کے بل لیٹ کر نماز پڑھو۔

۲۱۳۰/۱۲۶۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَهُ مِنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَقَطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوْدُهُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى قَاعِدًا وَّصَلَّيْنَا قُعُوْدًا، فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا، وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً، فَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا أَجْمَعُوْنَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ گھوڑی سے گر پڑے اور آپ (ﷺ) کا دایاں پہلو زخمی ہو گیا، ہم آپ (ﷺ) کی عیادت کے لیے آپ (ﷺ) کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، پس نماز کا وقت ہو گیا تو آپ ﷺ نے بیٹھ کر نماز پڑھی تو ہم نے بھی بیٹھ کر نماز پڑھی، جب آپ (ﷺ) نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا: امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے تاکہ اس کی اقتداء کی جائے، سو جب وہ تکبیر (اللہ اکبر) کہے تو تم بھی تکبیر کہو، جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، سفیان نے ایک روایت میں کہا: جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو، جب وہ ''**سمع اللّٰہ لمن حمدہ**'' کہے تو تم ''**ربنا ولك الحمد**'' کہو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۲۱۳۱/۱۲۶۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَرَسٍ عَلٰى جِذْعِ نَخْلَةٍ فَانْفَكَّتْ قَدَمُهُ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَعُوْدُهُ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّيْ، فَصَلَّيْنَا بِصَلٰوتِهِ وَنَحْنُ قِيَامٌ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا، وَإِنْ صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا، وَلَا تَقُوْمُوْا وَهُوَ جَالِسٌ كَمَا يَفْعَلُ أَهْلُ فَارِسٍ بِعُظَمَائِهَا.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ گھوڑی سے کھجور کے تنے پر گر پڑے اور آپ ﷺ کے قدم شریف کی ہڈی جوڑ سے الگ ہو گئی، ہم آپ ﷺ کی عیادت کے لیے حاضر ہوئے تو ہم نے آپ (ﷺ) کو (بیٹھ کر) نماز پڑھتے ہوئے پایا تو ہم نے آپ (ﷺ) کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھی، جب آپ (ﷺ) نماز پڑھ چکے تو فرمایا: امام اس لیے ہوتا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے، سو اگر وہ (امام) کھڑے ہو کر نماز پڑھائے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو اور تم کھڑے نہ ہو جبکہ امام بیٹھا ہوا ہو، جس طرح اہل فارس اپنے سرداروں کے ساتھ کرتے ہیں (کہ ان کے سردار بیٹھے ہوتے ہیں اور وہ ان کے سامنے تعظیماً کھڑے رہتے ہیں)۔

۲۱۳۲/۱۲۶۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّاسُ فِيْ مَرَضِهِ يَعُوْدُوْنَهُ فَصَلّٰى بِهِمْ جَالِسًا فَجَعَلُوْا يُصَلُّوْنَ قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنِ اجْلِسُوْا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا، وَإِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوئے تو آپ ﷺ کی عیادت کے لیے لوگ حاضر ہوئے تو آپ (ﷺ) نے ان کو بیٹھ کر نماز پڑھائی، لوگ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو آپ (ﷺ) نے ان کو بیٹھ جانے کا اشارہ فرمایا، جب آپ (ﷺ) نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: بلاشبہ امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے، سو جب امام رکوع کرے تو تم رکوع کرو، جب وہ (رکوع وسجود سے) سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۲۱۳۳/۱۲۶۹- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اٰخِرُ صَلٰوةٍ صَلاَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ بُرْدٌ مُّتَوَشِّحًا بِهٖ وَهُوَ قَاعِدٌ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آخری نماز بیٹھ کر پڑھی اور اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے جسم انور پر ایک چادر تھی، سینہ مبارک پر اس کی گرہ باندھی ہوئی تھی۔

۲۱۳۴/۱۲۷۰- عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اَنَسًا عَنْ صَلٰوةِ الْمَرِيْضِ، فَقَالَ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ قَاعِدًا فِي الْمَكْتُوْبَةِ.

حضرت مختار بن فلفل کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیمار کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ فرض نماز میں بیٹھ کر رکوع اور سجود کرے۔

۲۱۳۵/۱۲۷۱- عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ، قَالَتْ عَائِشَةُ اِنَّ اَبَابَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيْفٌ فَمَتٰى يَقُوْمُ مَقَامَكَ تُدْرِكُهُ الرِّقَّةُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَصَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ وَّصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهٗ قَاعِدًا.

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرضِ وفات میں فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، حضرت عائشہ نے عرض کیا: (یارسول اللہ!) حضرت ابوبکر نہایت ہی نرم دل آدمی ہیں، جب وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو ان پر رقت طاری ہو جائے گی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی عورتوں کی طرح ہو، ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، پس حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے نماز پڑھائی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔

۲۱۳۶/۱۲۷۲- عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ رَجُلٌ رَقِيْقٌ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ اِنَّكُنَّ صَوَاحِبَاتُ يُوْسُفَ، فَاَمَّ اَبُوْ بَكْرٍ النَّاسَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ حَيٌّ.

حضرت ابن بریدہ اپنے والد (حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیمار ہو گئے تو فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے والد نرم دل شخص ہیں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، تم تو حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی عورتوں کی طرح ہو، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کے آخری لمحات تک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے۔

احادیث باب سے متعلق اُمور وفوائد

اس باب کی احادیث سے یہ بات واضح ہوگئی کہ جب کوئی مسلمان بیمار ہوتا ہے تو وہ تندرستی کی حالت میں جو نیکیاں کیا کرتا تھا، بیماری کی حالت میں اسے ان نیکیوں کا ثواب ملتا رہتا ہے اور اس کے نامۂ اعمال میں وہ نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ بیمار پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خاص انعام ہے۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اذا مرض العبد او سافر کتب له مثل ما کان یعمل مقیما صحیحا. (صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۲۰) جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو اس کے وہی (نیک) اعمال لکھے جاتے ہیں جو وہ اپنے وطن میں اور حالت تندرستی میں کیا کرتا تھا۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اذا کان العبد یعمل عملا صالحا فشغله عنه مرض او سفر کتب له کصالح ما کان یعمل وهو صحیح مقیم. (سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۸۴-۸۵) جب کوئی بندہ نیک عمل کرتا ہے، پھر وہ بیماری یا سفر کی وجہ سے وہ نیکی نہیں کرسکتا تو اس کے وہی نیک اعمال لکھے جاتے ہیں جو وہ حالت تندرستی اور اپنے وطن میں کیا کرتا تھا۔

یعنی بیمار آدمی تندرستی کی حالت میں جو نیکیاں کرتا تھا اور اب وہ بیماری کی وجہ سے نہیں کرسکتا تو وہ نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں۔

اور اس باب کی احادیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بیمار آدمی جب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہ ہو اور وہ بیٹھ کر فرض نماز پڑھے تو اس کی نماز درست ہے اور اسے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے اجر کے برابر اجر ملے گا۔

احادیث باب سے متعلق احکام ومسائل

☆ اگر کوئی شخص بیمار ہے اور وہ بیماری کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا تو اس صورت میں وہ بیٹھ کر نماز پڑھے اور بیٹھنے کی خاص کیفیت ضروری نہیں بلکہ بیمار جس کیفیت میں بیٹھ کر آسانی سے نماز پڑھ سکتا ہو اسی طرح بیٹھ کر نماز پڑھ لے، البتہ قبلہ رخ ہونا ضروری نہیں ہے۔

☆ ایک شخص کھڑا تو ہوسکتا ہے مگر وہ رکوع وسجود نہیں کرسکتا یا صرف سجدہ نہیں کرسکتا تو وہ بیٹھ کر اشارہ سے نماز پڑھ سکتا ہے اور سجدہ کے اشارہ میں رکوع کی بہ نسبت سر کو قدرے زیادہ جھکائے اور اگر کوئی شخص بیٹھ کر بھی نماز نہیں پڑھ سکتا تو وہ لیٹ کر اشارہ سے نماز پڑھے، خواہ دائیں کروٹ یا بائیں کروٹ لیٹ کر قبلہ رخ ہو کر پڑھے یا سیدھا چت لیٹ کر قبلہ کی طرف پاؤں کرے اور پاؤں نہ پھیلائے کہ بے ادبی ہے، بلکہ گھٹنوں کو کھڑا رکھے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر سر کو اونچا کرے تاکہ منہ قبلہ کی طرف ہو جائے (اور چت لیٹ کر نماز پڑھنا دائیں یا بائیں کروٹ لیٹ کر پڑھنے سے افضل ہے) پھر سر کے اشارہ سے نماز پڑھے، اور اگر سر کے اشارہ سے بھی نماز پڑھنے کی قدرت نہ ہو تو نماز ساقط ہے۔

☆ تندرست آدمی نماز پڑھ رہا تھا کہ دورانِ نماز ایسی بیماری لاحق ہوگئی کہ ادائیگی ارکان پر قدرت نہ رہی تو جس طرح ہوسکے بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز کو پورا کرے، نئے سرے سے نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

☆ ایک شخص کی یہ حالت ہے کہ اگر وہ روزہ رکھتا ہے تو وہ کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا اور اگر وہ روزہ نہیں رکھتا تو وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے تو وہ روزہ رکھ لے اور نماز بیٹھ کر پڑھے۔

☆ ایک تندرست آدمی اتنے چھوٹے خیمہ میں ہے کہ وہ اس میں کھڑا نہیں ہوسکتا جبکہ باہر بارش اور کیچڑ ہے تو وہ (خیمہ میں) بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے، اسی طرح اگر کھڑے ہونے میں دشمن (یا درندے وغیرہ) کا خوف ہے تو وہ بھی بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے۔

☆ جو شخص بیمار ہو اور وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہ ہو اور وہ بیٹھ کر لوگوں کی امامت کرے تو اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز ہے جبکہ لوگ اس کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھیں۔

٢- بَابٌ مَّنْ قَدَرَ عَلَى الْقِيَامِ بِمَشَقَّةٍ فِي الْفَرْضِ اَوِ النَّفْلِ وَصَلّٰى قَاعِدًا فَصَلٰوتُهٗ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلٰوةِ الْقَائِمِ

فرض یا نفل نماز میں مشقت کے ساتھ کھڑا ہونے پر قدرت رکھنے والے کا حکم (بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ثواب' کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی بہ نسبت آدھا ہے)

٢١٣٧/١٢٧٣- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهِيَ مَحَمَّةٌ فَحُمَّ النَّاسُ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَالنَّاسُ قُعُوْدٌ يُّصَلُّوْنَ' فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْقَاعِدِ نِصْفُ صَلٰوةِ الْقَائِمِ فَتَجَشَّمَ النَّاسُ الصَّلٰوةَ قِيَامًا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے' اور اس وقت مدینہ منورہ میں بخار کی وباء پھیلی ہوئی تھی اور لوگ بخار میں مبتلا تھے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور لوگ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ثواب' کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی بہ نسبت آدھا ہے تو لوگوں نے تکلیف ومشقت کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔

٢١٣٨/١٢٧٤- وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاسٍ وَّهُمْ يُصَلُّوْنَ قُعُوْدًا مِّنْ مَّرَضٍ فَقَالَ اِنَّ صَلٰوةَ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلٰوةِ الْقَائِمِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے پاس تشریف لے گئے اور اس وقت وہ بیماری کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ثواب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی بہ نسبت آدھا ہے۔

٢١٣٩/١٢٧٥- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلًا ذَا اَسْقَامٍ كَثِيْرَةٍ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوتِيْ قَاعِدًا قَالَ صَلٰوتُكَ قَاعِدًا عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلٰوتِكَ قَائِمًا' وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ مُضْطَجِعًا عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَاعِدًا.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں بہت ساری بیماریوں میں مبتلا تھا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نے فرمایا: تمہارے بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ثواب تمہارے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کے مقابلے میں آدھا ہے' اور لیٹ کر نماز پڑھنے والے کو بیٹھ کر نماز کر نماز پڑھنے والے کے مقابلے میں آدھا ثواب ملتا ہے۔

٢١٤٠/١٢٧٦- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ كُنْتُ شَاكِيًا بِفَارِسٍ فَكُنْتُ اُصَلِّيْ قَاعِدًا' فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا' فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا وَّلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا' فَاِذَا قَرَاَ قَائِمًا رَكَعَ اَوْ خَشَعَ قَائِمًا' وَاِذَا قَرَاَ قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا.

حضرت عبداللہ بن شقیق کا بیان ہے کہ میں ملک فارس میں بیمار ہو گیا تھا جس کی وجہ سے میں بیٹھ کر نماز پڑھتا تھا' میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس (بیٹھ کر نماز پڑھنے کے) بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لمبی رات تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور لمبی رات تک بیٹھ کر نماز پڑھتے اور جب کھڑے ہو کر قراءت کرتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر قراءت کرتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے۔

٢١٤١/١٢٧٧- عَنْ مُّجَاهِدٍ اَنَّ السَّائِبَ سَاَلَ عَائِشَةَ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اُصَلِّيَ اِلَّا جَالِسًا

حضرت مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت سائب (بن عبداللہ) نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ میں بیٹھ کر ہی نماز پڑھ سکتا ہوں (کھڑے ہو کر

فَكَيْفَ تَرَيْنَ؟ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صَلٰوةُ الرَّجُلِ جَالِسًا مِّثْلُ نِصْفِ صَلٰوتِهِ قَائِمًا.

نماز نہیں پڑھ سکتا)' تو اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ثواب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی بہ نسبت آدھا ہے۔

ف: اس باب کی احادیث میں اس بات کا ثبوت ہے کہ اگر کوئی مریض مشقت سے کھڑے ہو کر فرض نماز پڑھ سکتا ہے اور وہ بیٹھ کر فرض نماز پڑھتا ہے تو اگر چہ اس کی نماز درست ہے' بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے مگر ثواب آدھا ملے گا' البتہ اگر کوئی شخص معذور ہے' اس کے لیے کھڑا ہونا ناممکن ہے تو اس کے بیٹھ کر نماز پڑھنے سے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی' اسے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے اجر کے برابر ثواب ملے گا' نماز خواہ فرض ہو' واجب ہو یا نفل۔

جمہور ائمہ کے نزدیک سنن مؤکدہ اور ہر قسم کے نوافل قیام پر قدرت کے باوجود بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ پہلے بیٹھ کر نفل پڑھنا شروع کرے' پھر کھڑا ہو جائے یا پہلے کھڑے ہو کر پڑھنا شروع کرے اور پھر بیٹھ جائے' البتہ صبح کی دو رکعت سنت مؤکدہ کو قیام پر قدرت کے باوجود بیٹھ کر پڑھنا جائز نہیں ہے۔

٣- بَابُ جَوَازِ التَّطَوُّعِ مِنْ جُلُوْسٍ لِغَيْرِ عُذْرٍ وَّتَنْصِيفِ اَجْرِهِ لِغَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بغیر عذر کے نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے کا جواز نبی کریم ﷺ کو پورا ثواب ملتا ہے' خواہ کھڑے ہو کر پڑھیں یا بیٹھ کر پڑھیں

۲۱٤۲/۱۲۷۸- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ جَالِسًا' قُلْتُ لَهُ حُدِّثْتُ اَنَّكَ تَقُوْلُ صَلٰوةُ الْقَاعِدِ عَلٰى نِصْفِ صَلٰوةِ الْقَائِمِ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ كَمِثْلِكُمْ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بیٹھ کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو میں نے آپ (ﷺ) کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ثواب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کے مقابلے میں آدھا ہے (جبکہ آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں)' آپ (ﷺ) نے فرمایا: یقیناً میں تمہاری مثل نہیں ہوں۔

۲۱٤۳/۱۲۷۹- عَنِ السَّائِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلٰوةِ الْقَائِمِ.

حضرت سائب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ثواب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی بہ نسبت آدھا ہے۔

۲۱٤٤/۱۲۸۰- وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَحَدَّثَتْنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلٰوةِ الْقَائِمِ.

حضرت سائب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو انہوں نے ہمیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ثواب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی بہ نسبت آدھا ہے۔

٤- بَابُ تَطَوُّعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا

نبی کریم ﷺ کا بیٹھ کر نوافل پڑھنا

۲۱۴۵/۱۲۸۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ كَثِيْرًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ وَهُوَ جَالِسٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ کثرت بیٹھ کر (نفل) نماز پڑھتے تھے۔

۲۱۴۶/۱۲۸۲- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ وَالَّذِيْ تَوَفّٰى نَفْسَهٗ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا تُوُفِّيَ حَتّٰى كَانَتْ أَكْثَرُ صَلٰوتِهٖ قَاعِدًا إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ، وَكَانَ أَعْجَبُ الْعَمَلِ إِلَيْهِ الَّذِيْ يَدُوْمُ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِنْ كَانَ يَسِيْرًا.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس ذات کی قسم جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان قبض کی! نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت تک اس دنیا سے رخصت نہیں ہوئے جب تک کہ فرض نمازوں کے سوا اکثر نمازیں بیٹھ کر نہیں پڑھنے لگے، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نزدیک پسندیدہ ترین وہ عمل تھا جس کو بندہ ہمیشہ کرے، اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔

۲۱۴۷/۱۲۸۳- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَائِمًا وَّقَاعِدًا وَّحَافِيًا وَّمُتَنَعِّلًا (زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ) وَيَنْفَتِلُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر، بیٹھ کر، ننگے پاؤں اور جوتا پہن کر نماز پڑھتے تھے۔ (اور ایک روایت میں یہ زیادہ ہے:) اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی نماز سے دائیں اور بائیں جانب پھرتے تھے۔

فَصْلٌ مِّنْهُ فِيْ صِفَةِ تَطَوُّعِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا

فصل: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نفل نماز بیٹھ کر پڑھنے کا طریقہ

۲۱۴۸/۱۲۸۴- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا لَمْ تَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا حَتّٰى أَسَنَّ، فَكَانَ يَقْرَأُ قَاعِدًا حَتّٰى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ نَحْوًا مِّنْ ثَلَاثِيْنَ أَوْ أَرْبَعِيْنَ آيَةً ثُمَّ رَكَعَ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِذَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ قِرَاءَتِهٖ قَدْرَ مَا يَكُوْنُ ثَلَاثِيْنَ أَوْ أَرْبَعِيْنَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ.

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رات کی نماز اس وقت بیٹھ کر پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا جب تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بوڑھے نہیں ہو گئے، پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بیٹھ کر قراءت کرتے، اور جب رکوع کرنے کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو جاتے اور تیس یا چالیس کے قریب آیات پڑھتے، پھر رکوع کرتے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے اور بیٹھ کر ہی قراءت کرتے اور جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی قراءت سے تیس یا چالیس آیات کی مقدار باقی رہ جاتی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کھڑے ہو کر قراءت کرتے، پھر رکوع کرتے، پھر سجدہ کرتے اور پھر دوسری رکعت میں اسی طرح کرتے۔

۲۱۴۹/۱۲۸۵- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلّٰى قَائِمًا رَكَعَ قَائِمًا،

حضرت عبداللہ بن شقیق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی کھڑے ہو کر کرتے اور جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو رکوع بھی بیٹھ کر کرتے۔

وَإِذَا صَلّٰى قَاعِدًا رَكَعَ قَاعِدًا.

۲۱۵۰/۱۲۸۶- عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ لَمْ أَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ جَالِسًا قَطُّ حَتّٰى إِذَا كَانَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ أَوْ بِعَامَيْنِ فَكَانَ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ جَالِسًا وَيَقْرَأُ السُّوْرَةَ فَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا.

حضرت سیّدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے وصال سے صرف ایک یا دو سال پہلے بیٹھ کر نوافل پڑھتے ہوئے دیکھا ہے، پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بیٹھ کر نوافل پڑھتے اور لمبی سے لمبی سورت کو ترتیل سے پڑھتے تھے۔

أَبْوَابُ صَلٰوةِ الْجَمَاعَةِ

باجماعت نماز پڑھنے کا بیان

۱- بَابٌ مَّا وَرَدَ فِي فَضْلِهَا

باجماعت نماز پڑھنے کی فضیلت سے متعلق مروی احادیث

۲۱۵۱/۱۲۸۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيْدُ عَنْ صَلٰوتِهِ فِي بَيْتِهِ وَصَلٰوتِهِ فِي سُوْقِهِ بِضْعًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً، وَذٰلِكَ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيْدُ إِلَّا الصَّلٰوةَ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلٰوةُ لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَّحُطَّ بِهَا عَنْهُ خَطِيْئَةٌ حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلٰوةٍ مَّا كَانَتِ الصَّلٰوةُ هِيَ تَحْبِسُهُ، وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّوْنَ عَلٰى أَحَدِهِمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلّٰى فِيْهِ يَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ، مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا، گھر اور بازار میں نماز پڑھنے کی بہ نسبت بیس سے زیادہ درجہ افضل ہے، کیونکہ جب تم میں سے کوئی شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر وہ صرف نماز پڑھنے کے ارادہ سے مسجد میں آتا ہے، محض نماز پڑھنے کے لیے نکلتا ہے تو مسجد میں پہنچنے تک اس کے ہر قدم کے بدلے میں اس کا ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے، پھر جب وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے تو جب تک وہ نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے، اس وقت تک وہ نماز میں ہی شمار ہوتا ہے، اور جب تک وہ نماز کی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے، اس وقت تک اس کے لیے فرشتے دعا کرتے رہتے ہیں، جب تک کہ وہ کسی کو (قول یا فعل سے) ایذاء نہ دے یا جب تک کہ وہ بے وضو نہ ہو جائے، اور فرشتے یوں دعا کرتے رہتے ہیں: اے اللہ! اس کو بخش دے! اے اللہ! اس پر رحم فرما! اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما!

۲۱۵۲/۱۲۸۸- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ غَدًا مُّسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ فَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ الْهُدٰى وَمَا مِنْكُمْ إِلَّا وَلَهُ مَسْجِدٌ فِي بَيْتِهِ،

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص کل (قیامت کے دن) حالت اسلام میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ جہاں اذان دی جاتی ہے وہ وہاں ان فرض نمازوں کی حفاظت کرے (جماعت کے ساتھ نماز پڑھے) کیونکہ یہ (جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا) سنن ہدیٰ (سنت مؤکدہ) ہیں، اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے سنن ہدیٰ مشروع فرمائی ہیں، تم میں سے ہر ایک

وَلَوْ صَلَّيْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّيْ هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِيْ بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِيْ وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمٌ نِفَاقُهُ وَلَقَدْ رَأَيْتُ الرَّجُلَ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَأْتِيْ مَسْجِدًا مِنَ الْمَسَاجِدِ فَيَخْطُوْ خُطْوَةً إِلَّا رُفِعَ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حُطَّ بِهَا عَنْهُ خَطِيْئَةٌ وَكُتِبَتْ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ، حَتّٰى أَنْ كُنَّا لَنُقَارِبُ بَيْنَ الْخُطَا وَإِنَّ فَضْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ فِيْ جَمَاعَةٍ عَلٰى صَلٰوتِهِ وَحْدَهُ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً.

کے لیے اس کے گھر میں مسجد ہے اور اگر تم نے اپنے گھروں میں نماز پڑھی جس طرح یہ پیچھے رہ جانے والا (تارک جماعت) اپنے گھر میں نماز پڑھتا ہے تو تم اپنے نبی کریم (ﷺ) کی سنت کو چھوڑ دو گے اور اگر تم نے اپنے نبی کریم (ﷺ) کی سنت کو چھوڑ دیا تو تم گمراہ ہو جاؤ گے میں یہ سمجھتا ہوں کہ جماعت کو چھوڑنے والا (جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھنے والا) ہی ایسا منافق ہوتا ہے جس کا نفاق ظاہر ہوتا ہے اور میں نے دیکھا کہ ایک شخص کو دو آدمیوں کے سہارے (مسجد میں) لایا جاتا اور اس کو صف میں کھڑا کر دیا جاتا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر وہ مساجد میں سے کسی مسجد میں جاتا ہے تو اس کے ہر قدم کے بدلہ میں ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے اور اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے حتیٰ کہ ہم قدموں کو ایک دوسرے کے قریب کر کے چلتے تھے اور بلاشبہ کسی شخص کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

٢١٥٣/١٢٨٩- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفْضُلُ الصَّلٰوةُ فِي الْجَمِيْعِ صَلٰوةَ الرَّجُلِ وَحْدَهُ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ وَيَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ اقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ ﴿وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا۝﴾ (بنی اسرائیل:٧٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے پچیس گنا افضل ہے اور رات اور دن کے فرشتے صبح کی نماز میں جمع ہوتے ہیں پھر حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو: (ترجمہ) ''اور صبح کی نماز پڑھو بلاشبہ صبح کی نماز میں (قرآن کی تلاوت پر) فرشتے حاضر کیے جاتے ہیں۝'' (بنی اسرائیل:٧٨)

٢١٥٤/١٢٩٠- وَعَنْهُ أَيْضًا أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ يَعْلَمُ أَنَّهُ إِذَا شَهِدَ الصَّلٰوةَ مَعِيْ كَانَتْ لَهُ أَعْظَمُ مِنْ شَاةٍ سَمِيْنَةٍ أَوْ شَاتَيْنِ لَفَعَلَ، فَمَا يُصِيْبُ مِنَ الْأَجْرِ أَفْضَلُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی شخص کو یہ معلوم ہو جائے کہ جب وہ میرے ساتھ جماعت کے ساتھ نماز پڑھے گا تو اسے (اس کے عوض) بڑی اور موٹی ایک یا دو بکریاں ملیں گی تو وہ (اس لالچ میں) ضرور جماعت کے ساتھ نماز پڑھے گا، تو جو اجر و ثواب سب سے افضل ہے وہ اسے حاصل کیوں نہیں کرتا۔

٢١٥٥/١٢٩١- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِي الْجَمِيْعِ تَزِيْدُ عَلٰى صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ سَبْعًا وَعِشْرِيْنَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے کی بہ نسبت ستائیس گنا زیادہ ثواب ہے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تم میں سے کسی کے تنہا نماز پڑھنے کی بہ نسبت ستائیس درجہ زیادہ افضل ہے۔

صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ اَحَدِكُمْ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً.

۲۱۵۶/۱۲۹۲- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفْضُلُ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ عَلَى الْوَحْدَةِ سَبْعًا وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے کی بہ نسبت ستائیس درجہ زیادہ افضل ہے۔

۲۱۵۷/۱۲۹۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ فُضِّلَتِ الْجَمَاعَةُ عَلٰى صَلٰوةِ الْفَذِّ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے کے مقابلے میں پچیس گنا زیادہ فضیلت ہے۔

۲۱۵۸/۱۲۹۴- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ صَلٰوةِ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ عَلٰى صَلٰوتِهٖ وَحْدَهٗ بِضْعٌ وَّعِشْرُوْنَ دَرَجَةً (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمْعِ تَفْضُلُ عَلٰى صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ خَمْسَةً وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفًا كُلُّهَا مِثْلُ صَلٰوتِهٖ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آدمی کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے کی بہ نسبت بیس سے زیادہ درجہ فضیلت رکھتا ہے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) اللہ تعالیٰ کے نبی (سیّدنا محمد) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے کی بہ نسبت پچیس گنا فضیلت رکھتا ہے' یہ سب اس کی نماز کے مثل ہے۔

۲۱۵۹/۱۲۹۵- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوةِ اَحَدِكُمْ وَحْدَهٗ بِخَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ جُزْءًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا تم میں سے کسی کے تنہا نماز پڑھنے کے مقابلے میں پچیس گنا افضل ہے۔

۲۱۶۰/۱۲۹۶- وَعَنْهُ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مِثْلَ اَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا اَوْ حَضَرَهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا' پھر وہ (با جماعت نماز پڑھنے کے ارادہ سے مسجد کی طرف) چل پڑا اور اس نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ چکے ہیں (جماعت ہو چکی ہے) یا وہ جماعت میں شریک ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اسے جماعت میں شریک ہونے والے تمام نمازیوں کی نماز کے اجر کے برابر ثواب عطا فرمائے گا اور ان کے اجر وثواب میں بھی کچھ کمی نہ ہو گی۔

۲- بَابُ التَّرْغِيْبِ فِيْ حُضُوْرِ الْجَمَاعَةِ فِي الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ

عشاء اور فجر کی نماز با جماعت پڑھنے کی ترغیب

۲۱۶۱/۱۲۹۷- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى 'الِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَهُوَ كَمَنْ قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَهُوَ كَمَنْ قَامَ اللَّيْلَ كُلَّهُ.

۲۱۶۲/۱۲۹۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى 'الِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْ صَلٰوةِ الْعَتَمَةِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا.

۲۱۶۳/۱۲۹۹- عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقَالَ شَاهِدٌ فُلَانٌ؟ فَقَالُوْا لَا، فَقَالَ شَاهِدٌ فُلَانٌ؟ فَقَالُوْا لَا، فَقَالَ شَاهِدٌ فُلَانٌ؟ فَقَالُوْا لَا، فَقَالَ اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلٰوتَيْنِ مِنْ اَثْقَلِ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا، وَالصَّفُّ الْمُقَدَّمُ عَلٰى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ فَضِيْلَتَهُ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلَيْنِ اَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِهِ مَعَ رَجُلٍ، وَمَا كَانَ اَكْثَرَ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ شَاهِدٌ فُلَانٌ؟ فَسَكَتَ الْقَوْمُ، قَالُوْا نَعَمْ وَلَمْ يَحْضُرْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَثْقَلَ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ (فَذَكَرَ نَحْوَ مَا تَقَدَّمَ وَفِيْهِ) اِنَّ صَلٰوتَكَ مَعَ رَجُلَيْنِ اَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِكَ مَعَ رَجُلٍ، وَصَلٰوتُكَ مَعَ رَجُلٍ اَزْكٰى مِنْ صَلٰوتِكَ وَحْدَكَ، وَمَا كَثُرَ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) ز قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ'الِهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْفَجْرِ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ رَاٰى مِنْ اَهْلِ الْمَسْجِدِ قِلَّةً، فَقَالَ شَاهِدٌ فُلَانٌ؟ قُلْنَا نَعَمْ حَتّٰى عَدَّ ثَلَاثَةً

فرمایا: جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے آدھی رات تک قیام کیا اور جس شخص نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی، وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے پوری رات قیام کیا (یعنی ساری رات نوافل پڑھتا رہا)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو عشاء اور صبح کی نماز با جماعت پڑھنے کی فضیلت (اور اجر عظیم) معلوم ہو جائے تو وہ ان کو با جماعت ادا کرنے کے لیے (مسجد میں) ضرور آئیں، اگر چہ انہیں کہنیوں اور گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی، پھر فرمایا: کیا فلاں شخص نماز میں شریک تھا؟ لوگوں نے عرض کیا: نہیں! پھر پوچھا: کیا فلاں شخص نماز میں شریک تھا؟ لوگوں نے عرض کیا: نہیں! پھر پوچھا: کیا فلاں شخص نماز میں شریک تھا؟ لوگوں نے عرض کیا: نہیں! پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: یہ دو نمازیں (صبح اور عشاء) منافقین پر سب نمازوں سے زیادہ بھاری ہیں، اور اگر لوگوں کو ان (صبح اور عشاء کی) نمازوں کی فضیلت معلوم ہو جائے تو وہ ان کو (با جماعت) ادا کرنے کے لیے (مسجد میں) ضرور آئیں اگر چہ انہیں گھسٹتے ہوئے آنا پڑے، اور پہلی صف (فضیلت کے اعتبار سے) فرشتوں کی صف کی مانند ہے، اگر تمہیں پہلی صف کی فضیلت معلوم ہو جائے تو تم اس کی طرف جلدی بڑھنے کی کوشش کرو، آدمی کا دو آدمیوں کے ساتھ مل کر (جماعت کے ساتھ) نماز پڑھنا ایک آدمی کے ساتھ مل کر (جماعت کے ساتھ) نماز پڑھنے کی بہ نسبت زیادہ پاکیزہ (اور زیادہ اجر وثواب کا باعث) ہے، اور دو سے زیادہ لوگوں کے ساتھ مل کر (جماعت کے ساتھ) نماز پڑھنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک انتہائی پسندیدہ ہے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی، جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا: کیا فلاں شخص نماز میں شریک تھا؟ لوگ خاموش رہے، پھر لوگوں (میں سے بعض) نے کہا: جی ہاں! (شریک تھا اور بعض نے عرض کیا:) وہ شریک نہیں تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: منافقین پر سب سے زیادہ بھاری نماز عشاء اور فجر کی نماز ہے۔ (پھر راوی نے گزشتہ حدیث کی مثل بیان کیا اور اس میں ہے:) بلاشبہ تمہارا دو آدمیوں کے ساتھ مل کر (جماعت کے ساتھ) نماز پڑھنا ایک آدمی کے

نَفَرٍ، فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ صَلٰوةٍ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَمِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ.

ساتھ مل کر نماز پڑھنے کی بہ نسبت زیادہ پاکیزگی (اور زیادہ اجر وثواب کا باعث) ہے اور تمہارا ایک آدمی کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے کی بہ نسبت زیادہ پاکیزگی ہے اور جماعت میں لوگوں کی کثرت اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔ (اور انہی سے تیسرے طریق سے مروی ہے کہ) ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی، جب آپ (ﷺ) نماز سے فارغ ہوئے تو آپ (ﷺ) کو تھوڑے نمازی نظر آئے تو فرمایا: کیا فلاں شخص نماز میں شریک تھا؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں! (شریک تھا) یہاں تک کہ آپ (ﷺ) نے تین آدمیوں کا ذکر کیا، پھر فرمایا: منافقین پر عشاء اور صبح کی نماز سے زیادہ بھاری اور کوئی نماز نہیں (یعنی ان پر سب سے زیادہ بھاری عشاء اور صبح کی نماز ہے) اور راوی نے طویل حدیث بیان کی۔

۲۱۶۴/۱۳۰۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُتَخَلِّفُوْنَ عَنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةِ الْغَدَاةِ مَا لَهُمْ فِيْهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر عشاء اور صبح کی نماز باجماعت نہ پڑھنے والوں کو ان کی فضیلت معلوم ہو جائے تو وہ ان کو (جماعت کے ساتھ) پڑھنے کے لیے ضرور آئیں، اگرچہ انہیں کہنیوں اور گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے۔

۳- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَاْكِيْدِهَا وَالْحَثِّ عَلَيْهَا

باجماعت نماز پڑھنے کی تاکید اور اس پر ترغیب

۲۱۶۵/۱۳۰۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَتَى ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْزِلِيْ شَاسِعٌ وَأَنَا مَكْفُوْفُ الْبَصَرِ وَأَنَا أَسْمَعُ الْأَذَانَ، قَالَ فَإِنْ سَمِعْتَ الْأَذَانَ فَأَجِبْ وَلَوْ حَبْوًا أَوْ زَحْفًا.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت ابن اُم مکتوم نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! میرا گھر (مسجد سے) دور ہے اور میں نابینا ہوں اور میں اذان بھی سنتا ہوں، آپ (ﷺ) نے فرمایا: اگر تم اذان سنتے ہو تو جماعت کے ساتھ نماز پڑھو اگرچہ (تمہیں) گھٹنوں یا سرین کے بل گھسٹ کر آنا پڑے۔

۲۱۶۶/۱۳۰۲- عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جِئْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتُ ضَرِيْرًا شَاسِعَ الدَّارِ وَلِيْ قَائِدٌ لَا يُلَائِمُنِيْ فَهَلْ تَجِدُ لِيْ رُخْصَةً أَنْ أُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِيْ؟ قَالَ أَتَسْمَعُ النِّدَاءَ؟ قُلْتُ نَعَمْ، قَالَ مَا أَجِدُ لَكَ رُخْصَةً

حضرت عمرو بن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! میں نابینا ہوں، میرا گھر (مسجد سے) دور ہے اور میرا قائد تو ہے مگر وہ میری مدد نہیں کرتا، تو کیا آپ مجھے گھر میں نماز پڑھنے کی رخصت دیتے ہیں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: کیا تم اذان سنتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! (اذان سنتا ہوں) فرمایا: میں تمہیں (جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھنے کی) رخصت نہیں دیتا۔

۲۱۶۷/۱۳۰۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي اَبِيْ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَسُئِلَ سُفْيَانُ عَمَّنْ قَالَ هُوَ مَحْمُوْدٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ رَجُلًا مَحْجُوْبَ الْبَصَرِ وَاِنَّهُ ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ التَّخَلُّفَ عَنِ الصَّلٰوةِ، قَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ.

حضرت محمود (بن ربیع) کا بیان ہے کہ حضرت عتبان بن مالک (رضی اللہ عنہ) نابینا شخص تھے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں (مسجد میں) باجماعت نماز نہ پڑھنے (کی رخصت) کا ذکر کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے پوچھا: کیا تم اذان سنتے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں! راوی کا بیان ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے انہیں رخصت نہیں دی۔

۲۱۶۸/۱۳۰۴- عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى (الْاَشْعَرِيِّ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ، وَاِذَا قَرَاَ الْاِمَامُ فَاَنْصِتُوْا.

حضرت ابوموسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں (نماز کی) تعلیم دی، فرمایا: جب تم نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو تو تم میں سے ایک شخص تمہیں نماز پڑھائے اور جب امام قراءت کرتے تو تم خاموش رہو۔

۲۱۶۹/۱۳۰۵- عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ اَبُوالدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَيْنَ مَسْكَنُكَ؟ قَالَ قُلْتُ فِيْ قَرْيَةٍ دُوْنَ حِمْصَ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِيْ قَرْيَةٍ لَّا يُؤَذَّنُ وَلَا تُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلٰوةُ اِلَّا اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَاِنَّ الذِّئْبَ يَاْكُلُ الْقَاصِيَةَ.

حضرت معدان بن ابوطلحہ یعمری کا بیان ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا: تم کہاں رہتے ہو؟ میں نے کہا کہ حمص کے قریب ایک بستی میں رہتا ہوں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس بستی میں تین آدمی ہوں اور اس میں نہ اذان دی جاتی ہو اور نہ ہی نماز (باجماعت) پڑھی جاتی ہو تو ان لوگوں پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے، پس تم پر جماعت لازم ہے، کیونکہ (ریوڑ سے بچھڑی ہوئی) اکیلی بکری کو بھیڑیا کھا جاتا ہے۔

۲۱۷۰/۱۳۰۶- عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ يَاْخُذُ الشَّاةَ الْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ فَاِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ وَالْمَسْجِدِ.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شیطان، انسان کا بھیڑیا ہے جس طرح بکری کا بھیڑیا ہوتا ہے کہ وہ (بھیڑیا) ریوڑ سے بچھڑی ہوئی اور اس سے غافل اکیلی بکری کو پکڑ لیتا ہے، پس تم لوگوں سے الگ تھلگ رہنے سے بچو، اور تم جماعت (اہل سنت اور باجماعت نماز پڑھنے)، عوام الناس (جمہور امت محمدیہ) اور مسجد کو لازم پکڑو۔

٤- بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيْدِ عَلٰى مَنْ تَخَلَّفَ عَنِ الْجَمَاعَةِ خُصُوْصًا الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ

تارک جماعت "خصوصاً عشاء اور فجر کی جماعت کے تارک" پر سختی

۲۱۷۱/۱۳۰۷- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جن لوگوں کے گھر مسجد کے اردگرد (قریب) ہیں اور وہ عشاء کی نماز جماعت

آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ لَيَنْتَهِيَنَّ رِجَالٌ مِّمَّنْ حَوْلَ الْمَسْجِدِ لَا يَشْهَدُوْنَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فِي الْجَمِيْعِ اَوْ لَاُحَرِّقَنَّ حَوْلَ بُيُوْتِهِمْ بِحُزَمِ الْحَطَبِ.

کے ساتھ نہیں پڑھتے، وہ باز آ جائیں ورنہ میں ان کے گھروں کے اردگرد لکڑیوں کے گٹھوں کو رکھ کر (ان کے گھروں کو) جلا دوں گا۔

۲۱۷۲/۱۳۰۸- **وَعَنْهُ** اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ لَا مَا فِي الْبُيُوْتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ لَاَقَمْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَاَمَرْتُ فِتْيَانِيْ يُحَرِّقُوْنَ مَا فِي الْبُيُوْتِ بِالنَّارِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر گھروں میں عورتیں اور چھوٹے بچے نہ ہوں تو میں عشاء کی نماز کی اقامت کہوں اور نوجوانوں کو حکم دوں کہ وہ گھروں میں موجود لوگوں کو آگ سے جلا دیں۔

۲۱۷۳/۱۳۰۹- **وَعَنْهُ** اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَثْقَلُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ صَلٰوةُ الْعِشَاءِ وَصَلٰوةُ الْفَجْرِ، وَلَوْ يَعْلَمُ مَا فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ الْمُؤَذِّنَ فَيُؤَذِّنُ ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اَنْطَلِقَ مَعِيْ بِرِجَالٍ مَّعَهُمْ حُزَمُ الْحَطَبِ اِلٰى قَوْمٍ يَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ بِالنَّارِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منافقین پر سب سے زیادہ بھاری نماز، عشاء اور صبح کی نماز ہے، اگر ان لوگوں کو ان نمازوں کی فضیلت وثواب معلوم ہو جائے تو وہ ان نمازوں کو (باجماعت) پڑھنے کے لیے ضرور آئیں اگرچہ انہیں گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے، میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں مؤذن کو اذان دینے کا حکم دوں، پھر ایک شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں، پھر لوگوں کے ساتھ لکڑیوں کا گٹھا لے کر ان لوگوں کے پاس جاؤں جو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے نہیں آئے تو ان کے گھروں کو آگ سے جلا دوں۔

۲۱۷۴/۱۳۱۰- **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَى الْمَسْجِدَ فَرَاٰى فِي الْقَوْمِ رِقَّةً فَقَالَ اِنِّيْ ـمُّ اَنْ اَجْعَلَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ثُمَّ اَخْرُجَ فَلَا اَقْدِرُ عَلٰى اِنْسَانٍ يَّتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ بَيْتِهِ اِلَّا اَحْرَقْتُهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ نَخْلًا وَّشَجَرًا وَّلَا اَقْدِرُ عَلٰى قَائِدٍ كُلَّ سَاعَةٍ، اَيَسَعُنِيْ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِيْ؟ قَالَ اَتَسْمَعُ الْاِقَامَةَ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَاْتِهَا.

حضرت عبداللہ بن شداد بن ہاد، حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو آپ (ﷺ) کو تھوڑے لوگ (نمازی) نظر آئے تو آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ لوگوں کے لیے امام بناؤں، پھر میں نکلوں اور جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھنے والے جس آدمی پر بھی قدرت پاؤں اس کے گھر کو جلا دوں، ابن اُم مکتوم نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے اور مسجد کے درمیان کھجوروں وغیرہ کے درخت ہیں اور میں ہر وقت قائد کی استطاعت نہیں رکھتا، کیا میرے لیے گھر میں نماز پڑھنے کی گنجائش ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: کیا تم اذان سنتے ہو؟ عرض کیا: جی ہاں! (اذان سنتا ہوں) فرمایا: پھر تم (باجماعت نماز پڑھنے کے لیے) مسجد میں ہی آؤ۔

۲۱۷۵/۱۳۱۱- **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ فِتْيَانِيْ فَيَجْمَعُوْا حَطَبًا، ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا يَّؤُمُّ النَّاسَ ثُمَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں اپنے جوانوں کو لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں، پھر ایک شخص کو جماعت کرانے کا حکم دوں، پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے تو میں ان کے گھروں کو

اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّ لَهٗ بِشُهُوْدِهَا عَرْقًا سَمِيْنًا اَوْ مِرْمَاتَيْنِ لَشَهِدَهَا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهَا لَاَتَوْهَا وَلَوْ حَبْوًا.

جلا دوں، اللہ کی قسم! اگر ان میں سے کسی شخص کو یہ معلوم ہو جائے کہ باجماعت نماز پڑھنے سے گوشت سے بھری ہوئی ایک ہڈی یا بکری کے دو کھر ملیں گے تو وہ ضرور باجماعت نماز پڑھنے آئے اور اگر لوگوں کو باجماعت نماز پڑھنے کی فضیلت معلوم ہو جائے تو وہ ضرور باجماعت نماز پڑھنے کے لیے (مسجد میں) آئیں اگرچہ انہیں گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے۔

۲۱۷۶/۱۳۱۲- **وَعَنْهُ** اَيْضًا قَالَ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَسْجِدِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ)فَرَاٰهُمْ عِزِيْنَ مُتَفَرِّقِيْنَ فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيْدًا مَّا رَاَيْنَاهُ غَضِبَ غَضَبًا اَشَدَّ مِنْهُ، قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يَّؤُمُّ النَّاسَ ثُمَّ اَتَتَبَّعَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الصَّلٰوةِ فِيْ دُوْرِهِمْ فَاُحَرِّقَهَا عَلَيْهِمْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشاء کی نماز کے وقت مسجد میں تشریف لائے) تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے لوگوں کو متفرق حلقوں میں دیکھا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس قدر سخت غضب ناک ہوئے کہ اس سے زیادہ غضب ناک ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کبھی نہیں دیکھا تھا، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے ارادہ کیا کہ میں ایک شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں، پھر میں ان لوگوں کے پاس ان کے گھروں میں جاؤں جو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے نہیں آئے تو میں ان کے گھروں کو جلا دوں۔

۲۱۷۷/۱۳۱۳- **وَعَنْهُ** رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى كَادَ يَذْهَبُ ثُلُثُ اللَّيْلِ اَوْ قُرَابُهٗ قَالَ ثُمَّ جَاءَ وَفِي النَّاسِ رِقَّةٌ وَّهُمْ عِزُوْنَ فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيْدًا، ثُمَّ قَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا نَدَا النَّاسَ اِلٰى عَرْقٍ اَوْ مِرْمَاتَيْنِ لَاَجَابُوْا لَهٗ، وَهُمْ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنْ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ، لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَتَخَلَّفُ عَلٰى اَهْلِ هٰذِهِ الدُّوْرِ الَّذِيْنَ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنْ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَاُحَرِّقَهَا عَلَيْهِمْ بِالنِّيْرَانِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات عشاء میں تاخیر کر دی حتیٰ کہ رات کا تہائی حصہ یا اس کے قریب رات کا حصہ گزر گیا، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لائے اور اس وقت لوگ تھوڑے تھے اور متفرق حلقوں میں تھے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سخت غضب ناک ہوئے، پھر فرمایا: اگر ایک شخص لوگوں کو گوشت سے بھری ہوئی ایک ہڈی یا دو کھروں کی دعوت دے تو وہ اس کو قبول کر لیں اور اس نماز کی جماعت کو چھوڑ دیں، میں نے ارادہ کیا کہ ایک شخص کو حکم دوں اور وہ ان لوگوں کے پاس ان کے گھروں میں جائے جو باجماعت نماز پڑھنے نہیں آئے تو میں ان کے گھروں کو آگ سے جلا دوں۔

۲۱۷۸/۱۳۱٤- **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ (يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ، ثُمَّ اٰمُرَ بِاُنَاسٍ لَّا يُصَلُّوْنَ مَعَنَا فَنُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ ایک شخص کو نماز پڑھانے کا حکم دوں، پھر میں ان لوگوں کے گھروں کو جلانے کا حکم دوں جو ہمارے ساتھ (باجماعت) نماز نہیں پڑھتے۔

۲۱۷۹/۱۳۱۵- **عَنْ** سَهْلٍ عَنْ اَبِيْهِ (يَعْنِيْ

حضرت سہل اپنے والد (حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ) سے روایت

مُعَاذَ بْنَ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ الْجَفَاءُ كُلُّ الْجَفَاءِ وَالْكُفْرُ وَالنِّفَاقُ مَنْ سَمِعَ مُنَادِيَ اللّٰهِ يُنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ يَدْعُوْا اِلَى الْفَلَاحِ وَلَا يُجِيْبُهُ.

کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص انتہائی ظالم ناشکرا اور منافق ہے جو اللہ تعالیٰ کے منادی (مؤذن) کو نداء (اذان) دیتے ہوئے فلاح (نماز و کامیابی) کی طرف بلاتے ہوئے سنتا ہے لیکن وہ اس (اذان) کا جواب نہیں دیتا (یعنی باجماعت نماز نہیں پڑھتا)۔

۵- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاَعْذَارِ الَّتِيْ تُبِيْحُ التَّخَلُّفَ عَنِ الْجَمَاعَةِ

وہ اعذار جن کی طرف سے ترکِ جماعت جائز ہے

۲۱۸۰/۱۳۱۶- عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَادٰى بِالصَّلٰوةِ فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيْحٍ، ثُمَّ قَالَ فِيْ اٰخِرِ نِدَائِهِ اَلَا صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ اَلَا صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ اَوْ ذَاتُ رِيْحٍ فِي السَّفَرِ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ نَادٰى ابْنُ عُمَرَ بِالصَّلٰوةِ بِضَجْنَانَ ثُمَّ نَادٰى اَنْ صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَاْمُرُ الْمُنَادِيَ فَيُنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ، ثُمَّ يُنَادِيْ اَنْ صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ وَفِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيْرَةِ فِي السَّفَرِ

حضرت نافع کا بیان ہے کہ ایک رات سردی تھی اور آندھی چل رہی تھی' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اذان دی' پھر اذان کے آخر میں کہا: سنو! تم اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو' سنو! تم اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو' سنو! تم اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو' کیونکہ جب سفر میں رات کو سردی ہو یا آندھی چل رہی ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مؤذن کو یہ کہنے کا حکم دیتے: سنو! تم اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ضجنان (مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک پہاڑ) پر اذان دی' پھر نداء دی کہ تم اپنی اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو' پھر انہوں نے بتایا کہ جب سفر میں رات کو سردی یا بارش ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مؤذن کو اذان دینے کا حکم دیتے تو وہ نماز کے لیے اذان دیتا' پھر وہ یوں نداء دیتا کہ تم اپنی اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو۔

۲۱۸۱/۱۳۱۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَمُطِرْنَا، قَالَ لِيُصَلِّ مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فِيْ رَحْلِهِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ بارش ہونے لگی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم میں سے جو چاہے وہ اپنی قیام گاہ میں نماز پڑھ لے۔

۲۱۸۲/۱۳۱۸- عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَادٰى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ مَطِيْرٍ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ.

حضرت عمرو بن اوس ایک ایسے شخص سے روایت کرتے ہیں جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مؤذن نے حدیث سنائی' انہوں نے بیان کیا کہ بارش کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مؤذن نے یہ نداء دی: سنو! تم قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو۔

۲۱۸۳/۱۳۱۹- عَنْ نُعَيْمِ بْنِ النَّحَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نُوْدِيَ بِالصُّبْحِ فِيْ يَوْمٍ بَارِدٍ وَاَنَا فِيْ

حضرت نعیم بن نحام رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ سرد دن میں صبح کی اذان ہوئی اور اس وقت میں اپنی بیوی کے لحاف میں لیٹا ہوا تھا تو میں

مِرْطِ امْرَأَتِي فَقُلْتُ لَيْتَ الْمُنَادِيَ قَالَ مَنْ قَعَدَ فَلَا حَرَجَ عَلَيْهِ، فَنَادٰى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ اَذَانِهِ مِمَّنْ قَعَدَ فَلَا حَرَجَ عَلَيْهِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) قَالَ سَمِعْتُ مُؤَذِّنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ وَاَنَا فِي لِحَافِي فَتَمَنَّيْتُ اَنْ يَقُولَ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ، فَلَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ ثُمَّ سَأَلْتُ عَنْهَا فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَهُ بِذٰلِكَ.

نے کہا: کاش! مؤذن یہ کہہ دے کہ جو شخص مسجد میں نہ آئے' گھر میں نماز پڑھ لے اس پر کوئی حرج نہیں' چنانچہ نبی کریم ﷺ کے مؤذن نے اذان کے آخر میں یہی کہا کہ جو شخص بیٹھ جائے (مسجد میں نہ آئے اور اپنے گھر میں ہی نماز پڑھ لے) تو اس پر کوئی حرج (گناہ) نہیں ہے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سرد رات میں نبی کریم ﷺ کے مؤذن کی اذان کو سنا اور اس وقت میں اپنے لحاف میں تھا تو میں نے تمنا کی کہ وہ (مؤذن) یہ بھی کہہ دے کہ تم اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو' پس جب وہ ''حی علی الفلاح'' تک پہنچا تو اس نے کہا: تم اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو' پھر میں نے اس کے بارے میں پوچھا تو (معلوم ہوا کہ) نبی کریم ﷺ نے اس (مؤذن) کو اس (اعلان) کا حکم دیا تھا۔

۲۱۸۴/۱۳۲۰- عَنْ سَمُرَةَ (بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ اَلصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ.

حضرت سمرہ (بن جندب رضی اللہ) کا بیان ہے کہ غزوۂ حنین کے موقع پر دن کو بارش ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اپنی اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو۔

۲۱۸۵/۱۳۲۱- عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ بْنِ اُسَامَةَ قَالَ خَرَجْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ، فَلَمَّا رَجَعْتُ اسْتَفْتَحْتُ فَقَالَ اَبِي مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا اَبُو الْمَلِيحِ، قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَاَصَابَتْنَا سَمَاءٌ لَمْ تَبُلَّ اَسَافِلَ نِعَالِنَا، فَنَادٰى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) عَنْ اَبِيهِ اَنَّ يَوْمَ حُنَيْنٍ كَانَ مَطِيرًا قَالَ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيَهُ اَنِ الصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ.

حضرت ابوالملیح بن اسامہ کا بیان ہے کہ ایک رات بارش ہو رہی تھی کہ میں مسجد میں چلا گیا' جب میں (مسجد سے گھر) واپس آیا' دروازہ کھلوایا تو میرے والد نے پوچھا: یہ کون ہے؟ گھر والوں نے بتایا کہ یہ ابوالملیح ہے تو انہوں نے کہا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور بارش ہونے لگی' ہماری جوتیوں کے تلے بھی نہ بھیگے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے منادی (مؤذن) نے نداء دی کہ اپنی اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے:) وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ غزوۂ حنین کے دن بارش ہونے لگی تو نبی کریم ﷺ نے اپنے مؤذن کو یہ کہنے کا حکم دیا کہ اپنی اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو۔

۲۱۸۶/۱۳۲۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي اَبِي ثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ اَظُنُّهُ رَفَعَهُ قَالَ اَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادٰى فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ اَنْ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ.

حضرت ابن عون' محمد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا' ابن عون کا بیان ہے کہ میرے گمان میں حضرت ابن عباس نے مرفوعاً حدیث بیان کی ہے یعنی رسول اللہ ﷺ نے بارش کے دن مؤذن کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ اپنی اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو۔

۲۱۸۷/۱۳۲۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب شام کا کھانا رکھ دیا جائے اور جماعت بھی کھڑی ہو جائے تو تم پہلے کھانا کھاؤ۔

۲۱۸۸/۱۳۲٤- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب شام کا کھانا موجود ہو اور نماز کا وقت بھی ہو جائے تو تم پہلے کھانا کھاؤ۔

۲۱۸۹/۱۳۲۵- عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ قَالَ وَلَقَدْ تَعَشَّى ابْنُ عُمَرَ مَرَّةً وَّهُوَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ.

حضرت نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب شام کا کھانا سامنے رکھ دیا جائے اور جماعت بھی کھڑی ہو جائے تو تم پہلے کھانا کھاؤ، نافع نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک مرتبہ شام کا کھانا بھی کھا رہے تھے اور امام کی قراءت بھی سن رہے تھے۔

۲۱۹۰/۱۳۲٦- عَنْ مَّوْهُوْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَزْهَرَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رض) أَنَّهُ كَانَ يُخَالِفُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى هٰذَا؟ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوةً مَّتٰى تُوَافِقُهَا أُصَلِّيْ مَعَكَ وَمَتٰى تُخَالِفُهَا أُصَلِّيْ وَأَنْقَلِبُ إِلٰى أَهْلِيْ.

حضرت موہوب بن عبدالرحمٰن بن ازہر کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تھے، حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ان سے پوچھا: کیا وجہ ہے کہ آپ میرے پیچھے نماز نہیں پڑھتے؟ فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے کہ جب تم اس نماز کے موافق نماز پڑھتے ہو تو میں تمہارے ساتھ نماز پڑھ لیتا ہوں اور جب تم اس نماز کے خلاف نماز پڑھتے ہو تو میں (تمہارے پیچھے نماز پڑھے بغیر اپنی) نماز پڑھ کر گھر چلا جاتا ہوں۔

ف: ایسا مریض جسے مسجد تک جانے میں مشقت ہو، فالج زدہ، نابینا، اتنا بوڑھا جو مسجد تک جانے سے عاجز ہو، جس شخص کو سلسل البول کی بیماری ہو اور مسجد کے متلوث النجاست ہونے کا خدشہ ہو، سخت تاریکی، سخت بارش، سخت آندھی، راستہ میں شدید کیچڑ، مال چوری ہونے کا خوف، کسی دشمن وغیرہ کا خوف، قرض خواہ کے روکنے کا خوف بشرطیکہ وہ تنگ دست ہو، پاخانہ و پیشاب کی شدید حاجت، کھانا سامنے ہو اور بھوک لگی ہوئی ہو، قافلہ (گاڑی) کے نکل جانے کا اندیشہ، بیمار کی دیکھ بھال، ان سب صورتوں میں جماعت کو ترک کر کے گھر میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

أَبْوَابُ خُرُوْجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ لِلْجَمَاعَةِ

باجماعت نماز پڑھنے کے لیے عورتوں کا مساجد میں جانا

۱- بَابُ الْاِذْنِ لَهُنَّ بِالْخُرُوْجِ لِذٰلِكَ

باجماعت نماز پڑھنے کے لیے عورتوں کو مساجد میں جانے کی اجازت دینا

۲۱۹۱/۱۳۲۷- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ اَنْ يُصَلِّيْنَ فِي الْمَسْجِدِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بندیوں کو مسجدوں میں جانے سے نہ روکو۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بندیوں کو مسجد میں نماز پڑھنے سے نہ روکو۔

۲۱۹۲/۱۳۲۸- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ وَلْيَخْرُجْنَ تَفِلَاتٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی بندیوں کو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں جانے سے نہ روکو اور وہ خوشبو لگا کر نہ جائیں۔

۲۱۹۳/۱۳۲۹- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلُهٗ.

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی سابق حدیث کی مثل روایت کیا ہے۔

۲۱۹۴/۱۳۳۰- عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِئْذَنُوْا لِلنِّسَاءِ بِاللَّيْلِ تَفِلَاتٍ (لَيْثٌ الَّذِيْ ذَكَرَ تَفِلَاتٍ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کو رات میں خوشبو لگانے کی اجازت دے دو۔ مجاہد کہتے ہیں کہ اس حدیث میں ''تفلات'' کا ذکر لیث نامی راوی نے کیا ہے۔

۲۱۹۵/۱۳۳۱-وَعَنْهُ اَيْضًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلٌ اَهْلَهٗ اَنْ يَّاْتُوا الْمَسَاجِدَ، فَقَالَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَاِنَّا نَمْنَعُهُنَّ ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ هٰذَا، فَمَا كَلَّمَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ حَتّٰى مَاتَ.

حضرت مجاہد، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص اپنی بیوی وغیرہ کو مسجدوں میں آنے سے نہ روکے، عبداللہ بن عمر کے بیٹے (بلال بن عبداللہ) نے کہا کہ ہم ان کو روکیں گے، حضرت عبداللہ (بن عمر) نے فرمایا کہ میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سناتا ہوں اور تم یہ بات کہتے ہو، پھر حضرت عبداللہ نے اپنے بیٹے سے تاحیات کلام نہیں کیا۔

۲۱۹۶/۱۳۳۲- وَعَنْ مُّجَاهِدٍ اَيْضًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا تَمْنَعُوْا نِسَائَكُمُ الْمَسَاجِدَ بِاللَّيْلِ، فَقَالَ سَالِمٌ اَوْ بَعْضُ بَنِيْهِ وَاللّٰهِ لَا نَدَعُهُنَّ

حضرت مجاہد، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی عورتوں کو رات کے وقت مسجدوں میں جانے سے نہ روکو، ابن عمر کے بیٹے سالم نے یا ان کے کسی اور بیٹے (بلال ابن عمر) نے کہا: اللہ کی قسم! ہم ان کو (مسجدوں میں

يَتَّخِذْنَهُ دَغَلًا قَالَ فَلَطَمَ صَدْرَهُ وَقَالَ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ هٰذَا؟

جانے کی) اجازت نہیں دیں گے کہ یہ عورتیں اس سے بُرائی کا بہانہ بنالیں گی' مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے اپنے بیٹے کی یہ بات سن کر اس کے سینے پر تھپڑا مارا اور کہا کہ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث سناتا ہوں اور تم یہ بات کہتے ہو (کہ ہم اجازت نہیں دیں گے)۔

۲۱۹۷/۱۳۳۳- عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوْا نِسَائَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ قَالَ فَقَالَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بَلٰى وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ تَسْمَعُنِيْ أُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ مَا تَقُوْلُ

حضرت حبیب بن ابی ثابت' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے نہ روکو اور (نماز پڑھنے کے لیے) اُن کے گھر ان کے لیے بہتر ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ عبداللہ بن عمر کے بیٹے نے کہا: ہاں! اللہ کی قسم! ہم ان کو ضرور روکیں گے؟ عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث سناتا ہوں اور تم اپنی بات کہتے ہو۔

۲۱۹۸/۱۳۳۴- عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوْظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِذَا اسْتَأْذَنَّكُمْ فَقَالَ بِلَالٌ وَّاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ لَنَمْنَعُهُنَّ؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم عورتوں کو مسجدوں کے ثواب سے نہ روکو جبکہ وہ تم سے اجازت لیں' (ابن عمر کے بیٹے) بلال نے کہا: اللہ کی قسم! ہم ان کو ضرور روکیں گے' حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی حدیث سناتا ہوں اور تم کہتے ہو کہ ہم ان کو ضرور روکیں گے۔

۲۱۹۹/۱۳۳۵- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ (يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ) قَالَ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَجُلًا غَيُوْرًا' فَكَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ اتَّبَعَتْهُ عَاتِكَةُ ابْنَةُ زَيْدٍ فَكَانَ يَكْرَهُ خُرُوْجَهَا وَيَكْرَهُ مَنْعَهَا وَكَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَائُكُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا تَمْنَعُوْهُنَّ.

حضرت سالم بن عبداللہ (ابن عمر رضی اللہ عنہم) کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ انتہائی غیرت مند شخص تھے' پس جب آپ نماز کے لیے نکلتے تو (آپ کی بیوی) عاتکہ بنت زید بھی آپ کے پیچھے (مسجد میں) چلی جاتی تو آپ اس کا (مسجد میں) جانا بھی پسند نہیں کرتے تھے اور اس کو روکنا بھی پسند نہیں کرتے تھے اور آپ یہ حدیث بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تمہاری عورتیں نماز کے لیے (مسجد میں جانے کے لیے) تم سے اجازت مانگیں تو تم ان کو نہ روکو۔

۲۲۰۰/۱۳۳۶- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَتْ أَحَدَكُمُ امْرَأَتُهُ أَنْ تَأْتِيَ الْمَسْجِدَ فَلَا يَمْنَعْهَا' قَالَ وَكَانَتِ امْرَأَةُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تُصَلِّيْ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهَا إِنَّكِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کی عورت مسجد میں جانے کی اجازت مانگے تو وہ اس کو نہ روکے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی مسجد میں نماز پڑھتی تھیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ تم جانتی ہو کہ (تمہارا مسجد میں جاکر نماز پڑھنا) مجھے پسند نہیں ہے' وہ کہنے لگی: اللہ کی

لَتَعْلَمِيْنَ مَا أُحِبُّ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا أَنْتَهِيْ حَتّٰى تَنْهَانِيْ قَالَ فَطُعِنَ عُمَرُ وَإِنَّهَا لَفِي الْمَسْجِدِ.

قسم! میں اس وقت تک (مسجد میں جا کر نماز پڑھنے میں) باز نہیں آؤں گی جب تک کہ آپ مجھے منع نہ کر دیں' ابن عمر کا بیان ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو (خنجر سے) زخمی کیا گیا تو اس وقت بھی وہ (آپ کی بیوی عاتکہ) مسجد میں موجود تھیں۔

٢- بَابُ مَنْعِهِنَّ مِنَ الْخُرُوْجِ إِذَا خُشِيَ مِنْهُ الْفِتْنَةَ وَفَضْلِ صَلٰوتِهِنَّ فِيْ بُيُوْتِهِنَّ

جب فتنہ کا خوف ہو تو عورتوں کو مساجد میں جانا منع ہے (عورتوں کے اپنے گھروں میں نماز پڑھنے کی فضیلت)

۲۲۰۱/۱۳۳۷- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُوَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمَّتِهِ أُمِّ حُمَيْدٍ امْرَأَةِ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أُحِبُّ الصَّلٰوةَ مَعَكَ، قَالَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكِ تُحِبِّيْنَ الصَّلٰوةَ مَعِيْ، وَصَلٰوتُكِ فِيْ بَيْتِكِ خَيْرٌ لَّكِ مِنْ صَلٰوتِكِ فِيْ حُجْرَتِكِ، وَصَلٰوتُكِ فِيْ حُجْرَتِكِ خَيْرٌ لَّكِ مِنْ صَلٰوتِكِ فِيْ دَارِكِ، وَصَلٰوتُكِ فِيْ دَارِكِ خَيْرٌ لَّكِ مِنْ صَلٰوتِكِ فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِكِ، وَصَلٰوتُكِ فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِكِ خَيْرٌ لَّكِ مِنْ صَلٰوتِكِ فِيْ مَسْجِدِيْ، قَالَ فَأَمَرَتْ فَبُنِيَ لَهَا مَسْجِدٌ فِيْ أَقْصٰى شَيْءٍ مِّنْ بَيْتِهَا وَأَظْلَمِهِ فَكَانَتْ تُصَلِّيْ فِيْهِ حَتّٰى لَقِيَتِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت عبداللہ بن سوید انصاری اپنی پھوپھی حضرت اُم حمید رضی اللہ عنہا (جو حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہوں' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: مجھے معلوم ہے کہ تم میرے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہو' لیکن تمہارا اپنے گھر میں نماز پڑھنا حجرے میں نماز پڑھنے کی بہ نسبت زیادہ بہتر ہے' تمہارا اپنے حجرے میں نماز پڑھنا گھر کے صحن میں نماز پڑھنے کی بہ نسبت زیادہ بہتر ہے' تمہارا اپنے گھر کے صحن میں نماز پڑھنا اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنے کی بہ نسبت زیادہ بہتر ہے اور تمہارا اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنا میری مسجد میں نماز پڑھنے کی بہ نسبت زیادہ بہتر ہے' عبداللہ بن سوید انصاری کا بیان ہے کہ پھر انہوں (اُم حمید) نے اپنے گھر کے ایک تاریک کونے میں مسجد بنانے کا حکم دیا تو ان کے لیے (گھر کے تاریک کونے میں) مسجد بنائی گئی اور وہ اس میں نماز پڑھتی تھیں حتیٰ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جاملیں (یعنی وہ تاحیات اس گھر کی مسجد میں نماز پڑھتی رہیں)۔

۲۲۰۲/۱۳۳۸- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ خَيْرُ مَسَاجِدِ النِّسَاءِ قَعْرُ بُيُوْتِهِنَّ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کی سب سے بہتر مسجد (نماز پڑھنے کی جگہ) ان کے گھروں کی سب سے پوشیدہ جگہ ہے۔

۲۲۰۳/۱۳۳۹- عَنْ عُبَيْدٍ مَّوْلًى لِّأَبِيْ رُهْمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ لَقِيَ امْرَأَةً فَوَجَدَ مِنْهَا رِيْحَ إِعْصَارٍ طَيِّبَةً، فَقَالَ لَهَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ الْمَسْجِدَ تُرِيْدِيْنَ؟ قَالَتْ نَعَمْ، قَالَ وَلَهُ تَطَيَّبْتِ؟ قَالَتْ نَعَمْ، قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابورہم کے غلام حضرت عبید کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک عورت سے ملاقات ہوئی تو آپ نے دیکھا کہ اس سے خوشبو کے بگولے سے غبار اُڑ رہا تھا' حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے اس سے پوچھا: کیا تم مسجد میں جانا چاہتی ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں! آپ نے اس سے پوچھا: کیا تم نے مسجد کے لیے خوشبو لگائی ہے؟ اس نے کہا: جی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرَاَةٍ تَطَيَّبَتْ لِلْمَسْجِدِ فَيَقْبَلُ اللّٰهُ لَهَا صَلٰوةً حَتّٰى تَغْتَسِلَ مِنْهُ اغْتِسَالَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ فَاذْهَبِىْ فَاغْتَسِلِىْ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ يَرْفَعُهُ) اَيُّمَا امْرَاَةٍ خَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا مُتَطَيِّبَةً تُرِيْدُ الْمَسْجِدَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهَا صَلٰوةً حَتّٰى تَرْجِعَ فَتَغْتَسِلَ مِنْهُ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ.

ہاں! حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے اس سے پوچھا: کیا تم مسجد میں جانا چاہتی ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں! آپ نے اس سے پوچھا: کیا تم نے مسجد کے لیے خوشبو لگائی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی عورت مسجد کے لیے خوشبو لگاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس وقت تک اس کی نماز قبول نہیں کرتا جب تک کہ وہ اس (خوشبو) کو غسل جنابت کی طرح اچھی طرح دھو نہ ڈالے سو تم جاؤ اور (اس خوشبو کو) اچھی طرح دھو ڈالو۔ (اور انہی دوسرے طریق سے مرفوعاً مروی ہے کہ) جب کوئی عورت خوشبو لگا کر مسجد میں جانے کے ارادہ سے اپنے گھر سے نکلتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز اس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک کہ وہ واپس جا کر اس (خوشبو) کو غسل جنابت کی طرح اچھی طرح دھو نہ ڈالے۔

۲۲۰۴/۱۳۴۰- عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدَنَّ عِشَاءَ الْاٰخِرَةِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو عورت خوشبو لگائے، وہ (ہمارے ساتھ) عشاء کی نماز میں شریک نہ ہو۔

۲۲۰۵/۱۳۴۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمْنَعُوْا اِمَاءَ اللّٰهِ مَسَاجِدَ اللّٰهِ وَلْيَخْرُجْنَ تَفِلَاتٍ، قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَوْ رَاٰى حَالَهُنَّ الْيَوْمَ مَنَعَهُنَّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی بندیوں کو اللہ تعالیٰ کی مسجدوں میں جانے سے نہ روکو اور وہ خوشبو لگا کر نہ نکلیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آج عورتوں کے حال کو دیکھ لیں تو ان کو (مسجد میں آنے سے) منع کر دیں۔

۲۲۰۶/۱۳۴۲- عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَوْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ رَاٰى مِنَ النِّسَاءِ مَا رَاَيْنَا لَمَنَعَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ كَمَا مَنَعَتْ بَنُوْا اِسْرَائِيْلَ نِسَائَهَا قُلْتُ لِعَمْرَةَ وَمَنَعَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ نِسَاءَ هَا؟ قَالَتْ نَعَمْ.

حضرت حماد بن زید، حضرت یحییٰ سے، وہ حضرت عمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: عورتوں کے جو افعال (بناؤ سنگھار) ہم دیکھ رہے ہیں، وہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھ لیتے تو ان کو مسجدوں میں آنے سے منع کر دیتے، جس طرح بنی اسرائیل نے اپنی عورتوں کو (مسجدوں میں آنے سے) روک دیا تھا، میں نے عمرہ سے پوچھا: کیا بنی اسرائیل نے اپنی عورتوں کو (مسجدوں میں آنے سے) روک دیا تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں!

۳- بَابٌ فِىْ اٰدَابٍ تَتَعَلَّقُ بِخُرُوْجِهِنَّ وَصَلٰوتِهِنَّ فِى الْمَسْجِدِ

عورتوں کے مسجد میں جانے اور اس میں نماز پڑھنے سے متعلق آداب

۲۲۰۷/۱۳۴۳- عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا کا

اَخْبَرَتْنِی زَیْنَبُ الثَّقَفِیَّةُ امْرَاَةُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِذَا خَرَجَتْ اِحْدَاكُنَّ اِلَی الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسَّ طِیْبًا.

بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی عورت عشاء کی نماز پڑھنے کے لیے (مسجد میں) جائے تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

۲۲۰۸/۱۳۴٤- عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنَّ النِّسَاءُ یُصَلِّیْنَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَاةَ ثُمَّ یَخْرُجْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ لَا یُعْرَفْنَ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) اَنَّ نِسَاءً مِّنَ الْمُؤْمِنَاتِ كُنَّ یُصَلِّیْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ ثُمَّ یَرْجِعْنَ اِلٰی اَهْلِهِنَّ وَمَا یَعْرِفُهُنَّ اَحَدٌ مِّنَ الْغَلَسِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عورتیں صبح کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھتیں، پھر وہ اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی چلی جاتی تھیں اور وہ پہچانی جاتی تھیں۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) مسلمان عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھتی تھیں، پھر وہ اپنے گھروں کو لوٹ جاتیں اور اندھیرے کی وجہ سے ان کو کوئی شخص نہیں پہچانتا تھا۔

۲۲۰۹/۱۳۴۵- عَنْ اَسْمَاءَ (بِنْتِ اَبِی بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ ذَوِیْ حَاجَةٍ یَاْتَزِرُوْنَ بِهٰذِهِ النِّمِرَةِ فَكَانَتْ اِنَّمَا تَبْلُغُ اَنْصَافَ سُوْقِهِمْ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یَعْنِی النِّسَاءَ فَلَا تَرْفَعْ رَاْسَهَا حَتّٰی نَرْفَعَ رُءُوْسَنَا كَرَاهِیَةَ اَنْ تَنْظُرَ اِلٰی عَوْرَاتِ الرِّجَالِ مِنْ صِغَرِ اُزُرِهِمْ.

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مسلمان (ابتداء میں) نادار ومحتاج تھے، دھاری دار اُون کے تہبند باندھتے تھے اور یہ تہبند اس قدر چھوٹے ہوتے تھے کہ ان کی پنڈلیاں آدھی یا اس سے زیادہ ننگی رہتی تھیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے، وہ اس وقت تک (رکوع وسجود سے) اپنا سر نہ اُٹھائے جب تک کہ ہم اپنے سروں کو نہ اُٹھائیں، کیونکہ مردوں کے تہبند چھوٹے ہونے کی وجہ سے آپ (ﷺ) اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ ان کی شرم گاہوں پر عورتوں کی نگاہ پڑ جائے۔

۲۲۱۰/۱۳۴٦- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رِجَالٌ یُّصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِیْ اُزُرِهِمْ عَلٰی رِقَابِهِمْ كَهَیْئَةِ الصِّبْیَانِ فَیُقَالُ لِلنِّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُءُوْسَكُنَّ حَتّٰی یَسْتَوِیَ الرِّجَالُ جُلُوْسًا.

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مرد بچوں کی طرح تہبند اپنی گردنوں پر باندھ کر نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے، پس عورتوں سے کہا گیا کہ (اے عورتو!) تم اس وقت تک (سجدہ سے) اپنے سروں کو نہ اُٹھانا جب تک کہ مرد سیدھے ہو کر بیٹھ نہ جائیں۔

۲۲۱۱/۱۳۴۷- عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النِّسَاءَ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَثَبَتَ مَنْ صَلّٰی مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَاِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب فرض نماز سے سلام پھیرتے تو عورتیں اُٹھ جاتیں اور رسول اللہ ﷺ اور نمازی مرد جب تک اللہ تعالیٰ چاہتا بیٹھے رہتے، پھر جب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوتے تو مرد بھی کھڑے ہو جاتے۔

٤- بَابُ فَضْلِ الْمَسْجِدِ الْاَبْعَدِ وَكَثْرَةِ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ

مسجد سے دور رہنے والوں اور مساجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانے کی فضیلت

۲۲۱۲/۱۳۴۸- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْاَبْعَدُ فَالْاَبْعَدُ مِنَ الْمَسْجِدِ اَفْضَلُ اَجْرًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسجد سے جس قدر زیادہ فاصلہ ہوتا ہے اسی قدر زیادہ اجر وثواب ملتا ہے۔

۲۲۱۳/۱۳۴۹- عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ كَثْرَةِ خُطَا الرَّجُلِ اِلَى الْمَسْجِدِ شَيْئًا؟ فَقَالَ هَمَمْنَا اَنْ نَنْتَقِلَ مِنْ دُوْرِنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لِقُرْبِ الْمَسْجِدِ فَزَجَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، وَقَالَ لَا تُعْرُوا الْمَدِيْنَةَ فَاِنَّ لَكُمْ فَضِيْلَةً عَلٰى مَنْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ بِكُلِّ خُطْوَةٍ دَرَجَةٌ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَاَرَادَ بَنُوْ سَلِمَةَ اَنْ يَّنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّهُ بَلَغَنِيْ اَنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ؟ قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَدْنَا ذٰلِكَ، فَقَالَ يَا بَنِيْ سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ اٰثَارُكُمْ.

حضرت ابوزبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا مسجد میں جانے تک آدمی کے قدموں کی کثرت کا کچھ ثواب ملے گا؟ آپ نے جواب دیا کہ ہم نے اپنے گھروں سے مدینہ کی طرف مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرمایا، اور فرمایا کہ تم مدینہ کو خالی نہ کرو، جو لوگ مسجد کے قریب ہیں ان پر تمہاری اس طرح فضیلت ہے کہ ہر قدم کے عوض ایک درجہ (بلند ہوتا) ہے۔ (اور دوسرے طریق سے مروی ہے:) حضرت ابونضرہ کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ مسجد کے اردگرد کچھ جگہ خالی ہوئی تو بنوسلمہ نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر پہنچی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان سے فرمایا کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونا چاہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! یا رسول اللہ! ہمارا یہی ارادہ ہے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرمایا: اے بنوسلمہ! اپنے گھروں میں رہو، تمہارے قدموں کے نشان لکھے جاتے ہیں، تم اپنے گھروں میں رہو، تمہارے قدموں کے نشان لکھے جاتے ہیں۔

۲۲۱۴/۱۳۵۰- وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِنَحْوِهٖ وَفِيْهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَرِهَ اَنْ تَعْرَى الْمَدِيْنَةُ فَقَالَ يَا بَنِيْ سَلِمَةَ اَلَا تَحْتَسِبُوْنَ اٰثَارَكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ؟ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَقَامُوْا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بھی حدیث سابق کی مثل روایت کیا ہے، البتہ اس میں یہ ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر ملی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے یہ پسند نہ کیا کہ مدینہ خالی ہو جائے، فرمایا: اے بنوسلمہ! کیا تم مسجد کی طرف جانے والے قدموں کے نشانات کا ثواب حاصل کرنا نہیں چاہتے؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں! یا رسول اللہ! پھر وہ ہمیشہ اپنے گھروں میں قائم رہے۔

۲۲۱۵/۱۳۵۱- عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ لَا اَعْلَمُ رَجُلًا كَانَ اَبْعَدَ مِنْهُ مَنْزِلًا اَوْ قَالَ دَارًا مِّنَ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص مدینہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد سے بہت دور تھا۔ (اور ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ وہ سب نمازیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پڑھتا تھا)، اسے کسی نے

الْمَسْجِدِ مِنْهُ (زَادَ فِي رِوَايَةٍ قَالَ فَكَانَ يَحْضُرُ الصَّلَوَاتِ كُلَّهُنَّ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقِيلَ لَهُ لَوِ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا فَرَكِبْتَهُ فِي الرَّمْضَاءِ وَالظُّلُمَاتِ ؟ فَقَالَ مَا يَسُرُّنِي اَنَّ دَارِيْ اَوْ قَالَ مَنْزِلِيْ اِلَى جَنْبِ الْمَسْجِدِ، فَنُمِيَ الْحَدِيْثُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اَرَدْتَ بِقَوْلِكَ مَا يَسُرُّنِي اَنَّ مَنْزِلِيْ اَوْ قَالَ دَارِيْ اِلٰى جَنْبِ الْمَسْجِدِ؟ قَالَ اَرَدْتُ اَنْ يُكْتَبَ اِقْبَالِيْ اِذَا اَقْبَلْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ وَرُجُوْعِيْ اِذَا رَجَعْتُ اِلٰى اَهْلِيْ، قَالَ اَعْطَاكَ اللّٰهُ ذٰلِكَ كُلَّهُ، اَوْ اَنْطَاكَ اللّٰهُ مَا احْتَسَبْتَ اَجْمَعَ.

کہا کہ تم دراز گوش کیوں نہیں خرید لیتے تاکہ تم اس پر سوار ہو کر گرمی اور اندھیرے میں (آسانی سے مسجد میں) آسکو؟ اس نے کہا: اگر میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہوتا تو اس سے مجھے خوشی نہ ہوتی، جب رسول اللہ ﷺ تک اس کی یہ بات پہنچی تو آپ (ﷺ) نے اس شخص سے پوچھا کہ تم نے جو یہ بات کہی ہے کہ اگر میرا گھر مسجد کے پہلو میں ہوتا، اس سے مجھے خوشی نہ ہوتی۔ اس سے تمہاری نیت کیا تھی؟ اس نے عرض کیا کہ اس سے میری نیت یہ تھی کہ گھر سے مسجد اور مسجد سے گھر تک میرا آنا جانا لکھا جائے، آپ (ﷺ) نے فرمایا: جس ثواب کے حصول کی تم نے نیت کی تھی، اللہ تعالیٰ نے وہ تمام ثواب تمہیں عطا کر دیا ہے۔

٥- بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ اِلَى الْجَمَاعَةِ بِالسَّكِيْنَةِ

جماعت میں شامل ہونے کے لیے سکون و وقار کے ساتھ جانے کی فضیلت

۲۲۱۶/۱۳۵۲- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوْهَا تَسْعَوْنَ وَلٰكِنِ ائْتُوْهَا وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا (وَفِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى) (فَاقْضُوْا) بَدَلَ قَوْلِهٖ (فَاَتِمُّوْا) (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهٖ وَفِيْهِ) فَصَلُّوْا مَا اَدْرَكْتُمْ وَاقْضُوْا مَا سَبَقَكُمْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کی اقامت (تکبیر) کہی جائے تو اس (جماعت) میں شامل ہونے کے لیے دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ اس میں شامل ہونے کے لیے سکون کے ساتھ آؤ، سو جو رکعتیں تمہیں مل جائیں انہیں پڑھ لو اور جو فوت ہو جائیں (رہ جائیں) انہیں (بعد میں) پورا کر لو۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے، البتہ اس میں یہ ہے کہ) جو رکعتیں تمہیں مل جائیں، انہیں پڑھ لو اور جو رہ جائیں ان کو (بعد میں) ادا کر لو۔

۲۲۱۷/۱۳۵۳- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ اِذْ سَمِعَ جَلَبَةَ رِجَالٍ، فَلَمَّا صَلّٰى دَعَاهُمْ فَقَالَ مَا شَاْنُكُمْ؟ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِسْتَعْجَلْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ، قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا، اِذَا اَتَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ، فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا، وَمَا سَبَقَكُمْ فَاَتِمُّوْا.

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ (ﷺ) نے لوگوں کے دوڑنے کی آواز سنی، جب آپ ﷺ نماز پڑھ چکے تو ان کو بلا کر ان سے پوچھا: تمہارے دوڑ کر آنے کی کیا وجہ تھی؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے نماز پڑھنے کے لیے جلدی کی تھی، آپ (ﷺ) نے فرمایا: ایسا نہ کیا کرو، جب تم نماز پڑھنے آؤ تو سکون کے ساتھ آؤ، جو رکعت تمہیں مل جائے اسے پڑھ لو اور جو رکعت رہ جائے، اسے (بعد میں) پورا کر لو۔

۲۲۱۸/۱۳۵٤- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نماز کی

اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَجَاءَ رَجُلٌ یَّسْعٰی فَانْتَھٰی وَقَدْ حَفَزَہُ النَّفَسُ اَوِ انْبَھَرَ فَلَمَّا انْتَھٰی اِلَی الصَّفِّ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ، فَلَمَّا قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَہُ قَالَ اَیُّکُمُ الْمُتَکَلِّمُ ؟ فَسَکَتَ الْقَوْمُ، فَقَالَ اَیُّکُمُ الْمُتَکَلِّمُ ؟ فَاِنَّہُ قَالَ خَیْرًا اَوْ لَمْ یَقُلْ بَاْسًا، قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَا اَسْرَعْتُ الْمَشْیَ فَانْتَھَیْتُ اِلَی الصَّفِّ فَقُلْتُ الَّذِیْ قُلْتُ، قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ اِثْنَیْ عَشَرَ مَلَکًا یَّبْتَدِرُوْنَھَا اَیُّھُمْ یَرْفَعُھَا، ثُمَّ قَالَ، اِذَا جَاءَ اَحَدُکُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلْیَمْشِ عَلٰی ھِیْنَتِہٖ فَلْیُصَلِّ مَا اَدْرَکَ وَلْیَقْضِ مَا سَبَقَہٗ.

اقامت کہی گئی (جماعت کھڑی ہوگئی) کہ ایک شخص دوڑتا ہوا (مسجد میں) پہنچا اور (تیز دوڑنے کی وجہ سے) اس کا سانس پھولا ہوا تھا اور وہ ہانپ رہا تھا، پس جب وہ صف میں پہنچا تو اس نے کہا: ''الحمد للّٰہ حمدًا کثیرًا طیباً مبارکًا فیہ'' جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوتے تو فرمایا: تم میں سے کون یہ کلمات کہہ رہا تھا؟ لوگ خاموش رہے، پھر پوچھا کہ تم میں سے کون یہ کلمات کہہ رہا تھا؟ اس نے اچھے کلمات کہے ہیں، برے کلمات نہیں کہے، اس شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں تیزی سے چل کر آیا اور صف میں پہنچ کر یہ کلمات کہے، آپ (ﷺ) نے فرمایا: میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا جو یہ کلمات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں لے جانے کے لیے ایک دوسرے سے سبقت کر رہے تھے، پھر فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے کے لیے آئے تو وہ (سکون کے ساتھ) معمول کے مطابق چل کر آئے (دوڑ کر نہ آئے) پس جو رکعت مل جائے وہ پڑھ لے اور جو رہ جائے، اسے (بعد میں) پڑھ لے۔

۲۲۱۹/۱۳۵۵- عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ (یَعْنِی ابْنَ مَسْعُوْدٍ) رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ امْشُوْا اِلَی الْمَسْجِدِ فَاِنَّہٗ مِنَ الْھُدٰی وَسُنَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم مسجد کی طرف معمول کے مطابق چل کر جاؤ (دوڑ کر نہ جاؤ) کیونکہ یہ ہدایت میں سے ہے اور محمد ﷺ کی سنت ہے۔

۲۲۲۰/۱۳۵۶- عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ رَّاحَ اِلٰی مَسْجِدِ الْجَمَاعَۃِ فَخَطْوَۃٌ تَمْحُوْا سَیِّئَۃً وَخَطْوَۃٌ تُکْتَبُ حَسَنَۃً ذَاھِبًا وَّرَاجِعًا.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص باجماعت نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں جاتا ہے تو (مسجد میں) جاتے ہوئے اور واپس (گھر) آتے ہوئے اس کے ہر قدم کے عوض ایک گناہ مٹ جاتا ہے اور ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔

۲۲۲۱/۱۳۵۷- عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَا یَعْجَلْ اَحَدُکُمْ عَنْ طَعَامِہٖ لِلصَّلٰوۃِ، قَالَ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ یَسْمَعُ الْاِقَامَۃَ وَھُوَ یَتَعَشّٰی فَلَا یَعْجَلُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے کھانے کی فراغت سے پہلے نماز کے لیے جلدی نہ کرے، حضرت نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہما) اقامت کی آواز سن رہے ہوتے تھے اور شام کا کھانا بھی کھا رہے ہوتے تھے اور (نماز کے لیے) جلدی نہیں کرتے تھے۔

٦- بَاب مَنْ مَّشٰی اِلَی الْجَمَاعَۃِ کَمَا اُمِرَ فَسَبَقَ بِھَا کَانَ لَہٗ

جو شخص جماعت کی نیت سے مسجد میں آیا، لیکن اس کو جماعت نہ مل سکی تو اس کو جماعت میں شریک

مِثْلُ اَجْرِ مَنْ اَدْرَكَهَا

لوگوں کے اجر کے برابر اجر وثواب ملے گا

۲۲۲۲/۱۳۵۸- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مِثْلَ اَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا اَوْ حَضَرَهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا' پھر وہ (باجماعت نماز پڑھنے کے ارادے سے مسجد کی طرف) چل پڑا اور اس نے (مسجد میں آ کر) لوگوں کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ چکے ہیں (جماعت ہو چکی ہے) یا وہ جماعت میں شریک ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اسے جماعت میں شریک ہونے والے تمام نمازیوں کی نماز کے اجر کے برابر ثواب عطا فرماتا ہے اور ان کے اجر و ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں آتی۔

۲۲۲۳/۱۳۵۹- ز وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ فَلَا تَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَاْتُوْهَا وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا، وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا فَاِنَّ اَحَدَكُمْ فِیْ صَلٰوةٍ اِذَا مَا كَانَ يَعْمِدُ اِلَى الصَّلٰوةِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کی اقامت کہی جائے (جماعت کھڑی ہو جائے) تو تم نماز کے لیے دوڑتے ہوئے نہ آؤ' سکون واطمینان کے ساتھ آؤ' تمہیں (جماعت میں) جو رکعت مل جائے اُسے پڑھ لو اور جو رکعت رہ جائے' اسے (بعد میں) پورا کر لو' کیونکہ تم میں سے کوئی شخص اس سے نماز میں ہی شمار ہوتا ہے' جس وقت سے وہ نماز پڑھنے کا ارادہ کرتا ہے۔

اَبْوَابُ الْاِمَامَةِ وَصِفَةِ الْاَئِمَّةِ وَاَحْكَامٍ تَتَعَلَّقُ بِهِمْ

امامت کا بیان اور ائمہ کے اوصاف اور ان سے متعلق احکام

۱- بَابُ الْاِمَامِ ضَامِنٌ وَّمَا جَاءَ فِیْ اِمَامَةِ الْفَاسِقِ

امام ضامن ہوتا ہے اور فاسق کی امامت کا حکم

۲۲۲۴/۱۳۶۰- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِمَامُ ضَامِنٌ وَّالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمِنٌ (وَفِیْ لَفْظٍ اَمِيْنٌ) اَللّٰهُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: امام ضامن ہوتا ہے اور مؤذن امین ہوتا ہے' (پھر کہا:) اے اللہ! اماموں (نماز پڑھانے والوں) کو ہدایت عطا فرما اور اذان دینے والوں کی مغفرت فرما!

۲۲۲۵/۱۳۶۱- عَنْ اَبِیْ عَلِیٍّ الْهَمْدَانِیِّ قَالَ خَرَجْتُ فِیْ سَفَرٍ وَّمَعَنَا عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَقُلْنَا لَهٗ اِنَّكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّنَا فَقَالَ لَا، اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَمَّ النَّاسَ فَاَصَابَ الْوَقْتَ وَاَتَمَّ الصَّلٰوةَ

حضرت ابو علی ہمدانی کا بیان ہے کہ میں ایک سفر میں تھا اور ہمارے ساتھ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ تھے (نماز کا وقت ہو گیا) تو ہم نے ان سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے! آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی ہیں تو آپ ہمیں امامت کرائیں (نماز پڑھائیں)' انہوں نے کہا: نہیں! (میں نماز نہیں پڑھاؤں گا) کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص نے لوگوں نے صحیح وقت پر نماز پڑھائی

فَلَهُ وَلَهُمْ، وَمَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِمْ.

اور (اچھے طریقے سے) نماز کو مکمل کیا تو اس کے لیے بھی اجر ہے اور لوگوں (مقتدیوں) کے لیے بھی اجر ہے اور اگر اس نے نماز میں کوئی کمی کی تو وہ گناہ گار ہوگا اور لوگ گناہ گار نہیں ہوں گے۔

۱۳۶۲/۲۲۲۶- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلُّوْنَ بِكُمْ، فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ وَلَهُمْ وَاِنْ اَخْطَئُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں وہ (امام) نماز پڑھائیں گے، اگر انہوں نے بروقت اور درست نماز پڑھائی تو تمہیں بھی اجر ملے گا اور ان کو بھی اجر ملے گا اور اگر انہوں نے غلطی کی تو تمہیں اجر ملے گا اور غلطی کے ذمہ دار وہ خود ہوں گے۔

۱۳۶۳/۲۲۲۷- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكُمْ سَتُدْرِكُوْنَ اَقْوَامًا يُصَلُّوْنَ صَلٰوةً لِغَيْرِ وَقْتِهَا فَاِذَا اَدْرَكْتُمُوْهُمْ فَصَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ فِي الْوَقْتِ الَّذِيْ تَعْرِفُوْنَ ثُمَّ صَلُّوْا مَعَهُمْ وَاجْعَلُوْهَا سُبْحَةً.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم عنقریب ایسے لوگوں (اماموں) کو پاؤ گے جو غیر وقت میں نماز پڑھائیں گے (معتاد وقت پر نماز نہیں پڑھائیں گے) سو اگر ان کو پالو تو تم معروف وقت پر اپنے گھروں میں نماز پڑھ لو، پھر ان کے پیچھے نماز پڑھ لو اور ان کے پیچھے پڑھی ہوئی نماز کو نفل بنا لو۔

۱۳۶۴/۲۲۲۸- وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ اَنَّهُ سَيَلِيْ اَمْرَكُمْ مِنْ بَعْدِيْ رِجَالٌ يُطْفِئُوْنَ السُّنَّةَ وَيُحْدِثُوْنَ بِدْعَةً وَيُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ مَوَاقِيْتِهَا، قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِيْ اِذَا اَدْرَكْتُهُمْ ؟ قَالَ لَيْسَ يَا ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ طَاعَةٌ لِمَنْ عَصَى اللّٰهَ قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَسَمِعْتُ اَنَا مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ مِثْلَهُ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد تمہارے حکمران ایسے ہوں گے جو سنت کو مٹائیں گے، (دین میں) نئی نئی باتیں گھڑیں گے اور نماز کو اپنے وقت سے مؤخر کر کے پڑھیں گے (معتاد وقت پر نہیں پڑھیں گے)' عبداللہ بن مسعود نے عرض کیا: یارسول اللہ! جب میں ان کو پالوں تو میں اس وقت کیا کروں؟ فرمایا: اے اُم عبد کے بیٹے! جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے تم اس کی اطاعت نہ کرنا' آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ بات تین بار دُہرائی۔ عبداللہ بن امام احمد نے کہا کہ میں نے محمد بن صباح سے اس کی مثل حدیث سنی ہے۔

۲- بَابُ مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

امامت کا زیادہ حق دار

۱۳۶۵/۲۲۲۹- عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَقْدَمُهُمْ قِرَاءَةً فَاِنْ كَانَتْ قِرَاءَتُهُمْ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُمْ سَوَاءً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَكْبَرُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمُّ الرَّجُلُ فِيْ اَهْلِهٖ وَلَا فِيْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ

حضرت ابو مسعود انصاری بدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو وہ شخص امامت کرائے جو ان میں سے کتاب اللہ (قرآن کریم) کا زیادہ علم رکھتا ہو اور سب سے زیادہ اچھی قراءت کرتا ہو اور اگر ان کی قراءت برابر ہو تو پھر وہ شخص امامت کرائے جس نے ان میں سے سب سے پہلے ہجرت کی ہو اور اگر ان کی ہجرت برابر ہو تو وہ شخص امامت کرائے جو عمر کے اعتبار سے ان میں سب سے بڑا ہو اور کوئی شخص کسی کے گھر میں امامت نہ کرائے اور نہ ہی اس کی حکومت میں امامت

فِیْ بَیْتِہٖ اِلَّا بِاِذْنِہٖ (وَعَنْہُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِہٖ وَفِیْہِ) فَاِنْ کَانُوْا فِی الْقِرَاءَ ۃِ سَوَاءً فَاَعْلَمُھُمْ بِالسُّنَّۃِ (وَفِیْہِ اَیْضًا) وَلَا تَجْلِسْ عَلٰی تَکْرِمَتِہٖ فِیْ بَیْتِہٖ حَتّٰی یَاْذَنَ لَکَ

کرائے اور نہ ہی اس کے گھر میں اس کی اجازت کے بغیر اس کی مسند پر بیٹھے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے اور اس میں ہے:) اور اگر وہ قراءت میں برابر ہوں تو پھر جو شخص سب سے زیادہ سنت (احادیث) کا علم رکھتا ہو، وہ امامت کرائے۔ (نیز اس روایت میں یہ بھی ہے:) اور تم کسی کے گھر میں اس کی مسند پر اس کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھو۔

۱۳۶۶/۲۲۳۰- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ (اَلْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانُوْا ثَلَاثَۃً فَلْیَؤُمَّھُمْ اَحَدُھُمْ، وَاَحَقُّھُمْ بِالْاِمَامَۃِ اَقْرَؤُھُمْ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تین آدمی ہوں تو ان میں سے ایک آدمی امامت کرائے اور ان میں سے امامت کرانے کا زیادہ حق دار وہ ہے جو ان میں سب سے زیادہ قرآن کا عالم ہو۔

۱۳۶۷/۲۲۳۱- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُھُمْ لِلْقُرْاٰنِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو ان مین سب سے زیادہ قرآن کا عالم ہو۔

۱۳۶۸/۲۲۳۲- عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَتْ تَاْتِیْنَا الرُّکْبَانُ مِنْ قِبَلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَسْتَقْرِءُ ھُمْ فَیُحَدِّثُوْنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِیَؤُمَّکُمْ اَکْثَرُکُمْ قُرْاٰنًا۔

حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے قافلے آیا کرتے تھے تو ہم ان سے قراءت سیکھتے تھے اور وہ ہمیں بتاتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارا امام وہ شخص ہے جس کو تم میں سے سب سے زیادہ قرآن یاد ہو۔

۱۳۶۹/۲۲۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا سُرَیْجٌ وَیُوْنُسُ قَالَا ثَنَا حَمَّادٌ یَعْنِی ابْنَ زَیْدٍ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ اللَّیْثِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَدِمْنَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَۃٌ قَالَ فَاَقَمْنَا عِنْدَہٗ نَحْوًا مِّنْ عِشْرِیْنَ لَیْلَۃً فَقَالَ لَنَا لَوْ رَجَعْتُمْ اِلٰی بِلَادِکُمْ، وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَحِیْمًا فَعَلَّمْتُمُوْھُمْ، قَالَ سُرَیْجٌ وَّاَمَرْتُمُوْھُمْ اَنْ یُّصَلُّوْا صَلٰوۃَ کَذَا حِیْنَ کَذَا قَالَ یُوْنُسُ وَمُرُوْھُمْ فَلْیُصَلُّوْا صَلٰوۃَ کَذَا فِیْ حِیْنِ کَذَا وَصَلٰوۃَ کَذَا فِیْ حِیْنِ کَذَا، فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَلْیُؤَذِّنْ لَّکُمْ اَحَدُکُمْ وَلْیَؤُمَّکُمْ اَکْبَرُکُمْ (وَمِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ عَنْ مَالِکٍ

حضرت مالک بن حویرث لیثی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نوجوان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ہم آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس تقریباً بیس دن ٹھہرے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت ہی مہربان تھے پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہم سے فرمایا: تم اپنے وطنوں کو لوٹ جاؤ اور لوگوں کو دین سکھاؤ اور ان سے کہو کہ فلاں نماز فلاں وقت میں پڑھو اور فلاں نماز فلاں وقت میں پڑھو اور جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور تم میں جو سب سے بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے۔ (اور دوسرے طریق سے مروی ہے:) حضرت ابو قلابہ، حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اور ان کے ساتھی کو فرمایا: جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم اذان دو اور اقامت کہو (یعنی تم میں سے ایک آدمی اذان و اقامت کہے) پھر تم میں سے جو بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے۔ خالد (نامی راوی) کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو قلابہ سے پوچھا کہ قراءت کہاں گئی؟ انہوں نے

بْنِ الْحُوَيْرِثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ وَلِصَاحِبٍ لَّهُ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَاَذِّنَا وَاَقِيْمَا وَقَالَ مَرَّةً فَاَقِيْمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا قَالَ خَالِدٌ فَقُلْتُ لِاَبِيْ قِلَابَةَ فَاَيْنَ الْقِرَاءَةُ ؟ قَالَ اِنَّهُمَا كَانَا مُتَقَارِبَيْنِ (زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ) صَلُّوْا كَمَا تَرَوْنِيْ اُصَلِّيْ.

جواب دیا کہ جب کہ وہ قراءت میں برابر ہوں۔ (اور ایک روایت میں یہ اضافہ ہے:) تم اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔

۲۲۳۴/۱۳۷۰- عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اَتٰى اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ فِيْ مَنْزِلِهِ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى تَقَدَّمْ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَاِنَّكَ اَقْدَمُ سِنًّا وَاَعْلَمُ، قَالَ لَا، بَلْ تَقَدَّمْ اَنْتَ فَاِنَّمَا اَتَيْنَاكَ فِيْ مَنْزِلِكَ وَمَسْجِدِكَ فَاَنْتَ اَحَقُّ قَالَ فَتَقَدَّمَ اَبُوْ مُوْسٰى فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ مَا اَرَدْتَ اِلٰى خَلْعِهِمَا؟ اَبِا الْوَادِ الْمُقَدَّسِ اَنْتَ؟ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي الْخُفَّيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر آئے، جب نماز کا وقت ہو گیا تو حضرت ابوموسیٰ نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ آگے آئیں (اور نماز پڑھائیں) کیونکہ آپ عمر کے اعتبار سے بھی بڑے ہیں اور علم بھی زیادہ رکھتے ہیں، انہوں نے کہا: نہیں! بلکہ آپ آگے آئیں (اور نماز پڑھائیں) کیونکہ ہم آپ کے پاس آپ کے گھر اور آپ کی مسجد میں آئے ہیں، اس لیے آپ امامت کرنے کے زیادہ حق دار ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت ابوموسیٰ نے اپنے جوتے اتارے اور آگے آ کر نماز پڑھائی، جب انہوں نے سلام پھیرا تو حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ آپ نے جوتے کیوں اتارے؟ کیا آپ مقدس وادی میں ہیں؟ بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موزوں اور جوتوں سمیت نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۲۳۵/۱۳۷۱- عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْهُمْ يُكْنٰى اَبَا عَطِيَّةَ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَاْتِيْنَا فِيْ مُصَلَّانَا يَتَحَدَّثُ، قَالَ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ يَوْمًا فَقُلْنَا تَقَدَّمْ، فَقَالَ لَا، لِيَتَقَدَّمْ بَعْضُكُمْ حَتّٰى اُحَدِّثَكُمْ لِمَ لَا اَتَقَدَّمُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَؤُمُّهُمْ، وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ.

حضرت بدیل بن میسرہ عقیلی ایک شخص سے روایت کرتے ہیں جن کی کنیت ابوعطیہ تھی۔ ابوعطیہ نے بیان کیا کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہمارے پاس ہماری نماز پڑھنے کی جگہ پر تشریف لاتے اور بات چیت کیا کرتے تھے، ایک دن تشریف لائے اور اسی دوران نماز کا وقت ہو گیا تو ہم نے (ان سے) کہا: آپ آگے آئیں (اور نماز پڑھائیں)، انہوں نے کہا: نہیں! تم میں سے کوئی شخص آگے آ کر نماز پڑھائے، حتیٰ کہ میں تمہیں بتاؤں گا کہ میں آگے آ کر نماز کیوں نہیں پڑھاتا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کسی قوم سے ملنے جائے تو وہ ان کی امامت نہ کرے، بلکہ ان ہی میں سے کوئی شخص ان کی امامت کرے۔

٣- بَابُ اِمَامَةِ الْاَعْمٰى وَالصَّبِيِّ وَالْمَرْاَةِ بِمِثْلِهَا

نابینا اور بچے کی امامت اور عورت کا عورتوں کو نماز پڑھانا

۲۲۳۶/۱۳۷۲- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى 'الِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ اسْتَخْلَفَ ابْنَ اُمِّ مَكْتُوْمٍ عَلَى الْمَدِيْنَةِ مَرَّتَيْنِ يُصَلِّيْ بِهِمْ وَهُوَ اَعْمٰى.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں دو مرتبہ اپنا نائب بنایا' وہ لوگوں کو نمازیں پڑھاتے تھے حالانکہ وہ نابینا تھے۔

۲۲۳۷/۱۳۷۳- وَعَنْهُ اَيْضًا اَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَهَبَ بَصَرُهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ جِئْتَ صَلَّيْتَ فِيْ دَارِيْ اَوْ قَالَ فِيْ بَيْتِيْ لَاتَّخَذْتُ مُصَلَّاكَ مَسْجِدًا' فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فِيْ دَارِهِ اَوْ قَالَ فِيْ بَيْتِهِ (الحديث)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ نابینا ہو گئے تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر آپ میرے گھر میں نماز پڑھ لیں تو میں آپ کی نماز پڑھنے کی جگہ کو مسجد بنالوں' پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور ان کے گھر میں نماز پڑھی۔ الحدیث

۲۲۳۸/۱۳۷۴- عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عَلٰى حَاضِرٍ فَكَانَ الرُّكْبَانُ (وَفِيْ رِوَايَةٍ فَكَانَ النَّاسُ) يَمُرُّوْنَ بِنَا رَاجِعِيْنَ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَدْنُوْا مِنْهُمْ فَاَسْمَعُ حَتّٰى حَفِظْتُ قُرْاٰنًا' وَكَانَ النَّاسُ يَنْتَظِرُوْنَ بِاِسْلَامِهِمْ فَتْحَ مَكَّةَ' فَلَمَّا فُتِحَتْ جَعَلَ الرَّجُلُ يَاْتِيْهِ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا وَافِدُ بَنِيْ فُلَانٍ جِئْتُكَ بِاِسْلَامِهِمْ' فَانْطَلَقَ اَبِيْ بِاِسْلَامِ قَوْمِهِ' فَرَجَعَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِّمُوْا اَكْثَرَكُمْ قُرْاٰنًا قَالَ فَنَظَرُوْا' وَاِنَّا لَعَلٰى حِوَاءٍ عَظِيْمٍ فَمَا وَجَدُوْا فِيْهِمْ اَحَدًا اَكْثَرَ قُرْاٰنًا مِّنِّيْ' فَقَدَّمُوْنِيْ وَاَنَا غُلَامٌ فَصَلَّيْتُ بِهِمْ وَعَلَيَّ بُرْدَةٌ وَكُنْتُ اِذَا رَكَعْتُ اَوْ سَجَدْتُ قَلَصَتْ فَتَبْدُوْا عَوْرَتِيْ' فَلَمَّا صَلَّيْنَا تَقُوْلُ عَجُوْزٌ لَّنَا دُهْرِيَّةٌ غَطُّوْا عَنَّا اُسْتَ قَارِءِ كُمْ' قَالَ فَقَطَعُوْا لِيْ قَمِيْصًا فَذَكَرَ اَنَّهُ فَرِحَ بِهِ فَرَحًا شَدِيْدًا (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُمْ وَفَدُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى 'الِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ' فَلَمَّا اَرَادُوْا اَنْ يَّنْصَرِفُوْا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ يَّؤُمُّنَا؟ قَالَ اَكْثَرُكُمْ جَمْعًا لِّلْقُرْاٰنِ اَوْ اَخْذًا لِّلْقُرْاٰنِ قَالَ فَلَمْ

حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم پانی کے گھاٹ اور لوگوں کی گزرگاہ پر رہتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر واپس لوٹنے والے قافلے (اور ایک روایت میں ہے: لوگ) ہمارے پاس سے گزرتے تھے تو میں ان کے قریب ہو جاتا اور ان سے (قرآن) سنتا تھا یہاں تک کہ میں نے (بہت زیادہ) قرآن یاد کرلیا تھا' اور لوگ اسلام قبول کرنے کے لیے مکہ مکرمہ کے فتح ہونے کا انتظار کر رہے تھے' چنانچہ جب مکہ مکرمہ فتح ہو گیا تو ایک شخص آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتا اور عرض کرتا: یارسول اللہ! اسلام قبول کرنے کے لیے میں بنوفلاں کا وفد لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں' پس میرے والد بھی اپنی قوم کی طرف سے اسلام قبول کرنے کے لیے (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں) پہنچے' پھر جب وہ واپس اپنی قوم کی طرف لوٹے تو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم (امامت کے لیے) اس کو آگے کرو' تم میں سے جس کو قرآن زیادہ یاد ہو' ہمارے آس پاس بہت زیادہ لوگ آباد تھے' ان لوگوں نے دیکھا تو ان کو کوئی ایسا شخص نظر نہ آیا جس کو مجھ سے زیادہ قرآن یاد ہو تو انہوں نے (امامت کرنے کے لیے) مجھے آگے کر دیا حالانکہ میں لڑکا تھا' سو میں نے ان کو نماز پڑھائی اور اس وقت میرے جسم پر ایک چھوٹی سی چادر تھی' جب میں رکوع یا سجود کرتا تو وہ اُٹھ جاتی اور میری شرم گاہ ظاہر ہو جاتی' پس جب ہم نماز پڑھ چکے تو ہماری ایک بوڑھی عورت نے کہا کہ تم اپنے قاری کی شرم گاہ کو تو ہم سے چھپالو' پھر انہوں نے مجھے قمیص بنا کر دی تو اس قمیص کی وجہ سے مجھے

يَكُنْ اَحَدٌ مِّنَ الْقَوْمِ جَمَعَ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا جَمَعْتُ، قَالَ فَقَدَّمُوْنِيْ وَاَنَا غُلَامٌ، فَكُنْتُ اَؤُمُّهُمْ وَعَلَيَّ شَمْلَةٌ لِّيْ قَالَ فَمَا شَهِدْتُ مَجْمَعًا مِّنْ جَرْمٍ اِلَّا كُنْتُ اِمَامَهُمْ وَاُصَلِّيْ عَلٰى جَنَائِزِهِمْ اِلٰى يَوْمِيْ هٰذَا.

بہت زیادہ خوشی ہوئی۔ (اور دوسرے طریق سے مروی ہے:) حضرت عمرو بن سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں وفد کی صورت میں حاضر ہوئے، جب انہوں نے واپس جانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہماری امامت کون کرے گا؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم میں سے جس کو سب سے زیادہ قرآن یاد ہوگا، سو لوگوں میں کوئی ایسا شخص نہ تھا جس کو مجھ سے زیادہ قرآن یاد ہو تو لوگوں نے (امامت کے لیے) مجھے آگے کر دیا حالانکہ میں لڑکا تھا، پس میں ان کی امامت کرتا تھا اور میرے بدن پر ایک چھوٹی سی چادر تھی، اور میں جرم نامی بستی کے لوگوں کے جس مجمع میں ہوتا تو میں ہی ان کا امام ہوتا اور آج تک ان کے جنازے میں ہی پڑھا رہا ہوں۔

۲۲۳۹/۱۳۷۵- عَنْ اَبِيْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتِيْ عَنْ اُمِّ وَرَقَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَتْ قَدْ جَمَعَتِ الْقُرْاٰنَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَهُمْ اَنْ تَؤُمَّ اَهْلَ دَارِهَا وَكَانَ لَهَا مُؤَذِّنٌ وَّكَانَتْ تَؤُمُّ اَهْلَ دَارِهَا.

حضرت ام ورقہ بنت عبداللہ بن حارث انصاری سے روایت ہے کہ ان کو قرآن یاد تھا، نبی کریم ﷺ نے انہیں اپنے گھر والوں کو نماز پڑھانے کا حکم دیا تھا، ان کا ایک مؤذن تھا اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز پڑھایا کرتی تھیں۔

نابینا آدمی کی امامت

درمختار میں ہے: نابینا شخص کی امامت مکروہ تنزیہی ہے، البتہ اگر وہ دوسرے لوگوں کی بہ نسبت زیادہ عالم ہو تو اس صورت میں اس کی امامت اولیٰ و بہتر ہوگی۔ (درمختار، باب الامامۃ)

فتاویٰ رضویہ میں ہے: اندھا اگر موجودین میں سب سے زیادہ مسائل کا جاننے والا نہ ہو اور اس کے سوا دوسرا صحیح القراءت، صحیح العقیدہ، غیر فاسق معلن حاضر جماعت ہے تو اندھے کی امامت مکروہ تنزیہی ہے اور اگر وہی سب سے زیادہ علم نماز رکھتا ہو تو اسی کی امامت افضل ہے، اگر حاضرین میں دوسرا صحیح خواں بدمذہب یا فاسق معلن ہے اور اندھا ان سب عیبوں سے پاک ہے تو اسی کی امامت ضرور ہے، اور اگر صحیح خواں صرف وہی ہے جب تو اصلاً دوسرا قابل امامت ہی نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج۶ ص ۵۲۰)

نابالغ لڑکے کی امامت

نابالغ لڑکا اگرچہ سمجھ دار ہو، حافظ و قاری اور عالم ہو، اس کے پیچھے بالغین کا فرض نماز، نمازِ تراویح اور دیگر نوافل پڑھنا جائز نہیں ہے، کیونکہ وہ مخاطب نہیں ہے (یعنی اس پر نماز، روزہ اور حج وغیرہ فرض نہیں) اس کے ادا کیے ہوئے فرائض، نفل ہوتے ہیں، نفل نماز پڑھنے والے کے پیچھے فرض نماز پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی، البتہ نابالغ لڑکے اس کے پیچھے فرائض، نمازِ تراویح اور دیگر نوافل پڑھ سکتے ہیں، پس بالغین کے امام کے لیے بالغ ہونا شرط ہے، ورنہ نماز نہ ہوگی۔

عورت کی امامت اور حضرت اُم ورقہ رضی اللہ عنہا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لا تؤمن امرأة رجلا. (سنن ابن ماجہ ص ۷۵) کوئی عورت مرد کی امامت نہ کرے۔

اس حدیث طیبہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ عورت مردوں کی امامت نہیں کر سکتی' اگر مردوں نے عورت کی اقتداء میں نماز پڑھی تو نماز نہ ہوگی' نماز خواہ فرض ہو یا نفل۔ باقی رہا حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا کا امامت کرانا تو امام دارقطنی نے تصریح کی ہے کہ وہ عورتوں کو نماز پڑھاتی تھیں' نہ کہ مردوں کو۔

امام دارقطنی اپنی سنن دارقطنی میں روایت کرتے ہیں:

عن ام ورقة ان رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذن لها ان يؤذن لها ويقام وتؤم نساء ها. (سنن دارقطنی ج ۱ ص ۲۲۳)

حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو اجازت دی تھی کہ ان کے لیے اذان دی جائے اور اقامت کہی جائے اور وہ اپنی عورتوں کو نماز پڑھائیں۔

اس حدیث مبارکہ سے یہ بات نیمروز کی طرح روشن ہوگئی کہ حضرت ام ورقہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دی تھی کہ وہ عورتوں کو نماز پڑھائیں' اس لیے وہ عورتوں کو نماز پڑھاتی تھیں' نہ کہ مردوں کو' جبکہ عورتوں کا عورت کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز ہے۔

ف: اگر عورت عورتوں کی امامت کرے تو وہ ان کے وسط (درمیان) میں کھڑی ہو' مرد امام کی طرح آگے کھڑی نہ ہو اور احناف کے نزدیک عورت کا عورتوں کی امامت کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

خنثیٰ مشکل کی امامت

خنثیٰ مشکل نہ مردوں کی امامت کر سکتا ہے اور نہ ہی وہ خنثوں کی امامت کر سکتا ہے' البتہ وہ عورتوں کی امامت کر سکتا ہے' اگر خنثیٰ عورتوں کی امامت کرے تو وہ (مرد امام کی طرح) ان کے آگے کھڑا ہو' درمیان میں کھڑا نہ ہو اور اگر وہ درمیان میں کھڑا ہو تو عورتوں کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

٤- بَابٌ مَّا يُؤْمَرُ بِهِ الْإِمَامُ مِنَ التَّخْفِيفِ

امام کو نماز پڑھانے میں تخفیف کا حکم

٢٢٤٠/١٣٧٦- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالسَّقِيْمَ وَالْكَبِيْرَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ وَّالصَّغِيْرَ بَدَلَ السَّقِيْمِ) وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهِ وَفِيْهِ) فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَالشَّيْخَ الْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو تخفیف کرے (لمبی نماز نہ پڑھائے) کیونکہ لوگوں میں کمزور' بیمار اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں۔ (اور ایک روایت میں سقیم کے بدلے صغیر (چھوٹے بچے) ہے) اور جب تم میں سے کوئی شخص اکیلا نماز پڑھے تو وہ جتنی چاہے لمبی پڑھے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے اور اس میں یہ ہے:) اور ان میں کمزور' بہت بوڑھے اور ضرورت مند لوگ بھی ہوتے ہیں۔

٢٢٤١/١٣٧٧- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عُثْمَانُ اُمَّ قَوْمَکَ، وَمَنْ اَمَّ الْقَوْمَ فَلْیُخَفِّفْ، فَاِنَّ فِیْہِمُ الضَّعِیْفَ وَالْکَبِیْرَ وَذَا الْحَاجَۃِ، فَاِذَا صَلَّیْتَ لِنَفْسِکَ فَصَلِّ کَیْفَ شِئْتَ (وَعَنْہُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) قَالَ کَانَ اٰخِرُ شَیْءٍ عَہِدَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَیَّ اَنْ قَالَ تَجَوَّزْ فِیْ صَلٰوتِکَ وَاقْدُرِ النَّاسَ بِاَضْعَفِہِمْ، فَاِنَّ مِنْہُمُ الصَّغِیْرَ وَالْکَبِیْرَ وَالضَّعِیْفَ وَذَا الْحَاجَۃِ (وَعَنْہُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَالِثٍ) اَنَّ اٰخِرَ کَلَامٍ کَلَّمَنِیْ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اِذِ اسْتَعْمَلَنِیْ عَلَی الطَّائِفِ فَقَالَ خَفِّفِ الصَّلٰوۃَ عَلَی النَّاسِ حَتّٰی وَقَّتَ لِیْ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ وَاَشْبَاہَہَا مِنَ الْقُرْاٰنِ.

نے مجھ سے فرمایا: اے عثمان! تم اپنی قوم کو نماز پڑھایا کرو، اور جو شخص قوم کو نماز پڑھائے وہ ہلکی پھلکی نماز پڑھائے (لمبی نہ کرے) کیونکہ جماعت میں کمزور، بوڑھے اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں، اور جب تم تنہا نماز پڑھو تو جس طرح چاہو نماز پڑھو۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے جو آخری عہد لیا (جو آخری وصیت کی) وہ یہ تھا کہ آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ لوگوں کو نماز پڑھانے میں تخفیف کرو اور لوگوں کے ضعف کا خیال رکھو، کیونکہ جماعت میں چھوٹے بچے، بوڑھے، کمزور اور ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔ (اور انہی سے تیسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے مجھے طائف پر عامل بنایا تو آپ (ﷺ) نے مجھ سے جو آخری بات کی، وہ یہ تھی کہ تم لوگوں کو نماز پڑھانے میں تخفیف کرنا (لمبی نماز نہ پڑھانا) یہاں تک کہ آپ (ﷺ) نے میرے لیے قرآن میں سے ''اقرأ باسم ربك الذی خلق'' اور اس جیسی چھوٹی سورتیں پڑھنا مقرر فرمایا۔

۲۲۴۲/۱۳۷۸- عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ لَاَتَاَخَّرُ فِیْ صَلٰوۃِ الْغَدَاۃِ مَخَافَۃَ فُلَانٍ یَعْنِیْ اِمَامَہُمْ قَالَ فَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ غَضَبًا فِیْ مَوْعِظَۃٍ مِّنْہُ یَوْمَئِذٍ، فَقَالَ اَیُّہَا النَّاسُ اِنَّ مِنْکُمْ مُنَفِّرِیْنَ فَاَیُّکُمْ مَا صَلّٰی بِالنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْہِمُ الضَّعِیْفَ وَالْکَبِیْرَ وَذَا الْحَاجَۃِ.

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک شخص نے آ کر عرض کیا: یارسول اللہ! میں فلاں امام کی لمبی قراءت کے خوف کی وجہ سے صبح کی نماز سے رہ جاتا ہوں، حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وعظ و نصیحت میں اس دن سے زیادہ غضب ناک کبھی نہیں دیکھا تھا، آپ (ﷺ) نے فرمایا: اے لوگو! تم میں سے بعض لوگ (لوگوں کو دین سے) متنفر کر رہے ہیں، پس تم میں سے جو شخص بھی لوگوں کو نماز پڑھائے تو وہ تخفیف کرے (لمبی نماز نہ پڑھائے) کیونکہ جماعت میں کمزور، بوڑھے اور ضرورت مند (کام کاج والے) بھی ہوتے ہیں۔

۲۲۴۳/۱۳۷۹- عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ (الطَّائِیِّ) رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ مَنْ اَمَّنَا فَلْیُتِمَّ الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَاِنَّ مِنَّا الضَّعِیْفَ وَالْکَبِیْرَ وَالْمَرِیْضَ وَالْعَابِرَ سَبِیْلٍ وَذَا الْحَاجَۃِ، ہٰکَذَا کُنَّا نُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ.

حضرت عدی بن حاتم (طائی) رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص ہمیں نماز پڑھائے وہ رکوع و سجود پورا ادا کرے (اور اقتصار کے ساتھ نماز پڑھائے، لمبی نہ پڑھائے) کیونکہ ہم میں سے بعض لوگ کمزور بھی ہیں، بوڑھے بھی ہیں، بیمار بھی ہیں، مسافر بھی ہیں اور ضرورت مند (کام کاج والے) بھی ہیں، ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔

۵- بَابُ قِصَّۃِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ (فِیْ تَطْوِیْلِ الصَّلٰوۃِ بِالْمَأْمُوْمِیْنَ وَفِیْھَا جَوَازُ انْفِرَادِ الْمَأْمُوْمِ لِعُذْرٍ)

کا قصہ (مقتدیوں کو لمبی نماز پڑھانے اور کسی عذر کی وجہ سے مقتدی کے تنہا نماز پڑھنے کا جواز)

۲۲۴۴/۱۳۸۰- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَؤُمُّ قَوْمَہٗ فَدَخَلَ حَرَامٌ وَّھُوَ یُرِیْدُ اَنْ یَّسْقِیَ نَخْلَہٗ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ لِیُصَلِّیَ مَعَ الْقَوْمِ، فَلَمَّا رَاٰی مُعَاذًا طَوَّلَ تَجَوَّزَ فِیْ صَلٰوتِہٖ وَلَحِقَ بِنَخْلِہٖ یَسْقِیْہِ، فَلَمَّا قَضٰی مُعَاذٌ اَلصَّلٰوۃَ قِیْلَ لَہٗ اِنَّ حَرَامًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا رَاٰكَ طَوَّلْتَ تَجَوَّزَ فِیْ صَلٰوتِہٖ وَلَحِقَ بِنَخْلِہٖ یَسْقِیْہِ، قَالَ اِنَّہٗ لَمُنَافِقٌ اَیَعْجَلُ عَنِ الصَّلٰوۃِ مِنْ اَجْلِ سَقْیِ نَخْلِہٖ؟ قَالَ فَجَاءَ حَرَامٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ عِنْدَہٗ فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ، اِنِّیْ اَرَدْتُ اَنْ اَسْقِیَ نَخْلًا لِّیْ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ لِاُصَلِّیَ مَعَ الْقَوْمِ فَلَمَّا طَوَّلَ تَجَوَّزْتُ فِیْ صَلٰوتِیْ وَلَحِقْتُ بِنَخْلِیْ اَسْقِیْہِ فَزَعَمَ اَنِّیْ مُنَافِقٌ فَاَقْبَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مُعَاذٍ فَقَالَ اَفَتَّانٌ اَنْتَ اَفَتَّانٌ اَنْتَ لَا تُطَوِّلْ بِھِمْ اِقْرَاْ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَالشَّمْسِ وَضُحَاھَا وَنَحْوِھِمَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اپنی قوم کی امامت کیا کرتے تھے، حضرت حرام (رضی اللہ عنہ) اپنی کھجور کے درختوں کو سیراب کرنا چاہتے تھے، پس وہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں داخل ہوئے تو انہوں نے حضرت معاذ (رضی اللہ عنہ) کو لمبی قراءت کرتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے اپنی نماز کو مختصر کیا اور اپنی کھجوروں کے درختوں کو سیراب کرنے کے لیے چلے گئے، جب حضرت معاذ (رضی اللہ عنہ) نماز سے فارغ ہوئے تو انہیں بتایا گیا کہ حضرت حرام مسجد میں داخل ہوئے، جب انہوں نے آپ کی لمبی قراءت دیکھی تو اپنی نماز کو مختصر کیا اور اپنی کھجوروں کے درختوں کے سیراب کرنے کے لیے چلے گئے، یہ سن کر حضرت معاذ نے کہا کہ وہ منافق ہو گیا ہے کیا وہ اپنی کھجوروں کے درختوں کو سیراب کرنے کی وجہ سے نماز پڑھنے میں جلدی کرتا ہے؟ حضرت انس نے بیان کیا کہ حضرت حرام (رضی اللہ عنہ)، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اس وقت حضرت معاذ (رضی اللہ عنہ) بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، حضرت حرام نے عرض کیا: یا نبی اللہ! میں نے اپنی کھجوروں کے درختوں کو سیراب کرنے کا ارادہ کیا تھا اور میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں داخل ہوا تو انہوں (حضرت معاذ) نے قراءت لمبی کی تو میں نے اپنی نماز کو مختصر کیا اور کھجوروں کے درختوں کو سیراب کرنے کے لیے چلا گیا تو اب ان کا گمان ہے کہ میں منافق ہو گیا ہوں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ (رضی اللہ عنہ) کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم فتنہ پرور ہو! کیا تم فتنہ پرور ہو؟ لوگوں کو لمبی نماز نہ پڑھایا کرو، (نماز میں)۔ "**سبح اسم ربك الاعلٰی**" اور "**والشمس وضحاھا**" اور ان جیسی (چھوٹی) سورتیں پڑھا کرو۔

۲۲۴۵/۱۳۸۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَہٗ مِنْ جَابِرٍ کَانَ مُعَاذٌ یُّصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَرْجِعُ فَیَؤُمُّنَا وَقَالَ مَرَّۃً ثُمَّ یَرْجِعُ فَیُصَلِّیْ بِقَوْمِہٖ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت معاذ (رضی اللہ عنہ)، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے، پھر وہ واپس لوٹتے اور ہمیں نماز پڑھاتے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ واپس لوٹتے اور اپنی قوم کو نماز پڑھاتے۔ ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھی تو حضرت معاذ

فَاَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الصَّلٰوةَ، وَقَالَ مَرَّةً الْعِشَاءَ فَصَلّٰى مُعَاذٌ مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ قَوْمَهُ فَقَرَاَ الْبَقْرَةَ فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَصَلّٰى فَقِيْلَ نَافَقْتَ يَا فُلَانُ، قَالَ مَا نَافَقْتُ، فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ مُعَاذًا يُّصَلِّيْ مَعَكَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّمَا نَحْنُ اَصْحَابُ نَوَاضِحَ وَنَعْمَلُ بِاَيْدِيْنَا، وَاِنَّهُ جَاءَ يَؤُمُّنَا فَقَرَاَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَقَالَ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ اَفَتَّانٌ اَنْتَ؟ اِقْرَاْ بِكَذَا وَكَذَا قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى، فَذَكَرْنَا لِعَمْرٍو فَقَالَ اَرَاهُ قَدْ ذَكَرَهُ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّحَجَّاجٌ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُّحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَهُ نَاضِحَانِ لَهُ وَقَدْ جَنَحَتِ الشَّمْسُ وَمُعَاذٌ يُّصَلِّي الْمَغْرِبَ فَدَخَلَ مَعَهُ الصَّلٰوةَ فَاسْتَفْتَحَ مُعَاذٌ الْبَقَرَةَ اَوِ النِّسَاءَ، مُحَارِبٌ الَّذِيْ يَشُكُّ، فَلَمَّا رَاَى الرَّجُلُ ذٰلِكَ صَلّٰى ثُمَّ خَرَجَ، قَالَ فَبَلَغَهُ اِنَّ مُعَاذًا نَالَ مِنْهُ، قَالَ حَجَّاجٌ يَّنَالُ مِنْهُ، قَالَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفَتَّانٌ اَنْتَ يَا مُعَاذُ؟ اَفَتَّانٌ اَنْتَ يَا مُعَاذُ؟ اَوْ فَاتِنٌ فَاتِنٌ، وَقَالَ حَجَّاجٌ اَفَاتِنٌ اَفَاتِنٌ اَفَاتِنٌ، فَلَوْلَا قَرَاْتَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا فَصَلّٰى وَرَاءَكَ الْكَبِيْرُ وَذُو الْحَاجَةِ وَالضَّعِيْفُ، اَحْسَبُ مُحَارِبًا الَّذِيْ يَشُكُّ فِي الضَّعِيْفِ.

(رضی اللہ عنہ) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی' پھر وہ اپنی قوم کے پاس آئے (اور ان کو نماز پڑھائی) اور اس میں انہوں نے سورۂ بقرہ پڑھنی شروع کی تو جماعت میں سے ایک شخص نے علیحدہ ہو کر نماز پڑھی' لوگوں میں سے کسی نے اس سے کہا: کیا تم منافق ہو گئے ہو؟ اس نے کہا کہ میں منافق نہیں ہوا' پس وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: (یارسول اللہ!) حضرت معاذ آپ کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں' پھر وہ واپس آ کر ہمیں نماز پڑھاتے ہیں' یارسول اللہ! ہم اونٹوں والے ہیں اور اپنے ہاتھوں سے کام کاج (محنت مزدوری) کرتے ہیں' معاذ نے آ کر ہمیں نماز پڑھائی اور نماز میں سورۂ بقرہ پڑھی' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اے معاذ! کیا تم فتنہ پرور ہو؟ کیا تم فتنہ پرور ہو؟ تم (نماز میں) فلاں فلاں سورتیں پڑھا کرو' حضرت ابوزبیر کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ''سبح اسم ربك الاعلٰی'' اور ''والیل اذا یغشی'' جیسی چھوٹی سورتیں بتائی تھیں۔ (اور دوسرے طریق سے مروی ہے:) حضرت محارب بن دثار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری (رضی اللہ عنہما) کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک انصاری شخص آیا اور اس کے ساتھ اس کے دو اونٹ تھے اور سورج غروب ہو چکا تھا اور حضرت معاذ (رضی اللہ عنہ) مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے' پس وہ شخص ان کے ساتھ نماز میں شامل ہو گیا تو حضرت معاذ نے سورۂ بقرہ یا سورۂ نساء پڑھنی شروع کر دی' جب اس شخص نے لمبی سورت کو دیکھا تو اپنی علیحدہ نماز پڑھ کر چلا گیا' پھر اس شخص کو یہ خبر ملی کہ حضرت معاذ نے اس کی مذمت کی ہے تو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اے معاذ! کیا تم فتنہ پرور ہو؟ اے معاذ! کیا تم فتنہ پرور ہو؟ (یا فرمایا:) کیا تم فسادی ہو؟ کیا تم فسادی ہو؟ کیا تم فسادی ہو؟ سو تم نے ''سبح اسم ربك الاعلٰی'' اور ''والشمس وضحاها'' جیسی چھوٹی سورتیں کیوں نہ پڑھیں' کیونکہ تمہارے پیچھے بوڑھے' ضرورت مند اور کمزور لوگوں نے بھی نماز پڑھی۔ راوی (شعبہ) نے کہا کہ میرے خیال میں محارب کو ضعیف میں شک ہے۔

۲۲۴۶/۱۳۸۲ - عَنْ مُّعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ بَنِيْ سَلِمَةَ يُقَالُ لَهُ سُلَيْمٌ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ

حضرت معاذ بن رفاعہ انصاری' بنو سلمہ کے سُلیم نامی شخص سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! جب ہم سو جاتے ہیں تو معاذ ہمارے

مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ يَّاْتِيْنَا بَعْدَ مَا نَنَامُ وَنَكُوْنُ فِيْ اَعْمَالِنَا بِالنَّهَارِ فَيُنَادِيْ بِالصَّلٰوةِ فَنَخْرُجُ اِلَيْهِ فَيُطَوِّلُ عَلَيْنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ لَا تَكُنْ فَتَّانًا، اِمَّا اَنْ تُصَلِّيَ مَعِيَ وَاِمَّا اَنْ تُخَفِّفَ عَلٰى قَوْمِكَ، ثُمَّ قَالَ يَا سُلَيْمُ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ؟ قَالَ اِنِّيْ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِهٖ مِنَ النَّارِ، وَاللّٰهِ مَا اُحْسِنُ دَنْدَنَتَكَ وَلَا دَنْدَنَةَ مُعَاذٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَصِيْرُ دَنْدَنَتِيْ وَدَنْدَنَةُ مُعَاذٍ اِلَّا اَنْ نَسْاَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذَ بِهٖ مِنَ النَّارِ، ثُمَّ قَالَ سُلَيْمٌ سَتَرَوْنَ غَدًا اِذَا الْتَقَى الْقَوْمُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، قَالَ وَالنَّاسُ يَتَجَهَّزُوْنَ اِلٰى اُحُدٍ فَخَرَجَ وَكَانَ فِي الشُّهَدَاءِ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَرِضْوَانُهٗ عَلَيْهِ.

پاس آتے ہیں جبکہ ہم دن میں اپنے کام کاج کی وجہ سے تھکے ہوئے ہوتے ہیں تو معاذ نماز کی اذان دیتے ہیں، ہم نماز پڑھنے کے لیے چلے جاتے ہیں تو وہ نماز لمبی کر دیتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ بن جبل! تم فتنہ مت ڈالو یا تو تم صرف میری اقتداء میں نماز پڑھا کرو اور یا تم اپنی قوم کو ہلکی پھلکی نماز پڑھایا کرو، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے سُلیم! تم نماز میں کیا کہتے ہو؟ اس نے عرض کیا کہ میں اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور دوزخ کی آگ سے اس کی پناہ چاہتا ہوں، مگر اللہ کی قسم! مجھے آپ کی دعا کا پتا نہیں چلتا اور نہ ہی معاذ کی دعا کا پتا چلتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اور معاذ کی دعا بھی یہی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے جنت مانگتے ہیں اور دوزخ سے اس کی پناہ چاہتے ہیں، پھر سلیم نے کہا کہ تم عنقریب ان شاء اللہ کل دیکھو گے جب (مسلمان اور کفار کی دو) جماعتیں باہم صف آراء ہوں گی، راوی کا بیان ہے کہ لوگ جنگ اُحد کے لیے تیار ہوئے تو وہ (سُلیم) بھی اس جنگ میں جا کر شریک ہو گیا اور وہ شہید ہو گیا۔ ''رحمة الله ورضوانه عليه''۔

۲۲۴۷/۱۳۸۳- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ بُرَيْدَةَ (الْاَسْلَمِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) يَقُوْلُ اِنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ يَقُوْلُ صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فَقَرَاَ فِيْهَا اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّفْرُغَ فَصَلّٰى وَذَهَبَ، فَقَالَ لَهٗ مُعَاذٌ قَوْلًا شَدِيْدًا، فَاَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَذَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ اَعْمَلُ عَلَى الْمَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلِّ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَنَحْوِهَا مِنَ السُّوَرِ.

حضرت عبداللہ بن بریدہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت معاذ بن جبل (رضی اللہ عنہ) نے اپنے اصحاب کو عشاء کی نماز پڑھائی اور انہوں نے اس میں سورہ ''اقتربت الساعة'' پڑھی تو نماز ختم ہونے سے پہلے ایک شخص نے اٹھ کر (الگ) نماز پڑھی اور چلا گیا، حضرت معاذ نے اس سے سخت بات کی تو وہ شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عذر پیش کرتے ہوئے کہنے لگا کہ میں اونٹوں پر پانی لاد کر محنت کرتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے (حضرت معاذ سے) فرمایا کہ تم ''والشمس وضحاها'' اور اس جیسی سورتوں سے نماز پڑھایا کرو۔

۶- بَابُ تَخْفِيْفِ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ مَعَ اِتْمَامِهَا

رسول اللہ ﷺ لوگوں کو نماز کامل اور مختصر پڑھاتے تھے

۲۲۴۸/۱۳۸۴- عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ اَتَمِّ النَّاسِ صَلٰوةً وَّاَوْجَزِهٖ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) زعَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ

حضرت حُمید سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نماز لوگوں کی بہ نسبت کامل اور مختصر پڑھاتے تھے۔ (اور دوسرے طریق سے مروی ہے:) حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز لوگوں کی بہ نسبت

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ مِنْ اَخَفِّ النَّاسِ صَلٰوةً فِيْ تَمَامٍ.

مختصر اور کامل پڑھاتے تھے۔

۲۲۴۹/۱۳۸۵- عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا صَلَّيْتُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً اَخَفَّ مِنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَمَامِ رُكُوْعٍ وَّسُجُوْدٍ.

حضرت ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد (کسی کے پیچھے) ایسی نماز نہیں پڑھی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز سے زیادہ مختصر ہو اور رکوع وسجود میں کامل ہو۔

۲۲۵۰/۱۳۸۶- عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَاَدْخُلُ الصَّلٰوةَ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اُطِيْلَهَا فَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَاوَزُ فِيْ صَلٰوتِيْ مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ.

حضرت قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نماز پڑھانا شروع کرتا ہوں اور اسے لمبا کرنا چاہتا ہوں، مگر کسی بچہ کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو میں اپنی نماز کو اس خیال سے مختصر کر دیتا ہوں کہ بچہ کے رونے کی وجہ سے اس کی ماں کو سخت تکلیف ہوگی۔

۲۲۵۱/۱۳۸۷- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۲۲۵۲/۱۳۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ اَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ وَّحُمَيْدٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَوَّزَ ذَاتَ يَوْمٍ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ جَوَّزْتَ؟ قَالَ سَمِعْتُ بُكَاءَ صَبِيٍّ فَظَنَنْتُ اَنَّ اُمَّهُ مَعَنَا تُصَلِّيْ، فَاَرَدْتُ اَنْ اُفْرِغَ لَهُ اُمَّهُ، وَقَدْ قَالَ حَمَّادٌ اَيْضًا فَظَنَنْتُ اَنَّ اُمَّهُ تُصَلِّيْ مَعَنَا فَاَرَدْتُ اَنْ اُفْرِغَ لَهُ اُمَّهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز میں اختصار کیا تو کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے مختصر نماز کیوں پڑھائی ہے؟ فرمایا: میں نے بچہ کے رونے کی آواز کو سنا تو میں جان گیا کہ اس (بچہ) کی ماں ہمارے ساتھ نماز پڑھ رہی ہے تو میں نے ارادہ کیا کہ اس کے لیے اس کی ماں کو (نماز سے) فارغ کردوں۔

۲۲۵۳/۱۳۸۹- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ صَوْتَ صَبِيٍّ فِي الصَّلٰوةِ فَخَفَّفَ الصَّلٰوةَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز میں بچے (کے رونے) کی آواز کو سنا تو نماز کو مختصر کر دیا۔

۲۲۵۴/۱۳۹۰- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَاَيْتُ اِمَامًا اَشْبَهَ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِمَامِكُمْ هٰذَا لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَهُوَ بِالْمَدِيْنَةِ يَوْمَئِذٍ

حضرت عبداللہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے کسی امام کو تمہارے اس امام عمر بن عبدالعزیز کے مقابلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے زیادہ مشابہ (نماز پڑھاتے ہوئے) نہیں دیکھا، اور اس وقت عمر بن عبدالعزیز مدینہ منورہ کے والی تھے اور حضرت عمر

وَكَانَ عُمَرُ لَا يُطِيْلُ الْقِرَاءَةَ.

بن عبدالعزیز لمبی قراءت نہیں کرتے تھے۔

۱۳۹۱/۲۲۵۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِنَا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَلَا يُطِيْلُ فِيْهَا وَلَا يُخَفِّفُ، وَسَطًا مِّنْ ذٰلِكَ، وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَتَمَةَ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں فرض نماز پڑھاتے تھے' اس میں نہ لمبی قراءت کرتے تھے اور نہ ہی مختصر قراءت کرتے تھے بلکہ درمیانی قراءت کرتے تھے اور عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھتے تھے۔

۱۳۹۲/۲۲۵۶- وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِيْ مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، قَالَ وَكَانَ يَقْرَأُ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بِقَافْ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ، وَكَانَتْ صَلٰوتُهُ بَعْدُ تَخْفِيْفًا.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے تو سورج طلوع ہونے تک اپنے مصلّی پر بیٹھے رہتے' اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) صبح کی نماز (کی پہلی رکعت) میں ''ق والقرآن المجید'' پڑھتے اور دوسری رکعت میں تخفیف کرتے۔

۱۳۹۳/۲۲۵۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ بَكْرٍ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ عُدْنَا اَبَا وَاقِدٍ الْبَكْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ ابْنُ بَكْرٍ الْبَدْرِيَّ (وَفِيْ رِوَايَةٍ اَللَّيْثِيَّ وَفِيْ اُخْرَى الْكِنْدِيَّ) فِيْ وَجْعِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ فَسَمِعَهُ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ اَخَفَّ النَّاسِ صَلٰوةً عَلَى النَّاسِ وَاَطْوَلَ النَّاسِ صَلٰوةً لِنَفْسِهٖ.

حضرت ابوواقد البکری کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابن بکر کے مرضِ وفات میں ان کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تو سب لوگوں سے زیادہ مختصر پڑھاتے اور جب تنہا پڑھتے تو سب لوگوں سے زیادہ لمبی پڑھتے تھے۔

۱۳۹۴/۲۲۵۸- عَنْ مَّالِكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اُصَلِّ خَلْفَ اِمَامٍ كَانَ اَوْجَزَ مِنْهُ صَلٰوةً فِيْ تَمَامِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ.

حضرت مالک بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوہ میں شریک ہوا تو میں نے کسی امام کے پیچھے ایسی نماز نہیں پڑھی جو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نماز کی بہ نسبت زیادہ مختصر ہو اور رکوع وسجود میں مکمل ہو۔

۱۳۹۵/۲۲۵۹- قرعَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ (يَعْنِيْ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا بِالتَّخْفِيْفِ وَاِنْ كَانَ لَيَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ.

حضرت سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں ہلکی پھلکی نماز پڑھانے کا حکم دیتے تھے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سورۂ صافات سے ہمیں امامت کراتے تھے۔

۱۳۹۶/۲۲۶۰- عَنِ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلّٰى صَلٰوةً تَجَوَّزَ فِيْهَا فَقُلْتُ لَهُ هٰكَذَا كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ

حضرت ابوخالد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مختصر نماز پڑھاتے ہوئے دیکھا تو میں نے ان سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح نماز پڑھاتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! بلکہ اس سے بھی

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ نَعَمْ وَاَوْجَزُ (وَعَنْہُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَھٰکَذَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ لَکُمْ؟ قَالَ وَمَا اَنْکَرْتَ مِنْ صَلٰوتِیْ؟ قَالَ قُلْتُ اَرَدْتُ اَنْ اَسْاَلَکَ عَنْ ذٰلِکَ، قَالَ نَعَمْ وَاَوْجَزُ، قَالَ وَکَانَ قِیَامُہٗ قَدْرَ مَا یَنْزِلُ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْمَنَارَۃِ وَیَصِلُ اِلَی الصَّفِّ (وَعَنْہُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَالِثٍ) عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ کَانَ یُصَلِّیْ بِھِمْ بِالْمَدِیْنَۃِ نَحْوًا مِّنْ صَلٰوۃِ قَیْسٍ وَّکَانَ قَیْسٌ لَّا یُطَوِّلُ، قَالَ قُلْتُ ھٰکَذَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ یُصَلِّیْ؟ قَالَ نَعَمْ وَاَوْجَزُ.

زیادہ مختصر نماز پڑھاتے تھے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں اسی طرح نماز پڑھاتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: کیا تمہیں میری نماز پر اعتراض ہے؟ میں نے کہا کہ میں اس بارے میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں' فرمایا: ہاں! بلکہ اس سے بھی زیادہ مختصر نماز پڑھاتے تھے' اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے قیام کی مقدار مؤذن کے مینار سے اتر کر صف تک پہنچنے تک کے برابر تھی (اور انہی سے تیسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو مدینہ منورہ میں قیس (نامی شخص) کی نماز کی طرح نماز پڑھاتے تھے اور قیس لمبی نماز نہیں پڑھاتے تھے' میں نے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح نماز پڑھاتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! اس سے بھی مختصر نماز پڑھاتے تھے۔

۲۲۶۱/۱۳۹۷- عَنْ حَیَّانَ (یَعْنِی الْبَارِقِیَّ) قَالَ قِیْلَ لِابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اِنَّ اِمَامَنَا یُطِیْلُ الصَّلٰوۃَ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَکْعَتَانِ مِنْ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اَخَفُّ اَوْ مِثْلُ رَکْعَۃٍ مِّنْ صَلٰوۃِ ھٰذَا.

حضرت حیان (البارقی) کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی نے کہا کہ ہمارا امام لمبی نماز پڑھاتا ہے' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کی دو رکعتیں اس سے زیادہ مختصر ہوتیں یا اس کی نماز کی ایک رکعت کے برابر ہوتیں۔

۷- بَابُ حُکْمِ الْاِمَامِ اِذَا ذَکَرَ اَنَّہٗ مُحْدِثٌ

امام کو جب بے وضو ہونا یاد آ جائے

۲۲۶۲/۱۳۹۸- عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُصَلِّیْ اِذَ انْصَرَفَ وَنَحْنُ قِیَامٌ ثُمَّ اَقْبَلَ وَرَاْسُہٗ یَقْطُرُ فَصَلّٰی لَنَا الصَّلٰوۃَ، ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ ذَکَرْتُ اَنِّیْ کُنْتُ جُنُبًا حِیْنَ قُمْتُ اِلَی الصَّلٰوۃِ لَمْ اَغْتَسِلْ، فَمَنْ وَجَدَ مِنْکُمْ فِیْ بَطْنِہٖ رِزًّا اَوْ کَانَ مِثْلَ مَا کُنْتُ عَلَیْہِ فَلْیَنْصَرِفْ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْ حَاجَتِہٖ اَوْ غُسْلِہٖ ثُمَّ یَعُوْدُ اِلٰی صَلٰوتِہٖ.

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے کہ اچانک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) واپس گھر تشریف لے گئے اور ہم کھڑے رہے' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لائے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سر مبارک سے پانی کے قطرے گر رہے تھے' پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمیں نماز پڑھائی' پھر فرمایا کہ جب میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوا تو مجھے یاد آ گیا کہ میں جنبی ہوں اور غسل نہیں کیا (اور یاد آنے پر واپس لوٹا اور غسل کیا) سو تم میں سے جو شخص اپنے پیٹ میں گڑگڑاہٹ محسوس کرے یا اسے میری طرح معاملہ پیش آ جائے تو وہ واپس چلا جائے حتیٰ کہ وہ اپنی حاجت یا اپنے غسل سے فارغ ہو جائے' پھر وہ اپنی نماز کے لیے لوٹ آئے۔

۲۲۶۳/۱۳۹۹- عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوۃَ فَکَبَّرَ ثُمَّ اَوْمَا اِلَیْہِمْ اَنْ مَکَانَکُمْ ثُمَّ دَخَلَ فَخَرَجَ وَرَاْسُہٗ یَقْطُرُ فَصَلّٰی بِہِمْ فَلَمَّا قَضَی الصَّلٰوۃَ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَّاِنِّیْ کُنْتُ جُنُبًا (وَعَنْہُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ دَخَلَ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ.

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کی' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے لوگوں کو اپنی اپنی جگہ پر ٹھہرے رہنے کا اشارہ کیا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے گھر میں داخل ہوئے' پھر (مسجد میں) تشریف لائے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سر مبارک سے پانی کے قطرے گر رہے تھے' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے لوگوں کو نماز پڑھائی' جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: بلاشبہ میں بھی انسان ہوں اور میں جنبی تھا۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کی نماز پڑھانے کے لیے تشریف لائے۔ الحدیث

۲۲۶۴/۱۴۰۰- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَلَمَّا کَبَّرَ انْصَرَفَ وَاَوْمَا اِلَیْہِمْ اَیْ کَمَا اَنْتُمْ ثُمَّ خَرَجَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ وَرَاْسُہٗ یَقْطُرُ فَصَلّٰی بِہِمْ فَلَمَّا صَلّٰی قَالَ اِنِّیْ کُنْتُ جُنُبًا فَنَسِیْتُ اَنْ اَغْتَسِلَ (وَعَنْہُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) قَالَ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ وَصَفَّ النَّاسُ صُفُوْفَھُمْ وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَامَ مَقَامَہٗ ثُمَّ اَوْمَا اِلَیْہِمْ بِیَدِہٖ اَنْ مَکَانَکُمْ فَخَرَجَ وَقَدِ اغْتَسَلَ وَرَاْسُہٗ یَنْطُفُ فَصَلّٰی بِہِمْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لیے تشریف لائے' جب تکبیر کہی گئی تو واپس لوٹے اور لوگوں کو اپنی اپنی جگہ پر کھڑا رہنے کا اشارہ کیا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لے گئے اور غسل کیا' پھر (مسجد میں) تشریف لائے' درآں حالیکہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سر اقدس سے پانی کے قطرے گر رہے تھے' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میں جنبی تھا اور غسل کرنا بھول گیا تھا۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ نماز کی اقامت کہی گئی تھی اور لوگوں نے اپنی اپنی صفیں درست کر لی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور اپنی (نماز پڑھانے کی) جگہ پر کھڑے ہو گئے' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے لوگوں کو اپنے ہاتھ سے اپنی اپنی جگہ پر رہنے کا اشارہ کیا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لے گئے اور غسل کیا اور (جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے تو) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

۸- بَابُ جَوَازِ الْاِسْتِخْلَافِ فِی الصَّلٰوۃِ وَجَوَازِ انْتِقَالِ الْخَلِیْفَۃِ مَاْمُوْمًا اِذَا حَضَرَ مُسْتَخْلِفُہٗ

نماز میں خلیفہ بنانے کا جواز اور خلیفہ بنانے والے (امام) کے آجانے پر خلیفہ کے مقتدی کی حالت میں منتقل ہونے کا جواز

۲۲۶۵/۱۴۰۱- عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ قِتَالٌ بَیْنَ بَنِیْ عَمْرِو ابْنِ عَوْفٍ فَبَلَغَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَتَاھُمْ بَعْدَ الظُّھْرِ لِیُصْلِحَ بَیْنَھُمْ وَقَالَ یَا بِلَالُ اِنْ حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بنو عمرو بن عوف آپس میں لڑ پڑے' جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر ملی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ظہر کی نماز کے بعد ان میں صلح کرانے کے لیے ان کے پاس تشریف لے گئے اور (حضرت بلال کو فرمایا:) اے بلال! اگر نماز کا وقت ہو جائے اور میں نہ آ سکوں تو

وَلَمْ اٰتِ فَمُرْ اَبَا بَكْرٍ يُّصَلِّ بِالنَّاسِ، قَالَ فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ اَقَامَ بِلَالٌ الصَّلٰوةَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ اَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ) ثُمَّ اَمَرَ اَبَا بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ بِهِمْ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا دَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا رَاَوْهُ صَفَّحُوْا وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشُقُّ النَّاسَ حَتّٰى قَامَ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اِذَا دَخَلَ الصَّلٰوةَ لَمْ يَلْتَفِتْ فَلَمَّا رَاَى التَّصْفِيْحَ لَا يُمْسَكُ عَنْهُ الْتَفَتَ فَرَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهٗ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اَنِ امْضِهْ فَقَامَ اَبُوْ بَكْرٍ هُنَيَّةً فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ مَشَى الْقَهْقَرٰى قَالَ فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ، فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ قَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَّا مَنَعَكَ اِذَا اَوْمَاْتُ اِلَيْكَ اَنْ لَّا تَكُوْنَ مَضَيْتَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ اَنْ تَمْضِيَ) فِيْ صَلٰوتِكَ، قَالَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لَّمْ يَكُنْ لِابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يَّؤُمَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلنَّاسِ اِذَا نَابَكُمْ فِيْ صَلٰوتِكُمْ شَيْءٌ فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْيُصَفِّحْ (وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلْيُصَفِّقِ) النِّسَاءُ (وَفِيْ رِوَايَةٍ) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْتُمْ لِمَ صَفَّحْتُمْ؟ قَالُوْا لِنُعْلِمَ اَبَا بَكْرٍ، قَالَ اِنَّ التَّصْفِيْحَ لِلنِّسَاءِ وَالتَّسْبِيْحَ لِلرِّجَالِ.

ابوبکر کو کہنا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے' سہل کا بیان ہے کہ جب عصر کی نماز کا وقت ہو گیا تو حضرت بلال نے اذان کہی' پھر اقامت کہی' پھر حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو نماز پڑھانے کا کہا تو انہوں نے آگے بڑھ کر لوگوں کو نماز پڑھانا شروع کر دی اور اسی دوران رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے' جب لوگوں نے آپ (ﷺ) کو دیکھا تو وہ ہاتھ پر ہاتھ مارنے لگے اور رسول اللہ ﷺ لوگوں (کی صفوں) کو چیرتے ہوئے آئے' حتیٰ کہ ابوبکر کے پیچھے کھڑے ہو گئے' اور حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) جب نماز شروع کرتے تو (خشوع وخضوع کی وجہ سے) کسی طرف بھی توجہ نہ کرتے تھے' جب انہوں نے لوگوں کے مسلسل ہاتھ پر ہاتھ مارنے کو دیکھا تو متوجہ ہوئے اور نبی کریم ﷺ کو اپنے پیچھے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنے ہاتھ سے اپنی جگہ ٹھہرنے کا اشارہ کیا' حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) تھوڑی دیر ٹھہرے رہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی' پھر پیچھے ہٹ کر صف میں مل گئے' پھر رسول اللہ ﷺ نے آگے آ کر لوگوں کو نماز پڑھائی' جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے ابوبکر! جب میں نے نماز میں اپنی جگہ پر ٹھہرے رہنے کا اشارہ کیا تھا تو تمہیں نماز پڑھانے سے کس چیز نے روکا تھا؟ حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا کہ ابن قحافہ کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کا امام بنے' پھر آپ (ﷺ) نے لوگوں سے فرمایا: جب تمہیں نماز میں کوئی حادثہ پیش آ جائے تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں ہاتھ پر ہاتھ ماریں' اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے پوچھا کہ تم ہاتھ پر ہاتھ کیوں مار رہے تھے؟ انہوں نے عرض کیا کہ ابوبکر کو آگاہ کرنے کے لیے (ہاتھ پر ہاتھ مار رہے تھے)' آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ ہاتھ پر ہاتھ مارنا عورتوں کے لیے ہے اور سبحان اللہ کہنا مردوں کے لیے ہے۔

۲۲۶۶/۱۴۰۲- عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ مَرَضِهٖ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ، فَخَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ فَكَبَّرَ، وَوَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاحَةً فَخَرَجَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، فَلَمَّا رَاٰهُ اَبُوْ بَكْرٍ تَاَخَّرَ، فَاَشَارَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلّٰى

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض وفات میں فرمایا کہ ابوبکر کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے' حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) مصلائے امامت پر آئے اور تکبیر کہی' نبی کریم ﷺ نے کچھ راحت محسوس کی تو دو آدمیوں کے سہارے تشریف لے آئے' جب ابوبکر نے آپ کو دیکھا تو پیچھے ہٹنے لگے تو نبی کریم ﷺ نے انہیں اپنی جگہ پر رہنے کا اشارہ کیا' پھر رسول اللہ ﷺ' حضرت ابوبکر کے پہلو

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانَكَ، ثُمَّ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَنْبِ اَبِىْ بَكْرٍ فَاقْتَرَاَ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِىْ بَلَغَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ السُّوْرَةِ.

میں بیٹھ گئے اور حضرت ابوبکر سورت کی قراءت میں جس جگہ پہنچ چکے تھے، وہاں سے آپ (ﷺ) نے قراءت شروع کردی۔

۲۲۶۷/۱۴۰۳- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّىَ بِالنَّاسِ، ثُمَّ وَجَدَ خِفَّةً فَخَرَجَ، فَلَمَّا اَحَسَّ بِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ اَرَادَ اَنْ يَّنْكُصَ فَاَوْمَا اِلَيْهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ اِلٰى جَنْبِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ يَّسَارِهٖ وَاسْتَفْتَحَ مِنَ الْاٰيَةِ الَّتِىْ انْتَهٰى اِلَيْهَا اَبُوْ بَكْرٍ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهٖ وَفِيْهِ) فَجَاءَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَلَسَ، قَالَ وَقَامَ اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَّاْتَمُّ بِالنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَاْتَمُّوْنَ بِاَبِىْ بَكْرٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّاَخَذَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنَ الْقِرَاءَةِ مِنْ حَيْثُ بَلَغَ اَبُوْ بَكْرٍ، وَمَاتَ فِىْ مَرَضِهٖ ذَاكَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو آپ (ﷺ) نے ابوبکر کو جماعت کرانے کا حکم دیا، پھر آپ (ﷺ) نے (مرض میں) کچھ کمی محسوس کی تو آپ (ﷺ) تشریف لائے، پس جب حضرت ابوبکر نے آپ (ﷺ) کی تشریف آوری کو محسوس کیا تو اُلٹے پاؤں لوٹنے کا ارادہ کیا تو نبی کریم ﷺ نے انہیں اپنی جگہ پر رہنے کا اشارہ کیا، پھر آپ (ﷺ) حضرت ابوبکر کے بائیں پہلو میں بیٹھ گئے اور آپ (ﷺ) نے اس آیت سے پڑھنا شروع کیا جس آیت تک حضرت ابوبکر پہنچے تھے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے، البتہ اس میں یہ ہے کہ) نبی کریم ﷺ آ کر بیٹھ گئے اور حضرت ابوبکر آپ ﷺ کی دائیں جانب کھڑے ہو گئے، حضرت ابوبکر، نبی ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے۔ ابن عباس کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے وہاں سے قراءت شروع کی جہاں ابوبکر پہنچے تھے، اور آپ ﷺ نے اسی مرض میں وصال فرمایا۔

۲۲۶۸/۱۴۰۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّىَ بِالنَّاسِ فِىْ مَرَضِهِ الَّذِىْ مَاتَ فِيْهِ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَىْ اَبِىْ بَكْرٍ يُّصَلِّىْ بِالنَّاسِ قَاعِدًا وَّاَبُوْ بَكْرٍ يُّصَلِّىْ بِالنَّاسِ وَالنَّاسُ خَلْفَهٗ (وَفِىْ لَفْظٍ) كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَّاْتَمُّ بِالنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَاْتَمُّوْنَ بِاَبِىْ بَكْرٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرضِ وفات میں حضرت ابوبکر کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے، پس رسول اللہ ﷺ، ابوبکر کے آگے بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور حضرت ابوبکر (کھڑے ہو کر) لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور لوگ آپ کے پیچھے (آپ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے) تھے۔ (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ) حضرت ابوبکر، نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے۔

۹- بَابُ جَوَازِ انْتِقَالِ الْمُنْفَرِدِ اِمَامًا

تنہا نماز پڑھنے والے کا امام کی حالت میں منتقل ہونے کا جواز

۲۲۶۹/۱۴۰۵- عَنْ اَنَسٍ (بْنِ مَالِكٍ) رَضِىَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ماہِ رمضان میں

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ رَمَضَانَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ خَلْفَهُ، قَالَ وَجَاءَ رَجُلٌ فَقَامَ اِلٰى جَنْبِيْ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ حَتّٰى كُنَّا رَهْطًا، فَلَمَّا اَحَسَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ اَنَا خَلْفَهُ تَجَوَّزَ فِي الصَّلٰوةِ، ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ فَصَلّٰى صَلٰوةً لَّمْ يُصَلِّهَا عِنْدَنَا، قَالَ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَطِنْتَ بِنَا اللَّيْلَةَ؟ قَالَ نَعَمْ، فَذَاكَ الَّذِيْ حَمَلَنِيْ عَلَى الَّذِيْ صَنَعْتُ (الحديث)

نماز (تراویح) پڑھ رہے تھے کہ میں آیا اور آپ (ﷺ) کے پیچھے کھڑا ہو گیا' پھر ایک اور شخص آیا اور وہ میرے پہلو میں کھڑا ہو گیا' پھر ایک اور شخص آ گیا (اور وہ بھی کھڑا ہو گیا)' یہاں تک کہ ہماری ایک جماعت بن گئی' پس جب آپ (ﷺ) نے محسوس کیا کہ میں آپ ﷺ کے پیچھے ہوں تو آپ (ﷺ) نے نماز کو مختصر کر دیا' پھر آپ (ﷺ) اُٹھے اور اپنے گھر تشریف لے گئے' پھر آپ (ﷺ) نے (اپنے گھر میں) ایسی نماز پڑھی جو ہمارے پاس نہیں پڑھی تھی (یعنی طویل نماز پڑھی)۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ جب صبح ہوئی تو ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا رات آپ کو ہمارے بارے میں معلوم ہو گیا تھا؟ فرمایا: ہاں! یہی وہ چیز تھی جس نے مجھے اس کام پر اُبھارا جو میں نے کیا تھا۔

١٠ - بَابٌ مَّا يُفْعَلُ اِذَا لَمْ يَحْضُرْ اِمَامُ الْحَيِّ

جب محلّہ کا امام موجود نہ ہو تو کیا کیا جائے؟

١٤٠٦/٢٢٧٠ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ الْوَلِيْدَ ابْنَ عُقْبَةَ اَخَّرَ الصَّلٰوةَ مَرَّةً فَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَثَوَّبَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ الْوَلِيْدُ، مَاحَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ اَجَاءَكَ مِنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَمْرٌ فِيْمَا فَعَلْتَ اَمِ ابْتَدَعْتَ ؟ قَالَ لَمْ يَاْتِنِيْ اَمْرٌ مِّنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَمْ اَبْتَدِعْ، وَلٰكِنْ اَبَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَنْ نَنْتَظِرَكَ بِصَلٰوتِنَا وَاَنْتَ فِيْ حَاجَتِكَ.

حضرت قاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ولید بن عقبہ نے نماز میں دیر کر دی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُٹھ کر نماز کی اقامت کہی اور لوگوں کو نماز پڑھا دی' ولید نے آپ کی طرف پیغام بھیج کر پوچھا کہ جو کچھ آپ نے کیا ہے اس پر آپ کو کس چیز نے اُبھارا ہے؟ جو کام آپ نے کیا ہے اس بارے میں کیا امیر المؤمنین کی طرف سے آپ کے پاس کوئی حکم آیا ہے یا آپ نے بدعت نکالی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہ تو میرے پاس امیر المؤمنین کی طرف سے کوئی حکم آیا ہے اور نہ ہی میں نے بدعت نکالی ہے' بلکہ جب آپ اپنے کام میں مصروف تھے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے ہماری نماز میں آپ کے انتظار کرنے سے منع فرمایا ہے۔

١١ - بَابُ اِطَالَةِ الْاِمَامِ الرَّكْعَةَ الْاُوْلٰى وَانْتِظَارِ مَنْ اَحَسَّ بِهِ دَاخِلًا لِّيُدْرِكَ الرَّكْعَةَ

امام کا پہلی رکعت کو لمبا کرنا اور امام جب کسی کو آتا ہوا محسوس کرے تو وہ انتظار کرے تاکہ آنے والے کو رکعت مل جائے

١٤٠٧/٢٢٧١ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ

حضرت عبداللہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نمازِ ظہر کی پہلی رکعت میں (اس قدر لمبا) قیام کرتے تھے کہ (جماعت میں شامل ہونے کے لیے آنے والے شخص کے) قدموں کی آہٹ بھی نہ سنتے

حَتّٰی لَا یَسْمَعَ وَقْعَ قَدَمٍ.

تھے۔

۲۲۷۲/۱۴۰۸- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَتْ صَلٰوۃُ الظُّهْرِ تُقَامُ فَیَنْطَلِقُ اَحَدُنَا اِلَی الْبَقِیْعِ فَیَقْضِیْ حَاجَتَہُ ثُمَّ یَاْتِیْ فَیَتَوَضَّأُ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلَی الْمَسْجِدِ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ کا بیان ہے کہ ظہر کی نماز کی اقامت کہی جاتی اور ہم میں سے کوئی شخص بقیع کی طرف جاتا اور وہ اپنی حاجت پوری کرتا، پھر وہ آتا اور وضو کرتا، پھر وہ مسجد میں آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلی رکعت میں ہی ہوتے۔

۲۲۷۳/۱۴۰۹- عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَؤُمُّنَا یَقْرَاُ بِنَا فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ مِنْ صَلٰوۃِ الظُّهْرِ وَیُسْمِعُنَا الْاٰیَةَ اَحْیَانًا وَیُطَوِّلُ فِی الْاُوْلٰی وَیُقَصِّرُ فِی الثَّانِیَةِ، وَکَانَ یَفْعَلُ ذٰلِكَ فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ، یُطَوِّلُ الْاُوْلٰی وَیُقَصِّرُ الثَّانِیَةَ، وَکَانَ یَقْرَاُ بِنَا فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ مِنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ.

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں نماز پڑھاتے تو ظہر کی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت کرتے تھے اور بسا اوقات ہمیں کوئی آیت سنا دیتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلی رکعت کو لمبا کرتے اور دوسری رکعت کو مختصر کرتے تھے اور صبح کی نماز میں بھی اسی طرح کرتے تھے کہ پہلی رکعت کو لمبا کرتے اور دوسری رکعت کو مختصر کرتے تھے اور عصر کی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں قراءت کرتے تھے۔

۱۲- بَابُ جَوَازِ جَهْرِ الْاِمَامِ بِتَکْبِیْرِ الصَّلٰوۃِ لِیُسْمِعَ الْمَاْمُوْمَ وَحُکْمُ التَّسْمِیْعِ مِنْ غَیْرِ الْاِمَامِ

امام کا نماز کی تکبیریں مقتدیوں کو سنانے کے لیے بآوازِ بلند کہنے کا جواز اور مکبر کا حکم

۲۲۷۴/۱۴۱۰- عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ اشْتَکٰی اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَوْ غَابَ فَصَلّٰی بِنَا اَبُوْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیُّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَجَهَرَ بِالتَّکْبِیْرِ حِیْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ وَحِیْنَ رَکَعَ وَحِیْنَ قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہُ وَحِیْنَ رَفَعَ رَاْسَہُ مِنَ السُّجُوْدِ وَحِیْنَ سَجَدَ وَحِیْنَ قَامَ بَیْنَ الرَّکْعَتَیْنِ حَتّٰی قَضٰی صَلٰوتَہُ عَلٰی ذٰلِكَ، فَلَمَّا صَلّٰی قِیْلَ لَہُ قَدِ اخْتَلَفَ النَّاسُ عَلٰی صَلٰوتِكَ فَخَرَجَ فَقَامَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ فَقَالَ اَیُّهَا النَّاسُ، وَاللّٰہِ مَا اُبَالِیْ اِخْتَلَفَتْ صَلٰوتُکُمْ اَوْ لَمْ تَخْتَلِفْ، هٰکَذَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ.

حضرت سعید بن حارث کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ بیمار ہو گئے یا حاضر نہیں تھے تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی، جب آپ نے نماز شروع کی تو بلند آواز سے تکبیر کہی، جب رکوع کیا تو بلند آواز سے تکبیر کہی "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے وقت آواز کو بلند کیا، سجدوں سے سر اٹھاتے وقت اور سجدہ کرتے وقت بلند آواز سے تکبیر کہی اور دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے وقت بلند آواز سے تکبیر کہی، حتی کہ آپ نے اپنی نماز کو اسی طریقے پر پورا کیا، پس جب آپ نماز پڑھا چکے تو کسی نے آپ سے کہا کہ آپ کی نماز پر لوگوں کو اختلاف ہے تو آپ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: اے لوگو! اللہ کی قسم! مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ (میری نماز) تمہاری نماز سے مختلف ہے یا نہیں؟ لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۴۱۱/۲۲۷۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهٗ وَهُوَ قَاعِدٌ وَّاَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيْرَهٗ (الحديث)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہو گئے تو ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پیچھے نماز پڑھی' درآں حالیکہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تکبیر کہہ کر لوگوں کو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تکبیر سنا رہے تھے۔

۱۳- بَابُ انْعِقَادِ الْجَمَاعَةِ بِإِمَامٍ وَّمَأْمُوْمٍ سَوَاءً اَكَانَ الْمَأْمُوْمُ رَجُلًا اَمْ صَبِيًّا اَمِ امْرَاَةً

امام کے ساتھ ایک مقتدی سے جماعت کا انعقاد' مقتدی خواہ مرد ہو' بچہ ہو یا عورت ہو

۱۴۱۲/۲۲۷۶- عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يُصَلِّيْ فَقَالَ اَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلٰى هٰذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهٗ' فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلّٰى مَعَهٗ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ هٰذَانِ جَمَاعَةٌ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا کوئی ایسا شخص ہے جو اس پر صدقہ کرے کہ اس کے ساتھ نماز پڑھے تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر اس کے ساتھ نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ دو آدمی جماعت ہے۔

۱۴۱۳/۲۲۷۷- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ لَيْلَةً عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فِيْ لَيْلَتِهَا' فَقَامَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ' فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ لِاُصَلِّيَ بِصَلٰوتِهٖ قَالَ فَاَخَذَ بِذُؤَابَةٍ كَانَتْ لِيْ اَوْ بِرَاْسِيْ حَتّٰى جَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ہاں گزاری جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اس رات ان کے ہاں تھے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُٹھ کر رات کی نماز پڑھنے لگے تو میں بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نماز کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا' ابن عباس کہتے ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے میرے بالوں یا میرے سر کو پکڑا اور مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا۔

۱۴۱۴/۲۲۷۸- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَاَيْقَظَ امْرَاَتَهٗ فَصَلَّتْ' فَاِنْ اَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَاءَ' وَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَاَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَاَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلّٰى فَاِنْ اَبٰى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَاءَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے رات کو اُٹھ کر نماز پڑھی اور اپنی بیوی کو جگایا اور اس نے بھی نماز پڑھی' اور اگر اس (کی بیوی) نے انکار کیا تو اس نے اس کے چہرے پر پانی بہا دیا' اور اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم فرمائے جس نے رات کو اُٹھ کر نماز پڑھی اور اپنے شوہر کو جگایا اور اس نے بھی نماز پڑھی' اور اگر اس (کے شوہر) نے انکار کیا تو اس نے اس کے چہرے پر پانی بہا دیا۔

اَبْوَابُ مَا يَتَعَلَّقُ بِالْمَأْمُوْمِيْنَ وَاَحْكَامِ الْاِقْتِدَاءِ

مقتدی اور اقتداء سے متعلق احکام

۱ - بَابُ وُجُوْبِ مُتَابَعَةِ الْاِمَامِ وَالنَّهْيِ عَنْ مُسَابَقَتِهِ

امام کی متابعت کا وجوب اور امام سے سبقت کرنے کی ممانعت

۲۲۷۹/۱۴۱۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي اَبِي ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ثَنَا هِشَامٌ قَالَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ اَنَّ الْاَشْعَرِيَّ صَلّٰى بِاَصْحَابِهِ صَلٰوةً فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ حِيْنَ جَلَسَ اُقِرَّتِ الصَّلٰوةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكٰوةِ فَلَمَّا قَضَى الْاَشْعَرِيُّ صَلٰوتَهُ اَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ اَيُّكُمُ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا فَاَرَمَّ الْقَوْمُ، قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَبِي اَرَمَّ السُّكُوْتُ، قَالَ لَعَلَّكَ يَا حِطَّانُ قُلْتَهَا، لِحِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ وَاللّٰهِ اِنْ قُلْتُهَا، وَلَقَدْ رَهِبْتُ اَنْ تَبْعَكَنِيْ بِهَا قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَنَا قُلْتُهَا وَمَا اَرَدْتُ بِهَا اِلَّا الْخَيْرَ، فَقَالَ الْاَشْعَرِيُّ اَلَا تَعْلَمُوْنَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ صَلٰوتِكُمْ؟ فَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَنَا فَعَلَّمَنَا سُنَّتَنَا وَبَيَّنَ لَنَا صَلٰوتَنَا فَقَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ اَقْرَؤُكُمْ، فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ وَرَكَعَ فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا، فَاِنَّ الْاِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ فَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعُ اللّٰهُ لَكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَاِذَا كَبَّرَ الْاِمَامُ وَسَجَدَ فَكَبِّرُوْا وَاسْجُدُوْا، فَاِنَّ الْاِمَامَ

حضرت حطان بن عبداللہ رقاشی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی، جب آپ (التحیات پڑھنے کے لیے) بیٹھے تو لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ یہ نماز نیکی اور پاکیزگی کے ساتھ برقرار رکھی (پڑھی گئی) ہے، حضرت ابوموسیٰ اشعری جب نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا کہ تم میں سے کس نے یہ کلمات کہے تھے؟ تو لوگ خاموش رہے، پھر حضرت ابوموسیٰ نے حطان بن عبداللہ سے کہا کہ شاید تم نے یہ کلمہ کہا ہے، انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے یہ کلمہ نہیں کہا، مجھے تو ڈر تھا کہ آپ اس کی وجہ سے مجھے ڈانٹیں گے، پھر لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں نے یہ کلمہ کہا تھا اور اس سے بھلائی کے سوا میرا اور کوئی ارادہ نہیں تھا، حضرت ابوموسیٰ اشعری نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ تمہیں اپنی نماز میں کیا کہنا چاہیے؟ اللہ تعالیٰ کے نبی (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمیں خطبہ دیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمیں دین پر چلنے کے طریقے سکھائے اور ہمیں نماز کے واضح طریقے بتاتے ہوئے فرمایا کہ تم اپنی صفوں کو درست کرو، پھر تمہاری امامت وہ کرے جو تم میں سے قرآن زیادہ جانتا ہو، پس جب وہ (امام) تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ ''ولا الضالین'' کہے تو تم ''آمین'' کہو، اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو قبول فرمائے گا، پھر جب امام تکبیر کہہ کر رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہہ کر رکوع کرو، امام تم سے پہلے رکوع کرے گا اور تم سے پہلے رکوع سے سر اٹھائے گا، اللہ تعالیٰ کے نبی (سیّدنا محمد) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا یہ عمل اس کے مقابلے میں ہو جائے گا، اور جب امام ''سمع اللّٰہ لمن حمدہ'' کہے تو تم ''اللھم ربنا لک الحمد'' کہو، اللہ تعالیٰ تمہارے اس قول کو سنتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر ''سمع اللّٰہ لمن حمدہ'' جاری کر دیا ہے، اور جب امام تکبیر کہہ کر سجدہ کرے تو تم بھی تکبیر کہہ کر سجدہ کرو، امام تم سے پہلے سجدہ کرے گا اور تم سے

يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ' قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْكَ بِتِلْكَ' فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ أَوَّلِ قَوْلِ أَحَدِكُمْ أَنْ يَقُوْلَ' اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ' اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ' اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ' أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

پہلے سجدہ سے سر اٹھائے گا' اللہ تعالیٰ کے نبی (سیّدنا محمد) ﷺ نے فرمایا: تمہارا یہ عمل امام کے مقابلے میں ہو جائے گا اور جب امام قعدہ میں بیٹھ جائے تو تم سب سے پہلے یہ کلمات کہو: ''التحيات الطيبات الصلوات لله السلام عليك ايها النبی ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله'' (ترجمہ: تمام زبانی عبادتیں' بدنی عبادتیں اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں' ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں)۔

۱۴۱۶/۲۲۸۰- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ (فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ) فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا' وَلَا تُكَبِّرُوْا حَتّٰى يُكَبِّرَ' وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَلَا تَرْكَعُوْا حَتّٰى يَرْكَعَ' وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ (وَفِيْ رِوَايَةٍ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ' وَفِيْ أُخْرٰى رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ) وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا' وَلَا تَسْجُدُوْا حَتّٰى يَسْجُدَ' وَإِنْ صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا أَجْمَعُوْنَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: امام اس لیے ہوتا ہے تاکہ اس کی اتباع کی جائے (سو تم اس کے خلاف نہ کرو) جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب تک وہ تکبیر نہ کہے تم اس وقت تک تکبیر نہ کہو' جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب تک وہ رکوع نہ کرے' تم اس وقت تک رکوع نہ کرو' جب وہ ''سمع الله لمن حمده'' کہے تو تم ''ربنا ولك الحمد'' کہو۔ (اور ایک روایت میں ''اللهم ربنا لك الحمد'' اور دوسری روایت میں ''ربنا لك الحمد'' ہے) اور جب امام سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب تک وہ سجدہ نہ کرے تم اس وقت تک سجدہ نہ کرو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۱۴۱۷/۲۲۸۱- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَحْنِ رَجُلٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰى يَسْجُدَ ثُمَّ نَسْجُدُ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو ہم میں سے کوئی شخص بھی اپنی پشت کو نہیں جھکاتا تھا یہاں تک کہ آپ ﷺ سجدہ میں چلے جاتے' پھر ہم سجدہ کرتے۔

۱۴۱۸/۲۲۸۲- عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى رَجُلٌ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَرْكَعُ قَبْلَ أَنْ يَّرْكَعَ' وَيَرْفَعُ قَبْلَ أَنْ يَّرْفَعَ' فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟ قَالَ أَنَا يَا رَسُوْلَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ آپ (ﷺ) کے رکوع کرنے سے پہلے رکوع کرتا اور آپ ﷺ کے رکوع سے سر اٹھانے سے پہلے سر اٹھاتا' جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: یہ فعل کس نے کیا ہے؟ اس شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے یہ فعل کیا ہے' میں یہ

اللّٰهِ اَحْبَبْتُ اَنْ اَعْلَمَ تَعْلَمُ ذٰلِكَ اَمْ لَا فَقَالَ اتَّقُوْا خِدَاجَ الصَّلٰوةِ اِذَا رَكَعَ الْاِمَامُ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا.

جاننا چاہتا تھا کہ آیا آپ کو اس کا علم ہوتا ہے یا نہیں' آپ (ﷺ) نے فرمایا: نماز کے نقصان سے بچو! جب امام رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ (رکوع سے سر کو) اٹھائے تو تم بھی سر کو اٹھاؤ۔

۱۴۱۹/۲۲۸۳- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّقَدِ انْصَرَفَ مِنَ الصَّلٰوةِ فَاَقْبَلَ اِلَيْنَا فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ اِمَامُكُمْ' فَلَا تَسْبِقُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْقُعُوْدِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ اَمَامِيْ وَمِنْ خَلْفِيْ' وَاَيْمُ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ رَاَيْتُمْ مَا رَاَيْتُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَّلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا' قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رَاَيْتَ؟ قَالَ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ وَّحَضَّهُمْ عَلَى الصَّلٰوةِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہماری کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں' سو تم رکوع' سجود' قیام' قعود اور سلام پھیرنے میں مجھ سے سبقت نہ کیا کرو' کیونکہ میں تمہیں اپنے سامنے سے بھی دیکھتا اور اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں' اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر ان چیزوں کو تم دیکھ لو جن کو میں دیکھتا ہوں تو تم تھوڑا ہنسو اور زیادہ روؤ' لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے کیا دیکھا ہے؟ فرمایا: میں نے جنت اور دوزخ کو دیکھا ہے۔ ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ پھر آپ (ﷺ) نے ان کو نماز پر برانگیختہ کیا۔

۱۴۲۰/۲۲۸۴- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَمَا يَخَافُ الَّذِيْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ وَالْاِمَامُ سَاجِدٌ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَا يَاْمَنُ الَّذِيْ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ وَهُوَ مَعَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ صُوْرَتَهٗ صُوْرَةَ حِمَارٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص (امام سے پہلے سجدہ سے) اپنا سر اٹھاتا ہے جبکہ امام ابھی سجدہ میں ہوتا ہے تو کیا اسے اس بات کا خوف نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا سر گدھے کے سر کی طرح بنا دے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص امام سے پہلے اپنا سر اٹھاتا ہے حالانکہ وہ امام کے ساتھ ہے تو کیا وہ اس بات سے بے خوف ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی صورت گدھے کی صورت کی طرح بنا دے۔

۱۴۲۱/۲۲۸۵- عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُبَادِرُوْنِيْ بِرُكُوْعٍ وَّلَا بِسُجُوْدٍ فَاِنَّهٗ مَهْمَا اَسْبِقُكُمْ بِهٖ اِذَا رَكَعْتُ' تُدْرِكُوْنِيْ اِذَا رَفَعْتُ' وَمَهْمَا اَسْبِقُكُمْ بِهٖ اِذَا سَجَدْتُ' تُدْرِكُوْنِيْ اِذَا رَفَعْتُ' اِنِّيْ قَدْ بَدُنْتُ.

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم رکوع اور سجود میں مجھ پر سبقت نہ کیا کرو' کیونکہ اگر میں رکوع میں تم سے پہلے چلا جاؤں یا جب رکوع سے تم سے پہلے سر اٹھاؤں تو تم مجھے پا لو گے اور اگر میں تم سے پہلے سجدہ کروں یا جب تم سے پہلے سجدہ سے سر اٹھاؤں تو تم مجھے پا لو گے کیونکہ میرا جسم اب بھاری ہو چکا ہے۔

۱۴۲۱/۲۲۸۶- عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيَّ يَخْطُبُ فَقَالَ اَخْبَرَنَا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ' جو جھوٹے نہ تھے' کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو لوگ سیدھے کھڑے

الْبَرَاءُ (بْنُ عَازِبٍ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَامُوْا قِيَامًا حَتّٰى يَسْجُدَ ثُمَّ يَسْجُدُوْنَ.

رہتے حتیٰ کہ آپ (ﷺ) سجدہ میں چلے جاتے، پھر لوگ سجدہ میں جاتے۔

۲- بَابُ اقْتِدَاءِ الْمُفْتَرِضِ بِالْمُتَنَفِّلِ وَالْمُقِيْمِ بِالْمُسَافِرِ

نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والے کی اور مقیم کی مسافر کے پیچھے نماز پڑھنے کا بیان

۲۲۸۷/۱۴۲۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ يَاْتِيْ قَوْمَهُ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ تِلْكَ الصَّلٰوةَ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے، پھر وہ اپنی قوم کے پاس آتے اور ان کو وہی نماز پڑھاتے۔

۲۲۸۸/۱۴۲۴- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ مَعَهُ (يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) الْفَتْحَ فَاَقَامَ بِمَكَّةَ ثَمَانَ عَشْرَةَ لَا يُصَلِّيْ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ وَيَقُوْلُ لِاَهْلِ الْبَلَدِ صَلُّوْا اَرْبَعًا فَاِنَّا سَفْرٌ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ موجود تھا، پس آپ (ﷺ) نے مکہ مکرمہ میں اٹھارہ دن قیام فرمایا تو اس دوران آپ (ﷺ) صرف دو رکعتیں پڑھاتے تھے اور مکہ والوں کو فرماتے کہ تم چار رکعتیں پڑھو، کیونکہ ہم مسافر ہیں۔

متنفل کی اقتداء میں مفترض کی نماز اور حدیث معاذ

امام شافعی علیہ الرحمۃ کے نزدیک متنفل کے پیچھے مفترض کی نماز جائز ہے، ان کی دلیل اس باب کی حدیث: ۱۴۲۳ (حدیث معاذ) ہے، جبکہ ائمہ ثلاثہ (امام اعظم ابوحنیفہ، امام مالک اور امام احمد بن حنبل علیہم الرحمۃ) کے نزدیک متنفل کے پیچھے مفترض کی نماز جائز نہیں ہے۔

احناف اور دیگر ائمہ نے حدیث معاذ کے متعدد جوابات دیئے ہیں، جن میں سے چند حسب ذیل ہیں:

☆ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم ﷺ کے پیچھے نفل پڑھتے تھے، پھر وہ اپنی قوم کو جا کر فرض نماز پڑھاتے تھے۔

☆ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ دونوں جگہ فرض پڑھتے تھے، یعنی حضور اقدس ﷺ کی اقتداء میں بھی فرض پڑھتے تھے اور اپنی قوم کو بھی جا کر فرض نماز پڑھاتے تھے، لیکن جب رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوا کہ یہ دو جگہ ایک ہی نماز پڑھتے ہیں تو آپ (ﷺ) نے انہیں ایک نماز کو دو جگہ (دو مرتبہ) پڑھنے سے منع فرمایا، اس کا قرینہ یہ ہے کہ جب بنوسلمہ کے سُلیم نامی ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی لمبی قراءت کرنے کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

يا معاذ بن جبل لاتكن فتانا اما ان تصلي معي واما ان تخفف على قومك.

اے معاذ بن جبل! تم فتنہ ڈالنے والے نہ بنو، یا تو تم صرف میرے پیچھے نماز پڑھو اور یا تم اپنی قوم کو تخفیف سے نماز پڑھاؤ۔

(مسند امام احمد ج ۵ ص ۷۴، شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۷۹)

اس حدیث طیبہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ فرض نماز دو بار نہیں پڑھی جاتی' اس لیے معلوم ہونے پر حضور اقدس ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو واضح طور پر فرمادیا کہ نماز صرف ایک بار پڑھو' یا میری اقتداء میں پڑھو یا اپنی قوم کو جا کر نماز پڑھاؤ (یعنی فرض نماز میں یا صرف مقتدی بنو یا صرف امام بنو' ایک فرض نماز میں بیک وقت امام ومقتدی نہ بنو)۔

☆ حدیث معاذ منسوخ ہے' ابتداء اسلام میں ایک نماز دو بار پڑھ لی جاتی تھی' اس لیے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ ایسا کرتے تھے' پھر نبی کریم ﷺ نے ایک نماز کو دو بار پڑھنے سے منع فرمادیا' اور ایک نماز کو دو بار پڑھنے کا عمل منسوخ ہوگیا' اور اس کی ناسخ وہ حدیث ہے جس کو امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے' اور وہ حدیث یہ ہے:

عن سلیمان قال اتیت علی ابن عمر وھو بالبلاط والقوم یصلون فی المسجد قلت ما یمنعك ان تصلی مع الناس او القوم قال انی سمعت رسول الله ﷺ قال لا تصلوا صلوة فی یوم مرتین.

(مسند امام احمد ج ۲ ص ۱۹' ج ۲ ص ۴۱)

حضرت سلیمان کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت آپ (مسجد کے) صحن میں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ لوگ مسجد میں (باجماعت) نماز پڑھ رہے تھے تو میں نے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ لوگوں کے ساتھ (باجماعت) نماز نہیں پڑھ رہے؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک نماز ایک دن میں دو بار نہ پڑھو۔

اس حدیث طیبہ سے یہ بات عیاں ہوگئی کہ ایک فرض نماز کو ایک وقت میں دو مرتبہ پڑھنا جائز نہیں ہے' (مثلاً عشاء کی فرض نماز عشاء کے وقت میں ایک ہی بار پڑھی جا سکتی ہے' دو بار نہیں پڑھی جا سکتی) پس حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا دو بار فرض نماز پڑھنے کا عمل منسوخ ہے۔

۳- بَابُ جَوَازِ اقْتِدَاءِ الْمُتَوَضِّئِ بِالْمُتَيَمِّمِ

تیمّم والے کے پیچھے وضو والے کی اقتداء کا جواز

۲۲۸۹/۱۴۲۵- عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ احْتَلَمْتُ فِيْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ شَدِيْدَةِ الْبَرْدِ فَاَشْفَقْتُ اِنِ اغْتَسَلْتُ اَنْ اَهْلِكَ فَتَيَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ بِاَصْحَابِيْ صَلٰوةَ الصُّبْحِ، قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ، فَقَالَ يَا عَمْرُو صَلَّيْتَ بِاَصْحَابِكَ وَاَنْتَ جُنُبٌ؟ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ احْتَلَمْتُ فِيْ لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ شَدِيْدَةِ الْبَرْدِ فَاَشْفَقْتُ اِنِ اغْتَسَلْتُ اَنْ اَهْلِكَ وَذَكَرْتُ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا۝﴾ (النساء:۲۹) فَتَيَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ان کو رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ ذات السلاسل کے لیے بھیجا' ان کا بیان ہے کہ اس دوران ایک سخت ٹھنڈی رات میں مجھے احتلام ہوگیا تو میں اس بات سے ڈر گیا کہ اگر میں نے غسل کیا تو میں ہلاک ہو جاؤں گا تو میں نے تیمّم کر لیا' پھر میں نے اپنے ساتھیوں کو صبح کی نماز پڑھائی' پھر جب ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو میں نے آپ (ﷺ) سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: اے عمرو! کیا تم نے اپنے ساتھیوں کو جنابت کی حالت میں نماز پڑھائی؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! یا رسول اللہ! سخت سردی کی سخت ٹھنڈی رات میں مجھے احتلام ہوگیا اور مجھے اس بات کا خطرہ تھا کہ اگر میں نے غسل کیا تو میں ہلاک ہو جاؤں گا اور مجھے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد یاد تھا: (ترجمہ) ''اور تم اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو' بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر بہت ہی مہربان ہے۝'' (النساء:۲۹) پس میں نے تیمّم کر کے نماز پڑھا دی' (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے اور

وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا.

کوئی بات نہ کہی۔

٤- بَابُ جَوَازِ الْإِقْتِدَاءِ بِإِمَامٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمَأْمُوْمِ حَائِلٌ

ایسے امام کی اقتداء کا جواز کہ اس کے اور مقتدی کے درمیان کوئی چیز حائل ہو

۲۲۹۰/۱٤۲٦- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجْرَتِي وَالنَّاسُ يَأْتَمُّوْنَ بِهِ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجْرَةِ يُصَلُّوْنَ بِصَلٰوتِهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے حجرے میں نماز پڑھی جبکہ لوگ حجرے کے پیچھے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے۔

۲۲۹۱/۱٤۲۷- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ حُجْرَتِهِ فَجَاءَ اُنَاسٌ فَصَلُّوْا بِصَلٰوتِهِ فَخَفَّفَ فَدَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ خَرَجَ فَعَادَ مِرَارًا كُلُّ ذٰلِكَ يُصَلِّيْ. فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْتَ وَنَحْنُ نُحِبُّ اَنْ تَمُدَّ فِيْ صَلٰوتِكَ قَالَ قَدْ عَلِمْتُ بِمَكَانِكُمْ وَعَمْدًا فَعَلْتُ ذٰلِكَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رات اپنے حجرے میں نماز پڑھ رہے تھے کہ لوگوں نے آ کر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اقتداء میں نماز پڑھنا شروع کر دی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان کو مختصر نماز پڑھا کر گھر میں داخل ہو گئے' پھر باہر تشریف لائے' پھر واپس لوٹے' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کئی مرتبہ واپس آئے اور ہر مرتبہ اسی طرح نماز پڑھائی' پس جب صبح ہوئی تو لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے نماز پڑھی جبکہ ہماری خواہش تھی کہ آپ اپنی نماز کو لمبا کرتے' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ میں تمہاری حالت کو جان چکا تھا اور میں نے ایسا جان بوجھ کر کیا تھا۔

٥- بَابُ اقْتِدَاءِ الْقَادِرِ عَلَى الْقِيَامِ بِالْجَالِسِ وَالْجَالِسِ لِعُذْرٍ بِالْقَائِمِ

قیام پر قدرت رکھنے والے کا بیٹھ کر نماز پڑھانے والے کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز پڑھنا اور کسی عذر کی وجہ سے کھڑے ہو کر نماز پڑھانے والے کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز پڑھنا

۲۲۹۲/۱٤۲۸- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهِ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا هٰؤُلَاءِ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ؟ قَالُوْا بَلٰى نَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ فِيْ كِتَابِهِ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ؟ قَالُوْا بَلٰى نَشْهَدُ اَنَّهُ مَنْ اَطَاعَكَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَاِنَّ مِنْ طَاعَةِ اللّٰهِ طَاعَتَكَ' قَالَ فَاِنَّ مِنْ طَاعَةِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ایک دن صحابہ کرام کی جماعت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان (صحابہ کرام) کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے جماعتِ صحابہ! کیا تم نہیں جانتے کہ میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کا (بھیجا ہوا) رسول ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں! ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ نازل کیا ہے کہ جس نے میری اطاعت کی یقیناً اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں! ہم گواہی دیتے ہیں کہ جس نے آپ کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی

اللّٰهِ اَنْ تُطِيْعُوْنِيْ، وَاِنَّ مِنْ طَاعَتِيْ اَنْ تُطِيْعُوْا اَئِمَّتَكُمْ، اَطِيْعُوْا اَئِمَّتَكُمْ فَاِنْ صَلَّوْا قُعُوْدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا.

اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت آپ کی ہی اطاعت ہے' آپ (ﷺ) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی اطاعت یہ ہے کہ تم میری اطاعت کرو اور میری اطاعت یہ ہے کہ تم اپنے اماموں کی اطاعت کرو' اپنے اماموں کی اطاعت کرو' سو اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھیں تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۲۲۹۳/۱۴۲۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ وَاَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ يُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيْرَهُ فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا فَرَآنَا قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَصَلَّيْنَا بِصَلَاتِهِ قُعُوْدًا، فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ اِنْ كِدْتُمْ اٰنِفًا تَفْعَلُوْنَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّوْمِ يَقُوْمُوْنَ عَلٰى مُلُوْكِهِمْ وَهُمْ قُعُوْدٌ فَلَا تَفْعَلُوْا وَائْتَمُّوْا بِاَئِمَّتِكُمْ، اِنْ صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَّاِنْ صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہو گئے تو ہم نے آپ (ﷺ) کے پیچھے اس حال میں نماز پڑھی کہ آپ (ﷺ) بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو آپ (ﷺ) کی تکبیر سنا رہے تھے' آپ (ﷺ) ہماری طرف متوجہ ہوئے تو ہمیں کھڑے دیکھ کر ہمیں بیٹھنے کا اشارہ کیا تو ہم بیٹھ گئے اور ہم نے بیٹھ کر آپ (ﷺ) کی اقتداء میں نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ تم فارسیوں اور رومیوں کے فعل کی طرح فعل کر رہے تھے' وہ اپنے سرداروں کے سامنے کھڑے رہتے ہیں اور ان کے سردار بیٹھے رہتے ہیں' سو تم اس طرح نہ کیا کرو' اپنے اماموں کی اقتداء کرو' اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھائیں تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائیں تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔

۲۲۹۴/۱۴۳۰- عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ، قَالَتْ عَائِشَةُ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ اَسِيْفٌ، فَمَتٰى يَقُوْمُ مَقَامَكَ تُدْرِكُهُ الرِّقَّةُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ، مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَصَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ وَّصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ قَاعِدًا.

حضرت عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرضِ وفات میں فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں' حضرت عائشہ نے عرض کیا کہ ابوبکر بہت نرم دل آدمی ہیں' جب وہ آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو ان پر رقّت طاری ہو جائے گی' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم تو حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی عورتوں کی طرح ہو' ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں' پس حضرت ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے نماز پڑھائی اور نبی کریم ﷺ نے ان کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھی۔

ف: اس باب کی احادیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر امام کسی مرض وغیرہ کے عذر کی وجہ سے قیام پر قادر نہ ہو اور وہ بیٹھ کر نماز پڑھائے تو مقتدی بھی اس کی متابعت میں بیٹھ کر نماز پڑھیں' اگرچہ متقدی معذور نہ ہوں' جبکہ یہ جمہور علماء کے خلاف ہے' امام اعظم ابوحنیفہ اور جمہور فقہاء کے نزدیک جو شخص قیام پر قادر ہو' اس کا امام کے پیچھے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے' امام ابوحنیفہ اور جمہور فقہاء کی دلیل یہ ہے کہ نماز میں قیام فرض ہے' اس کو بغیر کسی عذر کے ترک کرنا جائز نہیں ہے' نیز یہ کہ حدیث طیبہ میں صراحتاً یہ بات موجود ہے کہ رسول اللہ ﷺ حالت مرض میں مسجد میں تشریف لائے اور آ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بائیں جانب بیٹھ گئے' پس رسول اللہ ﷺ بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز

پڑھ رہے تھے جبکہ صحابہ کرام حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے تکبیرات سن کر نماز پڑھ رہے تھے۔

٦- بَابُ جَوَازِ اقْتِدَاءِ الْفَاضِلِ بِالْمَفْضُوْلِ

افضل کا مفضول کے پیچھے نماز پڑھنے کا جواز

۲۲۹۵/۱۴۳۱- عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ خَصْلَتَانِ لَا اَسْاَلُ عَنْهُمَا اَحَدًا مِّنَ النَّاسِ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُمَا، صَلٰوةُ الْاِمَامِ خَلْفَ الرَّجُلِ مِنْ رَّعِيَّتِهِ وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى خَلْفَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَكْعَةً مِّنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَمَسْحُ الرَّجُلِ عَلٰى خُفَّيْهِ وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ دو خصلتیں ایسی ہیں کہ میں ان کے متعلق لوگوں میں سے کسی سے بھی دریافت نہیں کروں گا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان دونوں پر عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے، امام کا اپنی رعایا میں سے کسی شخص کے پیچھے نماز پڑھنا، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف کے پیچھے صبح کی نماز کی ایک رکعت پڑھی، اور آدمی کا اپنے موزوں پر مسح کرنا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۲۹٦/۱۴۳۲- وَعَنْهُ اَيْضًا وَقَدْ سُئِلَ هَلْ اَمَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ غَيْرُ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ؟ قَالَ نَعَمْ، كُنَّا فِيْ سَفَرٍ وَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا فِيْهِ صِفَةُ وُضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْهِ قَالَ ثُمَّ لَحِقْنَا النَّاسَ وَقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ يَؤُمُّهُمْ وَقَدْ صَلّٰى رَكْعَةً فَذَهَبْتُ لِاُوْذِنَهُ فَنَهَانِيْ فَصَلَّيْنَا الَّتِيْ اَدْرَكْنَا وَقَضَيْنَا الَّتِيْ سُبِقْنَا بِهَا.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ اس امت میں سے کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امامت کی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! ہم سفر میں تھے، پھر انہوں نے طویل حدیث ذکر کی اور اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وضو کے طریقے کا ذکر کیا اور اس میں یہ بیان کیا کہ پھر ہم لوگوں سے جا ملے جبکہ نماز کی اقامت کہی جا چکی تھی، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف (رضی اللہ عنہ) لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور ایک رکعت پڑھ چکے تھے، میں نے ان کو آگاہ کرنے کے لیے جانے کا ارادہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے منع فرما دیا، پھر جو رکعت ہمیں ملی وہ ہم نے (ان کے پیچھے) پڑھ لی اور جو رکعت ہم سے رہ گئی، اس کو ہم نے بعد میں ادا کر لیا۔

۲۲۹۷/۱۴۳۳- عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ فَاَدْرَكَهُمْ وَقْتُ الصَّلٰوةِ فَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ فَتَقَدَّمَهُمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهِ وَ سَلَّمَ فَصَلّٰى مَعَ النَّاسِ خَلْفَهُ رَكْعَةً، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ اَصَبْتُمْ وَاَحْسَنْتُمْ.

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف اپنے والد (عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے کہ اسی اثناء میں نماز کا وقت ہو گیا تو لوگوں نے اذان واقامت کہی اور حضرت عبدالرحمٰن نے آگے بڑھ کر ان کو نماز پڑھانا شروع کی (ایک رکعت پڑھا چکے تھے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے لوگوں کے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کے پیچھے ایک رکعت پڑھی،

جب آپ (ﷺ) نے سلام پھیرا تو فرمایا: تم نے (بروقت نماز پڑھ کر) ٹھیک کیا اور بہت اچھا کیا۔

احادیث باب سے حاصل شدہ مسائل وفوائدِ جلیلہ

اس باب کی احادیث سے حسبِ ذیل مسائل اور فوائدِ جلیلہ معلوم ہوئے:

☆ امام (اور امیر) کا اپنے مقتدیوں (اور رعایا) میں سے کسی کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے' اس میں امام (وامیر) کے حق میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی' بلکہ اس میں دین اسلام کی فیاضی وسماحت اور وسعت وفراخی کی واضح دلیل ہے اور اس سے تکبر وغرور کا خاتمہ ہوتا ہے' جبکہ تکبر وبڑائی اللہ تعالیٰ کی ہی شان کے لائق ہے' کیونکہ جب امام (وامیر) اپنے مقتدی (اور رعایا) کے پیچھے نماز پڑھے گا تو اس کے دل سے تکبر وغرور نکلے گا اور عاجزی وانکساری پیدا ہوگی۔

☆ افضل کا مفضول کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے' کیونکہ حضور اقدس ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ (اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) کے پیچھے نماز پڑھی اور آپ ﷺ سے بڑھ کر کون افضل ہو سکتا ہے۔

☆ حضور نبی اکرم ﷺ کا اپنے امتی کے پیچھے نماز پڑھنے کا جواز۔

☆ اوّل وقت میں نماز پڑھنا افضل ہے' کیونکہ صحابہ کرام نے اوّل وقت میں نماز پڑھی اور نبی کریم ﷺ کا انتظار نہ کیا۔

☆ امام کو جب وقت مقررہ پر آنے سے دیر ہو جائے تو جماعت کرانے کے لیے کسی بااعتماد شخص کو آگے کھڑا کر دینا مستحب ہے جبکہ اس سے کسی کو ایذاء نہ پہنچے اور نہ ہی کسی فتنہ کا خوف ہو' لیکن جب اس سے ایذاء وفتنہ کا خطرہ ہو تو لوگ جماعت کے بغیر (تنہا) نماز پڑھ لیں۔

☆ جس شخص کی امام کے ساتھ کوئی رکعت رہ گئی ہو تو وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد بقیہ نماز پوری کر لے۔

☆ امام کے سلام پھیرنے کے بعد مسبوق امام کی متابعت سے الگ ہو جاتا ہے۔ (بلوغ الامانی ج ۵ ص ۲۹۰)

اَبْوَابُ مَوْقِفِ الْإِمَامِ وَالْمَامُوْمِ وَاَحْكَامِ الصُّفُوْفِ

امام اور مقتدی کے کھڑے ہونے کی جگہ اور صفوں کے احکام

۱- بَابُ مَوْقِفِ الْوَاحِدِ مِنَ الْإِمَامِ

اگر امام کا ایک ہی مقتدی ہو تو وہ کہاں کھڑا ہو؟

۲۲۹۸/۱۴۳۴- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّيْ فَقُمْتُ فَتَوَضَّاْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَجَذَبَنِيْ فَجَرَّنِيْ فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَصَلّٰى ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً قِيَامُهُ فِيْهِنَّ سَوَاءٌ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو اُٹھ کر نماز پڑھنے لگے تو میں نے بھی اُٹھ کر وضو کیا اور آپ (ﷺ) کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا' آپ (ﷺ) نے مجھے پکڑ کر کھینچا اور اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا اور آپ ﷺ نے تیرہ رکعتیں پڑھیں' ان رکعتوں میں آپ (ﷺ) کا قیام برابر تھا۔

۲۲۹۹/۱۴۳۵- وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَصَلَّيْتُ خَلْفَهُ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَجَرَّنِيْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں رات کے آخر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور میں نے آپ (ﷺ) کے پیچھے نماز پڑھنا شروع کی تو آپ (ﷺ) نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے کھینچا اور

فَجَعَلَنِي حِذَائَهُ فَلَمَّا أَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَلٰوتِهٖ خَنَسْتُ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لِيْ مَا شَانِيْ أَجْعَلُكَ حِذَائِيْ فَتَخْنُسُ؟ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَوَ يَنْبَغِيْ لِأَحَدٍ أَنْ يُّصَلِّيَ حِذَاءَ كَ وَأَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَعْطَاكَ اللّٰهُ، قَالَ فَأَعْجَبْتُهُ فَدَعَا اللّٰهَ لِيْ أَنْ يَّزِيْدَنِيْ عِلْمًا وَّفَهْمًا، قَالَ ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ حَتّٰى سَمِعْتُهُ يَنْفُخُ ثُمَّ أَتَاهُ بِلَالٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الصَّلٰوةَ فَقَامَ فَصَلّٰى مَا أَعَادَ وُضُوْءًا.

اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا' جب رسول اللہ ﷺ نے نماز شروع کی تو میں پیچھے ہٹ گیا اور رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے رہے' جب آپ (ﷺ) نماز سے فارغ ہوئے تو مجھ سے فرمایا: کیا بات ہوئی کہ میں نے تمہیں اپنے مقابل کھڑا کیا اور تم پیچھے ہٹ گئے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ کسی کے لیے مناسب ہے کہ وہ آپ کے مقابل کھڑا ہو کر نماز پڑھے جبکہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو انتہائی اعلیٰ مراتب وشان سے نوازا ہے' ابن عباس کا بیان ہے کہ میری یہ بات آپ (ﷺ) کو بہت اچھی لگی تو آپ (ﷺ) نے اللہ تعالیٰ سے میرے لیے علم وفہم کی زیادتی کی دعا کی' پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ سو گئے حتیٰ کہ میں نے آپ (ﷺ) کے خراٹے سنے' پھر آپ ﷺ کے پاس حضرت بلال آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! نماز کا وقت ہو گیا ہے' تو آپ (ﷺ) نے اٹھ کر وضو کیے بغیر نماز پڑھی۔

۲۳۰۰/۱۴۳۶- عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَأَلْتُ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّيْ مَعَ الْإِمَامِ، فَقَالَ يَقُوْمُ عَنْ يَّسَارِهٖ، فَقُلْتُ حَدَّثَنِيْ سُمَيْعٌ الزَّيَّاتُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَهُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَأَخَذَ بِهٖ.

حضرت اعمش کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابراہیم (نخعی) سے پوچھا کہ ایک آدمی امام کے ساتھ نماز پڑھے تو وہ کہاں کھڑا ہو؟ انہوں نے کہا کہ وہ امام کی بائیں جانب کھڑا ہو' میں نے کہا کہ مجھ سے سمیع زیات نے حدیث بیان کی' انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان (ابن عباس) کو پکڑ کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا تھا۔

۲۳۰۱/۱۴۳۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ، فَقُمْتُ خَلْفَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے تھے جس کے دونوں کناروں کو تبدیل کیا ہوا تھا' میں آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو آپ (ﷺ) نے میرا کان پکڑا اور مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا۔

۲۳۰۲/۱۴۳۸- عَنْ جَبَّارِ بْنِ صَخْرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَامَ يُصَلِّيْ قَالَ فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَحَوَّلَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ فَصَلَّيْنَا فَلَمْ يَلْبَثْ يَسِيْرًا أَنْ جَاءَ النَّاسُ.

حضرت جبار بن صخر (رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے کہ میں آپ (ﷺ) کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ (ﷺ) نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے گھما کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا' پس ہم نماز پڑھتے رہے اور تھوڑی دیر کے بعد اور لوگ بھی آ گئے۔

۲۳۰۳/۱۴۳۹- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَأَنَا بِإِزَاءِهٖ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے اور میں آپ (ﷺ) کے سامنے (لیٹی) ہوتی تھی۔

۲۳۰۴/۱۴۴۰- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی جاء

قَالَتْ كَانَ يُفْرَشُ لِيْ حِيَالَ مُصَلَّى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُصَلِّيْ وَاَنَا حِيَالَهُ.

نماز کی ایک جانب میرا بستر ہوتا تھا' رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے رہتے تھے اور میں آپ (ﷺ) کے پہلو میں لیٹی رہتی تھی۔

۲. بَابٌ فِيْ مَوْقِفِ الْاِثْنَيْنِ مِنَ الْإِمَامِ

اگر امام کے دو مقتدی ہوں تو وہ کہاں کھڑے ہوں؟

۱٤٤۱/۲۳۰۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهِ عَنْ يَّسَارِهِ فَنَهَانِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهِ فَجَاءَ صَاحِبٌ لِّيْ فَصَفَّنَا خَلْفَهُ فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نمازِ مغرب پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ (ﷺ) کی بائیں جانب آ کر کھڑا ہو گیا تو آپ (ﷺ) نے مجھے منع کیا اور مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا' پھر میرا ساتھی (جبار بن صخر) آ گیا تو ہم نے آپ (ﷺ) کے پیچھے صف باندھی' پس رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک کپڑے میں نماز پڑھائی' جس کے دونوں کناروں کو تبدیل کیا ہوا تھا۔

۱٤٤۲/۲۳۰٦- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعَلْقَمَةُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ بِالْهَاجِرَةِ فَلَمَّا مَالَتِ الشَّمْسُ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَقُمْنَا خَلْفَهُ' فَاَخَذَ بِيَدِيْ وَبِيَدِ صَاحِبِيْ فَجَعَلَنَا عَنْ نَاحِيَتِهِ وَقَامَ بَيْنَنَا' ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ اِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً ثُمَّ صَلّٰى بِنَا' فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ اَئِمَّةٌ يُّؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ مَّوَاقِيْتِهَا فَلَا تَنْتَظِرُوْهُمْ بِهَا وَاجْعَلُوا الصَّلٰوةَ مَعَهُمْ سُبْحَةً (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ الْاَسْوَدَ وَعَلْقَمَةَ كَانَا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ (يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فِي الدَّارِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَصَلّٰى هٰؤُلَاءِ؟ قَالُوْا نَعَمْ' قَالَ فَصَلّٰى بِهِمْ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ وَّقَامَ وَسَطَهُمْ وَقَالَ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَاصْنَعُوْا هٰكَذَا' فَاِذَا كُنْتُمْ اَكْثَرَ فَلْيَؤُمَّكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَضَعْ اَحَدُكُمْ يَدَيْهِ بَيْنَ فَخِذَيْهِ اِذَا رَكَعَ فَلْيَحْنَا فَكَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَى اخْتِلَافِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبدالرحمٰن بن اسود اپنے والد (اسود بن یزید) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں اور علقمہ (بن قیس) دوپہر کے وقت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' جب سورج ڈھل گیا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نماز کی اقامت کہی اور ہم آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے تو آپ نے میرا اور میرے ساتھی (علقمہ) کا ہاتھ پکڑا اور ہمیں اپنے دائیں' بائیں کھڑا کر دیا اور آپ ہمارے درمیان کھڑے ہو گئے' پھر فرمایا کہ جب تین آدمی ہوتے تو رسول اللہ ﷺ اسی طرح کرتے تھے' پھر آپ نے ہمیں نماز پڑھائی' جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: عنقریب ایسے ائمہ ہوں گے جو نماز کو اپنے (مختار) اوقات سے مؤخر کریں گے' سو تم اس معاملہ میں ان کا انتظار نہ کرنا اور ان کے پیچھے اپنی پڑھی گئی نماز کو نفل بنا لینا۔ (اور دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت ابراہیم (نخعی) سے روایت ہے کہ حضرت اسود اور حضرت علقمہ' ایک گھر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ عبداللہ بن مسعود نے فرمایا: کیا یہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے بغیر اذان اور بغیر اقامت کے ان کے درمیان کھڑے ہو کر ان کو نماز پڑھائی اور فرمایا: جب تم تین آدمی ہو (ایک امام اور دو مقتدی) تو تم اسی طرح کرو اور جب تمہاری تعداد تین سے زیادہ ہو تو تم میں سے ایک آدمی تمہاری امامت کرے (امام آگے ہو اور مقتدی پیچھے

ہوں) اور جب تم میں سے کوئی شخص رکوع کرتے تو وہ جھک جائے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا کر اپنی دونوں رانوں کے درمیان رکھے' یہ منظر اب بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگلیاں کشادہ کر کے رکھی ہوئی ہیں۔

۱۴۴۳/۲۳۰۷- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ خَلْفَنَا وَاَنَا اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُصَلِّيْ مَعَهُ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پہلو میں نماز پڑھی' جبکہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) ہمارے پیچھے تھیں۔

۱۴۴۴/۲۳۰۸- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ اُمِّ حَرَامٍ فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَاُمُّ حَرَامٍ خَلْفَنَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اُمِ حرام کے گھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھی' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کیا جبکہ حضرت اُم حرام ہمارے پیچھے تھیں۔

۳- بَابُ مَوْقِفِ الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ وَغَيْرِ ذٰلِكَ

مردوں کے ساتھ بچوں اور عورتوں کے کھڑے ہونے کی جگہ

۱۴۴۵/۲۳۰۹- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنَمٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِقَوْمِهٖ اَلَا اُصَلِّيْ لَكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَصَفَّ الرِّجَالَ ثُمَّ صَفَّ الْوِلْدَانَ ثُمَّ صَفَّ النِّسَاءَ خَلْفَ الْوِلْدَانِ.

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم سے فرمایا: کیا میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز نہ پڑھاؤں؟ پھر انہوں نے پہلے مردوں کی صفیں بنائیں' پھر لڑکوں کی صفیں بنائیں' پھر لڑکوں کے پیچھے عورتوں کی صفیں بنائیں۔

۱۴۴۶/۲۳۱۰- عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهٖ اَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ اَنَا وَيَتِيْمٌ كَانَ عِنْدَنَا فِي الْبَيْتِ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فِيْ بَيْتِنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَتَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ دَارِهِمْ وَصَلَّتْ اُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ (ضمیرہ نامی) یتیم ہمارے گھر میں ہمارے پاس رہتے تھے' ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف لائے تو میں نے اور یتیم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی جبکہ حضرت اُم سُلیم نے ہمارے پیچھے نماز پڑھی۔

۱۴۴۷/۲۳۱۱- عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ جَدَّتَهٗ مُلَيْكَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَاَكَلَ مِنْهُ،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ان کی دادی حضرت مُلیکہ رضی اللہ عنہا نے کھانا تیار کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کھانا کھانے کے بعد فرمایا: اٹھو! تا کہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں' حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک چٹائی لے کر آیا جو

ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا فَلِاُصَلِّيَ لَكُمْ قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰى حَصِيْرٍ لَّنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ اَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَاءَهُ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَاءِنَا فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ.

کثرتِ استعمال کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی، میں نے اسے پانی سے دھویا، پھر رسول اللہ ﷺ اس چٹائی پر کھڑے ہو گئے اور میں اور یتیم آپ (ﷺ) کے پیچھے (صف باندھ کر) کھڑے ہو گئے جبکہ بڑھیا (مُلیکہ) ہمارے پیچھے تھی، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی، پھر تشریف لے گئے۔

۲۳۱۲/۱۴۴۸- عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَطَوُّعًا قَالَ فَقَامَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ وَّاُمُّ حَرَامٍ خَلْفَنَا قَالَ ثَابِتٌ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ وَاَقَامَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهِ فَصَلَّيْنَا عَلٰى بِسَاطٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نفل نماز پڑھائی تو حضرت اُم سلیم اور حضرت اُم حرام ہمارے پیچھے تھیں اور آپ (ﷺ) نے مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کیا اور ہم نے چٹائی پر نماز پڑھی۔

٤- بَابُ وُقُوْفِ الْاِمَامِ اَعْلٰى مِنَ الْمَاْمُوْمِ وَبِالْعَكْسِ

امام کا مقتدیوں سے بلند جگہ پر ہونا اور مقتدیوں کا امام سے بلند جگہ پر ہونا

۲۳۱۳/۱۴۴۹- عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ اَوَّلَ يَوْمٍ وُّضِعَ فَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهِ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ وَسَجَدَ النَّاسُ مَعَهُ، ثُمَّ عَادَ حَتّٰى فَرَغَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا فَعَلْتُ هٰذَا لِتَاْتَمُّوْا بِيْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلٰوتِيْ، فَقِيْلَ لِسَهْلٍ هَلْ كَانَ مِنْ شَاْنِ الْجِذْعِ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ قَالَ قَدْ كَانَ مِنْهُ الَّذِيْ كَانَ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب منبر بنا کر مسجد میں رکھا گیا اور نبی کریم ﷺ پہلے دن اس پر بیٹھے تو آپ (ﷺ) نے اس پر (نماز پر) تکبیر کہی، پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا، پھر آپ (ﷺ) نے اُلٹے پاؤں نیچے اتر کر سجدہ کیا اور لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا، پھر (منبر پر) لوٹے، حتی کہ نماز سے فارغ ہوئے، پھر جب سلام پھیرا تو فرمایا: اے لوگو! میں نے ایسا اس لیے کیا ہے تا کہ تم میری اقتداء کرو اور میری نماز کو جان لو، حضرت سہل سے پوچھا گیا کہ کیا یہ وہی کھجور کا تنا تھا جس کے رونے کی حالت کو لوگ بیان کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا: یقیناً یہ وہی تنا ہے۔

حدیث باب سے متعلق احکام ومسائل

☆ اگر امام اونچی جگہ پر ہو اور مقتدی نیچی جگہ ہوں تو نماز درست ہے، اسی طرح اگر مقتدی اونچی جگہ پر ہوں اور امام نیچی جگہ پر ہو تو یہ بھی صحیح ہے۔

☆ امام یا مقتدی کے مقام کی اونچائی کی مقدار میں فقہاء کے مختلف اقوال ہیں، جو قول مختار ہے اور جس پر اعتماد ہے، وہ قاضی خاں کا قول ہے۔ وہ یہ کہ اونچائی کی مقدار ایک ہاتھ (تقریباً ڈیڑھ فٹ) ہے کہ اگر امام مقتدیوں سے یا مقتدی امام سے ایک ہاتھ کی مقدار اونچے ہوں گے تو نماز مکروہ نہ ہوگی، ورنہ مکروہ ہوگی۔

☆ اگر امام ایک ہاتھ کی مقدار سے زیادہ اونچائی پر یا نیچے کھڑا ہوا تو اگر اس کے ساتھ کچھ لوگ ہوں تو پھر مکروہ ہے۔

☆ اور اگر ارکانِ نماز سکھانا مقصود ہو تو بھی امام کا اونچی جگہ پر کھڑا ہونا مکروہ نہیں ہے۔

☆ اس حدیث طیبہ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز میں عمل کثیر اگر متفرق طور پر ہوں تو جائز ہے' اس سے نماز فاسد نہ ہوگی (اگرچہ ان کا مجموعہ عمل کثیر ہو) کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منبر سے اترنا اور چڑھنا اگرچہ عمل کثیر تھا' لیکن یہ متفرق طور پر تھا' ان میں سے ہر عمل قلیل تھا۔

☆ منبر بنانا مستحب ہے تاکہ خطیب کا مشاہدہ ہو سکے اور اس کی آواز لوگوں تک پہنچ سکے' اور مستحب یہ ہے کہ منبر قبلہ کی جانب محراب کی دائیں طرف ہو' اگر منبر نہ ہو تو کوئی اونچی جگہ ہو یا کوئی لکڑی (ستون یا کرسی وغیرہ) رکھ لی جائے' کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر بننے سے پہلے کھجور کے تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے' پھر جب منبر بنایا گیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اسی پر رونق افروز ہوتے۔

☆ اگر مسجد چھوٹی ہو تو اس میں بہت بڑا منبر بنانا مکروہ ہے' کیونکہ اس سے نمازی تنگ ہوتے ہیں۔

☆ اور اس حدیث طیبہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ہر نئی چیز کا نماز سے افتتاح کرنا بطور شکر اور بطور تبرک مستحب ہے۔

(عمدۃ القاری ج ۵ ص ۸۰-۸۱' وغیرہ)

۵- بَابُ مَشْرُوْعِيَّةِ وُقُوْفِ اُولِی الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰی قَرِيْبًا مِّنَ الْاِمَامِ

امام کے قریب بالغ اور عقل مند لوگوں کے کھڑے ہونے کی مشروعیت

۲۳۱۴/۱۴۵۰- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ، وَاِيَّاكُمْ وَهَوْشَاتِ الْاَسْوَاقِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے قریب بالغ اور عقل مند لوگ کھڑے ہوں' پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہوں' پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہوں اور (صفوں میں ایک دوسرے سے) آگے پیچھے نہ رہا کرو' ورنہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے اور تم بازار کی بیہودہ باتوں سے بچو۔

۲۳۱۵/۱۴۵۱- عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَخْبَرَةَ الْاَزْدِيِّ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلٰوةِ وَيَقُوْلُ اسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ، لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ اَشَدُّ اخْتِلَافًا

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے وقت ہمارے کندھوں کو اپنے ہاتھ سے برابر کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ برابر کھڑے ہو' آگے پیچھے نہ رہو' ورنہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے' میرے قریب بالغ اور عقل مند لوگ کھڑے ہوں' پھر جو ان کے قریب ہوں' پھر جو ان کے قریب ہوں' حضرت ابومسعود نے کہا کہ آج تم لوگوں میں بہت اختلاف ہو گیا ہے۔

۲۳۱۶/۱۴۵۲- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اَنْ يَّلِيَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ فِي الصَّلٰوةِ لِيَاْخُذُوْا عَنْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مہاجرین اور انصار کو اپنے قریب کرنا پسند کرتے تھے تاکہ وہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے احوال وافعال کو محفوظ کر سکیں۔

۲۳۱۷/۱۴۵۳- عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ لِلِقَاءِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ فِيْهِمْ رَجُلٌ أَلْقَاهُ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أُبَيٍّ فَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَخَرَجَ عُمَرُ مَعَ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَنَظَرَ فِيْ وُجُوْهِ الْقَوْمِ فَعَرَفَهُمْ غَيْرِيْ فَنَحَّانِيْ وَقَامَ فِيْ مَكَانِيْ، فَمَا عَقَلْتُ صَلٰوتِيْ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ يَا بُنَيَّ لَا يَسُؤْكَ اللّٰهُ فَإِنِّيْ لَمْ آتِكَ الَّذِيْ أَتَيْتُكَ بِجَهَالَةٍ وَّلٰكِنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا كُوْنُوْا فِي الصَّفِّ الَّذِيْ يَلِيْنِيْ، وَإِنِّيْ نَظَرْتُ فِيْ وُجُوْهِ الْقَوْمِ فَعَرَفْتُهُمْ غَيْرَكَ ثُمَّ حَدَّثَ فَمَا رَأَيْتُ الرِّجَالَ مَتَحَتْ أَعْنَاقَهَا إِلٰى شَيْءٍ مُّتُوْحَهَا إِلَيْهِ قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ هَلَكَ أَهْلُ الْعُقْدَةِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، أَلَا لَا عَلَيْهِمْ آسٰى وَلٰكِنْ آسٰى عَلٰى مَنْ يُّهْلِكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَإِذَا هُوَ أُبَيٌّ، وَالْحَدِيْثُ عَلٰى لَفْظِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ.

حضرت قیس بن عباد کا بیان ہے کہ میں سیّدنا محمد ﷺ کے صحابہ کرام سے ملنے کے لیے مدینہ منورہ میں آیا' صحابہ کرام میں سے سب سے زیادہ جس شخصیت سے مجھے محبت تھی' وہ حضرت ابی (ابن کعب رضی اللہ عنہ) کی شخصیت تھی' پس نماز کی اقامت کہی گئی اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہ)' رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کے ساتھ نکلے' اور میں پہلی صف میں کھڑا ہو گیا تو ایک شخص آیا اور اس نے لوگوں کے چہروں کو دیکھا اور اس نے میرے سوا باقی سب لوگوں کو پہچان لیا اور اس نے مجھے (پہلی صف سے) الگ کر دیا اور وہ میری جگہ کھڑا ہو گیا تو مجھے (غصہ کی وجہ سے) اپنی نماز کا خیال ہی نہ رہا' پس جب وہ شخص نماز پڑھ چکا تو اس نے کہا: اے بیٹے! اللہ تعالیٰ تمہیں برائیوں سے دور رکھے' میں نے تمہارے ساتھ جو سلوک کیا ہے وہ جہالت کی بناء پر نہیں کیا بلکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اپنے قریب صف میں رہنے کی وصیت فرمائی تھی' میں نے لوگوں کے چہروں کو دیکھا تو میں نے تمہارے علاوہ سب لوگوں کو پہچان لیا' پھر اس نے حدیث بیان کرنا (لوگوں کو وعظ ونصیحت کرنا) شروع کیا' سو جس طرح میں نے لوگوں کو گردنیں اُٹھا کر اس شخص کے وعظ ونصیحت کو غور سے سنتے ہوئے دیکھا' اس طرح میں نے کسی کے وعظ ونصیحت کو غور سے سنتے ہوئے نہیں دیکھا' پس میں نے اس شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: کعبہ کے رب کی قسم! امراء ہلاک ہو گئے' یاد رکھو! مجھے ان پر کوئی افسوس نہیں! لیکن مجھے افسوس تو ان (امراء) پر ہے جو مسلمانوں کو ہلاک (گمراہ) کر رہے ہیں' اور یہ (وعظ و نصیحت کرنے والے) شخص حضرت ابی (ابن کعب رضی اللہ عنہ) تھے۔

ف: اس باب کی احادیث میں اس بات کا ثبوت ہے کہ پہلی صف میں اور امام کے قریب وہ لوگ کھڑے ہوں جو علم وفضل کے اعتبار سے دوسرے لوگوں کی بہ نسبت افضل وسمجھ دار ہوں' کیونکہ افضل لوگ اعزاز واکرام کے زیادہ لائق ہیں' نیز اس لیے کہ بعض اوقات امام کو خلیفہ بنانے کی ضرورت پیش آ جاتی ہے تو ایسی صورت میں افضل وسمجھ دار شخص کو خلیفہ بنانا زیادہ بہتر ہوگا' نیز یہ کہ افضل و سمجھ دار شخص غور سے نماز پڑھے گا اور امام کے بھولنے پر وہ اسے تنبیہ کر سکے گا' نیز یہ کہ امام کے قریب اور پہلی صف میں اسی لیے بھی صاحبِ علم وفضل لوگ کھڑے ہوں تا کہ وہ نماز کے طریقے کو ضبط ومحفوظ کریں اور پھر وہ لوگوں کو اس کی تعلیم دیں' اور یہ کہ ان سے پچھلی صفوں والے ان کے افعال کی اقتداء کر سکیں' اور اہلِ علم وصاحبِ فضیلت لوگوں کو مقدم رکھنے کا معاملہ صرف نماز کے ساتھ مخصوص نہیں ہے' بلکہ سنت یہ ہے کہ جو شخص علم وفضل اور فہم وسمجھ داری کے اعتبار سے دوسرے لوگوں سے افضل ہو' اسے ہر مجمع اور ہر بڑی مجلس میں مقدم رکھنا چاہیے' مثلاً علم' قضاء' ذکر' مشاورت' جہاد' امامت' تدریس' افتاء اور سماعِ حدیث اور اس قسم کی دیگر تمام مجالس میں صاحبِ فضیلت شخص کو مقدم رکھنا چاہیے' اور لوگوں کو علم' دین' عقل' شرافت' عمر اور کفو کے حسبِ مراتب مقام دینا چاہیے' اور احادیثِ صحیحہ میں اس کی تائید ہے۔ (بلوغ الامانی ج ۵ ص ۳۰۶)

٦- بَابُ الْحَثِّ عَلٰی تَسْوِیَةِ الصُّفُوْفِ وَرَصِّهَا وَبَیَانِ خَیْرِهَا مِنْ شَرِّهَا

صفوں کو برابر کرنے اوران کی کشادگی کو بند کرنے کی ترغیب اوران کے خیر وشر کا بیان

٢٣١٨/١٤٥٤- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰی مَا یُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهِ الْخَطَایَا وَیَزِیْدُ بِهٖ فِی الْحَسَنَاتِ، قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلٰی هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ، مَا مِنْكُمْ مِنْ رَّجُلٍ یَّخْرُجُ مِنْ بَیْتِهٖ مُتَطَهِّرًا فَیُصَلِّیْ مَعَ الْمُسْلِمِیْنَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ یَجْلِسُ فِی الْمَجْلِسِ یَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ الْاُخْرٰی اِلَّا الْمَلَائِكَةُ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ فَاِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاعْدِلُوْا صُفُوْفَكُمْ وَاَقِیْمُوْهَا وَسُدُّوا الْفُرَجَ فَاِنِّیْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِیْ، فَاِذَا قَالَ اِمَامُكُمُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقُوْلُوْا اللّٰهُ اَكْبَرُ، وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا، وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، وَاِنَّ خَیْرَ صُفُوْفِ الرِّجَالِ الْمُقَدَّمُ، وَشَرَّهَا الْمُؤَخَّرُ وَخَیْرَ صُفُوْفِ النِّسَاءِ الْمُؤَخَّرُ وَشَرَّهَا الْمُقَدَّمُ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اِذَا سَجَدَ الرِّجَالُ فَاغْضُضْنَ اَبْصَارَكُنَّ لَا تَرَیْنَ عَوْرَاتِ الرِّجَالِ مِنْ ضِیْقِ الْاُزُرِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور نیکیوں میں اضافہ کرتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں! یارسول اللہ! (ضرور بتائیں) آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ ناگواری (سخت سردی وغیرہ) کی حالت میں اچھی طرح (کامل) وضو کرنا' مساجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا اور ایک نماز پڑھنے کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' جب تم میں سے کوئی شخص اپنے گھر سے وضو کر کے نکلتا ہے اور مسلمانوں کے ساتھ (باجماعت) نماز پڑھتا ہے' پھر وہ اپنی جگہ پر بیٹھ کر دوسری نماز کا انتظار کرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ! تو اس کو بخش دے' اے اللہ! تو اس پر رحم فرما! سو جب تم نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو تو تم اپنی صفوں کو برابر اور سیدھا کر لیا کرو اور کشادگی کو بند کر لیا کرو' کیونکہ میں تمہیں اپنی پیٹھ پیچھے بھی دیکھتا ہوں' اور جب تمہارا امام ''اللّٰہ اکبر'' کہے تو تم بھی ''اللّٰہ اکبر'' کہو' جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ ''سمع اللّٰہ لمن حمدہ'' کہے تو تم ''اللھم ربنا لك الحمد'' کہو اور مردوں کی صفوں میں سے سب سے بہتر پہلی صف ہے اور بدترین آخری صف ہے اور عورتوں کی صفوں میں سے سب سے بہتر آخری صف ہے اور بدترین پہلی صف ہے' اے عورتوں کی جماعت! جب مرد سجدہ کریں تو تم اپنی نگاہیں نیچے کر لیا کرو تاکہ مردوں کے تنگ تہمندوں کی وجہ سے تمہاری نگاہیں ان کی شرم گاہوں پر نہ پڑ جائیں۔

٢٣١٩/١٤٥٥- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ قَالَ خَیْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ الْمُقَدَّمُ وَشَرُّهَا الْمُؤَخَّرُ، وَشَرُّ صُفُوْفِ النِّسَاءِ الْمُقَدَّمُ وَخَیْرُهَا الْمُؤَخَّرُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کی صفوں میں سے سب سے بہتر پہلی صف ہے اور بدترین آخری صف ہے اور عورتوں کی صفوں میں سے سب سے بدترین پہلی صف ہے اور سب سے بہتر آخری صف ہے۔

٢٣٢٠/١٤٥٦- وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِنَحْوِهٖ وَزَادَ، ثُمَّ قَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اِذَا سَجَدَ الرِّجَالُ فَاغْضُضْنَ اَبْصَارَكُنَّ لَا تَرَیْنَ عَوْرَاتِ الرِّجَالِ مِنْ ضِیْقِ الْاُزُرِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے بھی اسی کے مثل روایت کیا ہے' البتہ اس میں یہ اضافہ کیا ہے: پھر آپ (ﷺ) نے فرمایا: اے عورتوں کی جماعت! جب مرد سجدہ کریں تو تم اپنی نگاہیں نیچے کر لیا کرو' تاکہ مردوں کے تنگ تہمندوں کی وجہ سے تمہاری نگاہیں ان کی شرم گاہوں پر نہ

پڑ جائیں۔

۲۳۲۱/۱۴۵۷- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَقِیْمُوا الصَّفَّ فِی الصَّلٰوةِ فَاِنَّ اِقَامَةَ الصَّفِ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز میں صفوں کو درست رکھا کرو کیونکہ صفوں کی درستگی نماز کا حسن ہے۔

۲۳۲۲/۱۴۵۸- عَنْ بُشَیْرِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ جَاءَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ فَقُلْنَا لَهُ مَا اَنْكَرْتَ مِنْ عَهْدِ نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ مَا اَنْكَرْتُ مِنْكُمْ شَیْئًا غَیْرَ اَنَّكُمْ لَا تُقِیْمُوْنَ صُفُوْفَكُمْ.

حضرت بُشیر بن یسار کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ (بصرہ سے) مدینہ منورہ آئے تو ہم نے ان سے پوچھا: کیا آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک سے کوئی اعتراض ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے تم میں سے کسی چیز پر اعتراض نہیں ہے' سوائے اس کے کہ تم اپنی صفوں کو درست نہیں رکھتے۔

۲۳۲۳/۱۴۵۹- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ یُقْبِلُ عَلَیْنَا بِوَجْهِهٖ قَبْلَ اَنْ یُكَبِّرَ فَیَقُوْلُ تَرَاصُّوْا (وَفِیْ رِوَایَةٍ اَقِیْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا) وَاعْتَدِلُوْا فَاِنِّیْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِیْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکبیر کہنے سے پہلے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرماتے: اپنی صفوں کو درست رکھو اور ایک دوسرے کے ساتھ جڑ جاؤ اور برابر رہو' کیونکہ میں تمہیں اپنی پیٹھ پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

۲۳۲۴/۱۴۶۰- عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ یُسَوِّیْنَا فِی الصُّفُوْفِ كَمَا تُقَوَّمُ الْقِدَاحُ حَتّٰی اِذَا ظَنَّ اَنَّا اَخَذْنَا ذٰلِكَ عَنْهُ وَفَهِمْنَاهُ اَقْبَلَ ذَاتَ یَوْمٍ بِوَجْهِهٖ فَاِذَا رَجُلٌ مُّنْتَبِذٌ بِصَدْرِهٖ فَقَالَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَیُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَیْنَ وُجُوْهِكُمْ.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری صفوں کو اس طرح درست کرتے تھے' جس طرح تیروں کو برابر کر کے رکھا جاتا ہے' یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے خیال کیا کہ ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے صفوں کو درست کرنا سیکھ لیا ہے اور سمجھ لیا ہے' پھر ایک دن آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہماری طرف متوجہ ہوئے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک شخص کو دیکھا جس کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا تھا' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اپنی صفوں کو برابر کیا کرو' ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا۔

۲۳۲۵/۱۴۶۱- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ اَصْحَابِهٖ تَاَخُّرًا فَقَالَ تَقَدَّمُوْا فَاْتَمُّوْا بِیْ' وَلْیَاْتَمَّ بِكُمْ مِنْ بَعْدِكُمْ لَا یَزَالُ قَوْمٌ یَّتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰی یُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے کچھ اصحاب کو پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: آگے بڑھو اور میری اقتداء کرو اور تمہارے بعد والے تمہاری اقتداء کریں' لوگ مسلسل پیچھے ہٹتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کو پیچھے کر دے گا۔

۲۳۲۶/۱۴۶۲- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب ہم نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لاتے اور

يَأْتِيْنَا إِذَا قُمْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ فَيَمْسَحُ عَوَاتِقَنَا أَوْ صُدُوْرَنَا وَكَانَ يَقُوْلُ لَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ وَكَانَ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ أَوِ الصُّفُوْفِ الْأُوَلِ.

ہمارے کندھوں یا سینوں کو پکڑ کر فرماتے کہ تم ایک دوسرے سے آگے پیچھے نہ رہا کرو، ورنہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے اور فرماتے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر، یا (فرمایا:) پہلی صفوں پر رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔

۲۳۲۷/۱۴۶۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ مَالِيْ أَرَاكُمْ رَافِعِيْ أَيْدِيْكُمْ كَأَنَّهَا أَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ اسْكُنُوْا فِي الصَّلٰوةِ، ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَرَآنَا حِلَقًا فَقَالَ مَالِيْ أَرَاكُمْ عِزِيْنَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا ؟ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ قَالَ يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْأُوْلٰى وَيَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں سرکش گھوڑوں کی دُموں کی طرح ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، تم سکون کے ساتھ نماز پڑھا کرو، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمارے پاس (دوبارہ) تشریف لائے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمیں متفرق حلقوں میں دیکھ کر فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں الگ الگ حلقوں میں دیکھ رہا ہوں، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا: تم اس طرح صفیں کیوں نہیں بناتے، جس طرح فرشتے اپنے پروردگار کے سامنے صفیں بناتے ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! فرشتے اپنے پروردگار کے سامنے کس طرح صفیں بناتے ہیں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ وہ پہلی صفوں کو پورا کرتے ہیں اور صف میں وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

۲۳۲۸/۱۴۶۴- عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَتُسَوُّنَّ الصُّفُوْفَ أَوْ لَتُطْمَسَنَّ وُجُوْهُكُمْ وَلَتُغْمِضُنَّ أَبْصَارَكُمْ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُكُمْ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم صفوں کو درست رکھا کرو، ورنہ تمہارے چہرے بگڑ جائیں گے اور تمہاری آنکھوں کو مٹا دیا جائے گا، یا (فرمایا:) تمہاری آنکھوں کو اُچک لیا جائے گا (اور تمہیں اندھا کر دیا جائے گا)۔

احادیث باب سے حاصل شدہ اُمور

اس باب کی احادیث میں حالتِ نماز میں صفوں کو سیدھا اور درست کرنے، ان کو برابر کرنے، ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑے ہونے، خلاء کو پُر کرنے اور ہر اگلی صف کو مکمل کرنے کی ترغیب و تاکید کی گئی ہے۔

اور ان احادیث میں اس بات کا ثبوت ہے کہ صفوں کو درست و برابر اور ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑے ہونے والوں کے لیے فرشتے دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کو بخش دیتا ہے، ان کے درجہ کو بلند فرماتا ہے اور وہ فرشتوں کے مشابہہ ہو جاتے ہیں۔

اور اس میں یہ بھی دلیل ہے کہ ایسا نہ کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے، اور ان کے لیے چہروں کے بگڑ جانے، آنکھوں کے اُچک لینے (اندھا کر دینے) اور دلوں کے مختلف ہونے کی شدید ترین وعیدیں ہیں۔

۲۳۲۹/۱۴۶۵- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم صفوں کو درست رکھو، تم فرشتوں کی صفوں کی طرح صفیں بناؤ،

اَقِیْمُوا الصُّفُوْفَ فَاِنَّمَا تَصُفُّوْنَ بِصُفُوْفِ الْمَلَائِکَةِ وَحَاذُوْا بَیْنَ الْمَنَاکِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِیْنُوْا فِیْ اَیْدِیْ اِخْوَانِکُمْ وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتٍ لِلشَّیْطَانِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَّصَلَهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ.

کندھوں کو برابر رکھو' خالی جگہ کو پُر کرو' اپنے بھائیوں کے لیے نرم ہو جاؤ اور شیطان (کے داخل ہونے) کے لیے کشادگی نہ چھوڑو' اور جو شخص صف کو جوڑے گا اللہ تعالیٰ اسے جوڑ دے گا اور جو شخص صف کو توڑے گا' اللہ تعالیٰ اسے توڑ دے گا۔

۱٤٦٦/۲۳۳۰- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُصُّوْا صُفُوْفَکُمْ وَقَارِبُوْا بَیْنَهَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ اِنِّیْ لَاَرَی الشَّیَاطِیْنَ تَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصُّفُوْفِ کَاَنَّهَا الْحَذَفُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی صفوں میں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑے ہو' ایک دوسرے کے قریب رہو (درمیان میں فاصلہ نہ چھوڑو) اور گردنوں کو برابر رکھو' اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! میں شیطان کو صفوں کی کشادگی سے بکری کے بچے کی طرح داخل ہوتے دیکھتا ہوں۔

۱٤٦٧/۲۳۳۱- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ لَا یَتَخَلَّلُکُمْ کَاَوْلَادِ الْحَذَفِ' قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا اَوْلَادُ الْحَذَفِ ؟ قَالَ سُوْدٌ جُرْدٌ تَکُوْنُ بِاَرْضِ الْیَمَنِ .

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی صفوں کو درست رکھا کرو تاکہ شیطان تمہاری (صفوں) کی کشادگی میں چھوٹی بھیڑ کے بچوں کی طرح نہ گھس جائے' عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! چھوٹی بھیڑ کے بچے کیا ہیں؟ فرمایا: وہ کالے بغیر دُم کے بچے ہوتے ہیں جو یمن کے علاقے میں ہوتے ہیں۔

۱٤٦٨/۲۳۳۲- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ اَنْظُرُ اَوْ اِنِّیْ لَاَنْظُرُ مَا وَرَائِیْ کَمَا اَنْظُرُ اِلٰی مَا بَیْنَ یَدَیَّ' فَسَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ وَاَحْسِنُوْا رُکُوْعَکُمْ وَسُجُوْدَکُمْ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ میں اپنے پیچھے اس طرح دیکھتا ہوں جس طرح میں اپنے سامنے دیکھتا ہوں' سو تم اپنی صفوں کو برابر رکھا کرو اور اپنا رکوع وسجود اچھی طرح کیا کرو۔

۱٤٦٩/۲۳۳۳- وَعَنْهُ اَیْضًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْسِنُوْا اِقَامَةَ الصُّفُوْفِ فِی الصَّلٰوةِ' خَیْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ فِی الصَّلٰوةِ اَوَّلُهَا' وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا' وَخَیْرُ صُفُوْفِ النِّسَاءِ فِی الصَّلٰوةِ اٰخِرُهَا' وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز میں صفوں کی درستگی کو حسین بناؤ' نماز میں مردوں کی صفوں میں سے سب سے بہتر پہلی صف ہے اور بدترین آخری صف ہے اور نماز میں عورتوں کی صفوں میں سے سب سے بہتر آخری صف ہے اور بدترین پہلی صف ہے۔

۱٤٧۰/۲۳۳٤- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ سَوُّوْا (وَفِیْ رِوَایَةٍ اَتِمُّوْا) صُفُوْفَکُمْ فَاِنَّ تَسْوِیَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی صفوں کو برابر کرو۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ اپنی صفوں کو پورا کرو) کیونکہ صفوں کو برابر کرنا نماز کے حسن وکمال میں سے ہے۔

۱٤٧۱/۲۳۳٥- وَعَنْهُ اَیْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوةِ اِقَامَةَ الصَّفِّ.

فرمایا: اپنی صفوں کو درست رکھو' کیونکہ صف کو درست رکھنا نماز کا حسن ہے۔

۱۴۷۲/۲۳۳۶- عَنْ مُّصْعَبِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ طَلَبْنَا عِلْمَ الْعُوْدِ الَّذِیْ فِیْ مَقَامِ الْإِمَامِ فَلَمْ نَقْدِرْ عَلٰى اَحَدٍ يَّذْكُرُ لَنَا فِيْهِ شَيْئًا قَالَ مُصْعَبٌ فَاَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ خَبَّابٍ صَاحِبِ الْمَقْصُوْرَةِ فَقَالَ جَلَسَ اِلَیَّ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ تَدْرِیْ لِمَ صُنِعَ هٰذَا؟ وَلَمْ اَسْاَلْهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ لَا وَاللّٰهِ لَا اَدْرِیْ لِمَ صُنِعَ فَقَالَ اَنَسٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ عَلَيْهِ يَمِيْنَهُ ثُمَّ يَلْتَفِتُ اِلَيْنَا فَيَقُوْلُ اِسْتَوُوْا وَاعْدِلُوْا صُفُوْفَكُمْ.

حضرت مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن زبیر کا بیان ہے کہ امام کی جگہ پر رکھی ہوئی لکڑی کے بارے میں ہم نے معلوم کرنا چاہا لیکن ہمیں کوئی ایسا شخص نہ ملا جو ہمیں اس کے بارے میں بتائے' حضرت مصعب نے کہا کہ محمد بن مسلم بن سائب بن خباب صاحبِ مقصورہ نے مجھے بتایا اور کہا کہ ایک دن میرے پاس حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ لکڑی یہاں کیوں رکھی گئی ہے؟ حالانکہ میں نے ان سے اس کے بارے میں سوال نہیں کیا تھا' سو میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ یہ کیوں رکھی گئی ہے' حضرت انس (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس (لکڑی) پر اپنا دایاں ہاتھ رکھتے' پھر ہماری طرف متوجہ ہوکر فرماتے: سیدھے ہو جاؤ اور اپنی صفوں کو برابر کرو۔

۱۴۷۳/۲۳۳۷- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْاَوَّلَ ثُمَّ الَّذِیْ يَلِيْهِ، فَاِنْ كَانَ نَقْصٌ فَلْيَكُنْ فِی الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پہلی صف کو پورا کرو' پھر اس کے ساتھ والی صف کو پورا کرو' پس اگر کوئی کمی رہے تو وہ آخری صف میں ہونی چاہیے۔

۱۴۷۴/۲۳۳۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَلَائِكَتَهُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ الصُّفُوْفَ، وَمَنْ سَدَّ فُرْجَةً رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمتیں نازل کرتے ہیں جو صفوں کو ملاتے ہیں اور جو شخص خلاء کو پُر کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کر دیتا ہے۔

۷- بَابُ مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ

پہلی صف کی فضیلت کا بیان

۱۴۷۵/۲۳۳۹- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا عَلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِی التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ، وَلَوْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں بیٹھنے کا کتنا ثواب ہے' پھر انہیں اس ثواب کے حصول پر قرعہ اندازی کے سوا کوئی چارہ نہ رہے تو وہ اس ثواب کے حصول میں ضرور قرعہ اندازی کریں' اور اگر ان کو سخت دوپہر میں نماز کے لیے جانے کی فضیلت معلوم ہو جائے تو وہ اس

يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا.

کی طرف جانے کے لیے جلدی جائیں، اور اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ عشاء اور صبح کی نماز میں جانے کا کتنا ثواب ہے تو وہ ان نمازوں کو پڑھنے کے لیے ضرور جائیں، اگر چہ انہیں گھسٹتے ہوئے جانا پڑے۔

۱۴۷۶/۲۳۴۰- عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ اَوِ الصُّفُوْفِ الْاُوْلٰى.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف (میں بیٹھنے والوں) پر یا (فرمایا:) پہلی صفوں پر رحمتیں نازل کرتے ہیں۔

۱۴۷۷/۲۳۴۱- وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَحْوُهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ عَلَى الصُّفُوْفِ الْاُوَلِ (وَفِيْ لَفْظٍ) عَلَى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے اسی کی مثل روایت کیا ہے، مگر انہوں نے کہا کہ پہلی صفوں پر، (اور ایک روایت میں ہے:) اگلی صف پر (اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمتیں نازل کرتے ہیں)۔

۱۴۷۸/۲۳۴۲- عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَغْفِرُ لِلصَّفِّ الْمُقَدَّمِ ثَلَاثًا وَّلِلثَّانِيْ مَرَّةً.

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگلی صف کے لیے تین بار اور دوسری صف کے لیے ایک بار بخشش کی دعا مانگا کرتے تھے۔

۱۴۷۹/۲۳۴۳- عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّفُّ الْمُقَدَّمُ عَلٰى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ فَضِيْلَتَهُ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگلی صف فرشتوں کی صف کی مانند ہے اور اگر تمہیں اس کی فضیلت معلوم ہو جائے تو تم اس کے حاصل کرنے میں جلدی کرو۔

۱۴۸۰/۲۳۴۴- عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلَى الثَّانِيْ قَالَ وَعَلَى الثَّانِيْ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ وَحَاذُوْا بَيْنَ مَنَاكِبِكُمْ وَلِيْنُوْا فِيْ اَيْدِيْ اِخْوَانِكُمْ وَسُدُّوا الْخَلَلَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذَفِ، يَعْنِيْ اَوْلَادَ الضَّاْنِ الصِّغَارِ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمتیں نازل کرتے ہیں، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اور دوسری پر، فرمایا: اور دوسری پر بھی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنی صفوں کو برابر کرو، اپنے کندھوں کو برابر رکھو، اپنے بھائیوں کے لیے نرمی اختیار کرو اور خلاء کو پُر کر دو، کیونکہ شیطان تمہارے درمیان بکری کے بچوں کی طرح گھس جاتا ہے۔

احادیث باب سے حاصل شدہ اُمور وفوائد جلیلہ

اس باب کی احادیث سے جماعت کے ساتھ پہلی صف میں نماز پڑھنے کی فضیلت معلوم ہوئی، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلی صف میں نماز پڑھنے والوں کو دوسری صف میں نماز پڑھنے والوں کی بہ نسبت دوگنا ثواب ملتا ہے، دوسری صف میں نماز پڑھنے والوں کو تیسری صف میں نماز پڑھنے والوں کی بہ نسبت دوگنا ثواب ملتا ہے اور تیسری صف میں نماز پڑھنے والوں کو چوتھی صف میں نماز پڑھنے والوں کی بہ نسبت دوگنا ثواب ملتا ہے، اسی طرح ہر اگلی صف میں نماز پڑھنے والوں کو پچھلی صف میں نماز پڑھنے والوں کی بہ نسبت دوگنا

ثواب ملتا ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اگلی صفوں پر رحمتیں نازل کرتے ہیں' اور یہ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلی صف کے لیے تین بار اور دوسری صف کے لیے ایک بار بخشش کی دعا کرتے تھے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلی صف کے لیے تین بار' دوسری صف کے لیے دو بار اور تیسری صف کے لیے ایک بار بخشش کی دعا کی۔

اور پہلی صف کی فضیلت بیان کرنے میں حکمت یہ ہے کہ تاکہ لوگ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں جلدی آئیں' کیونکہ جب لوگوں کو پہلی صف میں نماز پڑھنے کی فضیلت معلوم ہوگی تو وہ مسجد میں ایک دوسرے سے جلدی آنے کی کوشش کریں گے۔

پہلی صف کو اس لیے چھوڑ دینا تاکہ کسی کو تکلیف نہ ہو

ہر چند کہ پہلی صف میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی بہت بڑی فضیلت ہے' لیکن اگر کوئی شخص پہلی صف کو اس لیے چھوڑ دیتا ہے تاکہ کسی کو تکلیف و ایذاء نہ پہنچے تو اللہ تعالیٰ اسے پہلی صف سے دوگنا ثواب عطا فرماتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

من ترك الصف الاوّل مخافة ان يوذى احدا اضعف الله له اجر الصف الاوّل.

(معجم اوسط ج۱۔ رقم الحدیث: ۵۳۷)

جس شخص نے پہلی صف کو اس لیے چھوڑا تاکہ کسی کو تکلیف و ایذاء نہ پہنچے تو اللہ تعالیٰ اسے پہلی صف سے دوگنا اجر و ثواب عطا فرمائے گا۔

معلوم ہوا کہ کسی فضیلت والی چیز کو اس وجہ سے چھوڑ دینا تاکہ کسی مسلمان بھائی کو تکلیف نہ ہو تو اس کا یہ عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قدر پسندیدہ ہے کہ وہ اسے اس افضل عمل کے ثواب سے محروم نہیں رکھتا' بلکہ اس سے دوگنا اجر و ثواب سے نوازتا ہے' سو جو شخص مسجد میں آکر لوگوں کو اپنی زبان و ہاتھ سے تکلیف پہنچاتا ہے' اس پر اللہ تعالیٰ کس قدر غضب ناک ہوگا' یہ مقامِ غور ہے۔

۸- بَابُ هَلْ يَأْخُذُ الْقَوْمُ مَصَافَّهُمْ قَبْلَ الْإِمَامِ أَمْ لَا

کیا امام کے پہنچنے سے پہلے لوگ اپنی صفوں کو درست کرلیں یا نہ کریں؟

۲۳۴۵/۱۴۸۱- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا تُقَامُ الصَّلٰوةُ حَتّٰى تَكَامَلَ بِنَا الصُّفُوْفُ، فَمَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ غَدًا مُّسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ حَيْثُ يُنَادِيْ بِهِنَّ فَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدٰى.

حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ نماز کی اقامت کہے جانے سے پہلے ہم اپنے ساتھیوں کو غور سے دیکھتے تھے حتیٰ کہ ہماری صفیں مکمل ہو جاتیں' پس جو شخص حالت اسلام میں کل (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا چاہتا ہو' وہ ان فرض نمازوں کی وہاں حفاظت کرے جہاں اذان دی جاتی ہے' کیونکہ یہ (جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا) سنت مؤکدہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے سنن ہدیٰ (سنت مؤکدہ) مشروع فرمائی ہے۔

۲۳۴۶/۱۴۷۲- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ (وَفِيْ رِوَايَةٍ إِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ) فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ.

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کی اقامت کہی جائے۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ جب نماز کے لیے نداء دی جائے) تو تم اس وقت تک کھڑے نہ ہو' جب تک کہ تم مجھے نہ دیکھ لو اور تم پر سکون و وقار لازم ہے۔

۲۳۴۷/۱۴۸۳- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجِيٌّ لِّرَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَمَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ حَتّٰى نَامَ الْقَوْمُ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ نَجِيٌّ لِّرَجُلٍ حَتّٰى نَعَسَ اَوْ كَادَ يَنْعُسُ بَعْضُ الْقَوْمِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نماز (عشاء) کی اقامت کہی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں ایک آدمی کے ساتھ باتیں کرتے رہے' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نماز کے لیے تشریف نہ لائے یہاں تک کہ لوگ سو گئے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے:) انہوں نے بیان کیا کہ نماز کی اقامت کہی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک آدمی کے ساتھ باتیں کرتے رہے یہاں تک لوگ اونگھنے لگے یا (فرمایا کہ) کچھ لوگ اونگھنے لگے۔

۲۳۴۸/۱۴۸۴- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوْفُ قِيَامًا (وَفِيْ رِوَايَةٍ قَبْلَ اَنْ يَّخْرُجَ اِلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَخَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ ذَكَرَ اَنَّهٗ جُنُبٌ فَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ، ثُمَّ رَجَعَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ خَرَجَ اِلَيْنَا وَرَاْسُهٗ يَقْطُرُ فَكَبَّرَ فَصَلَّيْنَا مَعَهٗ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کی اقامت کہی گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمارے پاس تشریف لانے سے پہلے صفیں برابر کر دی گئیں' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے' پس جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے مصلّے پر کھڑے ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا جنبی ہونا یاد آیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہم سے فرمایا: تم اپنی اپنی جگہ پر رہو' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لوٹ گئے اور غسل کیا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہمارے پاس تشریف لائے' درآں حالیکہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سر مبارک سے پانی کے قطرے گر رہے تھے' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تکبیر کہی اور ہم نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔

۹- بَابُ كَرَاهَةِ الصَّفِّ بَيْنَ السَّوَارِيْ لِلْمَامُوْمِ

مقتدیوں کا ستونوں کے درمیان صف بنانا مکروہ ہے

۲۳۴۹/۱۴۸۵- عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ مَحْمُوْدٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَدُفِعْنَا اِلَى السَّوَارِيْ فَتَقَدَّمْنَا اَوْ تَاَخَّرْنَا فَقَالَ اَنَسٌ كُنَّا نَتَّقِيْ هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبدالحمید بن محمود کا بیان ہے کہ میں نے جمعہ کے دن حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی تو ہمیں ستونوں کی طرف دھکیل دیا گیا' سو ہم آگے بڑھے یا پیچھے ہٹ گئے' حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم اس سے بچا کرتے تھے۔

ف: اس باب کی حدیث میں یہ دلیل ہے کہ مقتدیوں کا ستونوں کے درمیان صف بنا کر نماز پڑھنا مکروہ ہے' جبکہ امام اعظم ابوحنیفہ' امام مالک' امام شافعی اور ابن منذر (رحمہم اللہ) کے نزدیک امام کے پیچھے مقتدیوں کا ستونوں کے درمیان نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے' یہ ائمہ کرام مقتدی کو امام اور منفرد پر قیاس کرتے ہیں کہ جس طرح امام یا تنہا نماز پڑھنے والا ستونوں کے درمیان نماز پڑھ سکتا ہے' مکروہ نہیں ہے' اسی طرح اگر مقتدی ستونوں کے درمیان صف بنا کر نماز پڑھیں تو یہ بھی بلا کراہت جائز ہے' اور یہ ثابت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبہ معظمہ میں دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی تھی۔ ابن رسلان نے کہا کہ حسن (بصری) نے ستونوں کے درمیان نماز پڑھنے کو (بلا کراہت) جائز قرار دیا' اور ابن سیرین' سعید بن جبیر' ابراہیم تیمی اور سوید بن غفلہ اپنی قوم کو ستونوں کے درمیان نماز پڑھاتے تھے۔ (بلوغ الامانی ج ۵ ص ۳۲۶)

۱۰- بَابُ مَا جَاءَ فِیْ صَلٰوۃِ الرَّجُلِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَہٗ

آدمی کا پچھلی صف میں اکیلے نماز پڑھنا

۲۳۵۰/۱۴۸۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ ھِلَالِ بْنِ یَسَافٍ قَالَ اَرَانِیْ زِیَادُ بْنُ اَبِی الْجَعْدِ شَیْخًا بِالْجَزِیْرَۃِ یُقَالُ لَہٗ وَابِصَۃُ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ فَاَقَامَنِیْ عَلَیْہِ وَقَالَ ھٰذَا حَدَّثَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا صَلّٰی فِی الصَّفِّ وَحْدَہٗ فَاَمَرَہٗ فَاَعَادَ الصَّلٰوۃَ، قَالَ وَکَانَ اَبِیْ یَقُوْلُ بِھٰذَا الْحَدِیْثِ.

حضرت ہلال بن یساف کا بیان ہے کہ زیاد بن ابی الجعد نے مجھے جزیرہ میں ایک بوڑھا آدمی دکھای جسے وابصہ بن معبد کہا جاتا تھا' پس انہوں نے مجھے اس (بوڑھے) کے قریب کھڑا کر کے کہا کہ اس نے مجھے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو لوگ میں اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر اسے نماز دُہرانے کا حکم دیا تو اس نے دوبارہ نماز پڑھی۔ عبداللہ بن امام احمد نے کہا کہ میرے والد (امام احمد بن حنبل) کا اسی حدیث کی بنیاد پر فتویٰ ہے (کہ پچھلی صف میں اکیلے نماز پڑھنے والے کی نماز باطل ہے)۔

۲۳۵۱/۱۴۸۷- عَنْ وَابِصَۃَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ صَلّٰی خَلْفَ الصُّفُوْفِ وَحْدَہٗ، فَقَالَ یُعِیْدُ الصَّلٰوۃَ.

حضرت وابصہ بن معبد [illegible] کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے صفوں کے پیچھے تنہا نماز پڑھنے وا[illegible] بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: وہ نماز کو لوٹائے (دوبارہ نماز پڑھے)۔

۲۳۵۲/۱۴۸۸- عَنْ عَلِیِّ بْنِ شَیْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا یُصَلِّیْ خَلْفَ الصَّفِّ فَوَقَفَ حَتّٰی انْصَرَفَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبِلْ صَلٰوتَکَ فَلَا صَلٰوۃَ لِرَجُلٍ فَرْدٍ خَلْفَ الصَّفِّ.

حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو صف کے پیچھے پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ (ﷺ) کھڑے رہے یہاں تک کہ وہ شخص نماز سے فارغ ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوبارہ نماز پڑھو' کیونکہ صف کے پیچھے تنہا آدمی کی نماز نہیں ہوتی۔

احکام ومسائل

اس باب کی احادیث میں اس بات کا ثبوت ہے کہ جس شخص نے امام کی اقتداء میں پچھلی صف میں اکیلے نماز پڑھی' وہ اپنی نماز کو دُہرائے' یعنی دوبارہ نماز پڑھے' آیا اس نماز کو باطل ہونے کی وجہ سے دُہرانا واجب ہے یا نماز کے درست وصحیح ہونے کے باوجود اس کا دُہرانا مستحب ہے؟ نخعی' حکم' حسن بن صالح' امام احمد اور اسحاق کے نزدیک اس کی نماز باطل ہے' اس لیے اس کا دُہرانا واجب ہے' اور امام احمد اور اسحاق کے مشہور قول کے مطابق اکیلے آدمی کا پچھلی صف میں امام کی اقتداء میں تکبیر تحریمہ کہنا صحیح ہے' پھر اگر وہ رکوع کرنے سے پہلے (لوگوں کے ساتھ) صف میں داخل ہو گیا تو اس کی اقتداء صحیح ہے (نماز ہو جائے گی) ورنہ نماز باطل ہو جائے گی' جبکہ دیگر علماء (ثوری' عبداللہ بن مبارک' حسن بصری' اوزاعی' ابوحنیفہ' شافعی' مالک' ابویوسف اور محمد) کے نزدیک اس کی نماز درست و صحیح ہے' مگر مکروہ ہے اور اس کا دُہرانا مستحب ہے اور حضور اقدس ﷺ کے اس ارشاد' **فلا صلوٰۃ لرجل فرد خلف الصف**'' (صف کے پیچھے تنہا آدمی کی نماز نہیں ہوتی) سے مراد یہ ہے کہ اس کی نماز کامل نہیں ہوتی' ناقص ہوتی ہے' جیسا کہ آپ ﷺ نے

فرمایا: جب کھانا موجود ہو تو نماز نہیں ہوتی (یعنی نماز کامل نہیں ہوتی)۔ (بلوغ الامانی ج ۵ ص ۳۲۸)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

اگر اگلی صف میں جگہ موجود ہو تو مقتدی کا پچھلی صف میں تنہا کھڑا ہونا مکروہ ہے اور اگر اگلی صف میں جگہ نہ ہو تو پھر متقدی کا پچھلی صف میں تنہا کھڑا ہونا مکروہ نہیں ہے' اور اگر وہ اگلی صف میں سے کسی کو کھینچ لے اور اس کے ساتھ کھڑا ہو جائے تو یہ بہتر ہے اور مناسب یہ ہے کہ (جس شخص کو وہ پیچھے کھینچے) وہ اس مسئلہ کو جانتا ہو تا کہ اس کی اپنی نماز فاسد نہ ہو جائے۔ (عالمگیری ج ا ص ۱۰۷)

۱۱- بَابُ مَنْ رَكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰى اِلَيْهِ

صف میں ملنے سے پہلے رکوع کرنا' پھر صف کی طرف چل کر آنا

۲۳۵۳/۱۴۸۹- عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ جَاءَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰى اِلَى الصَّفِّ' فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا الَّذِیْ رَكَعَ ثُمَّ مَشٰى اِلَى الصَّفِّ ؟ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ اَنَا' فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرَةَ جَاءَ وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاكِعٌ فَسَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَ نَعْلِ اَبِیْ بَكْرَةَ وَهُوَ يُحْضِرُ يُرِيْدُ اَنْ يُّدْرِكَ الرَّكْعَةَ' فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ السَّاعِیْ ؟ قَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ اَنَا' قَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ.

حضرت حسن' حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ (مسجد میں) آئے اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع میں تھے تو انہوں نے صف میں ملنے سے پہلے ہی رکوع کر لیا' پھر وہ چل کر صف میں مل گئے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) فرمایا: یہ کون تھا جس نے صف میں ملنے سے پہلے رکوع کیا' پھر وہ صف کی طرف چل کر آیا؟ ابوبکرہ نے عرض کیا: وہ میں تھا' نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری حرص و رغبت میں اضافہ فرمائے' آئندہ ایسا مت کرنا۔ (اور دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ (مسجد میں) آئے اور اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع میں تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکرہ کی جوتیوں کی آواز کو سنا اور وہ رکوع میں ملنے کی نیت سے دوڑتے ہوئے آئے تھے' جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: کون دوڑ رہا تھا؟ ابوبکرہ نے عرض کیا: وہ میں تھا' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری حرص و رغبت میں مزید اضافہ فرمائے' آئندہ ایسا مت کرنا۔

اَبْوَابٌ تَتَعَلَّقُ بِاَحْكَامِ الْجَمَاعَةِ

جماعت سے متعلق احکام

۱- بَابٌ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْاِقَامَةِ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ

اقامت کے بعد فرض نماز کے علاوہ اور کوئی نماز نہیں

۲۳۵۴/۱۴۹۰- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْاِقَامَةِ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ (وَفِیْ لَفْظٍ اِلَّا الَّتِیْ اُقِيْمَتْ) (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنِ النَّبِیِّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب اقامت کہی جائے' اس کے بعد فرض نماز کے علاوہ اور کوئی نماز نہیں۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب نماز کی اقامت کہی جائے تو فرض نماز کے علاوہ اور کوئی نماز نہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ.

۲۳۵۵/۱۴۹۱- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ صَلٰوةُ الصُّبْحِ فَرَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُّصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَالَ لَهٗ بِاَيِّ صَلٰوتِكَ احْتَسَبْتَ بِصَلٰوتِكَ وَحْدَكَ اَوْ صَلٰوتِكَ الَّتِيْ صَلَّيْتَ مَعَنَا.

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ صبح کی نماز کی اقامت کہی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (نماز سے فراغت کے بعد) ایک شخص کو صبح کی دو رکعت نماز (سنت) پڑھتے ہوئے دیکھا تو اس سے فرمایا: تم نے (دو نمازوں میں سے) کون سی نماز کی نیت سے نماز پڑھی ہے، جو نماز تم نے تنہا پڑھی ہے وہ نماز پڑھی ہے یا جو نماز تم نے ہمارے ساتھ پڑھی تھی، وہ نماز پڑھی ہے۔

۲۳۵۶/۱۴۹۲- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَّقَدْ اُقِيْمَ فِي الصَّلٰوةِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ وَّقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ) وَهُوَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ، فَقَالَ لَهٗ شَيْئًا لَّا نَدْرِيْ مَا هُوَ، فَلَمَّا انْصَرَفْنَا اَحَطْنَا بِهٖ نَقُوْلُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ قَالَ لِيْ يُوْشِكُ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّصَلِّيَ الصُّبْحَ اَرْبَعًا (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ يُصَلِّيْ يُطَوِّلُ صَلٰوتَهٗ اَوْ نَحْوَ هٰذَا بَيْنَ يَدَيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوْا هٰذِهٖ مِثْلَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا، اِجْعَلُوْا بَيْنَهُمَا فَصْلًا.

حضرت عبداللہ بن مالک بن بُحینہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے اور اس وقت وہ شخص فجر (کی نماز) سے پہلے کی دو رکعت نماز پڑھ رہا تھا جبکہ نماز کی اقامت ہو چکی تھی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس سے کچھ فرمایا جس سے ہمیں پتا نہ چلا، جب ہم نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے اسے گھیر لیا اور اس سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم سے کیا فرمایا تھا؟ اس نے کہا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھ سے فرمایا کہ عنقریب تم میں سے کوئی شخص صبح کی چار رکعات نماز پڑھنے لگے گا۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس سے گزرے، اور اس وقت وہ اپنی لمبی نماز پڑھ رہا تھا، یا صبح کی (فرض) نماز سے پہلے اس جیسی نماز پڑھ رہا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: اس کو ظہر کی نماز کی طرح نہ بناؤ، نہ اس سے پہلے اور نہ ہی اس کے بعد، بلکہ تم ان (صبح کی سنت اور فرض) کے درمیان فاصلہ رکھا کرو۔

۲۳۵۷/۱۴۹۳- عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَعْنِي الصَّلٰوةَ) لَاثَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ الصُّبْحُ اَرْبَعًا.

حضرت مالک بن بُحینہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور اس وقت اقامت کہی جا چکی تھی تو اس شخص نے صبح کی دو رکعت نماز (سنت) پڑھی، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے اسے گھیر لیا، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے (اس سے) فرمایا: کیا تم صبح کی نماز چار رکعت پڑھتے ہو۔

۲۳۵۸/۱۴۹۴- خط عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ وَابْنُ الْقِشْبِ يُصَلِّيْ فَضَرَبَ النَّبِيُّ

حضرت عبداللہ بن مالک بن بُحینہ (رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کی نماز کے لیے تشریف لائے اور اس وقت ابن قشب نماز پڑھ رہے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے کندھے پر مارا اور فرمایا:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ 'الِهٖ وَ سَلَّمَ مَنْكِبَهٗ وَقَالَ يَا ابْنَ الْقِشْبِ اَتُصَلِّي الصُّبْحَ اَرْبَعًا اَوْ مَرَّتَيْنِ ؟ ابْنُ جُرَيْجٍ يَشُكُّ.

اے ابن قشب! کیا تم صبح کی نماز چار رکعت پڑھتے ہو‘ یا (فرمایا:) کیا تم صبح کی نماز دو مرتبہ پڑھتے ہو۔ ابن جریج نامی راوی کو شک ہے۔

۱۴۹۵/۲۳۵۹- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اُقِيْمَتْ صَلٰوةُ الصُّبْحِ فَقَامَ رَجُلٌ يُّصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ فَجَذَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ 'الِهٖ وَ سَلَّمَ بِثَوْبِهٖ فَقَالَ اَتُصَلِّي الصُّبْحَ اَرْبَعًا ؟

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ صبح کی نماز کی اقامت کہی جا چکی تھی کہ ایک شخص کھڑا ہوا کر دو رکعت نماز پڑھنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے کپڑے کو کھینچا اور فرمایا: کیا تم صبح کی نماز چار رکعت پڑھتے ہو۔

٢- بَابُ مَنْ صَلّٰى ثُمَّ اَدْرَكَ جَمَاعَةً فَلْيُصَلِّهَا مَعَهُمْ نَافِلَةً

جس نے نماز پڑھ لی‘ پھر اسے جماعت مل گئی تو وہ جماعت کے ساتھ بطور نفل نماز پڑھ لے

۱۴۹٦/۲۳٦٠- عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ‘ قَالَ فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ اَوِ الْفَجْرِ‘ قَالَ ثُمَّ انْحَرَفَ جَالِسًا اَوِ اسْتَقْبَلَ النَّاسَ بِوَجْهِهٖ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَ النَّاسِ‘ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِهٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ‘ فَاُتِيَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَ النَّاسِ ؟ قَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي الرِّحَالِ قَالَ فَلَا تَفْعَلَا‘ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فِيْ رَحْلِهٖ ثُمَّ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ مَعَ الْاِمَامِ فَلْيُصَلِّهَا مَعَهٗ فَاِنَّهَا لَهٗ نَافِلَةٌ قَالَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اسْتَغْفِرْلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ‘ فَاسْتَغْفَرَ لَهٗ‘ قَالَ وَنَهَضَ النَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَهَضْتُ مَعَهُمْ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ اَشَبُّ الرِّجَالِ وَاَجْلَدُهٗ قَالَ فَمَا زِلْتُ اَزْحَمُ النَّاسَ حَتّٰى وَصَلْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَوَضَعْتُهَا اِمَّا عَلٰى وَجْهِيْ اَوْ صَدْرِيْ‘ قَالَ فَمَا وَجَدْتُ شَيْئًا اَطْيَبَ وَلَا اَبْرَدَ مِنْ يَّدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ.

حضرت یزید بن اسود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حجۃ الوداع میں ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کیا‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی‘ پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بیٹھے ہوئے ایک طرف ہو گئے یا لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ دو آدمی لوگوں کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے جنہوں نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی‘ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ان دونوں آدمیوں کو میرے پاس لاؤ‘ پس ان کو لایا گیا تو (خوف کی وجہ سے) ان کی گردنوں کی رگیں پھڑک رہی تھیں‘ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے پوچھا کہ تم نے لوگوں کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ چکے تھے‘ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: آئندہ ایسا مت کرنا‘ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے ٹھکانوں میں نماز پڑھ چکے‘ پھر وہ امام کے ساتھ نماز کو پالے تو وہ اس نماز کو امام کے ساتھ پڑھ لے تو وہ (نماز) اس کے لیے نفل ہو جائے گی۔ یزید کا بیان ہے کہ ان دو آدمیوں سے ایک نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لیے بخشش کی دعا کریں تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس کے لیے بخشش کی دعا کی‘ پھر لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اُٹھ کر گئے اور میں بھی اُٹھ کر ان کے ساتھ گیا اور میں ان دنوں سب لوگوں سے زیادہ جوان اور زیادہ قوی تھا‘ پس میں لوگوں کو دھکیلتا رہا یہاں تک کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں پہنچ گیا تو میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دست اقدس کو تھاما اور اسے اپنے چہرے اور سینے پر رکھا‘ سو میں نے کسی چیز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست اقدس سے زیادہ پاکیزہ اور ٹھنڈا نہیں پایا اور اس دن آپ

(ﷺ) مسجد خیف میں تھے۔

۲۳۶۱/۱۴۹۷- عَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَجَلَسْتُ، فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ لِيْ اَلَسْتَ بِمُسْلِمٍ ؟ قُلْتُ بَلٰى، قَالَ فَمَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ؟ قَالَ قُلْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِيْ اَهْلِيْ، قَالَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ اِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَلَوْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ فِيْ اَهْلِكَ) (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) اَنَّ مِحْجَنًا كَانَ فِيْ مَجْلِسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهِمْ ثُمَّ رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِحْجَنٌ فِيْ مَجْلِسِهٖ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ؟ اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُّسْلِمٍ؟ وَذَكَرَ نَحْوَ الْحَدِيْثِ الْمُتَقَدِّمِ.

حضرت محجن (رضی اللہ) کا بیان ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، نماز کی اقامت کہی گئی تو میں بیٹھ گیا (نماز نہیں پڑھی) جب آپ ﷺ نماز پڑھ چکے تو مجھ سے فرمایا: کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں! (میں مسلمان ہوں)، فرمایا: پھر تم نے لوگوں کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟ میں نے عرض کیا کہ میں اپنے گھر میں نماز پڑھ چکا تھا، آپ (ﷺ) نے فرمایا: جب تم (مسجد میں) آؤ تو لوگوں کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرو، اگرچہ تم اپنے گھر میں نماز پڑھ چکے تھے۔ (اور انہی بُسر سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت محجن (رضی اللہ) رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ نماز کے لیے اذان دی گئی، رسول اللہ ﷺ نے اُٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھائی، پھر رسول اللہ ﷺ لوٹے درآں حالیکہ محجن اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے تھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے لوگوں کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟ کیا تم مسلمان شخص نہیں ہو؟ پھر راوی نے حدیث سابق کی طرح بیان کیا۔

۲۳۶۲/۱۴۹۸- عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ رَّجُلٍ مِّنْ بَنِي الدِّيْلِ قَالَ صَلَّيْتُ الظُّهْرَ فِيْ بَيْتِيْ ثُمَّ خَرَجْتُ بِاَبَاعِرَ لِاُصَدِّرَهَا اِلَى الرَّاعِيْ فَمَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الظُّهْرَ فَمَضَيْتُ فَلَمْ اُصَلِّ مَعَهٗ، فَلَمَّا اَصْدَرْتُ اَبَاعِرِيْ وَرَجَعْتُ ذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا حِيْنَ مَرَرْتَ بِنَا؟ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ كُنْتُ صَلَّيْتُ فِيْ بَيْتِيْ قَالَ وَاِنْ.

حضرت حنظلہ بن علی اسلمی، قبیلہ بنو دیل کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں نے ظہر کی نماز اپنے گھر میں پڑھی، پھر میں اونٹوں کو چرواہے کے سپرد کرنے کے لیے باہر چلا گیا، پس میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا اور اس وقت آپ (ﷺ) لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھا رہے تھے، سو میں گزر گیا اور آپ (ﷺ) کے ساتھ نماز نہیں پڑھی، جب میں اپنے اونٹ واپس کر کے لوٹا تو رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا گیا تو آپ (ﷺ) نے مجھ سے فرمایا: اے فلاں! جب تم ہمارے پاس سے گزرے تو تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اپنے گھر میں نماز پڑھ چکا تھا، آپ (ﷺ) نے فرمایا: اگرچہ تم اپنے گھر میں نماز پڑھ چکے تھے (تو پھر بھی جماعت کے ساتھ نماز پڑھو)۔

۲۳۶۳/۱۴۹۹- عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ قَالَ اَخَّرَ ابْنُ زِيَادٍ الصَّلٰوةَ فَاَتَانِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّامِتِ فَاَلْقَيْتُ لَهٗ كُرْسِيًّا فَجَلَسَ عَلَيْهِ فَذَكَرْتُ لَهٗ صَنِيْعَ

حضرت ابوالعالیہ البراء کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ابن زیاد نے نماز میں دیر کر دی تو میرے پاس عبداللہ بن صامت آئے، میں نے ان کے لیے کرسی رکھی اور وہ اس پر بیٹھ گئے تو میں نے ان سے ابن زیاد کی حرکت کا

بْنِ زِيَادٍ فَعَضَّ عَلٰى شَفَتِهٖ وَضَرَبَ فَخِذِیْ وَقَالَ اِنِّیْ سَاَلْتُ اَبَا ذَرٍّ كَمَا سَاَلْتَنِیْ فَضَرَبَ فَخِذِیْ كَمَا ضَرَبْتُ عَلٰى فَخِذِكَ وَقَالَ اِنِّیْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِیْ وَضَرَبَ فَخِذِیْ كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ فَقَالَ صَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا، فَاِنْ اَدْرَكَتْكَ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ اِنِّیْ قَدْ صَلَّيْتُ وَلَا اُصَلِّیْ.

ذکر کیا تو انہوں نے اپنے ہونٹ بھینچے اور میری رات پر ہاتھ مارا اور کہا کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح سوال کیا تھا' جس طرح تم نے مجھ سے سوال کیا ہے' انہوں نے میری ران پر اسی طرح ہاتھ مارا تھا' جس طرح میں نے تمہاری ران پر ہاتھ مارا ہے' اور کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح سوال کیا تھا جس طرح تم نے مجھ سے سوال کیا ہے اور آپ (ﷺ) نے بھی میری ران پر اسی طرح ہاتھ مارا تھا جس طرح میں نے تمہاری ران پر ہاتھ مارا ہے' پھر آپ (ﷺ) نے فرمایا: نماز اپنے وقت پر پڑھو' اور اگر تمہیں ان کے ساتھ نماز مل جائے تو تم ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لینا اور یہ نہ کہنا کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں' اب نہیں پڑھتا۔

١٥٠٠/٢٣٦٤- عَنْ اَبِیْ اُبَیٍّ بْنِ امْرَاَةِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ تَشْغَلُهُمْ اَشْيَاءُ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى يُؤَخِّرُوْهَا عَنْ وَقْتِهَا فَصَلُّوْهَا لِوَقْتِهَا (وَفِیْ رِوَايَةٍ ثُمَّ اجْعَلُوْا صَلٰوتَكُمْ مَعَهُمْ تَطَوُّعًا) قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنْ اَدْرَكْتُهَا مَعَهُمْ اُصَلِّیْ؟ قَالَ اِنْ شِئْتَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهٖ وَفِيْهِ) فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ نُصَلِّیْ مَعَهُمْ قَالَ نَعَمْ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ اَبِیْ رَحِمَهُ اللّٰهُ وَهٰذَا هُوَ الصَّوَابُ.

حضرت عبادہ بن صامت کی بیوی (اُم حرام) کے بیٹے ابوابی (عبداللہ بن عمرو) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب تم پر ایسے حاکم مسلط ہو جائیں گے جو نماز سے اعراض کر کے دوسرے کاموں میں مشغول رہیں گے یہاں تک کہ نماز کو اپنے وقت سے مؤخر کر کے پڑھیں گے تو تم نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ ان کے ساتھ بطور نفل نماز پڑھ لینا) ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر مجھے ان کے ساتھ نماز مل جائے تو کیا میں (ان کے ساتھ) نماز پڑھ سکتا ہوں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: اگر تم چاہو تو پڑھ سکتے ہو۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی کے مثل مروی ہے' البتہ اس میں یہ ہے کہ) ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر ہم ان کے ساتھ نماز پڑھ لیا کریں' فرمایا: ہاں! حضرت عبداللہ (بن امام احمد) نے کہا کہ میرے والد (امام احمد بن حنبل) رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہی صواب ہے۔

٣- بَابُ الْجَمْعِ فِی الْمَسْجِدِ مَرَّتَيْنِ وَحَدِيْثِ لَا تُصَلُّوْا صَلٰوةً فِیْ يَوْمٍ مَّرَّتَيْنِ

مسجد میں ایک نماز کو دو مرتبہ پڑھنا اور آپ ﷺ کا یہ فرمان کہ دن میں ایک نماز کو دو مرتبہ نہ پڑھو

١٥٠١/٢٣٦٥- عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی' پھر ایک شخص آ گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کون ہے ایسا شخص جو اس پر تجارت کرے یا اس پر صدقہ کرے کہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ مَنْ یَتَّجِرُ عَلٰی ھٰذَا اَوْ یَتَصَدَّقُ عَلٰی ھٰذَا فَیُصَلِّیْ مَعَہٗ قَالَ فَصَلّٰی مَعَہٗ رَجُلٌ.

اس کے ساتھ نماز پڑھے' پس ایک شخص نے اس کے ساتھ نماز پڑھی۔

۱۵۰۲/۲۳۶۶- عَنْ سُلَیْمَانَ مَوْلٰی مَیْمُوْنَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَ اَتَیْتُ عَلَی ابْنِ عُمَرَ وَھُوَ بِالْبَلَاطِ وَالْقَوْمُ یُصَلُّوْنَ فِی الْمَسْجِدِ قُلْتُ مَا یَمْنَعُکَ اَنْ تُصَلِّیَ مَعَ النَّاسِ اَوِ الْقَوْمِ ؟ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُصَلُّوْا صَلٰوۃً فِیْ یَوْمٍ مَّرَّتَیْنِ.

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام حضرت سلیمان کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس وقت وہ بلاط (نامی جگہ) پر تھے' جبکہ لوگ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے' میں نے پوچھا کہ آپ لوگوں کے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک دن میں دومرتبہ نماز نہ پڑھو۔

٤- بَابُ مَّا یَفْعَلُ الْمَسْبُوْقُ

مسبوق (جس کی ایک یا زیادہ رکعتیں جماعت سے رہ گئی ہوں' وہ) کیا کرے؟

۱۵۰۳/۲۳۶۷- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّاسُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سُبِقَ الرَّجُلُ بِبَعْضِ صَلٰوتِہٖ سَاَلَھُمْ فَاَوْمَئُوْا اِلَیْہِ بِالَّذِیْ سُبِقَ بِہٖ مِنَ الصَّلٰوۃِ فَیَبْدَاُ فَیَقْضِیْ مَا سُبِقَ ثُمَّ یَدْخُلُ مَعَ الْقَوْمِ فِیْ صَلٰوتِھِمْ فَجَاءَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَالْقَوْمُ قُعُوْدٌ فِیْ صَلٰوتِھِمْ فَقَعَدَ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقَضٰی مَا کَانَ سُبِقَ بِہٖ' فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ سَلَّمَ اصْنَعُوْا کَمَا صَنَعَ مُعَاذٌ.

حضرت عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں لوگوں کا یہ معمول تھا کہ جب کسی شخص کی رکعتیں (جماعت کے ساتھ) پڑھنے سے رہ جاتیں تو وہ (جماعت میں شامل) لوگوں سے پوچھتا کہ کتنی رکعتیں پڑھی جا چکی ہیں تو وہ اس کو اشارے سے بتاتے کہ اتنی رکعتیں پڑھی جا چکی ہیں تو وہ نماز شروع کر دیتا اور جماعت سے فوت شدہ رکعتیں پہلے تنہا پڑھتا' پھر وہ جماعت میں شامل ہو جاتا' پس ایک مرتبہ حضرت معاذ بن جبل (رضی اللہ عنہ) آئے' درآں حالیکہ لوگ (تشہد میں) بیٹھے ہوئے تھے تو وہ (فوت شدہ رکعتیں پڑھے بغیر تشہد میں) بیٹھ گئے' جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے اٹھ کر ان رکعتوں کو پڑھا جو رہ گئی تھیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم بھی اسی طرح کیا کرو جس طرح معاذ نے کیا ہے۔

۱۵۰٤/۲۳٦۸- عَنْ عُرْوَۃَ بْنِ الْمُغِیْرَۃِ عَنْ اَبِیْہِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ تَخَلَّفْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ فَتَبَرَّزَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَیَّ وَمَعِی الْاِدَاوَۃُ قَالَ فَصَبَبْتُ عَلٰی یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ

حضرت عروہ بن مغیرہ اپنے والد حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں غزوۂ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ پیچھے رہ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس پانی کا ڈول تھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں پر پانی ڈالا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کلی کی' پھر ناک میں پانی ڈالا' پھر

اسْتَنْثَرَ قَالَ يَعْقُوْبُ ثُمَّ تَمَضْمَضَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَّغْسِلَ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُّخْرِجَهُمَا مِنْ كُمَّيْ جُبَّتِهٖ فَضَاقَ عَنْهُ كُمَّاهَا فَاَخْرَجَ يَدَهُ مِنَ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَيَدَهُ الْيُسْرٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَمَسَحَ بِخُفَّيْهِ وَلَمْ يَنْزَعْهُمَا، ثُمَّ عَمَدَ اِلَى النَّاسِ فَوَجَدَهُمْ قَدْ قَدَّمُوْا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ يُّصَلِّيْ بِهِمْ، فَاَدْرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ فَصَلّٰى مَعَ النَّاسِ الرَّكْعَةَ الْاٰخِرَةَ بِصَلٰوةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَلَمَّا سَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُتِمُّ صَلٰوتَهٗ فَاَفْزَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاَكْثَرُوا التَّسْبِيْحَ، فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَحْسَنْتُمْ وَاَصَبْتُمْ يَغْبِطُهُمْ اَنْ صَلَّوُا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهٖ وَفِيْهِ قَالَ الْمُغِيْرَةُ) ثُمَّ لَحِقْنَا النَّاسَ وَقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ يَّؤُمُّهُمْ وَقَدْ صَلّٰى رَكْعَةً فَذَهَبْتُ لِاُوْذِنَهٗ فَنَهَانِيْ (يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَصَلَّيْنَا الَّتِيْ اَدْرَكْنَا وَقَضَيْنَا الَّتِيْ سُبِقْنَا بِهَا (وَفِيْ لَفْظٍ) فَصَلَّيْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِيْ اَدْرَكْنَا وَقَضَيْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْنَا (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ بِنَحْوِهٖ اَيْضًا وَفِيْهِ قَالَ الْمُغِيْرَةُ) فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ صَلّٰى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوْفٍ رَكْعَةً، فَلَمَّا اَحَسَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَاَوْمَا اِلَيْهِ اَنْ يُّتِمَّ الصَّلٰوةَ وَقَالَ قَدْ اَحْسَنْتَ كَذٰلِكَ فَافْعَلْ.

آپ (ﷺ) نے تین مرتبہ اپنے چہرے کو دھویا، پھر آپ (ﷺ) نے اپنے جبّہ کی آستینوں سے ہاتھوں کو نکالنے سے پہلے ان کو دھونے کا ارادہ کیا تو اس کی آستینیں تنگ تھیں تو آپ (ﷺ) نے اپنے ہاتھوں کو جبّہ کے نیچے سے نکالا، پھر اپنے دائیں ہاتھ کو تین مرتبہ دھویا، اپنے بائیں ہاتھ کو تین مرتبہ دھویا اور اپنے موزوں پر مسح کیا اور ان کو نہیں اتارا، پھر آپ (ﷺ) لوگوں کی طرف چل پڑے (جب پہنچے) تو دیکھا کہ عبدالرحمٰن کو لوگوں نے امام بنالیا ہے اور عبدالرحمٰن بن عوف ان کو نماز پڑھا رہے ہیں، پس رسول اللہ ﷺ نے ایک رکعت پائی، آپ (ﷺ) نے دوسری رکعت لوگوں کے ساتھ عبدالرحمٰن کی اقتداء میں پڑھی، جب حضرت عبدالرحمٰن نے سلام پھیرا تو رسول اللہ ﷺ اپنی نماز کو پورا کرنے (دوسری رکعت پڑھنے) کے لیے کھڑے ہوئے تو مسلمان پریشان ہو گئے اور انہوں نے کثرت سے ''سبحان اللہ'' کہنا شروع کر دیا، پس جب رسول اللہ ﷺ نے نماز کو پورا کر لیا تو ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تم نے بہت اچھا کیا اور ٹھیک کیا اور انہیں اس بات کی ترغیب دی کہ نماز اپنے وقت پر پڑھا کرو۔ (اور دوسرے طریق سے اسی کے مثل مروی ہے، البتہ اس میں ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ) پھر ہم لوگوں سے جا ملے درآں حالیکہ نماز کی اقامت کہی جا چکی تھی اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف لوگوں کی امامت کر رہے تھے اور ایک رکعت پڑھ چکے تھے تو میں ان کو (حضور اقدس ﷺ کی موجودگی کی) اطلاع دینے کے ارادے سے آگے بڑھا تو نبی کریم ﷺ نے مجھے منع فرما دیا، پس ہمیں جو رکعت ملی وہ ہم نے (حضرت عبدالرحمٰن کے پیچھے) پڑھی اور جو رکعت رہ گئی تھی اسے بعد میں پڑھ لیا۔ (اور تیرے طریق سے بھی اسی کے مثل مروی ہے، البتہ اس میں ہے کہ حضرت مغیرہ نے کہا کہ) پھر ہم لوگوں کے پاس پہنچے، درآں حالیکہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ان کو ایک رکعت پڑھا چکے تھے، جب حضرت عبدالرحمٰن نے نبی کریم ﷺ (کی موجودگی) کو محسوس کیا تو پیچھے ہٹنے لگے تو آپ (ﷺ) نے انہیں نماز پوری کرنے کا اشارہ کیا اور (نماز سے فراغت کے بعد) فرمایا: تم نے بہت اچھا کیا، آئندہ اسی طرح کرنا۔

ف: اگر کوئی شخص فرض کی ادائیگی میں جلدی کرے اور جو کام اس پر واجب ہو اس کے بجالانے میں جلدی کرے، تاخیر نہ کرے تو اس کے سامنے اس کی تعریف کرنا اور اس کی حوصلہ افزائی کرنا جائز ہے، کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن

عوف رضی اللہ عنہ کو اپنے وقت پر نماز پڑھانے پر فرمایا: تم نے بہت اچھا کیا ہے اور ٹھیک کیا ہے' آئندہ اسی طرح کرنا (اس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی تعریف کی اور ان کی حوصلہ افزائی فرمائی)۔

جمعہ کے دن کو جمعہ کہنے کا سبب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ جمعہ کے دن کا نام جمعہ کیوں رکھا گیا؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: (اس دن کا نام جمعہ) اس لیے رکھا گیا کہ اس دن تمہارے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی مٹی کو (جمع کر کے) گوندھا گیا اور اسی دن (نفخ صور سے) لوگ بے ہوش ہوں گے' اسی دن (لوگ اپنی قبروں سے) اُٹھیں گے اور اسی دن قیامت قائم ہوگی اور اس دن کے آخر میں تین گھڑیاں ہیں' جن میں سے ایک گھڑی ایسی ہے کہ اس میں جو شخص اللہ تعالیٰ سے جو دعا کرے' اس کی وہ دعا قبول ہوتی ہے۔ (مسند امام احمد ج ۲ ص ۳۱۱)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
اے سلمان! کیا تم جانتے ہو کہ جمعہ کا دن کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جس میں تمہارے باپ حضرت آدم علیہ السلام (کی تخلیق) کو جمع کیا گیا۔ (معجم کبیر ج ۶' رقم الحدیث: ۶۰۹۲' عمدۃ القاری ج ۵ ص ۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن کو اس لیے جمعہ کہا جاتا ہے کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق کو جمع کیا۔ (عمدۃ القاری ج ۵ ص ۳)

زمانۂ جاہلیت میں جمعہ اور دیگر دنوں کے نام اور جس نے سب سے پہلے جمعہ کے دن کو جمعہ کا نام دیا

علامہ بدرالدین عینی لکھتے ہیں:
ابن حزم نے کہا کہ جمعہ کے دن کا نام اسلامی ہے' زمانۂ جاہلیت میں اس دن کا نام جمعہ نہیں تھا' زمانۂ جاہلیت میں اس دن کو ''عروبہ'' کہا جاتا تھا' اسلام میں اس دن کو اس لیے جمعہ کہتے ہیں کہ اس دن لوگ نماز کے لیے جمع ہوتے ہیں۔ (عمدۃ القاری ج ۵ ص ۳)

زجاج' فراء' ابوعبید اور ابوعمرو نے کہا کہ عرب العاربہ ہفتہ کے دن کو شبار' اتوار کے دن کو اوّل' سوموار (پیر) کے دن کو اہون' منگل کے دن کو جبار' بدھ کے دن کو دبار' جمعرات کے دن کو مونس اور جمعہ کے دن کو عروبہ کہتے تھے اور سب سے پہلے جس نے عروبہ کو جمعہ کا نام دیا وہ کعب بن لؤی ہیں۔ (عمدۃ القاری ج ۵ ص ۳)

جمعہ کا دن...... اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جد امجد کعب بن لؤی

جس شخص نے سب سے پہلے جمعہ کے دن کو جمعہ کا نام دیا وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جد امجد کعب بن لؤی ہیں' وہ جمعہ کے دن اپنی قوم (قریش) کو جمع کرتے اور ان کے سامنے تقریر کرتے' ان کو وعظ و نصیحت کرتے' ان کو حرم شریف کی تعظیم کرنے کا حکم دیتے اور ان کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بارے میں بتاتے اور ان کو یہ بتاتے کہ وہ نبی (آخر الزماں) ان کی اولاد سے مبعوث ہوں گے اور وہ ان کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کی نصیحت کرتے تھے اور سب سے پہلے کعب بن لؤی نے ''امابعد'' کہا۔ (تفسیر مظہری ج ۹ ص ۲۷۸' عمدۃ القاری ج ۵ ص ۳)

کعب بن لؤی کا وہ ایمان افروز اور روح افزاء خطبہ جو وہ جمعہ کے دن قریش کو جمع کر کے دیا کرتے تھے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جد امجد کعب بن لؤی جمعہ کے دن اپنے قبیلہ قریش کو جمع کر کے جو بلیغ و اثر آفرین' بصیرت افروز و روح افزاء اور توحید و رسالت پر مشتمل خطبہ دیا کرتے تھے' سیرت نگاروں نے اسے اپنی کتابوں کی زینت بنایا ہے' ہم ان کے اس خطبہ کو

اہل ذوق حضرات کے لیے سپر دِقلم کرتے ہیں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف (رضی اللہ) بیان کرتے ہیں کہ کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک جمعہ کے دن اپنی قوم (قریش) کو جمع کرتے تھے۔ اور اس وقت قریش جمعہ کو ''عروبہ'' کہتے تھے' پس وہ (کعب) ان (قریش) کو خطبہ دیتے تھے اور کہتے: امابعد! پس (اے قریش!) تم (غور سے) سنو اور سیکھو' سمجھو اور یاد رکھو' رات کی تاریکی چھانے والی ہے اور دن کی روشنی پھیلنے والی ہے' زمین بچھونا ہے اور آسمان مضبوط چھت ہے' پہاڑ میخیں ہیں اور ستارے نشانات ہیں' یہ سب چیزیں بے مقصد پیدا نہیں کی گئیں کہ تم ان سے بالکل منہ پھیر لو اور جو حال پہلے لوگوں کا ہوا وہی حال بعد میں آنے والے لوگوں کا ہوگا' عورتیں اور مرد برابر ہیں' انسان جوڑا جوڑا اور تنہا فنا ہو کر اپنے انجام کی طرف بڑھ رہا ہے' پس تم اپنے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرو' اپنے وعدوں کو پورا کرو' اپنے سسرال کی حفاظت کرو اور اپنے مالوں کی حفاظت کرو' کیونکہ ان مالوں پر ہی تمہاری مروت و احسان کا دارومدار ہے' کیا تم نے کسی ہلاک ہونے والے کو دیکھا ہے کہ وہ واپس لوٹ کر آیا ہو' یا کسی مردہ کو دیکھا ہے کہ وہ قبر سے اُٹھ کھڑا ہو؟ آخرت کا گھر تمہارے سامنے ہے' جو بات تم کہتے ہو ظن اس کے علاوہ ہے' تم اپنے حرم (مکہ مکرمہ) کو آراستہ و مزین کرو اور اس کی تعظیم بجالاؤ اور اس کو مضبوطی سے تھامے رکھو' کیونکہ اس سے ایک بہت شاندار و اہم اور بہت بڑی خبر آئے گی اور عنقریب اس سے ایک نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ظاہر ہوں گے۔ اسی نبی کریم کی خوشخبری حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اپنی اُمتوں کو دی تھی' پھر کعب یہ اشعار پڑھتے:

نهار و ليل كل اوب بحادث سواء علينا ليلها ونهارها

ہر روز دن اور رات میں واقعات رونما ہوتے ہیں' ہم پر ان کی رات اور ان کا دن یکساں ہے۔

يووبان بالاحداث حين تاؤبا وبالنعم الضافي علينا ستورها

روزانہ ہر سمت سے نئی نئی خبریں آ رہی ہیں جبکہ ایک معزز مہمان ایسی ڈھیروں نعمتوں کے ساتھ آئے گا جو ہم سے ابھی پوشیدہ ہیں۔

على غفلة ياتي النبي محمد فيخبر اخبارا صدوق خبيرها

وہ نبی کریم جن کا اسم گرامی محمد ہے' اچانک تشریف لائیں گے' وہ ایسی خبروں سے آگاہ کریں گے جن کا خبر دینے والا سچا ہوگا۔

پھر کعب یوں کہتے: اللہ کی قسم! اگر اس وقت میرے کان' آنکھیں' ہاتھ اور پاؤں صحیح وسلامت ہوئے تو میں اس دعوت کو پھیلانے کے لیے سربلند کر کے اس طرح کھڑا ہوں گا جس طرح اونٹ کھڑا ہوتا ہے اور اس طرح فخر و ناز سے چلوں گا' جس طرح نر سانڈھ چلتا ہے۔

پھر وہ یہ شعر کہتے:

يا ليتني شاهد فحواء دعوته حين العشيرة تبغي الحق خذلانا

اے کاش! میں اس وقت موجود ہوتا جب قبیلہ اس (نبی) کی دعوتِ حق کو ناکام کرنے کے لیے مصروفِ عمل ہوگا۔

اور کعب بن لوی کی موت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے درمیان پانچ سو ساٹھ سال کا عرصہ ہے۔

(الوفاء باحوال المصطفےٰ ص ۶۸' دلائل النبوۃ از ابونعیم ج ا ص ۵۱' سیرت حلبیہ ج ا ص ۲۵-۲۶)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جدامجد کعب بن لوی کا توحید پر قائم ہونا

مفتی محمد شفیع لکھتے ہیں:

کعب بن لوی' آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اجداد میں سے ہیں' ان کو حق تعالیٰ نے زمانۂ جاہلیت میں بھی بت پرستی سے بچایا اور توحید

کی توفیق عطاء فرمائی تھی' انہوں نے نبی کریم ﷺ کی بعثت کی خوش خبری بھی لوگوں کو سنائی تھی' قریش میں ان کی عظمت کا عالم یہ تھا کہ ان کی وفات جو رسول اللہ ﷺ کی بعثت سے پانچ سو ساٹھ سال پہلے ہوئی' اسی سے اپنی تاریخ شمار کرنے لگے' عرب کی تاریخ ابتداء میں بناء کعبہ سے لی جاتی تھی' کعب بن لؤی کی وفات کے بعد اس سے تاریخ جاری ہو گئی' پھر جب واقعۂ فیل آنحضرت ﷺ کی ولادت کے سال میں پیش آیا تو اس واقعہ سے عرب کی تاریخ کا سلسلہ جاری ہو گیا' خلاصہ یہ ہے کہ جمعہ کا اہتمام عرب میں قبل از اسلام بھی کعب بن لؤی کے زمانہ میں ہو چکا تھا اور اس دن کا نام جمعہ رکھنا بھی انہی کی طرف منسوب ہے۔ (معارف القرآن ج ۸ ص ۴۴۰)

نمازِ جمعہ کی ابتداء......اور حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ

امام محمد ابن سیرین فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے مدینہ منورہ میں تشریف لانے سے پہلے اور جمعہ کی فضیلت کے نازل ہونے سے پہلے اہل مدینہ (انصار) جمع ہوئے اور انہوں نے اس دن کا نام جمعہ رکھا' انصار نے کہا کہ یہودیوں کے لیے ہر سات دنوں میں سے ایک دن معین ہے' جس میں وہ جمع ہوتے ہیں (اور عبادت کرتے ہیں) اور نصاریٰ (عیسائیوں) کے لیے بھی اس کے مثل ایک دن معین ہے' پس آؤ ہم بھی ہفتہ میں ایک دن کو معین کریں جس میں ہم سب جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں' نماز پڑھیں' اور اس کا شکر کریں' پھر انہوں نے کہا کہ یہودیوں کے لیے ہفتہ کا دن (عبادت کے لیے معین) ہے اور عیسائیوں کے لیے اتوار کا دن (عبادت کے لیے معین) ہے تو ہم (عبادت کے لیے) عروبہ کے دن کو معین کرتے ہیں اور وہ جمعہ کے دن کو عروبہ کا دن کہتے تھے' چنانچہ وہ (انصار) حضرت اسعد بن زرارہ (رضی اللہ) کے پاس گئے تو انہوں نے ان لوگوں کو اس دن دو رکعت نماز پڑھائی اور ان کو وعظ کیا' پھر انہوں نے اس دن کا نام جمعہ رکھا' پھر وہ لوگ حضرت اسعد بن زرارہ (رضی اللہ) کے پاس اکٹھے ہو گئے تو انہوں نے ان لوگوں کے لیے ایک بکری ذبح کی تو ان لوگوں نے اس بکری کے گوشت کو دوپہر کو بھی کھایا اور شام کو بھی کھایا' اور اس وقت ان کی تعداد تھوڑی تھی' پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ''اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن (جمعہ کی) نماز کی اذان دی جائے تو تم اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو''۔ (مصنف عبدالرزاق رقم الحدیث: ۵۱۴۴' درمنثور ج ۶ ص ۲۲۶' روح المعانی ج ۲۸ ص ۹۹۔۱۰۰' عمدۃ القاری ج ۵ ص ۳)

حضرت عبدالرحمٰن بن کعب کا بیان ہے کہ جب میرے والد (حضرت کعب رضی اللہ) کی بینائی چلی گئی تو میں انہیں نماز کے لیے لے جایا کرتا تھا' سو جب میں انہیں جمعہ کے لیے لے کر جاتا اور وہ اذان سنتے تو حضرت ابوامامہ اسعد بن زرارہ (رضی اللہ) کے لیے مغفرت کی دعا کرتے' جب میں یہ سنتا تو کچھ دیر ٹھہر جاتا' پھر ایک دن میرے دل میں خیال آیا کہ اتنے عرصہ سے میں یہ سن رہا ہوں کہ جب بھی وہ جمعہ کی اذان سنتے ہیں تو حضرت ابوامامہ (اسعد بن زرارہ رضی اللہ) کے لیے بخشش اور رحمت کی دعا کرتے ہیں لیکن میں نے ابھی تک اس بارے میں پوچھا ہی نہیں کہ وہ ایسا کیوں کرتے ہیں تو بخدا! میں ان سے اب ضرور پوچھوں گا' چنانچہ میں انہیں حسب سابق جمعہ کے لیے لے کر نکلا تو جب انہوں نے اذان سنی تو اسی طرح بخشش کی دعا کی' جس طرح وہ کیا کرتے تھے تو میں نے پوچھا: اے ابا جان! آپ جب بھی جمعہ کی اذان سنتے ہیں تو حضرت اسعد بن زرارہ کے لیے بخشش و رحمت کی دعا کرتے ہیں' اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: اے بیٹے! رسول اللہ ﷺ کے مکہ مکرمہ سے (مدینہ میں) تشریف لانے سے پہلے اسعد بن زرارہ نے سب سے پہلے ہمیں بنو بیاضہ کے مقام نقیع الخضمات میں جمعہ کی نماز پڑھائی' میں نے پوچھا: اس وقت تم لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ فرمایا: ہم چالیس آدمی تھے۔ (سنن ابن ماجہ ص ۷۵۔۷۶' معجم کبیر ج ۱۹' رقم الحدیث: ۱۷۶' دارقطنی ج ۲ ص ۵' سنن کبریٰ بیہقی ج ۳ ص ۱۷۷)

نمازِ جمعہ......اور حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہجرت سے پہلے جمعہ (کی نماز پڑھنے) کی اجازت دی تھی اور

آپ (ﷺ) مکہ مکرمہ میں جمعہ (کی نماز پڑھنے) کی طاقت نہیں رکھتے تھے' پس آپ (ﷺ) نے حضرت مصعب بن عمیر (رضی اللہ) کو مکتوب لکھا (جس میں یہ فرمان تھا:) کہ تم اس دن کو دیکھو جس میں یہودی زبور کو بلند آواز سے پڑھتے ہیں' سو جب جمعہ کے دن سورج ڈھل جائے تو تم اپنی عورتوں کو اور اپنے بیٹوں کو جمع کرو اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے دو رکعت نماز پڑھو' پس انہوں نے زوالِ آفتاب کے بعد ظہر کے وقت میں جمعہ کی نماز پڑھائی' سو (مدینہ میں) سب سے پہلے انہوں نے جمعہ کی نماز پڑھائی' یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لے آئے اور آپ (ﷺ) نے زوال کے بعد ظہر کے وقت میں جمعہ کی نماز پڑھائی اور اس کا اظہار کیا۔ (الدر المنثور ج ۶ ص ۳۶۶)

امام عبدالرزاق' امام زہری کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیر بن ہاشم (رضی اللہ) کو اہل مدینہ کو قرآن پڑھانے کے لیے (مدینہ میں) بھیجا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اہل مدینہ کو جمعہ پڑھانے کی اجازت مانگی تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو (جمعہ پڑھانے کی) اجازت دے دی' اور وہ اس وقت امیر نہیں تھے' لیکن وہ اہل مدینہ کو (دین کی) تعلیم دیتے تھے' جب وہ امیر بنے تو وہ جمعہ کے دن اپنے اصحاب کو وعظ کرتے تھے اور ان کو دو رکعت نماز (جمعہ) پڑھاتے تھے۔ (مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۱۶۰)

حضرت ابو مسعود کا بیان ہے کہ مہاجرین میں سے سب سے پہلے جو مدینہ میں آئے وہ حضرت مصعب بن عمیر (رضی اللہ) ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے مدینہ تشریف لانے سے پہلے اہل مدینہ کو سب سے پہلے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ نے جمعہ کے دن نمازِ جمعہ پڑھائی اور اس وقت وہ (جمعہ پڑھنے والے) بارہ آدمی تھے۔

(معجم کبیر ج ۱۷' رقم الحدیث: ۷۳۳' روح المعانی ج ۲۸ ص ۱۰۰' درمنثور ج ۶ ص ۳۲۷)

مدینہ منورہ میں سب سے پہلے کس نے جمعہ قائم کیا' اسعد بن زرارہ نے یا مصعب بن عمیر نے؟

امام ابن سیرین اور حضرت عبدالرحمٰن بن کعب سے روایت کردہ احادیث کے مطابق مدینہ میں سب سے پہلے حضرت ابو امامہ اسعد بن زرارہ رضی اللہ نے جمعہ پڑھایا' جبکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' امام زہری اور حضرت ابو مسعود سے روایت کردہ احادیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مدینہ میں سب سے پہلے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ نے جمعہ پڑھایا' بظاہر ان احادیث میں تعارض ہے۔

علامہ آلوسی' ابن ہمام اور حافظ ابن حجر کے حوالے سے ان احادیث میں یوں تطبیق دیتے ہیں کہ حضرت اسعد بن زرارہ نے جو سب سے پہلے جمعہ قائم کیا وہ حضور ﷺ کی اجازت وحکم کے بغیر قائم کیا اور حضرت مصعب رضی اللہ نے جو سب سے پہلے جمعہ قائم کیا وہ حضور ﷺ کی اجازت وحکم سے قائم کیا' یہ کہ حضرت اسعد نے جو سب سے پہلے جمعہ قائم کیا وہ مدینہ کے قریب ایک بستی میں قائم کیا' جبکہ حضرت مصعب نے جو سب سے پہلے خود جمعہ قائم کیا وہ مدینہ میں قائم کیا' نیز یہ کہ حضرت اسعد رضی اللہ (مدینہ کے) امیر تھے اور حضرت مصعب رضی اللہ (مدینہ میں) امام تھے۔ (روح المعانی ج ۲۸ ص ۱۰۰)

یعنی حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ نے امیر مدینہ ہونے کی حیثیت سے سب سے پہلے جمعہ پڑھایا اور جب حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ امیر بنے تو انہوں نے اپنے دورِ امارت میں سب سے پہلے جمعہ پڑھایا' جیسا کہ حضرت معمر نے کہا کہ امام زہری کہتے تھے کہ حضرت مصعب جب امیر بنے تو وہ جمعہ کے دن اپنے اصحاب کو وعظ کرتے تھے اور ان کو دو رکعت نماز (جمعہ) پڑھاتے تھے۔

کیا ہجرت سے پہلے جمعہ فرض ہو چکا تھا؟

باقی رہا یہ کہ ہجرت سے پہلے مدینہ میں جو جمعہ قائم ہوا' آیا اس وقت جمعہ فرض ہو چکا تھا یا وہ بطورِ نفل پڑھا جاتا رہا' حضرت

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ پنجگانہ نماز کے ساتھ نمازِ جمعہ بھی فرض ہو چکی تھی، لیکن مکہ مکرمہ میں جمعہ پڑھنے کی استطاعت و طاقت نہ تھی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو مکتوب لکھ کر مدینہ منورہ میں جمعہ پڑھانے کا فرمان جاری فرمایا۔

علامہ آلوسی، علامہ ابن حجر کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں جمعہ کی نماز فرض ہو چکی تھی، لیکن اس میں جمعہ اس لیے قائم نہیں ہوا کہ اس میں یا تو تعداد کا فقدان تھا یا اس لیے کہ جمعہ کا شعار اظہار ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو مخفی رکھا ہوا تھا اور ہجرت سے پہلے مدینہ میں حضرت اسعد بن زرارہ نے مدینہ سے ایک میل کے فاصلہ پر ایک بستی میں جمعہ قائم کیا۔ (علامہ آلوسی کہتے ہیں:) اور یہ بھی ممکن ہے کہ جمعہ کی نماز پہلے فرض ہوئی ہو، پھر آیتِ جمعہ نازل ہوئی ہو، جیسے نماز کے لیے وضو پہلے مکہ مکرمہ میں نماز کے ساتھ ہی فرض ہوا، پھر مدینہ میں اس (وضو) کے بارے میں آیت نازل ہوئی۔ واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ۔

(روح المعانی ج ۲۸ ص ۱۰۰)

ہجرت کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدینہ منورہ میں پہلی نمازِ جمعہ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ روانہ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارہ ربیع الاول سوموار کو بعد از دوپہر قبا پہنچے، وہاں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بنو عمرو بن عوف کے ہاں سوموار، منگل، بدھ اور جمعرات (چار روز) قیام فرمایا اور وہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مسجد تعمیر فرمائی (جس کو مسجد قبا کہا جاتا ہے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن چاشت کے وقت مدینہ طیبہ روانہ ہوئے تو جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنو سالم بن عوف کے محلّہ میں پہنچے تو نمازِ جمعہ کا وقت ہو گیا تو ان لوگوں نے بطن وادی میں جو مسجد بنائی ہوئی تھی، اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کا خطبہ ارشاد فرمایا اور نمازِ جمعہ پڑھائی، مدینہ منورہ میں یہ پہلا خطبہ تھا، جو مدینہ منورہ کے آزاد ماحول میں محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی نوع انسان کو گمراہی سے نکال کر راہِ راست پر گامزن کرنے اور انہیں منزلِ مقصود تک پہنچانے کے لیے ارشاد فرمایا تھا اور یہ پہلی نمازِ جمعہ تھی جو تمام انبیاء و رُسل کے امام کی اقتداء میں اوس و خزرج کے اہل ایمان اور جملہ مہاجرین کو ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

امام حافظ ابو الفداء اسماعیل ابن کثیر لکھتے ہیں:

جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قصواء نامی اونٹنی پر سوار ہو کر قباء سے (مدینہ منورہ کی طرف) روانہ ہوئے اور اس دن جمعہ کا دن تھا، چنانچہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) زوالِ آفتاب کے وقت بنو سالم بن عوف کے محلّہ میں پہنچے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے وہاں مسلمانوں کو دانوناء نامی وادی میں نمازِ جمعہ پڑھائی اور مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو سب سے پہلے جو جمعہ پڑھایا وہ یہی جمعہ تھا، یا جو مطلقاً سب سے پہلے جمعہ پڑھایا، وہ یہی جمعہ تھا، کیونکہ مکہ مکرمہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام اکٹھے ہو کر خطبہ اور اعلانیہ طور پر وعظ و نصیحت کے ساتھ جمعہ قائم نہیں کر سکتے تھے، کیونکہ مشرکین آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی سخت مخالفت کرتے تھے اور وہ خصوصاً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیتیں پہنچاتے تھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (البدایہ والنہایہ ج ۳ ص ۲۲۶)

امام ابن کثیر کی اس عبارت سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ جمعہ مکہ مکرمہ میں فرض ہو چکا تھا، لیکن وہاں مشرکین کی ایذاء رسانی کی وجہ سے وعظ و تبلیغ کے لیے آزادانہ ماحول نہ تھا، اس لیے وہاں خطبہ کے ساتھ نمازِ جمعہ ادا کرنا ممکن نہ تھا۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں پہلی نمازِ جمعہ کے موقع پر جو خطبہ ارشاد فرمایا

حضرت سعید بن عبدالرحمٰن جمحی کے بیان کے مطابق مدینہ میں بنو سالم بن عمرو بن عوف کے محلّہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

نمازِ جمعہ سے پہلے جو ایمان افروز اور روح پرور خطبہ ارشاد فرمایا:

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، میں اسی کی تعریف کرتا ہوں اور اسی سے مدد چاہتا ہوں، اسی سے بخشش طلب کرتا ہوں اور اسی سے ہدایت مانگتا ہوں، میں اس پر ایمان لایا ہوں اور اس کے ساتھ کفر نہیں کرتا، جو اس کے ساتھ کفر کرتا ہے میں اس کا دشمن ہوں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، وہ ایک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، بلاشبہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت، دین حق، نور اور موعظت کے ساتھ اس وقت بھیجا ہے جب کافی عرصہ سے رسولوں کی آمد کا سلسلہ منقطع ہو چکا تھا، جب علم کی قلت ہو چکی تھی اور لوگ گمراہ ہو رہے تھے، اور اس وقت زمانہ ختم ہونے والا ہے، قیامت قریب آ گئی ہے اور موت کا وقت نزدیک پہنچ چکا ہے، جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کی وہ ہدایت یافتہ ہو گیا اور جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا، وہ حد سے بڑھا اور وہ گمراہی میں دور نکل گیا۔

اور میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ بہترین وصیت جو ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو کر سکتا ہے، یہ ہے کہ وہ اسے آخرت پر برانگیختہ کرے اور اسے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حکم دے، سو تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو جیسا کہ اس نے تمہیں اپنی ذات سے ڈرایا ہے، اس سے افضل کوئی نصیحت نہیں ہے اور نہ ہی اس سے افضل کوئی یاددہانی ہے، یہی وہ تقویٰ ہے جو اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اور خوفزدہ ہو کر آدمی نیک عمل کرتا ہے، اور یہی وہ سچی مدد ہے اس چیز پر جس کی تم قیامت کے دن کے لیے خواہش رکھتے ہو، اور جو شخص اپنے باطنی اور ظاہری احوال کی اصلاح کرتا ہے، جو اس کے درمیان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہیں اور وہ اس سے محض اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی چاہتا ہے تو یہ چیز دنیا میں اس کے ذکر کو بلند کر دے گی اور موت کے بعد اس کے لیے ذخیرہ ہو گی، جب آدمی ان اعمالِ حسنہ کا محتاج ہو جو اس نے پہلے بھیجے ہیں اور جو کچھ اس کے علاوہ ہے، وہ اس دن تمنا کرے گا کہ اس کے درمیان اور ان (بُرے اعمال) کے درمیان بہت لمبا فاصلہ ہو اور اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت ہی مہربان ہے، جس شخص نے اپنی بات کو سچ کر دکھایا اور اپنے وعدہ کو پورا کیا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کو پورا کرے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''میرے نزدیک میرا قول تبدیل نہیں ہوتا اور میں اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہوں'' اور تم اللہ تعالیٰ سے اپنے ان اُمور کے بارے میں ڈرتے رہو جو اب ہو رہے ہیں، جو بعد میں ہوں گے خواہ وہ پوشیدہ ہوں یا علانیہ، کیونکہ ''جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو وہ اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور اسے بہت بڑا اجر عطا فرماتا ہے'' ''اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی'' بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا ڈر اس کے غضب سے بچاتا ہے اور اس کے عذاب سے بچاتا ہے اور اس کی ناراضگی سے بچاتا ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا خوف وڈر چہرے کو روشن کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کو راضی کرتا ہے اور درجات کو بلند کرتا ہے، سو تم اپنا حصہ حاصل کر لو اور اللہ تعالیٰ کے بارے میں کوتاہی نہ کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی کتاب کی تعلیم دی ہے اور تمہارے لیے اپنا راستہ واضح کر دیا ہے تاکہ وہ سچے اور جھوٹے لوگوں کو ظاہر کر دے، پس تم احسان وبھلائی کرو جس طرح اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان فرمایا ہے، اور تم اس کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی رکھو اور تم اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اس طرح جہاد کرو جس طرح جہاد کرنے کا حق ہے، اس نے تمہیں منتخب کیا ہے اور اس نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے تاکہ ہلاک ہونے والا دلیل کے ساتھ ہلاک ہو اور زندہ رہنے والا دلیل کے ساتھ زندہ رہے، اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کوئی قوت نہیں ہے اور تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو اور موت کے بعد کے لیے عمل کرو، سو جو شخص اپنے درمیان اور اللہ تعالیٰ کے درمیان معاملہ کو درست کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے درمیان اور لوگوں کے درمیان خود معاملہ درست فرما لیتا ہے، یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں پر اپنی مرضی نافذ فرماتا ہے اور لوگ اس پر اپنی مرضی نافذ نہیں کر سکتے، وہ لوگوں کے تمام احوال ومعاملات کا مالک ہے اور لوگ اس کے مالک نہیں بن سکتے، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کوئی قوت نہیں ہے

جو بہت اعلیٰ اور بڑی عظمت والا ہے۔ (البدایہ والنہایہ ج ۳ ص ۲۲۶۔ ۲۲۷، روح البیان ج ۹ ص ۵۲۲۔ ۵۲۳)

اَبْوَابُ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ وَفَضْلِ يَوْمِهَا وَكُلِّ مَا يَتَعَلَّقُ بِهَا

جمعہ کی نماز، جمعہ کے دن کی فضیلت اور اس سے متعلق ہر چیز کا بیان

۱- بَابٌ فِيْ فَضْلِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن کی فضیلت

۲۳۶۹/۱۵۰۵- **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ ثَنَا زُهَيْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْ لُبَابَةَ الْبَدْرِيِّ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيِّدُ الْاَيَّامِ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَاَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَاَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْاَضْحٰى وَفِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ خَلَقَ اللّٰهُ فِيْهِ اٰدَمَ، وَاَهْبَطَ اللّٰهُ فِيْهِ اٰدَمَ اِلَى الْاَرْضِ، وَفِيْهِ تَوَفَّى اللّٰهُ اٰدَمَ، وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَّا يَسْاَلُ الْعَبْدُ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِيَّاهُ مَا لَمْ يَسْاَلْ حَرَامًا وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ، مَا مِنْ مَّلَكٍ مُّقَرَّبٍ وَّلَا سَمَاءٍ وَّلَا اَرْضٍ وَّلَا رِيَاحٍ وَّلَا جِبَالٍ وَّلَا بَحْرٍ اِلَّا هُنَّ يُشْفِقْنَ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ.

حضرت ابولبابہ البدری بن عبدالمنذر (رضی اللہ) کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمام دنوں کا سردار جمعہ کا دن ہے اور یہ (جمعہ کا دن) اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ عظمت والا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیدفطر اور عیدالاضحیٰ کے دنوں سے بھی زیادہ عظمت والا ہے، اور اس دن میں پانچ چیزیں ہیں: اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اسی (جمعہ کے) دن پیدا فرمایا، اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اسی دن زمین پر اتارا، اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اسی دن وفات دی، اسی دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ اس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا بھی سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز عطا فرما دیتا ہے بشرطیکہ وہ کسی حرام چیز کا سوال نہ کرے، اور اسی دن قیامت قائم ہوگی، اور مقرب فرشتے، آسمان، زمین، ہوائیں، پہاڑ اور دریا وسمندر جمعہ کے دن (قیامت کے قائم ہونے) سے ڈرتے ہیں۔

۲۳۷۰/۱۵۰۶- **عَنْ** سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرْنَا عَنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ مَاذَا فِيْهِ مِنَ الْخَيْرِ؟ قَالَ فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک انصاری شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ ہمیں بتائیں کہ جمعہ کے دن میں کیا خیر وبھلائی ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اس میں پانچ چیزیں ہیں، پھر انہوں نے اس کے مثل حدیث بیان کی۔

۲۳۷۱/۱۵۰۷- **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ اِلَى الطُّوْرِ فَلَقِيْتُ كَعْبَ الْاَحْبَارِ فَجَلَسْتُ مَعَهُ فَحَدَّثَنِيْ عَنِ التَّوْرَاةِ وَحَدَّثْتُهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ فِيْمَا حَدَّثْتُهُ اَنْ قُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں طور کی طرف گیا تو حضرت کعب احبار سے میری ملاقات ہوگئی تو میں ان کے پاس بیٹھ گیا، پس انہوں نے مجھے تورات کے حوالے سے باتیں بتائیں اور میں نے انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثیں سنائیں، میں نے انہیں جو حدیثیں سنائیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس بہترین

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُهْبِطَ وَفِيهِ تِيبَ عَلَيْهِ وَفِيهِ مَاتَ وَفِيهِ تَقُومُ السَّاعَةُ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا وَهِيَ مُسِيخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِينَ تُصْبِحُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِّنَ السَّاعَةِ إِلَّا الْجِنَّ وَالْإِنْسَ وَفِيهِ سَاعَةٌ لَّا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَّهُوَ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللّٰهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ، قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَّرَّةً، فَقُلْتُ بَلْ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ، فَقَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ فَقَالَ صَدَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثْتُهُ بِمَجْلِسِي مَعَ كَعْبٍ وَّمَا حَدَّثْتُهُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ كَعْبٌ ذٰلِكَ فِي كُلِّ سَنَةٍ يَّوْمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبَ كَعْبٌ، ثُمَّ قَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ فَقَالَ بَلْ هِيَ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ صَدَقَ كَعْبٌ.

دن میں سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے' اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا' اسی میں آپ کو (زمین پر) اتارا گیا' اسی میں آپ کی توبہ قبول ہوئی' اسی میں آپ کی وفات ہوئی اور اسی دن میں قیامت قائم ہوگی اور جنوں اور انسانوں کے سوا کوئی ایسا جانور (ذی روح) نہیں ہے جو جمعہ کے دن طلوع صبح سے طلوعِ آفتاب تک ڈرتے ہوئے قیامت کا منتظر نہ رہتا ہو' اور اس میں ایک ایسی گھڑی ہے جس کو مسلمان بندہ نماز پڑھتے ہوئے پالے تو وہ اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا بھی سوال کرے گا' اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا فرمائے گا۔ حضرت کعب نے کہا: یہ ہر سال میں ایک بار ہے' میں نے کہا: بلکہ یہ ہر جمعہ میں ہے' حضرت کعب نے تورات پڑھی تو کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا ہے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میری ملاقات حضرت عبداللہ بن سلام سے ہوئی تو میں نے انہیں حضرت کعب کے پاس بیٹھنے اور جمعہ کے دن کے بارے میں ان سے ہونے والی اپنی گفتگو سنائی' میں نے انہیں بتایا کہ حضرت کعب نے کہا ہے کہ یہ ہر سال میں ایک دن ہے' حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ حضرت کعب نے غلط کہا ہے' (میں نے انہیں بتایا کہ) پھر حضرت کعب نے تورات پڑھی تو کہا: بلکہ وہ ہر جمعہ میں ہوتی ہے' تو حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ حضرت کعب نے سچ کہا ہے۔

۲۳۷۲/۱۵۰۸- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (بْنِ الْعَاصِ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بھی مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات کو فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قبر کی آزمائش سے محفوظ رکھتا ہے۔

۲۳۷۳/۱۵۰۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ لِأَيِّ شَيْءٍ سُمِّيَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ لِأَنَّ فِيهَا طُبِعَتْ طِينَةُ أَبِيكَ آدَمَ وَفِيهَا الصَّعْقَةُ وَالْبَعْثَةُ وَفِيهَا الْبَطْشَةُ وَفِي آخِرِ ثَلَاثِ سَاعَاتٍ مِّنْهَا سَاعَةٌ مَّنْ دَعَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا اسْتُجِيبَ لَهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ جمعہ کے دن کا نام جمعہ کیوں رکھا گیا؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: (اس دن کا نام جمعہ) اس لیے رکھا گیا کہ اس دن تمہارے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی مٹی کو (جمع کر کے) گوندھا گیا اور اسی دن (نفخِ صور سے) لوگ بے ہوش ہوں گے' اسی دن (لوگ دوبارہ اپنی قبروں سے) اُٹھیں گے اور اسی دن قیامت قائم ہوگی اور اس دن کے آخر میں تین گھڑیاں ہیں جن میں سے ایک گھڑی وہ ہے کہ اس میں جو شخص اللہ تعالیٰ سے جو دعا کرے' اس کی وہ دعا قبول ہو جاتی ہے۔

۲۳۷۴/۱۵۱۰- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ لَا تَخْتَصَّ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ دُوْنَ اللَّيَالِيْ وَلَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ دُوْنَ الْاَيَّامِ.

اے ابودرداء! تم اور راتوں کو چھوڑ کر صرف جمعہ کی رات کو قیام (عبادت) کے ساتھ مخصوص نہ کرو اور نہ ہی اور دنوں کو چھوڑ کر صرف جمعہ کے دن کو روزے کے ساتھ مخصوص کرو۔

فَصْلٌ مِّنْهُ فِي الْحَثِّ عَلَى الْاِكْثَارِ مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

فصل: جمعہ کے دن نبی کریم ﷺ پر بہ کثرت درود (وسلام) پڑھنے کی ترغیب

۱۵۱۱/۲۳۷۵- عَنْ اَوْسِ بْنِ اَبِیْ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ قُبِضَ، وَفِيْهِ النَّفْخَةُ وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ، فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ عَلَيْكَ صَلٰوتُنَا وَقَدْ اَرَمْتَ يَعْنِيْ وَقَدْ بَلِيْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ.

حضرت اوس بن ابو اوس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے افضل دنوں میں سے (سب سے افضل) جمعہ کا دن ہے، اسی دن میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے، اسی میں آپ کی وفات ہوئی، اسی میں صور پھونکا جائے گا اور اسی دن لوگ بے ہوش ہوں گے، سوتم اس (جمعہ کے) دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو، کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہمارے درود آپ پر کیسے پیش کیے جائیں گے جب کہ آپ کی ہڈیاں گل چکی ہوں گی، آپ (ﷺ) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے۔

نبی کریم ﷺ پر درود وسلام پڑھنے کی فضیلت میں احادیث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے۔ (ابوداؤد ج ۱ ص ۲۱۴، جامع ترمذی ج ۱ ص ۱۱۰، سنن نسائی ج ۱ ص ۱۴۵)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے اور اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ (جامع ترمذی ج ۱ ص ۱۱۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے اور اس کے دس گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند ہو جاتے ہیں۔ (سنن نسائی ج ۱ ص ۱۴۵)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جو شخص نبی کریم ﷺ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستر مرتبہ درود بھیجتے ہیں۔ (مسند امام احمد ج ۲ ص ۱۸۷)

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص آپ پر ایک مرتبہ درود پڑھے گا تو میں اور میرے فرشتے اس پر دس مرتبہ درود بھیجیں گے اور جو شخص آپ پر ایک مرتبہ سلام پڑھے گا تو میں اور میرے فرشتے اس پر دس مرتبہ سلام بھیجیں گے۔ (کنز العمال ج ۱ ص ۵۰۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جوشخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو میں اس پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہوں۔ (معجم اوسط رقم الحدیث: ۲۶۷۱)

اس حدیث طیبہ کا مفاد یہ ہے کہ جوشخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر یہ کرم واحسان فرماتے ہیں کہ اس کے لیے دس مرتبہ نزول رحمت کی دعا کرتے ہیں..... حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کسی کے حق میں ایک مرتبہ دعا کرنا ہی کافی ہے' چہ جائیکہ آپ دس مرتبہ دعا کریں..... وہ شخص کس قدر خوش نصیب ہے جس کی طرف حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خصوصی توجہ فرما کر اس کے لیے دعا کریں اور یہ اعزاز خاص محض درود شریف پڑھنے والے کو حاصل ہے کہ اس کی برکت سے ایک گناہ گار اُمتی پر آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی توجہ خاص ہوتی ہے۔

درود شریف......اور اُحد پہاڑ کے برابر ثواب

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جوشخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ایک قیراط کے برابر ثواب لکھ دیتا ہے اور ایک قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔ (کنز العمال ج ا ص ۴۹۲)

درود شریف......اور موت سے پہلے جنت کی بشارت

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے مجھ پر دن میں ہزار مرتبہ درود پڑھا' اسے اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک کہ اسے جنت کی بشارت (خوشخبری) نہیں دی جائے گی۔ (کنز العمال ج ا ص ۵۰۵)

درود شریف......اور جنت میں ٹھکانہ دکھایا جانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے مجھ پر دن میں ہزار مرتبہ درود پڑھا' اسے اس وقت تک موت نہیں آئے گی' جب تک کہ اسے جنت میں اس کا ٹھکانہ نہیں دکھا دیا جاتا۔ (جلاء الافہام ص ۲۴)

درود شریف......اور منافقت و دوزخ سے براءت ونجات

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جوشخص مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود (رحمتیں) بھیجتا ہے' جوشخص مجھ پر دس مرتبہ درود پڑھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے اور جوشخص مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) یہ لکھ دیتا ہے کہ یہ شخص نفاق (منافقت) سے بری ہے اور دوزخ سے آزاد ہے اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو شہیدوں کے ساتھ ٹھہرائے گا۔ (معجم اوسط' رقم الحدیث: ۷۲۳۵)

جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کثرت سے درود شریف پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو' کیونکہ اس دن کثرت سے فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جب بھی کوئی شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اس کے فارغ ہونے سے پہلے اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا: وفات کے بعد بھی؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: وفات کے بعد بھی' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام کے جسموں کو کھائے (یعنی زمین انبیاء کرام کے طاہر و پاکیزہ جسموں کو نہیں کھاتی) پس اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اسے رزق دیا جاتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ ص ۱۱۸)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو (خاص) نور سے پیدا کیے گئے ہیں'

وہ صرف جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن اترتے ہیں' ان کے ہاتھوں میں سونے کے قلم' چاندی کی دواتیں اور نور کے کاغذ ہوتے ہیں اور وہ صرف مجھ نبی پر (میرے اُمتی کا) پڑھا ہوا درود لکھتے ہیں۔ (کنز العمال ج ۱ ص ۵۰۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب جمعرات کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیجتا ہے' ان کے پاس چاندی کے رجسٹر اور سونے کے قلم ہوتے ہیں اور وہ جمعرات کے دن اور جمعہ کی رات کو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھنے والے کا درود لکھتے ہیں۔ (کنز العمال ج ۱ ص ۵۰۶)

جمعہ کے دن درود شریف پڑھنا......اور بخشش و مغفرت

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کے دن مجھ پر دو سو مرتبہ درود پڑھا' اس کے دو سو سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (کنز العمال ج ۱ ص ۵۰۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر درود پڑھنا پل صراط پر نور (روشنی کا باعث) ہے اور جس شخص نے جمعہ کے دن مجھ پر اسّی (۸۰) مرتبہ درود پڑھا' اس کے اسّی سال کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

جمعہ کے دن درود شریف پڑھنا......اور سو حاجتوں کا پورا ہونا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھا' اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائے گا' ستر حاجتیں آخرت کی اور تیس حاجتیں دنیا کی' اور اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو مقرر فرما دیا ہے جو درود کو میری قبر میں میرے پاس اس طرح لے کر آئے گا' جس طرح تمہارے پاس تحائف و ہدایا لائے جاتے ہیں' بلاشبہ میں اپنی وفات کے بعد بھی (تمہیں) اسی طرح پہچانوں گا جس طرح میں اپنی زندگی میں جانتا پہچانتا ہوں۔ (کنز العمال ج ۱ ص ۵۰۷)

جمعہ کے دن پڑھا ہوا درود شریف نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تحائف کی صورت میں پیش ہونا...... اور آپ کا اسے محفوظ رکھنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے قیامت کے دن ہر مقام پر میرے قریب ترین وہ شخص ہو گا جو دنیا میں مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا ہو گا' جس شخص نے جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر درود پڑھا' اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری کرے گا' ستر حاجتیں آخرت کی اور تیس حاجتیں دنیا کی' پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو مقرر فرما دے گا جو اس (درود شریف) کو میری قبر میں (میری خدمت میں) اس طرح پہنچائے گا جس طرح تمہارے پاس تحائف و ہدایا پہنچائے جاتے ہیں اور وہ فرشتہ مجھ پر درود پڑھنے والے کا نام' اس کا نسب اور اس کے خاندان تک کے بارے میں مجھے بتائے گا' پھر میں اس (درود شریف) کو سفید صحیفے میں (لکھ کر) اپنے پاس محفوظ رکھ دوں گا۔ (کنز العمال ج ۱ ص ۵۰۶)

جمعہ کے دن درود شریف پڑھنا......اور قیامت کے دن عظیم نور کا ساتھ ہونا

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کے دن مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھا' وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے ساتھ اس قدر عظیم نور ہو گا کہ اگر اس نور کو تمام مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو تمام مخلوق کو وہ نور کافی ہو گا۔ (حلیۃ الاولیاء ج ۸ ص ۴۹' کنز العمال ج ۱ ص ۵۰۷)

جمعہ کے دن درود شریف پڑھنا......اور قیامت کے دن شفاعتِ نبی ﷺ سے بہرہ مند ہونا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کے دن مجھ پر درود پڑھا' قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔ (کنز العمال ج ۱ ص ۵۰۶)

کثرتِ درود......اور قیامت کے دن نبی کریم ﷺ کا قرب

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا ہوگا۔ (جامع ترمذی ج ۱ ص ۱۱۰' صحیح ابن حبان ج ۲ ص ۱۰۳' شعب الایمان ج ۲ ص ۲۱۲)

ابوحاتم ابن حبان فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ قیامت کے دن رسول اللہ ﷺ کے سب سے زیادہ قریب حدیث میں مشغول رہنے والے علماء ہوں گے' کیونکہ اس اُمت میں حضور اقدس ﷺ پر ان حضرات سے زیادہ درود شریف کوئی نہیں پڑھتا' سب سے زیادہ درود شریف یہی حضرات پڑھتے ہیں۔ (صحیح ابن حبان ج ۲ ص ۱۰۳)

کتاب میں درود شریف لکھنے کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کتاب میں مجھ پر درود پڑھا (یعنی لکھا) تو جب تک اس کتاب میں میرا نام رہے گا' اس وقت تک فرشتے مسلسل اس کے لیے بخشش کی دعا کرتے رہیں گے۔

(معجم اوسط' رقم الحدیث: ۱۸۳۵)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کتاب میں مجھ پر درود (پڑھ کر) لکھا تو اس پر اس وقت تک مسلسل درود پڑھا جاتا رہے گا جب تک اس کتاب میں میرا نام رہے گا۔ (جلاء الافہام ص ۲۳۶)

حکایات

حضرت محمد بن ابوسلیمان فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا تو میں نے پوچھا: اے اباجان! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے' میں نے پوچھا: کس عمل کی وجہ سے؟ انہوں نے کہا کہ (کتاب میں) نبی کریم ﷺ پر درود شریف لکھنے کی وجہ سے۔

ایک محدث کا بیان ہے کہ میرا ایک پڑوسی فوت ہوگیا' کسی نے اسے خواب میں دیکھا تو اس سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے' پوچھا: کس وجہ سے؟ اس نے بتایا کہ میں جب بھی حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا ذکر لکھتا تھا تو ''ﷺ'' لکھتا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو کا بیان ہے کہ میرے ایک معتمد دوست نے مجھے بتایا کہ میں نے خواب میں ایک محدث کو دیکھا تو میں نے ان سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا اور مجھے بخش دیا' میں نے پوچھا: کس عمل کی وجہ سے؟ انہوں نے کہا کہ (حدیث لکھتے وقت) جب بھی میرے سامنے نبی کریم ﷺ کا اسم گرامی آتا تو میں وہاں ''ﷺ'' لکھ دیتا تھا (جس کی برکت کی وجہ سے میری مغفرت ہوگئی)۔ (جلاء الافہام ص ۲۳۶۔۲۳۷)

کتابوں میں درود شریف لکھنے والے علماء کا قیامت کے دن مقام

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن حدیث میں مشغول رہنے والے علماء آئیں گے

اور ان کے پاس دواتیں ہوں گی' اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ تم میرے نبی (محمد) ﷺ پر (اپنی کتابوں میں) کثرت سے درود شریف لکھتے تھے' پس تم جنت میں چلے جاؤ۔ (القول البدیع ص ۲۵۱)

ایک روایت میں ہے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن محدثین اور علماء کو اکٹھا کرے گا اور اس وقت ان کے ہاتھوں میں دواتیں ہوں گی اور ان سے خوشبو پھیل رہی ہوگی اور وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ تم میرے نبی (محمد ﷺ) پر (اپنی کتابوں میں) کثرت سے درود شریف لکھتے پڑھتے تھے' پس تم جنت میں چلے جاؤ۔
(القول البدیع ص ۲۵۱)

اور ایک روایت میں ہے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن حدیث میں مشغول رہنے والے علماء آئیں گے اور اس وقت ان کے ہاتھوں میں دواتیں ہوں گی' اللہ تعالیٰ حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم دے گا کہ وہ ان (علماء حدیث) کے پاس جائیں اور ان سے پوچھیں کہ وہ کیا چاہتے ہیں (حضرت جبریل علیہ السلام ان کے پاس جا کر ان سے پوچھیں گے) تو وہ کہیں گے کہ ہم حدیث لکھنے پڑھنے والے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ' کیونکہ تم میرے نبی محمد ﷺ پر (اپنی کتابوں میں) کثرت سے درود شریف لکھتے پڑھتے تھے۔ (القول البدیع ص ۲۵۱)

نماز کے بعد درود شریف پڑھنا......اور قبولیت دعا

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے ہوئے سنا اور اس نے (دعا سے پہلے) نہ تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا تھا اور نہ نبی کریم ﷺ پر درود پڑھا تھا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے جلدی کی ہے' پھر آپ (ﷺ) نے اس کو یا کسی اور کو بلا کر فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو وہ اپنے رب تعالیٰ کی حمد وثناء کرے' پھر وہ نبی کریم ﷺ پر درود پڑھے' پھر اس کے بعد وہ جو چاہے دعا کرے۔ (مسند امام احمد ج ۶ ص ۱۸' جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۸۶)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک شخص نے آ کر نماز پڑھی' پھر اس نے کہا: اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے نمازی! تم نے جلدی کی ہے' جب تم نماز پڑھ کر بیٹھ جاؤ تو تم اللہ تعالیٰ کی ایسی تعریف کرو جو اس کی شان کے لائق ہے اور پھر تم مجھ پر درود پڑھو' پھر تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو' حضرت فضالہ کہتے ہیں کہ پھر اس کے بعد ایک اور شخص نے نماز پڑھی اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھا تو نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا: اے نمازی! تم دعا کرو' تمہاری دعا قبول ہوگی۔ (جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۸۵-۱۸۶)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نماز پڑھ رہا تھا جبکہ نبی کریم ﷺ تشریف فرما تھے اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی آپ (ﷺ) کے ساتھ تھے' پس جب میں (نماز پڑھ کر) بیٹھ گیا تو میں نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی' پھر نبی کریم ﷺ پر درود پڑھا' پھر میں نے اپنے لیے سوال کیا (دعا کی) تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم سوال کرو (دعا کرو) تمہیں عطاء کیا جائے گا' تم سوال کرو تمہیں عطاء کیا جائے گا۔ (جامع ترمذی ج ۱ ص ۱۳۰)

جب تک درود شریف نہ پڑھا جائے' دعا قبول نہیں ہوتی

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر دعا اور آسمان کے درمیان حجاب ہوتا ہے حتیٰ کہ (سیدنا) محمد ﷺ پر درود پڑھا جائے' سو جب نبی کریم ﷺ پر درود پڑھ لیا جاتا ہے تو حجاب پھٹ جاتا ہے اور (درود کی برکت سے) دعا قبول ہو جاتی ہے' اور جب نبی کریم ﷺ پر درود نہیں پڑھا جاتا تو دعا قبول نہیں ہوتی۔ (جلاء الافہام ص ۱۷)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر دعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجاب ہوتا ہے حتیٰ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آل پر درود پڑھا جائے اور جب درود پڑھا جاتا ہے تو دعا داخل ہو (کر قبول ہو) جاتی ہے اور جب درود نہیں پڑھا جاتا تو دعا واپس لوٹ آتی ہے (قبول نہیں ہوتی)۔ (کنز العمال رقم الحدیث: ۳۲۷۰)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب دعا کرنے والا دعا کرتا ہے تو دعا آسمان اور زمین کے درمیان موقوف رہتی ہے (اوپر نہیں جاتی) پس جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا جاتا ہے تو وہ (دعا) اوپر جاتی ہے (قبول ہوتی ہے)۔

(کنز العمال رقم الحدیث: ۳۹۸۶)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان موقوف رہتی ہے اور اس (دعا) میں سے کوئی چیز اوپر نہیں چڑھتی جب تک کہ تم اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود نہ پڑھ لو۔ (جامع ترمذی ج ۱ ص ۱۱۰)

جس کام کی ابتداء درود شریف سے نہ ہو وہ نا تمام و بے برکت رہتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ کام جس کی ابتداء اللہ تعالیٰ کی تعریف اور مجھ پر درود پڑھنے سے نہ ہو تو وہ نا تمام رہتا ہے اور ہر قسم کی برکت سے منقطع رہتا ہے۔ (کنز العمال رقم الحدیث: ۲۵۱۰)

حدیث کے بھولنے پر درود شریف پڑھنا

حضرت عثمان بن ابوحرب الباہلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی حدیث کو بیان کرنا چاہے اور وہ اس کو بھول جائے تو وہ مجھ پر درود پڑھے کیونکہ اس کے مجھ پر درود پڑھنے کی وجہ سے توقع (قوی امید) ہے کہ وہ حدیث اسے یاد آ جائے گی۔ (کنز العمال رقم الحدیث: ۴۱۶۶۴)

کسی بھی چیز کے بھولنے پر درود شریف پڑھنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم کوئی چیز بھول جاؤ تو تم مجھ پر درود پڑھو تو ان شاء اللہ تمہیں وہ چیز یاد آ جائے گی۔ (القول البدیع ص ۲۲۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو اپنے آپ پر بھولنے کا خطرہ ہو تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھا کرے۔ (القول البدیع ص ۲۲۷)

کان بجنے پر درود شریف پڑھنا

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے کان بجنے لگیں تو وہ مجھے یاد کرے اور مجھ پر درود پڑھے اور وہ یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو خیر و بھلائی کے ساتھ یاد کرے جو مجھے یاد کرتا ہے۔

(المعجم الکبیر ج ۱ ص ۹۵۸، جلاء الافہام ص ۲۴۷)

چھینک کے وقت درود شریف پڑھنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو چھینک آئے اور وہ یہ کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ مَّا کَانَ مِنْ حَالٍ وَّصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ۔

تو اللہ تعالیٰ اس کے ناک کے دائیں سوراخ سے ایک پرندہ نکالتا ہے جو یہ دعا کرتا ہے:

اے اللہ! ان کلمات (حمد وصلوٰۃ) کے کہنے والے کو بخش دے۔ (القول البدیع ص ۲۲۵)

پیر کے سُن ہونے پر درود شریف پڑھنا (اور یا محمد کہنا)

حضرت ابوسعید کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کا پیر سُن ہو گیا' ان سے ایک شخص نے کہا کہ آپ اس کو یاد کریں جو آپ کو سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو تو انہوں نے کہا: یا محمد صلی اللہ علیک وسلم! تو ان کا پیر ٹھیک ہو گیا۔ (القول البدیق ص ۲۲۵)

حضرت مجاہد کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک شخص بیٹھا ہوا تھا اور اس کا پیر سُن ہو گیا' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا: تم اس کو یاد کرو جو تم کو سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو' تو اس نے کہا: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تو اس کا سُن ختم ہو گیا (یعنی پیر ٹھیک ہو گیا)۔ (القول البدیع ص ۲۲۵)

روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا پیر سُن ہو گیا' ان سے کسی نے کہا کہ آپ اس کو یاد کریں جو آپ کو سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو تو انہوں نے بلند آواز سے کہا: یا محمداہ! تو ان کا پیر ٹھیک ہو گیا۔ (الشفاء ج ۲ ص ۱۸)

سیدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر پر درود شریف نہ پڑھنے والے کے لیے وعید

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو (یعنی وہ تباہ و برباد ہو جائے) جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہیں پڑھا اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو' جس کے پاس رمضان آیا اور اس کی بخشش سے پہلے وہ ختم ہو گیا اور اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس اس کے ماں باپ بوڑھے ہوں اور انہوں نے اس کو جنت میں داخل نہیں کیا۔ (مسند امام احمد ج ۲ ص ۲۵۴' جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۹۴' صحیح ابن حبان ج ۲ ص ۱۰۲)

حضرت عبداللہ بن جراد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام نے عرش کی جانب سے مجھے پکارا اور کہا: اے محمد! اللہ تعالیٰ آپ کے لیے فرما رہا ہے کہ جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر کیا گیا اور اس نے آپ پر درود نہ پڑھا تو وہ دوزخ میں داخل ہو گا۔ (کنز العمال ج ۱ ص ۵۰۸)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص بدبخت ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔ (کنز العمال ج ۱ ص ۴۹۱)

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ (جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۹۴)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ (کنز العمال ج ۱ ص ۴۸۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص انتہائی بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ (شعب الایمان ج ۲ ص ۲۱۳)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ جفا (زیادتی و بے مروتی) ہے کہ ایک شخص کے سامنے میرا ذکر ہو رہا ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔ (کنز العمال ج ۱ ص ۴۹۱)

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس

نے مجھ پر درود نہ پڑھا تو وہ جنت کا راستہ بھول جائے گا۔ (شعب الایمان ج ۲ ص ۲۱۵)

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور وہ مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا تو وہ جنت کا راستہ بھول جائے گا۔ (معجم کبیر ج ۳' رقم الحدیث: ۲۸۸۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا' اسے جنت کے راستہ سے بھٹکا دیا جائے گا۔ (شعب الایمان ج ۲ ص ۲۱۶)

سیدنا رسول اللہ ﷺ پر سلام......اور تنگی رزق کا علاج

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ (ﷺ) سے اپنی محتاجی اور رزق کی تنگی کی شکایت کی تو آپ (ﷺ) نے اس سے فرمایا: جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کرو' خواہ گھر میں کوئی موجود ہو یا نہ ہو' پھر تم مجھ پر سلام پیش کرو اور ایک مرتبہ ''قل ھو اللہ احد''...... (پوری سورت) پڑھو' چنانچہ اس شخص نے یہ عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق کے دروازے کھول دیئے' یہاں تک کہ اس نے (اپنے مال سے) اپنے پڑوسیوں اور اپنے رشتہ داروں کو فائدہ پہنچایا۔ (القول البدیع ص ۱۲۹۔۱۳۰' جلاء الافہام ص ۲۴۴)

درود شریف......اور دیدارِ مصطفےٰ کا آسان ترین نسخہ

سیدنا حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت باعث سعادت دارین ہے...... وہ مسلمان انتہائی خوش نصیب اور قابل رشک ہے جس کو حضور اقدس ﷺ بیداری یا خواب میں شرفِ زیارت سے مشرف فرمائیں...... ہر چند کہ آپ (ﷺ) جس پر چاہیں کرم فرما کر اپنے دیدار سے نواز دیں...... مگر آپ (ﷺ) نے درود شریف کا ایک ایسا وظیفہ بتایا کہ اس پر عمل کرنے والے کے لیے اپنے دیدار و زیارت کا وعدہ فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسلمان جمعہ کی رات کو دو رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ ''قل ھو اللہ احد'' الخ پڑھے' پھر (دو رکعت پوری کرنے کے بعد) ہزار مرتبہ ''صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ'' پڑھے تو اگلا جمعہ آنے سے پہلے وہ میرا دیدار کر لے گا اور جس نے میرا دیدار کیا' اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔ (القول البدیع ص ۱۹۷)

دیدارِ مصطفےٰ سے محرومی کے اسباب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمی میرا چہرہ نہیں دیکھ سکیں گے (دیدار سے محروم رہیں گے): (۱) اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا (۲) میری سنت کو ترک کرنے (چھوڑنے) والا (۳) اور وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔ (القول البدیع ص ۱۵۱)

درود شریف کی برکت سے اہل قبور سے عذاب کا اُٹھایا جانا...... (حکایت)

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ میری بیٹی فوت ہو چکی ہے اور میں اسے خواب میں دیکھنا چاہتی ہوں' سو آپ مجھے ایسی نماز سکھائیں جس کو پڑھ کر میں اسے خواب میں دیکھ سکوں' حضرت حسن بصری نے اس عورت کو نماز سکھائی' اس عورت نے وہ نماز پڑھی تو اس نے اپنی بیٹی کو (خواب میں) اس حالت میں دیکھا کہ اس کے جسم پر تارکول کا لباس تھا' اس کی گردن میں طوق تھا اور اس کے پیروں میں بیڑیاں تھیں' وہ عورت اپنی بیٹی کی یہ حالت دیکھ کر کانپ اٹھی' اس نے یہ خواب حضرت

حسن بصری کو بتایا تو وہ بھی اس پر بہت غمگین ہوئے، چنانچہ کچھ عرصہ بعد حضرت حسن بصری نے خواب میں اس لڑکی کو دیکھا کہ وہ جنت میں ایک تخت پر بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے سر پر تاج ہے، پس اس لڑکی نے حضرت حسن بصری سے کہا: اے شیخ! کیا آپ مجھے پہچانتے ہیں؟ حضرت حسن بصری نے کہا: نہیں! اس نے کہا کہ میں وہی لڑکی ہوں جس کی ماں کو آپ نے نماز پڑھنے کا طریقہ سکھایا تھا اور اس نے مجھے خواب میں دیکھا تھا، حضرت حسن بصری نے اس سے پوچھا: کیا وجہ ہے کہ اب تم بہت اچھی حالت میں ہو؟ اس نے کہا کہ ایک دن ہمارے قبرستان کے پاس سے ایک آدمی گزرا اور وہ نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھ رہا تھا اور اس وقت قبرستان میں پانچ سو ساٹھ آدمی عذاب میں مبتلا تھے، تو غیب سے نداء آئی کہ اس آدمی کے نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کی برکت سے ان قبرستان والوں سے عذاب کو اُٹھالو۔ (التذکرہ ص ۸۴)

۲۳۷۶/۱۵۱۲- زعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ غَرَّاءُ وَيَوْمُهَا اَزْهَرُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ جمعہ کی رات روشن ہوتی ہے اور جمعہ کا دن چمک دار ہوتا ہے۔

۲- بَابُ مَا وَرَدَ فِيْ سَاعَةِ الْاِجَابَةِ وَوَقْتِهَا مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن قبولیتِ دعا کی گھڑی اور اس کے وقت کے بارے میں وارد ہونے والی احادیث

۲۳۷۷/۱۵۱۳- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ يَسْاَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ، وَقَالَ بِيَدِهٖ قُلْنَا يُقَلِّلُهَا يُزَهِّدُهَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوالقاسم (حضور نبی کریم) ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے کہ جو مسلمان بندہ اس کو پالے درآں حالیکہ وہ کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ سے جس خیر و بھلائی کا سوال کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے وہ عطا فرمائے گا۔ اور راوی نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا تو ہم نے کہا کہ وہ اس گھڑی کے قلیل ہونے کا اور اس کی ترغیب دلانے کا اشارہ کررہے ہیں۔

۲۳۷۸/۱۵۱۴- عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ يَّسْاَلُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهَا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَهِيَ بَعْدَ الْعَصْرِ.

حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ میں ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے کہ جو مسلمان بندہ اس کو پالے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس گھڑی میں جو چیز بھی مانگے گا، اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا فرمائے گا اور وہ گھڑی عصر کے بعد ہوتی ہے۔

۲۳۷۹/۱۵۱۵- عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ (بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ) قَالَ كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُنَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ وَّهُوَ فِيْ صَلٰوةٍ يَسْاَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اٰتَاهُ اِيَّاهُ، قَالَ وَقَلَّلَهَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ بِيَدِهٖ، قَالَ فَلَمَّا تُوُفِّيَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ

حضرت ابوسلمہ (بن عبدالرحمن) کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہم سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعہ (کے دن) میں ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے کہ جو مسلمان اس گھڑی کو نماز کی حالت میں پالے تو وہ اللہ تعالیٰ سے جو بھی خیر و بھلائی مانگے گا، اللہ تعالیٰ اسے وہ عطا فرمائے گا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے اپنے ہاتھ سے اس گھڑی کے قلیل ہونے کا اشارہ کیا، پس

قُلْتُ وَاللّٰهِ لَوْ جِئْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَسَاَلْتُهُ عَنْ هٰذِهِ السَّاعَةِ اَنْ يَكُوْنَ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ، فَاَتَيْتُهُ (فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا ثُمَّ قَالَ) قُلْتُ يَا اَبَا سَعِيْدٍ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا عَنِ السَّاعَةِ الَّتِيْ فِي الْجُمُعَةِ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْهَا عِلْمٌ؟ فَقَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ اِنِّيْ كُنْتُ قَدْ اُعْلِمْتُهَا ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا كَمَا اُنْسِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهٖ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ.

جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! اگر میں حضرت ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) کے پاس گیا تو میں ان سے اس گھڑی کے بارے میں ضرور پوچھوں گا کیونکہ انہیں اس کا علم ہوگا، پس میں ان کے پاس آیا (پھر راوی نے طویل حدیث ذکر کی، پھر کہا کہ) میں نے عرض کیا: اے ابوسعید! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں ایک ایسی گھڑی کے بارے میں بتایا تھا جو جمعہ میں ہوتی ہے تو کیا آپ کو اس کا علم ہے (کہ وہ کون سی گھڑی ہے)؟ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ مجھے اس گھڑی کا علم تھا، پھر جس طرح لیلۃ القدر مجھے بھلا دی گئی، اسی طرح وہ بھی مجھے بھلا دی گئی۔ راوی نے کہا کہ پھر میں ان کے پاس سے چلا گیا اور حضرت عبداللہ بن سلام (رضی اللہ عنہ) کے پاس آ گیا۔

۲۳۸۰/۱۵۱۶- **وَعَنْهُ** اَيْضًا بِسَنَدِهٖ وَلَفْظِهٖ وَفِيْهِ ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهٖ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ فَسَاَلْتُ عَنْهَا، فَقَالَ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَاُهْبِطَ اِلَى الْاَرْضِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَقَبَضَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ، فَهِيَ اٰخِرُ سَاعَةٍ وَقَالَ سُرَيْجٌ وَهِيَ اٰخِرُ سَاعَتِهٖ، فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ صَلٰوةٍ وَلَيْسَتْ بِسَاعَةِ صَلٰوةٍ قَالَ اَوَ لَمْ تَعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُنْتَظِرُ الصَّلٰوةِ فِيْ صَلٰوةٍ؟ قُلْتُ بَلٰى هِيَ وَاللّٰهِ هِيَ.

حضرت ابوسلمہ سے اسی سند اور انہی الفاظ سے مروی ہے، البتہ اس میں ہے کہ پھر میں ان کے پاس سے چلا گیا اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے اس گھڑی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن پیدا فرمایا اور آپ کو جمعہ کے دن ہی زمین پر اتارا گیا اور جمعہ کے دن آپ کی وفات ہوئی اور اسی دن قیامت قائم ہوگی، پس یہ آخری گھڑی ہے، سُریج نے کہا: اور یہ (قبولیتِ دعا کی گھڑی) جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہے، میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ گھڑی نماز میں ہوتی ہے جبکہ وہ (دن کی آخری گھڑی) نماز کی گھڑی نہیں ہوتی، انہوں نے کہا: کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز کا انتظار کرنے والا نماز میں ہی شمار ہوتا ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں! (وہ گھڑی) یہی ہے، اللہ کی قسم! یہی ہے۔

۲۳۸۱/۱۵۱۷- **عَنْ** اَبِي النَّضْرِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ اِنَّا نَجِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَّهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَسْاَلُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ مَا سَاَلَهُ، فَاَشَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَعْضَ سَاعَةٍ قَالَ فَقُلْتُ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت ابونضر، حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے، وہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے کہ میں نے عرض کیا کہ ہم نے کتاب اللہ میں دیکھا ہے کہ جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے کہ جو مسلمان بندہ اس کو حالت نماز میں پا لے تو وہ اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا بھی سوال کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا فرمائے گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارے سے اس کا قلیل وقت بتایا تو میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سچ فرمایا، ابونضر کا بیان ہے کہ حضرت ابوسلمہ نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن سلام

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُو النَّضْرِ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ سَأَلْتُهُ اَيَّةُ سَاعَةٍ هِيَ؟ قَالَ اٰخِرُ سَاعَاتِ النَّهَارِ، فَقُلْتُ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِسَاعَةِ صَلٰوةٍ، فَقَالَ بَلٰى، اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ فِيْ صَلٰوةٍ اِذَا صَلّٰى ثُمَّ قَعَدَ فِيْ مُصَلَّاهُ لَا يَحْبِسُهُ اِلَّا انْتِظَارُ الصَّلٰوةِ.

رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ وہ کون سی گھڑی ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ دن کی آخری گھڑیوں میں سے ایک گھڑی ہے، میں نے کہا کہ نماز کی گھڑی تو نہیں ہے، انہوں نے کہا: کیوں نہیں! جب مسلمان بندہ نماز پڑھتا ہے تو وہ نماز میں ہوتا ہے، پھر وہ اپنے مصلّے پر بیٹھ جاتا ہے تو وہ نماز ہی کا انتظار کرتا ہے۔

۲۳۸۲/۱۵۱۸- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَلَقِيْتُ كَعْبًا فَكَانَ يُحَدِّثُنِيْ عَنِ التَّوْرَاةِ وَاُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى ذِكْرِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَحَدَّثْتُهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَّا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ يَّسْاَلُ اللّٰهَ فِيْهَا خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ، فَقَالَ كَعْبٌ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ هِيَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ مَّرَّةً، قُلْتُ لَا، فَنَظَرَ كَعْبٌ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ هِيَ فِيْ كُلِّ شَهْرٍ مَّرَّةً، قُلْتُ لَا، فَنَظَرَ سَاعَةً فَقَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَّرَّةً، قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ كَعْبٌ اَتَدْرِيْ اَيَّ يَوْمٍ هُوَ؟ قُلْتُ وَاَيُّ يَوْمٍ هُوَ؟ قَالَ فِيْهِ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ، وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالْخَلَائِقُ فِيْهِ مُصِيْخَةٌ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ خَشْيَةَ الْقِيَامَةِ، فَقَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَاَخْبَرْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ بِقَوْلِ كَعْبٍ، فَقَالَ كَذَبَ كَعْبٌ، قُلْتُ اِنَّهُ قَدْ رَجَعَ اِلٰى قَوْلِيْ، فَقَالَ اَتَدْرِيْ اَيَّ سَاعَةٍ هِيَ؟ قُلْتُ لَا وَتَهَالَكْتُ عَلَيْهِ اَخْبِرْنِيْ اَخْبِرْنِيْ، فَقَالَ هِيَ فِيْمَا بَيْنَ الْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ، قُلْتُ كَيْفَ وَلَا صَلٰوةَ قَالَ اَمَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِيْ صَلٰوةٍ مَّا كَانَ فِيْ مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثْتُهُ حَدِيْثِيْ وَحَدِيْثَ كَعْبٍ فِيْ قَوْلِهٖ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ، قَالَ كَذَبَ كَعْبٌ، هُوَ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں ملکِ شام آیا تو میری ملاقات حضرت کعب سے ہوئی، وہ مجھے تورات کے حوالے سے باتیں بتاتے تھے اور میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثیں سناتا تھا، یہاں تک کہ ہم نے جمعہ کے دن کا ذکر کیا تو میں نے انہیں حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے کہ جو مسلمان اس گھڑی کو پالے وہ اس میں اللہ تعالیٰ سے جس خیر و بھلائی کا سوال کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے وہ عطا فرمائے گا، حضرت کعب نے کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے، لیکن وہ ہر سال میں ایک بار ہوتی ہے، میں نے کہا: نہیں! حضرت کعب نے تھوڑی دیر غور کیا، پھر کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے، وہ (گھڑی) ہر مہینے میں ایک بار ہوتی ہے، میں نے کہا: نہیں! حضرت کعب نے تھوڑی دیر سوچا، پھر کہا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ کہا ہے، وہ ہر جمعہ میں ایک بار ہوتی ہے، میں نے کہا: ہاں! پھر حضرت کعب نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ وہ (جمعہ کا دن) کون سا دن ہے؟ میں نے پوچھا: وہ کون سا دن ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور اسی دن قیامت قائم ہوگی اور جنوں اور انسانوں کے سوا تمام مخلوق اسی دن قیامت کے خوف سے کانپتی ہے، پھر میں مدینہ منورہ آیا تو میں نے عبداللہ بن سلام کو حضرت کعب کی بات بتائی تو انہوں نے کہا کہ کعب نے غلط کہا ہے، میں نے کہا کہ وہ میرے قول کی طرف رجوع کر چکے ہیں، انہوں نے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ کون سی گھڑی ہے؟ میں نے کہا: نہیں! اور میں ان سے لپٹ کر کہنے لگا کہ مجھے بتائیں، مجھے بتائیں، تو انہوں نے کہا کہ وہ (گھڑی) عصر اور مغرب کے درمیان ہوتی ہے، میں نے کہا: وہ کیسے؟ جبکہ اس وقت نماز نہیں پڑھی جاتی، انہوں نے کہا: کیا تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ بندہ اس وقت تک نماز میں ہی شمار ہوتا جب تک وہ اپنے مصلّے پر بیٹھ کر (دوسری) نماز کا انتظار کرتا ہے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ کُلِّ یَوْمِ جُمُعَۃٍ، قُلْتُ اِنَّہٗ قَدْ رَجَعَ، قَالَ اَمَا وَالَّذِیْ نَفْسُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ تِلْکَ السَّاعَۃَ، قَالَ قُلْتُ یَا عَبْدَ اللّٰہِ فَاَخْبِرْنِیْ بِھَا، قَالَ ھِیَ اٰخِرُ سَاعَۃٍ مِّنْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ، قَالَ قُلْتُ قَالَ لَا یُوَافِقُ مُؤْمِنٌ وَھُوَ یُصَلِّیْ قَالَ اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ انْتَظَرَ صَلٰوۃً فَھُوَ فِیْ صَلٰوۃٍ حَتّٰی یُصَلِّیَ، قُلْتُ بَلٰی، قَالَ فَھُوَ کَذٰلِکَ (وَعَنْہُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَالِثٍ بِنَحْوِہٖ وَفِیْہِ) قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ قَدْ عَلِمْتُ اَیَّۃَ سَاعَۃٍ ھِیَ، قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ فَقُلْتُ لَہٗ فَاَخْبِرْنِیْ وَلَا تَضِنَّ عَلَیَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ ھِیَ اٰخِرُ سَاعَۃٍ مِّنْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ، قَالَ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ کَیْفَ تَکُوْنُ اٰخِرَ سَاعَۃٍ مِّنْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُصَادِفُھَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ یُّصَلِّیْ، وَتِلْکَ سَاعَۃٌ لَّا یُصَلِّیْ فِیْھَا؟ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ سَلَامٍ اَلَمْ یَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا یَّنْتَظِرُ فِیْہِ الصَّلٰوۃَ فَھُوَ فِی الصَّلٰوۃِ حَتّٰی یُصَلِّیَ) فَقُلْتُ بَلٰی، قَالَ فَھُوَ ذَاکَ.

ہے کہ) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری ملاقات حضرت عبداللہ بن سلام سے ہوئی تو میں نے ان کو اپنی بات بتائی اور حضرت کعب کی بات بتائی کہ ان کا کہنا ہے کہ وہ گھڑی ہر سال میں ایک بار ہوتی ہے، انہوں نے کہا کہ کعب نے غلط کہا ہے، صحیح بات اسی طرح ہے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ (گھڑی) ہر جمعہ کے دن ہوتی ہے، میں نے کہا کہ حضرت کعب نے رجوع کر لیا تھا، انہوں نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے قبضۂ قدرت میں عبداللہ بن سلام کی جان ہے! میں اس گھڑی کو جانتا ہوں، میں نے کہا: اے عبداللہ! مجھے اس کے بارے میں بتائیں، انہوں نے کہا کہ وہ (گھڑی) جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہے، میں نے کہا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ مؤمن حالت نماز میں اسے پائے، انہوں نے کہا: کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ جو شخص کسی نماز کا انتظار کرتا ہے تو وہ اس وقت تک نماز میں ہی شمار ہوتا ہے جب تک کہ وہ نماز پڑھ نہیں لیتا، میں نے کہا: کیوں نہیں! انہوں نے کہا کہ وہ بھی اسی طرح ہے۔ (اور انہی سے تیسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے، البتہ اس میں ہے کہ) حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ وہ کون سی گھڑی ہے، حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا کہ آپ مجھے بتائیں اور بخل نہ کریں، عبداللہ (بن سلام) نے کہا کہ وہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی ہے، حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ وہ جمعہ کے دن کی آخری گھڑی کس طرح ہو سکتی ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ مسلمان اس گھڑی کو نماز پڑھتے ہوئے پا لے اور یہ (جمعہ کے دن کی آخری گھڑی) وہ گھڑی ہے جس میں نماز نہیں پڑھی جاتی، عبداللہ بن سلام نے کہا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ جو شخص اپنی جگہ پر بیٹھ کر نماز کا انتظار کرتا ہے تو وہ اس وقت تک نماز میں ہی شمار ہوتا ہے جب تک کہ وہ نماز پڑھ نہیں لیتا، میں نے کہا: کیوں نہیں! انہوں نے کہا کہ وہ بھی اسی طرح ہے۔

۳- بَابُ وُجُوْبِ الْجُمُعَۃِ وَالتَّغْلِیْظِ فِیْ تَرْکِھَا وَعَلٰی مَنْ تَجِبُ

نمازِ جمعہ کا وجوب، اس کے ترک پر سختی اور یہ کہ جمعہ کی نماز کس پر واجب ہے؟

۱۵۱۹/۲۳۸۳- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یَبْلُغُ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم (دنیا میں) آخر ہیں اور قیامت کے دن سابق ہوں گے، سوائے اس کے

وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ اَنَّ كُلَّ اُمَّةٍ اُوْتِيَتِ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِيْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، ثُمَّ هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهٗ فَالنَّاسُ لَنَا فِيْهِ تَبَعٌ فَلِلْيَهُوْدِ غَدًا وَّلِلنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ، قَالَ اَحَدُهُمَا بَيْدَ اَنَّ، وَقَالَ 'اٰخِرُوْنَ بِاَيْدٍ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهٖ وَفِيْهِ) فَاخْتَلَفُوْا فِيْهِ فَجَعَلَهُ اللّٰهُ لَنَا عِيْدًا، فَالْيَوْمُ لَنَا وَغَدًا لِّلْيَهُوْدِ، وَبَعْدَ غَدٍ لِّلنَّصَارٰى (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْجُمُعَةَ عَلٰى مَنْ قَبْلَنَا فَاخْتَلَفُوْا فِيْهَا وَهَدَانَا اللّٰهُ لَهَا فَالنَّاسُ لَنَا فِيْهَا تَبَعٌ، غَدًا لِّلْيَهُوْدِ، وَبَعْدَ غَدٍ لِّلنَّصَارٰى.

کہ ہر امت کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد کتاب دی گئی' پھر اس دن کو اللہ تعالیٰ نے ان پر فرض کیا تو انہوں نے اس میں اختلاف کیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی ہدایت دی' پس لوگ (یہود و نصاریٰ) اس دن میں ہمارے تابع ہیں' سو یہودیوں کے لیے اگلا دن ہے اور عیسائیوں کے لیے اگلے کے بعد والا دن ہے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی کے مثل مروی ہے' البتہ اس میں ہے کہ) انہوں نے اس میں اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس (جمعہ کے دن) کو ہمارے لیے عید بنا دیا تو جمعہ کا دن ہمارے لیے ہے' اس میں اگلا دن یہودیوں کے لیے اور اگلے کے بعد والا دن عیسائیوں کے لیے ہے۔ (اور انہی سے تیسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہم سے پہلے لوگوں پر جمعہ کو فرض کیا تھا تو انہوں نے اس میں اختلاف کیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس (دن) کی ہدایت دی' پس لوگ اس (دن) میں ہمارے تابع ہیں' جمعہ کے دن سے اگلا دن یہودیوں کے لیے ہے اور اس کے بعد والا دن عیسائیوں کے لیے ہے۔

۱۵۲۰/۲۳۸۴- عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ وَهُوَ عَلٰى اَعْوَادِ مِنْبَرِهٖ لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَّدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَلَيُكْتَبَنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ.

حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے منبر کی سیڑھیوں پر فرمایا کہ لوگ جمعہ چھوڑنے سے باز آ جائیں ورنہ اللہ تعالیٰ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا اور وہ غافلوں میں لکھ دیئے جائیں گے۔

۱۵۲۱/۲۳۸۵- عَنْ جَعْفَرٍ ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامُ ثُمَّ اَخْرُجَ بِفِتْيَانِيْ مَعَهُمْ حُزَمُ الْحَطَبِ فَاُحَرِّقَ عَلٰى قَوْمٍ فِيْ بُيُوْتِهِمْ يَسْمَعُوْنَ النِّدَاءَ ثُمَّ لَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ، فَسُئِلَ يَزِيْدُ اَفِي الْجُمُعَةِ هٰذَا اَمْ فِيْ غَيْرِهَا؟ قَالَ مَا سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ جُمُعَةً وَّلَا غَيْرَهَا اِلَّا هٰكَذَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں (ایک شخص کو) نماز پڑھانے کا حکم دوں اور اقامت کہی جائے' پھر میں اپنے جوانوں کے ساتھ لکڑیوں کا گٹھا لے کر جاؤں اور ان لوگوں کے گھروں کو جلا دوں جو اذان سنتے ہیں' پھر وہ نماز پڑھنے نہیں آتے' یزید نامی راوی سے پوچھا گیا کہ کیا یہ وعید جمعہ کی نماز کے لیے ہے یا اس کے علاوہ نمازوں کے لیے ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) کو نہ تو جمعہ کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے اور نہ ہی اس کے علاوہ کسی نماز کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے' مگر اسی طرح (بغیر صراحت کے) سنا ہے۔

۱۵۲۲/۲۳۸۶- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جمعہ چھوڑنے والے لوگوں کے لیے فرمایا: میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں

وَسَلَّمَ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ رَجُلًا يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ يَّتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ.

ایک شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے' پھر میں جمعہ چھوڑنے والے لوگوں کے گھروں کو جلا دوں۔

۲۳۸۷/۱۵۲۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مِرَارٍ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بلاعذر تین جمعے چھوڑ دیئے' اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔

۲۳۸۸/۱۵۲۴- عَنْ اَبِي الْجَعْدِ الضَّمْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا مِّنْ غَيْرِ عُذْرٍ طَبَعَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَلٰى قَلْبِهِ.

حضرت ابو جعد الضمری رضی اللہ عنہ' جنہیں شرفِ صحابیت حاصل ہے' کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے سستی سے بلاعذر تین جمعے چھوڑ دیئے' اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔

۲۳۸۹/۱۵۲۵- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

۲۳۹۰/۱۵۲۶- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ احْضُرُوا الْجُمُعَةَ وَادْنُوْا مِنَ الْاِمَامِ' فَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَخَلَّفُ عَنِ الْجُمُعَةِ حَتّٰى اِنَّهُ لَيَتَخَلَّفُ عَنِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهُ لَمِنْ اَهْلِهَا.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کو (مسجد میں) حاضر ہوتے رہو اور امام کے قریب رہا کرو' کیونکہ ایک شخص جمعہ سے پیچھے ہوتا رہے گا یہاں تک کہ وہ جنت (میں جانے) سے پیچھے رہ جائے گا حالانکہ وہ جنتی لوگوں میں سے ہوگا۔

۲۳۹۱/۱۵۲۷- عَنْ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يَتَّخِذُ اَحَدُكُمُ السَّائِمَةَ فَيَشْهَدُ الصَّلٰوةَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَتَتَعَذَّرُ عَلَيْهِ سَائِمَتُهُ فَيَقُوْلُ لَوْ طَلَبْتُ لِسَائِمَتِيْ مَكَانًا هُوَ اَكْلَاُ مِنْ هٰذَا فَيَتَحَوَّلُ وَلَا يَشْهَدُ اِلَّا الْجُمُعَةَ' فَتَتَعَذَّرُ عَلَيْهِ سَائِمَتُهُ' فَيَقُوْلُ لَوْ طَلَبْتُ لِسَائِمَتِيْ مَكَانًا هُوَ اَكْلَاُ مِنْ هٰذَا' فَيَتَحَوَّلُ فَلَا يَشْهَدُ الْجُمُعَةَ وَلَا الْجَمَاعَةَ فَيُطْبَعُ عَلٰى قَلْبِهِ.

حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ایک شخص مویشیوں (اونٹوں' گائیوں اور بھیڑ بکریوں) کو لے گا (ان کو چرائے گا) اور وہ باجماعت نماز پڑھنے کے لیے (مسجد میں) حاضر ہوتا رہے گا' پھر اس کے مویشی زیادہ ہو جائیں گے (اور جگہ تنگ ہو جائے گی) تو وہ کہے گا کہ اگر میں اپنے مویشیوں کے لیے فلاں جگہ (چراگاہ) حاصل کر لوں تو وہ اس جگہ (چراگاہ) کی بہ نسبت زیادہ گھاس والی ہے' پھر وہ اس (چراگاہ) کی طرف منتقل ہو جائے گا اور وہ (مسجد سے دور ہو جائے گا اور وہ) صرف جمعہ میں ہی حاضر ہوگا' پھر اس کے مویشی زیادہ ہو جائیں گے (اور چراگاہ تھوڑی ہو گی) تو وہ کہے گا کہ اگر میں اپنے مویشیوں کے لیے فلاں جگہ (چراگاہ) حاصل کر لوں تو وہ اس

چراگاہ کی بہ نسبت زیادہ گھاس والی ہے' پھر وہ اس کی طرف منتقل ہو جائے گا' سو پھر وہ نہ تو جمعہ میں حاضر ہوگا اور نہ ہی جماعت میں حاضر ہوگا تو اس کے دل پر مہر لگا دی جائے گی۔

فَصْلٌ مِّنْهُ فِيْ كَفَارَةِ مَّنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ لِغَيْرِ عُذْرٍ

فصل: بلا عذر جمعہ چھوڑنے کا کفارہ

۱۵۲۸/۲۳۹۲- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ الْجُنْدُبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ جُمُعَةً فِيْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِيْنَارٍ.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے بلا عذر ایک جمعہ چھوڑ دیا تو ایک دینار صدقہ کرے اور اگر اس کے پاس ایک دینار نہ ہو تو وہ آدھا دینار صدقہ کرے۔

ف: چونکہ جمعہ نہ پڑھنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور صدقہ وخیرات کرنے سے اللہ تعالیٰ کا غصہ ٹھنڈا ہوتا ہے' اس لیے اگر کوئی جمعہ غفلت سے نہ پڑھا جا سکے تو حسب توفیق صدقہ وخیرات کر دیا جائے تا کہ غضب الٰہی سے بچا جا سکے۔

٤- بَابُ جَوَازِ التَّخَلُّفِ عَنِ الْجُمُعَةِ إِذَا صَادَفَتْ يَوْمَ عِيْدٍ أَوْ مَطَرٍ

جمعہ کے دن عید یا بارش ہونے کی صورت میں نماز جمعہ نہ پڑھنے کا جواز

۱۵۲۹/۲۳۹۳- عَنْ إِيَاسِ بْنِ أَبِيْ رَمْلَةَ الشَّامِيِّ قَالَ شَهِدْتُ مُعَاوِيَةَ سَأَلَ زَيْدَ ابْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ شَهِدْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيْدَيْنِ اجْتَمَعَا ؟ قَالَ نَعَمْ، صَلَّى الْعِيْدَ أَوَّلَ النَّهَارِ ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ فَقَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يُّجَمِّعَ فَلْيُجَمِّعْ.

حضرت ایاس بن ابورملہ الشامی کا بیان ہے کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا کہ انہوں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جب (ایک دن میں) دو عیدیں (جمعہ اور عید) جمع ہوئیں تو کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ موجود تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دن کے ابتداء میں نماز عید پڑھائی' پھر جمعہ کی رخصت دیتے ہوئے فرمایا: جو شخص جمعہ پڑھنا چاہے وہ جمعہ پڑھ لے۔

۱۵۳۰/۲۳۹٤- عَنْ أَبِيْ مَلِيْحِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أَصَابَ النَّاسَ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ يَعْنِيْ مَطَرًا فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَنِ الصَّلٰوةُ الْيَوْمَ أَوِ الْجُمُعَةُ الْيَوْمَ فِي الرِّحَالِ.

حضرت ابوملیح بن اسامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن بارش ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مؤذن کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ آج (جمعہ کے دن) تم اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو۔

۱۵۳۱/۲۳۹۵- خط حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ وَجَدْتُ فِيْ كِتَابِ أَبِيْ بِخَطِّ يَدِهٖ وَأَكْبَرُ عِلْمِيْ أَنِّيْ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ ثَنَا نَاصِحُ بْنُ الْعَلَاءِ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ ثَنَا عَمَّارُ ابْنُ أَبِيْ عَمَّارٍ مَوْلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ وَهُوَ

حضرت ناصح بن علاء مولیٰ بنو ہاشم' حضرت عمار بن ابوعمار مولیٰ بنو ہاشم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ کے پاس سے گزرے اور اس وقت عبدالرحمٰن بن سمرہ' ام عبداللہ کی نہر پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ان کے بچوں اور غلاموں پر بارش کا پانی بہہ رہا تھا' عمار نے ان سے کہا: اے ابوسعید! آج جمعہ ہے' حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ

عَلٰی نَهرِ اُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ يَسِيْلُ الْمَاءُ عَلٰی غِلْمَتِهٖ وَمَوَالِيْهِ، فَقَالَ لَهٗ عَمَّارٌ يَا اَبَا سَعِيْدِ اَلْجُمُعَةَ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا كَانَ يَوْمُ مَطَرٍ وَّابِلٍ فَلْيُصَلِّ اَحَدُكُمْ فِيْ رَحْلِهٖ.

(رضی اللہ) نے کہا کہ جب تیز بارش ہوتی تو رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: تم میں سے ہر شخص اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لے۔

۵- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ وَقْتِ الْجُمُعَةِ

نمازِ جمعہ کے وقت کا بیان

۲۳۹۶/۱۵۳۲- عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَنْصَرِفُ فَنَبْتَدِرُ فِي الْاٰجَامِ فَلَا نَجِدُ اِلَّا قَدْرَ مَوْضِعِ اَقْدَامِنَا، قَالَ يَزِيْدُ الْاٰجَامُ هِيَ الْاٰطَامُ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهٖ وَفِيْهِ) فَمَا نَجِدُ مِنَ الظِّلِّ اِلَّا مَوْضِعَ اَقْدَامِنَا، اَوْ قَالَ فَمَا نَجِدُ مِنَ الظِّلِّ مَوْضِعَ اَقْدَامِنَا.

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازِ جمعہ پڑھتے تھے، پھر ہم واپس لوٹتے تو ہم جلدی جلدی بلند عمارتوں میں آتے تو اپنے قدموں کی جگہ کی مقدار سایہ دیکھتے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے، البتہ اس میں یہ ہے کہ) ہم اپنے قدموں کی جگہ ہی سایہ دیکھتے یا کہا کہ ہم اپنے قدموں کی جگہ پر سایہ نہ دیکھتے۔

۲۳۹۷/۱۵۳۳- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ اَلْقُرَظِيِّ عَمَّنْ حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ مَعَهٗ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ مَسْجِدِ الْكُوْفَةِ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ اَمِيْرٌ عَلَی الْكُوْفَةِ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَلٰی بَيْتِ الْمَالِ اِذْ نَظَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اِلَی الظِّلِّ فَرَاٰهُ قَدْرَ الشِّرَاكِ فَقَالَ اِنْ يُّصِبْ صَاحِبُكُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَخْرُجِ الْاٰنَ، قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا فَرَغَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ مِّنْ كَلَامِهٖ حَتّٰی خَرَجَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَقُوْلُ اَلصَّلٰوةَ.

حضرت محمد بن کعب قرظی اس شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ) سے روایت کیا، اس نے بیان کیا کہ ہم جمعہ کے دن کوفہ کی مسجد میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور اس وقت حضرت عمار بن یاسر، حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ) کی طرف سے مقرر کردہ کوفہ کے حاکم تھے، جبکہ حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ) بیت المال پر مقرر تھے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اچانک سایہ کو جوتی کے تسمے کی مقدار دیکھ کر فرمایا: اگر تمہارا ساتھی (عمار بن یاسر) تمہارے نبی کریم ﷺ کی سنت پر عمل کرنا چاہتا ہے تو وہ اسی وقت چلا جائے، راوی نے قسم کھا کر کہا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ) اپنی گفتگو سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ حضرت عمار بن یاسر (رضی اللہ عنہ) نماز! نماز! پکارتے ہوئے نکل گئے۔

۲۳۹۸/۱۵۳۴- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ وَكَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰی مَكَّةَ صَلَّی الظُّهْرَ بِالشَّجَرَةِ سَجْدَتَيْنِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کی نماز اس وقت پڑھتے تھے، جب سورج ڈھل جاتا تھا، اور جب آپ (ﷺ) مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے تو (ذوالحلیفہ کے مقام پر) درخت کے پاس ظہر کی نماز دو رکعت پڑھتے۔

۲۳۹۹/۱۵۳۵- وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے

مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ إِلَى الْقَائِلَةِ فَنَقِيْلُ.

ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے تھے' پھر قیلولہ (آرام) کرنے کے لیے واپس لوٹتے اور قیلولہ (آرام) کرتے تھے۔

۱۵۳۶/۲۴۰۰- عَنْ أَبِي أَحْمَدَ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَقِيْلُ، قَالَ أَبُوْ أَحْمَدَ ثُمَّ نَرْجِعُ إِلَى بَنِي سَلِمَةَ فَنَقِيْلُ، وَهُوَ عَلَى مِيْلَيْنِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے تھے' پھر ہم واپس لوٹ کر قیلولہ کرتے تھے' ابواحمد نے کہا: پھر ہم قبیلہ بنوسلمہ کے پاس آ کر قیلولہ کرتے تھے اور وہ (قبیلہ بنوسلمہ مدینہ منورہ سے) دو میل کے فاصلے پر تھا۔

۱۵۳۷/۲۴۰۱- عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا مَتٰى كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ؟ فَقَالَ كُنَّا نُصَلِّيْهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنُرِيْحُ نَوَاضِحَنَا قَالَ جَعْفَرٌ وَإِرَاحَةُ النَّوَاضِحِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ.

حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت جابر (رضی اللہ عنہ) سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کی نماز کس وقت پڑھتے تھے؟ انہوں نے بتایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے تھے' پھر ہم واپس لوٹ کر اپنی اونٹنیوں کو آرام پہنچاتے تھے' جعفر نے کہا کہ اونٹنیوں کو آرام پہنچانے کا وقت زوالِ آفتاب تھا۔

۱۵۳۸/۲۴۰۲- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ الرِّجَالَ تَقِيْلُ وَتَتَغَدّٰى بَعْدَ الْجُمُعَةِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) كُنَّا نَقِيْلُ وَنَتَغَدّٰى بَعْدَ الْجُمُعَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے لوگوں کو جمعہ کے بعد کھانا کھا کر آرام کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) ہم جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھانا کھا کر قیلولہ (آرام) کرتے تھے۔

۱۵۳۹/۲۴۰۳- عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُمُعَةَ ثُمَّ نَرْجِعُ فَلَا نَجِدُ لِلْحِيْطَانِ فَيْئًا يُسْتَظَلُّ فِيْهِ.

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھتے تھے' پھر جب ہم واپس لوٹتے تھے تو دیواروں کا سایہ اتنا بھی نہیں پاتے تھے جس میں سایہ حاصل کیا جا سکتا ہو۔

٦- بَابُ الْغُسْلِ لِلْجُمُعَةِ وَالتَّجَمُّلِ لَهَا بِالثِّيَابِ الْحَسَنَةِ وَالطِّيْبِ

جمعہ کے لیے غسل کرنا اور اس کے لیے اچھے کپڑے پہن کر آراستہ ہونا اور خوشبو لگانا

۱۵۴۰/۲۴۰۴- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَسَأَلَ رَجُلٌ عَنِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَاجِبٌ هُوَ؟ قَالَ لَا، وَمَنْ شَاءَ اغْتَسَلَ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ بَدْءِ الْغُسْلِ، كَانَ النَّاسُ مُحْتَاجِيْنَ وَكَانُوْا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے جمعہ کے دن غسل کے بارے میں پوچھا کہ کیا وہ واجب ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں! اور جو چاہے غسل کرے' اور میں تمہیں (جمعہ کے دن) غسل کی ابتداء کے بارے میں بتاتا ہوں' لوگ (ابتداء اسلام میں) نادار و غریب تھے' اُون کا

يَلْبَسُوْنَ الصُّوْفَ وَكَانُوْا يَسْقُوْنَ النَّخْلَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ وَكَانَ مَسْجِدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَيِّقًا مُّتَقَارِبَ السَّقْفِ فَرَاحَ النَّاسُ فِي الصُّوْفِ فَعَرِقُوْا وَكَانَ مِنْبَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصِيْرًا، اِنَّمَا هُوَ ثَلَاثُ دَرَجَاتٍ فَعَرِقَ النَّاسُ فِي الصُّوْفِ فَثَارَتْ اَرْوَاحُهُمْ اَرْوَاحُ الصُّوْفِ فَتَاذّٰى بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ حَتّٰى بَلَغَتْ اَرْوَاحُهُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِذَا جِئْتُمُ الْجُمُعَةَ فَاغْتَسِلُوْا وَلْيَمَسَّ اَحَدُكُمْ مِنْ اَطْيَبِ طِيْبٍ اِنْ كَانَ عِنْدَهُ.

(موٹا) لباس پہنتے تھے، اپنی پشتوں پر پانی اٹھا کر کھجوروں کے درختوں کو سیراب کرتے تھے اور نبی کریم ﷺ کی مسجد تنگ تھی، جس کی چھت (اونچی نہ تھی، لوگوں کے سروں کے) قریب تھی، پس لوگ اُونی موٹے کپڑوں میں (مسجد میں) آئے اور انہیں پسینہ آیا اور نبی کریم ﷺ کا منبر شریف چھوٹا تھا، اس کے تین درجے تھے، چنانچہ لوگوں کو اُونی کپڑوں میں پسینہ آیا اور اُونی کپڑوں سے پسینہ کی بدبو پھیل گئی اور (اس بدبو سے) ایک دوسرے کو اذیت پہنچی، یہاں تک کہ ان کے پسینہ کی بدبو رسول اللہ ﷺ کو پہنچی درآں حالیکہ آپ (ﷺ) منبر پر تشریف فرما تھے تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: اے لوگو! جب تم جمعہ کی نماز پڑھنے آؤ تو (اس سے پہلے) غسل کر لیا کرو اور اگر تم میں سے کسی کے پاس اچھی خوشبو ہو تو وہ اسے (اپنے بدن اور کپڑوں پر) لگا لیا کرے۔

۲۴۰۵/۱۵۴۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ عُمَّالَ اَنْفُسِهِمْ فَكَانُوْا يَرُوْحُوْنَ كَهَيْئَتِهِمْ فَقِيْلَ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ لوگ اپنے کام کاج (محنت و مشقت) خود کرتے تھے اور اسی (میل کچیل اور پسینے کی بدبو کی) حالت میں نمازِ جمعہ پڑھنے (مسجد میں) چلے آتے تھے تو ان سے کہا گیا کہ اگر تم (مسجد میں آنے سے پہلے) غسل کرو تو بہتر واطیب ہے۔

۲۴۰۶/۱۵۴۲- عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاسْتَاكَ وَمَسَّ مِنْ طِيْبٍ اِنْ كَانَ عِنْدَهُ وَلَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِيَابِهِ ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى يَاْتِيَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ حَتّٰى رَكَعَ مَا شَاءَ اَنْ يَّرْكَعَ ثُمَّ اَنْصَتَ اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِّمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِيْ قَبْلَهَا قَالَ وَكَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ وَثَلَاثَةُ اَيَّامٍ زِيَادَةٌ اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا.

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا اور مسواک کی اور اگر اس کے پاس خوشبو تھی تو اس نے خوشبو لگائی اور اچھے کپڑے پہنے، پھر وہ چل پڑا یہاں تک کہ وہ مسجد میں آیا اور اس نے لوگوں کی گردنوں کو نہیں پھلانگا، پھر اس نے جتنی چاہی نماز پڑھی، پھر جب امام آیا تو اس نے خاموش ہو کر خطبہ سنا اور کسی سے کوئی بات نہ کی، یہاں تک کہ امام اپنی نماز سے فارغ ہو گیا تو یہ (خصلتیں یعنی غسل، مسواک، اچھا لباس، خوشبو اور دورانِ خطبہ خاموشی وغیرہ) اس جمعہ اور اس سے پہلے جمعہ کے درمیان اس سے ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جائیں گی، راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ مزید تین دنوں کے گناہ معاف ہو جائیں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ ایک نیکی کو دس گنا کر دیتا ہے۔

۲۴۰۷/۱۵۴۳- عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ اَوْ تَطَهَّرَ فَاَحْسَنَ الطُّهُوْرَ وَلَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِيَابِهِ وَمَسَّ مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ طِيْبٍ اَوْ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے (جمعہ کے دن) غسل کیا یا اچھی طرح طہارت کی اور اچھے کپڑے پہنے اور اللہ تعالیٰ نے اسے جو خوشبو عطا فرمائی، وہ لگائی یا اپنی بیوی کا خوشبودار تیل لگایا، پھر وہ نمازِ جمعہ پڑھنے (مسجد میں) آیا اور اس نے

دُهْنِ اَهْلِهٖ ثُمَّ اَتَى الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَلْغُ وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَ اثْنَيْنِ غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا يُوْنُسُ ثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَدِيْعَةَ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (مِثْلَهٗ وَفِيْهِ) قَالَ مُحَمَّدٌ فَذَكَرْتُ لِعُبَادَةَ بْنِ عَامِرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ صَدَقَ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ.

کوئی لغو بات نہ کی اور نہ ہی اس نے (لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر) دو آدمیوں کو الگ کیا تو اس کے ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کے درمیان گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی۔

۲۴۰۸/۱۵۴۴- وَعَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ الطَّرِيْقِ الْاُوْلٰى مِنَ الْحَدِيْثِ السَّابِقِ.

حضرت سلمان الخیر (سلمان فارسی) رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث سابق سے پہلے طریق کی مانند روایت کیا ہے۔

۲۴۰۹/۱۵۴۵- وَعَنْهُ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرِيْ مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ؟ قُلْتُ هُوَ الْيَوْمُ الَّذِيْ جَمَعَ اللّٰهُ فِيْهِ اَبَاكُمْ قَالَ لٰكِنِّيْ اَدْرِيْ مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ، لَا يَتَطَهَّرُ الرَّجُلُ فَيُحْسِنُ طُهُوْرَهٗ ثُمَّ يَاْتِي الْجُمُعَةَ فَيُنْصِتُ حَتّٰى يَقْضِيَ الْاِمَامُ صَلٰوتَهٗ اِلَّا كَانَ كَفَّارَةً لَهٗ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا اجْتُنِبَتِ الْمَقْتَلَةُ.

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ جمعہ کے دن کی کیا فضیلت ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ (حضرت آدم علیہ السلام) کو پیدا کیا' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: لیکن میں جانتا ہوں کہ جمعہ کے دن کی کیا فضیلت ہے' (پھر فرمایا:) جب کوئی شخص اچھی طرح طہارت (غسل) کرتا ہے' پھر وہ نمازِ جمعہ پڑھنے (مسجد میں) آتا ہے اور امام کی نماز پوری ہونے تک خاموش رہتا ہے تو اس جمعہ سے لے کر اگلے جمعہ تک اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں جبکہ ہلاک کر دینے والے (کبیرہ) گناہوں سے بچتا رہے۔

۲۴۱۰/۱۵۴۶- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَخْطُبُ النَّاسَ، فَقَالَ عُمَرُ اَيَّةُ سَاعَةٍ هٰذِهٖ؟ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ انْقَلَبْتُ مِنَ السُّوْقِ فَسَمِعْتُ النِّدَاءَ فَمَا زِدْتُ عَلٰى اَنْ تَوَضَّاْتُ، فَقَالَ عُمَرُ وَالْوُضُوْءَ اَيْضًا وَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ بِالْغُسْلِ؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوئے اور اس وقت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے تو حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے (اس شخص سے) فرمایا: یہ کون سا آنے کا وقت ہے؟ انہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! میں بازار سے واپس لوٹا تو میں نے اذان سنی تو میں صرف وضو ہی کر سکا ہوں' حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: (غسل جیسی سنت مؤکدہ کو چھوڑ کر) محض وضو (پر اکتفاء کر لینا) بھی (تو اچھا نہیں ہے لائق ملامت ہے) حالانکہ تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جمعہ کے دن) غسل کا حکم دیا کرتے تھے۔

۲۴۱۱/۱۵۴۷- **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَیْنَمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَخْطُبُ (فَذَکَرَ نَحْوَهُ وَفِیْهِ) اَلَمْ تَسْمَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا رَاحَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْجُمُعَةِ فَلْیَغْتَسِلْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے' (پھر انہوں نے سابق حدیث کی طرح بیان کی' البتہ اس میں یہ ہے کہ) کیا تم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نمازِ جمعہ کے لیے آئے تو وہ غسل کرے۔

۲۴۱۲/۱۵۴۸- **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا اَبُو الْیَمَانِ ثَنَا شُعَیْبٌ قَالَ سُئِلَ الزُّهْرِیُّ هَلْ فِی الْجُمُعَةِ غُسْلٌ وَّاجِبٌ؟ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ جَاءَ مِنْکُمُ الْجُمُعَةَ فَلْیَغْتَسِلْ، وَقَالَ طَاؤُسٌ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ ذَکَرُوْا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اغْتَسِلُوْا یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْسِلُوْا رُؤُسَکُمْ وَاِنْ لَمْ تَکُوْنُوْا جُنُبًا وَّاَصِیْبُوْا مِنَ الطِّیْبِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ، وَاَمَّا الطِّیْبُ فَلَا اَدْرِیْ.

حضرت شعیب کا بیان ہے کہ حضرت امام زُہری سے سوال کیا گیا کہ کیا جمعہ کے دن غسل واجب ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہم) نے حدیث بیان کی' انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے جو شخص جمعہ کی نماز پڑھنے آئے تو وہ غسل کرے اور حضرت طاؤس نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ لوگوں نے ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن غسل کیا کرو اور اپنے سروں کو دھویا کرو' اگر چہ تم جنبی نہ ہو اور خوشبو لگا لیا کرو' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: غسل تو ٹھیک ہے' لیکن خوشبو لگانے کے بارے میں مجھے معلوم نہیں۔

۲۴۱۳/۱۵۴۹- **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُسْلُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر واجب ہے۔

۲۴۱۴/۱۵۵۰- **وَعَنْهُ** اَیْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَلْغُسْلُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ وَّالسِّوَاكُ وَاِنَّمَا یَمَسُّ مِنَ الطِّیْبِ مَا یَقْدِرُ عَلَیْهِ وَلَوْ مِنْ طِیْبِ اَهْلِهٖ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن ہر بالغ پر غسل کرنا اور مسواک کرنا واجب ہے اور وہ اپنی حیثیت کے مطابق خوشبو لگائے اگر چہ اس کی بیوی کی خوشبو ہو۔

۲۴۱۵/۱۵۵۱- **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَقُّ اللّٰهِ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یَّغْتَسِلَ فِیْ کُلِّ سَبْعَةِ اَیَّامٍ یَّغْسِلُ رَاْسَهٗ وَجَسَدَهٗ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر مسلمان پر اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ وہ (مسلمان) ہر ساتویں دن میں غسل کرے اور اپنے سر اور جسم کو دھوئے۔

۲۴۱۶/۱۵۵۲- **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر مسلمان پر سات دنوں میں ہر جمعہ کے دن غسل کرنا واجب ہے۔

وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ غُسْلٌ فِيْ سَبْعَةِ اَيَّامٍ كُلَّ جُمُعَةٍ.

٢٤١٧/١٥٥٣- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَهُوَ اَفْضَلُ.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کے دن وضو کیا' اس نے اچھا و بہتر کیا اور جس شخص نے غسل کیا تو وہ (غسل) افضل ہے۔

٢٤١٨/١٥٥٤- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الْحَقِّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَّغْتَسِلَ اَحَدُهُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاَنْ يَّمَسَّ مِنْ طِيْبٍ اِنْ كَانَ عِنْدَ اَهْلِهٖ، فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ طِيْبٌ فَاِنَّ الْمَاءَ اَطْيَبُ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں میں سے ہر ایک پر یہ حق ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کرے اور اگر اس کے گھر والوں کے پاس خوشبو ہو تو وہ خوشبو لگائے اور اگر ان کے پاس خوشبو نہ ہو تو پانی زیادہ پاکیزہ ہے۔

٢٤١٩/١٥٥٥- عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ شَيْخٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَلْغُسْلُ وَالطِّيْبُ وَالسِّوَاكُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

حضرت محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان' ایک انصاری شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر مسلمان پر جمعہ کے دن غسل کرنا' خوشبو لگانا اور مسواک کرنا حق ہے۔

٢٤٢٠/١٥٥٦- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَسَّلَ وَاغْتَسَلَ وَغَدَا وَابْتَكَرَ وَدَنَا فَاقْتَرَبَ وَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَّخْطُوْهَا اَجْرُ قِيَامِ سَنَةٍ وَّصِيَامِهَا.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے غسل کرایا اور غسل کیا اور (مسجد کی طرف) چل پڑا اور وہ (مسجد میں) جلدی آ گیا اور امام کے قریب بیٹھا اور خاموشی سے خطبہ سنا تو اسے ہر قدم کے عوض ایک سال کی شب بیداریوں اور ایک سال کے روزوں کا ثواب ملے گا۔

٢٤٢١/١٥٥٧- وَعَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُهٗ (وَفِيْ لَفْظٍ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فَغَسَلَ اَحَدُكُمْ رَاْسَهٗ وَاغْتَسَلَ ثُمَّ غَدَا الخ) (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهٖ وَفِيْهِ) وَخَرَجَ يَمْشِيْ وَلَمْ يَرْكَبْ ثُمَّ دَنَا مِنَ الْاِمَامِ فَاَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهٗ كَاَجْرِ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا.

حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کیا ہے' البتہ ان کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب جمعہ کے دن ہو تو تم میں سے ہر شخص اپنے سر کو دھوئے اور غسل کرے' پھر چل پڑے ......الیٰ آخر الحدیث۔ (اوس ہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے' البتہ اس میں یہ ہے:) اور وہ (گھر سے) نکل کر پیدل چل پڑا اور سوار نہ ہوا' پھر وہ امام کے قریب بیٹھا اور خاموش رہا اور کوئی لغو کام نہ کیا تو اسے ایک سال کے روزوں اور ایک سال کی شب بیداریوں کے اجر کے برابر اجر و ثواب ملے گا۔

٢٤٢٢/١٥٥٨- عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَمَسَّ مِنْ طِیْبٍ اِنْ کَانَ عِنْدَہٗ وَلَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِیَابِہٖ ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰی یَاْتِیَ الْمَسْجِدَ فَیَرْکَعَ اِنْ بَدَا لَہٗ وَلَمْ یُؤْذِ اَحَدًا ثُمَّ اَنْصَتَ اِذَا خَرَجَ اِمَامُہٗ حَتّٰی یُصَلِّیَ کَانَتْ کَفَّارَۃً لِّمَا بَیْنَہَا وَبَیْنَ الْجُمُعَۃِ الْاُخْرٰی.

ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا' اگر اس کے پاس خوشبو تھی تو اس نے وہ خوشبو لگائی اور اچھے کپڑے پہنے' پھر وہ چل کر مسجد میں آیا اور اگر اسے خیال آیا تو اس نے نماز پڑھی اور اس نے کسی کو تکلیف نہ پہنچائی' پھر جب اس کا امام آ گیا تو وہ نماز پڑھنے تک خاموش رہا تو اس کے اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ کے درمیان تک کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۱۵۵۹/۲۴۲۳- عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَۃَ فَدَنَا وَاَنْصَتَ وَاسْتَمَعَ غُفِرَ لَہٗ مَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَۃِ وَزِیَادَۃُ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ' قَالَ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰی فَقَدْ لَغَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کے دن اچھی طرح وضو کیا' پھر وہ جمعہ پڑھنے کے لیے (مسجد میں) آیا اور امام کے قریب بیٹھا اور خاموشی سے خطبہ سنا تو اس کے اس جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک اور مزید تین دن کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے' پھر فرمایا: جس شخص نے کنکریوں کو چھوا' اس نے لغو کام کیا۔

۷- بَابُ فَضْلِ التَّبْکِیْرِ اِلَی الْجُمُعَۃِ (وَالْمَشْیِ لَہَا دُوْنَ الرُّکُوْبِ وَالدُّنُوِّ مِنَ الْاِمَامِ وَالْاِنْصَاتِ لِلْخُطْبَۃِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ)

نمازِ جمعہ کے لیے جلدی جانے کی فضیلت (جمعہ کے لیے پیدل جانا' امام کے قریب ہونا اور خطبہ وغیرہ کے لیے خاموش رہنا)

۱۵۶۰/۲۴۲۴- ز عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فِیْ حَدِیْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ غُسْلَ الْجَنَابَۃِ ثُمَّ رَاحَ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَۃً وَّمَنْ رَّاحَ فِی السَّاعَۃِ الثَّانِیَۃِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَۃً وَّمَنْ رَّاحَ فِی السَّاعَۃِ الثَّالِثَۃِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ کَبْشًا' قَالَ اِسْحَاقُ اَقْرَنَ وَمَنْ رَّاحَ فِی السَّاعَۃِ الرَّابِعَۃِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَۃً وَّمَنْ رَّاحَ فِی السَّاعَۃِ الْخَامِسَۃِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَیْضَۃً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ اَقْبَلَتِ الْمَلَائِکَۃُ یَسْتَمِعُوْنَ الذِّکْرَ (وَفِیْ لَفْظٍ فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طَوَتِ الْمَلَائِکَۃُ الصُّحُفَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کے دن غسل جنابت کیا' پھر وہ (مسجد میں) چلا گیا تو گویا کہ اس نے (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) ایک اونٹ کا صدقہ کیا اور جو شخص دوسری ساعت میں گیا گویا کہ اس نے ایک گائے کا صدقہ کیا اور جو شخص تیسری ساعت میں گیا گویا کہ اس نے ایک سینگوں والا مینڈھا صدقہ کیا اور جو شخص چوتھی ساعت میں گیا گویا کہ اس نے ایک مرغی کا صدقہ کیا اور جو شخص پانچویں ساعت میں گیا گویا کہ اس نے ایک انڈے کا صدقہ کیا' پھر جب امام آ جاتا ہے تو فرشتے آ جاتے ہیں اور خطبہ سنتے ہیں۔ (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) اور جب امام آ جاتا ہے تو فرشتے اعمال ناموں کو لپیٹ لیتے ہیں اور آ کر خطبہ سنتے ہیں۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے لیے جلدی

وَدَخَلَتْ تَسْمَعُ الذِّكْرَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُهَجِّرُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَالْمُهْدِي بَدَنَةً ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدِي بَقَرَةً وَالَّذِي يَلِيهِ كَالْمُهْدِي كَبْشًا حَتّٰى ذَكَرَ الدَّجَاجَةَ وَالْبَيْضَةَ.

آنے والا اس شخص کی طرح ہے جو (راہِ خدا میں) ایک اونٹ صدقہ کرتا ہے پھر اس کے بعد آنے والا اس شخص کی طرح ہے جو ایک گائے صدقہ کرتا ہے اور اس کے بعد آنے والا اس شخص کی طرح ہے جو ایک مینڈھا صدقہ کرتا ہے یہاں تک کہ آپ (ﷺ) نے مرغی اور انڈے کا ذکر فرمایا۔

۲۴۲۵/۱۵۶۱- **وَعَنْهُ** أَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ وَلَا تَغْرُبُ عَلٰى يَوْمٍ أَفْضَلَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا تَفْزَعُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ إِلَّا هٰذَيْنِ الثَّقَلَيْنِ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ عَلٰى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَكَانِ يَكْتُبَانِ (وَفِي لَفْظٍ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُوْنَ) اَلْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ فَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَدَنَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَقَرَةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ شَاةً وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ طَائِرًا وَكَرَجُلٍ قَدَّمَ بَيْضَةً فَإِذَا قَعَدَ الْإِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورج کسی دن پر طلوع وغروب نہیں ہوتا جو جمعہ کے دن سے افضل ہو جنوں اور انسانوں کے سوا باقی تمام جانور (ذی روح مخلوق) جمعہ کے دن خوف زدہ ہوتی ہے اور مسجد کے دروازوں میں سے ہر دروازے پر دو فرشتے۔ (اور ایک روایت میں ہے: فرشتے) سب سے پہلے آنے والے کا ثواب لکھتے ہیں پس سب سے پہلے آنے والا اس شخص کی طرح ہے جو (راہِ خدا میں) اونٹ صدقہ کرتا ہے اس کے بعد آنے والا اس شخص کی طرح ہے جو گائے صدقہ کرتا ہے اس کے بعد آنے والا اس شخص کی طرح ہے جو بکری صدقہ کرتا ہے اس کے بعد آنے والا اس شخص کی طرح ہوتا ہے جو پرندہ صدقہ کرتا ہے اور اس کے بعد آنے والا اس شخص کی طرح ہے جو انڈا صدقہ کرتا ہے پس جب امام بیٹھ جاتا ہے تو اعمال ناموں کو لپیٹ دیا جاتا ہے۔

۲۴۲۶/۱۵۶۲- **عَنْ** أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى أَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ فَيَكْتُبُوْنَ النَّاسَ مَنْ جَاءَ مِنَ النَّاسِ عَلٰى مَنَازِلِهِمْ فَرَجُلٌ قَدَّمَ جُزُوْرًا وَرَجُلٌ قَدَّمَ بَقَرَةً وَرَجُلٌ قَدَّمَ شَاةً وَرَجُلٌ قَدَّمَ دَجَاجَةً وَرَجُلٌ قَدَّمَ عُصْفُوْرًا وَرَجُلٌ قَدَّمَ بَيْضَةً قَالَ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَجَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ طُوِيَتِ الصُّحُفُ وَدَخَلُوا الْمَسْجِدَ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جمعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے مسجدوں کے دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور آنے والے لوگوں کے نام (وثواب) لکھتے ہیں پس سب سے پہلے آنے والے شخص نے گویا کہ اونٹ صدقہ کیا اس کے بعد آنے والے شخص نے گویا کہ گائے صدقہ کی اس کے بعد آنے والے شخص نے گویا کہ بکری صدقہ کی اس کے بعد آنے والے شخص نے گویا کہ مرغی صدقہ کی اس کے بعد آنے والے شخص نے گویا کہ چڑیا صدقہ کی اور اس کے بعد آنے والے شخص نے گویا کہ انڈا صدقہ کیا پھر جب مؤذن اذان دیتا ہے اور امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو فرشتے اعمال ناموں کو لپیٹ دیتے ہیں اور مسجد میں داخل ہو کر ذکر (خطبہ) سنتے ہیں۔

۲۴۲۷/۱۵۶۳- **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ خَرَجَ الشَّيَاطِيْنُ يُرَبِّثُوْنَ النَّاسَ إِلَى أَسْوَاقِهِمْ وَمَعَهُمُ الرَّايَاتُ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب جمعہ کا دن آتا ہے تو شیاطین اپنے جھنڈوں کو لے کر نکلتے ہیں اور لوگوں کو بازاروں میں کاروبار میں مشغول کر کے جمعہ سے روکتے ہیں اور فرشتے مسجدوں کے

وَتَقْعُدُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى اَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ يَكْتُبُوْنَ النَّاسَ عَلٰى قَدْرِ مَنَازِلِهِمْ اَلسَّابِقَ وَالْمُصَلِّيَ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ حَتّٰى يَخْرُجَ الْاِمَامُ فَمَنْ دَنَا مِنَ الْاِمَامِ وَاَنْصَتَ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ كِفْلَانِ مِنَ الْاَجْرِ، وَمَنْ نَاٰى عَنْهُ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ كِفْلٌ مِّنَ الْاَجْرِ، وَمَنْ دَنَا مِنَ الْاِمَامِ فَلَغَا وَلَمْ يُنْصِتْ وَلَمْ يَسْتَمِعْ كَانَ عَلَيْهِ كِفْلَانِ مِنَ الْوِزْرِ وَمَنْ نَاٰى عَنْهُ فَلَغَا وَلَمْ يُنْصِتْ وَلَمْ يَسْتَمِعْ كَانَ عَلَيْهِ كِفْلٌ مِّنَ الْوِزْرِ، وَمَنْ قَالَ صَهْ فَقَدْ تَكَلَّمَ، وَمَنْ تَكَلَّمَ فَلَا جُمُعَةَ لَهُ، ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ.

دروازوں پر بیٹھ جاتے ہیں اور لوگوں کے مراتب کے مطابق ان کے ثواب لکھتے ہیں کہ پہلے آنے والے' نماز پڑھنے والے اور اس کے بعد آنے والے کا نام وثواب لکھتے رہتے ہیں یہاں تک کہ امام آ جاتا ہے' پس جو شخص امام کے قریب بیٹھا اور اس نے خاموشی سے خطبہ سنا اور اس نے کوئی لغو کام نہ کیا تو اسے دوگنا اجر وثواب ملے گا اور جو شخص امام سے دور رہا اور خاموشی سے خطبہ سنا اور اس نے کوئی لغو کام نہ کیا تو اسے اجر کا ایک حصہ ملے گا' اور جو شخص امام کے قریب رہا اور اس نے لغو کام بھی کیا اور وہ نہ تو خاموش رہا اور نہ ہی خطبہ سنا تو اس پر گناہ کے دو حصے ہوں گے (یعنی اسے دوگنا گناہ ہوگا) اور جو شخص امام سے دور رہا اور اس نے لغو کام کیا اور وہ نہ تو خاموش رہا اور نہ ہی خطبہ سنا تو اس پر گناہ کا ایک حصہ ہوگا اور جس شخص نے (کسی کو) کہا کہ خاموش ہو جا تو اس نے کلام کیا اور جس نے کلام کیا اس کا جمعہ نہیں ہوگا' پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

۲۴۲۸/۱۵۶۴- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى اَبْوَابِ الْمَسَاجِدِ يَكْتُبُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَنَازِلِهِمْ، جَاءَ فُلَانٌ مِنْ سَاعَةِ كَذَا، جَاءَ فُلَانٌ مِّنْ سَاعَةِ كَذَا، جَاءَ فُلَانٌ وَّالْاِمَامُ يَخْطُبُ، جَاءَ فُلَانٌ فَاَدْرَكَ الصَّلٰوةَ وَلَمْ يُدْرِكِ الْجُمُعَةَ اِذَا لَمْ يُدْرِكِ الْخُطْبَةَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن فرشتے مسجدوں کے دروازوں پر بیٹھ کر لوگوں کے آنے کا وقت لکھتے ہیں کہ فلاں پہلی ساعت میں آیا' فلاں دوسری ساعت میں آیا' فلاں اس وقت آیا جب امام خطبہ دے رہا تھا اور فلاں نے آ کر (باجماعت) نماز کو پایا اور جب اس نے خطبہ کو نہیں پایا تو وہ جمعہ کے ثواب سے بھی محروم رہا۔

۲۴۲۹/۱۵۶۵- عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةٌ، رَجُلٌ حَضَرَهَا بِدُعَاءٍ وَّصَلٰوةٍ فَذٰلِكَ رَجُلٌ دَعَا رَبَّهٗ اِنْ شَاءَ اَعْطَاهُ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهٗ، وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِسُكُوْتٍ وَّاِنْصَاتٍ فَذٰلِكَ هُوَ حَقُّهَا، وَرَجُلٌ يَّحْضُرُهَا بِلَغْوٍ فَذٰلِكَ حَظُّهٗ مِنْهَا (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهٖ وَفِيْهِ) وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِاِنْصَاتٍ وَّسُكُوْتٍ وَّلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَّلَمْ يُؤْذِ اَحَدًا فَهِيَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ اِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَاِنَّ اللّٰهَ

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے' وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ میں تین قسم کے لوگ حاضر ہوتے ہیں' ایک شخص دعا اور نماز کے لیے حاضر ہوتا ہے' یہ شخص اپنے رب سے دعا کرتا ہے تو اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اسے عطا کر دے اور اگر چاہے تو اسے نہ دے' دوسرا شخص خاموشی سے خطبہ سننے کی غرض سے حاضر ہوتا ہے' سو اس شخص نے اس کا حق ادا کیا اور تیسرا شخص لغو کاموں کی غرض سے حاضر ہوتا ہے تو اس میں سے اس کا یہی حصہ ہے (اسے جمعہ کا ثواب نہیں ملے گا)۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے' البتہ اس میں یہ ہے) اور ایک شخص خاموشی سے خطبہ سننے کی غرض سے جمعہ میں حاضر ہوتا ہے اور وہ نہ تو لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہے اور نہ ہی کسی

يَقُوْلُ ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا﴾ (الانعام:۱۶۰)

کو تکلیف پہنچاتا ہے تو یہ اس جمعہ سے اگلے جمعہ تک اور میزد تین دن اس کے گناہوں کا کفارہ ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص ایک نیکی لے کر آئے گا' اس کے لیے اس جیسی دس نیکیوں کا اجر ہوگا۔ (الانعام:۱۶۰)

۱۵۶۶/۲۴۳۰- عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ مَعَهُ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَاٰى غُلَامًا فَقَالَ لَهُ يَا غُلَامُ اذْهَبِ الْعَبْ، قَالَ اِنَّمَا جِئْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ، قَالَ يَا غُلَامُ اذْهَبِ الْعَبْ، قَالَ اِنَّمَا جِئْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ، قَالَ فَتَقْعُدُ حَتّٰى يَخْرُجَ الْاِمَامُ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَجِيْءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَتَقْعُدُ عَلٰى اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَيَكْتُبُوْنَ السَّابِقَ وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ وَالنَّاسَ عَلٰى مَنَازِلِهِمْ حَتّٰى يَخْرُجَ الْاِمَامُ، فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ.

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں جمعہ کے دن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا تو انہوں نے ایک لڑکے کو دیکھ کر اس سے کہا: اے لڑکے جاؤ' کھیلو! اس نے کہا: میں مسجد میں (جمعہ پڑھنے) آتا ہوں' انہوں نے کہا: کیا تم امام کے آنے تک مسجد میں بیٹھے رہو گے؟ اس نے کہا: جی ہاں! انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جمعہ کے دن فرشتے آتے ہیں اور وہ مسجد کے دروازوں پر بیٹھ کر آنے والے لوگوں کے نام لکھتے ہیں' پہلے آنے والے کا پہلے لکھتے ہیں' پھر دوسرے کا لکھتے ہیں' پھر تیسرے کا لکھتے ہیں' یہاں تک کہ امام آ جاتا ہے' پس جب امام آ جاتا ہے تو اعمال نامے لپیٹ دیئے جاتے ہیں۔

۱۵۶۷/۲۴۳۱- عَنْ اَبِيْ غَالِبٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْعُدُ الْمَلَائِكَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلٰى اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَعَهُمُ الصُّحُفُ يَكْتُبُوْنَ النَّاسَ، فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ طُوِيَتِ الصُّحُفُ، قُلْتُ يَا اَبَا اُمَامَةَ لَيْسَ لِمَنْ جَاءَ بَعْدَ خُرُوْجِ الْاِمَامِ جُمُعَةٌ؟ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لَيْسَ مِمَّنْ يُكْتَبُ فِي الصُّحُفِ.

حضرت ابوغالب' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازوں پر آ کر بیٹھ جاتے ہیں' ان کے پاس اعمال نامے ہوتے ہیں اور وہ (مسجد میں) آنے والے لوگوں کے نام لکھتے ہیں' اور جب امام آتا ہے تو اعمال ناموں کو لپیٹ دیا جاتا ہے' میں نے کہا: اے ابوامامہ! کیا اس شخص کا جمعہ نہیں ہوتا جو امام کے آنے کے بعد آتا ہے؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں! (جمعہ ہو جاتا ہے) لیکن اس کا شمار ان لوگوں میں نہیں ہوتا جن کا نام اعمال ناموں میں لکھا جاتا ہے۔

۱۵۶۸/۲۴۳۲- عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ لَحِقَنِيْ عَبَايَةُ بْنُ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَاَنَا رَائِحٌ اِلَى الْمَسْجِدِ اِلَى الْجُمُعَةِ مَاشِيًا وَهُوَ رَاكِبٌ قَالَ اَبْشِرْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ اَبَا عَبْسٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَهُمَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى النَّارِ.

حضرت یزید بن ابومریم کا بیان ہے کہ میں جمعہ پڑھنے کے لیے مسجد کی طرف پیدل جا رہا تھا کہ مجھے حضرت عبایہ بن رافع بن خدیج ملے اور وہ سواری پر سوار تھے' انہوں نے (مجھ سے) کہا کہ تمہیں بشارت ہو کیونکہ میں نے حضرت ابوعبس کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے قدم اللہ تعالیٰ کے را[illegible]ں گرد آلود ہوئے' اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کی آگ پر حرام کر دے گا۔

٨- بَابُ الْجُلُوْسِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْجُمُعَةِ وَ آدَابِهِ وَالنَّهْيِ عَنِ التَّخَطِّي إِلَّا لِحَاجَةٍ

جمعہ کے لیے مسجد میں بیٹھنا اور اس کے آداب اور بلا حاجت لوگوں کی گردنیں پھلانگنے کی ممانعت

۲٤٣٣/١٥٦٩- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَّجْلِسِهِ ذٰلِكَ إِلٰى غَيْرِهِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو جمعہ کے دن مسجد میں اونگھ آ جائے تو وہ اپنی جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جائے۔

۲٤٣٤/١٥٧٠- عَنْ جَابِرٍ (بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيْمُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يُخَالِفُهُ إِلٰى مَقْعَدِهِ وَلٰكِنْ لِّيَقُلْ افْسَحُوْا.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن اپنے بھائی کو (اس کی جگہ سے) نہ اُٹھائے کہ پھر وہ خود اس کی جگہ پر جا کر بیٹھ جائے، بلکہ وہ یہ کہے کہ کشادگی کرو۔

۲٤٣٥/١٥٧١- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَرْقَمِ بْنِ أَبِي الْأَرْقَمِ الْمَخْزُوْمِيِّ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الَّذِيْ يَتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيُفَرِّقُ بَيْنَ الْإِثْنَيْنِ بَعْدَ خُرُوْجِ الْإِمَامِ كَالْجَارِ قُصْبَهُ فِي النَّارِ.

حضرت عثمان بن ارقم بن ابوالارقم مخزومی اپنے والد رضی اللہ عنہ، جنہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے، سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن امام کے آ جانے کے بعد جو شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہے اور دو آدمیوں کو الگ کرتا ہے تو وہ دوزخ میں اپنی انتڑیاں کھینچنے والے کی طرح ہے۔

۲٤٣٦/١٥٧٢- عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيْهِ (مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَخَطّٰى الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتُّخِذَ جِسْرًا إِلٰى جَهَنَّمَ.

حضرت سہل بن معاذ اپنے والد (معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کے دن مسلمانوں کی گردنوں کو پھلانگا، (قیامت کے دن) لوگوں کے دوزخ تک جانے کے لیے اُسے پل بنایا جائے گا۔

۲٤٣٧/١٥٧٣- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ (زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ يَّتَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ) وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اِجْلِسْ فَقَدْ آذَيْتَ وَآنَيْتَ.

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جمعہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس آیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: بیٹھ جاؤ! تم دیر سے آئے ہو اور لوگوں کو تکلیف پہنچائی ہے۔

۲٤٣٨/١٥٧٤- عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ

حضرت سہل بن معاذ بن انس جہنی اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت

اَلْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّــهُ نَهٰى عَنِ الْحُبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ.

کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جمعہ کے دن گوٹ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو۔

۲۴۳۹/۱۵۷۵- عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اَبَاهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَاءَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَعَدَ فِي الشَّمْسِ، قَالَ فَاَوْمَا اِلَيْهِ اَوْ قَالَ فَاَمَرَ بِهٖ اَنْ يَّتَحَوَّلَ اِلَى الظِّلِّ.

حضرت قیس بن ابوحازم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد رضی اللہ عنہ اس وقت آئے جب رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو وہ دھوپ میں بیٹھ گئے تو آپ (ﷺ) نے انہیں سائے میں چلے جانے کا اشارہ کیا یا حکم دیا۔

۹- بَابُ التَّنَفُّلِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ مَا لَمْ يَصْعَدِ الْخَطِيْبُ الْمِنْبَرَ (فَاِذَا صَعِدَ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا رَكْعَتَيْنِ تَحِيَّةَ الْمَسْجِدِ لِدَاخِلٍ)

جمعہ سے پہلے جب تک خطیب منبر پر نہ بیٹھ جائے‘ نفل پڑھنا جائز ہے (جب خطیب منبر پر بیٹھ جائے تو دو رکعت تحیۃ المسجد کے علاوہ کوئی نماز پڑھنا جائز نہیں)

۲۴۴۰/۱۵۷۶- عَنْ عَطَاءٍ الْخَرَاسَانِيِّ قَالَ كَانَ نُبَيْشَةُ الْهُذَلِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ اَقْبَلَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُؤْذِيْ اَحَدًا فَاِنْ لَّمْ يَجِدِ الْإِمَامُ خَرَجَ صَلّٰى مَا بَدَا لَهٗ، وَاِنْ وَّجَدَ الْإِمَامَ قَدْ خَرَجَ جَلَسَ فَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ حَتّٰى يَقْضِيَ الْإِمَامُ جُمُعَتَهٗ وَكَلَامَهٗ اِنْ لَّمْ يُغْفَرْ لَهٗ فِيْ جُمُعَتِهٖ تِلْكَ ذُنُوْبُــهٗ كُلُّهَا اَنْ تَكُوْنَ كَفَّارَةً لِّلْجُمُعَةِ الَّتِيْ قَبْلَهَا.

حضرت عطاء خراسانی کا بیان ہے کہ حضرت نبیشہ ہذلی رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مسلمان جمعہ کے دن غسل کرتا ہے پھر وہ مسجد میں آتا ہے اور وہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا‘ سو اگر اس نے امام کو حاضر نہیں پایا تو اس نے جتنی مقدر میں نمازیں تھیں وہ پڑھیں‘ اور اگر اس نے امام کو موجود پایا تو وہ بیٹھ گیا اور خاموشی سے خطبہ سنا‘ یہاں تک کہ امام اپنے خطبہ اور نمازِ جمعہ سے فارغ ہو گیا تو اگر اس جمعہ سے اگلے جمعہ تک اس کے تمام (صغیرہ) گناہ معاف نہ کیے گئے تو مجھے امید ہے کہ یہ گزشتہ جمعہ تک اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

۲۴۴۱/۱۵۷۷- عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَغْدُوْ اِلَى الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيُصَلِّيْ رَكَعَاتٍ يُّطِيْلُ فِيْهِنَّ الْقِيَامَ فَاِذَا انْصَرَفَ الْإِمَامُ رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهٖ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا كَانَ يَفْعَلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جمعہ کے دن مسجد میں آتے اور کئی رکعات نماز پڑھتے جن میں قیام کو لمبا کرتے‘ پس جب امام نماز سے فارغ ہو جاتا تو آپ اپنے گھر جا کر دو رکعت نماز پڑھتے اور فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

۲۴۴۲/۱۵۷۸- عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَبِسَ ثِيَابَهُ وَمَسَّ طِيبًا اِنْ كَانَ عِنْدَهُ ثُمَّ مَشٰى اِلَى الْجُمُعَةِ وَعَلَيْهِ السَّكِيْنَةُ وَلَمْ يَتَخَطَّ اَحَدًا وَلَمْ يُؤْذِهِ وَرَكَعَ مَا قُضِيَ لَهُ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتّٰى يَنْصَرِفَ الْاِمَامُ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ.

جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کیا اور (اچھے) کپڑے پہنے اور اگر اس کے پاس خوشبو تھی تو اس نے وہ خوشبو لگائی' پھر وہ جمعہ کی نماز پڑھنے چل پڑا اور وہ وقار وسکون سے آیا اور اس نے نہ تو کسی کی گردن پھلانگی اور نہ ہی کسی کو تکلیف دی اور جتنی اس کے مقدر میں رکعتیں تھیں اس نے پڑھیں' پھر اس نے انتظار کیا یہاں تک کہ امام فارغ ہو گیا تو اس کے دو جمعوں کے درمیان کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۴۴۳/۱۵۷۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ سُلَيْكًا جَاءَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَجَلَسَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يُّصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت سُلیک (رضی اللہ) آئے' درآں حالیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دے رہے تھے' وہ آکر بیٹھ گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص (جمعہ کے دن مسجد میں) آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ دو رکعت نماز پڑھے اور ان میں اختصار کرے۔

۱۰- بَابُ الْاَذَانِ لِلْجُمُعَةِ اِذَا جَلَسَ الْخَطِيْبُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَكَيْفَ كَانَ الْمِنْبَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جمعہ کی اذان اس وقت دی جائے جب خطیب منبر پر بیٹھ جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں منبر کس طرح تھا

۲۴۴۴/۱۵۸۰- عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ اُخْتِ نَمِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمْ يَكُنْ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مُؤَذِّنٌ وَّاحِدٌ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا فِي الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ، قَالَ كَانَ بِلَالٌ يُّؤَذِّنُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيُقِيْمُ اِذَا نَزَلَ وَلِاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَتّٰى كَانَ عُثْمَانُ.

حضرت سائب بن یزید بن اخت نمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جمعہ سمیت تمام نمازوں کے لیے ایک ہی مؤذن تھا' وہی اذان دیتا تھا اور وہی اقامت کہتا تھا' جمعہ کے دن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر بیٹھتے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے اور جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) منبر پر سے اترتے تو وہ اقامت کہتے' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے دورِ خلافت میں بھی یہی معمول رہا' حتیٰ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت آ گیا۔

۲۴۴۵/۱۵۸۱- وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَذَانَيْنِ حَتّٰى كَانَ زَمَنُ عُثْمَانَ فَكَثُرَ النَّاسُ فَاَمَرَ بِالْاَذَانِ الْاَوَّلِ

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں اور حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہما کے دورِ خلافت میں دو اذانیں تھیں (ایک اذان' دوسری اقامت) جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت آیا اور لوگ زیادہ ہو گئے تو انہوں نے زوراء کے مقام پر پہلی

بِالزَّوْرَاءِ.

اذان کا حکم دیا۔

۲۴۴۶/۱۵۸۲- عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يُسْنِدُ ظَهْرَهُ إِلٰى خَشَبَةٍ فَلَمَّا كَثُرَ النَّاسُ قَالَ ابْنُوْا لِيْ مِنْبَرًا اَرَادَ اَنْ يُّسْمِعَهُمْ فَبَنَوْا لَهُ عَتَبَتَيْنِ فَتَحَوَّلَ مِنَ الْخَشَبَةِ إِلَى الْمِنْبَرِ قَالَ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّهُ سَمِعَ الْخَشَبَةَ تَحِنُّ حَنِيْنَ الْوَلِدِ قَالَ فَمَا زَالَتْ تَحِنُّ حَتّٰى نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِنْبَرِ فَمَشٰى إِلَيْهَا فَاحْتَضَنَهَا فَسَكَنَتْ.

حضرت حسن کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ دیتے تو ایک لکڑی (کھجور کے تنے) کے ساتھ اپنی پشت مبارک لگاتے تھے (یعنی اس سے ٹیک لگا کر خطبہ دیتے تھے) جب لوگ زیادہ ہو گئے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: میرے لیے منبر بناؤ' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں کو آسانی سے خطبہ سنایا جا سکے' پس لوگوں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے دو سیڑھیوں والا منبر بنایا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لکڑی (کھجور کے تنے) کو چھوڑ کر منبر پر تشریف فرما ہوئے' حسن کہتے ہیں کہ مجھے حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) نے بتایا کہ انہوں نے لکڑی سے اس طرح رونے کی آواز سنی جس طرح باپ اپنے بچے کے فراق میں روتا ہے' پس اس لکڑی سے مسلسل رونے کی آواز آتی رہی' یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے اترے اور اس کے پاس جا کر اسے گلے لگایا تو اسے سکون آ گیا (اور وہ خاموش ہو گئی)۔

۲۴۴۷/۱۵۸۳- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ هٰذِهِ السَّارِيَةِ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ جِذْعُ نَخْلَةٍ يَعْنِيْ يَخْطُبُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس ستون کے پاس خطبہ دیا کرتے تھے اور یہ اس وقت کھجور کا تنا تھا۔

۱۱- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُطْبَتَيْنِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهَيْئَاتِهِمَا وَآدَابِهِمَا وَالْجُلُوْسِ بَيْنَهُمَا

جمعہ کے دو خطبوں' ان کی کیفیت' ان کے آداب اور ان کے درمیان بیٹھنے کا بیان

۲۴۴۸/۱۵۸۴- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ خُطْبَةٍ لَّيْسَ فِيْهَا شَهَادَةٌ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخُطْبَةُ الَّتِيْ لَيْسَ فِيْهَا شَهَادَةٌ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر وہ خطبہ جس میں کلمہ شہادت نہ ہو وہ کٹے ہوئے ہاتھ کی طرح ہے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس خطبہ میں کلمہ شہادت نہ ہو وہ کٹے ہوئے ہاتھ کی طرح ہے۔

۲۴۴۹/۱۵۸۵- عَنْ جَابِرٍ (بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى

حضرت جابر (بن عبداللہ رضی اللہ عنہما) کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا' اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی حمد و ثناء کی' پھر فرمایا: اما بعد! بلاشبہ سب سے سچی بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور سب سے بہتر

عَلَيْهِ بِمَا هُوَ لَهُ أَهْلٌ، ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ، وَإِنَّ أَفْضَلَ الْهُدَى هُدَى مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَشَرَّ الْأُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ثُمَّ يَرْفَعُ صَوْتَهُ وَتَحْمَرُّ وَجْنَتَاهُ وَيَشْتَدُّ غَضَبُهُ إِذَا ذَكَرَ السَّاعَةَ كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ، قَالَ ثُمَّ يَقُولُ أَتَتْكُمُ السَّاعَةُ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى صَبَّحَتْكُمُ السَّاعَةُ وَمَسَّتْكُمْ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ وَعَلَيَّ وَالضَّيَاعُ يَعْنِي وَلَدَهُ الْمَسَاكِينَ.

ہدایت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ہدایت ہے اور بدترین کام عبادت کے نئے طریقے ہیں اور عبادت کا ہر نیا طریقہ گمراہی ہے' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی آواز کو بلند کیا' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رخسار سرخ ہو گئے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا جوش زیادہ ہو گیا' جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے قیامت کا ذکر کیا تو یوں لگا جیسے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کسی لشکر کو ڈرا رہے ہوں' پھر فرمایا: تم پر قیامت آنے والی ہے' پھر شہادت والی انگلی اور درمیانی انگلی کو ملا کر اشارہ کر کے فرمایا: میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ساتھ ساتھ بھیجے گئے ہیں' عنقریب تم پر صبح کے وقت قیامت آئے گی اور تمہیں چھوئے گی' جس شخص نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جس نے قرض یا اپنی نادار اولاد کو چھوڑا تو وہ (قرض اتارنا اور اس کی نادار اولاد کی پرورش کرنا) میرے ذمہ ہے۔

۱۵۸۶/۲۴۵۰- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوَى، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ قُلْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک شخص نے خطبہ دیا اور کہا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کی وہ ہدایت پا گیا اور جس نے ان دونوں کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہوا' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم برے خطیب ہو' تم یوں کہو: جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی (وہ گمراہ ہوا)۔

۱۵۸۷/۲۴۵۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ قَائِمًا عَلَى رِجْلَيْهِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پیروں پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔

۱۵۸۸/۲۴۵۲- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دیتے' پھر بیٹھ جاتے' پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے۔

۱۵۸۹/۲۴۵۳- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَرَّتَيْنِ بَيْنَهُمَا جَلْسَةٌ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْلِسُ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن دو خطبے دیتے تھے' ان کے درمیان بیٹھتے تھے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو خطبوں کے درمیان بیٹھتے تھے۔

۱۵۹۰/۲۴۵۴- عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ

حضرت سماک بن حرب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت جابر بن سمرہ

نَبَّانِی جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ قَائِمًا عَلَی الْمِنْبَرِ ثُمَّ يَجْلِسُ (وَفِیْ رِوَايَةٍ ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لَّا يَتَكَلَّمُ) ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا، قَالَ فَقَالَ لِیْ جَابِرٌ فَمَنْ نَبَّاكَ اَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَدْ كَذَبَ، فَقَدْ وَاللّٰهِ صَلَّيْتُ مَعَهُ اَكْثَرَ مِنْ اَلْفَیْ صَلٰوةٍ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهِ وَفِيْهِ بَعْدَ قَوْلِهِ فَقَدْ كَذَبَ) قَالَ وَلٰكِنَّهُ رُبَّمَا خَرَجَ وَرَاَی النَّاسَ فِیْ قِلَّةٍ فَجَلَسَ ثُمَّ يَثُوْبُوْنَ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ قَائِمًا.

رضی اللہ نے بتایا کہ انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے، پھر بیٹھ جاتے اور کوئی بات نہ کرتے، پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے، سماک نے کہا کہ حضرت جابر (رضی اللہ) نے مجھ سے کہا کہ جس شخص نے تمہیں یہ بتایا ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے اس نے جھوٹ کہا ہے، اللہ کی قسم! میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ دو ہزار سے بھی زیادہ نمازیں پڑھی ہیں۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے البتہ اس میں "فقد کذب" بیان کرنے کے بعد) کہا: لیکن بعض اوقات آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لاتے تو لوگوں کی قلت کو دیکھ کر بیٹھ جاتے، پھر لوگ (مسجد میں) آتے، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کھڑے ہو کر خطبہ دیتے۔

۲۴۵۵/۱۵۹۱- **وَعَنْهُ** اَيْضًا عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ يَخْطُبُ فِی الْجُمُعَةِ اِلَّا قَائِمًا، فَمَنْ حَدَّثَكَ اَنَّهُ جَلَسَ فَكَذِّبْهُ فَاِنَّهُ لَمْ يَفْعَلْ، كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ ثُمَّ يَقْعُدُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ، كَانَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ يَقْعُدُ بَيْنَهُمَا فِی الْجُمُعَةِ.

حضرت سماک بن حرب کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن سمرہ (رضی اللہ) نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جمعہ میں کھڑے ہو کر ہی خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ہے، سو جو شخص تمہیں یہ بتائے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بیٹھ کر خطبہ دیا تو اس نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو جھٹلایا ہے کیونکہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایسا نہیں کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دیتے، پھر بیٹھ جاتے، پھر کھڑے ہو کر خطبہ دیتے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جمعہ میں دو خطبے دیتے تھے اور ان کے درمیان بیٹھتے تھے۔

۲۴۵۶/۱۵۹۲- **زعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ صَلٰوتُهُ قَصْدًا وَّخُطْبَتُهُ قَصْدًا وَّبِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نماز بھی درمیانی ہوتی تھی اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا خطبہ بھی درمیانہ ہوتا تھا، اور اسی سند سے انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو خطبے دیتے تھے، ان کے درمیان بیٹھتے تھے (اور خطبوں میں) قرآن پڑھتے اور لوگوں کو نصیحت کرتے تھے۔

۲۴۵۷/۱۵۹۳- **عَنْ** وَّاصِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ قَالَ اَبُوْ وَائِلٍ خَطَبَنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَاَبْلَغَ وَاَوْجَزَ، فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَا اَبَا الْيَقْظَانِ لَقَدْ اَبْلَغْتَ وَاَوْجَزْتَ فَلَوْ كُنْتَ تَنَفَّسْتَ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ طُوْلَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِهِ، فَاَطِيْلُوا الصَّلٰوةَ وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ فَاِنَّ مِنَ

حضرت ابووائل کا بیان ہے کہ حضرت عمار بن یاسر (رضی اللہ) نے ہمیں خطبہ دیا جو بلیغ اور مختصر تھا، پس جب وہ (منبر سے) اترے تو ہم نے کہا: اے ابوالیقظان! آپ نے بلیغ اور مختصر خطبہ دیا ہے، اگر آپ کچھ لمبا کر دیتے تو بہتر ہوتا، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آدمی کی لمبی نماز اور چھوٹا خطبہ اس کی فقاہت (سمجھ داری) کی علامت ہے، سو تم نماز لمبی پڑھا کرو اور خطبہ چھوٹا دیا کرو کیونکہ بعض بیان جادو کی تاثیر رکھتے ہیں۔

الْبَيَانِ لَسِحْرًا.

۱۵۹۴/۲۴۵۸- عَنْ أَبِي رَاشِدٍ قَالَ خَطَبَنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَتَجَوَّزَ فِي خُطْبَتِهِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ لَقَدْ قُلْتَ قَوْلًا شِفَاءً فَلَوْ أَنَّكَ أَطَلْتَ، فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ نُطِيْلَ الْخُطْبَةَ.

حضرت ابوراشد کا بیان ہے کہ حضرت عمار بن یاسر (رضی اللہ عنہ) نے ہمیں خطبہ دیا اور اپنے خطبہ میں اختصار کیا تو ایک قریشی آدمی نے کہا کہ آپ نے (دلوں کی بیماریوں کی) شفاء کی بات کی ہے اگر آپ خطبہ لمبا کر دیتے تو اچھا تھا' انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں لمبا خطبہ دینے سے منع فرمایا ہے۔

۱۵۹۵/۲۴۵۹- عَنِ الْحَكَمِ بْنِ حَزْنٍ الْكُلْفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ سَابِعَ سَبْعَةٍ أَوْ تَاسِعَ تِسْعَةٍ قَالَ فَأَذِنَ لَنَا فَدَخَلْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَيْنَاكَ لِتَدْعُوَ لَنَا بِخَيْرٍ، قَالَ فَدَعَا لَنَا بِخَيْرٍ وَّأَمَرَ بِنَا فَأُنْزِلْنَا، وَأَمَرَ لَنَا بِشَيْءٍ مِّنْ تَمْرٍ وَّالشَّأْنُ إِذْ ذَاكَ دُوْنٌ قَالَ فَلَبِثْنَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ أَيَّامًا شَهِدْنَا فِيْهَا الْجُمُعَةَ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ مُتَوَكِّئًا عَلٰى قَوْسٍ أَوْ قَالَ عَلٰى عَصًا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ كَلِمَاتٍ خَفِيْفَاتٍ طَيِّبَاتٍ مُّبَارَكَاتٍ، ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ لَنْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تُطِيْقُوْا كُلَّ مَا أُمِرْتُمْ بِهِ وَلٰكِنْ سَدِّدُوْا وَأَبْشِرُوْا.

حضرت حکم بن حزن کلفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں (ایک وفد کے ساتھ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا' ہم سات آدمی تھے یا نو تھے' پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمیں اجازت دی اور ہم نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ کی خدمت اقدس میں اس لیے حاضر ہوئے ہیں تاکہ آپ ہمارے لیے خیر و بھلائی کی دعا کریں' پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمارے لیے خیر و بھلائی کی دعا فرمائی ہمیں ٹھہرانے کا حکم دیا تو ہمیں ٹھہرایا گیا اور ہمیں کچھ کھجوریں دینے کا حکم دیا' اور اس وقت (مسلمانوں کے) حالات تنگ تھے (تنگ دستی تھی' خوش حالی نہ تھی) چنانچہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چند دن ٹھہرے ہمیں ان دنوں میں جمعہ میں حاضر ہونے کا موقع بھی ملا' پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کمان یا لاٹھی سے ٹیک لگا کر (خطبہ دینے کے لیے) کھڑے ہوئے' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مختصر پاکیزہ و مبارک کلمات سے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی' پھر فرمایا: اے لوگو! ہر وہ چیز جس کا تمہیں حکم دیا گیا ہے تم اس پر (کماحقہ) عمل کرنے کی ہرگز طاقت نہیں رکھتے لیکن تم سیدھے رہو اور بشارت دیتے رہو۔

۱۵۹۶/۲۴۶۰- عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ الْبَرَاءِ (بْنِ عَازِبٍ) عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَلٰى قَوْسٍ أَوْ عَصًا.

حضرت یزید بن براء (بن عازب) اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کمان یا لاٹھی سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا۔

۱۵۹۷/۲۴۶۱- عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ إِلٰى جَنْبِ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَبِشْرٌ يَّخْطُبُنَا فَلَمَّا دَعَا رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ عُمَارَةُ يَعْنِي قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيُدَيْنِ

حضرت حصین بن عبدالرحمٰن سلمی کا بیان ہے کہ میں حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا اور بشر (بن مروان بن حکم) ہمیں خطبہ دے رہا تھا' جب اس نے (دورانِ خطبہ) دعا مانگی تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھا لیا (یعنی دورانِ خطبہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی) تو حضرت عمارہ

أَوِ الْيَدَيْنِ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ إِذَا دَعَا يَقُوْلُ هٰكَذَا، وَرَفَعَ السَّبَابَةَ وَحْدَهَا.

نے کہا: اللہ تعالیٰ ان دونوں ہاتھوں کو برباد کرے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا ہے، جب آپ (ﷺ) (دورانِ خطبہ) دعا مانگتے تو صرف شہادت کی ایک انگلی کو اٹھاتے تھے۔

۱۵۹۸/۲۴۶۲- عَنْ أُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ كَانَ تَنُّوْرُنَا وَتَنُّوْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا سَنَتَيْنِ أَوْ سَنَةً وَبَعْضَ سَنَةٍ وَمَا أَخَذْتُ قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ إِلَّا عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَقْرَأُ بِهَا كُلَّ يَوْمِ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذَا خَطَبَ النَّاسَ.

حضرت ام ہشام بنت حارثہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ دو سال یا ایک سال یا چند ماہ تک ہمارا اور نبی کریم ﷺ کا تنور ایک تھا، اور میں نے ''قٓ والقرآن المجید'' رسول اللہ ﷺ سے سن کر یاد کی ہے، جب آپ (ﷺ) ہر جمعہ کے دن منبر پر لوگوں کو خطبہ دیتے تو خطبہ میں یہ سورت پڑھتے تھے۔

۱۲- بَابُ الْمَنْعِ مِنَ الْكَلَامِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ وَالرُّخْصَةِ فِيْ تَكَلُّمِهِ وَتَكْلِيْمِهِ لِمَصْلِحَةٍ وَجَوَازِ قَطْعِ الْخُطْبَةِ لِأَمْرٍ يَحْدُثُ

امام کے خطبہ دینے کے دوران گفتگو (بات چیت) کرنے کی ممانعت اور کسی مصلحت کی خاطر بات چیت کرنے کی رخصت اور کسی حادثہ کی صورت میں خطبہ قطع کرنے کا جواز

۱۵۹۹/۲۴۶۳- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَكَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَخْطُبُ فَهُوَ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا وَالَّذِيْ يَقُوْلُ لَهُ أَنْصِتْ لَيْسَ لَهُ جُمُعَةٌ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کے دن دورانِ خطبہ کوئی بات کی وہ اس گدھے کی طرح ہے جس نے اپنی پشت پر کتابیں لادی ہوئی ہوں، اور جس شخص نے اس سے کہا: خاموش ہو جاؤ! تو اس کا جمعہ نہیں ہے۔

۱۶۰۰/۲۴۶۴- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَنْصِتْ فَقَدْ لَغَيْتَ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ أَبُو الزِّنَادِ هِيَ لُغَةُ أَبِيْ هُرَيْرَةَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ أَنْصِتْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَدْ لَغَوْتَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے اپنے ساتھی سے دورانِ خطبہ کہا کہ خاموش ہو جاؤ تو تم نے لغو کام کیا۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے:) انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تم نے جمعہ کے دن دورانِ خطبہ اپنے ساتھی سے کہا: خاموش ہو جاؤ! تو تم نے لغو کام کیا۔ (اور انہی سے تیسرے طریق سے مروی ہے:) انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم نے لوگوں سے کہا: خاموش ہو جاؤ! تو تم نے اپنے آپ کو لغو کام میں مشغول کیا۔

قُلْتَ لِلنَّاسِ اَنْصِتُوْا فَقَدْ اَلْغَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ.

۱۶۰۱/۲۴۶۵- وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بَرَاءَةٌ وَّهُوَ قَائِمٌ يُّذَكِّرُ بِاَيَّامِ اللّٰهِ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وِجَاهَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُو الدَّرْدَاءِ وَاَبُوْ ذَرٍّ فَغَمَزَ اُبَيَّ بْنُ كَعْبٍ اَحَدُهُمَا فَقَالَ مَتٰى اُنْزِلَتْ هٰذِهِ السُّوْرَةُ يَا اُبَيُّ فَاِنِّيْ لَمْ اَسْمَعْهَا اِلَّا الْاٰنَ ؟ فَاَشَارَ اِلَيْهِ اَنِ اسْكُتْ فَلَمَّا انْصَرَفُوْا قَالَ سَاَلْتُكَ مَتٰى اُنْزِلَتْ هٰذِهِ السُّوْرَةُ فَلَمْ تُخْبِرْ قَالَ اُبَيٌّ لَيْسَ لَكَ مِنْ صَلٰوتِكَ الْيَوْمَ اِلَّا مَا لَغَوْتَ فَذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ وَاَخْبَرْتُهُ بِالَّذِيْ قَالَ اُبَيٌّ فَقَالَ صَدَقَ اُبَيٌّ.

حضرت عطاء بن یسار، حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کے دن کھڑے ہو کر (خطبہ میں) سورۂ براءۃ پڑھی، اللہ تعالیٰ کے دنوں کو یاد دلایا اور حضرت ابی بن کعب، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے تھے تو حضرت ابودرداء اور حضرت ابوذر (رضی اللہ عنہما) ان دونوں میں سے کسی نے ابی بن کعب سے اشارے سے پوچھا کہ اے ابی! یہ سورہ کب نازل ہوئی؟ کیونکہ میں نے اس کو اس وقت ہی سنا ہے؟ تو انہوں نے اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا، پس جب نماز سے فارغ ہوئے تو اس نے کہا کہ میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ یہ سورت کب نازل ہوئی، لیکن آپ نے نہیں بتایا، حضرت ابی بن کعب نے کہا کہ آج تمہاری نماز نہیں ہوئی کیونکہ تم نے لغو کام کیا ہے، پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے اس واقعہ کا ذکر کیا اور ساری بات بتائی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اُبی نے سچ کہا ہے۔

۱۶۰۲/۲۴۶۶- عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا عَلَى الْمِنْبَرِ فَخَطَبَ النَّاسَ وَتَلَا اٰيَةً وَّاِلٰى جَنْبِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَقُلْتُ لَهُ يَا اُبَيُّ مَتٰى اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ؟ قَالَ فَاَبٰى اَنْ يُّكَلِّمَنِيْ، ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَبٰى اَنْ يُّكَلِّمَنِيْ، حَتّٰى نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ اُبَيٌّ مَالَكَ مِنْ جُمُعَتِكَ اِلَّا مَا لَغَيْتَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُهُ فَاَخْبَرْتُهُ فَقُلْتُ اَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تَلَوْتَ اٰيَةً وَاِلٰى جَنْبِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَسَاَلْتُهُ مَتٰى اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ؟ فَاَبٰى اَنْ يُّكَلِّمَنِيْ حَتّٰى اِذَا نَزَلْتَ زَعَمَ اُبَيٌّ اَنَّهُ مَا لَيْسَ لِيْ مِنْ جُمُعَتِيْ اِلَّا مَا لَغَيْتُ، فَقَالَ صَدَقَ اُبَيٌّ، فَاِذَا سَمِعْتَ اِمَامَكَ يَتَكَلَّمُ فَاَنْصِتْ حَتّٰى يَفْرُغَ.

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن منبر پر بیٹھ کر لوگوں کو خطبہ دیا اور ایک آیت تلاوت کی، اور میرے پہلو میں حضرت ابی بن کعب بیٹھے ہوئے تھے، میں نے ان سے پوچھا: اے اُبی! یہ آیت کب نازل ہوئی؟ تو انہوں نے مجھ سے کوئی بات نہ کی، پھر میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے مجھ سے بات نہ کی (جواب نہ دیا)، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر سے اترے تو حضرت اُبی نے مجھ سے کہا کہ تمہارا جمعہ نہیں ہوا کیونکہ تم نے لغو کام کیا ہے، پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس لوٹے تو میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور بات بتاتے ہوئے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے ایک آیت تلاوت کی اور میرے پہلو میں ابی بن کعب بیٹھے ہوئے تھے تو میں نے ان سے پوچھا کہ یہ آیت کب نازل ہوئی تو انہوں نے مجھ سے کوئی بات نہ کی (جواب نہ دیا)، یہاں تک کہ جب آپ منبر سے اترے تو ابی بن کعب کے خیال کے مطابق میرا جمعہ نہیں ہوا کیونکہ میں نے لغو کام کیا ہے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اُبی نے سچ کہا ہے، سو جب تم اپنے امام کو گفتگو کرتے (خطبہ دیتے) ہوئے سنو تو اس کے فارغ ہونے تک تم خاموش رہو۔

۲۴۶۷/۱۶۰۳- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ مِنَ الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَيُكَلِّمُهُ الرَّجُلُ فِي الْحَاجَةِ فَيُكَلِّمُهُ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ اِلٰى مُصَلَّاهُ فَيُصَلِّيْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن منبر سے اترتے تو جو شخص آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے کوئی ضروری بات پوچھتا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس سے بات کرتے پھر اپنے مصلّے کی طرف بڑھ کر نماز پڑھاتے۔

۲۴۶۸/۱۶۰۴- عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَهُوَ يَسْتَخْبِرُ النَّاسَ يَسْأَلُهُمْ عَنْ اَخْبَارِهِمْ وَاَسْعَارِهِمْ.

حضرت موسیٰ بن طلحہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو نماز کی اقامت کہتے ہوئے اور لوگوں سے ان کی خبروں اور ان کی اشیاء کے نرخ و بھاؤ کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے سنا' درآں حالیکہ آپ منبر پر تھے۔

۲۴۶۹/۱۶۰۵- عَنْ اَبِي رِفَاعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ غَرِيْبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِيْنِهِ لَا يَدْرِيْ مَا دِيْنُهُ، قَالَ فَاَقْبَلَ اِلَيَّ فَاُتِيَ بِكُرْسِيٍّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ فَجَعَلَ يُعَلِّمُنِيْ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، قَالَ ثُمَّ اَتٰى خُطْبَتَهُ فَاَتَمَّ اٰخِرَهَا.

حضرت ابورفاعہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا' درآں حالیکہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خطبہ دے رہے تھے' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایک اجنبی (مسافر) شخص دین کے بارے میں پوچھنے آیا ہے' وہ نہیں جانتا کہ دین کیا ہے؟ ابورفاعہ کہتے ہیں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میری طرف متوجہ ہوئے' پھر ایک کرسی لائی گئی اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس پر تشریف فرما ہوئے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مجھے اس چیز (دین) کی تعلیم دینے لگے جو اللہ تعالیٰ نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو تعلیم دی تھی' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے خطبہ کو پورا کیا۔

۲۴۷۰/۱۶۰۶- عَنْ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا فَجَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيْصَانِ اَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا فَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ، اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ نَظَرْتُ اِلٰى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قَطَعْتُ حَدِيْثِيْ وَرَفَعْتُهُمَا.

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں خطبہ دے رہے تھے کہ حضرت حسن اور حضرت حسین (رضی اللہ عنہما) سرخ قمیصیں پہنے گرتے پڑتے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (انہیں دیکھ کر) منبر سے اترے اور انہیں اُٹھایا اور انہیں اپنے سامنے بٹھا دیا' پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے کہ ''تمہارے اموال اور تمہاری اولاد فتنہ ہیں'' میں نے ان بچوں کو گرتے پڑتے آتے ہوئے دیکھا تو (محبت وشفقت اور رحمت کی بناء پر) میں صبر نہ کر سکا' یہاں تک کہ میں نے اپنی بات (خطبہ) کو منقطع کر کے ان کو اُٹھا لیا۔

۱۳- بَابُ قِصَّةِ الَّذِيْنَ انْفَضُّوْا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ

ان لوگوں کا واقعہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں خطبہ جمعہ کے دوران دوڑ گئے

۲٤٧١/١٦٠٧- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَتْ عِيْرٌ مَرَّةً الْمَدِيْنَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَخَرَجَ النَّاسُ وَبَقِيَ اثْنَا عَشَرَ فَنَزَلَتْ ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا﴾ (الجمعہ:۱۱)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ مدینہ میں (غلہ لے کر) اونٹوں کا ایک قافلہ آیا تو بارہ آدمیوں کے سوا باقی سب لوگ (مسجد سے) نکل گئے، اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی: (ترجمہ) اور جب ان لوگوں نے تجارت یا کھیل کو دیکھا تو یہ اس کی طرف دوڑ پڑے۔ (الجمعہ:۱۱)

١٤- بَابُ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ وَحُكْمِ مَنْ سُبِقَ بِرَكْعَةٍ أَوْ زُوْحِمَ وَمَنْ قَالَ بِاشْتِرَاطِ الْمَسْجِدِ لِصِحَّةِ الْجُمُعَةِ

نمازِ جمعہ کی دو رکعتیں ہیں، جس کی ایک رکعت رہ جائے یا جو ہجوم میں تنگ ہو جائے اس کا حکم، اور جس نے کہا کہ صحت جمعہ کے لیے مسجد شرط ہے

۲٤٧٢/١٦٠٨- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلٰوةُ السَّفَرِ رَكْعَتَانِ وَصَلٰوةُ الْأَضْحٰى رَكْعَتَانِ، وَصَلٰوةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ، وَصَلٰوةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سفر کی نماز کی دو رکعتیں ہیں، عیدالاضحیٰ کی نماز کی دو رکعتیں ہیں، عیدالفطر کی نماز کی دو رکعتیں ہیں اور جمعہ کی نماز کی دو رکعتیں ہیں، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان پر یہ سب پوری نمازیں ہیں، قصر نہیں ہیں۔

۲٤٧٣/١٦٠٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَهَا كُلَّهَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو (جمعہ کی) ایک رکعت مل گئی، اسے پوری (دونوں) رکعتیں مل گئیں۔

۲٤٧٤/١٦١٠- عَنْ سَيَّارِ بْنِ الْمَعْرُوْرِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُوْلُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنٰى هٰذَا الْمَسْجِدَ وَنَحْنُ مَعَهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ فَإِذَا اشْتَدَّ الزِّحَامُ فَلْيَسْجُدِ الرَّجُلُ مِنْكُمْ عَلٰى ظَهْرِ أَخِيْهِ، وَرَأٰى قَوْمًا يُصَلُّوْنَ فِي الطَّرِيْقِ فَقَالَ صَلُّوْا فِي الْمَسْجِدِ.

حضرت سیار بن معرور کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دورانِ خطبہ یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مسجد کو بنایا اور ہم مہاجر اور انصار آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ تھے، پس جب ہجوم (رش) زیادہ ہو جائے تو تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی پشت پر سجدہ کرے، اور آپ نے لوگوں کو راستہ میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر فرمایا: تم مسجد میں نماز پڑھو۔

١٥- بَابُ مَا يُقْرَأُ بِهِ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ

نمازِ جمعہ میں کون سی سورتیں پڑھی جائیں؟

۲٤٧٥/١٦١١- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن صبح کی نماز میں سورۃ ''الم تنزیل'' اور ''وھل اتی'' پڑھتے

كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الٓمٓ تَنْزِيْلُ وَهَلْ اَتٰى، وَفِي الْجُمُعَةِ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ وِاِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ.

تھے اور جمعہ کی نماز میں سورۃ جمعہ اور ''اذا جآء ك المنافقون'' پڑھتے تھے۔

۱۶۱۲/۲۴۷۶- عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ سَاَلَ النُّعْمَانَ ابْنَ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ مَعَ سُوْرَةِ الْجُمُعَةِ قَالَ هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ.

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ضحاک بن قیس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ نمازِ جمعہ میں سورۃ جمعہ کے ساتھ اور کون سی سورت پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا کہ سورۃ ''هل اتاك حديث الغاشية'' پڑھتے تھے۔

۱۶۱۳/۲۴۷۷- عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ وَّكَانَ كَاتِبًا لِّعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ مَرْوَانُ يَسْتَخْلِفُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَاسْتَخْلَفَهُ مَرَّةً فَصَلَّى الْجُمُعَةَ فَقَرَاَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ وَاِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ مَشَيْتُ اِلٰى جَنْبِهِ فَقُلْتُ اَبَا هِرٍّ قَرَاْتَ بِسُوْرَتَيْنِ قَرَاَ بِهِمَا عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَرَاَ بِهِمَا حِبِّيْ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبیداللہ بن ابورافع، جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے، کا بیان ہے کہ مروان حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنا نائب مقرر کیا کرتا تھا، ایک مرتبہ اس نے ان کو اپنا نائب مقرر کیا تو انہوں نے نمازِ جمعہ میں سورۃ جمعہ اور ''اذا جآء ك المنافقون'' پڑھی، پس جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے آپ کے پاس جا کر کہا: اے ابوہریرہ! آپ نے وہ دو سورتیں پڑھی ہیں جو حضرت علی رضی اللہ عنہ (کوفہ میں) پڑھتے تھے، انہوں نے کہا کہ ان دو سورتوں کو میرے محبوب ابوالقاسم ﷺ نے پڑھا ہے۔

۱۶۱۴/۲۴۷۸- عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِي الْعِيْدَيْنِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ، وَاِنْ وَّافَقَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَرَاَهُمَا جَمِيْعًا (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ، فَرُبَمَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فَقَرَاَ بِهَاتَيْنِ السُّوْرَتَيْنِ.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ عیدین کی نمازوں میں سورۃ ''سبح اسم ربك الاعلٰى'' اور ''هل اتاك حديث الغاشية'' پڑھتے تھے اور اگر عید جمعہ کے دن آ جاتی تو (عید اور جمعہ کی دونوں نمازوں میں) انہی دو سورتوں کو پڑھتے تھے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم ﷺ جمعہ کی نماز میں سورۃ ''سبح اسم ربك'' اور ''هل اتاك حديث الغاشية'' پڑھتے تھے اور اگر عید اور جمعہ (ایک دن میں) اکٹھے ہوتے تو آپ (ﷺ) انہی دو سورتوں کو پڑھتے تھے۔

۱۶۱۵/۲۴۷۹- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کی نماز میں سورۃ ''سبح اسم ربك الاعلٰى'' اور ''هل اتاك حديث الغاشية'' پڑھتے تھے۔

١٦- بَابُ النَّفْلِ بَعْدَ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ وَعَدَمِ وَصْلِهَا بِصَلٰوةٍ حَتّٰى يَتَكَلَّمَ اَوْ يَخْرُجَ

نمازِ جمعہ کے بعد متصل نفل نہ پڑھے حتیٰ کہ بات چیت کرے یا نکل جائے

٢٤٨٠/١٦١٦- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز جمعہ کے بعد اپنے گھر میں دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

٢٤٨١/١٦١٧- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ كَانَ اِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْجُمُعَةِ انْصَرَفَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، وَذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ.

حضرت عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب جمعہ کی نماز سے فارغ ہو جاتے تو اپنے گھر آ کر دو رکعت نماز پڑھتے تھے، اور انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے۔

٢٤٨٢/١٦١٨- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کی نماز پڑھے تو وہ اس کے بعد چار رکعات نماز پڑھے۔

٢٤٨٣/١٦١٩- وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّيْتُمُ الْجُمُعَةَ فَصَلُّوْا اَرْبَعًا، فَاِنْ عَجِلَ بِكَ شَيْءٌ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَرَكْعَتَيْنِ اِذَا رَجَعْتَ قَالَ ابْنُ اِدْرِيْسَ وَلَا اَدْرِيْ هٰذَا مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْ لَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم جمعہ کی نماز پڑھ چکو تو چار رکعات نماز پڑھو اور اگر تمہیں جلدی ہو تو دو رکعت نماز (مسجد میں) پڑھو اور دو رکعت نماز واپس (گھر) جا کر پڑھو، ابن ادریس نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ یہ (فان عجل بك) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے یا نہیں۔

٢٤٨٤/١٦٢٠- عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ فَصَلَّيْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ اَرْسَلَ اِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ، اِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلٰوةٍ حَتّٰى تَتَكَلَّمَ اَوْ تَخْرُجَ، فَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِذٰلِكَ، لَا تُوْصَلُ

حضرت سائب بن یزید کا بیان ہے کہ میں نے مقصورہ میں جمعہ کی نماز حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ پڑھی، جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے اُٹھ کر اپنی ہی جگہ پر نماز پڑھی، پس جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے گھر آئے تو مجھے بلا کر کہا: دوبارہ ایسا مت کرنا، جب تم نماز جمعہ پڑھ چکو تو جب تک تم کسی سے بات نہ کر لو یا باہر نہ نکل جاؤ، اس وقت تک تم کوئی نماز نہ پڑھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی بات کا حکم دیا ہے کہ ایک نماز کے متصل دوسری نماز نہ پڑھی جائے یہاں تک تم باہر نکل

صَلٰوۃٌ بِصَلٰوۃٍ حَتّٰی تَخْرُجَ اَوْ تَتَکَلَّمَ.

جاؤ یا بات چیت کرو۔

اَبْوَابُ الْعِیْدَیْنِ وَمَا یَتَعَلَّقُ بِهِمَا مِنْ صَلٰوۃٍ وَّغَیْرِهَا

عیدین اوران سے متعلق نماز وغیرہ کا بیان

۱- بَابُ سَبَبِ مَشْرُوْعِیَّتِهِمَا وَاسْتِحْبَابِ الْغُسْلِ وَالتَّجَمُّلِ لَهُمَا وَمُخَالَفَةِ الطَّرِیْقِ

عیدین کی مشروعیت کا سبب' غسل کا استحباب' عیدین کے لیے آراستہ ہونا اور راستہ تبدیل کرنا

۲٤٨٥/۱۶۲۱- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَلَهُمْ یَوْمَانِ یَلْعَبُوْنَ فِیْهِمَا فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی قَدْ اَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَیْرًا مِّنْهُمَا یَوْمَ الْفِطْرِ وَیَوْمَ النَّحْرِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے اوران (اہل مدینہ) کے دو دن مقرر تھے جن میں وہ زمانۂ جاہلیت میں کھیلتے تھے' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہیں ان دو دنوں کے بدلے میں ان سے بہتر دو دن عطا فرمائے ہیں' ایک عید الفطر کا دن' دوسرا عید الاضحیٰ کا دن۔

۲٤٨٦/۱۶۲۲- زعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ الْفَاكِهِ عَنْ جَدِّهِ الْفَاكِهِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ لَهُ صُحْبَةٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَغْتَسِلُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَیَوْمَ عَرَفَةَ وَیَوْمَ الْفِطْرِ وَیَوْمَ النَّحْرِ' قَالَ وَكَانَ الْفَاكِهُ ابْنُ سَعْدٍ یَّاْمُرُ اَهْلَهُ بِالْغُسْلِ فِیْ هٰذِهِ الْاَیَّامِ.

حضرت عبد الرحمٰن بن عقبہ بن فاکہہ اپنے دادا فاکہہ بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن' عرفہ کے دن' عید الفطر کے دن اور قربانی کے دن غسل کیا کرتے تھے' راوی کا بیان ہے کہ حضرت فاکہہ بن سعد (رضی اللہ عنہ) اپنے گھر والوں کو ان ایام میں غسل کرنے کا حکم دیتے تھے۔

۲٤٨٧/۱۶۲۳- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ رَاٰی حُلَّةَ سِیَرَاءَ اَوْ حَرِیْرٍ تُبَاعُ' فَقَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوِ اشْتَرَیْتَ هٰذِهٖ تَلْبَسُهَا یَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ لِلْوُفُوْدِ قَالَ اِنَّمَا یَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ.

حضرت عبد اللہ بن عمر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ریشمی حلّہ دیکھا جو بیچا جا رہا تھا تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا: اگر آپ اس (ریشمی لباس) تو خرید کر جمعہ کے دن یا وفود کے لیے زیب تن فرما لیا کریں تو اچھا ہے' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: جو شخص اس (قسم کے ریشمی لباس) کو پہنے گا' اس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں۔

۲٤٨٨/۱۶۲٤- وَعَنْهُ اَیْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَخْرُجُ اِلَی الْعِیْدَیْنِ مِنْ طَرِیْقٍ وَّیَرْجِعُ مِنْ طَرِیْقٍ اُخْرٰی.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدین کے لیے ایک راستہ سے جاتے اور دوسرے راستہ سے واپس لوٹتے۔

۲٤٨٩/۱۶۲٥- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب عیدین کے لیے جاتے تو واپسی پر دوسرا راستہ اختیار کرتے۔

خَرَجَ اِلَی الْعِيْدَيْنِ رَجَعَ فِیْ غَيْرِ الطَّرِيْقِ الَّذِیْ خَرَجَ فِيْهِ.

۲- بَابُ مَشْرُوْعِيَّةِ خُرُوْجِ النِّسَاءِ اِلَی الْعِيْدَيْنِ

عورتوں کے عیدین میں جانے کی مشروعیت

٢٤٩٠/١٦٢٦- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِی الْعِيْدَيْنِ وَيُخْرِجُ اَهْلَهٗ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدین میں تشریف لے جاتے تو اپنے گھر والوں کو بھی لے جاتے۔

٢٤٩١/١٦٢٧- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بَنَاتِهٖ وَنِسَاءَهٗ اَنْ يَّخْرُجْنَ فِی الْعِيْدَيْنِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی صاحبزادیوں اور اپنی ازواجِ مطہرات کو عیدین میں جانے کا حکم دیتے تھے۔

٢٤٩٢/١٦٢٨- عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدْ كَانَتْ تَخْرُجُ الْكَعَابُ مِنْ خِدْرِهَا لِرَسُوْلِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ فِی الْعِيْدَيْنِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عیدین میں کنواری لڑکیاں اپنے پردہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کے پیچھے نماز پڑھنے) کے لیے جاتی تھیں۔

٢٤٩٣/١٦٢٩- عَنْ اُخْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ وَجَبَ الْخُرُوْجُ عَلٰی كُلِّ ذَاتِ نِطَاقٍ.

حضرت اخت عبداللہ بن رواحہ انصاری رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر صاحب نطاق (عورت) پر عیدین میں جانا ضروری ہے۔

٢٤٩٤/١٦٣٠- عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ اَنْ نُخْرِجَ الْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَالْحُيَّضَ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ، فَاَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰی وَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِيْنَ، قَالَ قِيْلَ اَرَاَيْتَ اِحْدَاهُنَّ لَا يَكُوْنُ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ فَلْتُلْبِسْهَا اُخْتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا.

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں جوان، پردہ نشین اور حیض والی عورتوں کو لائیں، لیکن حیض والی عورتیں عید گاہ سے دور رہیں اور وہ کارِ خیر اور مسلمانوں کی دعا میں شامل رہیں، کسی نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ان میں سے کسی عورت کے پاس چادر نہیں ہوتی، اس بارے میں بتلائیں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اسے اس کی بہن اپنی چادر اوڑھ دے۔

۳- بَابُ اسْتِحْبَابِ الْاَكْلِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ فِی الْفِطْرِ دُوْنَ الْاَضْحٰی...

عید الفطر میں جانے سے پہلے کچھ کھالینا مستحب ہے، عید الاضحیٰ میں نہیں اور عیدین میں

وَالْكَلَامِ عَلٰى وَقْتِ الصَّلٰوةِ فِيْهِمَا

نماز کے وقت بات چیت کرنا

۲٤٩٥/١٦٣١- عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَنْبَانَا عَطَاءٌ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَّا يَغْدُوَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ فَلْيَفْعَلْ، قَالَ فَلَمْ اَدَعْ اَنْ آكُلَ قَبْلَ اَنْ اَغْدُوَ مُنْذُ سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَاٰكُلُ مِنْ طَرَفِ الصَّرِيْقَةِ الْاُكْلَةَ اَوْ اَشْرَبُ اللَّبَنَ اَوِ الْمَاءَ، قُلْتُ فَعَلَامَ يُؤَوَّلُ هٰذَا؟ قَالَ سَمِعَهُ اَظُنُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ كَانُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ حَتّٰى يَمْتَدَّ الضُّحٰى فَيَقُوْلُوْنَ نَطْعَمُ لِئَلَّا نَعْجَلَ عَنْ صَلَاتِنَا.

حضرت عطاء کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی شخص عید الفطر کے دن (نمازِ عید پڑھنے کے لیے) کچھ کھا کر جا سکتا ہو تو وہ ایسا کرے (یعنی کھا کر جائے)۔ حضرت عطاء کا بیان ہے کہ جب سے میں نے حضرت ابن عباس سے یہ سنا ہے کہ اس وقت سے (عیدالفطر کی نماز میں) جانے سے پہلے میں نے کھانا نہیں چھوڑا، پس میں روٹی کا ٹکڑا کھا لیتا ہوں یا دودھ پی لیتا ہوں یا پانی پی لیتا ہوں، ابن جُریج نے کہا کہ میں نے عطاء سے پوچھا کہ پھر اس قول کی کیا تاویل کی جائے گی؟ انہوں نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ حضرت ابن عباس نے اس قول کو نبی کریم ﷺ سے سنا ہے، عطاء نے کہا کہ لوگ اس وقت تک (عیدالفطر کی نماز کے لیے) نہیں نکلتے تھے جب تک کہ سورج (بلند ہو کر اس کی) روشنی پھیل نہ جاتی، وہ کہتے تھے کہ ہم کھانا کھالیں تا کہ ہم اپنی نماز میں جلدی نہ کریں (اطمینان سے نماز عید پڑھیں)۔

۲٤٩٦/١٦٣٢- عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ يَّخْرُجَ، وَكَانَ لَا يُصَلِّيْ قَبْلَ الصَّلٰوةِ، فَاِذَا قَضٰى صَلٰوتَهٗ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ عیدالفطر کے دن (نمازِ عید میں) جانے سے پہلے کھایا کرتے تھے اور نمازِ عید سے پہلے کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے اور جب نمازِ عید سے فارغ ہوتے تو دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

۲٤٩٧/١٦٣٣- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمَ الْفِطْرِ لَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى يَاْكُلَ تَمَرَاتٍ يَاْكُلُهُنَّ اَفْرَادًا (وَفِيْ لَفْظٍ وِتْرًا)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب عیدالفطر کا دن آتا تو رسول اللہ ﷺ اس وقت تک (عیدگاہ میں) تشریف نہ لے جاتے جب تک کہ طاق عدد کھجوریں نہ کھا لیتے۔

۲٤٩٨/١٦٣٤- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ (بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفِطْرِ لَا يَخْرُجُ حَتّٰى يَطْعَمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ لَا يَطْعَمُ حَتّٰى يَرْجِعَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهٖ وَفِيْهِ) وَلَا يَاْكُلُ يَوْمَ الضُّحٰى حَتّٰى يَرْجِعَ فَيَاْكُلَ مِنْ اُضْحِيَتِهٖ.

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد (حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عید الفطر کے دن (عیدگاہ میں) اس وقت تک تشریف نہ لے جاتے جب تک کہ کچھ کھا نہ لیتے اور عیدالاضحیٰ کے دن جب تک (عیدگاہ سے) واپس تشریف نہ لاتے اس وقت تک کچھ نہ کھاتے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے، البتہ اس میں ہے:) اور آپ (ﷺ) عیدالاضحیٰ کے دن (عیدگاہ سے) واپس آ کر اپنی قربانی کا گوشت کھاتے تھے۔

۲٤۹۹/۱٦۳۵- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ مَا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ یَوْمِ فِطْرٍ قَطُّ حَتّٰى یَاْكُلَ تَمَرَاتٍ، قَالَ وَكَانَ اَنَسٌ یَاْكُلُ قَبْلَ اَنْ یَخْرُجَ ثَلَاثًا، فَاِنْ اَرَادَ اَنْ یَزْدَادَ اَكَلَ خَمْسًا، فَاِنْ اَرَادَ اَنْ یَزْدَادَ اَكَلَ وِتْرًا.

حضرت عبداللہ بن ابوبکر بن انس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کے دن (نمازِ عید پڑھنے عیدگاہ میں) اس وقت تک تشریف نہ لے جاتے جب تک کہ چند (طاق عدد) کھجوریں نہ کھا لیتے، اور حضرت انس (رضی اللہ عنہ) عیدگاہ میں جانے سے پہلے تین کھجوریں کھاتے تھے، اگر زیادہ کھانے کا ارادہ ہوتا تو پانچ کھا لیتے اور اگر مزید کھانے کا ارادہ ہوتا تو طاق عدد کھجوریں کھاتے تھے۔

٤- بَابُ صَلٰوةِ الْعِیْدِ رَكْعَتَیْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَیْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ وَاتِّخَاذِ سُتْرَةٍ اَمَامَ الْاِمَامِ فِی الْمُصَلّٰى

بغیر اذان واقامت کے خطبہ سے پہلے نمازِ عید کی دو رکعتیں ہیں اور عیدگاہ میں امام کے سامنے سترہ بنانا

۲۵۰۰/۱٦۳٦- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ یَبْدَاُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَیَوْمَ الْاَضْحٰى بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ یَخْطُبُ فَتَكُوْنُ خُطْبَتُهُ الْاَمْرَ بِالْبَعْثِ وَالسَّرِیَّةِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن خطبہ سے پہلے نماز سے ابتداء کرتے (پہلے نمازِ عید پڑھتے تھے) پھر خطبہ دیتے تھے، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے خطبہ میں (جہاد کے لیے) لشکر بھیجنے کا حکم دیتے تھے۔

۲۵۰۱/۱٦۳۷- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَشْهَدُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ صَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ فِی الْعِیْدِ ثُمَّ خَطَبَ فَرَاٰى اَنَّهُ لَمْ یُسْمِعِ النِّسَاءَ فَاَتَاهُنَّ فَذَكَّرَهُنَّ وَوَعَظَهُنَّ وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تُلْقِی الْخُرْصَ وَالْخَاتَمَ وَالشَّیْءَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید میں خطبہ سے پہلے نماز پڑھی، پھر خطبہ دیا، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے خیال کیا کہ خطبہ کی آواز عورتوں تک نہیں پہنچی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان کے پاس تشریف لائے اور ان کو وعظ ونصیحت کی اور انہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا تو عورتیں بالیاں، انگوٹھیاں اور دوسری چیزیں ڈالنے لگیں۔

۲۵۰۲/۱٦۳۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعِیْدَیْنِ غَیْرَ مَرَّةٍ وَّلَا مَرَّتَیْنِ بِغَیْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کئی مرتبہ بغیر اذان اور اقامت کے عیدین کی نمازیں پڑھی ہیں۔

۲۵۰۳/۱٦۳۹- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ یَوْمَ فِطْرٍ رَكْعَتَیْنِ بِغَیْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ ثُمَّ خَطَبَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِ بِلَالٍ فَانْطَلَقَ اِلَى

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید الفطر کے دن بغیر اذان اور اقامت کے لوگوں کو دو رکعت نمازِ عید پڑھائی، پھر نماز کے بعد خطبہ دیا، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) کا ہاتھ پکڑ کر عورتوں کے پاس آئے اور انہیں خطبہ دیا، پھر عورتوں کے

النِّسَاءِ فَخَطَبَهُنَّ ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا بَعْدَ مَا قَفّٰى مِنْ عِنْدِهِنَّ اَنْ يَّاْتِيَهُنَّ فَيَاْمُرُهُنَّ اَنْ يَّتَصَدَّقْنَ .

پاس سے چلے جانے کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ ان کے پاس آئیں اور انہیں صدقہ کرنے کا حکم دیں۔

۱۶۴۰/۲۵۰۴- عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ مَوْلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ فِيْ يَوْمِ الْعِيْدِ يَقُوْلُ حِيْنَ صَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ يَا اَيُّهَا النَّاسُ كُلٌّ سُنَّةُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ .

حضرت ابن زبیر کے غلام حضرت وہب بن کیسان کا بیان ہے کہ عید کے دن جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے خطبہ سے پہلے نمازِ عید پڑھی تو میں نے ان کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! یہ سب (پہلے نماز پڑھنا پھر خطبہ پڑھنا) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے۔

۱۶۴۱/۲۵۰۵- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَشَهِدْتَ الْعِيْدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَكَانِيْ مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ لِصِغْرِيْ، قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى عِنْدَ دَارِ كَثِيْرِ بْنِ الصَّلْتِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَطَبَ لَمْ يَذْكُرْ اَذَانًا وَّلَا اِقَامَةً .

حضرت عبدالرحمن بن عابس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا آپ عید میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حاضر تھے؟ انہوں نے کہا: ہاں! اور اگر میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا قرابت دار نہ ہوتا تو میں بچہ ہونے کی وجہ سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ حاضر نہ ہوتا، ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کثیر بن صلت کے گھر کے پاس تشریف لے گئے اور دو رکعت نمازِ عید پڑھی، پھر خطبہ دیا، اور ابن عباس نے نہ اذان کا ذکر کیا اور نہ ہی اقامت کا۔

۱۶۴۲/۲۵۰۶- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ الْعِيْدَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكُلُّهُمْ صَلّٰى قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں عید میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان (رضی اللہ عنہم) کے ساتھ حاضر رہا ہوں، ان سب حضرات نے بغیر اذان اور اقامت کے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی۔

۱۶۴۳/۲۵۰۷- عَنْ اَبِيْ يَعْقُوْبَ الْخَيَّاطِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْفِطْرَ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَرْسَلَ اِلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَاَلَهُ كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ اَنْ يَّخْطُبَ فَصَلّٰى يَوْمَئِذٍ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

حضرت ابو ایوب خیاط کا بیان ہے کہ میں مدینہ منورہ میں عید الفطر کے دن حضرت مصعب بن زبیر کے ساتھ موجود تھا، انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیج کر ان سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (عید میں) کس طرح کیا کرتے تھے؟ حضرت ابوسعید نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے، پس انہوں (مصعب بن زبیر) نے اس دن خطبہ سے پہلے نماز پڑھی۔

۱۶۴۴/۲۵۰۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعِيْدَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ ثُمَّ خَطَبَنَا ثُمَّ نَزَلَ فَمَشٰى اِلَى النِّسَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں عیدین میں بغیر اذان اور اقامت کے نماز پڑھائی، پھر ہمیں خطبہ دیا، پھر منبر سے اتر کر عورتوں کی طرف چلے گئے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ صرف حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) تھے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان (عورتوں) کو

لَيْسَ مَعَهُ غَيْرُهُ، فَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي تُوْمَتَهَا وَخَاتَمَهَا إِلَى بِلَالٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ).

صدقہ کرنے کا حکم دیا تو عورتیں اپنی بالیاں اور انگوٹھیاں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی طرف پھینکنے لگیں (یعنی ان کے کپڑے میں ڈالنے لگیں)۔

فَصْلٌ فِي اتِّخَاذِ الْحَرْبَةِ يَوْمَ الْعِيْدِ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ

فصل: عیدین کے دن امام کے سامنے نیزہ گاڑھنا

۲۵۰۹/۱۶۴۵- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ يَأْمُرُ بِالْحَرْبَةِ فَتُوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّيْ إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ ثُمَّ اتَّخَذَهَا الْأُمَرَاءُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عید کے دن جب (عیدگاہ میں) تشریف لے جاتے تو نیزہ گاڑھنے کا حکم دیتے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے نیزہ گاڑھا جاتا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھاتے اور لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پیچھے ہوتے تھے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سفر میں بھی اسی طرح کرتے تھے، پھر امراء (حکام) نے اس (نیزہ) کو (عیدین وغیرہ میں اپنے ہاتھوں میں لے کر نکلنا) ضروری قرار دے دیا۔

۵- بَابُ عَدَدِ التَّكْبِيْرَاتِ فِيْ صَلٰوةِ الْعِيْدِ وَمَحَلِّهَا

نمازِ عید میں تکبیروں کی تعداد اور ان کا محل

۲۵۱۰/۱۶۴۶- عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِيْ عِيْدٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ تَكْبِيْرَةً، سَبْعًا فِي الْأُوْلٰى، وَخَمْسًا فِي الْآخِرَةِ وَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا، قَالَ أَبِيْ وَأَنَا أَذْهَبُ إِلٰى هٰذَا.

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ عید میں بارہ تکبیریں کہیں، سات تکبیریں پہلی رکعت میں اور پانچ تکبیریں دوسری رکعت میں کہیں، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نہ تو نمازِ عید سے پہلے کوئی (نفل) نماز پڑھی اور نہ ہی اس کے بعد پڑھی۔ عبداللہ بن امام احمد کہتے ہیں کہ میرے والد (امام احمد بن حنبل) نے کہا کہ میرا یہی مذہب ہے۔

۲۵۱۱/۱۶۴۷- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّكْبِيْرُ فِي الْعِيْدَيْنِ سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَخَمْسًا بَعْدَ الْقِرَاءَةِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عیدین میں (پہلی رکعت میں) قراءت سے پہلے سات تکبیریں ہیں اور (دوسری رکعت میں) قراءت کے بعد پانچ تکبیریں ہیں۔

۲۵۱۲/۱۶۴۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيْدَيْنِ سَبْعًا فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى، وَخَمْسًا فِي الْآخِرَةِ سِوَى تَكْبِيْرَتَيِ الرُّكُوْعِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدین میں رکوع کی تکبیروں کے علاوہ پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہتے تھے اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہتے تھے۔

۲۵۱۳/۱۶۴۹- عَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ

حضرت مکحول کا بیان ہے کہ مجھ سے ابو عائشہ نے حدیث بیان کی،

اَبُوْ عَائِشَةَ وَكَانَ جَلِيْسًا لِّاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ دَعَا اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ وَحُذَيْفَةَ ابْنَ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَقَالَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى؟ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى كَانَ يُكَبِّرُ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ تَكْبِيْرَهُ عَلَى الْجَنَائِزِ وَصَدَّقَهُ حُذَيْفَةُ فَقَالَ اَبُوْ عَائِشَةَ فَمَا نَسِيْتُ بَعْدَ قَوْلِهٖ تَكْبِيْرَهُ عَلَى الْجَنَائِزِ وَاَبُوْ عَائِشَةَ حَاضِرٌ سَعِيْدَ بْنَ الْعَاصِ.

اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے جلیس تھے، کہ حضرت سعید بن عاص نے حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت حذیفہ بن یمان (رضی اللہ عنہم) کو بلا کر پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ میں کس طرح تکبیریں کہتے تھے؟ حضرت ابوموسیٰ نے کہا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جنازوں پر تکبیروں کی طرح چار تکبیریں کہتے تھے تو حضرت حذیفہ نے حضرت ابوموسیٰ کی تصدیق کی، ابوعائشہ نے کہا کہ میں حضرت ابوموسیٰ کے اس قول: جنازوں پر تکبیروں کی طرح چار تکبیریں، کے بعد عیدین میں تکبیروں کی تعداد کو نہیں بھولا، اور ابوعائشہ، حضرت سعید بن عاص کے پاس موجود تھے۔

۲۵۱۴/۱۶۵۰- زعَنْ اَبِيْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فَرُّوْخَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْعِيْدَ فَكَبَّرَ سَبْعًا وَّخَمْسًا.

حضرت ابراہیم بن عبداللہ بن فروخ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے عید کی نماز پڑھی تو انہوں نے سات اور پانچ تکبیریں کہیں۔

٦- بَابُ مَا يَقْرَاُ بِهٖ فِي الْعِيْدَيْنِ

نمازِ عیدین میں کون سی سورتیں پڑھی جائیں؟

۲۵۱۵/۱۶۵۱- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْعِيْدَيْنِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدین کی نمازوں میں ''سبح اسم ربك الاعلیٰ'' اور ''هل اتاك حديث الغاشية'' پڑھتے تھے۔

۲۵۱۶/۱۶۵۲- عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَاَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْعِيْدِ؟ (وَفِيْ رِوَايَةٍ فِي الْعِيْدَيْنِ) قَالَ كَانَ يَقْرَاُ بِقٓ وَاقْتَرَبَتْ.

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدین میں کون سی سورتیں پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا: آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ''ق'' اور ''اقتربت'' پڑھتے تھے۔

۲۵۱۷/۱۶۵۳- عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِي الْعِيْدَيْنِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ وَاِنْ وَّافَقَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَرَاَ بِهِمَا جَمِيْعًا (وَفِيْ رِوَايَةٍ) فَرُبَمَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فَقَرَاَ بِهَاتَيْنِ السُّوْرَتَيْنِ.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدین کی نمازوں میں ''سبح اسم ربك الاعلیٰ'' اور ''هل اتاك حديث الغاشية'' پڑھتے تھے اور اگر عید جمعہ کے دن آ جاتی تو (عید و جمعہ کی نمازوں میں) انہی دو سورتوں کو پڑھتے تھے۔ (اور ایک روایت میں ہے:) اور اگر عید اور جمعہ (ایک دن میں) اکٹھے ہو جاتے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) انہی دو سورتوں کو پڑھتے تھے۔

۲۵۱۸/۱۶۵۴- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَ رَكْعَتَيْنِ لَا يَقْرَأُ فِيْهِمَا اِلَّا بِاُمِّ الْكِتَابِ لَمْ يَزِدْ عَلَيْهَا شَيْئًا.

نے عید کی دو رکعت نماز پڑھی اور ان دونوں رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھی، اس پر کسی چیز کا اضافہ نہ کیا۔

٧- بَابُ خُطْبَةِ الْعِيْدَيْنِ وَاَحْكَامِهَا وَوَعْظِ النِّسَاءِ وَحَثِّهِنَّ عَلَى الصَّدَقَةِ

خطبۂ عیدین اس کے احکام اور عورتوں کو وعظ ونصیحت کرنا اور ان کو صدقہ کی ترغیب دینا

٢٥١٩/١٦٥٥- عَنْ جَابِرٍ (بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) قَالَ شَهِدْتُ الصَّلٰوةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَامَ مُتَوَكِّئًا عَلٰى بِلَالٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلٰى طَاعَتِهٖ، ثُمَّ مَضٰى اِلَى النِّسَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَاَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَوَعَظَهُنَّ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَحَثَّهُنَّ عَلٰى طَاعَتِهٖ، ثُمَّ قَالَ تَصَدَّقْنَ فَاِنَّ اَكْثَرَكُنَّ حَطَبُ جَهَنَّمَ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ سِفْلَةِ النِّسَاءِ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ لِاَنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ الشَّكَاةَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ، فَجَعَلْنَ يَنْزِعْنَ حُلِيَّهُنَّ وَقَلَائِدَهُنَّ وَقِرَطَتَهُنَّ وَخَوَاتِيْمَهُنَّ يَقْذِفْنَ بِهٖ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ يَتَصَدَّقْنَ بِهٖ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں عید کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہا، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بغیر اذان اور اقامت کے خطبہ سے پہلے نماز سے ابتداء کی (یعنی سب سے پہلے نماز پڑھائی) پھر جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) سے ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کی اور انہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف رغبت دلائی، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بلال کو ساتھ لے کر عورتوں کے پاس تشریف لائے اور انہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حکم دیا اور انہیں وعظ ونصیحت کی اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور انہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف رغبت دلائی، پھر فرمایا: اے عورتو! صدقہ وخیرات کیا کرو، کیونکہ تم عورتوں کی اکثریت دوزخ کا ایندھن ہے، ایک ادنیٰ درجہ کی سیاہ رخساروں والی عورتوں نے کہا: یارسول اللہ! کیوں؟ فرمایا: اس لیے کہ تم بہت شکوے کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری کرتی ہو، پس عورتیں اپنے زیورات، اپنے ہار، بالیاں اور انگوٹھیاں اتار کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں اور صدقہ کرنے لگیں۔

٢٦٢٠/١٦٥٦- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَصَدَّقْنَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَاِنَّكُنَّ اَكْثَرُ اَهْلِ النَّارِ، فَقَامَتِ امْرَاَةٌ لَّيْسَتْ مِنْ عِلْيَةِ النِّسَاءِ فَقَالَتْ لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ لِاَنَّكُنَّ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ.

حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کیا کرو! خواہ اپنے زیورات کا صدقہ کرو، کیونکہ تم میں سے اکثریت دوزخیوں کی ہے، ایک عورت جس کا تعلق شریف طبقہ سے نہ تھا، نے اٹھ کر کہا: یارسول اللہ! کیوں؟ فرمایا: اس لیے کہ تم لعن طعن زیادہ کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری کرتی ہو۔

٢٥٢١/١٦٥٧- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْتُ الصَّلٰوةَ يَوْمَ الْفِطْرِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكُلُّهُمْ كَانَ يُصَلِّيْهَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُ بَعْدُ،

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں عید الفطر کے دن نماز عید میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ حاضر رہا ہوں تو یہ سب حضرات عید کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھتے تھے، پھر اس کے بعد خطبہ دیتے تھے۔ ابن عباس نے کہا کہ آج بھی

قَالَ فَنَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ حِيْنَ يُجَلِّسُ الرِّجَالَ بِيَدِهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ يَشُقُّهُمْ حَتّٰى جَاءَ النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَقَالَ ﴿يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا﴾ فَتَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهَا، ثُمَّ قَالَ حِيْنَ فَرَغَ مِنْهَا اَنْتُنَّ عَلٰى ذٰلِكَ؟ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ لَّمْ يُجِبْهُ غَيْرُهَا مِنْهُنَّ نَعَمْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، لَا يَدْرِيْ حَسَنٌ مَّنْ هِيَ، قَالَ فَتَصَدَّقْنَ، قَالَ فَبَسَطَ بِلَالٌ ثَوْبَهُ ثُمَّ قَالَ هَلُمَّ لَكُنَّ فِدَاكُنَّ اَبِيْ وَاُمِّيْ فَجَعَلْنَ يُلْقِيْنَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِمَ فِيْ ثَوْبِ بِلَالٍ، قَالَ ابْنُ بَكْرٍ الْخَوَاتِيْمَ (زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ) ثُمَّ اَمَرَ بِلَالًا فَجَمَعَهُ فِيْ ثَوْبٍ حَتّٰى اَمْضَاهُ.

وہ منظر میری آنکھوں کے سامنے ہے کہ جب اللہ کے نبی ﷺ منبر سے اتر کر لوگوں کو اپنے ہاتھ سے بٹھا رہے تھے، پھر آپ (ﷺ) لوگوں کی صفوں کو چیرتے ہوئے عورتوں کے پاس تشریف لائے اور آپ (ﷺ) کے ساتھ حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) تھے، آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: (ترجمہ) ''اے نبی! جب آپ کے پاس مؤمن عورتیں آ کر آپ سے اس بات پر بیعت کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی'' اس آیت کی تلاوت سے فارغ ہو کر آپ (ﷺ) نے فرمایا: کیا تم سب نے اس بات کا اقرار کر لیا؟ ان عورتوں میں سے صرف ایک عورت نے جواب دیتے ہوئے کہا: ہاں! یا نبی اللہ! حسن (نامی راوی) کہتے ہیں کہ یہ نہیں معلوم کہ وہ (ہاں کرنے والی) عورت کون تھی، پھر عورتیں صدقہ کرنے لگیں اور حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) نے اپنے کپڑا پھیلا دیا، پھر کہا: آؤ! تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں! پس وہ عورتیں اپنے چھلّے اور انگوٹھیاں اتار کر حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔ (اور ایک روایت میں یہ زیادہ ہے کہ) پھر آپ (ﷺ) نے بلال کو حکم دیا تو انہوں نے اس (صدقہ کے سامان) کو کپڑے میں اکٹھا کیا حتیٰ کہ اس کام کو پورا کر دیا۔

۲۵۲۲/۱۶۵۸- عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ، فَلَمَّا فَرَغَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ نَزَلَ فَاَتَى النِّسَاءَ فَذَكَّرَهُنَّ وَهُوَ يَتَوَكَّاُ عَلٰى يَدِ بِلَالٍ وَّبِلَالٌ بَاسِطٌ ثَوْبَهُ يُلْقِيْنَ فِيْهِ النِّسَاءُ صَدَقَةً، قَالَ تُلْقِي الْمَرْاَةُ فَتَخَهَا وَيُلْقِيْنَ قَالَ ابْنُ بَكْرٍ فَتَخَتَهَا.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عیدالفطر کے دن کھڑے ہو کر خطبہ سے پہلے نمازِ عید پڑھی، پھر لوگوں کو خطبہ دیا، جب نبی کریم ﷺ (خطبہ سے) فارغ ہو گئے تو منبر سے اترے اور عورتوں کے پاس گئے اور ان کو نصیحت کی، درآں حالیکہ آپ (ﷺ) نے حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) کے ہاتھ پر ٹیک لگائی ہوئی تھی اور حضرت بلال نے اپنا کپڑا پھیلایا ہوا تھا اور عورتیں اس میں صدقہ ڈال رہی تھیں۔ راوی کا بیان ہے کہ عورتیں (اس کپڑے میں) اپنے چھلے اور دیگر زیورات وغیرہ ڈال رہی تھیں۔

۲۵۲۳/۱۶۵۹- عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْعِيْدِ فِي الْفِطْرِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ وَّالْاَضْحٰى) فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ تَيْنِكَ الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيَسْتَقْبِلُ النَّاسَ وَهُمْ جُلُوْسٌ فَيَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا تَصَدَّقُوْا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ فَكَانَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ عید الفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن (عیدگاہ میں) تشریف لے جاتے اور لوگوں کو نمازِ عید کی دو رکعتیں پڑھاتے، پھر آگے بڑھ کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے، درآں حالیکہ لوگ بیٹھے ہوئے ہوتے اور آپ ﷺ فرماتے: لوگو! صدقہ کرو، صدقہ کرو، صدقہ کرو، لوگوں میں سے زیادہ تر عورتیں بالیوں، انگوٹھیوں اور دوسری چیزوں کا صدقہ کرتیں، اگر آپ (ﷺ) کو کہیں لشکر

اَكْثَرَ مَا يَتَصَدَّقُ مِنَ النَّاسِ النِّسَاءُ بِالْقُرْطِ وَالْخَاتَمِ وَالشَّيْءِ، فَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ فِي الْبَعْثِ ذَكَرَهُ وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ انْصَرَفَ (وَفِي رِوَايَةٍ) وَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَضْرِبَ عَلَى النَّاسِ بَعْثًا ذَكَرَهُ وَإِلَّا انْصَرَفَ.

بھیجنے کی ضرورت پیش آتی تو اس کا ذکر کرتے اور اگر اس کی ضرورت پیش نہ آتی تو واپس تشریف لے آتے۔ (اور ایک روایت میں ہے:) اگر آپ (ﷺ) لوگوں کو کسی غزوہ میں بھیجنا چاہتے تو لوگوں سے اس کا ذکر کرتے ورنہ واپس تشریف لے آتے۔

۲۵۲۴/۱۶۶۰- عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخْرَجَ مَرْوَانُ الْمِنْبَرَ فِي يَوْمِ عِيدٍ وَلَمْ يَكُنْ يُخْرَجُ بِهِ، وَبَدَأَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَكُنْ يُبْدَأُ بِهَا، قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا مَرْوَانُ خَالَفْتَ السُّنَّةَ أَخْرَجْتَ الْمِنْبَرَ يَوْمَ عِيدٍ وَلَمْ يَكُ يُخْرَجُ بِهِ فِي يَوْمِ عِيدٍ، وَبَدَأْتَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَكُ يُبْدَأُ بِهَا، قَالَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ مَنْ هٰذَا؟ قَالُوا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَالَ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَلْيَفْعَلْ، وَقَالَ مَرَّةً فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ بِيَدِهِ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ بِلِسَانِهِ فَبِقَلْبِهِ وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ.

حضرت طارق بن شہاب، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ عید کے دن مروان نے منبر نکلوایا جبکہ (اس سے پہلے) نہیں نکالا گیا تھا، اور اس نے نماز سے پہلے خطبہ شروع کیا حالانکہ خطبہ نماز سے پہلے نہیں ہوتا تھا، پس ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا: اے مروان! تم نے سنت کے خلاف کام کیا ہے، تم نے عید کے دن منبر نکلوایا حالانکہ عید کے دن اس سے پہلے منبر نہیں نکالا جاتا تھا اور تم نے نماز سے پہلے خطبہ شروع کیا جبکہ خطبہ نماز سے پہلے نہیں ہوتا تھا، راوی نے کہا کہ حضرت ابوسعید خدری (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ فلاں بن فلاں ہے، حضرت ابوسعید نے فرمایا: اس شخص پر جو چیز واجب تھی اس نے اسے ادا کر دیا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے جو شخص بُرائی کو دیکھے تو اگر وہ اسے اپنے ہاتھ سے روکنے کی طاقت رکھتا ہو تو اسے اپنے ہاتھ سے روکے، اگر وہ ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے روکے اور اگر وہ زبان سے بھی روکنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اسے دل سے بُرا جانے، اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

۲۵۲۵/۱۶۶۱- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا فِي الْمُصَلّٰى يَوْمَ أَضْحٰى فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ نُسُكِ يَوْمِكُمْ هٰذَا الصَّلٰوةُ، قَالَ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ النَّاسَ بِوَجْهِهِ وَأُعْطِيَ قَوْسًا أَوْ عَصًا فَاتَّكَأَ عَلَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَأَمَرَهُمْ وَنَهَاهُمْ وَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ عَجَّلَ ذَبْحًا فَإِنَّمَا هِيَ جَزْرَةٌ أَطْعَمَهُ أَهْلَهُ، إِنَّمَا الذَّبْحُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ، فَقَامَ إِلَيْهِ خَالِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ فَقَالَ أَنَا عَجَّلْتُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ عید الاضحیٰ کے دن ہم عیدگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور لوگوں کو سلام کیا، پھر فرمایا: تمہارے آج کے اس دن میں سب سے پہلی عبادت نماز ہے، پھر آپ (ﷺ) نے آگے بڑھ کر دو رکعت نمازِ عید پڑھائی، پھر سلام پھیرا، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ (ﷺ) کو کمان یا لاٹھی دی گئی، جس پر آپ (ﷺ) نے ٹیک لگا کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور لوگوں کو نیک کام کا حکم دیا اور برائیوں سے روکا، پھر فرمایا: تم میں سے جس شخص نے جلدی (نماز سے پہلے) قربانی کا جانور ذبح کر لیا تو وہ اس کے لیے محض گوشت ہے جو اس نے اپنے اہل و عیال کو کھلا دیا، کیونکہ قربانی نماز کے بعد ہوتی ہے، تو میرے خالو ابو بردہ

ذَبَحَ شَاتِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِيُصْنَعَ لَهَا طَعَامٌ نَجْتَمِعُ عَلَيْهِ إِذَا رَجَعْنَا وَعِنْدِيْ جَذَعَةٌ مِّنْ مَّعْزٍ هِيَ أَوْفَى مِنَ الَّذِيْ ذَبَحْتُ أَفَتُغْنِي عَنِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ نَعَمْ، وَلَنْ تُغْنِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ قَالَ ثُمَّ قَالَ يَا بِلَالُ، قَالَ فَمَشٰى وَاتَّبَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَتَى النِّسَاءَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسْوَانِ تَصَدَّقْنَ، اَلصَّدَقَةُ خَيْرٌ لَّكُنَّ، قَالَ فَمَا رَأَيْتُ يَوْمًا قَطُّ أَكْثَرَ خَدَمَةً مَّقْطُوْعَةً وَّقِلَادَةً وَّقُرْطًا مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ.

بن نیار اُٹھ کر آپ (ﷺ) کے پاس گئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے اپنی بکری کو ذبح کرنے میں جلدی کی ہے (نمازِ عید سے پہلے ہی ذبح کرلیا ہے) تاکہ ہمارے لیے کھانا تیار ہو جائے اور ہم لوٹتے ہی اس پر اکٹھے ہو جائیں، اب میرے پاس بکری کا بچہ ہے جو اس کے برابر ہے جس کو میں نے ذبح کیا ہے، تو یارسول اللہ! کیا وہ مجھے کافی ہوگا؟ فرمایا: ہاں! مگر تمہارے بعد کسی کو کفایت نہیں کرے گا؟ پھر فرمایا: اے بلال! پس حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) چل پڑے اور رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے پیچھے چلتے رہے یہاں تک کہ عورتوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے عورتوں کی جماعت! تم صدقہ کرو، صدقہ کرنا تمہارے لیے بہتر ہے، حضرت براء کا بیان ہے کہ میں نے اس دن سے زیادہ کسی دن عورتوں کو ہار اور بالیاں صدقہ کرتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔

۲۵۲۶/۱۶۶۲- عَنْ أَبِيْ عُبَيْدٍ مَّوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَزْهَرَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا وَّعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُصَلِّيَانِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى ثُمَّ يَنْصَرِفَانِ يُذَكِّرَانِ النَّاسَ قَالَ وَسَمِعْتُهُمَا يَقُوْلَانِ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صِيَامِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ قَالَ وَسَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّبْقٰى مِنْ نُسُكِكُمْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ بَعْدَ ثَلَاثٍ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ ثُمَّ شَهِدْتُهُ مَعَ عَلِيٍّ فَصَلّٰى قَبْلَ أَنْ يَّخْطُبَ بِلَا أَذَانٍ وَّلَا إِقَامَةٍ، ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهٰى أَنْ تَأْكُلُوْا نُسُكَكُمْ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَلَا تَأْكُلُوْهَا بَعْدُ.

حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر کے غلام ابوعبیدہ کا بیان ہے کہ میں نے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ نمازِ عید پڑھاتے، پھر واپس لوٹ کر لوگوں کو وعظ و نصیحت کرتے اور میں نے ان دونوں کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دو دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے، اور میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ تمہاری قربانی میں سے کوئی چیز تین دن کے بعد تمہارے پاس باقی رہ جائے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے:) انہوں نے بیان کیا کہ پھر میں اس (عیدالاضحیٰ کے) دن حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ حاضر رہا تو انہوں نے بغیر اذان اور اقامت کے خطبہ سے پہلے نمازِ عید پڑھی، پھر خطبہ دیا، پھر فرمایا: اے لوگو! رسول اللہ ﷺ نے قربانی کا گوشت تین رات (و دن) کے بعد کھانے سے منع فرمایا ہے، سو تم اس (قربانی کے گوشت) کو تین دنوں کے بعد نہ کھایا کرو۔

۸- بَابُ وُقُوْفِ الْإِمَامِ لِلنَّاسِ بَعْدَ انْصِرَافِهِمْ مِنْ صَلٰوةِ الْعِيْدِ وَالنَّظْرِ إِلَيْهِمْ وَمَا جَاءَ فِي التَّهْنِئَةِ بِالْعِيْدِ

نمازِ عید سے فراغت کے بعد امام کا لوگوں کے لیے کھڑا ہونا اور ان کو جاتے ہوئے دیکھنا اور عید کی مبارک دینا

۲۵۲۷/۱۶۶۳- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ

حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عید

التَّيْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا فِي السُّوْقِ يَوْمَ الْعِيْدِ يَنْظُرُ وَالنَّاسُ يَمُرُّوْنَ.

کے دن دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ بازار میں کھڑے ہوکر (لوگوں کو) دیکھ رہے تھے اور لوگ گزر رہے تھے۔

۹- بَابُ الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْعِيْدِ وَبَعْدَهَا

نمازِ عید سے پہلے اور بعد میں نفل نماز پڑھنا

١٦٦٤/٢٥٢٨- عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمَ عِيْدٍ فَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا فَذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ.

حضرت ابوبکر بن حفص کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عید کے دن (عیدگاہ) گئے تو انہوں نے نہ تو نمازِ عید سے پہلے کوئی نماز پڑھی اور نہ ہی اس کے بعد نماز پڑھی اور انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے اسی طرح کیا تھا۔

١٦٦٥/٢٥٢٩- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ فِطْرٍ لَّمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَجَعَلَ يَقُوْلُ تَصَدَّقْنَ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِيْ خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ عیدالفطر کے دن رسول اللہ ﷺ (عیدگاہ) تشریف لے گئے تو آپ (ﷺ) نے نمازِ عید سے پہلے کوئی نماز نہ پڑھی اور نہ ہی اس کے بعد نماز پڑھی، پھر آپ (ﷺ) عورتوں کے پاس تشریف لائے اور آپ (ﷺ) کے ساتھ حضرت بلال تھے، اور آپ (ﷺ) عورتوں کو فرمانے لگے کہ تم صدقہ کرو! تو عورتیں اپنی بالیاں اور ہار (حضرت بلال کے کپڑے میں) ڈالنے لگیں۔

١٦٦٦/٢٥٣٠- عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ، وَكَانَ لَا يُصَلِّيْ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَإِذَا قَضٰى صَلٰوتَهُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن (عیدگاہ) تشریف لے جانے سے پہلے کچھ نہیں کھاتے تھے اور نمازِ عید سے پہلے کوئی (نفل) نماز نہیں پڑھتے تھے، اور جب نماز سے فارغ ہو جاتے تو دو رکعت نماز پڑھتے۔

۱۰- بَابُ الضَّرْبِ بِالدُّفِّ وَاللَّعْبِ يَوْمَ الْعِيْدِ

عید کے دن دف بجانا اور کھیلنا

١٦٦٧/٢٥٣١- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ الْحَبَشَةَ كَانُوْا يَلْعَبُوْنَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ قَالَتْ فَاطَّلَعْتُ مِنْ فَوْقِ عَاتِقِهِ فَطَأْطَأَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ مَنْكِبَيْهِ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِ عَاتِقِهِ حَتّٰى شَبِعْتُ ثُمَّ انْصَرَفْتُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عید کے دن رسول اللہ ﷺ کے قریب (مسجد میں) حبشی کھیل رہے تھے تو میں نے آپ (ﷺ) کے کندھے کے اوپر سے (انہیں) جھانک کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے میری خاطر اپنے کندھوں کو جھکا لیا تو میں آپ (ﷺ) کے اوپر سے انہیں دیکھنے لگی حتیٰ کہ میں (ان کو دیکھنے سے) سیر ہو گئی اور واپس لوٹ گئی۔

١٦٦٨/٢٥٣٢- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ

حضرت عروہ بن زبیر، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِيْ اَيَّامِ مِنًى تَضْرِبَانِ بِدُفَّيْنِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسَجًّى عَلَيْهِ بِثَوْبِهِ فَانْتَهَرَهُمَا فَكَشَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجْهَهُ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ، وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِيْ بِرِدَائِهِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَى الْحَبَشَةِ يَلْعَبُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا اَسْاَمُ فَاَقْعُدُ فَاقْدُرُوْا قَدْرَ الْجَارِيَةِ الْحَدِيْثَةِ السِّنِّ الْحَرِيْصَةِ عَلَى اللَّهْوِ.

کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایام منٰی میں ان کے پاس آئے اور اس وقت ان کے پاس دولڑکیاں دف بجا رہی تھیں (اور گانا گا رہی تھیں) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اوپر کپڑا اوڑھے لیٹے ہوئے تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان (لڑکیوں) کو ڈانٹا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چہرۂ انور سے کپڑا ہٹا کر فرمایا: ابوبکر! ان کو چھوڑو! یہ عید کے دن ہیں' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنی چادر میں چھپایا ہوا تھا اور میں حبشیوں کو مسجد میں کھیلتے ہوئے دیکھ رہی تھی حتیٰ کہ میں اکتا کر بیٹھ گئی' سوتم خود اندازہ کرلو کہ جوان کم سن لڑکی جو کھیل کود کی شوقین ہو' وہ کتنی دیر کھیل دیکھ سکتی ہے۔

٢٥٣٣/١٦٦٩- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا يَوْمَ فِطْرٍ اَوْ اَضْحٰى وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ تَضْرِبَانِ بِدُفَّيْنِ فَانْتَهَرَهُمَا اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْنَا يَا اَبَابَكْرٍ، اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا، وَاِنَّ عِيْدَنَا هٰذَا الْيَوْمُ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ وَعِنْدَنَا جَارِيَتَانِ تَذْكُرَانِ يَوْمَ بُعَاثَ يَوْمٌ قُتِلَ فِيْهِ صَنَادِيْدُ الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ عِبَادَ اللّٰهِ اَمَزْمُوْرُ الشَّيْطَانِ ؟ عِبَادُ اللّٰهِ اَمَزْمُوْرُ الشَّيْطَانِ ؟ عِبَادَ اللّٰهِ اَمَزْمُوْرُ الشَّيْطَانِ؟ قَالَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا، وَاِنَّ الْيَوْمَ عِيْدُنَا.

حضرت عروہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ عید الفطر یا عید الاضحیٰ کے دن ان کے پاس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تشریف فرما تھے اور ان کے پاس دولڑکیاں دف بجا کر گا رہی تھیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں ڈانٹا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! ہمیں چھوڑو! کیونکہ ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ آج کا دن ہماری عید ہے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے:) فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ عید کے دن ہمارے پاس آئے اور اس وقت ہمارے پاس دولڑکیاں جنگ بعاث کے اس دن کا ذکر کر رہی تھیں جس دن اَوس وخزرج کے بڑے بڑے لوگ مارے گئے تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ کے بندوں کے گھر میں شیطان کے ساز ہیں؟ کیا اللہ تعالیٰ کے بندوں کے گھر میں شیطان کے ساز ہیں؟ کیا اللہ تعالیٰ کے بندوں کے گھر میں شیطان کے ساز ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور آج ہماری عید ہے۔

٢٥٣٤/١٦٧٠- عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ حُسَيْنٍ قَالَ كَانَ يَوْمٌ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ يَلْعَبُوْنَ فَدَخَلْتُ عَلَى الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ عَلٰى مَوْضِعِ فِرَاشِيْ هٰذَا وَعِنْدِيْ جَارِيَتَانِ تَنْدُبَانِ اٰبَائِي الَّذِيْنَ قُتِلُوْا يَوْمَ

حضرت حماد بن سلمہ' حضرت ابوحسین سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ اہل مدینہ کا ایک دن کھیل کود کے لیے مقرر تھا جس میں وہ کھیلتے تھے' میں ایک مرتبہ حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ کہنے لگیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے اس بستر کی اس جگہ پر جلوہ افروز ہوئے اور میرے پاس دولڑکیاں دف بجا رہی تھیں اور گانے میں میرے ان آباء

بَدْرٍ تَضْرِبَانِ بِالدُّفُوْفِ، وَقَالَ عَفَّانُ مَرَّةً بِالدُّفِّ فَقَالَتَا فِيْمَا تَقُوْلَانِ:

وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا يَكُوْنُ فِيْ غَدٍ

فَقَالَ أَمَّا هٰذَا فَلَا تَقُوْلَاهُ

کے اوصاف بیان کر رہی تھیں جو جنگ بدر کے دن مارے گئے تھے اور گاتے ہوئے انہوں نے یہ بھی کہا:

ہم میں ایسے نبی موجود ہیں جو یہ جانتے ہیں کہ کل کیا ہوگا' یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم ایسی بات نہ کہو۔

۲۵۳۵/۱۶۷۱- عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا مِنْ شَيْءٍ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ إِلَّا شَيْئًا وَاحِدًا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَلَّسُ لَهُ يَوْمَ الْفِطْرِ، قَالَ جَابِرٌ هُوَ اللَّعِبُ.

حضرت جابرؒ حضرت عامر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک کی ہر چیز کو دیکھا ہے سوائے ایک چیز کے کہ عید الفطر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے دف بجائی جاتی تھی' اور لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سامنے کھیلتے تھے۔

۱۱- بَابُ الْحَثِّ عَلَى الذِّكْرِ وَالطَّاعَةِ وَالتَّكْبِيْرِ لِلْعِيْدَيْنِ وَفِيْ أَيَّامِ الْعَشْرِ وَأَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

عیدین کے موقع پر ذکر وعبادت کی ترغیب اور ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں اور ایام تشریق کی فضیلت وحکم

۲۵۳۶/۱۶۷۲- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهَا أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ يَعْنِيْ أَيَّامَ الْعَشْرِ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، ثُمَّ لَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنوں میں سے کوئی دن ایسا نہیں ہے جس میں نیک عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان دس دنوں (یعنی ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں) کے مقابلہ میں زیادہ پسندیدہ ہو' لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے سے بھی نہیں؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے سے بھی نہیں' سوائے اس شخص کے جو اپنی جان و مال لے کر نکلا' پھر کوئی چیز واپس لے کر نہ لوٹا۔

۲۵۳۷/۱۶۷۳- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ مِثْلُهُ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث سابق کی مثل روایت کیا ہے۔

۲۵۳۸/۱۶۷۴- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ أَيَّامٍ أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَلَا أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ الْعَمَلِ فِيْهِنَّ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ، فَأَكْثِرُوْا فِيْهِنَّ مِنَ التَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ذوالحجہ کے پہلے دس دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک باقی تمام دنوں کے مقابلہ میں زیادہ عظمت والے ہیں اور ان (دس دنوں) میں نیک عمل کرنا اس کے نزدیک باقی تمام دنوں کی بہ نسبت زیادہ پسندیدہ ہے' سو تم ان (دس دنوں) میں کثرت سے ''لا الٰہ الا اللّٰہ''، ''اللّٰہ اکبر'' اور ''الحمد للّٰہ'' کا ذکر کرو۔

۲۵۳۹/۱۶۷۵- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ اَیَّامُ طُعْمٍ وَّذِكْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی، وَقَالَ مَرَّةً اَیَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایامِ تشریق کھانے، پینے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے دن ہیں۔

۲۵۴۰/۱۶۷۶- عَنْ نُبَیْشَةَ الْهُذَلِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ اَیَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

حضرت نبیشہ ہُذلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایامِ تشریق (قربانی کے دن) کھانے، پینے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے دن ہیں۔

اَبْوَابُ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ

نمازِ کسوف کا بیان

۱- بَابُ مَشْرُوْعِیَّةِ الصَّلٰوةِ لَهَا وَكَیْفَ یُنَادٰی بِهَا

نمازِ کسوف کی مشروعیت اور اس کی نماز کے اعلان کی کیفیت

۲۵۴۱/۱۶۷۷- عَنْ زِیَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِیْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِیْمُ فَقَالَ النَّاسُ انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ اِبْرَاهِیْمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ لَا یَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیَاتِهٖ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْهُ فَادْعُوا اللّٰهَ وَصَلُّوْا حَتّٰی تَنْكَشِفَ.

حضرت زیاد بن علاقہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں جس دن حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے، اس دن سورج کو گرہن لگ گیا تو لوگوں نے کہا کہ حضرت ابراہیم کی وفات کی وجہ سے سورج کو گرہن لگا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، انہیں نہ تو کسی کی موت کی وجہ سے گرہن لگتا ہے اور نہ ہی کسی کی حیات کی وجہ سے گرہن لگتا ہے، پس جب تم اس کو دیکھو تو تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور نماز پڑھو یہاں تک کہ وہ کھل جائے۔

۲۵۴۲/۱۶۷۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اِذَا خَسَفَا اَوْ اَحَدُهُمَا، فَاِذَا رَاَیْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰی یَنْجَلِیَ خُسُوْفُ اَیِّهِمَا خَسَفَ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب سورج اور چاند کو گرہن لگ جائے یا ان میں سے کسی ایک کو گرہن لگ جائے تو تم اس کو دیکھ کر نماز پڑھو حتیٰ کہ ان کا گرہن کھل جائے (اور وہ روشن ہو جائیں)۔

۲۵۴۳/۱۶۷۹- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا یَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیَاتِهٖ وَلٰكِنَّهُمَا اٰیَةٌ مِّنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی، فَاِذَا رَاَیْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سورج اور چاند کو نہ تو کسی کی موت کی وجہ سے گرہن لگتا ہے اور نہ ہی کسی کی زندگی کی وجہ سے گرہن لگتا ہے، لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، سو جب تم ان کو (گرہن لگا ہوا) دیکھو تو نماز پڑھو۔

۲۵۴۴/۱۶۸۰- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ كُنَّا نَرَى الْاٰيَاتِ فِيْ زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَرَكَاتٍ وَّاَنْتُمْ تَرَوْنَهَا تَخْوِيْفًا.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں نشانیوں میں برکتیں دیکھتے تھے جبکہ تم ان میں گھبراہٹ دیکھتے ہو۔

۲۵۴۵/۱۶۸۱- عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ، قَالَ يَزِيْدُ(اَحَدُ الرُّوَاةِ) وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰى، فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَصَلُّوْا.

حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سورج اور چاند کو کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا اور نہ ہی کسی کی زندگی کی وجہ سے گرہن لگتا ہے، لیکن یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، سو جب تم انہیں (گرہن لگا ہوا) دیکھو تو نماز پڑھو۔

۲۵۴۶/۱۶۸۲- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهُ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ جَامِعَةً فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ سَجْدَةٍ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ سَجْدَةٍ ثُمَّ جُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا سَجَدْتُ سُجُوْدًا قَطُّ وَلَا رَكَعْتُ رُكُوْعًا قَطُّ اَطْوَلَ مِنْهُ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص (رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا تو باجماعت نماز پڑھنے کا اعلان کیا گیا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رکعت میں دو رکوع کیے، پھر اٹھ کر دوسری رکعت میں دو رکوع کیے، پھر سورج روشن ہو گیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نمازِ کسوف سے زیادہ لمبا نہ کبھی سجدہ کیا اور نہ کبھی رکوع کیا۔

۲۵۴۷/۱۶۸۳- عَنْ اَبِيْ حَفْصَةَ مَوْلٰى عَائِشَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهُ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَاَمَرَ فَنُوْدِيَ اَنِ الصَّلٰوةَ جَامِعَةً فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ فِيْ صَلٰوتِهِ، قَالَتْ فَاَحْسَبُهُ قَرَاَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ فَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ قَامَ مِثْلَ مَا قَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ ثُمَّ رَكَعَ فَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ سَجْدَةٍ ثُمَّ جَلَسَ وَجُلِّيَ عَنِ الشَّمْسِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں جب سورج کو گرہن لگ گیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے وضو کیا اور نماز کے اعلان کا حکم دیا تو باجماعت نماز پڑھنے کا اعلان کیا گیا، پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور اپنی نماز میں لمبا قیام کیا، میرے خیال میں اس (رکعت) میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سورۂ بقرہ پڑھی، پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا، پھر ''سمع اللّٰہ لمن حمدہ'' کہہ کر اتنی دیر تک کھڑے رہے جتنی دیر قیام کیا تھا اور سجدہ نہ کیا، پھر رکوع کیا اور سجدہ کیا، پھر کھڑے ہو کر اسی طرح کیا جس طرح پہلے کیا تھا، پھر دوسری رکعت میں دو رکوع کیے، پھر (تشہد میں) بیٹھے اور سورج روشن ہو گیا۔

۲- بَابُ الْقِرَاءَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ وَهَلْ تَكُوْنُ سِرًّا اَوْ جَهْرًا

نمازِ کسوف میں قراءت بلند آواز سے ہو گی یا آہستہ؟

٢٥٤٨/١٦٨٤- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُسُوْفَ (وَفِيْ لَفْظٍ صَلٰوةَ الْخُسُوْفِ) فَلَمْ اَسْمَعْ مِنْهُ فِيْهَا حَرْفًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سورج گرہن کی نماز (اور ایک روایت میں ہے: چاند گرہن کی نماز) پڑھی تو میں نے اس (نماز) میں آپ (ﷺ) سے قرآن کا ایک حرف بھی نہیں سنا۔

٢٥٤٩/١٦٨٥- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَصِفُ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ فِي الْكُسُوْفِ، قَالَ فَقَامَ بِنَا كَاَطْوَلِ مَا قَامَ بِنَا فِيْ صَلٰوةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا، ثُمَّ رَكَعَ كَاَطْوَلِ مَا رَكَعَ بِنَا فِيْ صَلٰوةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی سورج گرہن کی نماز کا طریقہ بتاتے ہوئے فرمایا کہ حضور اقدس ﷺ نے ہمیں (نمازِ کسوف) میں اتنا لمبا قیام کرایا کہ اتنا زیادہ لمبا قیام کسی نماز میں کبھی نہیں کرایا اور اس قیام میں ہم نے آپ (ﷺ) کی قراءت کی آواز نہیں سنی، پھر آپ (ﷺ) نے رکوع کیا اور ہمیں اتنا لمبا رکوع کرایا کہ اتنا زیادہ لمبا رکوع کسی نماز میں کبھی نہیں کرایا اور ہم نے آپ (ﷺ) کی آواز نہیں سنی، پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا۔

٢٥٥٠/١٦٨٦- عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُصَلّٰى فَكَبَّرَ وَكَبَّرَ النَّاسُ، ثُمَّ قَرَاَ فَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ وَاَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ قَامَ فَقَرَاَ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ، ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ فِي الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ اَلْحَدِيْثَ.

حضرت عروہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا تو نبی کریم ﷺ مصلّے پر تشریف لائے اور تکبیر کہی اور لوگوں نے بھی تکبیر کہی، پھر بلند آواز سے قراءت کی اور لمبا قیام کیا، پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا، پھر رکوع سے سر اٹھا کر ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہا، پھر کھڑے رہے اور لمبی قراءت کی، پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا، پھر رکوع سے سر اُٹھایا، پھر سجدہ کیا، پھر کھڑے ہو کر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کیا، پھر (نماز سے فارغ ہو کر) فرمایا: بلاشبہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، انہیں کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا اور نہ ہی کسی کی زندگی کی وجہ سے گرہن لگتا ہے۔

٣- بَابٌ مَّنْ رَّوٰى اَنَّهَا رَكْعَتَانِ كَالرَّكْعَاتِ الْمُعْتَادَةِ

جس نے یہ روایت کیا کہ نمازِ کسوف کی دو رکعتیں اور معروف چار رکوع ہیں

٢٥٥١/١٦٨٧- عَنْ مَّحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جس دن (حضور ﷺ کے صاحبزادے) حضرت ابراہیم (رضی اللہ عنہ) فوت ہوئے، اس دن سورج کو گرہن لگ گیا تو لوگوں نے کہا کہ حضرت ابراہیم کی موت کی وجہ سے سورج کو گرہن لگا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، یاد رکھو! ان کو نہ تو کسی کی موت کی

آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، أَلَا وَإِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا كَذٰلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى الْمَسَاجِدِ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ فِيمَا نُرٰى بَعْضَ الٓرٰ كِتَابٌ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ اعْتَدَلَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الْأُولٰى.

وجہ سے گرہن لگتا ہے اور نہ ہی کسی کی زندگی کی وجہ سے گرہن لگتا ہے' سو جب تم ان کو گرہن لگا ہوا دیکھو تو مسجدوں میں جا کر نماز پڑھو' پھر آپ (ﷺ) نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی' ہمارے خیال کے مطابق آپ (ﷺ) نے اس میں ''الر کتاب'' کی چند آیات پڑھیں' پھر رکوع کیا' پھر سیدھے کھڑے ہوئے' پھر دو سجدے کیے' پھر کھڑے ہو کر اس طرح کیا جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا۔

۲۵۵۲/۱۶۸۸- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ لَيْسَ بِرَاكِعٍ ثُمَّ رَكَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ رَفَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَسْجُدُ، ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ جَلَسَ فَلَمْ يَكَدْ يَسْجُدُ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ كَمَا فَعَلَ فِي الْأُولٰى وَجَعَلَ يَنْفُخُ فِي الْأَرْضِ وَيَبْكِي وَهُوَ سَاجِدٌ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، وَجَعَلَ يَقُولُ رَبِّ لِمَ تُعَذِّبُهُمْ وَأَنَا فِيهِمْ رَبِّ لِمَ تُعَذِّبُنَا وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ وَقَضٰى صَلٰوتَهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِذَا كَسَفَ أَحَدُهُمَا فَافْزَعُوا إِلَى الْمَسَاجِدِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ حَتّٰى لَوْ أَشَاءُ لَتَعَاطَيْتُ بَعْضَ أَغْصَانِهَا وَعُرِضَ عَلَيَّ النَّارُ حَتّٰى إِنِّي لَأُطْفِئُهَا خَشْيَةَ أَنْ تَغْشَاكُمْ، وَرَأَيْتُ فِيهَا امْرَأَةً مِنْ حِمْيَرَ سَوْدَاءَ طَوَّالَةً تُعَذَّبُ بِهِرَّةٍ لَهَا تَرْبِطُهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَا تَدَعُهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ كُلَّمَا أَقْبَلَتْ نَهَشَتْهَا وَكُلَّمَا أَدْبَرَتْ نَهَشَتْهَا وَرَأَيْتُ فِيهَا أَخَا بَنِي دَعْدَعٍ وَرَأَيْتُ صَاحِبَ الْمِحْجَنِ مُتَّكِئًا فِي النَّارِ عَلٰى مِحْجَنِهِ كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهِ،

حضرت عبداللہ بن عمرو (بن عاص رضی اللہ عنہما) کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا تو آپ (ﷺ) نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ (ﷺ) کے ساتھ کھڑے ہو گئے' پس آپ (ﷺ) نے لمبا قیام کیا حتیٰ کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ (ﷺ) رکوع نہیں کریں گے' پھر آپ (ﷺ) نے رکوع کیا اور لمبا رکوع ہونے کی وجہ سے گمان ہوا کہ رکوع سے اپنا سر نہیں اُٹھائیں گے' پھر رکوع سے سر اُٹھایا تو گمان ہوا کہ سجدہ نہیں کریں گے' پھر لمبا سجدہ کیا تو گمان ہوا کہ سجدہ سے سر نہیں اُٹھائیں گے' پھر بیٹھے تو لمبا جلسہ ہونے کی وجہ سے گمان ہوا کہ دوسرا سجدہ نہیں کریں گے' پھر دوسرا سجدہ لمبا کیا تو گمان ہوا کہ سجدہ سے سر نہیں اُٹھائیں گے' پھر دوسری رکعت میں اسی طرح کیا جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا' اور آپ (ﷺ) دوسری رکعت کے سجدہ میں زمین پر پھونکیں مارنے لگے اور رونے لگے اور کہنے لگے: اے میرے پروردگار! تو ان کو عذاب کیونکر دے گا جبکہ میں ان میں موجود ہوں' اے میرے پروردگار! تو ہمیں عذاب کیونکر دے گا جبکہ ہم تجھ سے مغفرت طلب کر رہے ہیں' پس آپ (ﷺ) نے (سجدے سے) سر اُٹھایا تو سورج روشن ہو چکا تھا' اور جب آپ (ﷺ) نے نماز پوری کر لی تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی' پھر فرمایا: اے لوگو! بلاشبہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں' سو جب ان میں سے کسی کو گرہن لگ جائے تو تم مسجدوں کی طرف رخ کرو' اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! یقیناً مجھ پر جنت پیش کی گئی حتیٰ کہ اگر میں چاہتا تو اس کی بعض شاخیں توڑ لیتا' اور مجھ پر دوزخ پیش کی گئی حتیٰ کہ میں اس خدشہ سے اس کو بجھانے لگا کہ کہیں وہ تم کو ڈھانپ نہ لے' اور میں نے اس (دوزخ) میں حمیر قبیلہ کی ایک سیاہ و لمبی عورت کو دیکھا جسے بلی کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا' اس عورت نے بلی کو باندھ دیا تھا' نہ اسے کچھ کھلایا نہ

فَإِذَا عَلِمُوْا بِهٖ قَالَ لَسْتُ اَنَا اَسْرِقُكُمْ، اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِيْ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهٖ وَفِيْهِ) وَعُرِضَ عَلَيَّ النَّارُ فَجَعَلْتُ اَنْفُخُ خَشْيَةَ اَنْ يَّغْشَاكُمْ حَرُّهَا، وَرَاَيْتُ فِيْهَا سَارِقَ بَدَنَتَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ.

پلایا اور نہ ہی اسے چھوڑا تا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑوں میں سے کچھ کھا لیتی (حتیٰ کہ وہ بلی بھوک کی وجہ سے مرگئی) اور وہ بلی جب آتی تو اسے نوچتی اور جب وہ جانے لگتی تو اسے نوچتی، اور میں نے اس (دوزخ) میں بنو دعدع کے بھائی کو دیکھا، اور میں نے اس میں ایک خمدار لکڑی والے کو دیکھا جو آگ میں اپنی خمدار لکڑی کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھا، وہ اپنی خمدار لکڑیوں سے حاجیوں کا سامان چرایا کرتا تھا، اور جب حاجیوں کو معلوم ہو جاتا کہ وہ چوری کر رہا ہے تو وہ کہتا کہ میں تمہارا چور نہیں ہوں، یہ (تمہارا سامان) میری خمدار لکڑی کے ساتھ لٹک گیا ہوگا۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے، البتہ اس میں ہے:) اور مجھ پر دوزخ پیش کی گئی تو میں اس خوف سے پھونکیں مارنے لگا کہ کہیں اس کی تپش تم کو ڈھانپ نہ لے، اور میں نے اس (دوزخ) میں اللہ کے رسول ﷺ کے دو اونٹوں کے چور کو دیکھا۔

۲۵۵۳/۱۶۸۹- عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ نَحْوًا مِّنْ صَلٰوتِكُمْ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ قَالَ حَجَّاجٌ مِّثْلَ صَلٰوتِنَا.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سورج گرہن میں تمہاری نماز کے رکوع وسجود کی طرح نماز پڑھائی۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے:) انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا تو آپ (ﷺ) نے نماز پڑھائی اور رسول اللہ ﷺ ہماری نماز کی طرح رکوع اور سجود کرتے تھے۔

۲۵۵۴/۱۶۹۰- عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبَّادٍ الْعَبْدِيِّ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ قَالَ شَهِدْتُ يَوْمًا خُطْبَةً لِّسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَذَكَرَ فِيْ خُطْبَتِهٖ حَدِيْثًا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَيْنَا اَنَا وَغُلَامٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ نَرْمِيْ فِيْ غَرَضَيْنِ لَنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ قِيْدَ رُمْحَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ فِيْ عَيْنِ النَّاظِرِ اسْوَدَّتْ حَتّٰى اٰضَتْ كَاَنَّهَا تَنُّوْمَةٌ، قَالَ فَقَالَ اَحَدُنَا لِصَاحِبِهٖ انْطَلِقْ بِنَا اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَاللّٰهِ لَيُحْدِثَنَّ شَاْنُ هٰذِهِ الشَّمْسِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ

حضرت ثعلبہ بن عباد عبدی بصری کا بیان ہے کہ میں ایک دن حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے خطبہ میں حاضر تھا اور انہوں نے اپنے خطبہ میں رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث بیان کی اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک مرتبہ میں اور ایک انصاری لڑکا اپنے اپنے نشانوں میں تیراندازی کر رہے تھے، حتیٰ کہ جب سورج دو یا تین نیزے بلند ہوا تو اچانک سیاہ ہوگیا جو دیکھنے والے کو تنومہ نامی سیاہ بوٹی کی طرح سیاہ نظر آتا تھا، ہم میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ چلو! ہم مسجد میں چلتے ہیں، اللہ کی قسم! اس سورج کا واقعہ رسول اللہ ﷺ کی امت میں ضرور کوئی بات پیدا کرے گا، پس ہم جلدی جلدی مسجد کی طرف گئے تو اچانک آپ (ﷺ) ہمیں نظر آئے اور رسول اللہ ﷺ جب

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُمَّتِهِ حَدَثًا قَالَ فَدَفَعْنَا اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا هُوَ بَارِزٌ قَالَ وَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجَ اِلَى النَّاسِ فَاسْتَقْدَمَ فَقَامَ بِنَا كَاَطْوَلِ مَا قَامَ بِنَا فِيْ صَلٰوةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ثُمَّ رَكَعَ كَاَطْوَلِ مَا رَكَعَ بِنَا فِيْ صَلٰوةٍ قَطُّ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ فَوَافَقَ تَجَلِّي الشَّمْسِ جُلُوْسَهُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، قَالَ زُهَيْرٌ (اَحَدُ الرُّوَاةِ) حَسِبْتُهُ قَالَ فَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَشَهِدَ اَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ، ثُمَّ قَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ قَصَّرْتُ عَنْ شَيْءٍ مِنْ تَبْلِيْغِ رِسَالَاتِ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ لِمَا اَخْبَرْتُمُوْنِيْ ذَاكَ فَبَلَّغْتُ رِسَالَاتِ رَبِّيْ كَمَا يَنْبَغِيْ لَهَا اَنْ تُبَلَّغَ، وَاِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ بَلَّغْتُ رِسَالَاتِ رَبِّيْ لِمَا اَخْبَرْتُمُوْنِيْ ذَاكَ، قَالَ فَقَامَ رِجَالٌ فَقَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ رِسَالَاتِ رَبِّكَ وَنَصَحْتَ لِاُمَّتِكَ وَقَضَيْتَ الَّذِيْ عَلَيْكَ ثُمَّ سَكَتُوْا ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ رِجَالًا يَزْعُمُوْنَ اَنَّ كُسُوْفَ هٰذِهِ الشَّمْسِ وَكُسُوْفَ هٰذَا الْقَمَرِ وَزَوَالَ هٰذِهِ النُّجُوْمِ عَنْ مَطَالِعِهَا لِمَوْتِ رِجَالٍ عُظَمَاءَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ وَاِنَّهُمْ قَدْ كَذَبُوْا، وَلٰكِنَّهَا اٰيَاتٌ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَعْتَبِرُ بِهَا عِبَادَهُ فَيَنْظُرُ مَنْ يُحْدِثُ لَهُ مِنْهُمْ تَوْبَةً، وَاَيْمُ اللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُ مُنْذُ قُمْتُ اُصَلِّيْ مَا اَنْتُمْ لَاقُوْنَ فِيْ اَمْرِ دُنْيَاكُمْ وَاٰخِرَتِكُمْ وَاِنَّهُ وَاللّٰهِ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابًا اٰخِرُهُمُ الْاَعْوَرُ الدَّجَّالُ مَمْسُوْحُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى كَاَنَّهَا عَيْنُ اَبِيْ تِحْيٰى لِشَيْخٍ حِيْنَئِذٍ مِنَ الْاَنْصَارِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَاِنَّهَا مَتٰى يَخْرُجْ اَوْ قَالَ مَتٰى مَا يَخْرُجْ فَاِنَّهُ سَوْفَ يَزْعُمُ اَنَّهُ اللّٰهُ،

لوگوں کی طرف تشریف لے گئے تو ہمیں ملے چنانچہ آپ (ﷺ) آگے بڑھے اور ہمیں نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہو گئے اور اس نماز میں اتنا لمبا قیام کیا کہ کسی نماز میں کبھی اتنا لمبا قیام نہیں کیا تھا اور نہ ہی ہم آپ (ﷺ) کی (قراءت کی) آواز سن رہے تھے، پھر آپ (ﷺ) نے اتنا لمبا رکوع کیا کہ اتنا لمبا رکوع کبھی کسی نماز میں نہیں کیا تھا اور ہم آپ (ﷺ) کی آواز نہیں سن رہے تھے، پھر آپ (ﷺ) نے دوسری رکعت میں اسی طرح کیا جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا، پس جب آپ (ﷺ) دوسری رکعت پڑھ کر (تشہد میں) بیٹھے تو سورج روشن ہو گیا، پھر آپ (ﷺ) نے سلام پھیرا اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی اور اس بات کی گواہی دی کہ آپ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، پھر فرمایا: اے لوگو! میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر تم سے پوچھتا ہوں کہ اگر تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے پروردگار کے پیغامات پہنچانے میں کوئی کمی کی ہے تو تم مجھے وہ کمی بتاؤ، میں نے اپنے پروردگار کے پیغامات اس طرح پہنچا دیئے ہیں جس طرح پہنچانے کا حق تھا، اور اگر تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے پروردگار کے پیغامات پہنچنے میں کوئی کمی چھوڑی ہے تو تم مجھے بتاؤ، لوگوں نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے اپنے پروردگار کے پیغامات کو پہنچا دیا ہے اور آپ نے اپنی امت کو نصیحت کر دی ہے اور آپ نے اس حق کو ادا کر دیا ہے جو آپ پر فرض تھا، پھر لوگ خاموش ہو گئے، پھر آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سورج اور چاند کو گرہن لگنا اور ستاروں کا اپنے مطالع سے زائل ہو جانا زمین پر رہنے والوں میں سے بڑے لوگوں کی موت کی وجہ سے ہوتا ہے حالانکہ یہ سب جھوٹ ہے، بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں، ان کی وجہ سے وہ اپنے بندوں کو آزماتا ہے اور وہ دیکھتا ہے کہ ان میں سے کون نئے سرے سے توبہ کرتا ہے، اللہ کی قسم! یقیناً میں نے دیکھا ہے کہ جب سے میں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی ہے میں نے تمہارے دنیا و آخرت کے معاملہ میں تمہاری اصلاح کی ہے، اللہ کی قسم! اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ تیس کذاب نہیں نکلیں گے ان میں سے آخری کانا دجال ہوگا، اس کی بائیں آنکھ ابوتحیٰی کی آنکھ کی مانند ہوگی، اور جب وہ (دجال) نکلے گا تو وہ اپنے آپ کو خدا کہے گا، سو جو شخص اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی اور اس کی اتباع کی تو اس کے

فَمَنْ آمَنَ بِهِ وَصَدَّقَهُ وَاتَّبَعَهُ لَمْ يَنْفَعْهُ صَالِحٌ مِّنْ عَمَلِهِ سَبَقَ، وَمَنْ كَفَرَ بِهِ وَكَذَّبَهُ لَمْ يُعَاقَبْ بِشَيْءٍ مِّنْ عَمَلِهِ (وَفِي رِوَايَةٍ بِشَيْءٍ مِّنْ عَمَلِهِ سَلَفَ) وَإِنَّهُ سَيَظْهَرُ أَوْ قَالَ سَوْفَ يَظْهَرُ عَلَى الْأَرْضِ كُلِّهَا إِلَّا الْحَرَمَ وَبَيْتَ الْمَقْدِسِ وَإِنَّهُ يَحْصُرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيُزَلْزَلُوْنَ زِلْزَالًا شَدِيدًا ثُمَّ يُهْلِكُهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَجُنُودَهُ حَتَّى إِنَّ جِذْمَ الْحَائِطِ أَوْ قَالَ أَصْلَ الْحَائِطِ، وَقَالَ حَسَنٌ الْأَشْيَبُ وَأَصْلَ الشَّجَرَةِ لَيُنَادِي أَوْ قَالَ يَقُولُ يَا مُؤْمِنُ أَوْ قَالَ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ أَوْ قَالَ هَذَا كَافِرٌ تَعَالَ فَاقْتُلْهُ قَالَ وَلَنْ يَكُونَ ذَلِكَ كَذَلِكَ حَتَّى تَرَوْا أُمُورًا يَتَفَاقَمُ شَأْنُهَا فِي أَنْفُسِكُمْ وَتَسَاءَلُوْنَ بَيْنَكُمْ هَلْ كَانَ نَبِيُّكُمْ ذَكَرَ لَكُمْ مِنْهَا ذِكْرًا، وَحَتَّى تَزُوْلَ جِبَالٌ عَلَى مَرَاتِبِهَا ثُمَّ عَلَى أَثَرِ ذَلِكَ الْقَبْضُ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتُ خُطْبَةً لِّسَمُرَةَ ذَكَرَ فِيهَا هَذَا الْحَدِيثَ، فَمَا قَدَّمَ كَلِمَةً وَّلَا أَخَّرَهَا عَنْ مَّوْضِعِهَا.

گزشتہ نیک اعمال اسے نفع نہیں دیں گے اور جس شخص نے اس کا انکار کیا اور اسے جھٹلایا تو اسے اس کے گزشتہ گناہوں کی سزا نہیں ملے گی' اور وہ (دجال) عنقریب پوری روئے زمین پر پھرے گا سوائے حرم (مکہ مکرمہ) اور بیت المقدس (اور مدینہ منورہ اور مسجد طور) کے (کہ وہ ان مقدس مقامات تک نہیں پہنچ سکے گا) اور وہ مؤمنوں کو بیت المقدس میں روک لے گا' پھر سخت زلزلہ آئے گا' پھر اللہ تعالیٰ اس (دجال) کو اور اس کے لشکر (یہودیوں) کو ہلاک کر دے گا' حتیٰ کہ اگر کوئی یہودی دیوار یا درخت کی جڑ میں چھپا ہوگا تو وہ دیوار یا درخت کہے گا: اے مؤمن! یہ یہودی ہے' یا کہے گا: یہ کافر ہے اسے قتل کر دے' انہوں نے کہا کہ وہ اسی طرح ہرگز نہ رہے گا حتیٰ کہ تم ایسے اُمور دیکھو گے جنہیں اپنے دلوں میں عظیم سمجھو گے اور ایک دوسرے سے پوچھو گے کہ کیا تمہارے نبی نے تمہارے سامنے اس کا ذکر کیا تھا' اور یہاں تک کہ پہاڑ اپنی جگہوں سے ہٹ جائیں گے' پھر اس کے بعد قیامت آ جائے گی' حضرت ثعلبہ کہتے ہیں کہ پھر میں حضرت سمرہ (رضی اللہ عنہ) کے خطبہ میں حاضر ہوا جس میں انہوں نے اس حدیث کا ذکر کیا تھا تو انہوں نے ایک کلمہ کو بھی اس کے مقام سے آگے پیچھے نہیں کیا۔

۱۶۹۱/۲۵۵۵- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ يَجُرُّ ثَوْبَهُ مُسْتَعْجِلًا حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ وَثَابَ النَّاسُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَجُلِّيَ عَنْهَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ وَلَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ، قَالَ وَكَانَ ابْنُهُ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَاتَ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُمَا شَيْئًا فَصَلُّوْا وَادْعُوْا حَتَّى يَنْكَشِفَ مِنْهُمَا مَا بِكُمْ.

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے کپڑے کو گھسیٹتے ہوئے جلدی جلدی کھڑے ہوئے اور مسجد میں تشریف لائے اور لوگ بھی دوڑ کر (مسجد میں) جمع ہو گئے' پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دو رکعت نماز پڑھائی تو سورج روشن ہو گیا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں' ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے اور کسی کی موت کی وجہ سے ان کو گرہن نہیں لگتا' اور اس دن (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے) حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تھے' پس جب تم ان میں سے کسی کو گرہن لگا ہوا دیکھو تو نماز پڑھو اور اس وقت تک دعا کرو جب تک کہ ان کا گرہن ختم نہ ہو جائے۔

۱۶۹۲/۲۵۵۶- عَنْ قَبِيْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى

حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ سورج کو گرہن لگ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور دو رکعت نماز پڑھائی اور اس میں لمبی قراءت

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَاَطَالَ فِيْهِمَا الْقِرَاءَةَ فَانْجَلَتْ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا كَاَحْدَثِ صَلٰوةٍ صَلَّيْتُمُوْهَا مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ.

کی، پس جب سورج روشن ہو گیا تو فرمایا: بلاشبہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، سو جب تم ایسا دیکھو تو اس طرح نماز پڑھو جس طرح اس سے پہلے تم نے فرض نماز پڑھی تھی۔

فَصْلٌ مِّنْهُ فِيْمَنْ صَلَّاهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى انْجَلَتْ

فصل: جس نے یہ روایت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازِ کسوف دو دو رکعت پڑھی حتیٰ کہ سورج کھل گیا

۲۵۵۷/۱۶۹۳- عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْاَلُ، ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَسْاَلُ، حَتَّى انْجَلَتِ الشَّمْسُ، قَالَ فَقَالَ اِنَّ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُوْنَ اَوْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اِذَا انْكَسَفَ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا فَاِنَّمَا يَنْكَسِفُ لِمَوْتِ عَظِيْمٍ مِّنْ عُظَمَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَاِنَّ ذَاكَ لَيْسَ كَذٰلِكَ، وَلٰكِنَّهُمَا خَلْقَانِ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ، فَاِذَا تَجَلَّى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِشَيْءٍ مِّنْ خَلْقِهِ خَشَعَ لَهُ.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا، راوی کا بیان ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دو رکعت نماز پڑھاتے، پھر دعا کرتے، پھر دو رکعت نماز پڑھاتے، پھر دعا کرتے، حتیٰ کہ سورج روشن ہو گیا، پھر فرمایا: زمانۂ جاہلیت کے لوگ کہتے ہیں یا خیال کرتے ہیں کہ جب سورج اور چاند میں سے کسی ایک کو گرہن لگتا ہے تو زمین پر رہنے والوں میں سے کسی عظیم شخص کی موت کی وجہ سے گرہن لگتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے، بلکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے دو چیزیں ہیں، پس جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی چیز پر اپنی تجلی ڈالتا ہے تو وہ اس کے سامنے جھک جاتی ہے۔

٤- بَابُ مَنْ رَّوٰى اَنَّهَا رَكْعَتَانِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ رُكُوْعَانِ وَكَوْنِهَا فِي الْمَسْجِدِ جَمَاعَةً وَّبَيَانِ مَرَاتِبِ الْاَرْكَانِ طُوْلًا وَّقِصَرًا

جس نے یہ روایت کیا کہ نمازِ کسوف کی دو رکعات ہیں، ہر رکعت میں دو رکوع ہیں اور اسے مسجد میں باجماعت ادا کیا جائے اور طول وقصر کے اعتبار سے ارکان کے مراتب کا بیان

۲۵۵۸/۱۶۹۴- عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْنِيْ يَهُوْدِيَّةٌ تَسْاَلُنِيْ فَقَالَتْ اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنُعَذَّبُ فِي الْقُبُوْرِ؟ قَالَ عَائِذٌ بِاللّٰهِ فَرَكِبَ

حضرت عمرہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا، انہوں نے فرمایا کہ میرے پاس ایک یہودی عورت نے آ کر مجھ سے سوال کیا (یعنی کوئی چیز مانگی)، پھر اس نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو قبر کے عذاب سے محفوظ رکھے! پس جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا قبروں میں عذاب ہوتا ہے؟ فرمایا: میں

مَرْكَبًا فَخَسَفَتِ الشَّمْسُ فَخَرَجْتُ فَكُنْتُ بَيْنَ الْحُجَرِ مَعَ النِّسْوَةِ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَّرْكَبِهِ فَاَتٰى مُصَلَّاهُ فَصَلَّى النَّاسُ وَرَاءَهُ فَقَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَاَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ ثُمَّ قَامَ اَيْسَرَ مِنْ قِيَامِهِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ اَيْسَرَ مِنْ رُّكُوْعِهِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ قَامَ اَيْسَرَ مِنْ قِيَامِهِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ اَيْسَرَ مِنْ رُّكُوْعِهِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ اَيْسَرَ مِنْ سُجُوْدِهِ الْاَوَّلِ، فَكَانَتْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ فَتَجَلَّتِ الشَّمْسُ. فَقَالَ اِنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ، قَالَ فَسَمِعْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَسْتَعِيْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں، پھر آپ (ﷺ) کسی سواری پر سوار ہو کر گئے تو سورج کو گرہن لگ گیا، پس میں نکلی اور حجروں کے درمیان عورتوں کے ساتھ تھی کہ نبی کریم ﷺ آ کر سواری سے اترے اور اپنے مصلّٰے پر تشریف لے گئے اور لوگوں نے آپ (ﷺ) کے پیچھے نماز پڑھی، پس آپ (ﷺ) نے لمبا قیام کیا، پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا، پھر رکوع سے اپنا سر اُٹھایا تو کافی دیر کھڑے رہے، پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا، پھر رکوع سے سر اٹھایا تو کافی دیر کھڑے رہے، پھر سجدہ کیا تو لمبا سجدہ کیا، پھر آپ (ﷺ) نے قیام کیا مگر وہ پہلے قیام سے بہت کم تھا، پھر رکوع کیا تو وہ پہلے رکوع سے بہت کم تھا، رکوع سے اُٹھے تو وہ پہلے قیام سے بہت کم تھا، پھر رکوع کیا تو وہ پہلے رکوع سے بہت کم تھا، پھر سجدہ کیا تو وہ پہلے سجدہ سے بہت کم تھا، پس اس نماز کے چار رکوع اور چار سجدے تھے، پس جب سورج روشن ہو گیا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم قبروں میں دجال کے فتنہ کی طرح فتنہ میں مبتلا ہو گے، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد میں نے آپ (ﷺ) کو عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے ہوئے سنا۔

۲۵۵۹/۱۶۹۵- عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسَ وَرَاءَهُ فَكَبَّرَ وَاقْتَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً، ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَامَ وَلَمْ يَسْجُدْ فَاقْتَرَاَ قِرَاءَةً طَوِيْلَةً هِيَ اَدْنٰى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى، ثُمَّ كَبَّرَ وَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا هُوَ اَدْنٰى مِنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، فَاسْتَكْمَلَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَّانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّنْصَرِفَ ثُمَّ قَامَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا هُمَا اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ

حضرت عروہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی حیات میں سورج کو گرہن لگ گیا تو رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے، آپ (ﷺ) نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی اور لوگوں نے آپ (ﷺ) کے پیچھے صفیں باندھیں، آپ (ﷺ) نے تکبیر کہی اور لمبی قراءت پڑھی، پھر تکبیر کہہ کر لمبا رکوع کیا، پھر ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہہ کر کھڑے رہے اور سجدہ نہ کیا اور لمبی قراءت کی، مگر وہ پہلی قراءت سے کم تھی، پھر تکبیر کہہ کر لمبا رکوع کیا مگر وہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر ''سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد'' کہا، پھر سجدہ کیا، پھر دوسری رکعت میں اسی طرح کیا جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا، پس آپ (ﷺ) نے چار رکوع اور چار سجدوں سے نماز کو مکمل کیا اور سلام پھیرنے سے پہلے سورج روشن ہو گیا، پھر آپ (ﷺ) نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی جو اس کی شان کے لائق ہے، پھر فرمایا: یہ دونوں (سورج و چاند) اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، ان کو کسی کی موت اور حیات کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا، سو جب تم ان کو (گرہن لگا ہوا) دیکھو تو نماز کی پناہ میں آؤ۔ کثیر بن عباس بیان کرتے تھے کہ حضرت عبداللہ بن عباس، رسول

عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَافْزَعُوْا لِلصَّلٰوةِ وَكَانَ كَثِيْرُ بْنُ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ مَا حَدَّثَ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ فَاِنَّ اَخَاكَ يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ بِالْمَدِيْنَةِ لَمْ يَزِدْ عَلٰى رَكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ، فَقَالَ اَجَلْ اِنَّهٗ اَخْطَاَ السُّنَّةَ.

اللہ ﷺ کے سورج گرہن کی نماز اسی طرح بیان کرتے تھے جس طرح حضرت عروہ نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی، زہری نے کہا کہ میں نے عروہ سے پوچھا کہ جس دن سورج کو گرہن لگا تو تمہارے بھائی مدینہ میں تھے تو انہوں نے صبح کی نماز کی طرح (سورج گرہن کی نماز کی) دو رکعتوں پر اضافہ نہیں کیا تھا (یعنی دو رکعتیں ہی پڑھی تھیں)، انہوں نے کہا: ہاں! مگر انہوں نے سنت کے خلاف کیا۔

۱۶۹۶/۲۵۶۰- عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُسُوْفِ قَالَتْ فَاَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ، ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ، ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ، ثُمَّ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ، ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ، ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ، ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ دَنَتْ مِنِّي الْجَنَّةُ حَتّٰى لَوِ اجْتَرَاْتُ لَجِئْتُكُمْ بِقِطَافٍ مِّنْ قِطَافِهَا، وَدَنَتْ مِنِّي النَّارُ حَتّٰى قُلْتُ يَا رَبِّ وَاَنَا مَعَهُمْ وَاِذَا امْرَاَةٌ تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ، قُلْتُ مَا شَاْنُ هٰذِهٖ؟ قِيْلَ لِيْ حَبَسَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ لَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ اَرْسَلَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَتِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فَصَلّٰى فَاَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ، ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ، ثُمَّ رَفَعَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ فَعَلَ فِي الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ (اَلْحَدِيْثَ بِنَحْوِ مَا

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب سورج کو گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی اور لمبا قیام کیا، پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا، پھر رکوع سے کھڑے ہوئے تو لمبا قیام کیا، پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا، پھر رکوع سے سر اٹھایا تو کافی دیر کھڑے رہے، پھر سجدہ کیا تو لمبا سجدہ کیا، پھر سجدہ سے سر اٹھایا، پھر سجدہ کیا تو لمبا سجدہ کیا، پھر (دوسری رکعت کا) قیام کیا تو لمبا قیام کیا، پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا، پھر رکوع سے سر اٹھایا تو لمبا قیام کیا، پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا، پھر رکوع سے سر اٹھایا، پھر سجدہ کیا تو لمبا سجدہ کیا، پھر سجدہ سے سر اٹھایا، پھر سجدہ کیا تو لمبا سجدہ کیا، پھر سلام پھیر دیا، پھر فرمایا: جنت میرے قریب ہوگئی حتیٰ کہ اگر میں جرأت کرتا تو اس کے خوشے تمہارے پاس لے آتا اور دوزخ میرے قریب ہو گئی حتیٰ کہ میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! (کیا تو ان کو عذاب دے گا) درآں حالیکہ میں ان کے ساتھ ہوں، اچانک میں نے اس میں ایک عورت دیکھی جس کو ایک بلی خراشیں لگا رہی تھی، میں نے پوچھا کہ بلی اس عورت کو کیوں خراشیں لگا رہی تھی؟ مجھے بتایا گیا کہ اس عورت نے اس بلی کو باندھ دیا تھا، نہ تو وہ اسے کچھ کھلاتی اور نہ ہی اسے چھوڑتی تاکہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھالیتی، حتیٰ کہ وہ مرگئی۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے:) انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا تو آپ (ﷺ) نے کھڑے ہوکر نماز پڑھائی تو لمبا قیام کیا، پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا، پھر رکوع سے سر اٹھایا تو لمبا قیام کیا، پھر رکوع کیا تو لمبا رکوع کیا، پھر رکوع سے سر اٹھایا تو لمبا قیام کیا، پھر دو سجدے کیے، پھر دوسری رکعت میں بھی پہلی رکعت کی طرح کیا۔

تَقَدَّمَ).

(الحدیث)

۲۵۶۱/۱۶۹۷- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ فَقَرَاَ سُوْرَةً طَوِيْلَةً ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَقَرَاَ وَرَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ سورج کو گرہن لگ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اصحاب نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے لمبی سورت پڑھی، پھر رکوع کیا، پھر رکوع سے اپنا سر اٹھایا اور قراءت کی، پھر رکوع کیا اور دو سجدے کیے، پھر اٹھ کر قراءت کی اور رکوع کیا، پھر دو سجدے کیے، پس دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے تھے۔

۲۵۶۲/۱۶۹۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ عِيْسٰى قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا قَالَ نَحْوًا مِّنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ قَالَ اَبِيْ وَفِيْمَا قَرَاْتُ عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَّهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى حَدِيْثِ اِسْحَاقَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهِ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَّلَوْ اَخَذْتُهُ لَاَكَلْتُمْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ سورج کو گرہن لگ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھی اور لوگ بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ تھے، پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سورۂ بقرہ کی مقدار لمبا قیام کیا، پھر لمبا رکوع کیا، پھر رکوع سے سر اٹھایا اور کافی دیر کھڑے رہے لیکن وہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر لمبا رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سجدہ کیا، پھر کھڑے ہوئے اور لمبا قیام کیا جبکہ وہ پہلے قیام سے کم لمبا تھا، پھر لمبا رکوع کیا اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر رکوع سے سر اٹھایا اور لمبا قیام کیا اور وہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر لمبا رکوع اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سجدہ کیا پھر سلام پھیر دیا، درآں حالیکہ سورج روشن ہو چکا تھا، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، ان کو نہ تو کسی کی موت کی وجہ سے گرہن لگتا ہے اور نہ ہی کسی کی زندگی کی وجہ سے، سو جب تم ان کو (گرہن لگا ہوا) دیکھو تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم نے آپ کو (نماز میں) دیکھا کہ آپ اپنی جگہ سے کوئی چیز لے رہے تھے، پھر ہم نے آپ کو پیچھے ہٹتے دیکھا، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ میں نے جنت کو دیکھا تو میں اس سے ایک خوشہ توڑنے لگا اور اگر میں خوشہ کو توڑ لیتا تو تم اس کو اس وقت تک کھاتے رہتے جب تک دنیا باقی ہے (یعنی قیامت تک کھاتے رہتے) اور میں نے دوزخ کو دیکھا تو میں نے آج جیسا منظر کبھی نہیں دیکھا اور میں نے دوزخ میں زیادہ تر عورتوں کو دیکھا، لوگوں نے عرض کیا: کیوں! یارسول اللہ! فرمایا: ان کی ناشکری کی وجہ سے، عرض کیا گیا: کیا وہ اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتی ہیں؟ فرمایا: نہیں! بلکہ وہ خاوند کی ناشکری کرتی ہیں اور نیکی کا انکار کرتی ہیں، اگر تم ان کے ساتھ ساری زندگی نیکی کرتے رہو، پھر وہ تم سے کوئی تھوڑی سی

مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ وَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوا لِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ، قِيلَ أَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ، قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ، لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ.

(ناگوار) چیز دیکھ لیں تو وہ کہیں گی کہ میں نے تم سے کبھی کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔

۲۵۶۳/۱۶۹۹- عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَبِالْمَدِينَةِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَخَرَجَ عُثْمَانُ فَصَلَّى بِالنَّاسِ تِلْكَ الصَّلٰوةَ رَكْعَتَيْنِ وَسَجْدَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، قَالَ ثُمَّ انْصَرَفَ عُثْمَانُ فَدَخَلَ دَارَهُ وَجَلَسَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَجَلَسْنَا إِلَيْهِ، فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُنَا بِالصَّلٰوةِ عِنْدَ كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ قَدْ أَصَابَهُمَا فَافْزَعُوا إِلَى الصَّلٰوةِ فَإِنَّهَا إِنْ كَانَتِ الَّتِي تَحْذَرُونَ كَانَتْ وَأَنْتُمْ عَلٰى غَيْرِ غَفْلَةٍ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ كُنْتُمْ قَدْ أَصَبْتُمْ خَيْرًا وَاكْتَسَبْتُمُوهُ.

حضرت ابوشریح خزاعی کا بیان ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ کے دورِ خلافت میں سورج کو گرہن لگ گیا اور اس وقت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ مدینہ منورہ میں تھے' پس حضرت عثمان (رضی اللہ) نے آ کر لوگوں کو وہ نماز پڑھائی جس کی ہر رکعت میں دو رکوع اور دو سجدے ہیں' پھر حضرت عثمان (رضی اللہ) نے سلام پھیرا اور اپنے گھر چلے گئے' جبکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ' حضرت عائشہ رضی اللہ کے حجرہ کے پاس بیٹھ گئے اور ہم بھی وہاں بیٹھ گئے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں چاند اور سورج گرہن کے وقت نماز پڑھنے کا حکم دیتے تھے' پس جب تم ان کو گرہن میں مبتلا دیکھو تو نماز کی پناہ میں آ ؤ! سو اگر یہ وہی چیز (قیامت) ہے جس سے تم ڈرتے ہو تو تم غافل نہیں ہو اور اگر وہ نہیں ہے تو تم بھلائی کو پہنچ چکے ہو اور تم نماز ادا کر کے اس کا حکم بجالائے ہو۔

۲۵۶۴/۱۷۰۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَصْحَابِهِ فَأَطَالَ الْقِيَامَ حَتّٰى جَعَلُوا يَخِرُّونَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ، ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَأَطَالَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَصَنَعَ مِثْلَكَ ذٰلِكَ، ثُمَّ جَعَلَ يَتَقَدَّمُ ثُمَّ جَعَلَ يَتَأَخَّرُ، فَكَانَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ، ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ عُرِضَ عَلَيَّ كُلُّ شَيْءٍ تُوعَدُونَهُ فَعُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ حَتّٰى لَوْ

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں سخت گرمی کے دن سورج کو گرہن لگ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی جس میں اس قدر لمبا قیام کیا کہ لوگ گرنے لگے' پھر بہت لمبا رکوع کیا' پھر رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھایا تو کافی دیر تک کھڑے رہے' پھر بہت لمبا رکوع کیا' پھر رکوع سے اپنا سر اٹھایا تو کافی دیر تک کھڑے رہے' پھر دو سجدے کیے' پھر اُٹھ کر دوسری رکعت میں اسی طرح کیا جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا' پھر آگے بڑھے پھر پیچھے ہٹے' یہ چار رکوع اور چار سجدے ہو گئے' پھر فرمایا: مجھ پر ہر وہ چیز پیش کی گئی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے' مجھ پر جنت پیش کی گئی حتیٰ کہ اگر میں اس سے کوئی خوشہ لینا چاہتا تو لے لیتا مگر میں نے اپنا ہاتھ اس سے روک لیا' اور مجھ پر دوزخ پیش کی گئی تو میں اس خدشہ سے پیچھے ہٹنے لگا کہ

تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا اَخَذْتُهُ اَوْ قَالَ تَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا فَقَصُرَتْ يَدِيْ عَنْهُ شَكَّ هِشَامٌ (اَحَدُ الرُّوَاةِ) وَعُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَجَعَلْتُ اَتَاَخَّرُ رَهْبَةَ اَنْ تَغْشَاكُمْ فَرَاَيْتُ فِيْهَا اِمْرَاَةً حِمْيَرِيَّةً سَوْدَاءَ طَوِيْلَةً تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ لَّهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا، وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ، وَرَاَيْتُ اَبَا ثُمَامَةَ عَمْرَو بْنَ مَالِكٍ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ، وَاِنَّهُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يُرِيْكُمُوْهَا، فَاِذَا خَسَفَتْ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ.

کہیں وہ تم کو لپیٹ میں نہ لے لے میں نے اس (دوزخ) میں ایک حمیریہ سیاہ ولمبی عورت کو دیکھا جسے بلی کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا کہ اس عورت نے بلی کو باندھ دیا تھا' نہ اسے کچھ کھلایا نہ پلایا اور نہ ہی اسے چھوڑا تا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑوں میں سے کچھ کھا لیتی' اور میں نے (دوزخ میں) ابا ثمامہ عمرو بن مالک کو دیکھا جو اپنی آنتوں کو دوزخ کی آگ میں گھسیٹ رہا تھا' اور سورج و چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ تمہیں دکھاتا ہے' سو جب (سورج یا چاند کو) گرہن لگ جائے تو تم اس وقت تک نماز پڑھو جب تک کہ وہ روشن نہ ہو جائے۔

٥- بَابُ مَنْ رَوٰى اَنَّهَا رَكْعَتَانِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلَاثُ رُكُوْعَاتٍ

جس نے یہ روایت کیا کہ نمازِ کسوف کی دو رکعتیں ہیں' ہر رکعت میں تین رکوع ہیں

۱۷۰۱/۲۵٦٥- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّاسُ اِنَّمَا كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ، كَبَّرَ ثُمَّ قَرَاَ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَرَاَ دُوْنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَقَرَاَ دُوْنَ الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَانْحَدَرَ لِلسُّجُوْدِ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ اَنْ يَسْجُدَ لَيْسَ فِيْهَا رَكْعَةٌ اِلَّا الَّتِيْ قَبْلَهَا اَطْوَلُ مِنَ الَّتِيْ بَعْدَهَا، اِلَّا اَنَّ رُكُوْعَهُ نَحْوٌ مِنْ قِيَامِهِ ثُمَّ تَاَخَّرَ فِيْ صَلٰوتِهِ وَتَاَخَّرَتِ الصُّفُوْفُ مَعَهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَامَ فِيْ مَقَامِهِ وَتَقَدَّمَتِ الصُّفُوْفُ فَقَضَى الصَّلٰوةَ وَقَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ يَا اَيُّهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا اور یہ وہ دن تھا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو لوگ کہنے لگے کہ حضرت ابراہیم کی موت کی وجہ سے سورج کو گرہن لگا ہے' پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو (دو رکعت) نماز پڑھائی جس میں چھ رکوع اور چار سجدے تھے' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تکبیر سے نماز شروع کی' پھر لمبی قراءت کی' پھر قیام کے برابر رکوع کیا' پھر رکوع سے سر اٹھایا اور قراءت کی مگر وہ پہلی قراءت سے کم تھی' پھر قیام کے برابر رکوع کیا' پھر رکوع سے سر اٹھا کر قراءت کی جو پہلی قراءت سے کم تھی' پھر قیام کے برابر رکوع کیا' پھر رکوع سے سر اٹھا کر سجدے میں چلے گئے اور دو سجدے کیے' پھر کھڑے ہو کر دوسری رکعت پڑھی اس میں بھی سجدے سے پہلے تین رکوع کیے اور اس میں بھی ہر پہلا قیام بعد والے قیام سے لمبا تھا' البتہ اس کا رکوع اس کے قیام کے برابر تھا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی نماز میں پیچھے ہٹے اور لوگ بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ پیچھے ہٹ گئے' پھر آگے بڑھ کر اپنی جگہ پر آ گئے اور لوگ بھی آگے بڑھ گئے' پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نماز سے فارغ ہوئے تو سورج روشن ہو چکا تھا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اے لوگو! بلاشبہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں اور ان کو کسی آدمی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا' پس جب تم ان میں سے کسی چیز کو دیکھو تو تم اس وقت تک نماز پڑھو

النَّاسُ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاِنَّهُمَا لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ بَشَرٍ، فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ، اِنَّهُ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ تُوْعَدُوْنَهُ اِلَّا قَدْ رَاَيْتُهُ فِيْ صَلٰوتِيْ هٰذِهِ، وَلَقَدْ جِيْءَ بِالنَّارِ فَذٰلِكَ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَاَخَّرْتُ مَخَافَةَ اَنْ يُّصِيْبَنِيْ مِنْ لَفْحِهَا حَتّٰى قُلْتُ اَيْ رَبِّ وَاَنَا فِيْهِمْ، وَرَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ، كَانَ يَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهٖ فَاِنْ فُطِنَ بِهٖ قَالَ اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِيْ، وَاِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهٖ، وَحَتّٰى رَاَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِيْ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا، وَجِيْءَ بِالْجَنَّةِ فَذٰلِكَ حِيْنَ رَاَيْتُمُوْنِيْ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ فَمَدَدْتُ يَدِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرِهَا لِتَنْظُرُوْا اِلَيْهِ، ثُمَّ بَدَا لِيْ اَنْ لَّا اَفْعَلَ.

جب تک کہ وہ روشن نہ ہو جائے اور تم سے جس چیز کا بھی وعدہ کیا گیا ہے میں نے اسے اپنی اس نماز میں دیکھ لیا ہے' میرے سامنے دوزخ کو لایا گیا اور یہ اس وقت کی بات ہے جب تم نے مجھے اس خوف سے پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا کہ مجھ تک اس کی لپٹ نہ پہنچ جائے' حتیٰ کہ میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! (کیا تو ان کو عذاب دے گا) جبکہ میں ان میں موجود ہوں' اور میں نے اس میں خمدار لکڑی والے کو دیکھا جو اپنی آنتوں کو دوزخ کی آگ میں گھسیٹ رہا تھا' وہ اپنی خمدار لکڑی سے حاجیوں کی چوری کیا کرتا تھا' اگر کسی حاجی کو پتا چل جاتا تو وہ کہتا: یہ (سامان) میری لکڑی میں اٹک گیا تھا اور اگر سے پتا نہ چلتا تو وہ اس (سامان) کو لے جاتا' اور حتیٰ کہ میں نے دوزخ میں بلی والی عورت کو دیکھا جس نے اس (بلی) کو باندھ دیا تھا' نہ اس کو کچھ کھلاتی تھی اور نہ ہی اسے چھوڑتی تھی تا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑوں میں سے کچھ کھا لیتی حتیٰ کہ وہ (بلی) بھوک کی وجہ سے مر گئی اور میرے سامنے جنت کو لایا گیا اور یہ اس وقت کی بات ہے جب تم نے مجھے (نماز میں) آگے بڑھتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ میں اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا' میں نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور میں چاہتا تھا کہ اس (جنت) کے پھل توڑ لوں تا کہ تم انہیں دیکھ لو' پھر مجھے ایسا نہ کرنے کا خیال آ گیا۔

۲۵۶۶/۱۷۰۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ فِيْ صَلٰوةِ الْاٰيَاتِ فَيَرْكَعُ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يَسْجُدُ، ثُمَّ يَرْكَعُ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يَسْجُدُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (سورج یا چاند گرہن کی) نماز میں کھڑے ہوتے تو اس میں تین رکوع کرتے تھے' پھر سجدہ کرتے تھے' پھر (دوسری رکعت میں) تین رکوع کرتے تھے' پھر سجدہ کرتے تھے۔

(فَصْلٌ مِّنْهُ) فِيْمَنْ صَلَّاهَا رَكْعَتَيْنِ بِثَلَاثِ رُكُوْعَاتٍ فِي الْاُوْلٰى فَانْجَلَتْ فَصَلَّى الثَّانِيَةَ بِرُكُوْعٍ وَّاحِدٍ

فصل: جس نے نمازِ کسوف دو رکعت پڑھائی پہلی رکعت میں تین رکوع کیے' پھر سورج کھل گیا تو دوسری رکعت میں ایک رکوع کیا

۲۵۶۷/۱۷۰۳- خط حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ وَجَدْتُ فِيْ كِتَابِ اَبِيْ بِخَطِّ يَدِهٖ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْمُتَعَالِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْاُمَوِيُّ

حضرت عامر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ چاشت کے وقت سورج کو گرہن لگ گیا حتیٰ کہ سخت اندھیرا ہو گیا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ (رضی اللہ عنہ) نے کھڑے ہو کر لوگوں کو نماز پڑھائی تو انہوں نے سورت مثانی (جو سو

ثَنَا الْمُجَالِدُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ ضَحْوَةً حَتَّى اشْتَدَّتْ ظُلْمَتُهَا فَقَامَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَقَامَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ سُورَةً مِّنَ الْمَثَانِي ثُمَّ رَكَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاسَهُ، ثُمَّ رَكَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ رَفَعَ رَاسَهُ فَقَامَ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ رَفَعَ الثَّانِيَةَ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ اِنَّ الشَّمْسَ تَجَلَّتْ فَسَجَدَ، ثُمَّ قَامَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ سُورَةً، ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ كَسَفَتْ يَوْمَ تَوَفِّى اِبْرَاهِيمُ ابْنُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ، وَاِنَّمَا هُمَا آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ، فَاِذَا انْكَسَفَ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا فَافْزَعُوا اِلَى الصَّلٰوةِ، ثُمَّ نَزَلَ فَحَدَّثَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ فِي الصَّلٰوةِ فَجَعَلَ يَنْفُخُ بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ اِنَّهُ مَدَّ يَدَهُ كَاَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّ النَّارَ اُدْنِيَتْ مِنِّي حَتّٰى نَفَخْتُ حَرَّهَا عَنْ وَّجْهِي، فَرَاَيْتُ فِيهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ وَالَّذِي بَحَّرَ الْبَحِيرَةَ وَصَاحِبَةَ حِمْيَرَ صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ.

آیات پر مشتمل ہوتی ہے) کی مقدار قیام کیا' پھر اس (قیام) کے برابر رکوع کیا' رکوع سے سر اُٹھایا' پھر اس کے مثل رکوع کیا' پھر رکوع سے سر اُٹھایا اور اس کے مثل قیام کیا' پھر اس کے مثل رکوع کیا' پھر سورج روشن ہو گیا' پھر سجدہ کیا' پھر (دوسری رکعت کے لیے) کھڑے ہوئے تو اس میں ایک سورت پڑھنے کی مقدار قیام کیا' پھر (ایک) رکوع کیا اور سجدہ کیا' پھر سلام پھیر دیا' پھر منبر پر چڑھ کر فرمایا کہ جس دن رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تھے اس دن سورج کو گرہن لگ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر فرمایا: بلاشبہ سورج اور چاند کو کسی کی موت کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا' یہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں' سو جب ان میں سے کسی کو گرہن لگ جائے تو تم نماز کی پناہ میں آؤ' پھر حضرت مغیرہ منبر سے اترے اور حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ دورانِ نماز اپنے ہاتھوں پر پھونک مارنے لگے' پھر آپ (ﷺ) نے اپنا ہاتھ بڑھایا گویا کہ کسی چیز کو لے رہے ہیں' پھر جب سلام پھیرا تو فرمایا کہ دوزخ میرے قریب کر دی گئی حتیٰ کہ میں نے اپنے چہرے سے اس کی تپش کو پھونک مار کر دور کیا' اور میں نے دوزخ میں خمدار لاٹھی والے کو دیکھا اور اس شخص کو دیکھا جو بحیرہ کو گھسیٹ رہا تھا اور اس میں حمیر کی بلی والی عورت کو دیکھا۔

٦- بَابُ مَنْ رَّوٰى اَنَّهَا رَكْعَتَانِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ اَرْبَعُ رُكُوعَاتٍ

جس نے یہ روایت کیا کہ نمازِ کسوف کی دو رکعتیں ہیں' ہر رکعت میں چار رکوع ہیں

١٧٠٤/٢٥٦٨- عَنْ رَّجُلٍ يُّدْعٰى حَنَشًا عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلنَّاسِ فَقَرَاَ يٰسٓ اَوْ نَحْوَهَا، ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِّنْ قَدْرِ السُّوْرَةِ ثُمَّ رَفَعَ رَاسَهُ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ قَامَ قَدْرَ السُّوْرَةِ يَدْعُوْا وَيُكَبِّرُ، ثُمَّ رَكَعَ قَدْرَ قِرَاءَتِهٖ اَيْضًا ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ قَامَ اَيْضًا قَدْرَ السُّوْرَةِ، ثُمَّ

حنشا نامی شخص' حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سورج کو گرہن لگ گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی تو انہوں نے اس میں سورۂ یٰسین یا اس جیسی کوئی سورت پڑھی' پھر انہوں نے سورت کی مقدار کے برابر رکوع کیا' پھر رکوع سے سر اٹھا کر ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہا' پھر سورت کی مقدار کھڑے رہے اور دعا کرتے رہے اور تکبیر کہتے رہے' پھر اپنی قراءت کی مقدار رکوع کیا' پھر ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہا' پھر سورت کی مقدار کھڑے رہے' پھر اس کی مقدار رکوع کیا'

رَكَعَ قَدْرَ ذٰلِكَ اَيْضًا حَتّٰى صَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ فَفَعَلَ كَفِعْلِهٖ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ جَلَسَ يَدْعُوْا وَيُرَغِّبُ حَتَّى انْكَشَفَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ فَعَلَ.

پھر ''سمع اللّٰہ لمن حمدہ'' کہا' حتیٰ کہ نماز (کی پہلی رکعت) میں چار رکوع کیے' پھر سجدہ کیا' پھر کھڑے ہو کر دوسری رکعت میں اسی طرح کیا جس طرح پہلی رکعت میں کیا تھا' پھر بیٹھ کر دعا کرتے رہے اور (عبادت کی) رغبت دلاتے رہے حتیٰ کہ سورج کھل گیا' پھر انہوں نے لوگوں کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

۲۵۶۹/۱۷۰۵- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ صَلّٰى عِنْدَ كُسُوْفِ الشَّمْسِ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ وَّاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سورج گرہن کے وقت نماز پڑھی جس میں آٹھ رکوع اور چار سجدے کیے۔

۷- بَابٌ مَّنْ رَّوٰى اَنَّهَا رَكْعَتَانِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ خَمْسَةُ رُكُوْعَاتٍ

جس نے یہ روایت کیا کہ نماز کسوف کی دو رکعتیں ہیں ہر رکعت میں پانچ رکوع ہیں

۲۵۷۰/۱۷۰۶- ز عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فَقَرَاَ بِسُوْرَةٍ مِّنَ الطُّوَلِ ثُمَّ رَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَقَرَاَ بِسُوْرَةٍ مِنَ الطُّوَلِ ثُمَّ رَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ يَدْعُوْا حَتَّى انْجَلٰى كُسُوْفُهَا.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور اس میں طُوَل (سورۃ البقرۃ' آل عمران' النساء' مائدہ وغیرہ) میں سے کوئی سورت پڑھی' پھر پانچ رکوع اور دو سجدے کیے پھر دوسری رکعت میں کھڑے ہو کر طُوَل سورتوں میں سے کوئی سورت پڑھی' پھر پانچ رکوع اور دو سجدے کیے' پھر آپ (ﷺ) بیٹھے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا کی حتیٰ کہ سورج روشن ہو گیا۔

۸- بَابٌ مَّا جَاءَ فِيْ طُوْلِ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ وَحُضُوْرِ النِّسَاءِ جَمَاعَتَهَا بِالْمَسْجِدِ

نمازِ کسوف کے طویل قیام اور مسجد میں عورتوں کا اس کی جماعت میں شریک ہونے کا بیان

۲۵۷۱/۱۷۰۷- عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ فَزِعَ يَوْمَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ دِرْعًا حَتّٰى اَدْرَكَ بِرِدَائِهٖ، فَقَامَ بِالنَّاسِ قِيَامًا طَوِيْلًا، يَقُوْمُ ثُمَّ يَرْكَعُ، فَلَوْ جَاءَ اِنْسَانٌ بَعْدَ مَا رَكَعَ النَّبِيُّ صَلّٰى

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ جس دن سورج کو گرہن لگا' رسول اللہ ﷺ گھبرائے ہوئے تھے' پس آپ (ﷺ) نے قمیص لے لی حتیٰ کہ آپ (ﷺ) کو چادر لا کر دی گئی' پھر آپ (ﷺ) نے لوگوں کو نماز پڑھائی جس میں لمبا قیام تھا' آپ (ﷺ) قیام کرتے پھر رکوع کرتے' اگر کوئی شخص نبی کریم ﷺ کے رکوع کے بعد آتا تو اسے پتا نہ چلتا کہ آپ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَعْلَمْ اَنَّهُ رَكَعَ مَا حَدَثَ نَفْسَهُ اَنَّــهُ رَكَـعَ مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ، قَالَتْ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَى الْمَرْاَةِ الَّتِيْ هِيَ اَكْبَرُ مِنِّيْ، وَاِلَى الْمَرْاَةِ الَّتِيْ هِيَ اَسْقَمُ مِنِّيْ قَائِمَةً وَاَنَا اَحَقُّ اَنْ اَصْبِرَ عَلٰى طُوْلِ الْقِيَامِ مِنْهَا

(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے رکوع کیا ہے‘ قیام لمبا ہونے کی وجہ سے وہ اپنے دل میں کہتا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے رکوع کیا ہے‘ حضرت اسماء فرماتی ہیں کہ میں ایک عورت کو دیکھنے لگی جو مجھ سے بڑی تھی اور ایک اور عورت کو دیکھنے لگی جو مجھ سے زیادہ بیمار (کمزور) تھی اور یہ عورتیں (لمبا قیام ہونے کے باوجود) کھڑی تھیں تو (میں نے سوچا کہ) میں طویل قیام پر صبر کرنے میں ان سے زیادہ حق دار ہوں۔

۹- بَابٌ فِي الْخُطْبَةِ بَعْدَ صَلٰوةِ كُسُوْفِ الشَّمْسِ

نمازِ کسوفِ شمس کے بعد خطبہ دینا

۲۵۷۲/۱۷۰۸- عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ (بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ مَا شَاْنُ النَّاسِ يُصَلُّوْنَ؟ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ آيَةٌ قَالَتْ نَعَمْ، فَاَطَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِيَامَ جِدًّا حَتّٰى تَجَلَّانِيَ الْغَشْيُ، فَاَخَذْتُ قِرْبَةً اِلٰى جَنْبِيْ، فَجَعَلْتُ اَصُبُّ عَلٰى رَاْسِي الْمَاءَ، فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ اَكُنْ رَاَيْتُهُ اِلَّا قَدْ رَاَيْتُهُ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ اِنَّهُ قَدْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ قَرِيْبًا اَوْ مِثْلَ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ (لَا اَدْرِيْ اَيَّ ذٰلِكَ، قَالَتْ اَسْمَاءُ) يُؤْتٰى اَحَدُكُمْ فَيُقَالُ لَهُ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ اَوِ الْمُوْقِنُ لَا اَدْرِيْ اَيَّ ذٰلِكَ، قَالَتْ اَسْمَاءُ فَيَقُوْلُ هُوَ مُحَمَّدٌ، هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى فَاَجَبْنَا وَاتَّبَعْنَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَيُقَالُ لَهُ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اِنْ كُنْتَ لَتُؤْمِنُ بِهِ فَنَمْ صَالِحًا وَاَمَّا الْمُنَافِقُ اَوِ الْمِرْتَابُ لَا اَدْرِيْ اَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ اَسْمَاءُ فَيَقُوْلُ

حضرت اسماء (بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما) کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا‘ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی تو میں نے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں؟ حضرت عائشہ نے اپنے سر سے آسمان کی طرف اشارہ کیا‘ میں نے پوچھا: کیا یہ کوئی (عذاب کی) علامت ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت لمبا قیام کیا حتیٰ کہ مجھ پر غشی طاری ہونے لگی تو میں نے اپنے پہلو میں پڑی ہوئی مشک کو لیا اور اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی‘ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے‘ درآں حالیکہ سورج روشن ہو چکا تھا‘ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی‘ پھر اس کے بعد فرمایا: ہر وہ چیز جس کو میں نے نہیں دیکھا تھا اس کو میں نے اپنے اس مقام پر دیکھ لیا ہے حتیٰ کہ جنت اور دوزخ کو بھی دیکھ لیا ہے‘ اور مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ عنقریب تمہیں قبروں میں مسیح دجال کے فتنہ کی طرح آزمایا جائے گا‘ تم میں سے ہر شخص کو لایا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا کہ اس شخص کے بارے میں تم کیا جانتے ہو؟ پس مؤمن تو یہ کہے گا کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں‘ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو ہمارے پاس واضح دلائل اور ہدایت لے کر آئے اور ہم نے ان کے پیغامات کو قبول کیا اور ان کی پیروی کی‘ تین بار سوال کیا جائے گا‘ پھر اس سے کہا جائے گا کہ ہم جانتے تھے کہ تم ان پر ایمان رکھتے ہو‘ سو تم راحت وسکون سے سو جاؤ‘ اور منافق (سے جب سوال کیا جائے گا تو وہ) کہے گا کہ میں نہیں جانتا! میں نے لوگوں کو جو کچھ کہتے ہوئے سنا تھا وہی میں نے کہہ دیا۔

مَا اَدْرِیْ، سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ شَیْئًا فَقُلْتُ.

۲۵۷۳/۱۷۰۹- عَنْ سَمُرَةَ (بْنِ جُنْدُبٍ) رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ خَطَبَ حِیْنَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اَمَّا بَعْدُ.

حضرت سمرہ (بن جندب) رضی اللہ کا بیان ہے کہ جب سورج کو گرہن لگ گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: امابعد!

فَصْلٌ مِّنْهُ فِیْ وَعْظِ النَّاسِ وَحَثِّهِمْ عَلَی الصَّدَقَةِ وَالذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّكْبِیْرِ

فصل: نمازِ کسوف کے بعد لوگوں کو وعظ ونصیحت کرنا اوران کو صدقہ وخیرات، ذکر ودعا اور اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرنے پر برانگیختہ کرنا

۲۵۷٤/۱۷۱۰- عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ رَجَّةَ النَّاسِ وَهُمْ یَقُوْلُوْنَ اٰیَةً (فَذَكَرَتْ نَحْوَ الْحَدِیْثِ الْمُتَقَدِّمِ وَفِیْهِ) فَصَلَّیْتُ مَعَهُمْ، وَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَغَ مِنْ سَجْدَتِهِ الْاُوْلٰی قَالَتْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قِیَامًا طَوِیْلًا حَتّٰی رَاَیْتُ بَعْضَ مَنْ یُّصَلِّیْ یَنْتَضِحُ بِالْمَاءِ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعَ رُكُوْعًا طَوِیْلًا، ثُمَّ قَامَ وَلَمْ یَسْجُدْ قِیَامًا طَوِیْلًا، وَهُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِیْلًا وَهُوَ دُوْنَ رُكُوْعِهِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ سَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ رَقِیَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اَیُّهَا النَّاسُ، اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰیَتَانِ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ لَا یَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیَاتِهٖ فَاِذَا رَاَیْتُمْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوْا اِلَی الصَّلٰوةِ وَاِلَی الصَّدَقَةِ وَاِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ، اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَمْ یَبْقَ شَیْءٌ لَّمْ اَكُنْ رَاَیْتُهٗ اِلَّا رَاَیْتُهٗ فِیْ مَقَامِیْ هٰذَا، وَقَدْ اُرِیْتُكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِیْ قُبُوْرِكُمْ، یُسْاَلُ اَحَدُكُمْ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ وَمَا كُنْتَ تَعْبُدُ؟ فَاِنْ قَالَ لَا اَدْرِیْ، رَاَیْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ شَیْئًا

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں سورج کو گرہن لگ گیا تو میں نے لوگوں کی آوازیں سنیں اور وہ کہہ رہے تھے کہ یہ (عذاب کی) علامت ہے، (پھر حضرت اسماء نے حدیث سابق کی مثل بیان کی، البتہ اس میں ہے کہ) پھر میں نے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھی درآں حالیکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی پہلی رکعت سے فارغ ہو چکے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (دوسری رکعت کا) قیام لمبا کیا حتیٰ کہ میں نے بعض نمازیوں کو اپنے اوپر پانی ڈالتے ہوئے دیکھا، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے لمبا رکوع کیا، پھر کھڑے ہوئے اور لمبا قیام کیا، سجدہ نہ کیا اور وہ پہلے قیام سے کم تھا، پھر رکوع کیا اور لمبا رکوع کیا مگر وہ پہلے رکوع سے کم تھا، پھر سجدہ کیا، پھر سلام پھیرا درآں حالیکہ سورج روشن ہو چکا تھا، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: اے لوگو! سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، ان کو نہ تو کسی کی موت کی وجہ سے گرہن لگتا ہے اور نہ ہی کسی کی زندگی کی وجہ سے گرہن لگتا ہے، سو جب تم ان کو گرہن لگا ہوا دیکھو تو تم نماز، صدقہ وخیرات اور اللہ تعالیٰ کے ذکر میں پناہ لو، اے لوگو! ہر وہ چیز جو اس سے پہلے میں نے نہیں دیکھی تھی اس کو میں نے اپنی اس جگہ پر دیکھ لیا ہے اور میں نے تمہیں دیکھا ہے کہ تم اپنی قبروں میں آزمائے جاؤ گے، تم میں سے ہر ایک شخص سے سوال کیا جائے گا کہ اس شخص کے بارے میں تم کیا کہا کرتے تھے اور تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ سو اگر اس نے کہا کہ میں نہیں جانتا، میں نے لوگوں کو جو کچھ کہتے ہوئے دیکھا تھا وہی میں نے کہہ دیا اور جو کچھ ان کو

فَقُلْتُهُ وَيَصْنَعُوْنَ شَيْئًا فَصَنَعْتُهُ، قِيْلَ لَهُ اَجَلْ، عَلَى الشَّكِّ عِشْتَ وَعَلَيْهِ مُتَّ هٰذَا مَقْعَدُكَ مِنَ النَّارِ، وَاِنْ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قِيْلَ عَلَى الْيَقِيْنِ عِشْتَ وَعَلَيْهِ مُتَّ، هٰذَا مَقْعَدُكَ مِنَ الْجَنَّةِ، وَقَدْ رَاَيْتُ خَمْسِيْنَ اَوْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فِيْ مِثْلِ صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ، اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ لَنْ تَسْاَلُوْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى اَنْزِلَ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ بِهٖ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ مَنْ اَبِيْ قَالَ اَبُوْكَ فُلَانٌ الَّذِيْ كَانَ يُنْسَبُ اِلَيْهِ.

کرتے ہوئے دیکھا تھا وہی میں نے کہا' اسے کہا جائے گا: ہاں! تم شک پر زندہ رہے اور اسی شک پر تم مر گئے' اب یہ جہنم تمہارا ٹھکانا ہے' اور اگر اس نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بلاشبہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' تو اسے کہا جائے گا کہ تم یقین پر زندہ رہے اور اسی یقین پر ہی تمہاری موت آئی' اب یہ جنت تمہارا ٹھکانا ہے' اور میں نے پچاس یا ستر ہزار لوگوں کو جنت میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے تھے' ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے انہیں میں سے کر دے' کہا: اے اللہ! اس کو بھی ان میں شامل فرما! پھر فرمایا: اے لوگو! جب تک میں منبر سے نہیں اتر آتا اس وقت تک مجھ سے جس چیز کے بارے میں پوچھو گے میں تمہیں اس کے بارے میں بتاؤں گا' تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر پوچھا: میرا باپ کون ہے؟ فرمایا: تمہارا باپ فلاں ہے' اسے اسی کی طرف منسوب کیا جاتا تھا۔

۲۵۷۵/۱۷۱۱- **وَعَنْهَا** اَيْضًا قَالَتْ وَلَقَدْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَةِ فِيْ صَلٰوةِ كُسُوْفِ الشَّمْسِ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ قَالَتْ) اِنْ كُنَّا لَنُؤْمَرُ بِالْعَتَاقَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ.

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورج گرہن کی نماز کے وقت ہمیں غلام آزاد کرنے کا حکم دیتے تھے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا:) سورج یا چاند گرہن کی نماز کے وقت ہمیں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔

۲۵۷۶/۱۷۱۲- **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (تَصِفُ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكُسُوْفِ بِطُوْلِ الْقِيَامِ، وَاَنَّهُ صَلَّاهَا رَكْعَتَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ رُكُوْعَانِ كَمَا تَقَدَّمَ فِيْ اَحَادِيْثِهَا السَّابِقَةِ وَفِيْهِ قَالَتْ (فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ، وَاِنَّهُمَا لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ، فَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُمَا فَكَبِّرُوْا وَادْعُوا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ مَّا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرَ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَّزْنِيَ عَبْدُهٗ اَوْ تَزْنِيَ اَمَتُهٗ، يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَّاللّٰهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سورج گرہن کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز میں لمبے قیام کا ذکر کیا' انہوں نے وہ دو رکعت نماز پڑھی جس کی ہر رکعت میں دو رکوع تھے جیسا کہ سابقہ احادیث میں گزر چکا ہے اور اس میں یہ ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیرا' درآں حالیکہ سورج روشن ہو چکا تھا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے لوگوں کو خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کی' پھر فرمایا: بلاشبہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں' ان کو نہ تو کسی کی موت کی وجہ سے گرہن لگتا ہے اور نہ کسی کی زندگی کی وجہ سے گرہن لگتا ہے' سو جب تم ان کو گرہن لگا ہوا دیکھو تو تکبیر کہو' اللہ تعالیٰ سے دعا کرو' نماز پڑھو اور صدقہ و خیرات کرو' اے امت محمد! اللہ تعالیٰ سے زیادہ کسی کو بھی اس بات پر غیرت نہیں آتی (غصہ نہیں آتا) کہ اس کا کوئی بندہ یا اس کی کوئی بندی زنا کرے' اے امتِ محمد! اللہ کی قسم! اگر تم ان چیزوں کو جان لو جن کو میں جانتا ہوں تو تم زیادہ روؤ اور کم

لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَّلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا اِلَا هَلْ بَلَّغْتُ ؟

ہنسو‘ سنو! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟

اَبْوَابُ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء کا بیان

۱- بَابُ سَبَبِ مَنْعِ الْمَطَرِ عَنِ النَّاسِ

لوگوں سے بارش کے رُک جانے کا سبب

۲۵۷۷/۱۷۱۳- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَبُّكُمْ عَزَّوَجَلَّ لَوْ اَنَّ عِبَادِیْ اَطَاعُوْنِیْ لَاَسْقَيْتُهُمُ الْمَطَرَ بِاللَّيْلِ وَاَطْلَعْتُ عَلَيْهِمُ الشَّمْسَ بِالنَّهَارِ، وَلَمَا اَسْمَعْتُهُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ بِاللّٰهِ مِنْ حُسْنِ عِبَادَةِ اللّٰهِ، وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ جَدِّدُوْا اِيْمَانَكُمْ، قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ نُجَدِّدُ اِيْمَانَنَا؟ قَالَ اَكْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میرے بندوں نے میری اطاعت کی تو میں ان کو رات کے وقت بارش سے سیراب کروں گا اور دن میں ان پر سورج طلوع کروں گا اور ان کو رعد (بادل گرجنے) کی آواز نہیں سناؤں گا‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن ظن رکھنا اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حسن (خوبصورتی) ہے‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے ایمان کی تجدید کرو‘ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! ہم اپنے ایمان کی کس طرح تجدید کریں؟ فرمایا: ’’لا الٰہ الا اللّٰہ ‘‘ کا ورد کثرت سے کیا کرو۔

۲- بَابُ صِفَةِ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ وَالْخُطْبَةِ لَهَا وَالْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِيْهَا

نمازِ استسقاء کا طریقہ‘ اس کا خطبہ اور نمازِ استسقاء میں جہری قراءت

۲۵۷۸/۱۷۱٤- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَّسْتَسْقِیْ وَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ بِلَا اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ ثُمَّ خَطَبَنَا وَدَعَا اللّٰهَ وَحَوَّلَ وَجْهَهٗ نَحْوَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَّدَهٗ، ثُمَّ قَلَبَ رِدَاءَهٗ فَجَعَلَ الْاَيْمَنَ عَلَى الْاَيْسَرِ وَالْاَيْسَرَ عَلَى الْاَيْمَنِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن اللہ تعالیٰ کے نبی (محمد) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارش کی دعا کے لیے (عیدگاہ) تشریف لے گئے‘ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمیں بغیر اذان و اقامت کے دو رکعت نماز پڑھائی‘ پھر ہمیں خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ سے (بارش کی) دعا کی اور اپنے ہاتھوں کو بلند کر کے قبلہ کی طرف منہ کیا‘ پھر اپنی چادر کو پلٹ دیا‘ دائیں جانب کو بائیں پر اور بائیں کو دائیں پر کیا۔

۲۵۷۹/۱۷۱۵- عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الْمَازِنِیَّ يَقُوْلُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى وَاسْتَسْقٰى وَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ قَالَ اِسْحَاقُ فِیْ حَدِيْثِهٖ وَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَا.

حضرت عباد بن تمیم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زید مازنی کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدگاہ تشریف لے گئے اور بارش کی دعا کی اور قبلہ کی طرف منہ کر کے اپنی چادر کو پلٹ دیا۔ اسحاق نے اپنی حدیث میں کہا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھائی‘ پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا کی۔

۱۷۱۶/۲۵۸۰- **وَعَنْهُ** اَيْضًا عَنْ عَمِّهٖ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَسْتَسْقِيْ فَوَلّٰى ظَهْرَهُ النَّاسَ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَائَهٗ وَجَعَلَ يَدْعُوْا وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ عَمِّهٖ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى وَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا کہ آپ (ﷺ) بارش کی دعا کے لیے (عیدگاہ) تشریف لے گئے، پس آپ (ﷺ) نے لوگوں سے اپنی پیٹھ پھیر لی اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور اپنی چادر پلٹ دی اور دعا مانگی اور دو رکعت نماز پڑھائی اور بلند آواز سے قراءت کی۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے:) وہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ عیدگاہ تشریف لے گئے اور بارش کی دعا کی اور قبلہ کی طرف منہ کرکے اپنی چادر پلٹ دی۔

۱۷۱۷/۲۵۸۱- **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُتَخَشِّعًا مُتَضَرِّعًا مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا مُتَرَسِّلًا فَصَلّٰى بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّيْ فِي الْعِيْدِ لَمْ يَخْطُبْ كَخُطْبَتِكُمْ هٰذِهٖ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ (بارش کی دعا کے لیے عیدگاہ) تشریف لے گئے تو خشوع وخضوع، تضرع، عاجزی، بغیر زینت اور آہستہ چال سے (تشریف لے گئے)، پھر آپ (ﷺ) نے لوگوں کو نمازِ عید کی طرح دو رکعت نماز پڑھائی اور تمہارے اس خطبہ کی طرح خطبہ نہیں دیا۔

۳- بَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ بِالدُّعَاءِ فِيْ خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ وَمَنِ اسْتَسْقَا بِغَيْرِ صَلٰوةٍ

جمعہ کے خطبہ میں بارش کی دعا کرنا اور بغیر نماز کے بارش طلب کرنا

۱۷۱۸/۲۵۸۲- **عَنْ** حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ (اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فَقَالَ قِيْلَ لَهٗ يَوْمَ جُمُعَةٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَحِطَ الْمَطَرُ، وَاَجْدَبَتِ الْاَرْضُ، وَهَلَكَ الْمَالُ قَالَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ فَاسْتَسْقٰى، وَلَقَدْ رَفَعَ يَدَيْهِ وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ سَحَابَةً، فَمَا قَضَيْنَا الصَّلٰوةَ حَتّٰى اِنَّ قَرِيْبَ الدَّارِ الشَّابَّ يَهُمُّهُ الرُّجُوْعُ اِلٰى اَهْلِهٖ قَالَ فَلَمَّا كَانَتِ الْجُمُعَةُ الَّتِيْ تَلِيْهَا، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ، وَاحْتَبَسَتِ الرُّكْبَانُ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سُرْعَةِ مَلَالَةِ ابْنِ اٰدَمَ، وَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَتَكَشَّطَتْ (وَفِيْ لَفْظٍ فَتَكَشَّفَتْ) عَنِ الْمَدِيْنَةِ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ اَنَسٌ اِنِّيْ

حضرت حمید کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا: کیا نبی کریم ﷺ (دعا میں) ہاتھ اٹھاتے تھے؟ انہوں نے کہا: آپ (ﷺ) کی خدمت اقدس میں جمعہ کے دن کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! بارش نہیں ہو رہی، زمین خشک ہو گئی ہے اور مال (جانور) ہلاک ہو گئے، پس آپ (ﷺ) نے اس قدر ہاتھ بلند کیے حتیٰ کہ میں نے آپ (ﷺ) کی بغلوں کی سفیدی کو دیکھ لیا اور بارش کی دعا کی، اور آپ (ﷺ) نے جب (دعا کے لیے) اپنے ہاتھ اُٹھائے تو اس وقت آسمان میں ہمیں کوئی بادل دکھائی نہیں دے رہا تھا، سو جب ہم نماز سے فارغ ہوئے (تو اس قدر تیز بارش ہو رہی تھی کہ) قریب گھروں میں رہنے والے جوانوں کے لیے بھی اپنے گھروں میں جانا مشکل ہو گیا، حضرت انس کہتے ہیں کہ جب اگلا جمعہ آیا تو لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! گھر گرنے لگے ہیں اور قافلے رُک گئے ہیں، تو رسول اللہ ﷺ اولادِ آدم کے جلدی پریشان ہونے کی وجہ سے ہنس پڑے، پھر کہا: اے اللہ! ہمارے اردگرد برسا اور ہم پر نہ برسا، تو بارش مدینہ سے دور ہو گئی۔

لَقَاعِدٌ عِنْدَ الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذْ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْمَسْجِدِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ حُبِسَ الْمَطَرُ فَذَكَرَ نَحْوَهُ (وَمِنْ طَرِيقٍ ثَالِثٍ) عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا نَادَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَحَطَ الْمَطَرُ وَأَمْحَلَتِ الْأَرْضُ وَقَحَطَ النَّاسُ فَاسْتَسْقِ لَنَا رَبَّكَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّمَاءِ وَمَا نَرَى كَثِيرَ سَحَابٍ فَاسْتَسْقَى فَفَشَا السَّحَابُ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ، ثُمَّ مُطِرُوا حَتَّى سَالَتْ مَثَاعِبُ الْمَدِينَةِ، وَاضْطَرَدَتْ طُرُقُهَا أَنْهَارًا فَمَا زَالَتْ كَذٰلِكَ إِلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا تُقْلِعُ، ثُمَّ قَامَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ، وَنَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَحْبِسَهَا عَنَّا، فَضَحِكَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ، اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، فَدَعَا رَبَّهُ فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّعُ عَنِ الْمَدِينَةِ يَمِينًا وَشِمَالًا يُمْطِرُ مَا حَوْلَهَا وَلَا يُمْطِرُ فِيهَا شَيْئًا (وَمِنْ طَرِيقٍ رَابِعٍ) عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ أَصَابَ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلَكَ الْمَالُ، وَجَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَسْقِيَنَا، فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَمَا تُرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةٌ فَثَارَ سَحَابٌ أَمْثَالَ الْجِبَالِ، ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْنَا الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

(اور دوسرے طریق سے مروی ہے:) حضرت ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں جمعہ کے دن منبر کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ اہل مسجد میں سے کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! بارش رُک گئی ہے' پھر حسب سابق حدیث بیان کی۔ (اور تیسرے طریق سے مروی ہے:) حضرت قتادہ' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ میں خطبہ دے رہے تھے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! بارش نہیں ہو رہی' زمین خشک ہو چکی ہے اور لوگ قحط میں مبتلا ہیں' آپ اپنے رب سے ہمارے لیے بارش کی دعا کریں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آسمان کی طرف دیکھا جبکہ ہمیں زیادہ بادل دکھائی نہیں دے رہے تھے پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بارش کی دعا کی تو پھیلے ہوئے بادل ایک دوسرے کے ساتھ مل گئے' پھر بارش شروع ہوگئی' حتیٰ کہ مدینے کی وادیاں بہنے لگیں اور اس کے راستے نہروں کی طرح بہنے لگے' چنانچہ اگلے جمعہ تک اسی طرح مسلسل بارش ہوتی رہی' پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دے رہے تھے کہ وہی شخص یا کوئی اور شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا: یا نبی اللہ! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ اس (بارش) کو ہم سے روک لے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسے' پھر کہا: اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش برسا! ہم پر نہ برسا! پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے رب سے دعا کی تو بادل پھٹ کر مدینہ کے دائیں بائیں پھیل گیا' نہ مدینہ کے اردگرد بارش ہو رہی تھی اور مدینہ میں بارش کا کوئی قطرہ نہ تھا۔ (اور چوتھے طریق سے مروی ہے:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں لوگ قحط سالی میں مبتلا ہو گئے' پس جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں خطبہ دے رہے تھے کہ ایک دیہاتی نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! مال ہلاک ہو گیا ہے' بال بچے بھوک کے مرنے لگے ہیں' آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے بارش کی دعا کریں' پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھوں کو اُٹھایا حالانکہ اس وقت ہم نے آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا نہ دیکھا' چنانچہ بادل پہاڑوں کی مانند آئے (اور بارش برسنے لگی) پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے منبر سے ابھی نہیں اترے تھے کہ ہم نے دیکھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ڈاڑھی مبارک پر بارش کے قطرے بہہ رہے تھے۔

۲۵۸۳/۱۷۱۹- عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ

حضرت شرحبیل بن سمط سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت

أَنَّهُ قَالَ لِكَعْبِ بْنُ مُرَّةَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) يَا كَعْبُ بْنُ مُرَّةَ، حَدِّثْنَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اسْتَسْقِ اللّٰهَ لِمُضَرَ، قَالَ فَقَالَ إِنَّكَ لَجَرِيْءٌ الْمُضَرَ ؟ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَنْصَرْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَنَصَرَكَ وَدَعَوْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَأَجَابَكَ قَالَ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا مُّرِيْعًا مَّرِيْئًا طَبَقًا غَدَقًا عَاجِلًا غَيْرَ رَائِثٍ، نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ قَالَ فَأُجِيْبُوْا، قَالَ فَمَا لَبِثُوْا أَنْ أَتَوْهُ فَشَكَوْا إِلَيْهِ كَثْرَةَ الْمَطَرِ، فَقَالُوْا قَدْ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ، قَالَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا قَالَ فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَقَطَّعُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا.

کعب بن مرہ (رضی اللہ) سے کہا: اے کعب بن مرہ! آپ ہم سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کریں، مگر احتیاط سے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک شخص نے آ کر عرض کیا کہ آپ قبیلۂ مضر کے لیے اللہ تعالیٰ سے بارش کی دعا کریں، آپ (ﷺ) نے فرمایا: کیا تم قبیلہ مضر کے ضامن ہو؟ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے اللہ تعالیٰ سے نصرت وفتح کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو نصرت وفتح دی اور آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو قبول فرمایا، پس رسول اللہ ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھوں کو اٹھا کر کہا: اے اللہ! ہمیں ایسے بادل کے پانی سے خوب سیراب فرما جو خوب سیراب کرنے والا ہو، خوب خوشحال کرنے والا ہو، خوب برسنے والا ہو، جلدی آنے والا ہو، دیر سے آنے والا نہ ہو، نفع دینے والا ہو، نقصان دینے والا نہ ہو۔ حضرت کعب نے کہا کہ دعا قبول ہوئی (اور بارش برسنے لگی) اور ابھی تھوڑا عرصہ ہی گزرا تھا کہ لوگوں نے آپ (ﷺ) کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر کثرتِ بارش کی شکایت کی، وہ کہنے لگے: یارسول اللہ! (کثرتِ بارش کے باعث) مکانات گر چکے ہیں، پھر آپ (ﷺ) نے اپنے مبارک ہاتھوں کو اٹھایا اور کہا: اے اللہ! ہمارے اردگرد بارش برسا، ہم پر نہ برسا! حضرت کعب کہتے ہیں کہ بادل دائیں بائیں چھٹنے لگا۔

٤- بَابُ تَحْوِيْلِ الْإِمَامِ وَالنَّاسِ أَرْدِيَتَهُمْ فِي الدُّعَاءِ وَصِفَتِهِ وَوَقْتِهِ

بارش کی دعا کے وقت امام اور لوگوں کا اپنی چادروں کو پلٹنا اور چادر کو پلٹنے کا طریقہ

٢٥٨٤/١٧٢٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلّٰى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ رِدَاءَهُ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، قَالَ سُفْيَانُ قَلْبُ الرِّدَاءِ جَعْلُ الْيَمِيْنِ الشِّمَالَ، وَالشِّمَالِ الْيَمِيْنَ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ قَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اسْتَسْقٰى لَنَا أَطَالَ الدُّعَاءَ وَأَكْثَرَ الْمَسْأَلَةَ قَالَ ثُمَّ تَحَوَّلَ إِلَى الْقِبْلَةِ، وَحَوَّلَ

حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدگاہ تشریف لائے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے اپنی چادر کو پلٹ دیا اور دو رکعت نماز پڑھی، سفیان راوی نے کہا کہ چادر کو پلٹنا یہ ہے کہ دائیں جانب کو بائیں اور بائیں کو دائیں پر کیا جائے۔ (اور دوسرے طریق سے مروی ہے:) حضرت عبداللہ بن زید کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے بارش کی دعا کی تو میں نے دیکھا کہ آپ (ﷺ) نے لمبی دعا کی اور بہت زیادہ مانگا، پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے اپنی چادر کو پلٹا گیا کہ اس کے ظاہر کو باطن میں [illegible]ں کر دیا اور لوگوں نے بھی آپ (ﷺ) کے ساتھ اپنی چادروں کو پلٹ دیا۔

رِدَاءَهُ فَقَلَبَهُ ظَهْرًا لِّبَطْنٍ وَّتَحَوَّلَ النَّاسُ مَعَهُ.

۲۵۸۵/۱۷۲۱- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ لَّهُ سَوْدَاءُ فَاَرَادَ اَنْ يَّاْخُذَ بِاَسْفَلِهَا فَيَجْعَلَهُ اَعْلَاهَا فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ فَقَلَبَهَا عَلَيْهِ الْاَيْمَنَ عَلَى الْاَيْسَرِ وَالْاَيْسَرَ عَلَى الْاَيْمَنِ.

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب بارش کی دعا کی تو اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بدن مبارک پر سیاہ چادر تھی، جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس (چادر) کے نچلے حصے کو اوپر کرنے کا ارادہ کیا تو یہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر دشوار ہو گیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس کی دائیں جانب کو بائیں پر اور بائیں کو دائیں پر کر کے تبدیل کر دیا۔

۵- بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ وَذِكْرِ اَدْعِيَةٍ مَّاْثُوْرَةٍ

بارش کی دعا کے وقت ہاتھوں کو اُٹھانا اور منقول دعاؤں کا ذکر کرنا

۲۵۸۶/۱۷۲۲- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى فَاَشَارَ بِظَهْرِ كَفَّيْهِ اِلَى السَّمَاءِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارش کی دعا کی اور اپنے ہاتھوں کی پشت سے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔

۲۵۸۷/۱۷۲۳- وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ لَمْ يَكُنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِّنْ دُعَائِهِ (وَفِيْ لَفْظٍ مِّنَ الدُّعَاءِ) اِلَّا فِي الْاِسْتِسْقَاءِ فَاِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارش کی دعا کے سوا کسی دعا میں ہاتھ نہیں اُٹھاتے تھے، بارش کی دعا میں اس قدر ہاتھوں کو بلند کرتے تھے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

۲۵۸۸/۱۷۲۴- عَنْ عُمَيْرٍ مَّوْلٰى اَبِي اللَّحْمِ اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَسَلَّمَ يَسْتَسْقِيْ عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّيْتِ قَرِيْبًا مِّنَ الزَّوْرَاءِ قَائِمًا يَدْعُوْ يَسْتَسْقِيْ رَافِعًا كَفَّيْهِ لَا يُجَاوِزُ بِهِمَا رَاْسَهُ مُقْبِلٌ بِبَاطِنِ كَفَّيْهِ اِلٰى وَجْهِهِ.

حضرت عُمیر مولیٰ ابی اللحم (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مقام زوراء کے قریب احجار زیت کے پاس بارش کی دعا کرتے ہوئے دیکھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کھڑے ہو کر بارش کی دعا کر رہے تھے، اپنے ہاتھوں کو اُٹھایا ہوا تھا لیکن ہاتھ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سر سے اونچے نہ تھے اور اپنی ہتھیلیوں کے باطن کو اپنے چہرے کے مقابل کیا ہوا تھا۔

۶- بَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ بِالصَّالِحِيْنَ وَمَنْ تُرْجٰى بَرَكَتُهُمْ

صالحین کے وسیلہ سے بارش طلب کرنا اور ان کی برکت سے اُمید رکھنا

۲۵۸۹/۱۷۲۵- عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) قَالَ رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰى وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ، عَلَى الْمِنْبَرِ يَسْتَسْقِيْ فَمَا يَنْزِلُ حَتّٰى يَجِيْشَ كُلُّ

حضرت سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: بسا اوقات مجھے شاعر کا قول (شعر) یاد ہوتا ہے، میں منبر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور کی طرف دیکھتا ہوں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بارش کی دعا کرتے ہیں تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) منبر سے نہیں اترتے کہ (مدینہ کا) ہر پرنالہ (بارش کے پانی سے) بہنے لگتا ہے، اور مجھے

مِيْزَابٍ، وَاذْكُرُ قَوْلَ الشَّاعِرِ
وَاَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ
ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِّلْاَرَامِلِ
وَهُوَ قَوْلُ اَبِى طَالِبٍ

شاعر کا یہ قول (شعر) یاد آ جاتا ہے: کس قدر حسین وجمیل ہے وہ ذات جس کے چہرۂ انور کے وسیلۂ جلیلہ سے بادلوں سے بارش طلب کی جاتی ہے وہ ذاتِ گرامی یتیموں کے فریادرس ہیں اور بیواؤں کی پناہ ہیں' اور یہ ابوطالب کا شعر ہے۔

٧- بَابُ اعْتِقَادِ اَنَّ الْمَطَرَ بِيَدِ اللّٰهِ وَمِنْ خَلْقِهِ وَاِبْدَاعِهِ وَكُفْرِ مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا

یہ اعتقاد رکھنا کہ بارش اللہ تعالیٰ کی قدرت سے وابستہ ہے اور یہ اس کی مخلوق ہے اور یہ کہنا کہ بارش فلاں فلاں ستارے کی تاثیر سے ہوئی ہے' کفر ہے

٢٥٩٠/١٧٢٦- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى اَثَرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ، قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَمُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ كَافِرٌ بِيْ، فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ.

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیبیہ میں ہمیں صبح کی نماز پڑھائی' جبکہ رات کی بارش کا اثر موجود تھا' جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیرا تو لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ (آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرے بعض بندوں نے مجھ پر ایمان اور ستاروں کے ساتھ کفر پر صبح کی ہے جبکہ بعض بندوں نے ستاروں پر ایمان اور میرے ساتھ کفر پر صبح کی ہے' سو جس شخص نے کہا کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوتی ہے' اس نے مجھ پر ایمان رکھا اور ستاروں کا کفر کیا' اور جس شخص نے کہا کہ ہم پر فلاں فلاں ستاروں کی تاثیر سے بارش ہوئی ہے' اس نے میرا کفر کیا اور ستاروں پر ایمان رکھا۔

٨- بَابٌ مَّا يَقُوْلُ وَمَا يَصْنَعُ اِذَا رَاَى الْمَطَرَ

جب بارش دیکھے تو کیا کہے اور کیا کرے؟

٢٥٩١/١٧٢٧- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مُطِرْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَرَجَ فَحَسَرَ ثَوْبَهُ حَتّٰى اَصَابَهُ الْمَطَرُ، قَالَ فَقِيْلَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا؟ قَالَ لِاَنَّهُ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں بارش ہوئی' رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے باہر نکل کر اپنے جسم سے اپنا کپڑا ہٹا دیا حتیٰ کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے جسم انور پر بارش گرنے لگی' حضرت انس کہتے ہیں کہ کسی نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ فرمایا: اس لیے (کیا ہے) کہ یہ بارش اپنے ربِ تعالیٰ کے پاس سے نئی نئی آئی ہے۔

٢٥٩٢/١٧٢٨- قط وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ مُطِرْنَا بَرَدًا وَّاَبُوْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَائِمٌ فَجَعَلَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم پر اولوں کی بارش ہوئی' حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھا ہوا تھا تو وہ ان اولوں کو

يَأْكُلُ مِنْهُ، قِيلَ لَهُ أَتَأْكُلُ وَأَنْتَ صَائِمٌ؟ فَقَالَ إِنَّمَا هٰذَا بَرَكَةٌ.

کھانے لگے ان سے کسی نے کہا: کیا آپ (اولے) کھا رہے ہیں حالانکہ آپ نے روزہ رکھا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ برکت (والی چیز) ہے۔

۲۵۹۳/۱۷۲۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بارش کو دیکھتے تو یہ دعا کرتے: اے اللہ! خوب بارش برسا اور اسے نفع کا باعث بنا۔

ف: یہ اعتماد رکھنا واجب ہے کہ بارش کا نزول اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اسی کے حکم سے ہوتا ہے، کسی ستارے کی تاثیر سے بارش نہیں ہوتی، کیونکہ اللہ تعالیٰ بارش کا خالق ہے، سو اگر وہ بارش کو روک لے تو کوئی بھی بارش نہیں برسا سکتا، اور یہ اعتقاد رکھنا کہ بارش محض ستارے کی تاثیر سے ہوتی ہے، کفر ہے۔

حصولِ برکت کے لیے بارش کا پانی اپنے جسم پر بہانا یا اس سے نہانا اور اسے پینا مستحب ہے، اسی طرح حصولِ برکت کے لیے اولوں کو کھانا مستحب ہے، نیز یہ کہ نزولِ بارش کے وقت دعا مانگنا مستحب ہے کہ اس وقت دعا قبول ہوتی ہے اور یہ کہ نیک لوگوں کے وسیلہ سے دعا کرنا جائز ہے اور قبولیتِ دعا کا باعث ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

أَبْوَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ وَهِيَ أَنْوَاعٌ

نمازِ خوف اور اس کی انواع

۱- بَابُ سَبَبِ مَشْرُوْعِيَّتِهَا وَحُكْمِهَا وَمَتٰى كَانَتْ وَذِكْرِ النَّوْعِ الْأَوَّلِ مِنْ أَنْوَاعِهَا

نوعِ اوّل: نمازِ خوف کی مشروعیت کا سبب اور اس کا حکم

۲۵۹۴/۱۷۳۰- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ الصَّلٰوةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُقِيْمِ أَرْبَعًا وَعَلَى الْمُسَافِرِ رَكْعَتَيْنِ وَعَلَى الْخَائِفِ رَكْعَةً.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے مقیم پر چار رکعات، مسافر پر دو رکعت اور خائف (مجاہد) پر (امام کے ساتھ) ایک رکعت نماز فرض کی ہے۔

۲۵۹۵/۱۷۳۱- عَنْ أَبِيْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُسْفَانَ فَاسْتَقْبَلَنَا الْمُشْرِكُوْنَ عَلَيْهِمْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَهُمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَالُوْا قَدْ كَانُوْا عَلٰى حَالٍ لَوْ أَصَبْنَا غِرَّتَهُمْ قَالُوْا تَأْتِيْ عَلَيْهِمُ الْآنَ صَلٰوةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَبْنَائِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ قَالَ فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

حضرت ابوعیاش زرقی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم عُسفان کے مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ مشرکین ہمارے مقابلے میں آ گئے جن کے امیر خالد بن ولید تھے اور وہ (مشرکین) ہمارے اور قبلہ کے درمیان تھے، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی تو مشرکین کہنے لگے کہ ہم نے ان کو غافل پایا، کاش! ہم ان پر اس وقت حملہ کر دیتے جب یہ نماز میں تھے، پھر انہوں نے کہا: اب ان پر ایک ایسی نماز آنے والی ہے جو ان کے نزدیک ان کی اولاد اور ان کی جانوں سے بھی زیادہ محبوب ہے پھر حضرت جبریل علیہ السلام ظہر اور عصر کے درمیان یہ آیات لے کر نازل

بِهٰذِهِ الْاٰيَاتِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ﴿وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ﴾ قَالَ فَحَضَرَتْ فَأَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذُوْا السِّلَاحَ قَالَ فَصُفِفْنَا خَلْفَهُ صَفَّيْنِ، قَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعْنَا جَمِيْعًا، ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعْنَا جَمِيْعًا، ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّفِّ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَالْآخَرُوْنَ قِيَامٌ يَحْرُسُوْنَهُمْ فَلَمَّا سَجَدُوْا وَقَامُوْا جَلَسَ الْآخَرُوْنَ فَسَجَدُوْا فِيْ مَكَانِهِمْ ثُمَّ تَقَدَّمَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ، قَالَ ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوْا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعُوْا جَمِيْعًا، ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَالْآخِرُوْنَ قِيَامٌ يَحْرُسُوْنَهُمْ فَلَمَّا جَلَسَ جَلَسَ الْآخَرُوْنَ فَسَجَدُوْا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ انْصَرَفَ، قَالَ فَصَلَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ، مَرَّةً بِعُسْفَانَ وَمَرَّةً بِأَرْضِ بَنِيْ سُلَيْمٍ.

ہوئے: (ترجمہ) ''اور (اے حبیب!) جب آپ ان (مسلمانوں) میں موجود ہوں اور آپ (حالتِ جنگ میں) ان کو نماز پڑھانا چاہیں الایۃ'' پس جب عصر کی نماز کا وقت ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے ان (مسلمانوں) کو ہتھیاروں سے مسلح رہنے کا حکم دیا تو وہ اپنے ہتھیاروں سے مسلح ہو گئے' راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ ﷺ کے پیچھے ہماری دو صفیں بنادی گئیں' پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا تو ہم سب نے رکوع کیا' پھر آپ ﷺ (رکوع سے) اٹھے تو ہم سب اُٹھے' پھر نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں اس صف نے سجدہ کیا جو آپ ﷺ کے قریب تھی جبکہ پچھلی صف والے کھڑے ہو کر پہلی صف والوں (جو سجدے میں تھے) کی حفاظت کرتے رہے' جب وہ (پہلی صف والے) سجدے سے فارغ ہو کر کھڑے ہوئے تو پچھلی صف والے بیٹھ گئے اور اپنی جگہ پر سجدہ کیا' پھر پچھلی صف والے اگلی صف والوں کی جگہ اور اگلی صف والے پچھلی صف والوں کی جگہ آ گئے' پھر آپ (ﷺ) نے رکوع کیا تو سب نے رکوع کیا' پھر رکوع سے اٹھے تو سب کھڑے ہو گئے' پھر نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں اس صف نے سجدہ کیا جو آپ (ﷺ) کے قریب تھی جبکہ پچھلی صف والے کھڑے ہو کر ان (پہلی صف والوں) کی حفاظت کرتے رہے' جب آپ (ﷺ) بیٹھے تو پچھلی صف والے بھی بیٹھ گئے اور انہوں نے سجدہ کیا' پھر آپ (ﷺ) کی اقتداء میں سب نے مل کر سلام پھیرا اور نماز سے فارغ ہو گئے' راوی (ابو عیاش) کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نمازِ خوف دو مرتبہ پڑھائی' ایک مرتبہ عسفان کے مقام پر اور ایک مرتبہ بنوسُلیم کے علاقہ میں۔

۲۵۹۶/۱۷۳۲- عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ وَذَكَرَ أَنَّ الْعَدُوَّ كَانُوْا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَأَنَّا صُفِفْنَا خَلْفَهُ صَفَّيْنِ فَكَبَّرَ وَكَبَّرْنَا مَعَهُ جَمِيْعًا، ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا مَعَهُ جَمِيْعًا فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ سَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِيْ نَحْرِ الْعَدُوِّ، فَلَمَّا قَامَ وَقَامَ مَعَهُ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ، ثُمَّ تَقَدَّمَ

حضرت عطاء' حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازِ خوف پڑھی اور انہوں نے بیان کیا کہ دشمن آپ (ﷺ) اور قبلہ کے درمیان تھا اور آپ (ﷺ) کے پیچھے ہماری دو صفیں بنادی گئیں' پس آپ (ﷺ) نے تکبیر کہی اور آپ (ﷺ) کے ساتھ ہم سب نے تکبیر کہی' پھر آپ (ﷺ) نے رکوع کیا تو ہم سب نے آپ (ﷺ) کے ساتھ رکوع کیا' پھر جب آپ (ﷺ) نے رکوع سے اپنا سر مبارک اُٹھایا اور سجدہ کیا تو آپ (ﷺ) کے ساتھ اس صف نے سجدہ کیا جو آپ (ﷺ) کے قریب تھی جبکہ پچھلی صف دشمن کے مقابلے میں کھڑی رہی' جب آپ (ﷺ)

الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ وَتَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ، فَرَكَعَ وَرَكَعْنَا مَعَهُ جَمِيعًا، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَ مَعَهُ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ فَلَمَّا سَجَدَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ، وَجَلَسَ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُودِ، ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا جَمِيعًا، قَالَ جَابِرٌ كَمَا يَفْعَلُ حَرَسُكُمْ هٰؤُلَاءِ بِأُمَرَائِهِمْ.

سجدے سے اُٹھے اور آپ (ﷺ) کے ساتھ اس صف والے بھی کھڑے ہو گئے جو آپ (ﷺ) کے قریب تھے تو پچھلی صف والے سجدے میں چلے گئے، پھر پچھلی صف والے اگلی صف میں آ گئے اور اگلی صف والے پچھلی صف میں آ گئے، پھر آپ (ﷺ) نے رکوع کیا تو ہم سب نے آپ (ﷺ) کے ساتھ رکوع کیا، پھر آپ (ﷺ) نے سجدہ کیا تو آپ (ﷺ) کے ساتھ اس صف والوں نے سجدہ کیا جو آپ (ﷺ) کے قریب تھے، پھر جب آپ (ﷺ) کے قریب صف والوں نے سجدہ کر لیا اور وہ بیٹھ گئے تو پچھلی صف والے سجدے میں چلے گئے، پھر آپ (ﷺ) نے سلام پھیرا تو ہم سب نے سلام پھیرا، حضرت جابر (رضی اللہ عنہ) نے کہا: جس طرح تمہارے یہ محافظ اپنے امراء کے ساتھ کرتے تھے۔

۲۵۹۷/۱۷۳۳- عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا كَانَتْ صَلٰوةُ الْخَوْفِ إِلَّا كَصَلٰوةِ أَحْرَاسِكُمْ هٰؤُلَاءِ الْيَوْمَ خَلْفَ أَئِمَّتِكُمْ، إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ عُقَبًا قَامَتْ طَائِفَةٌ وَهُمْ جَمْعٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَجَدَ الَّذِينَ كَانُوا قِيَامًا لِأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامُوا مَعَهُ جَمِيعًا، ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعُوا مَعَهُ جَمِيعًا، ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدَ الَّذِينَ كَانُوا مَعَهُ قِيَامًا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَقَامَ الْآخَرُونَ الَّذِينَ كَانُوا سَجَدُوا مَعَهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ، فَلَمَّا جَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِينَ سَجَدُوا مَعَهُ فِي آخِرِ صَلٰوتِهِمْ سَجَدَ الَّذِينَ كَانُوا قِيَامًا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ جَلَسُوا، فَجَمَعَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّلَامِ.

حضرت عبداللہ بن عباس کے غلام حضرت عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نمازِ خوف اسی طرح ہی تھی جس طرح آج تمہارے یہ محافظ تمہارے اماموں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں، مگر یہ کہ اس (نمازِ خوف) میں لوگ اس طرح آگے پیچھے ہوتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پوری جماعت کھڑی ہو جاتی تھی، جبکہ آپ (ﷺ) کے ساتھ ایک گروہ سجدہ کرتا تھا، پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوتے تو وہ لوگ سجدہ کرتے جو پہلی رکعت میں کھڑے رہے تھے، پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوتے تو آپ (ﷺ) کے ساتھ سب رکوع کرتے، پھر آپ ﷺ سجدہ کرتے تو آپ (ﷺ) کے ساتھ وہ لوگ سجدہ کرتے جو آپ (ﷺ) کے ساتھ پہلی رکعت میں کھڑے رہے تھے جبکہ وہ لوگ کھڑے رہتے جنہوں نے آپ (ﷺ) کے ساتھ پہلی رکعت میں سجدہ کیا تھا، پھر جب رسول اللہ ﷺ اور وہ لوگ جنہوں نے آپ (ﷺ) کے ساتھ اپنی نماز کے آخر میں سجدہ کیا تھا وہ بیٹھ جاتے تو وہ لوگ سجدہ میں چلے جاتے جو از خود کھڑے ہوئے تھے، پھر جب وہ بیٹھ جاتے تو رسول اللہ ﷺ ان سب کو سلام میں جمع کرتے۔

۲۵۹۸/۱۷۳۴- عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَبْدِ السَّلُولِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ بِطَبَرِسْتَانَ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت سُلیم بن عبد السلولی کا بیان ہے کہ ہم حضرت سعید بن عاص (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ طبرستان میں تھے اور ان کے ساتھ صحابہ کرام کی ایک جماعت تھی تو انہوں نے پوچھا: کیا تم میں سے کوئی شخص ہے جس نے

فَقَالَ اَيُّكُمْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ اَنَا، فَاْمُرْ اَصْحَابَكَ يَقُوْمُوْنَ طَائِفَتَيْنِ طَائِفَةٌ خَلْفَكَ وَطَائِفَةٌ بِاِزَاءِ الْعَدُوِّ فَتُكَبِّرُ وَيُكَبِّرُوْنَ جَمِيْعًا، ثُمَّ تَرْكَعُ فَيَرْكَعُوْنَ جَمِيْعًا، ثُمَّ تَرْفَعُ فَيَرْفَعُوْنَ جَمِيْعًا، ثُمَّ تَسْجُدُ وَيَسْجُدُ مَعَكَ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ تَلِيْكَ، وَالطَّائِفَةُ الَّتِيْ بِاِزَاءِ الْعَدُوِّ قِيَامٌ بِاِزَاءِ الْعَدُوِّ، فَاِذَا رَفَعْتَ رَاْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ يَسْجُدُوْنَ، ثُمَّ يَتَاَخَّرُ هٰؤُلَاءِ وَيَتَقَدَّمُ الْآخَرُوْنَ فَيَقُوْمُوْا فِيْ مَصَافِّهِمْ فَتَرْكَعُ فَيَرْكَعُوْنَ جَمِيْعًا، ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَسْجُدُ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ تَلِيْكَ وَالطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى قَائِمَةٌ بِاِزَاءِ الْعَدُوِّ فَاِذَا رَفَعْتَ رَاْسَكَ مِنَ السُّجُوْدِ سَجَدُوْا ثُمَّ سَلَّمْتَ وَسَلَّمَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، وَتَاْمُرُ اَصْحَابَكَ اِنْ هَاجَهُمْ هَيْجٌ مِّنَ الْعَدُوِّ فَقَدْ حَلَّ لَهُمُ الْقِتَالُ وَالْكَلَامُ.

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازِ خوف پڑھی ہو؟ حضرت حذیفہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: میں نے پڑھی ہے' آپ اپنے ساتھیوں کو حکم دیں کہ وہ دو گروہ بنا کر کھڑے ہو جائیں' ایک گروہ آپ کے پیچھے رہے اور ایک گروہ دشمن کے مقابلے میں رہے' پھر آپ تکبیر کہیں تو سب تکبیر کہیں' پھر آپ رکوع کریں تو سب رکوع کریں' پھر آپ رکوع سے اُٹھیں تو سب رکوع سے اُٹھیں' پھر جب آپ سجدہ کریں تو وہ گروہ آپ کے ساتھ سجدہ کرے جو آپ کے قریب ہے اور جو گروہ دشمن کے مقابل ہے وہ دشمن کے مقابل کھڑا رہے' پھر جب آپ سجدے سے سر اٹھائیں تو وہ (دشمن کے مقابل کھڑے ہونے والے) سجدے میں چلے جائیں (اس طرح سب کی ایک رکعت مکمل ہو جائے گی)' پھر اگلا گروہ پیچھے چلا جائے اور پچھلا گروہ آگے آ جائے اور وہ اپنی صفوں میں کھڑے ہو جائیں' پس آپ رکوع کریں تو سب رکوع کریں' پھر آپ سجدہ کریں تو آپ کے ساتھ وہ گروہ سجدہ کرے جو آپ کے قریب ہے اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابل کھڑا رہے' پھر جب آپ سجدے سے اپنا سر اٹھائیں تو وہ (دشمن کے مقابل کھڑے ہونے والے) سجدہ کریں' پھر جب آپ سلام پھیریں تو سب سلام پھیر دیں (اس طرح سب کی دو رکعت نماز مکمل ہو جائے گی) اور آپ اپنے ساتھیوں کو بتا دیں کہ اگر ان پر دشمن حملہ کر دے تو ان کے لیے (حالت نماز میں ہی) قتال اور (ضروری) کلام جائز ہے۔

۲۵۹۹/۱۷۳۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ سِتَّ مِرَارٍ قَبْلَ صَلٰوةِ الْخَوْفِ وَكَانَتْ صَلٰوةُ الْخَوْفِ فِي السَّنَةِ السَّابِعَةِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نمازِ خوف (کی مشروعیت) سے پہلے چھ مرتبہ جنگیں لڑیں اور نمازِ خوف ہجرت کے ساتویں سال مشروع ہوئی تھی۔

۲- بَابُ نَوْعٍ ثَانٍ يَتَضَمَّنُ صَلٰوةَ الْاِمَامِ بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً وَّقَضَاءَ كُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً

نوع ثانی: امام کا ہر گروہ کو ایک رکعت پڑھانا' پھر ہر گروہ کا اپنی بقیہ رکعت کو اپنے طور پر پورا کرنا

۲۶۰۰/۱۷۳۶- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَقَامُوْا صَفَّيْنِ، فَقَامَ صَفٌّ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نمازِ خوف پڑھائی' چنانچہ لوگ دو صفیں بنا کر کھڑے ہو گئے' ایک صف رسول اللہ ﷺ کے پیچھے تھی اور ایک صف دشمن کے سامنے تھی' رسول اللہ ﷺ نے اس صف کو ایک رکعت پڑھائی' جو آپ (ﷺ) کے

وَسَلَّمَ وَصَفٌّ مُّسْتَقْبِلُ الْعَدُوِّ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّفِّ الَّذِيْ يَلُوْنَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ قَامُوْا فَذَهَبُوْا فَقَامُوْا مَقَامَ اُولٰئِكَ مُسْتَقْبِلِي الْعَدُوِّ، وَجَاءَ اُولٰئِكَ فَقَامُوْا مَقَامَهُمْ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ قَامُوْا فَصَلَّوْا لِاَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمُوْا ثُمَّ ذَهَبُوْا فَقَامُوْا مَقَامَ اُولٰئِكَ مُسْتَقْبِلِي الْعَدُوِّ وَرَجَعَ اُولٰئِكَ اِلٰى مَقَامِهِمْ فَصَلَّوْا لِاَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمُوْا.

قریب تھی، پھر یہ لوگ کھڑے ہو کر چلے گئے اور دشمن کے سامنے کھڑے ہونے والوں کی جگہ پر کھڑے ہو گئے جبکہ وہ (جو دشمن کے سامنے کھڑے تھے) ان کی جگہ پر آ کر کھڑے ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک رکعت پڑھائی، پھر آپ (ﷺ) نے سلام پھیر دیا، پھر ان لوگوں نے کھڑے ہو کر ایک رکعت ازخود پڑھ کر سلام پھیر دیا، پھر یہ لوگ چلے گئے اور دشمن کے سامنے کھڑے ہونے والوں کی جگہ پر کھڑے ہو گئے اور دوسرے لوگ ان کی جگہ پر لوٹ آئے اور انہوں نے ایک رکعت ازخود پڑھ کر سلام پھیر دیا۔

۲۶۰۱/۱۷۳۷- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ بِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَّالطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ، ثُمَّ انْصَرَفُوْا وَقَامُوْا فِيْ مَقَامِ اَصْحَابِهِمْ مُقْبِلِيْنَ عَلَى الْعَدُوِّ، وَجَاءَ اُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ قَضٰى هٰؤُلَاءِ رَكْعَةً وَّهٰؤُلَاءِ رَكْعَةً (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) اَنَّهُ صَلَّاهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَفَّ وَرَاءَهُ طَائِفَةٌ مِّنَّا، وَاَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ، فَرَكَعَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ، سَجَدَ مِثْلَ نِصْفِ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَاَقْبَلُوْا عَلَى الْعَدُوِّ، فَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَفُّوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَصَلّٰى لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو گروہوں میں سے ایک گروہ کو نمازِ خوف کی ایک رکعت پڑھائی اور دوسرا گروہ دشمن کے سامنے رہا، پھر یہ لوگ (جنہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ ایک رکعت پڑھی تھی) چلے گئے اور اپنے ان ساتھیوں کی جگہ پر کھڑے ہو گئے جو دشمن کے سامنے کھڑے تھے جبکہ وہ لوگ (جو دشمن کے مقابل کھڑے تھے) آ گئے اور نبی کریم ﷺ نے ان کو ایک رکعت پڑھا کر سلام پھیر دیا، پھر ہر گروہ نے اپنے طور پر ایک ایک رکعت پڑھ کر (اپنی اپنی نماز) پوری کی۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نمازِ خوف پڑھی، ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تکبیر کہی تو ہم میں سے ایک گروہ نے آپ (ﷺ) کے پیچھے صف بنائی اور ایک گروہ دشمن کے سامنے رہا، پس رسول اللہ ﷺ نے ان کو صبح کی نصف نماز کی طرح ایک رکعت پڑھائی، پھر یہ گروہ دشمن کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا اور دوسرے گروہ نے آ کر صف بنائی اور نبی کریم ﷺ کے پیچھے صف بنائی اور آپ (ﷺ) نے (ان کو) پہلے گروہ کی طرح نماز پڑھائی، پھر نبی کریم ﷺ نے سلام پھیر دیا اور دونوں گروہوں میں سے ہر شخص نے کھڑے ہو کر اپنے طور پر ایک رکعت پڑھی۔ (اور انہی سے تیسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کیا، پس ہم دشمن کے مقابل کھڑے ہو گئے، پھر انہوں نے (پوری) حدیث بیان کی۔

٣- بَابُ نَوْعٍ ثَالِثٍ يَتَضَمَّنُ اقْتِصَارَ كُلِّ طَائِفَةٍ عَلٰى رَكْعَةٍ مَّعَ الْإِمَامِ بِدُوْنِ قَضَاءِ الثَّانِيَةِ

نوع ثالث: امام کا ہر گروہ کو ایک رکعت پڑھانا اوران کا دوسری رکعت کی قضاء نہ کرنا (صرف ایک ہی رکعت پر اکتفاء کرنا)

٢٦٠٢/١٧٣٨- عَنْ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ بِذِىْ قَرَدٍ اَرْضٍ مِّنْ اَرْضِ بَنِىْ سُلَيْمٍ فَصَفَّ النَّاسُ خَلْفَهٗ صَفَّيْنِ صَفٌّ مُّوَازِى الْعَدُوِّ وَصَفٌّ خَلْفَهٗ، فَصَلّٰى بِالصَّفِّ الَّذِىْ يَلِيْهِ رَكْعَةً ثُمَّ نَكَصَ هٰؤُلَاءِ اِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ، وَهٰؤُلَاءِ اِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً اُخْرٰى (زَادَ فِىْ رِوَايَةٍ) فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَلِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةً.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنوسلیم کے علاقے ذی قرد میں نمازِ خوف پڑھائی، پس لوگوں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پیچھے دو صفیں بنائیں، ایک صف دشمن کے مقابل رہی اور ایک صف آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پیچھے رہی، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے قریب کی صف والے لوگوں کو ایک رکعت پڑھائی، پھر یہ لوگ اُن لوگوں کی جگہ پیچھے چلے گئے اور وہ لوگ (جو دشمن کے مقابل تھے) ان لوگوں کی جگہ پر آ گئے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان کو دوسری رکعت پڑھائی۔ (ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو رکعتیں ہوئیں اور ہر گروہ کی ایک ایک رکعت ہوئی۔

٢٦٠٣/١٧٣٩- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَقَامَ صَفٌّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَصَفٌّ خَلْفَهٗ، فَصَلّٰى بِالَّذِىْ خَلْفَهٗ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ تَقَدَّمَ هٰؤُلَاءِ حَتّٰى قَامُوْا فِىْ مَقَامِ اَصْحَابِهِمْ، وَجَاءَ اُولٰئِكَ حَتّٰى قَامُوْا مَقَامَ هٰؤُلَاءِ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَلَهُمْ رَكْعَةً.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو نمازِ خوف پڑھائی، پس ایک صف آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سامنے تھی اور ایک صف آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پیچھے تھی، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے پیچھے والی صف کو ایک رکعت پڑھائی، پھر یہ لوگ آگے بڑھ کر اپنے ساتھیوں کی جگہ پر کھڑے ہو گئے اور وہ لوگ پیچھے آ کر ان کی جگہ پر کھڑے ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو ایک رکعت پڑھائی، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سلام پھیر دیا، پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو رکعتیں ہوئیں اوران (دونوں گروہوں میں سے ہر گروہ) کی ایک ایک رکعت ہوئی۔

٢٦٠٤/١٧٤٠- عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّ لَهُمْ صَلٰوةً هِىَ اَحَبُّ اِلَيْهِمْ مِنْ اٰبَاءِ هِمْ وَاَبْنَاءِ هِمْ وَهِىَ الْعَصْرُ، فَاَجْمِعُوْا اَمْرَكُمْ فَمِيْلُوْا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَّاحِدَةً، وَاَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَى النَّبِيَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ضجنان اور عسفان کے درمیان پڑاؤ کیا (اور مشرکین کا محاصرہ کیا) تو مشرکین کہنے لگے کہ ان کی ایک ایسی نماز ہے جو ان کو اپنے آباء و اجداد اور اپنی اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہے اور وہ عصر کی نماز ہے، سو تم اپنی قوت کو جمع کرو اوران پر (حالت نماز میں) یکبارگی حملہ کر دو، حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّقْسِمَ اَصْحَابَهُ شَطْرَيْنِ فَيُصَلِّيْ بِبَعْضِهِمْ، وَتَقُوْمُ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى وَرَاءَ هُمْ، وَلْيَاخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ، ثُمَّ تَاْتِي الْاُخْرٰى فَيُصَلُّوْنَ مَعَهُ وَيَاْخُذُ هٰؤُلَاءِ حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ لِتَكُوْنَ لَهُمْ رَكْعَةٌ رَكْعَةٌ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ،وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ.

کہ آپ اپنے اصحاب کو دو حصوں میں تقسیم کر دیں، ایک حصہ کو نماز پڑھائیں اور دوسرا حصہ اپنے بچاؤ کی چیزیں اور ہتھیار لے کر ان کے پیچھے (اور دشمن کے مقابلے میں) کھڑا رہے، پھر دوسرا گروہ آ جائے اور وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھے اور یہ گروہ اپنے بچاؤ کی چیزیں اور ہتھیار لے (کر دشمن کے مقابلے میں کھڑا ہو جائے) تاکہ ان (دو گروہوں میں سے ہر ایک) کی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک ایک رکعت ہو جائے اور رسول اللہ ﷺ کی دو رکعتیں ہو جائیں۔

۲۶۰۵/۱۷۴۱- عَنْ مُّخْمِلِ بْنِ دَمَاثٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ، قَالَ سَالَ النَّاسَ مَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ صَلٰوةَ الْخَوْفِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ (ابْنُ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَا، صَلّٰى بِطَائِفَةٍ مِّنَ الْقَوْمِ رَكْعَةً، وَطَائِفَةٌ مُّوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ، ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ فَقَامُوْا مَقَامَ اَصْحَابِهِمْ مُوَاجِهُوا الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ، فَكَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَةٌ.

حضرت مخمل بن دماث کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن عاص کے ساتھ جہاد کیا تو آپ نے لوگوں سے پوچھا کہ تم میں سے کون ایسا شخص ہے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازِ خوف میں حاضر تھا؟ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں حاضر تھا، نبی کریم ﷺ نے قوم میں سے ایک گروہ کو ایک رکعت پڑھائی اور ایک گروہ دشمن کے مقابلے میں رہا، پھر یہ لوگ چلے گئے اور اپنے ان ساتھیوں کی جگہ پر کھڑے ہو گئے جو دشمن کے مقابلے میں کھڑے تھے اور دوسرا گروہ آ گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک رکعت پڑھا کر سلام پھیر دیا، پس رسول اللہ ﷺ کی دو رکعتیں ہوئیں اور ہر گروہ کی ایک ایک رکعت ہوئی۔

٤- بَابُ نَوْعٍ رَابِعٍ يَتَضَمَّنُ صَلٰوةَ الْاِمَامِ بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَّكْعَةً وَّانْتِظَارِهٖ لِقَضَاءِ كُلِّ طَائِفَةٍ رَّكْعَةً

نوع رابع: امام کا ہر گروہ کو ایک رکعت پڑھا کر دوسرے گروہ کا انتظار کرنا تاکہ ہر گروہ اپنی بقیہ رکعت کو پورا کر لے

۲۶۰۶/۱۷۴۲- عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ عَمَّنْ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ اَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وِجَاهُ الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّتِيْ مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَّاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ مِنْ صَلٰوتِهٖ، ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَّاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ، قَالَ مَالِكٌ

حضرت صالح بن خوات بن جبیر (رضی اللہ عنہ) اس شخص (صحابی) سے روایت کرتے ہیں، جس نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ ذات الرقاع کے دن نمازِ خوف پڑھی تھی (اس موقع پر نمازِ خوف اس طرح پڑھی گئی) کہ ایک گروہ نے آپ (ﷺ) کے ساتھ صف باندھی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں کھڑا رہا، پس آپ (ﷺ) نے اپنے قریب والی صف کو ایک رکعت پڑھائی، پھر آپ (ﷺ) کھڑے رہے اور اس صف نے اپنی نماز پوری کی، پھر وہ جا کر دشمن کے سامنے صف آرا ہو گئے اور دوسرا گروہ آ گیا اور آپ (ﷺ) نے اس گروہ کو دوسری رکعت

وَّهٰذَا اَحَبُّ مَا سَمِعْتُ اِلَیَّ فِیْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ.

پڑھائی، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بیٹھے رہے اور انہوں نے اپنی نماز پوری کی، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے (ان کے ساتھ) سلام پھیر دیا۔ مالک (راوی) نے کہا کہ نمازِ خوف کے بارے میں جو کچھ میں نے سنا ہے اس کی بہ نسبت مجھے یہ حدیث زیادہ پسندیدہ ہے۔

۲٦٠٧/١٧٤٣- عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رَفَعَهُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْمُ الْاِمَامُ وَصَفٌّ خَلْفَهُ، وَصَفٌّ بَیْنَ یَدَیْهِ فَیُصَلِّیْ بِالَّذِیْ خَلْفَهُ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَیْنِ، ثُمَّ یَقُوْمُ قَائِمًا حَتّٰی یُصَلُّوْا رَكْعَةً اُخْرٰی (وَفِیْ رِوَایَةٍ ثُمَّ یَقْعُدُ مَكَانَهُ حَتّٰی یَقْضُوْا رَكْعَةً وَّسَجْدَتَیْنِ، بَدَلَ قَوْلِهٖ ثُمَّ یَقُوْمُ قَائِمًا) ثُمَّ یَتَقَدَّمُوْنَ اِلٰی مَكَانِ اَصْحَابِهِمْ، ثُمَّ یَجِیْءُ اُولٰئِكَ فَیَقُوْمُوْنَ مَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَیُصَلِّیْ بِهِمْ رَكْعَةً وَّسَجْدَتَیْنِ ثُمَّ یَقْعُدُ حَتّٰی یَقْضُوْا رَكْعَةً اُخْرٰی، ثُمَّ یُسَلِّمُ عَلَیْهِمْ.

حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: امام کھڑا ہو جائے، ایک صف اس کے پیچھے رہے اور دوسری صف اس کے سامنے رہے، پس امام اپنے پیچھے والی صف کو ایک رکعت پڑھائے، پھر وہ کھڑا رہے یہاں تک کہ وہ دوسری رکعت پڑھ لیں۔ (اور ایک روایت میں یہ ہے کہ امام اپنی جگہ پر اس وقت تک بیٹھا رہے جب تک کہ وہ اپنی دوسری رکعت کو پورا نہ کرلیں) پھر یہ اپنے ساتھیوں کی جگہ پر چلے جائیں اور وہ ان کی جگہ پر آ کر کھڑے ہو جائیں اور امام ان کو ایک رکعت پڑھائے، پھر امام اس وقت تک بیٹھا رہے جب تک کہ وہ دوسری رکعت نہ پڑھ لیں، پھر امام ان سب کے ساتھ سلام پھیر دے۔

٥- بَابُ نَوْعٍ خَامِسٍ یَتَضَمَّنُ صَلٰوةَ الْاِمَامِ بِكُلِّ طَائِفَةٍ رَّكْعَتَیْنِ بِسَلَامٍ

نوع خامس: امام کا ہر گروہ کو دو رکعت پڑھا کر سلام پھیر دینا

۲٦٠٨/١٧٤٤- عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ صَلّٰی بِنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَلّٰی بِبَعْضِ اَصْحَابِهٖ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَتَاَخَّرُوْا، وَجَاءَ اٰخَرُوْنَ فَكَانُوْا فِیْ مَكَانِهِمْ فَصَلّٰی بِهِمْ رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، فَصَارَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ.

حضرت ابو بکرہ (نُفَیع بن حارث) رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں نمازِ خوف پڑھائی، پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے بعض صحابہ کو دو رکعت پڑھا کر سلام پھیر دیا، پھر وہ پیچھے چلے گئے اور دوسرے ان کی جگہ پر آ گئے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان کو دو رکعت پڑھا کر سلام پھیر دیا، پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار رکعتیں ہوئیں جبکہ لوگوں کی دو دو رکعتیں ہوئیں۔

۲٦٠٩/١٧٤٥- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَاتَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُحَارِبَ خَصَفَةَ بِنَخْلٍ فَرَاَوْا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ غِرَّةً فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ یُقَالُ لَهٗ غَوْرَثُ بْنُ الْحَارِثِ حَتّٰی قَامَ عَلٰی رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نخل (کے مقام) پر (جو مدینہ منورہ سے دو منزل کے فاصلے پر ہے) محارب خصفہ کے لوگوں سے جنگ لڑی، ان لوگوں نے بعض مسلمانوں کو غافل دیکھا تو ان میں سے ایک غورث بن حارث نامی شخص آیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے تلوار لے کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: آپ کو مجھ

وَسَلَّمَ بِالسَّيْفِ، فَقَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ ؟ قَالَ اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ، فَسَقَطَ السَّيْفُ مِنْ يَّدِهٖ فَاَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ؟ قَالَ كُنْ كَخَيْرِ اٰخِذٍ، قَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ؟ قَالَ لَا، وَلٰكِنِّيْ اُعَاهِدُكَ اَنْ لَّا اُقَاتِلَكَ وَلَا اَكُوْنَ مَعَ قَوْمٍ يُّقَاتِلُوْنَكَ فَخَلّٰى سَبِيْلَهٗ قَالَ فَذَهَبَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِ خَيْرِ النَّاسِ فَلَمَّا كَانَ الظُّهْرُ اَوِ الْعَصْرُ صَلّٰى بِهِمْ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَكَانَ النَّاسُ طَائِفَتَيْنِ، طَائِفَةٌ بِاِزَاءِ عَدُوِّهِمْ وَطَائِفَةٌ صَلَّوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَهٗ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَكَانُوْا مَكَانَ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاِزَاءِ عَدُوِّهِمْ، وَجَاءَ اُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ، فَكَانَ لِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ، وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ قَالَ كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ فَاَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرَطَهٗ ثُمَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَخَافُنِيْ؟ قَالَ لَا ، قَالَ فَمَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ؟ قَالَ اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَمْنَعُنِيْ مِنْكَ، فَتَهَدَّدَهٗ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَغْمَدَ السَّيْفَ وَعَلَّقَهٗ، فَنُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ وَتَاَخَّرُوْا، وَصَلّٰى بِالطَّائِفَةِ الْاُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ، فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ

سے کون بچائے گا؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ بچائے گا‘ پس اس کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی تو رسول اللہ ﷺ نے اس (تلوار) کو پکڑ کر فرمایا: تجھ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ اس نے کہا: آپ سب سے بہتر پکڑنے والے کی طرح ہو جائیں (یعنی معاف کر دیں)‘ آپ (ﷺ) نے فرمایا: کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں؟ اس نے کہا: نہیں! (یعنی میں اس بات کی گواہی نہیں دیتا) لیکن میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ نہ تو میں آپ سے لڑوں گا اور نہ ہی آپ سے لڑنے والی قوم کا ساتھ دوں گا‘ پس آپ (ﷺ) نے اس کو چھوڑ دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ شخص اپنے ساتھیوں کے پاس گیا اور کہنے لگا: میں تمہارے پاس ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جو لوگوں میں سب سے بہتر ہے‘ چنانچہ جب ظہر یا عصر کی نماز کا وقت آیا تو آپ (ﷺ) نے صحابہ کرام کو نمازِ خوف اس طرح پڑھائی کہ لوگ دو گروہ ہو گئے‘ ایک گروہ دشمن کے مقابل رہا جبکہ دوسرے گروہ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی‘ آپ (ﷺ) نے اپنے ساتھ والے گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں‘ پھر یہ گروہ چلا گیا اور ان لوگوں کی جگہ پر کھڑا ہو گیا جو دشمن کے مقابلے میں کھڑے تھے اور وہ لوگ آ گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو دو رکعتیں پڑھائیں‘ پس لوگوں کی دو دو رکعتیں ہوئیں اور رسول اللہ ﷺ کی چار رکعتیں ہوئیں۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ذات الرقاع گئے‘ جب ہم ایک سایہ دار درخت کے پاس آئے تو ہم نے رسول اللہ ﷺ کو اس درخت کے نیچے ٹھہرا دیا‘ پس مشرکین میں سے ایک شخص (غورث بن حارث) آیا اور اس وقت رسول اللہ ﷺ کی تلوار درخت پر لٹکی ہوئی تھی‘ چنانچہ اس (غورث نامی مشرک) شخص نے نبی کریم ﷺ کی تلوار کو پکڑا اور اسے میان سے نکالا اور رسول اللہ ﷺ سے کہا: کیا آپ مجھ سے ڈرتے ہیں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: نہیں! اس نے کہا: آپ کو مجھ سے کون بچائے گا؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: تجھ سے مجھے اللہ تعالیٰ بچائے گا‘ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب نے اسے دھمکایا تو اس نے تلوار کو میان میں ڈال دیا اور اسے لٹکا دیا‘ پس اسی دوران نماز کے لیے اذان دی گئی تو آپ (ﷺ) نے ایک گروہ کو دو رکعت نماز پڑھائی‘ وہ پیچھے چلے گئے‘ پھر آپ (ﷺ) نے دوسرے گروہ کو دو رکعت

رَكْعَاتٍ، وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ .

نماز پڑھائی' پس رسول اللہ ﷺ کی چار رکعات ہوئیں اور قوم کی دو رکعتیں ہوئیں۔

٦- بَابُ نَوْعٍ سَادِسٍ يَتَضَمَّنُ اشْتِرَاكَ الطَّائِفَتَيْنِ مَعَ الْإِمَامِ فِي الْقِيَامِ وَالسَّلَامِ

نوع سادس: دونوں گروہوں کا امام کے ساتھ قیام وسلام میں شریک ہونا

٢٦١٠/١٧٤٦- عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ صَلَّيْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ؟ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ نَعَمْ، فَقَالَ مَتٰى ؟ قَالَ عَامَ غَزْوَةِ نَجْدٍ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلٰوةِ الْعَصْرِ وَقَامَتْ مَعَهُ طَائِفَةٌ، وَطَائِفَةٌ أُخْرٰى مُقَابِلَةُ الْعَدُوِّ ظُهُوْرُهُمْ إِلَى الْقِبْلَةِ، فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرُوْا جَمِيْعًا، الَّذِيْنَ مَعَهُ وَالَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ الْعَدُوَّ، ثُمَّ رَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً وَّاحِدَةً ثُمَّ رَكَعَتْ مَعَهُ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ تَلِيْهِ، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ تَلِيْهِ وَالْآخَرُوْنَ قِيَامٌ مُّقَابِلَةَ الْعَدُوِّ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ مَعَهُ إِلَى الْعَدُوِّ فَذَهَبُوْا إِلَى الْعَدُوِّ فَقَابَلُوْهُمْ، وَأَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ كَانَتْ مُقَابِلَةَ الْعَدُوِّ فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ كَمَا هُوَ، ثُمَّ قَامُوْا فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً أُخْرٰى وَرَكَعُوْا مَعَهُ وَسَجَدُوْا مَعَهُ، ثُمَّ أَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الَّتِيْ كَانَتْ تُقَابِلُ الْعَدُوَّ فَرَكَعُوْا وَسَجَدُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَّمَنْ تَبِعَهُ، ثُمَّ كَانَ التَّسْلِيْمُ، فَسَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمُوْا جَمِيْعًا، فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ وَلِكُلِّ رَجُلٍ مِّنَ الطَّائِفَتَيْنِ

مروان بن حکم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازِ خوف پڑھی تھی؟ حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ہاں! (پڑھی تھی) اس نے پوچھا: کب پڑھی تھی؟ آپ نے فرمایا: غزوۂ نجد کے موقع پر' رسول اللہ ﷺ نمازِ عصر کے لیے کھڑے ہوئے تو ایک گروہ آپ (ﷺ) کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں کھڑا ہو گیا' ان کی پشت قبلہ کی طرف تھی' رسول اللہ ﷺ نے تکبیر کہی تو سب نے تکبیر کہی' جو لوگ آپ (ﷺ) کے ساتھ تھے انہوں نے بھی اور جو لوگ دشمن کے مقابل تھے انہوں نے بھی' پھر رسول اللہ ﷺ نے رکوع کیا تو آپ (ﷺ) کے ساتھ اس گروہ نے رکوع کیا جو آپ (ﷺ) کے قریب تھا' پھر آپ (ﷺ) نے سجدہ کیا تو اس گروہ نے سجدہ کیا جو آپ (ﷺ) کے قریب تھا جبکہ دوسرا گروہ دشمن کے مقابل کھڑا رہا' پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے تو وہ گروہ جو آپ (ﷺ) کے ساتھ تھا' کھڑا ہو کر دشمن کی طرف چلا گیا اور دشمن کا مقابلہ کرنے لگا اور وہ گروہ آ گیا جو دشمن کا مقابلہ کر رہا تھا تو انہوں نے رکوع کیا اور سجدہ کیا جبکہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح کھڑے رہے' پھر وہ لوگ کھڑے ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے دوسری رکعت کا رکوع کیا تو انہوں نے آپ (ﷺ) کے ساتھ رکوع کیا اور آپ (ﷺ) کے ساتھ سجدہ کیا' پھر وہ گروہ آ گیا جو دشمن کا مقابلہ کر رہا تھا تو انہوں نے رکوع و سجود کیا جبکہ رسول اللہ ﷺ اور آپ (ﷺ) کے ساتھ والے بیٹھے رہے' پھر سلام (پھیرنے کا وقت) ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اور سب لوگوں نے سلام پھیرا' پس رسول اللہ ﷺ کی دو رکعتیں ہوئیں اور دونوں گروہوں میں سے ہر گروہ کی دو' دو رکعتیں ہوئیں۔

رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ.

۷- بَابُ نَوْعٍ سَابِعٍ

يَتَضَمَّنُ اشْتِرَاكَ طَائِفَةٍ مَّعَ الْإِمَامِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى مِنْ قِيَامِهَا لِغَايَةِ أُوْلٰى سَجْدَتَيْهَا وَاشْتِرَاكَ الطَّائِفَةِ الْأُخْرٰى مَعَهُ فِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ مِنْهَا، وَاشْتِرَاكَ الطَّائِفَتَيْنِ جَمِيعًا مَّعَهُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِنْ قِيَامِهَا حَتَّى السَّلَامِ

نوع سابع: ایک گروہ امام کے ساتھ پہلی رکعت میں قیام سے سجدہ تک شریک ہو، پھر دوسرا گروہ امام کے ساتھ دوسری رکعت میں شریک ہو اور پھر دونوں گروہ اکٹھے امام کے ساتھ دوسری رکعت میں قیام سے سلام تک شریک ہوں

۱۷۴۷/۲۶۱۱- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الْخَوْفِ بِذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَخْلٍ قَالَتْ فَصَدَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ صِدْعَيْنِ فَصَفَّتْ طَائِفَةٌ وَّرَاءَهُ وَقَامَتْ طَائِفَةٌ تُجَاهَ الْعَدُوِّ، قَالَتْ فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَتِ الطَّائِفَةُ الَّذِيْنَ صَفُّوْا خَلْفَهُ ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعُوْا، ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوْا ثُمَّ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فَرَفَعُوْا مَعَهُ ثُمَّ مَكَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَّسَجَدُوْا لِأَنْفُسِهِمُ السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ قَامُوْا فَنَكَصُوْا عَلٰى أَعْقَابِهِمْ يَمْشُوْنَ الْقَهْقَرٰى حَتّٰى قَامُوْا مِنْ وَّرَائِهِمْ، قَالَتْ فَأَقْبَلَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى فَصَفُّوْا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرُوْا، ثُمَّ رَكَعُوْا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَتَهُ الثَّانِيَةَ فَسَجَدُوْا مَعَهُ، ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكْعَتِهِ وَسَجَدُوْا هُمْ لِأَنْفُسِهِمُ

سیدنا نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذات رقاع کے موقع پر نخل کے مقام پر لوگوں کو نماز خوف پڑھائی، رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو دو گروہوں میں تقسیم کیا، ایک گروہ نے آپ (ﷺ) کے پیچھے صف باندھی اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابل کھڑا ہو گیا، رسول اللہ ﷺ نے تکبیر کہی تو اس گروہ نے تکبیر کہی جو آپ (ﷺ) کے پیچھے صف باندھے ہوئے تھے، پھر آپ (ﷺ) نے رکوع کیا تو ان لوگوں نے رکوع کیا، پھر آپ (ﷺ) نے سجدہ کیا تو ان لوگوں نے سجدہ کیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے (سجدہ سے) اپنے سر مبارک اُٹھایا تو لوگوں نے آپ ﷺ کے ساتھ سر اُٹھایا، پھر رسول اللہ ﷺ بیٹھے رہے اور لوگوں نے اپنے طور پر دوسری رکعت پڑھی، پھر وہ کھڑے ہو کر اُلٹے پاؤں چلے اور سب کے پیچھے جا کر کھڑے ہو گئے، پھر دوسرا گروہ آیا اور اس نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے صف باندھی اور تکبیر کہی، پھر اس نے خود رکوع کیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے دوسرا سجدہ کیا تو انہوں نے آپ (ﷺ) کے ساتھ سجدہ کیا، پھر رسول اللہ ﷺ اپنی رکعت میں کھڑے ہو گئے اور ان لوگوں نے دوسرا سجدہ از خود کیا، پھر دونوں گروہ اکٹھے کھڑے ہو گئے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے صف باندھی، رسول اللہ ﷺ نے رکوع کیا تو سب نے رکوع کیا، پھر آپ (ﷺ) نے سجدہ کیا تو سب نے سجدہ کیا، پھر آپ (ﷺ) نے سر اُٹھایا تو سب نے آپ (ﷺ) کے ساتھ سر

السَّجْدَةَ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ قَامَتِ الطَّائِفَتَانِ جَمِيعًا فَصَفُّوْا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكَعُوْا جَمِيعًا، ثُمَّ سَجَدَ فَسَجَدُوْا جَمِيعًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَرَفَعُوْا مَعَهُ، كُلُّ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيْعًا جِدًّا لَا يَأْلُوْا أَنْ يُخَفِّفَ مَا اسْتَطَاعَ ثُمَّ سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوْا، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَرَكَهُ النَّاسُ فِي الصَّلٰوةِ كُلِّهَا.

اٹھایا، یہ سب کچھ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے انتہائی تیزی سے ہوا، استطاعت کے مطابق تخفیف میں کوئی کمی نہیں چھوڑی گئی، پھر رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو سب نے سلام پھیر دیا، پس رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے، درآں حالیکہ لوگ آپ (ﷺ) کے ساتھ پوری نماز میں شریک رہے تھے۔

۸- بَابُ الصَّلٰوةِ فِيْ شِدَّةِ الْخَوْفِ وَمَا يُبَاحُ فِيْهَا مِنْ كَلَامٍ وَّإِيْمَاءٍ وَّغَيْرِهِ

سخت خوف کی حالت میں نماز پڑھنا اور اس میں کلام اور اشارہ وغیرہ کا مباح ہونا

۲۶۱۲/۱۷۴۸- عَنِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِيْ أَنَّ خَالِدَ ابْنَ سُفْيَانَ بْنِ نُبَيْحٍ يَّجْمَعُ لِيَ النَّاسَ لِيَغْزُوَنِيْ وَهُوَ بِعُرَنَةَ فَأْتِهِ فَاقْتُلْهُ، قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ انْعَتْهُ لِيْ حَتّٰى أَعْرِفَهُ قَالَ إِذَا رَأَيْتَهُ وَجَدْتَ لَهُ قُشَعْرِيْرَةً قَالَ فَخَرَجْتُ مُتَوَشِّحًا بِسَيْفِيْ حَتّٰى وَقَعْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ بِعُرَنَةَ مَعَ ظُعُنٍ يَّرْتَادُ لَهُنَّ مَنْزِلًا، وَحِيْنَ كَانَ وَقْتُ الْعَصْرِ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُ وَجَدْتُ مَا وَصَفَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقُشَعْرِيْرَةِ فَأَقْبَلْتُ نَحْوَهُ وَخَشِيْتُ أَنْ يَّكُوْنَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ مُحَاوَلَةٌ تَشْغَلُنِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَصَلَّيْتُ وَأَنَا أَمْشِيْ نَحْوَهُ أُوْمِئُ بِرَأْسِي الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ، فَلَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ قَالَ مَنِ الرَّجُلُ؟ قُلْتُ رَجُلٌ مِّنَ الْعَرَبِ سَمِعَ بِكَ وَبِجَمْعِكَ، لِهٰذَا الرَّجُلِ فَجَاءَكَ، لِهٰذَا، قَالَ أَجَلْ، أَنَا فِيْ ذٰلِكَ، قَالَ فَمَشَيْتُ

حضرت عبداللہ بن اُنیس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلا کر فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ خالد بن سفیان بن نبیح مجھ سے لڑنے کے لیے میرے لیے لوگوں کو اکٹھا کر رہا ہے اور وہ اس وقت (عرفات میں) عرنہ کے مقام پر ہے، سوتم جا کر اسے قتل کر دو، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے اس کی کوئی علامت بتائیں تاکہ میں اسے (اس علامت کی وجہ سے) پہچان سکوں، آپ (ﷺ) نے فرمایا: جب تم اسے دیکھو گے تو تم اسے لرزہ بدن پاؤ گے (یعنی اسے دیکھ کر تمہارا بدن کانپنے لگے گا اور تمہیں شیطان یاد آ جائے گا) پس میں اپنی تلوار گردن میں لٹکائے چل پڑا، یہاں تک کہ میں اس کے قریب پہنچ گیا اور وہ اس وقت مقام عرنہ میں عورتوں کے ساتھ تھا اور ان کو ٹھہرانے کے لیے ان کے لیے کوئی مناسب جگہ تلاش کر رہا تھا اور اس وقت عصر کی نماز کا وقت بھی ہو گیا تھا، پس جب میں نے اسے دیکھا تو میں نے اس میں رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی لرزہ بدن والی علامت پائی (کہ واقعی وہ ہیبت ناک تھا اور اسے دیکھ کر شیطان یاد آ گیا) سو میں اس کی طرف چل پڑا اور مجھے اس بات کا بھی خدشہ تھا کہ اگر میرے اور اس کے درمیان کوئی چیز (لڑائی وغیرہ) حائل ہو گئی تو وہ مجھے نماز سے روک دے گی، پس میں نے نماز پڑھنا شروع کر دی، سر کے اشارے سے رکوع وسجود کرتا رہا اور اس کی طرف

مَعَهُ شَيْئًا، حَتّٰى إِذَا اَمْكَنَنِيْ حَمَلْتُ عَلَيْهِ السَّيْفَ، حَتّٰى قَتَلْتُهُ، ثُمَّ خَرَجْتُ وَتَرَكْتُ ظَعَائِنَهُ مُكِبَّاتٍ عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰنِيْ فَقَالَ اَفْلَحَ الْوَجْهُ، قَالَ قُلْتُ قَتَلْتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ صَدَقْتَ. اَلْحَدِيْثَ.

چلتا گیا' سو جب میں اس کے پاس پہنچ گیا تو اس نے پوچھا: تم کون آدمی ہو؟ میں نے کہا کہ میں ایک عربی آدمی ہوں' سنا ہے کہ تم اس شخص کے لیے فوج جمع کر رہے ہو' سو میں بھی اسی ارادے سے تمہارے پاس آیا ہوں' اس نے کہا: ہاں! میں بھی اسی فکر میں تھا' چنانچہ میں اس کے ساتھ کچھ دیر تک چلتا رہا یہاں تک کہ جب مجھے موقع ملا تو میں نے اس پر تلوار کا وار کر کے اسے قتل کر دیا' پھر میں اس کی عورتوں کو اس پر جھکا ہوا چھوڑ کر نکل گیا' پس جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ (ﷺ) نے مجھے دیکھ کر فرمایا: یہ چہرہ کامیاب ہوا' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے اسے قتل کر دیا ہے' آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم سچ کہتے ہو۔ الحدیث

ف: مذکور حدیث پوری نہیں ہے' اس کا بقیہ حصہ یہ ہے: (اہل ذوق حضرات کے لیے ہم اس کے آخری بقیہ حصہ کا ترجمہ کر رہے ہیں) حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ میرے ساتھ کھڑے ہوئے' پھر آپ ﷺ اپنے گھر میں داخل ہوئے اور مجھے لاٹھی عطا فرما کر فرمایا: اے عبداللہ بن انیس! تم اس لاٹھی کو اپنے پاس سنبھال کر رکھو' پس جب میں اس لاٹھی کو لے کر باہر لوگوں کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا: یہ لاٹھی کہاں سے ملی ہے؟ میں نے بتایا کہ یہ لاٹھی مجھے رسول اللہ ﷺ نے عطا فرمائی ہے' انہوں نے کہا کہ کیا تم واپس رسول اللہ ﷺ کے پاس نہیں جاؤ گے تاکہ تم اس (لاٹھی) کے بارے میں پوچھ سکو (کہ یہ لاٹھی کیوں عطا فرمائی ہے)' چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے مجھے یہ لاٹھی کیوں عطا فرمائی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ (لاٹھی) قیامت کے دن میرے اور تمہارے درمیان نشانی ہوگی' کیونکہ قیامت کے دن بہت ہی کم لوگ لاٹھیوں سے ٹیک لگائے چل رہے ہوں گے' پھر حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے اس (لاٹھی) کو اپنی تلوار کے ساتھ ملا لیا اور وہ لاٹھی ہمیشہ آپ کے ساتھ رہی' یہاں تک کہ جب آپ کی وفات ہوئی تو آپ کی وصیت کے مطابق اس لاٹھی کو آپ کے کفن میں رکھا گیا اور آپ کو لاٹھی سمیت دفن کیا گیا۔ (مسند امام احمد ج ۳ ص ۴۹۶' دلائل النبوۃ للبیہقی ج ۴ ص ۴۲۔۴۳)

عبداللہ بن انیس کے لیے مکڑی کا جالا بُننا

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے دشمنِ خدا و رسول کا سر قلم کیا اور اسے لے کر ایک پہاڑ کی غار میں داخل ہو گئے تو اس (غار کے منہ) پر مکڑی نے جالا بُن دیا' جب لوگ آپ کو تلاش کرتے ہوئے وہاں پہنچے تو انہیں کچھ نظر نہ آیا' پھر آپ رات کو چل پڑتے اور دن میں چھپ جاتے یہاں تک کہ آپ مدینہ منورہ پہنچ گئے اور نبی کریم ﷺ کو مسجد میں پایا' پس جب آپ ﷺ نے ان کو دیکھا تو فرمایا: یہ چہرہ کامیاب ہوا! ابن انیس نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ کا چہرۂ انور کامیاب ہوا' پھر عبداللہ بن انیس نے حضور اقدس ﷺ کے سامنے اس (کافر) کا سر رکھ دیا اور آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں سارا واقعہ عرض کر دیا۔ (بلوغ الامانی من اسرار الفتح الربانی ج ۷ ص ۲۸)

۱۷۴۹/۲۶۱۳- عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ لِسَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَتَامُرُ اَصْحَابَكَ اِنْ هَاجَهُمْ هَيْجٌ مِّنَ الْعَدُوِّ،

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ اپنے ساتھیوں کو بتا دیں کہ اگر ان پر دشمن ٹوٹ پڑیں (یکبارگی حملہ کر دیں) تو ان کے لیے (حالت

فَقَدْ حَلَّ لَهُمُ الْقِتَالُ وَالْكَلَامُ.

نماز میں ہی) قتال کرنا اور ضروری بات چیت کرنا جائز ہے۔

ف: ان احادیث طیبہ سے نماز کی اہمیت معلوم ہوئی کہ وہ کسی بھی حالت میں معاف نہیں، خواہ امن کی حالت ہو یا خوف کی حالت ہو نماز بہرصورت پڑھنی پڑے گی، اگر جنگ وغیرہ میں دشمن کا زیادہ خوف ہو، یکبارگی حملہ کرنے کا خطرہ ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو اس وقت سواری پر، پیدل چلتے ہوئے، سر کے اشارے سے نماز پڑھنا جائز ہے، منہ خواہ قبلہ کی طرف ہو یا نہ ہو، اور اگر حالت نماز میں دشمن حملہ کر دے تو اس دوران ان سے قتال کرنا اور ضروری بات چیت کرنا جائز ہے، اس سے نماز نہیں ٹوٹے گی۔

۱۰- كِتَابُ الْجَنَائِزِ

جنائز کا بیان

۱- بَابُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَالْاِسْتِعْدَادِ لَهُ وَتَرْغِيبِ الْمُؤْمِنِينَ فِيهِ

موت کو یاد کرنے، اس کے لیے تیاری کرنے اور مومنوں کو اس پر برانگیختہ کرنے کا بیان

۲٦۱٤/۱- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لذتوں کو ختم کرنے والی (موت) کو کثرت سے یاد کیا کرو۔

۲٦۱۵/۲- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ بَصُرَ بِجَمَاعَةٍ، فَقَالَ عَلَامَ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ هٰؤُلَاءِ؟ قِيْلَ عَلٰى قَبْرٍ يَحْفُرُوْنَهُ، قَالَ فَفَزِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ فَبَدَرَ بَيْنَ يَدَيْ اَصْحَابِهِ مُسْرِعًا حَتّٰى انْتَهٰى اِلَى الْقَبْرِ فَجَثَا عَلَيْهِ قَالَ فَاسْتَقْبَلْتُهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ اَنْظُرُ مَا يَصْنَعُ فَبَكٰى حَتّٰى بَلَّ الثَّرٰى مِنْ دُمُوْعِهِ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا قَالَ اَيْ اِخْوَانِيْ لِمِثْلِ الْيَوْمِ فَاَعِدُّوْا.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھے کہ اچانک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نظر ایک جماعت پر پڑی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے پوچھا: یہ لوگ اس جگہ جمع کیوں ہیں؟ کسی نے بتایا کہ یہ لوگ قبر کھود رہے ہیں، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھبرائے اور اپنے صحابہ کے درمیان تیزی سے چلنے لگے، یہاں تک کہ قبر کے پاس پہنچ کر اس پر بیٹھ گئے، حضرت براء کہتے ہیں کہ میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سامنے آیا (اور بیٹھ گیا) تاکہ دیکھوں کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا کرتے ہیں، چنانچہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس قدر روئے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے آنسوؤں سے مٹی تر ہو گئی، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اے میرے بھائیو! تم آج جیسے دن کے لیے تیاری کرو۔

۲٦۱٦/۳- عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ كَانَ اَوَّلُ يَوْمٍ عَرَفْتُ فِيْهِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى، رَاَيْتُ شَخْصًا اَبْيَضَ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ عَلٰى حِمَارٍ وَهُوَ يَتْبَعُ جَنَازَةً فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ، حَدَّثَنِيْ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ،

حضرت عطاء بن سائب کا بیان ہے کہ سب سے پہلے جس دن میں نے حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کو پہچانا، وہ یہ تھا کہ میں نے ایک دراز گوش پر سوار ایک بزرگ کو دیکھا جس کے سر اور ڈاڑھی کے بال سفید تھے اور وہ (بزرگ) جنازے کے ساتھ چل رہے تھے، میں نے ان کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مجھے فلاں بن فلاں نے حدیث سنائی، اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے اور جو شخص

قَالَ فَاَكَبَّ الْقَوْمُ يَبْكُوْنَ، فَقَالَ مَا يُبْكِيْكُمْ؟ فَقَالُوْا إِنَّا نَكْرَهُ الْمَوْتَ، قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّهُ إِذَا حُضِرَ ﴿فَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ○ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّةُ نَعِيْمٍ○﴾ (الواقعہ:۸۹_۸۸) فَإِذَا بُشِّرَ بِذٰلِكَ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ لِلِقَائِهِ أَحَبُّ ﴿وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّالِّيْنَ○ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ○﴾ (الواقعہ:۹۳_۹۲) قَالَ عَطَاءٌ (يَعْنِي ابْنَ السَّائِبِ) وَفِي قِرَاءَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﴿ثُمَّ تَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ﴾ فَإِذَا بُشِّرَ بِذٰلِكَ يَكْرَهُ لِقَاءَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ لِلِقَائِهِ أَكْرَهُ.

اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا' تو لوگ سر جھکا کر رونے لگے' آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم کیوں رو رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم تو موت کو پسند نہیں کرتے' آپ (ﷺ) نے فرمایا: اس کا یہ مطلب نہیں ہے' بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب موت کا وقت آ جائے تو اگر وہ (مرنے والا) مقربین میں سے ہے○ تو (اس کے لیے) رحمت' خوشبوئیں اور نعمت والی جنت ہے○ (الواقعہ:۸۹_۸۸) سو جب اس (مرنے والے) کو ان چیزوں کی بشارت دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے اور اگر وہ (مرنے والا) جھٹلانے والوں اور گمراہوں میں سے ہوتا ہے○ تو اس کے لیے سخت ترین گرم پانی کی ضیافت ہے○ (الواقعہ:۹۳_۹۲) عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) کی قراءت میں ہے: ''ثم تصلية جحيم'' (یعنی پھر اس کے لیے دوزخ میں جلنا ہے) سو جب اسے اس کی خبر دی جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ اس سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا۔

٢٦١٧/٤- **عَنْ** عَامِرٍ قَالَ قَالَ شُرَيْحُ بْنُ هَانِئٍ بَيْنَمَا أَنَا فِي مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ إِذْ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُحِبُّ رَجُلٌ لِّقَاءَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَلَا أَبْغَضَ رَجُلٌ لِقَاءَ اللّٰهِ إِلَّا أَبْغَضَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ، لَئِنْ كَانَ مَا ذَكَرَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا لَقَدْ هَلَكْنَا فَقَالَتْ إِنَّمَا الْهَالِكُ مَنْ هَلَكَ فِيْمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُحِبُّ رَجُلٌ لِّقَاءَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ إِلَّا أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَلَا أَبْغَضَ رَجُلٌ لِقَاءَ اللّٰهِ إِلَّا أَبْغَضَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، قَالَتْ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ ذٰلِكَ، فَهَلْ تَدْرِيْ لِمَ ذٰلِكَ؟ إِذَا حَشْرَجَ الصَّدْرُ وَطَمَحَ الْبَصَرُ وَاقْشَعَرَّ الْجِلْدُ، وَتَشَنَّجَتِ

حضرت عامر کا بیان ہے کہ حضرت شریح بن ہانی نے بیان کیا کہ میں مسجد نبوی میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا۔ (شریح کہتے ہیں کہ) میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ حضرت ابو ہریرہ نے نبی کریم ﷺ کی جو حدیث بیان کی ہے تو اگر واقعی اسی طرح ہے تو پھر ہم تو ہلاک ہو گئے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جس شخص کی ہلاکت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ فرما دیں وہ واقعی ہلاک ہو گیا' بتاؤ وہ حدیث کیا ہے؟ عرض کیا کہ حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں گواہی دیتی

الْاَصَابِعُ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ اَبْغَضَ لِقَاءَ اللّٰهِ اَبْغَضَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ.

ہوں کہ میں نے آپ (ﷺ) کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے' تمہیں کیا معلوم کہ اس کا مطلب کیا ہے؟ (اس کا مطلب یہ ہے کہ) جب سینے میں دم گھٹنے لگے' آنکھیں اوپر اُٹھ جائیں (پتھرا جائیں)' رونگٹے کھڑے ہو جائیں اور انگلیاں ٹیڑھی ہو جائیں تو اس وقت جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا۔

۲٦۱۸/۵- عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِذَا اَحَبَّ الْعَبْدُ لِقَائِیْ اَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ، وَاِذَا كَرِهَ الْعَبْدُ لِقَائِیْ كَرِهْتُ لِقَاءَهُ، قَالَ فَقِيْلَ لِاَبِیْ هُرَيْرَةَ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا وَهُوَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَيَفْظَعُ بِهِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّهُ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ كُشِفَ بِهِ.

حضرت ابو سلمہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب کوئی بندہ مجھ سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے تو میں بھی اس سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہوں اور جب کوئی بندہ مجھ سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا تو میں بھی اس سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا' ابو سلمہ نے کہا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا کہ ہم میں سے ہر شخص موت کو (طبعی طور پر) ناپسند کرتا ہے اور اس (کی سختی) سے گھبراتا ہے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اس وقت ہے جب روح نکلنا شروع ہو جائے اور غرغرہ کی حالت میں اس کا انجام اس کے سامنے آ جائے۔

۲٦۱۹/٦- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ، قَالَ لَيْسَ ذَاكَ كَرَاهَةُ الْمَوْتِ، وَلٰكِنِ الْمُؤْمِنُ اِذَا حُضِرَ جَاءَهُ الْبَشِيْرُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِمَا هُوَ صَائِرٌ اِلَيْهِ، فَلَيْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَكُوْنَ قَدْ لَقِیَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَاِنَّ الْفَاجِرَ اَوِ الْكَافِرَ اِذَا حُضِرَ جَاءَهُ بِمَا هُوَ صَائِرٌ اِلَيْهِ مِنَ الشَّرِّ وَمَا يَلْقَاهُ مِنَ الشَّرِّ، فَكَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا' ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص موت کو (طبعی طور پر) پسند نہیں کرتا' آپ (ﷺ) نے فرمایا: موت کو ناپسند کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے (جو تم نے سمجھا ہے) بلکہ (اس کا مطلب یہ ہے کہ) جب مؤمن کو موت آتی ہے تو اس کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو اس کے اچھے انجام کی خوشخبری دینے والا آتا ہے تو اس وقت اس کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے زیادہ پسندیدہ چیز کوئی نہیں ہوتی تو وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے' اور جب بدکار یا کافر کو موت آتی ہے تو اس کے پاس اس کو اس کے بُرے انجام اور اسے ملنے والی بُرائی کی خبر دینے والا آتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو پسند نہیں کرتا۔

۷/۲۶۲۰- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهُ.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاقات کرنا پسند نہیں کرتا۔

۸/۲۶۲۱- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلُهُ وَزَادَتْ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللّٰهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کیا ہے البتہ اس میں یہ اضافہ کیا ہے: اور موت اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے پہلے ہے۔

۹/۲۶۲۲- عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتُمْ اَنْبَاْتُكُمْ مَا اَوَّلُ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا اَوَّلُ مَا يَقُوْلُوْنَ لَهُ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ هَلْ اَحْبَبْتُمْ لِقَائِيْ ؟ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ يَا رَبَّنَا، فَيَقُوْلُ لِمَ؟ فَيَقُوْلُوْنَ رَجَوْنَا عَفْوَكَ وَمَغْفِرَتَكَ، فَيَقُوْلُ قَدْ وَجَبَتْ لَكُمْ مَغْفِرَتِيْ.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ایک مرتبہ ہم سے) فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں ایسی چیز بتاؤں جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب سے پہلے مؤمنوں سے پوچھے گا اور جو بات مؤمن سب سے پہلے اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! جی ہاں! (ضرور بتائیں) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: (قیامت کے دن) اللہ تعالیٰ مؤمنوں سے پوچھے گا: کیا تم نے میری ملاقات کو پسند کیا؟ وہ عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار! جی ہاں! اللہ تعالیٰ پوچھے گا: کیوں؟ وہ عرض کریں گے کہ ہم نے تیری معافی اور تیری بخشش کی اُمید کی، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میری بخشش تمہارے لیے واجب ہوگئی۔

ف: بہ کثرت احادیث میں موت کو کثرت سے یاد کرنے کی ترغیب و تاکید کی گئی، کیونکہ جب آدمی موت کو کثرت سے یاد کرتا ہے تو وہ دنیا سے بے رغبت ہوکر آخرت کی طرف مائل و راغب ہوتا ہے اور اس کے لیے وہ تیاری کرتا ہے اور بشوق ایسے نیک اعمال کرتا ہے جو قربِ خداوندی کا باعث بنتے ہیں اور ایسے بُرے اعمال سے بچتا ہے جو رحمت الٰہی سے دوری اور غضبِ الٰہی کا سبب بنتے ہیں، نیز یہ کہ موت کو کثرت سے یاد کرنے سے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق اور اس کے دیدار کا ذوق پیدا ہوتا ہے۔

۲- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ حُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحُسْنِ الْخَاتِمَةِ

اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھنے اور حُسنِ خاتمہ کا بیان

۱۰/۲۶۲۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلَاثٍ، اَلَا لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ بِاللّٰهِ الظَّنَّ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ کی وفات سے تین دن پہلے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو یہ فرماتے ہوئے سنا: خبردار! تم میں سے ہر شخص کی اس حال میں موت آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہو۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے:) انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص کی اس حال میں موت آئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہو، کیونکہ

بِاللّٰهِ الظَّنَّ، فَإِنَّ قَوْمًا قَدْ اَرْدَاهُمْ سُوْءُ ظَنِّهِمْ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِیْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدَاكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ﴾ (حم السجدة :۲۳).

ایک قوم کو اللہ تعالیٰ نے اسی لیے ہلاک کیا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بدگمانی رکھتی تھی، (جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) ''یہ تمہاری ہلاکت تمہارے اس گمان کی وجہ سے ہے جو تم نے اپنے پروردگار سے کیا، سو تم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو گئے'' (حم السجدة: ۲۳)۔

۲۵۲٤/۱۱- **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ، قَالَ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ اِنْ ظَنَّ بِیْ خَیْرًا فَلَهُ، وَاِنْ ظَنَّ شَرًّا فَلَهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے قریب (مطابق) ہوں، اگر وہ (بندہ) میرے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہے تو یہ اس کے لیے (باعث نجات) ہے اور اگر وہ میرے ساتھ بدگمانی رکھتا ہے تو یہ اس کے لیے (باعث ہلاکت) ہے۔

۲٦۲۵/۱۲- **عَنْ** حِبَّانَ اَبِی النَّضْرِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰی اَبِی الْاَسْوَدِ الْجُرَشِیِّ فِیْ مَرَضِهِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْهِ، فَسَلَّمَ عَلَیْهِ وَجَلَسَ، قَالَ فَاَخَذَ اَبُو الْاَسْوَدِ یَمِیْنَ وَاثِلَةَ فَمَسَحَ بِهَا عَلٰی عَیْنَیْهِ وَوَجْهِهِ لِبَیْعَتِهِ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ وَاثِلَةُ، وَاحِدَةً اَسْاَلُكَ عَنْهَا، قَالَ وَمَا هِیَ؟ قَالَ كَیْفَ ظَنُّكَ بِرَبِّكَ؟ قَالَ فَقَالَ اَبُو الْاَسْوَدِ وَاَشَارَ بِرَاْسِهِ حَسَنٌ، قَالَ وَاثِلَةُ اَبْشِرْ، اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ فَلْیَظُنَّ بِیْ مَا شَاءَ.

حضرت حبان ابونضر کا بیان ہے کہ میں حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت ابوالاسود الجرشی (رضی اللہ عنہ) کے مرضِ وفات میں ان کے پاس گیا، حضرت واثلہ نے ان کو سلام کیا اور بیٹھ گئے، حضرت ابوالاسود نے حضرت واثلہ کا دایاں ہاتھ پکڑا اور اسے اپنی آنکھوں اور چہرے پر پھیرا، کیونکہ حضرت واثلہ نے اس ہاتھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی تھی، حضرت واثلہ نے حضرت ابوالاسود سے کہا کہ میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں، انہوں نے کہا: وہ کون سی بات ہے؟ حضرت واثلہ نے پوچھا کہ تم اپنے رب سے کیسا گمان رکھتے ہو؟ حضرت ابوالاسود نے اپنے سر کے اشارے سے جواب دیا: اچھا (گمان رکھتا ہوں)، حضرت واثلہ نے کہا: تمہیں بشارت ہو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے قریب (مطابق) ہوں، سو وہ جیسا چاہے میرے ساتھ گمان رکھے۔

۲٦۲٦/۱۳- **عَنْ** عُمَرَ الْجُمْعِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَیْرًا اِسْتَعْمَلَهُ قَبْلَ مَوْتِهِ فَسَاَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ مَا اسْتَعْمَلَهُ ؟ قَالَ یَهْدِیْهِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَی الْعَمَلِ الصَّالِحِ قَبْلَ مَوْتِهِ، ثُمَّ یَقْبِضُهُ عَلٰی ذٰلِكَ .

حضرت عمرالجمعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کی موت سے پہلے اس سے کام لیتا ہے، لوگوں میں سے ایک شخص نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ اس سے کیا کام لیتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کی موت سے پہلے اسے نیک عمل کی توفیق عطا فرماتا ہے، پھر اسے اسی (نیک عمل) پر موت دے دیتا ہے۔

۲٦۲۷/۱٤- **عَنْ** عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ الْخُزَاعِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ

حضرت عمرو بن الحمق الخزاعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے کام لیتا (عمل کراتا) ہے، کسی

خَيْرًا اِسْتَعْمَلَهُ، قِيْلَ مَا اسْتَعْمَلَهُ؟ قَالَ يُفْتَحُ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ بَيْنَ يَدَيْ مَوْتِهِ حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهُ مَنْ حَوْلَهُ.

نے پوچھا کہ اس سے کیا کام لیتا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اس کی موت کے قریب اس کے لیے نیک عمل کو کھول دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے اردگرد میں رہنے والے لوگ (ہمسائے وغیرہ) اس سے راضی و خوش ہو جاتے ہیں۔

۲۶۲۸/۱۵- عَنْ اَبِیْ عِنَبَةَ الْخَوْلَانِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا عَسَلَهُ قِيْلَ وَمَا عَسَلَهُ قَالَ يَفْتَحُ اللّٰهُ لَهُ عَمَلًا صَالِحًا قَبْلَ مَوْتِهِ، ثُمَّ يَقْبِضُهُ عَلَيْهِ.

حضرت ابوعنبہ الخولانی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے شیریں کر دیتا ہے، کسی نے پوچھا کہ اسے کیسے شیریں کرتا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کی موت سے پہلے اس کے لیے نیک عمل کو کھول دیتا ہے (یعنی نیک اعمال کی توفیق عطا فرماتا ہے)، پھر اسے اسی (نیک عمل) پر موت دے دیتا ہے۔

۲۶۲۹/۱۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ عَلٰى شَيْءٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جس چیز (عقیدہ یا عمل) پر مرے گا، اسے اللہ تعالیٰ اسی پر اُٹھائے گا۔

۲۶۳۰/۱۷- عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَسْنَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى صَدْرِيْ فَقَالَ، مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ خُتِمَ لَهُ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ صَامَ يَوْمًا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ خُتِمَ لَهُ بِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ خُتِمَ لَهُ بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے سینے سے سہارا دیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی محض رضا و خوشنودی کی خاطر ''لا الہ الا اللّٰہ'' کہا اور اسی پر اس کا خاتمہ ہوا تو وہ جنت میں داخل ہوگا، جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا خوشنودی کی خاطر روزہ رکھا اور اس کا خاتمہ اسی پر ہوا تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے محض اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کی خاطر صدقہ کیا اور اسی حالت میں اس کا خاتمہ ہوا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۳- بَابُ كَرَاهَةِ تَمَنِّي الْمَوْتِ وَفَضْلِ طُوْلِ الْعُمْرِ مَعَ حُسْنِ الْعَمَلِ

تمناءِ موت کی کراہت اور اچھے عمل کے ساتھ لمبی عمر کی فضیلت

۲۶۳۱/۱۸- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا يَتَمَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ مِنْ ضُرٍّ اَصَابَهُ، فَاِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ، وَتَوَفَّنِيْ مَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص کسی نقصان (ومصیبت) کے پہنچنے کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرے اور اگر اسے موت کی تمنا کے سوا کوئی چارہ نہ ہو تو وہ یوں دعا مانگے: اے اللہ! جب تک میرے لیے زندگی بہتر ہو تو مجھے زندہ رکھ اور جب میرے لیے موت بہتر ہو تو تُو مجھے موت دے۔

۲۶۳۲/۱۹- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے اور نہ ہی موت آنے سے پہلے

يَتَمَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَهُ اِنَّهُ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ انْقَطَعَ عَمَلُهُ وَاِنَّهُ لَا يَزِيْدُ الْمُؤْمِنُ مِنْ عُمْرِهٖ اِلَّا خَيْرًا (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ، اِمَّا مُسِيْءٌ فَيَسْتَغْفِرُ اَوْ مُحْسِنٌ فَيَزْدَادُ.

اس کی دعا کرے، کیونکہ جب تم میں سے کوئی شخص مر جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے اور مؤمن کی زیادہ عمر ہونے سے بھلائی ہی (زیادہ) ہوتی ہے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے، (کیونکہ) اگر وہ برا ہے تو وہ بخشش و مغفرت طلب کرے گا اور اگر وہ نیک ہے تو وہ نیکیاں زیادہ کرے گا۔

۲۶۳۳/۲۰- عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ وَهُوَ يَشْتَكِيْ فَتَمَنَّى الْمَوْتَ، فَقَالَ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَمَنَّ الْمَوْتَ، اِنْ كُنْتَ مُحْسِنًا تَزْدَادُ اِحْسَانًا اِلٰى اِحْسَانِكَ خَيْرٌ لَّكَ، وَاِنْ كُنْتَ مُسِيْئًا فَاِنْ تُؤَخَّرْ تَسْتَعْتِبْ خَيْرٌ لَّكَ، فَلَا تَمَنَّى الْمَوْتَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ) وَاِنْ كُنْتَ مُسِيْئًا فَاِنْ تُؤَخَّرْ تَسْتَعْتِبْ مِنْ اِسَاءَتِكَ خَيْرٌ لَّكَ.

حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے، نبی کریم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے تو انہوں نے موت کی تمنا کی، آپ (ﷺ) نے فرمایا: اے عباس! اے رسول اللہ ﷺ کے چچا! آپ موت کی تمنا نہ کریں، اگر آپ نیک ہیں تو آپ کی نیکیوں میں اضافہ ہو گا جو آپ کے لیے بہتر ہے اور اگر آپ بُرے ہیں اور عمر زیادہ ہوئی تو آپ (گناہوں سے) توبہ کریں گے جو آپ کے لیے بہتر ہے، سو آپ موت کی تمنا نہ کریں۔ (اور ایک روایت میں ہے:) اور اگر آپ بُرے ہیں اور آپ کی عمر زیادہ ہوئی تو آپ اپنے گناہوں سے توبہ کریں گے تو یہ آپ کے لیے بہتر ہے۔

۲۶۳٤/۲۱- عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَلَسْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَّرَنَا قَدْ قَفَّنَا فَبَكٰى سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَكْثَرَ الْبُكَاءَ فَقَالَ يَا لَيْتَنِيْ مِتُّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يَاسَعْدُ اَعِنْدِيْ تَتَمَنَّى الْمَوْتَ؟ فَرَدَّدَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ يَا سَعْدُ اِنْ كُنْتَ خُلِقْتَ لِلْجَنَّةِ فَمَا طَالَ عُمْرُكَ اَوْ حَسُنَ مِنْ عَمَلِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ (ﷺ) نے ہمیں وعظ و نصیحت فرمائی اور ہم پر رقت طاری کر دی تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بہت زیادہ رونے لگے اور کہنے لگے: اے کاش! میں مر جاتا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے سعد! کیا تم میرے پاس موت کی تمنا کر رہے ہو؟ آپ (ﷺ) نے یہ جملہ تین بار دُہرایا، پھر فرمایا: اے سعد! اگر تمہیں جنت کے لیے پیدا کیا گیا ہے اور تمہاری عمر لمبی ہو جائے اور تمہارے اعمال اچھے ہوں تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

۲۶۳۵/۲۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ فَاِنَّ هَوْلَ الْمُطَّلَعِ شَدِيْدٌ، وَاِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ اَنْ يَّطُوْلَ عُمْرُ الْعَبْدِ وَيَرْزُقَهُ اللّٰهُ الْاِنَابَةَ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: موت کی تمنا نہ کرو، کیونکہ آخرت (عالم برزخ و قیامت) کا خوف و گھبراہٹ بہت سخت ہے، اور سعادت مندی میں سے یہ ہے کہ بندے کی عمر لمبی ہو اور اللہ تعالیٰ اسے (اپنی طرف) رجوع (توبہ) کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔

۲۶۳٦/۲۳- عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ حَارِثَةَ قَالَ

حضرت حارثہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی عیادت کے

أَتَيْنَا خَبَّابًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَعُوْدُهُ فَقَالَ لَوْلَا أَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهُ.

لیے ان کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے، تو میں اس (موت) کی تمنا کرتا۔

۲۶۳۷/۲۴- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَجِعٌ وَأَنَا أَقُوْلُ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِيْ قَدْ حَضَرَ فَأَرِحْنِيْ، وَإِنْ كَانَ آجِلًا فَارْفَعْنِيْ وَإِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِيْ قَالَ مَا قُلْتَ؟ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ فَضَرَبَنِيْ بِرِجْلِهِ، فَقَالَ مَا قُلْتَ؟ قَالَ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَافِهِ أَوِ اشْفِهِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ اَللّٰهُمَّ اشْفِهِ بِدُوْنِ شَكٍّ) قَالَ فَمَا اشْتَكَيْتُ ذٰلِكَ الْوَجَعَ بَعْدُ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے، درآں حالیکہ میں بیماری کی تکلیف میں مبتلا تھا اور کہہ رہا تھا: اے اللہ! اگر میری موت کا وقت آ چکا ہے تو مجھے (موت دے کر اس تکلیف سے) راحت و آرام عطا فرما اور اگر میری موت کے آنے میں دیر ہے تو مجھ سے یہ تکلیف دور فرما اور اگر یہ آزمائش ہے تو مجھے صبر عطا فرما، حضور ﷺ نے فرمایا: تم نے کیا کہا؟ میں نے آپ (ﷺ) کے سامنے وہی کلمات دُہرائے، پھر آپ (ﷺ) نے اپنے پاؤں مبارک سے مجھے ضرب لگا کر فرمایا: تم نے کیا کہا؟ تو میں نے پھر آپ (ﷺ) کے سامنے وہی کلمات دُہرائے، پس آپ (ﷺ) نے کہا: اے اللہ! اس کو عافیت اور شفاء عطا فرما! حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں اس تکلیف دِہ بیماری میں کبھی مبتلا نہیں ہوا۔

۲۶۳۸/۲۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَتْ فُلَانَةُ وَاسْتَرَاحَتْ، فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ، إِنَّمَا يَسْتَرِيْحُ مَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ غُفِرَ لَهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! فلاں عورت فوت ہو گئی ہے اور وہ راحت و آرام پا گئی ہے، رسول اللہ ﷺ غضب ناک ہوئے اور فرمایا: آرام و راحت وہ شخص پاتا ہے جو جنت میں داخل ہوتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے: جسے بخش دیا جاتا ہے۔

٤- بَابُ فَضْلِ طُوْلِ الْعُمْرِ مَعَ حُسْنِ الْعَمَلِ وَفَضْلِ مَنْ مَّاتَ غَرِيْبًا

اچھے عمل کے ساتھ لمبی عمر کی فضیلت اور حالت سفر میں فوت ہونے والے کی فضیلت

۲۶۳۹/۲۶- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ مَنْ طَالَ عُمْرُهُ وَحَسُنَ عَمَلُهُ قَالَ فَأَيُّ النَّاسِ شَرٌّ، قَالَ مَنْ طَالَ عُمْرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ.

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: جس شخص کی عمر لمبی ہو اور اس کا عمل اچھا ہو، پھر اس شخص نے پوچھا: لوگوں میں سب سے بُرا کون ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: جس شخص کی عمر لمبی ہو اور اس کا عمل بُرا ہو۔

۲۶۴۰/۲۷- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِكُمْ، قَالُوْا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ خِيَارُكُمْ اَطْوَلُكُمْ اَعْمَارًا وَّاَحْسَنُكُمْ اَعْمَالًا.

کیا میں تمہیں تم میں سے سب سے بہتر لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! جی ہاں! (ضرور بتائیں) آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم میں سے بہتر لوگ وہ ہیں جن کی عمریں لمبی ہوں اور ان کے اعمال سب سے اچھے ہوں۔

۲۶۴۱/۲۸- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا بَلَغَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً اٰمَنَهُ اللّٰهُ مِنْ اَنْوَاعِ الْبَلَايَا مِنَ الْجُنُوْنِ وَالْبَرَصِ وَالْجُذَامِ، وَاِذَا بَلَغَ الْخَمْسِيْنَ لَيَّنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ حِسَابَهُ وَاِذَا بَلَغَ السِّتِّيْنَ رَزَقَهُ اللّٰهُ اِنَابَةً يُّحِبُّهُ عَلَيْهَا، وَاِذَا بَلَغَ السَّبْعِيْنَ اَحَبَّهُ اللّٰهُ وَاَحَبَّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ وَاِذَا بَلَغَ الثَّمَانِيْنَ تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنْهُ حَسَنَاتِهٖ وَمَحَا عَنْهُ سَيِّئَاتِهٖ، وَاِذَا بَلَغَ التِّسْعِيْنَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ، وَسُمِّيَ اَسِيْرَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ وَشُفِّعَ فِيْ اَهْلِهٖ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مسلمان شخص چالیس سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنون، برص اور جذام جیسی بیماریوں سے محفوظ فرماتا ہے، جب وہ پچاس سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنا حساب آسان و نرم فرما دیتا ہے، جب وہ ساٹھ سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ اسے توبہ (اور اعمالِ صالحہ) کی توفیق عطا فرما دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ اس سے خوش ہوتا ہے، جب وہ ستر سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے اور آسمان والے (فرشتے) بھی اس سے محبت کرتے ہیں، جب وہ اسی سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کو قبول فرماتا ہے اور اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور جب وہ نوّے سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور زمین پر اس کا نام اللہ تعالیٰ کا قیدی رکھا جاتا ہے اور اس کے گھر والوں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔

۲۶۴۲/۲۹- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ اَتَتْ عَلَيْهِ سِتُّوْنَ سَنَةً فَقَدْ اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلَيْهِ فِي الْعُمُرِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی عمر ساٹھ سال ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے اس پر حجت پوری کر دی اور اس کا کوئی عذر باقی نہیں رہا۔

۲۶۴۳/۳۰- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا لَيْتَهٗ مَاتَ فِيْ غَيْرِ مَوْلِدِهٖ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ النَّاسِ، لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا تُوُفِّيَ فِيْ غَيْرِ مَوْلِدِهٖ قِيْسَ لَهٗ مِنْ مَّوْلِدِهٖ اِلٰى مُنْقَطَعِ اَثَرِهٖ فِي الْجَنَّةِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مدینہ منورہ میں ایک شخص فوت ہو گیا (اور وہ مدینہ منورہ میں ہی پیدا ہوا تھا) تو نبی کریم ﷺ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھ کر فرمایا: کاش! یہ شخص اپنی جائے پیدائش کے علاوہ کسی جگہ فوت ہوتا، لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کیوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنی جائے پیدائش کے علاوہ کسی جگہ فوت ہوتا ہے تو اس کی جائے پیدائش سے لے کر اس کے فوت ہونے کی جگہ تک کی زمین کو ناپا جاتا ہے اور اتنی جگہ اس کے لیے جنت میں مقرر کر دی جاتی ہے۔

۵. بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُحْتَضَرِ وَتَلْقِيْنِهٖ

قریب المرگ کو کلمہ توحید کی تلقین کرنے، اس کے

كَلِمَةُ التَّوْحِيْدِ وَحُضُوْرِ الصَّالِحِيْنَ عِنْدَهُ وَعَرَقِ جَبِيْنِهِ

پاس نیک لوگوں کے موجود ہونے اور اس کی پیشانی کے پسینہ کا بیان

٢٦٤٤/٣١- عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ قَوْلَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے مرنے والوں کو ''لا الٰہ الا اللّٰہ'' کہنے کی تلقین کرو۔

٢٦٤٥/٣٢- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لِطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَالِيْ أَرَاكَ قَدْ شَعِثْتَ وَاغْبَرَرْتَ مُنْذُ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَعَلَّكَ سَاءَكَ يَا طَلْحَةُ إِمَارَةُ ابْنِ عَمِّكَ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ، إِنِّيْ لَأَحْذَرُكُمْ أَنْ لَا أَفْعَلَ ذٰلِكَ، إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنِّيْ لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُوْلُهَا أَحَدٌ عِنْدَ حَضْرَةِ الْمَوْتِ إِلَّا وَجَدَ رُوْحُهُ لَهَا رَوْحًا حِيْنَ تَخْرُجُ مِنْ جَسَدِهِ، وَكَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَلَمْ أَسْأَلْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا وَلَمْ يُخْبِرْنِيْ بِهَا فَذٰلِكَ الَّذِيْ دَخَلَنِيْ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَنَا أَعْلَمُهَا، قَالَ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ فَمَا هِيَ؟ قَالَ هِيَ الْكَلِمَةُ الَّتِيْ قَالَهَا لِعَمِّهِ (لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ) قَالَ طَلْحَةُ صَدَقْتَ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهِ وَفِيْهِ) قَالَ عُمَرُ أَنَا أُخْبِرُكَ بِهَا، هِيَ الْكَلِمَةُ الَّتِيْ أَرَادَ بِهَا عَمَّهُ شَهَادَةُ (أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ) قَالَ فَكَأَنَّمَا كُشِفَ عَنِّيْ غِطَاءٌ، قَالَ صَدَقْتَ. لَوْ عَلِمَ كَلِمَةً هِيَ أَفْضَلُ مِنْهَا لَأَمَرَهُ بِهَا (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) عَنْ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَآهُ (يَعْنِيْ رَأَى طَلْحَةَ) كَئِيْبًا، فَقَالَ مَالَكَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ؟ لَعَلَّكَ سَاءَتْكَ إِمْرَةُ ابْنِ عَمِّكَ يَعْنِيْ أَبَا بَكْرٍ قَالَ لَا، وَأَثْنٰى عَلٰى أَبِيْ بَكْرٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سنا، وہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے کہہ رہے تھے: اے طلحہ! کیا وجہ ہے کہ جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا ہے میں تمہیں پراگندہ بال اور غبار آلود دیکھ رہا ہوں؟ شاید تمہیں اپنے چچازاد (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) کی امارت (حکومت) اچھی نہیں لگی، انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی پناہ! میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں کہ میں آئندہ ایسا نہیں کروں گا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر کوئی شخص مرتے وقت اس (کلمہ) کو کہے تو اس کی روح اس کے جسم سے نکلتے وقت راحت وفرح پائے گی اور قیامت کے دن اس کے لیے نور ہوگا، پس میں اس کلمہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسلسل پوچھتا رہا مگر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھے اس کے بارے میں نہیں بتایا، سو اسی چیز نے مجھے غمگین کر دیا ہے (اور میری حالت کو بدل دیا ہے)، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں وہ کلمہ جانتا ہوں، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: شکر ہے بتائیں وہ کون سا کلمہ ہے؟ فرمایا: وہ کلمہ ''لا الٰہ الا اللّٰہ'' ہے جس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا (ابوطالب) پر پیش کیا تھا، حضرت طلحہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے۔ (اور دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے، البتہ اس میں ہے:) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اس کلمہ کے بارے میں بتاتا ہوں، وہ کلمہ ''لا الٰہ الا اللّٰہ'' ہے جس کی شہادت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے چچا سے طلب کی تھی، انہوں نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے، گویا کہ مجھ سے پردہ ہٹا لیا گیا ہے، اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ (اس کلمہ کے علاوہ) کسی اور کلمہ کو جانتے جو اس (کلمہ) سے افضل ہوتا تو آپ حضرت طلحہ کو اسی کلمہ کے بارے میں بتاتے۔ (اور تیسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو غمگین دیکھا تو فرمایا: اے ابومحمد! کیا بات ہے؟ شاید آپ کو اپنے چچازاد

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَّا يَقُوْلُهَا عَبْدٌ عِنْدَ مَوْتِهِ اِلَّا فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَتَهُ وَاَشْرَقَ لَوْنُهُ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ.

حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کی امارت (حکومت) اچھی نہیں لگی، انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تعریف کی اور کہا: ایسی کوئی بات نہیں، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ جو بندہ اس کلمہ کو اپنی موت کے وقت کہہ لے تو اللہ تعالیٰ اس (بندہ) سے اس (موت) کی تنگی (سختی) کو دور کر دیتا ہے اور اس کا رنگ روشن ہو جاتا ہے، پھر انہوں نے بقیہ حدیث بیان کی۔

۲٦٤٦/۳۳- عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا مُعَاذٌ فِيْ مَرَضِهِ قَدْ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا كُنْتُ اَكْتُمُكُمُوْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ.

حضرت کثیرہ بن مرہ کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اپنی حالت بیماری میں ہم سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسی چیز سنی ہے جس کو میں نے چھپایا ہوا تھا، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کا آخری کلام ''لا الٰہ الا اللّٰہ'' ہوگا، اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔

۲٦٤٧/۳٤- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ مِّنْ بَنِي النَّجَّارِ) فَقَالَ يَا خَالُ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ اَخَالٌ اَمْ عَمٌّ؟ فَقَالَ لَا بَلْ خَالٌ قَالَ فَخَيْرٌ لِّيْ اَنْ اَقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک انصاری (اور ایک روایت میں ہے کہ بنی نجار کے ایک) شخص کی عیادت کی اور اسے فرمایا: اے ماموں! ''لا الٰہ الا اللّٰہ'' کہو، اس نے کہا: کیا ''لا الٰہ الا اللّٰہ'' کہنا میرے لیے بہتر ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں!

۲٦٤٨/۳۵- وَعَنْهُ اَيْضًا اَنَّ غُلَامًا يَّهُوْدِيًّا كَانَ يَضَعُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوْءَهُ وَيُنَاوِلُهُ نَعْلَيْهِ، فَمَرِضَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَاَبُوْهُ قَاعِدٌ عِنْدَ رَاْسِهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ، قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ فَسَكَتَ اَبُوْهُ، فَاَعَادَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلٰى اَبِيْهِ، فَقَالَ اَبُوْهُ اَطِعْ اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ الْغُلَامُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَخْرَجَهُ بِيْ مِنَ النَّارِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک یہودی لڑکا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے وضو کا پانی رکھا کرتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نعلین مبارک پکڑایا کرتا تھا، پس وہ بیمار ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی عیادت کے لیے اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس وقت اس کا باپ اس کے سرہانے بیٹھا ہوا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس (یہودی لڑکے) سے فرمایا: اے لڑکے! تم ''لا الٰہ الا اللّٰہ'' کہو، اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا تو اس کا باپ خاموش رہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوبارہ پھر وہی کلمہ اس پر پیش کیا تو اس نے پھر اپنے باپ کی طرف دیکھا تو اس کے باپ نے کہا: بیٹا! تم حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات مان لو، تو لڑکے نے کہا: ''اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وانک رسول اللّٰہ'' نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کہتے ہوئے باہر تشریف لائے: تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے میری

وجہ سے اس کو دوزخ سے بچالیا۔

ف: اس حدیث طیبہ میں حضرت نبی کریم ﷺ کے اخلاقِ کریمہ، تواضع وانکساری اور وفا کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ اپنے خدمت گاروں سے ملاقات کرتے، ان کی مدد کرتے اور جب وہ بیمار ہوتے تو ان کی عیادت کرتے خواہ وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہوتے۔ (بلوغ الامانی)

۲۶۴۹/۳۶- عَنْ زَاذَانَ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ، مَنْ لُقِّنَ عِنْدَ الْمَوْتِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

حضرت زاذان ابوعمر کا بیان ہے کہ مجھ سے اس شخص نے حدیث بیان کی جس نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کو موت کے وقت ''لا الٰہ الا اللّٰہ'' کی تلقین کی گئی وہ جنت میں داخل ہو گا۔

۲۶۵۰/۳۷- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ بَنَاتِهٖ وَهِیَ تَجُوْدُ بِنَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَیْهَا فَلَمْ یَرْفَعْ رَاْسَهٗ حَتّٰی قُبِضَتْ، قَالَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَلْمُؤْمِنُ بِخَیْرٍ، تُنْزَعُ نَفْسُهٗ مِنْ بَیْنِ جَنْبَیْهِ وَهُوَ یَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیٹی کے پاس تشریف لائے اور اس وقت وہ اپنی جان سخاوت کر رہی تھیں (یعنی نزع کے عالم میں تھیں) تو آپ (ﷺ) ان کے پاس بیٹھ گئے، اور آپ (ﷺ) نے اپنا سر مبارک اس وقت تک نہیں اُٹھایا جب تک کہ ان کا وصال نہیں ہو گیا، اور آپ (ﷺ) نے یہ کہتے ہوئے اپنا سر اُٹھایا: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، مؤمن خیر وبھلائی کے ساتھ ہوتا ہے، اس کی روح اس کے پہلوؤں سے نکل رہی ہوتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کر رہا ہوتا ہے۔

ف: معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ مؤمن کو بوقت موت اپنی تعریف کی توفیق دے دیتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کر رہا ہوتا ہے کہ اسی حالت میں اس کی جان قبض کر لی جاتی ہے اور اس کا خاتمہ ایمان پر ہو جاتا ہے۔

۲۶۵۱/۳۸- عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ (الْاَسْلَمِیِّ) عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ کَانَ بِخُرَاسَانَ فَعَادَ اَخًا لَّهٗ وَهُوَ مَرِیْضٌ فَوَجَدَهٗ بِالْمَوْتِ، وَاِذَا هُوَ یَعْرَقُ جَبِیْنُهٗ فَقَالَ اللّٰهُ اَکْبَرُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَوْتُ الْمُؤْمِنِ بِعَرَقِ الْجَبِیْنِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ یَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِیْنِ.

حضرت ابن بُریدہ (اسلمی) اپنے والد (حضرت بریدہ) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ خراسان میں تھے اور وہ اپنے بیمار بھائی کی عیادت کو گئے تو انہوں نے اسے عالمِ نزع میں پایا جبکہ اس کی پیشانی پر پسینہ آ رہا تھا، تو حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے (اس کی پیشانی پر پسینہ دیکھ کر) کہا: اللہ اکبر! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مؤمن کی موت پیشانی کے پسینے سے آتی ہے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مؤمن پیشانی کے پسینے سے مرتا ہے۔

۲۶۵۲/۳۹- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُنَّا نُؤْذِنُهٗ لِمَنْ حُضِرَ مِنْ مَّوْتَانَا فَیَاْتِیْهِ قَبْلَ اَنْ یَّمُوْتَ فَیَحْضُرُهٗ وَیَسْتَغْفِرُ لَهٗ وَیَنْتَظِرُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب (مدینہ منورہ میں) تشریف لائے تو ہم آپ (ﷺ) کو اپنے قریب المرگ شخص کی اطلاع دیتے تو آپ (ﷺ) اس کے مرنے سے پہلے اس کے پاس تشریف لاتے، اس کے پاس موجود رہتے، اس کے لیے بخشش

مَوْتَهُ' قَالَ فَكَانَ ذٰلِكَ رُبَّمَا حَبَسَهُ الْحَبْسَ الطَّوِيْلَ فَشَقَّ عَلَيْهِ' قَالَ فَقُلْنَا اَرْفَقُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا نُؤْذِنَهُ بِالْمَيِّتِ حَتّٰى يَمُوْتَ' قَالَ فَكُنَّا اِذَا مَاتَ مِنَّا الْمَيِّتُ اٰذَنَّاهُ بِهٖ فَجَاءَ فِيْ اَهْلِهٖ فَاسْتَغْفَرَ لَهُ وَصَلّٰى عَلَيْهِ' ثُمَّ اِنْ بَدَا لَهُ اَنْ يَّشْهَدَهُ اِنْتَظَرَ شُهُوْدَهُ ' وَاِنْ بَدَا لَهُ اَنْ يَّنْصَرِفَ انْصَرَفَ' قَالَ فَكُنَّا عَلٰى ذٰلِكَ طَبَقَةً اُخْرٰى قَالَ فَقُلْنَا اَرْفَقُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَحْمِلَ مَوْتَانَا اِلٰى بَيْتِهٖ وَلَا نُشْخِصَهُ وَلَا نُعَنِّيَهُ قَالَ فَفَعَلْنَا ذٰلِكَ فَكَانَ الْاَمْرُ.

ومغفرت کی دعا کرتے اور اس کی موت کا انتظار کرتے' بسا اوقات اس کے مرنے میں دیر لگ جاتی جس سے آپ (ﷺ) کو کافی دیر تک رکنا پڑتا اور یہ بات آپ (ﷺ) پر شاق گزرتی' پھر ہم نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نرم سلوک کیا جائے کہ ہم آپ (ﷺ) کو مرنے والے کی اس وقت تک اطلاع نہیں دیں گے جب تک کہ وہ مر نہ جائے' چنانچہ جب ہمارا مرنے والا مر جاتا تو ہم آپ (ﷺ) کو اس کی اطلاع دیتے تو آپ (ﷺ) اس کے گھر والوں کے ہاں تشریف لاتے اور مرنے والے کے لیے دعائے مغفرت کرتے اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھتے' پھر اگر آپ (ﷺ) کا جنازہ کے ساتھ جانے کا ارادہ ہوتا تو اس کے ساتھ تشریف لے جاتے حتیٰ کہ اسے دفن کر دیا جاتا اور اگر (جنازہ پڑھنے کے بعد) واپس آنے کا ارادہ ہوتا تو واپس تشریف لاتے' سو ایک عرصہ تک معاملہ اسی طرح رہا' پھر ہم نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ زیادہ نرم سلوک کیا جائے کہ ہم اپنے مرنے والوں کو آپ (ﷺ) کے گھر تک اُٹھا کر لے جائیں گے اور ہم آپ ﷺ کو اہل میت کے گھر میں آنے کی تکلیف نہیں دیں گے اور نہ ہی ہم آپ (ﷺ) کو دشواری میں ڈالیں گے' پس ہم نے ایسا کیا اور یہ معاملہ (آپ ﷺ کی وفات تک) اسی طرح رہا۔

ف: اس باب کی حدیث: ۳۹ درج ذیل فوائد جلیلہ پر مشتمل ہے:
جب کسی شخص کی موت کا وقت قریب ہو تو نیک اور صاحبِ فضیلت لوگوں کو اس کی اطلاع دینا' نیک اور صاحبِ فضیلت لوگوں کا قریب المرگ کے پاس اس کی موت تک موجود رہنے کا استحباب' قریب المرگ کے لیے اس کے مرنے سے پہلے دعائے مغفرت کرنے کا جواز' نمازِ جنازہ پڑھنے سے پہلے میت کے لیے دعائے مغفرت کرنے کا جواز' اگر نمازِ جنازہ پڑھنے یا پڑھانے والا نمازِ جنازہ پڑھنے کے بعد واپس آنا چاہے تو اسے قبرستان تک جانے پر مجبور نہ کیا جائے۔

٦-بَابُ قِرَاءَةِ يٰسٓ عِنْدَ الْمُحْتَضَرِ وَمَا جَاءَ فِيْ شِدَّةِ الْمَوْتِ وَنَزْعِ الرُّوْحِ وَتَغْمِيْضِ عَيْنَيِ الْمَيِّتِ وَالدُّعَاءِ لَهُ

قریب المرگ کے پاس سورۂ یٰسین پڑھنا' موت کی سختی' روح کے نکلنے' میت کی آنکھیں بند کرنے اور اس کے لیے دعا کرنے کا بیان

۲۶۵۳/۴۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ ثَنَا صَفْوَانُ حَدَّثَنِي الْمَشِيْخَةُ اَنَّهُمْ حَضَرُوْا غُضَيْفَ بْنَ الْحَارِثِ الثُّمَالِيِّ حِيْنَ اشْتَدَّ سَوْقُهُ فَقَالَ هَلْ مِنْكُمْ اَحَدٌ يَقْرَاُ يٰسٓ؟ قَالَ فَقَرَاَهَا

حضرت صفوان کا بیان ہے کہ مجھے مشائخ (اہل علم) نے بتایا کہ جب غضیف بن حارث ثمالی موت کی سختی میں مبتلا تھے تو وہ غضیف بن حارث کے ہاں موجود تھے' انہوں (غضیف) نے کہا: کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جو سورۂ یٰس پڑھے؟ تو صالح بن شریح سکونی نے سورۂ یٰس

صَالِحُ بْنُ شُرَيْحِ السَّكُوْنِيُّ، فَلَمَّا بَلَغَ اَرْبَعِيْنَ مِنْهَا قُبِضَ قَالَ فَكَانَ الْمَشِيْخَةُ يَقُوْلُوْنَ اِذَا قُرِءَ تْ عِنْدَ الْمَيِّتِ خُفِّفَ عَنْهُ بِهَا، قَالَ صَفْوَانُ وَقَرَاَهَا عِيْسَى بْنُ الْمُعْتَمِرِ عِنْدَ ابْنِ مَعْبَدٍ.

پڑھنا شروع کی' انہوں نے اس کی چالیس آیات ہی پڑھی تھیں کہ غضیف بن حارث کی روح نکل گئی تو مشائخ کہنے لگے کہ مرنے والے کے پاس جب سورۂ یٰس پڑھی جاتی ہے تو اس کی جان آسانی سے نکلتی ہے' صفوان نے کہا کہ عیسیٰ بن معتمر نے ابن معبد کے پاس سورۂ یٰس پڑھی تھی۔

۲۶۵۴/۴۱- عَنْ مَّعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ، قَالَ يٰسٓ قَلْبُ الْقُرْاٰنِ لَا يَقْرَؤُهَا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اللّٰهَ تَعَالٰى وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ اِلَّا غُفِرَ لَهُ، وَاقْرَءُوْهَا عَلٰى مَوْتَاكُمْ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوْهَا عَلٰى مَوْتَاكُمْ يَعْنِيْ يٰسٓ.

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورۂ یٰس قرآن مجید کا دل ہے' جو شخص اس سورت کو محض اللہ تعالیٰ (کی رضا و خوشنودی) اور دارِ آخرت کی خاطر پڑھے گا' اسے بخش دیا جائے گا' سو تم اس سورت کو اپنے مرنے والوں پر پڑھا کرو۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے مرنے والوں پر سورۂ یٰس پڑھا کرو۔

۲۶۵۵/۴۲- عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَيِّتَ اَوِ الْمَرِيْضَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا، فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سَلَمَةَ قَدْ مَاتَ فَقَالَ قُوْلِيْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلَهُ وَاَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً، قَالَتْ فَقُلْتُ فَاَعْقَبَنِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ هُوَ خَيْرٌ لِّيْ مِنْهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی میت (قریب المرگ) یا بیمار کے پاس جاؤ تو تم اچھے کلمات کہو' کیونکہ فرشتے تمہارے کلمات پر آمین کہتے ہیں' حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت ابوسلمہ (رضی اللہ) فوت ہو گئے تو میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! ابوسلمہ فوت ہو گئے ہیں' آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم یوں کہو: اے اللہ! مجھے اور ابوسلمہ کو بخش دے اور ان کے بعد ان کے مقابلہ میں مجھے اچھا عوض عطا فرما! حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ میں نے وہی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کے بعد ان سے بہتر حضرت محمد ﷺ کی صورت میں عوض عطا فرمایا۔

۲۶۵۶/۴۳- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَلْقَ ابْنُ اٰدَمَ شَيْئًا قَطُّ خَلَقَهُ اللّٰهُ اَشَدَّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ثُمَّ اِنَّ الْمَوْتَ لَاَهْوَنُ مِمَّا بَعْدَهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اولادِ آدم نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے موت سے زیادہ سخت کسی چیز کو نہیں پایا' پھر موت اس چیز سے زیادہ آسان ہے جو اسے اس (موت) کے بعد (عالم برزخ و آخرت میں) ملے گی۔

۲۶۵۷/۴۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَمُوْتُ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ فَيُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ، ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ، ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حالت نزع میں دیکھا' آپ (ﷺ) کے پاس ایک پیالہ تھا جس میں پانی تھا' آپ (ﷺ) پیالہ میں اپنا ہاتھ مبارک ڈالتے' پھر پانی سے تر ہاتھ کو اپنے چہرے پر پھیرتے' پھر کہتے: اے اللہ! موت کی سختیوں کے

عَلٰی سَكَرَاتِ الْمَوْتِ.

مقابلے میں میری مدد فرما!

۲۶۵۸/۴۵- وَعَنْهَا اَیْضًا قَالَتْ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اَوْ قُبِضَ اَوْ مَاتَ وَھُوَ بَیْنَ حَاقِنَتِیْ وَذَاقِنَتِیْ فَلَا اَکْرَہُ شِدَّۃَ الْمَوْتِ لِاَحَدٍ بَعْدَ الَّذِیْ رَاَیْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا اور اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میری ہنسلی اور ٹھوڑی کے درمیان تھے' پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شدتِ موت دیکھنے کے بعد میں نے کسی کی شدتِ موت کو ناپسند نہیں کیا۔

۲۶۵۹/۴۶- عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لَمَّا قَالَتْ فَاطِمَۃُ ذٰلِکَ یَعْنِیْ لَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ کَرْبِ الْمَوْتِ مَا وَجَدَ قَالَتْ فَاطِمَۃُ وَاکَرْبَاہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بُنَیَّۃُ اِنَّہُ قَدْ حَضَرَ بِاَبِیْکِ مَا لَیْسَ اللّٰہُ بِتَارِکٍ مِّنْہُ اَحَدًا لِمُوَافَاۃِ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ.

حضرت ثابت بنانی' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موت کی سختیوں کو پایا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہائے مصیبت! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے بٹی! تمہارے باپ کے پاس وہ چیز آ چکی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کسی کو نہیں چھوڑتا' تا کہ قیامت کے دن کا وعدہ پورا ہو۔

۲۶۶۰/۴۷- عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ' اِذَا حَضَرْتُمْ مَوْتَاکُمْ فَاَغْمِضُوا الْبَصَرَ فَاِنَّ الْبَصَرَ یَتْبَعُ الرُّوْحَ وَقُوْلُوْا خَیْرًا فَاِنَّہُ یُؤَمَّنُ عَلٰی مَا قَالَ اَھْلُ الْبَیْتِ.

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم اپنے مرنے والوں کے پاس جاؤ تو ان کی آنکھیں بند کر دیا کرو' کیونکہ نظر روح کے پیچھے جاتی ہے اور تم اچھے کلمات کہو' کیونکہ (میت کے) گھر والے جو کچھ کہتے ہیں' اس پر آمین کہی جاتی ہے۔

فوائد وثمرات

☆ اس باب کی احادیث سے حسبِ ذیل فوائد جلیلہ معلوم ہوئے:

قریب المرگ یا میت کے پاس سورۂ یٰس پڑھنا مستحب ہے' اس کے پڑھنے سے ان کو نفع پہنچتا ہے جبکہ سورۂ یٰس محض اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کی نیت سے پڑھی جائے۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس مرنے والے کے پاس سورۂ یٰس پڑھی جاتی ہے' اللہ تعالیٰ اس پر (موت کی سختی) آسان فرما دیتا ہے۔ (جمع الجوامع رقم الحدیث: ۱۹۵۸۷)

☆ قریب المرگ کے حق میں اچھے کلمات کہے جائیں' مثلاً اس کے حق میں دعا کی جائے اور میت کے لیے دعائے مغفرت کی جائے اور میت کے گھر والوں کے لیے مناسب یہ ہے کہ وہ اس کے لیے بخشش کی دعا کریں اور اپنے لیے صبر کی دعا کریں' کیونکہ اس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور ان کی دعا پر آمین کہتے ہیں' ظاہر ہے کہ جس دعا پر فرشتے آمین کہتے ہیں وہ دعا قبول ہوتی ہے' جب قریب المرگ فوت ہو جائے تو اس کی آنکھیں بند کر دی جائیں' اور ان احادیث طیبہ میں اس بات کی بھی دلیل ہے کہ موت کی سختی اور تلخی سے کسی کو چھٹکارا نہیں ہے' خواہ وہ امیر ہو' حقیر ہو' ولی ہو یا نبی ہو۔

۷- بَابٌ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ قَبْضَ عَبْدٍ بِاَرْضٍ يَّجْعَلُ لَهٗ فِيْهَا حَاجَةً وَمَا جَاءَ فِيْ مَوْتِ الْفَجَاةِ

جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کی روح کو کسی زمین میں قبض کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے لیے اس میں کوئی ضروری کام مقرر کر دیتا ہے اور اچانک موت کا بیان

۲۶۶۱/۴۸- عَنْ مَطَرِ بْنِ عُكَامِسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ مَيْتَةَ عَبْدٍ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهٗ اِلَيْهَا حَاجَةً (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ لَا يُقَدَّرُ لِاَحَدٍ يَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا حُبِّبَتْ اِلَيْهِ وَجُعِلَ لَهٗ اِلَيْهَا حَاجَةٌ.

حضرت مطر بن عکامس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی موت کا فیصلہ کسی زمین میں کرتا ہے تو اس کے لیے اس (زمین) کی طرف کوئی ضروری کام مقرر فرما دیتا ہے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کسی شخص کے لیے کسی زمین میں مرنا مقدر کر دیا جاتا ہے تو وہ (زمین) اس کے نزدیک محبوب ہو جاتی ہے اور اس کے لیے اس (زمین) کی طرف کوئی ضروری کام مقرر کر دیا جاتا ہے۔

۲۶۶۲/۴۹- عَنْ اَبِیْ عَزَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِذَا اَرَادَ قَبْضَ رُوْحِ عَبْدٍ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهٗ فِيْهَا اَوْ قَالَ بِهَا حَاجَةً.

حضرت ابوعزہ (یسار بن عبید) رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی روح کو کسی زمین میں قبض کرنا چاہتا ہے تو اس کے لیے اس (زمین) میں کوئی ضروری کام مقرر فرما دیتا ہے۔

۲۶۶۳/۵۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَوْتِ الْفَجَاةِ فَقَالَ رَاحَةٌ لِّلْمُؤْمِنِ وَاَخْذَةُ اَسَفٍ لِّلْفَاجِرِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اچانک موت کے بارے میں پوچھا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: (اچانک موت) مؤمن کے لیے راحت وخوشی (کا باعث) ہے جبکہ نافرمان کے لیے غضب کی پکڑ (کی علامت) ہے۔

ف: اچانک موت مؤمن (نیک آدمی) کے لیے اس لیے راحت وآرام اور خوشی کا باعث ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات و زیارت اور اس کی نعمتوں کے حصول کے شوق میں وہ ہمہ وقت نیک اعمال کے ذریعہ سے آخرت کی تیاری میں مصروف رہتا ہے اور اسے ان نیک اعمال میں ہی اچانک موت آ جاتی ہے، جبکہ فاسق وفاجر اور کافر ومنافق اللہ تعالیٰ کے ذکر وعبادت اور آخرت سے غافل ہو کر گناہوں میں مصروف ہوتا ہے اور اسے توبہ کا موقع ہی نہیں ملتا اور اسے اسی غفلت میں اچانک موت آ جاتی ہے، جس سے وہ اللہ تعالیٰ کے غضب اور سخت ترین پکڑ میں آ جاتا ہے، لیکن بیماری کی حالت میں موت کا آنا بہرصورت افضل ہے، کیونکہ بیماری میں نیک آدمی کی نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے، اس کے درجات بلند ہوتے ہیں اور اسے اپنے عزیز واقارب کو وصیت کرنے کا موقع مل جاتا ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوہ نصیب ہو جاتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حالت مرض میں وصال فرمایا اور مرض کی حالت میں ہی موت کو پسند فرماتے تھے، اور فاسق وفاجر کے لیے بیماری گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور اسے توبہ کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔

۸- بَابُ مَا يَرَاهُ الْمُحْتَضَرُ وَمَصِيْرُ الرُّوْحِ بَعْدَ مُفَارَقَةِ الْجَسَدِ

قریب المرگ کو کیا نظر آتا ہے؟ اور جسم سے جدائی کے بعد روح کا انجام

۲٦٦٤/٥١ - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمَيِّتَ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ، فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ، قَالُوا اخْرُجِيْ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ، اُخْرُجِيْ حَمِيْدَةً وَّاَبْشِرِيْ بِرَوْحٍ وَّرَيْحَانٍ وَّرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ قَالَ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ ذٰلِكَ حَتّٰى تَخْرُجَ، ثُمَّ يُعْرَجَ بِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَيُسْتَفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا؟ فَيُقَالُ فُلَانٌ، فَيَقُوْلُوْنَ مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ، اُدْخُلِيْ حَمِيْدَةً وَّاَبْشِرِيْ بِرَوْحٍ وَّرَيْحَانٍ وَّرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ، قَالَ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهَا اِلَى السَّمَاءِ الَّتِيْ فِيْهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ السُّوْءُ قَالُوا اخْرُجِيْ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ اخْرُجِيْ ذَمِيْمَةً وَّاَبْشِرِيْ بِحَمِيْمٍ وَّغَسَّاقٍ وَّاٰخَرَ مِنْ شَكْلِهٖ اَزْوَاجٌ، فَلَا يَزَالُ حَتّٰى تَخْرُجَ، ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا اِلَى السَّمَاءِ فَيُسْتَفْتَحُ لَهَا، فَيُقَالُ مَنْ هٰذَا؟ فَيُقَالُ فُلَانٌ، فَيُقَالُ لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِيْثَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيْثِ، اِرْجِعِيْ ذَمِيْمَةً فَاِنَّهُ لَا يُفْتَحُ لَكَ اَبْوَابُ السَّمَاءِ، فَتُرْسَلُ مِنَ السَّمَاءِ، ثُمَّ تَصِيْرُ اِلَى الْقَبْرِ، فَيُجْلَسُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَيُقَالُ لَهٗ مِثْلُ مَا قِيْلَ فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ، وَيُجْلَسُ الرَّجُلُ السُّوْءُ وَيُقَالُ لَهٗ مِثْلُ مَا قِيْلَ فِي الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مرنے والے کے پاس فرشتے آتے ہیں، پس اگر (مرنے والا) نیک آدمی ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: اے پاکیزہ جسم میں رہنے والی پاکیزہ روح! تو (اپنے پاکیزہ جسم سے) اس حال میں نکل کہ تو لائق تعریف ہے، تجھے راحت و رحمت اور (جنتی) خوشبوؤں و پاکیزہ رزق کی بشارت ہے اور اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہے، اس روح سے مسلسل یہی بات کہی جاتی ہے حتیٰ کہ وہ نکل آتی ہے، پھر اس (روح) کو آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے اور اس کے لیے آسمان کو کھلوانے کو کہا جاتا ہے تو پوچھا جاتا ہے کہ یہ کون ہے؟ تو بتایا جاتا ہے کہ یہ فلاں (کی روح) ہے، تو فرشتے کہتے ہیں کہ پاکیزہ جسم میں رہنے والی پاکیزہ روح کو خوش آمدید ہو! (اے پاکیزہ روح!) تو (آسمان میں) اس حال میں داخل ہو جا کہ تو قابل ستائش ہے، تجھے راحت و رحمت اور (جنتی) خوشبوؤں و پاکیزہ رزق کی بشارت ہے اور اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہے، اس کو (ہر آسمان میں) یہی بات کہی جاتی ہے حتیٰ کہ اسے اس آسمان تک پہنچا دیا جاتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ (کی تجلّی) ہے، اور اگر (مرنے والا) بُرا شخص ہے تو فرشتے کہتے ہیں: اے خبیث جسم میں رہنے والی خبیث روح! تو (اپنے خبیث جسم سے) اس حال میں نکل کہ تو لائق مذمت ہے اور تجھے گرم ترین (کھولتے ہوئے) پانی، پیپ اور اس جیسے دوسرے عذابوں کی بشارت ہے، اس سے مسلسل یہی بات کہی جاتی ہے حتیٰ کہ وہ نکل آتی ہے، پھر اسے اوپر آسمان کی طرف لے جایا جاتا ہے اور اس کے لیے آسمان کھلوانے کو کہا جاتا ہے تو پوچھا جاتا ہے کہ یہ کون ہے؟ بتایا جاتا ہے کہ یہ فلاں (کی روح) ہے تو کہا جاتا ہے کہ خبیث جسم میں رہنے والی خبیث روح کے لیے کوئی خوش آمدید نہیں ہے، (اے خبیث روح!) تو ملامت کی ہوئی واپس لوٹ جا، کیونکہ تیرے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے، پھر اسے آسمان سے پھینک دیا جاتا ہے اور وہ قبر کی طرف لوٹ آتی ہے، پس (قبر میں) نیک آدمی کو بٹھا دیا جاتا ہے اور اس سے وہی بات کہی جاتی ہے جو اسے پہلے کہی گئی تھی اور بُرے آدمی کو (قبر میں) بٹھا دیا جاتا ہے اور اس سے وہی بات کہی جاتی ہے جو اسے پہلے کہی گئی تھی۔

۲٦٦٥/٥٢ - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک انصاری آدمی کے جنازہ میں گئے، ابھی قبر نہیں کھودی گئی تھی

فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ، وَلَمَّا يُلْحَدْ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ وَكَاَنَّ عَلٰى رُءُوْسِنَا الطَّيْرَ وَفِيْ يَدِهٖ عُوْدٌ يَّنْكُتُ فِي الْاَرْضِ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ، فَقَالَ اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَاِقْبَالٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِ مَلَائِكَةٌ مِّنَ السَّمَاءِ بِيْضُ الْوُجُوْهِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الشَّمْسُ مَعَهُمْ كَفَنٌ مِّنْ اَكْفَانِ الْجَنَّةِ وَحَنُوْطٌ مِّنْ حَنُوْطِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَجْلِسُوْا مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَاْسِهٖ، فَيَقُوْلُ اَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ اخْرُجِيْ اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ، قَالَ فَتَخْرُجُ تَسِيْلُ كَمَا تَسِيْلُ الْقَطْرَةُ مِنْ فِي السِّقَاءِ فَيَاْخُذُهَا، فَاِذَا اَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَاْخُذُوْهَا فَيَجْعَلُوْهَا فِيْ ذٰلِكَ الْكَفَنِ وَفِيْ ذٰلِكَ الْحَنُوْطِ، وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَاَطْيَبِ نَفْحَةِ مِسْكٍ وُّجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ، قَالَ فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا فَلَا يَمُرُّوْنَ يَعْنِيْ بِهَا عَلٰى مَلَاٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ اِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الطَّيِّبُ فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاَحْسَنِ اَسْمَائِهِ الَّتِيْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَهٗ بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يَنْتَهُوْا بِهَا اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَسْتَفْتِحُوْنَ لَهٗ فَيُفْتَحُ لَهُمْ، فَيُشَيِّعُهٗ مِنْ كُلِّ سَمَاءٍ مُّقَرَّبُوْهَا اِلَى السَّمَاءِ الَّتِيْ تَلِيْهَا حَتّٰى يَنْتَهِيَ بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اكْتُبُوْا كِتَابَ عَبْدِيْ فِيْ عِلِّيِّيْنَ وَاَعِيْدُوْهُ اِلَى الْاَرْضِ فَاِنِّيْ مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِيْهَا اُعِيْدُهُمْ وَمِنْهَا اُخْرِجُهُمْ تَارَةً اُخْرٰى، قَالَ فَتُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ فَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَنْ رَّبُّكَ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ، فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ فَيَقُوْلُ دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ

کہ ہم (کھودی جانے والی) قبر کے پاس پہنچ گئے' پس رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور ہم آپ (ﷺ) کے گرد (اس طرح خاموشی وسکون کے ساتھ) بیٹھ گئے گویا کہ ہمارے سروں پر پرندے ہیں' آپ (ﷺ) کے دست اقدس میں ایک لکڑی تھی جس سے زمین کرید رہے تھے' پھر آپ (ﷺ) نے اپنا سر مبارک اٹھا کر دو یا تین بار فرمایا: تم قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو' پھر فرمایا: جب بندۂ مؤمن دنیا سے منقطع (رخصت) ہو رہا ہوتا ہے اور آخرت کی طرف روانہ ہو رہا ہوتا ہے تو اس کے پاس آسمان سے سفید چہرے والے فرشتے آتے ہیں' ان کے چہرے آفتاب کی طرح روشن ہوتے ہیں' ان کے پاس جنتی کفن اور جنتی خوشبوئیں ہوتی ہیں' وہ تاحد نگاہ اس کے پاس بیٹھ جاتے ہیں' پھر ملک الموت (حضرت عزرائیل) علیہ السلام آکر اس (مرنے والے) کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے: اے پاکیزہ روح! تو اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور اس کی رضا کی طرف نکل! تو روح اس طرح بہہ کر نکلتی ہے جس طرح مشکیزے سے پانی کے قطرے نکلتے ہیں' پھر (ملک الموت) اس روح کو پکڑ لیتا ہے اور جب وہ اس روح کو پکڑتا ہے تو فرشتے اس کے ہاتھ سے فوراً لے لیتے ہیں اور اس کو جنتی کفن اور جنتی خوشبوئیں رکھ لیتے ہیں اور اس (روح) سے روئے زمین کی بہترین و پاکیزہ ترین مشک کی طرح خوشبو مہکتی ہے' پھر فرشتے اسے لے کر اوپر (آسمان کی طرف) جاتے ہیں اور وہ اس کو لے کر فرشتوں کی جس جماعت سے بھی گزرتے ہیں تو وہ پوچھتے ہیں کہ یہ پاکیزہ روح کون ہے؟ فرشتے کہتے ہیں کہ فلاں بن فلاں ہے' وہ اس کا وہ نام بتاتے ہیں جو دنیا میں اس کا اچھا نام تھا' یہاں تک کہ وہ اسے لے کر آسمانِ دنیا (پہلے آسمان) پر پہنچتے ہیں اور اس کے لیے آسمان کھلواتے ہیں تو وہ کھول دیا جاتا ہے اور اسی طرح ہر آسمان کے مقرب فرشتے اس روح کے ساتھ قریب والے آسمان تک جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ اسے لے کر ساتویں آسمان پر پہنچتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کی کتاب (نامۂ اعمال) کو علیین میں لکھ دو اور اس کو زمین کی طرف لوٹا دو' کیونکہ میں نے ان (بندوں) کو مٹی سے پیدا کیا' ان کو مٹی میں لوٹاؤں گا اور اسی مٹی سے ان کو دوبارہ اٹھاؤں گا' پھر اس کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے' پھر اس کے پاس دو فرشتے آکر اس کو بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ تعالیٰ ہے'

فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلَانِ لَهُ وَمَا عِلْمُكَ، فَيَقُوْلُ قَرَأْتُ كِتَابَ اللّٰهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ فِي السَّمَاءِ أَنْ صَدَقَ عَبْدِيْ فَافْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَأَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ، قَالَ فَيَأْتِيْهِ مِنْ رَوْحِهَا وَطِيْبِهَا وَيُفْسَحُ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ مَدَّ بَصَرِهِ قَالَ وَيَأْتِيْهِ رَجُلٌ حَسَنُ الْوَجْهِ حَسَنُ الثِّيَابِ طَيِّبُ الرِّيْحِ، فَيَقُوْلُ أَبْشِرْ بِالَّذِيْ يَسُرُّكَ هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِيْ كُنْتَ تُوْعَدُ، فَيَقُوْلُ لَهُ مَنْ أَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيْءُ بِالْخَيْرِ، فَيَقُوْلُ أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ، فَيَقُوْلُ رَبِّ أَقِمِ السَّاعَةَ حَتّٰى أَرْجِعَ إِلٰى أَهْلِيْ وَمَالِيْ. وَقَالَ وَإِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ إِذَا كَانَ فِي انْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِنَ الْآخِرَةِ نَزَلَ إِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ سُوْدُ الْوُجُوْهِ مَعَهُمُ الْمُسُوْحُ فَيَجْلِسُوْنَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَجِيْءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَيَقُوْلُ أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ اخْرُجِيْ إِلٰى سَخَطٍ مِنَ اللّٰهِ وَغَضَبٍ، قَالَ فَتَفَرَّقُ فِيْ جَسَدِهِ فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْتَزَعُ السَّفُّوْدُ مِنَ الصُّوْفِ الْمَبْلُوْلِ فَيَأْخُذُهَا، فَإِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِيْ يَدِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَجْعَلُوْهَا فِيْ تِلْكَ الْمُسُوْحِ وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَأَنْتَنِ رِيْحِ جِيْفَةٍ وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا، فَلَا يَمُرُّوْنَ بِهَا عَلٰى مَلَإٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوْا مَا هٰذَا الرُّوْحُ الْخَبِيْثُ، فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِأَقْبَحِ أَسْمَائِهِ الَّتِيْ كَانَ يُسَمّٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيُسْتَفْتَحُ لَهُ فَلَا يُفْتَحُ لَهُ، ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ﴾ (الاعراف: ۴۰) فَيَقُوْلُ

پھر پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے، پھر پوچھتے ہیں کہ یہ شخص کون ہے جو تم میں بھیجا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے: یہ رسول اللہ ﷺ ہیں، پھر وہ اس سے پوچھتے ہیں کہ تجھے کیسے علم ہوا؟ وہ کہتا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی، اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی، پھر آسمان سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا، اس کے لیے جنتی بچھونا بچھا دو اور اسے جنتی لباس پہنا دو اور اس کے لیے جنت کی طرف دروازہ کھول دو، چنانچہ اس کے پاس جنت کی ہوا اور جنت کی خوشبو آتی ہے اور اس کے لیے تاحدنگاہ اس کی قبر میں وسعت کر دی جاتی ہے، پھر اس کے پاس ایک حسین چہرے والا، حسین کپڑوں والا اور بہترین خوشبو والا شخص آتا ہے اور کہتا ہے کہ تجھے خوشی کی بشارت ہو، تیرا آج کا دن وہ ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا، وہ پوچھتا ہے کہ تو کون ہے کہ تیرا (خوبصورت) چہرہ خیر و بھلائی لے کر آیا ہے، وہ کہتا ہے کہ میں تیرا نیک عمل ہوں، تو وہ کہتا ہے: اے میرے پروردگار! قیامت کو قائم فرما! تاکہ میں اپنے اہل و عیال کی طرف جا (کر انعاماتِ خداوندی کے بارے میں بتا) سکوں، اور آپ ﷺ نے فرمایا: جب بندۂ کافر دنیا سے منقطع ہو رہا ہوتا ہے اور آخرت کی طرف روانہ ہو رہا ہوتا ہے تو اس کے پاس آسمان سے سیاہ چہرے والے فرشتے آتے ہیں جن کے پاس ٹاٹ ہوتے ہیں اور اس کے پاس تاحدنگاہ بیٹھ جاتے ہیں، پھر ملک الموت (حضرت عزرائیل) آکر اس کے سرہانے بیٹھ جاتا ہے اور کہتا ہے: اے خبیث روح! اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور اس کے غضب کی طرف نکل! تو وہ روح جسم میں پھیل جاتی ہے اور وہ (عزرائیل) اس کو اس طرح کھینچ کر نکالتا ہے جس طرح گیلے اُون سے لوہے کی سیخ کو کھینچ کر نکالا جاتا ہے، جب وہ روح کو نکال کر پکڑ لیتا ہے تو فرشتے فوراً اس کے ہاتھ سے لے لیتے ہیں اور اس کو کمبل (ٹاٹ) میں لپیٹ لیتے ہیں اور اس (روح) سے روئے زمین میں پائے جانے والے بدترین مردار جیسی بدبو نکلتی ہے، پھر فرشتے اسے لے کر اوپر (آسمان کی طرف) جاتے ہیں اور اسے لے کر فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گزرتے ہیں تو وہ پوچھتے ہیں کہ یہ خبیث روح کون ہے؟ وہ فرشتے کہتے ہیں کہ یہ فلاں بن فلاں ہے اور وہ اس کا وہ بدترین نام لیتے ہیں جو دنیا میں اس کا بدترین نام تھا، حتیٰ کہ اسے آسمانِ دنیا تک پہنچا دیا جاتا ہے اور اس کے لیے آسمان کا دروازہ کھلوایا

اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اكْتُبُوْا كِتَابَهُ فِيْ سِجِّيْنٍ فِي الْاَرْضِ السُّفْلٰى فَتُطْرَحُ رُوْحُهُ طَرْحًا ثُمَّ قَرَاَ ﴿وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَاءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍO﴾ (الحج:۳۱) فَتُعَادُ رُوْحُهُ فِيْ جَسَدِهٖ وَيَاْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَنْ رَّبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَا دِيْنُكَ؟ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ؟ فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ، فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ اَنْ كَذَبَ فَاَفْرِشُوْا لَهُ مِنَ النَّارِ، وَافْتَحُوْا لَهُ بَابًا اِلَى النَّارِ، فَيَاْتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا، وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهُ حَتّٰى تَخْتَلِفَ فِيْهِ اَضْلَاعُهُ، وَيَاْتِيْهِ رَجُلٌ قَبِيْحُ الْوَجْهِ قَبِيْحُ الثِّيَابِ مُنْتِنُ الرِّيْحِ، فَيَقُوْلُ اَبْشِرْ بِالَّذِيْ يَسُوْءُكَ هٰذَا يَوْمُكَ الَّذِيْ كُنْتَ تُوْعَدُ، فَيَقُوْلُ مَنْ اَنْتَ فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ يَجِيْءُ بِالشَّرِّ، فَيَقُوْلُ اَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيْثُ، فَيَقُوْلُ رَبِّ لَا تُقِمِ السَّاعَةَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهٖ وَفِيْهِ) حَتّٰى اِذَا خَرَجَ رُوْحُهُ صَلّٰى عَلَيْهِ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ، وَفُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَيْسَ مِنْ اَهْلِ بَابٍ اِلَّا وَهُمْ يَدْعُوْنَ اللّٰهَ اَنْ يُّعْرَجَ بِرُوْحِهٖ مِنْ قِبَلِهِمْ فَاِذَا عُرِجَ بِرُوْحِهٖ قَالُوْا رَبِّ عَبْدُكَ فُلَانٌ، فَيَقُوْلُ ارْجِعُوْهُ فَاِنِّيْ عَهِدْتُ اِلَيْهِمْ اَنِّيْ مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِيْهَا اُعِيْدُهُمْ، وَمِنْهَا اُخْرِجُهُمْ تَارَةً اُخْرٰى، قَالَ فَاِنَّهُ يَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِ اَصْحَابِهٖ اِذَا وَلَّوْا عَنْهُ فَيَاْتِيْهِ اٰتٍ فَيَقُوْلُ مَنْ رَّبُّكَ؟ مَا دِيْنُكَ؟ مَنْ نَّبِيُّكَ؟ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ، وَدِيْنِيَ الْاِسْلَامُ، وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَنْتَهِرُهُ فَيَقُوْلُ مَنْ رَّبُّكَ؟ مَا دِيْنُكَ؟ مَنْ نَّبِيُّكَ؟ وَهِيَ اٰخِرُ فِتْنَةٍ تُعْرَضُ عَلَى الْمُؤْمِنِ فَذٰلِكَ حِيْنَ يَقُوْلُ اللّٰهُ

جاتا ہے لیکن اس کے لیے دروازہ نہیں کھولا جاتا' پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت (ترجمہ) ''ان (کافروں) کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور نہ ہی وہ جنت میں داخل ہوں گے حتیٰ کہ اونٹ سوئی کے سوراخ میں داخل ہو جائے'' (الاعراف:۴۰) پڑھی' پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کی کتاب (اعمال نامہ) کو زمین کے سب سے نچلے طبقہ سجین میں لکھ دو' پھر اس کی روح کو پھینک دیا جاتا ہے' پھر آپ (ﷺ) نے یہ آیت پڑھی: (ترجمہ) ''اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا تو گویا کہ وہ آسمان سے گر پڑا' پھر اس کو (مردار خور) پرندے اُچک لیتے ہیں یا اس کو تیز ہوائیں کسی دور جگہ میں پھینک دیتی ہیں'' (الحج:۳۱) پھر اس کی روح کو اس کے جسم میں لوٹا دیا جاتا ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھا کر اس سے پوچھتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: افسوس! میں نہیں جانتا' پھر وہ پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: افسوس! میں نہیں جانتا' وہ پھر پوچھتے ہیں کہ یہ کون شخص ہے جو تم میں بھیجا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے: افسوس! میں نہیں جانتا' پھر آسمان سے ایک ندا کرنے والا پکارتا ہے کہ یہ جھوٹا ہے' سو اس کے لیے آگ کا بچھونا بچھا دو اور اس کے لیے دوزخ کی طرف دروازہ کھول دو' پس اس کے پاس دوزخ کی تپش اور گرم ترین ہوا آتی ہے اور اس پر اس کی قبر اس قدر تنگ کر دی جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں اِدھر اُدھر (یعنی پس کر چور) ہو جاتی ہیں' پھر اس کے پاس ایک بدشکل' اور بدبودار شخص آتا ہے جس کا لباس بہت قبیح ہوتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ تجھے پہنچنے والی برائی کی بشارت ہو' تیرا آج کا دن وہ ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا' وہ پوچھتا ہے کہ تو کون ہے کہ تیرا (قبیح) چہرہ برائی کو لے کر آیا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میں تیرا خبیث عمل ہوں' تو وہ کہتا ہے: اے میرے پروردگار! قیامت قائم نہ کرنا۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے' البتہ اس میں ہے کہ) جب مؤمن کی روح نکلتی ہے تو زمین اور آسمانوں کے تمام فرشتے اس کے لیے نزولِ رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور آسمان کے ہر دروازے پر متعین فرشتے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اس کی روح کو ان کے دروازے سے اوپر لے جایا جائے' سو جب اس کی روح کو اوپر (ساتویں آسمان پر) لے جایا جاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: اے پروردگار! یہ تیرا فلاں بندہ ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا

عَزَّوَجَلَّ ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾ (ابراہیم:۲۷) فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللّٰهُ وَدِيْنِيَ الْإِسْلَامُ وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ لَهُ صَدَقْتَ، ثُمَّ يَأْتِيْهِ اٰتٍ حَسَنُ الْوَجْهِ طَيِّبُ الرِّيْحِ حَسَنُ الثِّيَابِ، فَيَقُوْلُ أَبْشِرْ بِكَرَامَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَنَعِيْمٍ مُّقِيْمٍ، فَيَقُوْلُ وَأَنْتَ فَبَشَّرَكَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ مَنْ أَنْتَ؟ فَيَقُوْلُ أَنَا عَمَلُكَ الصَّالِحُ، كُنْتَ وَاللّٰهِ سَرِيْعًا فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ بَطِيْئًا عَنْ مَّعْصِيَةِ اللّٰهِ، فَجَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِّنَ الْجَنَّةِ وَبَابٌ مِّنَ النَّارِ، فَيُقَالُ هٰذَا كَانَ مَنْزِلُكَ لَوْ عَصَيْتَ اللّٰهَ، أَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهِ هٰذَا فَإِذَا رَأٰى مَا فِي الْجَنَّةِ قَالَ رَبِّ عَجِّلْ قِيَامَ السَّاعَةِ كَيْمَا أَرْجِعَ إِلٰى أَهْلِيْ وَمَالِيْ، فَيُقَالُ لَهُ اسْكُنْ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا كَانَ فِيْ انْقِطَاعٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَإِقْبَالٍ مِّنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَتْ عَلَيْهِ مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ فَانْتَزَعُوْا رُوْحَهُ كَمَا يُنْتَزَعُ السَّفُّوْدُ الْكَثِيْرُ الشُّعَبِ مِنَ الصُّوْفِ الْمُبْتَلِّ، وَتُنْزَعُ نَفْسُهُ مَعَ الْعُرُوْقِ فَيَلْعَنُهُ كُلُّ مَلَكٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَكُلُّ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، لَيْسَ مِنْ أَهْلِ بَابٍ إِلَّا وَهُمْ يَدْعُوْنَ اللّٰهَ أَنْ لَّا تَعْرُجَ رُوْحُهُ مِنْ قِبَلِهِمْ، فَإِذَا عُرِجَ بِرُوْحِهِ قَالُوْا رَبِّ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ عَبْدُكَ، قَالَ ارْجِعُوْهُ فَإِنِّيْ عَهِدْتُ إِلَيْهِمْ أَنِّيْ مِنْهَا خَلَقْتُهُمْ وَفِيْهَا أُعِيْدُهُمْ وَمِنْهَا أُخْرِجُهُمْ تَارَةً أُخْرٰى، قَالَ فَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِ أَصْحَابِهِ إِذَا وَلَّوْا عَنْهُ، قَالَ فَيَأْتِيْهِ اٰتٍ فَيَقُوْلُ مَنْ رَّبُّكَ؟ مَا دِيْنُكَ؟ مَنْ نَبِيُّكَ؟ فَيَقُوْلُ لَا أَدْرِيْ، فَيَقُوْلُ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَوْتَ وَيَأْتِيْهِ اٰتٍ قَبِيْحُ الْوَجْهِ قَبِيْحُ الثِّيَابِ مُنْتِنُ الرِّيْحِ، فَيَقُوْلُ أَبْشِرْ بِهَوَانٍ مِّنَ اللّٰهِ وَعَذَابٍ مُّقِيْمٍ، فَيَقُوْلُ وَأَنْتَ فَبَشَّرَكَ اللّٰهُ بِالشَّرِّ، مَنْ أَنْتَ؟ فَيَقُوْلُ

ہے کہ اسے واپس (زمین کی طرف) لے جاؤ، کیونکہ میں نے ان کو بتایا ہے کہ میں نے ان کو زمین (مٹی) سے پیدا کیا، اسی میں ان کو لوٹاؤں گا اور اسی سے میں ان کو دوبارہ نکالوں گا، پھر جب اس کے ساتھی (اس کو دفنا کر) واپس لوٹتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آہٹ کو سنتا ہے، پھر اس کے پاس ایک آنے والا (فرشتہ) آتا ہے اور اس سے پوچھتا ہے کہ تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے، میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں، پھر وہ (فرشتہ دوبارہ) اس سے ڈانٹ کر پوچھتا ہے کہ تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی کون ہے؟ اور یہ آخری آزمائش ہے جو مؤمن پر پیش کی جاتی ہے، سو اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد (ترجمہ) ''اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیا کی زندگی اور آخرت میں قول ثابت (کلمہ طیبہ) پر ثابت قدم رکھتا ہے'' (ابراہیم:۲۷) کا یہی مطلب ہے، تو وہ جواب دیتا ہے کہ میرا رب اللہ تعالیٰ ہے، میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی حضرت محمد ﷺ ہیں، وہ اس سے کہتا ہے کہ تو نے سچ کہا، پھر اس کے پاس ایک حسین چہرے والا، اچھی خوشبو والا اور حسین کپڑوں والا شخص آتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ تجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کرامت اور ہمیشہ رہنے والی نعمتوں کی بشارت (خوشخبری) ہے، وہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ تجھے خیر و بھلائی کی بشارت دے، تو کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے کہ میں تیرا نیک عمل ہوں، اللہ کی قسم! تو اللہ تعالیٰ کی طاعت (حکم ماننے) میں تیز (جلدی کرتا) تھا اور اللہ تعالیٰ کی معصیت (نافرمانی) میں سست تھا، اللہ تعالیٰ تجھے جزائے خیر عطا فرمائے! پھر اس کے سامنے ایک دروازہ جنت کا اور ایک دروازہ دوزخ کا کھولا جاتا ہے اور اسے بتایا جاتا ہے کہ اگر تو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا تو یہ (دوزخ) تیرا ٹھکانا ہوتا، اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلہ میں تجھے یہ (جنت کا ٹھکانا) عطا فرمایا ہے، پس جب وہ جنت میں نعمتوں کو دیکھتا ہے تو کہتا ہے: اے میرے پروردگار! قیامت جلدی قائم فرما! تاکہ میں اپنے گھر والوں اور اپنے مال کی طرف لوٹ سکوں، تو اس سے کہا جاتا ہے کہ تو سکون و آرام سے رہ (جلدی نہ کر)، اور جب کافر دنیا سے منقطع ہو رہا ہوتا ہے اور آخرت کی طرف روانہ ہو رہا ہوتا ہے تو اس کے پاس سخت مزاج اور طاقتور فرشتے آتے ہیں اور اس کی روح کو اس طرح کھینچتے ہیں جس طرح گیلے اُون سے لوہے کی بہت ساری کانٹے دار سیخوں کو کھینچا جاتا ہے اور اس کی

أَنَا عَمَلُكَ الْخَبِيثُ كُنْتَ بَطِيئًا عَنْ طَاعَةِ اللّٰهِ سَرِيعًا فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ، فَجَزَاكَ اللّٰهُ شَرًّا، ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهُ أَعْمٰى أَصَمُّ أَبْكَمُ فِي يَدِهِ مِرْزَبَةٌ لَوْ ضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ كَانَ تُرَابًا، فَيَضْرِبُهُ ضَرْبَةً حَتّٰى يَصِيرَ تُرَابًا، ثُمَّ يُعِيدُهُ اللّٰهُ كَمَا كَانَ فَيَضْرِبُهُ ضَرْبَةً أُخْرٰى فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ مِّنَ النَّارِ وَيُمَهَّدُ مِنْ فُرُشِ النَّارِ.

روح کو رگوں سمیت کھینچا جاتا ہے اور اس پر زمین اور تمام آسمانوں میں رہنے والے تمام فرشتے لعنت کرتے ہیں اور اس کے لیے آسمان کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں' آسمان کے ہر دروازے پر متعین فرشتے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اس کی روح کو ان کے دروازے سے اوپر نہ لے جایا جائے' جب اس کی روح کو اوپر لے جایا جاتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: اے پروردگار! یہ تیرا فلاں بن فلاں بندہ ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کو واپس لوٹا دو' کیونکہ میں نے ان سے عہد کیا ہے کہ میں نے ان کو مٹی سے پیدا کیا' اسی میں ان کو لوٹاؤں گا اور اسی سے ان کو دوبارہ اٹھاؤں گا' پھر جب اس کے ساتھی (اسے دفنا کر) واپس لوٹتے ہیں تو وہ ان کی جوتیوں کی آہٹ (چلنے کی آواز) کو سنتا ہے' پھر اس کے پاس ایک آنے والا آ کر اس سے پوچھتا ہے کہ تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا' تو وہ کہتا ہے کہ نہ تو نے سمجھا اور نہ ہی تو نے قرآن پڑھا' پھر اس کے پاس بدصورت' قبیح لباس اور بدبودار شخص آتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ تجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ذلت ورسوائی اور ہمیشہ رہنے والے عذاب کی خوشخبری ہے' تو وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے بُرائی کی بشارت دے' تو کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میں تیرا خبیث عمل ہوں' تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت (حکم ماننے) میں سست تھا اور اللہ تعالیٰ کی معصیت (نافرمانی) میں بہت تیز تھا' اللہ تعالیٰ تجھے بُری جزا دے' پھر اس پر ایک اندھا' گونگا اور بہرا (فرشتہ) مسلط کر دیا جاتا ہے جس کے ہاتھ میں لوہے کا ایک گرز ہوتا ہے جس کی ضرب اگر پہاڑ پر لگائی جائے تو وہ بھی مٹی ہو جائے' پھر وہ گرز اس (کافر) پر مارتا ہے تو وہ مٹی ہو جاتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ اس کو دوبارہ اسی طرح بنا دیتا ہے جس طرح وہ پہلے تھا' پھر اس کو (فرشتہ) دوبارہ گرز مارتا ہے تو وہ چیخ مارتا ہے جس کو انسان اور جن کے سوا سب سنتے ہیں۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر اس کے لیے دوزخ کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اس کے لیے آگ کا بستر بچھا دیا جاتا ہے۔ (نعوذ باللہ من ذلک!)

ف: اس باب کی احادیث میں اس بات کا ثبوت ہے کہ نیک مرد یا عورت کی موت کا وقت جب قریب آتا ہے تو اس کی روح قبض کرنے سے پہلے رحمت کے فرشتے اس کے پاس آ کر اسے جنت کی خوشخبری دیتے ہیں اور اس کی روح آسانی سے نکلتی ہے اور اس کی روح کو ساتوں آسمانوں کے اوپر لے جایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتا ہے' پھر اسے اس کی قبر میں اس کے جسم کی طرف لوٹایا جاتا ہے اور وہ منکر نکیر کے سوالوں کا بہترین جواب دیتا ہے' پھر اس کی قبر کو وسیع کر دیا جاتا ہے اور اس کے لیے جنت کی طرف

دروازہ کھول دیا جاتا ہے جس سے اس کے پاس جنت کی خوشگوار ہوائیں اور خوشبوئیں آتی ہیں اور اس کی روح قیامت تک علیین میں راحت و آرام کے ساتھ رہے گی اور کافر، منافق اور فاسق و فاجر خواہ مرد ہو یا عورت، جب اس کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اسے ذلت و رسوائی کے مختلف عذاب دکھائی دیتے ہیں، پھر اس کی روح کو سختی سے نکالا جاتا ہے، جب اس کی روح کو اوپر آسمانوں کی طرف لے جایا جاتا ہے تو اس کے لیے آسمانوں کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور اسے اس کے جسم کی طرف اس حالت میں لوٹایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس پر انتہائی ناراض ہوتا ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب اور لعنت ہوتی ہے، پھر اس سے فرشتے سوال کرتے ہیں تو وہ جواب نہیں دے سکتا تو اسے سخت ترین عذاب دیا جاتا ہے، اس کے لیے اس کی قبر تنگ ہو جاتی ہے، اس کے لیے دوزخ کی آگ کا بستر بچھا دیا جاتا ہے اور اس کے لیے دوزخ کی طرف دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اس کی روح قیامت تک سجین میں رہے گی۔

مؤمن قبر میں فرشتوں کے سوالوں کا صحیح جواب دیتا ہے، اگرچہ وہ جاہل ہی کیوں نہ ہو، جبکہ کافر یا منافق قبر میں فرشتوں کے سوالوں کا جواب نہیں دے پاتا، اگرچہ وہ عالم فاضل کیوں نہ ہو۔

۹- بَابٌ فِیْ اُمُوْرٍ تَتَعَلَّقُ بِالْاَرْوَاحِ

روحوں سے متعلق اُمور کا بیان

۲۶۶۶/۵۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِیْسَ (یَعْنِی الشَّافِعِیَّ) عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ یَّعْلَقُ فِیْ شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى یُرْجِعَهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلٰى جَسَدِهٖ یَوْمَ یَبْعَثُهٗ.

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مؤمن کی روح پرندے کی شکل میں جنت کے درخت میں لٹکی رہتی ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے جس دن اُٹھائے گا تو اسے اس کے جسم میں لوٹا دے گا۔

۲۶۶۷/۵۴- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَتْ اُمُّ مُبَشِّرٍ لِّكَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ شَاكٍ اِقْرَاْ عَلٰى ابْنِی السَّلَامَ تَعْنِیْ مُبَشِّرًا فَقَالَ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكِ یَا اُمَّ مُبَشِّرٍ، اَوَ لَمْ تَسْمَعِیْ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُسْلِمِ طَیْرٌ تَعْلَقُ فِیْ شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتّٰى یُرْجِعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰى جَسَدِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ قَالَتْ صَدَقْتَ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ.

حضرت عبدالرحمن بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے مرضِ وفات کے وقت حضرت ام مبشر نے ان سے کہا کہ میرے بیٹے مبشر کو میرا سلام کہنا، انہوں نے کہا: اے ام مبشر! اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے! کیا تم نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کی روح پرندے کی شکل میں جنت کے درخت میں لٹکی رہتی ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اس کے جسم میں لوٹا دے گا، ام مبشر نے کہا کہ آپ نے سچ کہا، میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتی ہوں۔

۲۶۶۸/۵۵- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِیْنَ تَلْتَقِیْ عَلٰى مَسِیْرَةِ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ مؤمنوں کی روحیں ایک دن کی مسافت پر ایک دوسرے سے ملاقات کرتی ہیں، ان میں سے کسی نے اپنے ساتھی کو (دنیا

يَوْمٍ مَّا رَاٰى اَحَدُهُمْ صَاحِبَهٗ قَطُّ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَتَلْتَقِيَانِ عَلٰى مَسِيْرَةِ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ وَّمَا رَاٰى وَاحِدٌ مِّنْهُمَا صَاحِبَهٗ.

میں) کبھی نہیں دیکھا تھا۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) مؤمنوں کی دو روحیں ایک دن اور ایک رات کی مسافت پر ایک دوسرے سے ملاقات کرتی ہیں، حالانکہ ان دونوں میں سے کسی نے اپنے ساتھی کو (دنیا میں) نہیں دیکھا تھا۔

۲۶۶۹/۵۶- عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يَمُوْتُ فَقُلْتُ اقْرِئْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي السَّلَامَ.

حضرت محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت آپ قریب المرگ تھے تو میں نے (ان سے) کہا کہ میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کرنا۔

۲۶۷۰/۵۷- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْمَالَكُمْ تُعْرَضُ عَلٰى اَقَارِبِكُمْ وَعَشَائِرِكُمْ مِنَ الْاَمْوَاتِ، فَاِنْ كَانَ خَيْرًا اسْتَبْشَرُوْا بِهٖ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُمْ حَتّٰى تَهْدِيَهُمْ كَمَا هَدَيْتَنَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے اعمال تمہارے فوت شدہ عزیز واقارب پر پیش کیے جاتے ہیں، سو اگر اچھے عمل ہوتے ہیں تو وہ خوش ہوتے ہیں اور اگر بُرے عمل ہوتے ہیں تو وہ یوں دعا کرتے ہیں: اے اللہ! ان کو اس وقت تک موت نہ دینا جب تک کہ ان کو اس طرح ہدایت نہ دے جس طرح تو نے ہمیں ہدایت دی تھی۔

۲۶۷۱/۵۸- عَنْ اُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَنَتَزَاوَرُ اِذَا مُتْنَا وَيَرٰى بَعْضُنَا بَعْضًا؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ النَّسَمُ طَيْرًا تَعَلَّقُ بِالشَّجَرِ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دَخَلَتْ كُلُّ نَفْسٍ فِيْ جَسَدِهَا.

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ جب ہم مر جائیں گے تو کیا ہم ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے اور ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روح پرندہ (کی شکل) ہو جاتی ہے اور وہ جنت کے درخت کے ساتھ لٹکی رہتی ہے، یہاں تک کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو ہر روح اپنے اپنے جسم میں داخل ہو جائے گی۔

۲۶۷۲/۵۹- عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْمَيِّتَ يَعْرِفُ مَنْ يَّحْمِلُهٗ وَمَنْ يُّغَسِّلُهٗ وَمَنْ يُّدْلِيْهِ فِيْ قَبْرِهٖ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مرنے والا اپنے غسل دینے والوں، اپنا جنازہ اٹھانے والوں اور اپنی قبر میں اتارنے والوں کو پہچانتا ہے۔

احادیث باب سے حاصل شدہ فوائد

☆ عالم برزخ میں مؤمنین کی روحیں آزاد ہوتی ہے اور وہ ایک دوسرے کی زیارت وملاقات کرتی رہتی ہیں۔

☆ اگر مرنے والے سے یہ کہا جائے کہ میرے فلاں فوت شدہ عزیز کو میری طرف سے سلام کہہ دینا تو یہ جائز ہے، اور وہ مرنے کے بعد اس کو سلام پہنچا دیتا ہے۔

☆ ہم جو (نیک یا بد) عمل کرتے ہیں وہ ہمارے فوت شدہ عزیز واقارب پر پیش ہوتے ہیں، اگر ہمارا کوئی نیک کام ان کے سامنے پیش ہوتا ہے تو وہ اسے دیکھ کر خوش ہوتے ہیں اور اگر ہمارا کوئی بدعمل ان کے سامنے پیش ہوتا ہے تو وہ ہدایت کی دعا کرتے

ہیں۔

☆ مرنے والے کو جب غسل دیا جارہا ہوتا ہے تو وہ اپنے غسل دینے والوں کو پہچانتا ہے، جب اسے اٹھا کر لے جایا جارہا ہوتا ہے تو وہ اپنے اٹھانے والوں کو پہچانتا ہے اور جب اسے قبر میں اتارا جارہا ہوتا ہے تو وہ اپنے اتارنے والوں کو پہچانتا ہے۔

۱۰- بَابُ الْمُبَادَرَةِ اِلٰی تَجْهِيزِ الْمَيِّتِ وَقَضَاءِ دَيْنِهٖ

میت کے کفن دفن اور اس کا قرض ادا کرنے میں جلدی کرنا

٢٦٧٣/٦٠- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يَا عَلِيُّ لَا تُؤَخِّرْهُنَّ، الصَّلٰوةُ اِذَا اٰذَنَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدَتْ كُفْؤًا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! تین چیزوں (کاموں) میں تاخیر نہ کرو، نماز (پڑھنے) میں جب اس کا وقت ہو جائے، جنازہ (اٹھانے، پڑھنے اور میت کو دفن کرنے) میں اور لڑکی کی شادی کرنے میں جب اس کے لیے مناسب رشتہ مل جائے۔

٢٦٧٤/٦١- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقَالَ هَاهُنَا اَحَدٌ مِّنْ بَنِي فُلَانٍ قَالُوْا نَعَمْ، قَالَ اِنَّ صَاحِبَكُمْ مُحْتَبَسٌ عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ فِي دَيْنٍ عَلَيْهِ.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھی، پھر فرمایا: کیا یہاں بنوفلاں کا کوئی شخص موجود ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے ساتھی کو جنت کے دروازے پر اس وجہ سے روک لیا گیا ہے کہ اس پر قرض تھا۔

٢٦٧٥/٦٢- عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ مَّا كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن کی روح اس وقت معلق (اعلیٰ مقام میں جانے سے رکی) رہتی ہے جب تک اس پر قرض رہتا ہے۔

٢٦٧٦/٦٣- عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ الْاَطْوَلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَخَاهُ مَاتَ وَتَرَكَ ثَلٰثَ مِائَةِ دِرْهَمٍ، وَتَرَكَ عِيَالًا فَاَرَدْتُ اَنْ اُنْفِقَهَا عَلٰى عِيَالِهٖ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَاكَ مَحْبُوْسٌ بِدَيْنِهٖ فَاقْضِ عَنْهُ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْ اَدَّيْتُ اِلَّا دِيْنَارَيْنِ ادَّعَتْهُمَا امْرَاَةٌ وَلَيْسَ لَهَا بَيِّنَةٌ، قَالَ فَاَعْطِهَا فَاِنَّهَا مُحِقَّةٌ.

حضرت ابونضرہ، حضرت سعد بن اطول رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کا بھائی فوت ہو گیا اور اس نے تین سو درہم چھوڑے اور اہل و عیال کو بھی چھوڑا، پس میں نے ان درہموں کو ان کے اہل وعیال پر خرچ کرنا چاہا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے بھائی کو اپنے قرض کی وجہ سے (اعلیٰ مقام میں جانے سے) روک دیا گیا ہے، سو تم اس کی طرف سے قرض ادا کرو، عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے ادا کر دیا ہے لیکن ایک عورت نے دو دیناروں کا دعویٰ کیا ہے مگر میں نے وہ دو دینار ادا نہیں کیے کیونکہ اس (عورت) کا کوئی گواہ نہیں ہے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ تم اسے دو دینار دے دو کیونکہ وہ ان کی حق دار ہے۔

ف: مرنے والوں کی روحیں آزاد ہوتی ہیں، ایک دوسرے کی زیارت وملاقات کرتی رہتی ہیں، جس سے ان کی تنہائی کی وحشت و گھبراہٹ دور ہوتی اور وہ خوش ہوتی ہیں، لیکن مقروض آدمی جب مرتا ہے تو جب تک اس کی طرف سے قرض ادا نہیں کر دیا جاتا اس

وقت تک اس کی روح قید و گرفتار رہتی ہے، اسے ہتھکڑیاں لگا دی جاتی ہیں جس سے اس کی آزادی ختم ہو جاتی ہے اور اس کی کسی بھی روح سے ملاقات و زیارت پر پابندی لگا دی جاتی ہے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مقروض آدمی اپنی قبر میں اپنے قرض کی وجہ سے قید و گرفتار رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے تنہائی کی شکایت کرتا رہتا ہے۔ (معجم اوسط، رقم الحدیث: ۸۹۳)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مقروض آدمی کو قبر میں ہتھکڑیاں لگا دی جاتی ہیں اور گلے میں طوق ڈال دیا جاتا ہے، چنانچہ اس کے قرض کی ادائیگی ہی اس کو چھڑاتی ہے (یعنی جب قرض ادا کر دیا جاتا ہے تو اس سے یہ مصیبت دور ہو جاتی ہے)۔ (جمع الجوامع، رقم الحدیث: ۷۳۴۴)

۱۱-بَابُ تَسْجِيَةِ الْمَيِّتِ وَالرُّخْصَةِ فِيْ تَقْبِيْلِهِ

میت کو کپڑے سے ڈھانپنا اور اس کو بوسہ دینے کا جواز

۲۶۷۷/۶۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِثَوْبِ حِبَرَةٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ایک دھاری دار یمنی کپڑے (چادر) سے ڈھانپ دیا گیا۔

۲۶۷۸/۶۵- وَعَنْهَا اَيْضًا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَخَلَ عَلَيْهَا فَتَيَمَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسَجًّى بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ فَكَشَفَ عَنْ وَّجْهِهِ، ثُمَّ اَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ وَبَكٰى ثُمَّ قَالَ بِاَبِيْ وَاُمِّيْ، وَاللّٰهِ لَا يَجْمَعُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ اَبَدًا اَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِيْ قَدْ كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس (ان کے حجرے میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے قصد سے آئے اور اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایک دھاری دار یمنی چادر سے ڈھانپے ہوئے تھے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے چہرۂ انور سے چادر کو ہٹایا، پھر جھک کر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو بوسہ دیا اور رونے لگے پھر کہا: (اے محبوب!) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتوں کو کبھی بھی جمع نہیں فرمائے گا، جو موت آپ کے مقدر میں لکھی جا چکی تھی سو وہ موت آ چکی۔

۲۶۷۹/۶۶- عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَبَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ ابْنَ مَظْعُوْنٍ وَّهُوَ مَيِّتٌ، حَتّٰى رَاَيْتُ الدُّمُوْعَ تَسِيْلُ عَلٰى وَجْهِهِ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهِ وَفِيْهِ) رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَّهُوَ مَيِّتٌ، قَالَتْ فَرَاَيْتُ دُمُوْعَهُ تَسِيْلُ عَلٰى خَدَّيْهِ يَعْنِيْ عُثْمَانَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَعَيْنَاهُ تَهْرَاقَانِ، اَوْ قَالَ وَهُوَ يَبْكِيْ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب حضرت عثمان بن مظعون (رضی اللہ عنہ) فوت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان (کی نعش) کو بوسہ دیا حتیٰ کہ میں نے ان کے چہرہ پر (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) آنسوؤں کو گرتے ہوئے دیکھا۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے، البتہ اس میں ہے کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت عثمان بن مظعون کو بوسہ دیتے ہوئے دیکھا جبکہ وہ میت تھے، پس میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے آنسوؤں کو حضرت عثمان کے رخساروں پر گرتے ہوئے دیکھا۔ عبد الرحمن (راوی) نے کہا کہ اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے یا کہا کہ اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رو رہے تھے۔

احادیث باب سے حاصل شدہ اُمور وفوائد

☆ جب کوئی آدمی فوت ہو جائے تو اسے کھلا نہ چھوڑ دیا جائے' بلکہ اس کے پورے بدن کو کپڑے سے ڈھانپ دیا جائے' اس کے پیٹ پر کوئی چیز رکھ دی جائے اور اس کا چہرہ قبلہ کی طرف کر دیا جائے اور یہ کام انتہائی نرمی وسہولت کے ساتھ کیے جائیں۔

☆ میت کو بوسہ دینا جائز ہے' میت خواہ اپنا عزیز ہو' دوست ہو یا کوئی بھی مسلمان بھائی ہو' اور میت کو بوسہ دینا محبت وشفقت اور رحمت کی دلیل وعلامت ہے اور حضور اکرم ﷺ کی سنت ہے۔

اَبْوَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ وَالْحِدَادِ وَالنَّعْيِ

مرنے والے پر رونے' سوگ کرنے اور اعلان کرنے کا بیان

١- بَابٌ مَّا لَا يَجُوْزُ مِنَ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

مرنے والے پر جس نوع کا رونا جائز نہیں

٢٦٨٠/٦٧- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوْبَ وَلَطَمَ الْخُدُوْدَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) بِلَفْظٍ' لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُوْدَ' أَوْ شَقَّ الْجُيُوْبَ' أَوْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے گریبان چاک کیا' رخساروں (چہرے) پر تھپڑ مارے اور زمانۂ جاہلیت کی طرح چیخ و پکار کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے ان الفاظ سے مروی ہے کہ) جس شخص نے رخساروں (چہرے) پر تھپڑ مارے یا گریبان چاک کیا یا زمانۂ جاہلیت کی طرح چیخ و پکار کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

٢٦٨١/٦٨- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَجَعَ مِنْ أُحُدٍ سَمِعَ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ يَبْكِيْنَ عَلٰى أَزْوَاجِهِنَّ فَقَالَ لٰكِنْ حَمْزَةُ لَا بَوَاكِيَ لَهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ نِسَاءَ الْأَنْصَارِ فَجِئْنَ يَبْكِيْنَ عَلٰى حَمْزَةَ' قَالَ فَانْتَبَهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَسَمِعَهُنَّ وَهُنَّ يَبْكِيْنَ' فَقَالَ وَيْحَهُنَّ لَمْ يَزَلْنَ يَبْكِيْنَ مُنْذُ اللَّيْلَةِ مُرُوْهُنَّ فَلْيَرْجِعْنَ وَلَا يَبْكِيْنَ عَلٰى هَالِكٍ بَعْدَ الْيَوْمِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب جنگ اُحد سے واپس لوٹے تو آپ (ﷺ) نے انصار کی عورتوں کو اپنے خاوندوں پر روتے ہوئے سن کر فرمایا: لیکن حمزہ کے لیے کوئی رونے والی نہیں ہے' جب انصار کی عورتوں کو یہ خبر ملی تو وہ آ کر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر رونے لگیں' حضرت عبداللہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو نیند سے بیدار ہوئے تو آپ (ﷺ) نے سنا' درآں حالیکہ وہ رو رہی تھیں' آپ (ﷺ) نے فرمایا: ان عورتوں کا بھلا ہو! یہ آج رات سے مسلسل رو رہی ہیں' ان کو کہو کہ یہ واپس چلی جائیں اور آج کے بعد کسی فوت ہونے والے پر نہ روئیں۔

٢٦٨٢/٦٩- عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَوْسٍ قَالَ أُغْمِيَ عَلٰى أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَبَكَوْا عَلَيْهِ' فَقَالَ إِنِّيْ بَرِيْءٌ مِمَّنْ بَرِئَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت یزید بن اوس کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ پر غشی طاری ہوگئی تو لوگ اس پر رونے لگے تو انہوں نے کہا کہ جس شخص سے رسول اللہ ﷺ بری (بیزار) تھے' میں بھی اس سے بری ہوں' لوگوں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوْا عَنْ ذٰلِكَ امْرَاَتَهُ فَقَالَتْ مَنْ حَلَقَ اَوْ خَرَقَ اَوْ سَلَقَ.

نے ان کی بیوی سے اس کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ (رسول اللہ ﷺ اس شخص سے بری تھے) جس نے سر منڈایا یا کپڑے پھاڑے یا نوحہ کیا۔

۲۶۸۳/۷۰- عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ اُغْمِيَ عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى فَبَكَوْا عَلَيْهِ فَاَفَاقَ فَقَالَ اِنِّيْ اَبْرَاُ اِلَيْكُمْ مِمَّنْ بَرِئَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ حَلَقَ اَوْ خَرَقَ اَوْ سَلَقَ.

حضرت صفوان بن محرز (رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ پر غشی طاری ہوگئی تو لوگ (ان کے اہل خانہ) ان پر رونے لگے' پھر جب ان کو افاقہ ہوا (ہوش آیا) تو فرمایا کہ میں تم میں سے اس شخص سے بَری ہوں جس سے رسول اللہ ﷺ بری تھے' (آپ ﷺ) اس شخص سے بَری تھے جس نے سر منڈایا یا کپڑے پھاڑے یا نوحہ کیا۔

۲۶۸۴/۷۱- عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿يُبَايِعْنَكَ عَلٰى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا. اِلٰى قَوْلِهِ. وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ﴾ قَالَتْ كَانَ مِنْهُ النِّيَاحَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اٰلَ فُلَانٍ وَاِنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا اَسْعَدُوْنِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَا بُدَّ لِيْ مِنْ اَنْ اُسْعِدَهُمْ' قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اٰلَ فُلَانٍ.

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: (ترجمہ) ''عورتیں آپ سے اس بات پر بیعت کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی'' (الی قولہ) ''اور کسی نیک کام میں نافرمانی نہیں کریں گی''، تو ان باتوں میں نوحہ کی بھی ممانعت تھی' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں فلاں قبیلہ کے علاوہ نوح نہیں کروں گی' کیونکہ اس قبیلہ نے زمانۂ جاہلیت میں نوحہ کرنے میں میری مدد کی تھی تو میرے لیے بھی ضروری ہے کہ میں (نوحہ کرنے میں) ان کی مدد کروں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فلاں قبیلہ کے سوا (کہ اس کے لیے نوحہ کرنے میں تمہیں رخصت ہے' باقی میں رخصت نہیں ہے)۔

۲۶۸۵/۷۲- عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ عَلَيْنَا فِيْمَا اَخَذَ اَنْ لَّا نَنُوْحَ' فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اِنَّ اٰلَ فُلَانٍ اَسْعَدُوْنِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَفِيْهِمْ مَاْتَمٌ' فَلَا اُبَايِعُكَ حَتّٰى اُسْعِدَهُمْ كَمَا اَسْعَدُوْنِيْ فَقَالَ فَكَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَافَقَهَا عَلٰى ذٰلِكَ' فَذَهَبَتْ فَاَسْعَدَتْهُمْ ثُمَّ رَجَعَتْ فَبَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ' فَقَالَتْ اُمُّ عَطِيَّةَ فَمَا وَفَتِ امْرَاَةٌ مِّنَّا غَيْرُ تِلْكَ وَغَيْرُ اُمِّ سُلَيْمٍ بِنْتِ مِلْحَانَ.

حضرت حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہم سے بیعت لی اور ہم سے یہ عہد لیا کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی تو ایک انصاری عورت کہنے لگی کہ فلاں قبیلہ نے زمانۂ جاہلیت میں (نوحہ کرنے میں) میری مدد کی تھی اور اس قبیلہ میں ماتم کا رواج تھا' سو میں آپ سے اس وقت تک بیعت نہیں کروں گی جب تک کہ میں (نوحہ میں) ان کی اس طرح مدد نہیں کروں گی جس طرح انہوں نے میرے ساتھ تعاون کیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ گویا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس پر اس (عورت) کی موافقت فرمائی' پس وہ (عورت) چلی گئی اور (نوحہ کرنے میں) ان کی مدد کی' پھر واپس لوٹ کر نبی کریم ﷺ سے بیعت لی۔ حضرت ام عطیہ فرماتی ہیں کہ میرے اور اُم سلیم بنت ملحان کے سوا کسی عورت نے اس عہد کو پورا نہیں کیا۔

۲۶۸۶/۷۳- عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ (تَعْنِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت حفصہ کا بیان ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیعت کے وقت یہ عہد لیا تھا کہ ہم (کسی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اَخَذَ عَلَيْنَا فِي الْبَيْعَةِ اَنْ لَّا نَنُوْحَ فَمَا وَفَتِ امْرَاَةٌ مِّنَّا غَيْرُ خَمْسٍ، اُمُّ سُلَيْمٍ وَامْرَاَةُ مُعَاذٍ ابْنَةُ اَبِي سَبْرَةَ وَامْرَاَةٌ اُخْرٰى.

مرنے والے پر) نوحہ (بین) نہیں کریں گی، پس ہم میں سے پانچ عورتوں: ام سلیم، ابوسبرہ کی بیٹی، زوجہ معاذ اور ایک دوسری عورت کے سوا کسی نے اس عہد کو پورا نہیں کیا۔

۲۶۸۷/۷۴- عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْحُزْنُ، قَالَتْ عَائِشَةُ وَاَنَا اَطَّلِعُ مِنْ شَقِّ الْبَابِ، فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ فَذَكَرَ مِنْ بُكَائِهِنَّ، فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ الرَّجُلُ، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ قَدْ نَهَيْتُهُنَّ وَاِنَّهُنَّ لَمْ يُطِعْنَهُ حَتّٰى كَانَ فِي الثَّالِثَةِ، فَزَعَمَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْثُوْا فِي وُجُوْهِهِنَّ التُّرَابَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ اَرْغَمَ اللّٰهُ بِاَنْفِكَ وَاللّٰهِ مَا اَنْتَ بِفَاعِلٍ مَّا قَالَ لَكَ وَلَا تَرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عمرہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب حضرت جعفر بن ابوطالب، حضرت زید بن حارثہ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ (رضی اللہ عنہم) کی وفات (شہادت) کی خبر آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھ گئے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے چہرۂ انور پر غم کے آثار نمایاں ہوئے، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ میں دروازے کے شگاف (سوراخ) سے دیکھ رہی تھی کہ ایک شخص نے آکر عرض کیا: یارسول اللہ! حضرت جعفر (رضی اللہ عنہ) کی عورتیں رو رہی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ ان (عورتوں) کو (رونے سے) منع کر دو، وہ آدمی چلا گیا، پھر واپس آکر کہا کہ میں نے انہیں منع کیا مگر وہ کہنا نہیں مانتیں، حضرت عائشہ (کا بیان ہے کہ ان) کے خیال میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیسری مرتبہ اس سے فرمایا کہ جا کر ان کے مونہوں میں مٹی ڈال دو، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ میں نے (دل میں) کہا: اللہ تعالیٰ تیری ناک خاک آلود کرے! اللہ کی قسم! تو وہ کام کرنے والا نہیں ہے جس کا تجھے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حکم دیا ہے اور نہ ہی تُو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (تکلیف سے) چھوڑتا (نجات دیتا) ہے۔

۲۶۸۸/۷۵- عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ قُلْتُ غَرِيْبٌ وَّمَاتَ بِاَرْضِ غُرْبَةٍ فَاَفَضْتُ بُكَاءً، فَجَاءَتِ امْرَاَةٌ تُرِيْدُ اَنْ تُسْعِدَنِيْ مِنَ الصَّعِيْدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيْدِيْنَ اَنْ تُدْخِلِي الشَّيْطَانَ بَيْتًا قَدْ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ قَالَتْ فَلَمْ اَبْكِ عَلَيْهِ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب حضرت ابوسلمہ فوت ہوئے تو میں نے کہا کہ ایک پردیسی نے پردیس میں وفات پائی، پھر میں بلند آواز سے رونے لگی اور مدینہ کے بالائی علاقہ سے (رونے اور نوحہ کرنے میں) میرا ساتھ دینے کے لیے ایک عورت آگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم شیطان کو اس گھر میں داخل کرنا چاہتی ہو جس سے اللہ تعالیٰ نے اس کو نکال دیا ہے۔ حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ پھر میں اس (ابوسلمہ) پر نہیں روئی۔

فَصْلٌ مِّنْهُ فِيْمَا وَرَدَ مِنَ التَّغْلِيْظِ فِي النِّيَاحَةِ وَالنَّائِحَةِ وَالْمُسْتَمِعَةِ

فصل: نوحہ کرنے، نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی کے بارے میں سخت وعید سے متعلق احادیث

۲۶۸۹/۷۶- عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُصَلِّي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نوحہ کرنے والی اور بلند آواز سے رونے والی پر فرشتے نزولِ رحمت کی دعا

الْمَلَائِكَةُ عَلٰى نَائِحَةٍ وَّلَا عَلٰى مُرِنَّةٍ.

نہیں کرتے۔

۲۶۹۰/۷۷- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نوحہ کرنے والی اور (اسے بخوشی) سننے والی پر لعنت فرمائی۔

۲۶۹۱/۷۸- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَتَانِ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِیَّةِ لَا یَتْرُكُهُمَا النَّاسُ اَبَدًا اَلنِّیَاحَةُ وَالطَّعْنُ فِی النَّسَبِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو خصلتوں کا تعلق زمانۂ جاہلیت کی چیزوں سے ہے، جن کو لوگ کبھی نہیں چھوڑیں گے: نوحہ کرنا اور کسی کو نسب کا طعنہ دینا۔

۲۶۹۲/۷۹- عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مِّنَ الْجَاهِلِیَّةِ لَا یُتْرَكْنَ، اَلْفَخْرُ فِی الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّیَاحَةُ، وَالنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَعَلَیْهَا سِرْبَالٌ مِّنْ قَطِرَانٍ اَوْ دِرْعٌ مِّنْ جَرَبٍ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِیْ اُمَّتِیْ اَرْبَعًا مِّنَ الْجَاهِلِیَّةِ لَیْسُوْا بِتَارِكِیْهِنَّ، اَلْفَخْرَ بِالْاَحْسَابِ، وَالطَّعْنَ فِی الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءَ بِالنُّجُوْمِ، وَالنِّیَاحَةَ عَلَی الْمَیِّتِ، فَاِنَّ النَّائِحَةَ اِنْ لَّمْ تَتُبْ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتَ فَاِنَّهَا تَقُوْمُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَلَیْهَا سَرَابِیْلُ مِنْ قَطِرَانٍ، ثُمَّ یُعْلٰی عَلَیْهَا دِرْعٌ مِّنْ لَّهَبِ النَّارِ.

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار چیزوں کا تعلق زمانۂ جاہلیت سے ہے جن کو نہیں چھوڑا جائے گا، حسب ونسب پر فخر کرنا، کسی کو نسب کا طعنہ دینا، ستاروں سے بارش طلب کرنا (یعنی یہ اعتقاد رکھنا کہ نزولِ بارش کا سبب فلاں ستارہ ہے) اور نوحہ کرنا، اور اگر نوحہ کرنے والی نے اپنی موت سے پہلے توبہ نہ کی تو اسے قیامت کے دن اس طرح کھڑا کیا جائے گا کہ اس (کے جسم) پر تارکول اور خارش کی قمیص ہوگی۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں زمانۂ جاہلیت کی چار چیزیں ہیں جن کو وہ نہیں چھوڑے گی: حسب ونسب پر فخر کرنا، کسی کو نسب کا طعنہ دینا، ستاروں سے بارش طلب کرنا اور میت پر نوحہ کرنا، اور نوحہ کرنے والی نے اگر اپنی موت سے پہلے توبہ نہ کی تو اسے قیامت کے دن اس طرح کھڑا کیا جائے گا کہ اس (کے جسم) پر تارکول کا لباس ہوگا، پھر اس (تارکول کے لباس) پر آگ کے شعلوں کی قمیص پہنائی جائے گی۔

۲- بَابٌ مَا جَاءَ فِیْ اَنَّ الْمَیِّتَ یُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ

میت کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے اس کو عذاب ہوتا ہے

۲۶۹۳/۸۰- عَنْ یَحْیَی بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرٍ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا لَیُعَذَّبُ الْاٰنَ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَیْهِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ غَفَرَ اللّٰہُ لِاَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّهٗ وَهَلَ، اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی﴾ (الانعام:

حضرت یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اس (صاحبِ قبر) کو اس وقت اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (یہ سن کر) فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن کی مغفرت فرمائے! وہ بھول گئے ہیں، بلاشبہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (ترجمہ) ''کوئی شخص کسی دوسرے

١٦٤) إِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ هٰذَا لَيُعَذَّبُ الْآنَ وَأَهْلُهُ يَبْكُوْنَ عَلَيْهِ.

شخص کے گناہ کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا'' (الانعام: ۱۶۴) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس (صاحبِ قبر) کو عذاب ہو رہا ہے اور اس کے گھر والے اس پر رو رہے ہیں۔

٢٦٩٤/٨١- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قِيْلَ لَهَا إِنَّ ابْنَ عُمَرَ يَرْفَعُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ، قَالَتْ وَهَلَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، إِنَّمَا قَالَ إِنَّ أَهْلَ الْمَيِّتِ يَبْكُوْنَ عَلَيْهِ، وَإِنَّهُ لَيُعَذَّبُ بِجُرْمِهِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَهُ يَا ابْنَ أُخْتِيْ إِنَّ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ تَعْنِيْ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْطَأَ سَمْعُهُ، إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَجُلًا يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهِ بِعَمَلِهِ وَأَهْلُهُ يَبْكُوْنَ عَلَيْهِ وَإِنَّهَا وَاللّٰهِ مَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ أُخْرٰى.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے پوچھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) نبی کریم ﷺ کے حوالے سے ذکر کرتے ہیں کہ زندہ کے رونے کی وجہ سے فوت شدہ کو عذاب ہوتا ہے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ابوعبدالرحمن بھول گئے ہیں' آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ میت کے گھر والے اس پر رو رہے ہوتے ہیں اور اس (میت) کو اس کے گناہوں کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہوتا ہے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (حضرت عروہ بن زبیر سے فرمایا:) اے بھانجے! ابوعبدالرحمن ابن عمر رضی اللہ عنہما کو سننے میں غلطی ہوگئی ہے' رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا جس کو اس کی قبر میں اس کے عمل کی وجہ سے عذاب ہو رہا تھا اور اس کے گھر والے اس پر رو رہے تھے' اللہ کی قسم! کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے گناہ کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا۔

٢٦٩٥/٨٢- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذُكِرَ لَهَا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِأَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ، وَلٰكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ، إِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى يَهُوْدِيَّةٍ يُبْكٰى عَلَيْهَا، فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهَا.

حضرت عمرہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ذکر کیا گیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ زندہ کے رونے کی وجہ سے میت کو عذاب ہوتا ہے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمن کی مغفرت فرمائے' انہوں نے جھوٹ نہیں بولا لیکن وہ بھول گئے یا غلطی کر گئے ہیں' بات دراصل یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک یہودی عورت (کی قبر) کے پاس سے گزرے جس پر رویا جا رہا تھا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: یہ اس (یہودیہ) پر رو رہے ہیں اور اس کو اس کی قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔

٢٦٩٦/٨٣- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ يُعَذَّبُ بِمَا نِيْحَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس پر نوحہ کیا گیا قیامت کے دن اس پر نوحہ کیے جانے کی وجہ سے اسے عذاب ہوگا۔

٢٦٩٧/٨٤- عَنْ أَبِي الرَّبِيْعِ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِيْ جَنَازَةٍ فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانٍ يَصِيْحُ فَبَعَثَ إِلَيْهِ فَأَسْكَتَهُ، فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لِمَ

حضرت ابوربیع کا بیان ہے کہ میں ایک جنازہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تھا کہ آپ نے ایک آدمی کے چیخنے کی آواز سنی تو آپ نے اس کی طرف کسی کو بھیج کر اس کو خاموش کرا دیا' میں نے کہا: اے

اَسْكَتَّهُ؟ قَالَ اِنَّهُ يَتَاَذّٰى بِهِ الْمَيِّتُ حَتّٰى يَدْخُلَ قَبْرَهُ اَلْحَدِيْثَ.

ابوعبدالرحمٰن! آپ نے اس کو خاموش کیوں کر دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کی وجہ سے میت کو قبر میں داخل ہونے تک تکلیف پہنچتی رہتی ہے۔

۲۶۹۸/۸۵- **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الْكَافِرُ مِنْ كُفَّارِ قُرَيْشٍ يَمُوْتُ فَيَبْكِيْهِ اَهْلُهُ فَيَقُوْلُوْنَ الْمُطْعِمُ الْجِفَانِ الْمُقَاتِلُ الَّذِيْ فَيَزِيْدُهُ اللّٰهُ عَذَابًا بِمَا يَقُوْلُوْنَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کفار قریش میں سے ایک کافر مر گیا تو اس کے گھر والے رونے لگے اور کہنے لگے کہ یہ (مرنے والا) بڑے بڑے پیالوں میں لوگوں کو کھانا کھلانے والا تھا (بہت بڑا سخی تھی) اور جنگوں میں شاہسواروں اور بہادروں کو شکست دینے والا تھا' سو اللہ تعالی نے ان کے قول کی وجہ سے اس (کافر) کے عذاب میں اضافہ فرما دیا۔

۲۶۹۹/۸۶- **خط** وَعَنْهَا اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ اِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهِ، وَاِنَّهُ لَيُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهِ بِذَنْبِهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! کہ لوگ اس پر رو رہے ہیں اور اس کو قبر میں اس کے گناہوں کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔

۲۷۰۰/۸۷- **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِيْ قَبْرِهِ بِالنِّيَاحَةِ عَلَيْهِ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میت کو قبر میں اس پر نوحہ کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

۲۷۰۱/۸۸- **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا عَوَّلَتْ عَلَيْهِ حَفْصَةُ فَقَالَ يَا حَفْصَةُ اَمَا سَمِعْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُعَوَّلُ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ؟ قَالَ وَعَوَّلَ صُهَيْبٌ فَقَالَ عُمَرُ يَا صُهَيْبُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْمُعَوَّلَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پر حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہا) بلند آواز سے رونے لگیں تو حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اے حفصہ! کیا تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ جس پر بلند آواز سے رویا جاتا ہے اسے عذاب دیا جاتا ہے' پھر حضرت صہیب (رضی اللہ عنہ) بلند آواز سے رونے لگے تو حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اے صہیب! کیا تم نہیں جانتے کہ جس پر بلند آواز سے رویا جاتا ہے' اسے عذاب ہوتا ہے۔

۲۷۰۱/۸۹- **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ عُمَرُ اَرْسِلُوْا اِلَيَّ طَبِيْبًا يَنْظُرُ اِلٰى جُرْحِيْ هٰذَا قَالَ فَاَرْسَلُوْا اِلٰى طَبِيْبٍ مِّنَ الْعَرَبِ فَسَقٰى عُمَرَ نَبِيْذًا فَشُبِّهَ النَّبِيْذُ بِالدَّمِ حِيْنَ خَرَجَ مِنَ الطَّعْنَةِ الَّتِيْ تَحْتَ السُّرَّةِ، قَالَ فَدَعَوْتُ طَبِيْبًا اٰخَرَ مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ بَنِيْ مُعَاوِيَةَ، فَسَقَاهُ لَبَنًا فَخَرَجَ اللَّبَنُ مِنَ الطَّعْنَةِ صَلْدًا اَبْيَضَ، فَقَالَ لَهُ الطَّبِيْبُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اعْهَدْ، فَقَالَ عُمَرُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (کو جب زخمی کیا گیا تو انہوں) نے فرمایا کہ میرے پاس کسی طبیب کو بھیجو تاکہ وہ میرے اس زخم کو دیکھے' لوگوں نے آپ کے پاس ایک عربی طبیب بلوا بھیجا تو اس (طبیب) نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نبیذ پلائی تو وہ خون سے مل کر اس زخم سے باہر نکل گئی جو ناف کے نیچے تھا' حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے بنو معاویہ کے ایک دوسرے انصاری طبیب کو بلایا تو اس نے آپ کو دودھ پلایا تو وہ دودھ اسی طرح خالص سفید ہی زخم سے نکل گیا' (یہ دیکھ کر) طبیب نے آپ سے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ وصیت کر لیں'

صَدَقَنِي أَخُو بَنِي مُعَاوِيَةَ، وَلَوْ قُلْتَ غَيْرَ ذٰلِكَ كَذَّبْتُكَ، قَالَ فَبَكَى عَلَيْهِ الْقَوْمُ حِينَ سَمِعُوا ذٰلِكَ، فَقَالَ لَا تَبْكُوا عَلَيْنَا، مَنْ كَانَ بَاكِيًا فَلْيَخْرُجْ، أَلَمْ تَسْمَعُوا مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ، فَمِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يُقِرُّ أَنْ يُبْكٰى عِنْدَهُ عَلٰى هَالِكٍ مِنْ وَلَدِهِ وَلَا غَيْرِهِمْ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بنومعاویہ کے بھائی نے مجھ سے سچ کہا ہے اور اگر تم اس کے علاوہ کوئی بات کہتے تو میں تمہیں جھٹلا دیتا۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ جب لوگوں نے یہ بات سنی تو وہ آپ پر رونے لگے تو آپ نے فرمایا: تم ہم پر مت روؤ' جو شخص رو رہا ہے وہ نکل جائے' کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان نہیں سنا کہ مرنے والے کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے' پس اسی لیے حضرت عبداللہ کے پاس مرنے والے پر جو روتا' آپ اس سے موافقت نہیں کرتے تھے' مرنے والا خواہ ان کی اولاد میں سے ہوتا یا ان کے علاوہ کوئی ہوتا۔

۲۷۰۳/۹۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي أَبِي ثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ جَنَازَةَ أُمِّ أَبَانَ ابْنَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعِنْدَهُ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُودُهُ قَائِدُهُ قَالَ فَأُرَاهُ أَخْبَرَهُ بِمَكَانِ ابْنِ عُمَرَ، فَجَاءَ حَتّٰى جَلَسَ إِلٰى جَنْبِي وَكُنْتُ بَيْنَهُمَا فَإِذَا صَوْتٌ مِنَ الدَّارِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ، فَأَرْسَلَهَا عَبْدُ اللّٰهِ مُرْسَلَةً قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنَّا مَعَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ نَازِلٍ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ، فَقَالَ لِي انْطَلِقْ فَاعْلَمْ مَنْ ذَاكَ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا هُوَ صُهَيْبٌ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ إِنَّكَ أَمَرْتَنِي أَنْ أَعْلَمَ لَكَ، مَنْ ذَاكَ؟ وَإِنَّهُ صُهَيْبٌ، فَقَالَ مُرُوهُ فَلْيَلْحَقْ بِنَا فَقُلْتُ إِنْ كَانَ مَعَهُ أَهْلُهُ ؟ قَالَ وَإِنْ كَانَ مَعَهُ أَهْلُهُ، وَرُبَّمَا قَالَ أَيُّوبُ مَرَّةً فَلْيَلْحَقْ بِنَا، فَلَمَّا بَلَغْنَا الْمَدِينَةَ لَمْ يَلْبَثْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ أُصِيبَ فَجَاءَ صُهَيْبٌ فَقَالَ وَاأَخَاهُ وَاصَاحِبَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ أَلَمْ تَعْلَمْ أَوْ لَمْ تَسْمَعْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ، فَأَمَّا عَبْدُ اللّٰهِ فَأَرْسَلَهَا مُرْسَلَةً، وَأَمَّا عُمَرُ فَقَالَ بِبَعْضِ بُكَاءِ،

حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور ہم حضرت عثمان بن عفان (رضی اللہ عنہ) کی بیٹی اُم ابان کے جنازہ کا انتظار کر رہے تھے جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر کے پاس عمرو بن عثمان بھی بیٹھے ہوئے تھے' پھر حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) کو ایک آدمی لے کر آ گیا' ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ ان کو حضرت عبداللہ بن عمر کی جگہ بتا دی گئی تھی' پس وہ آ کر میرے پہلو میں بیٹھ گئے اور میں ان دونوں (حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم) کے درمیان تھا' پس اچانک گھر سے رونے کی آواز آئی تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے' حضرت عبداللہ (بن عمر رضی اللہ عنہما) نے اس کو مطلقاً بیان کیا' (اس میں یہودی کی قید نہیں لگائی)۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک مرتبہ ہم امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے حتیٰ کہ جب ہم مقام بیداء میں پہنچے تو اچانک ہمیں ایک درخت کے سائے میں ایک شخص بیٹھا ہوا نظر آیا' حضرت عمر نے مجھ سے فرمایا کہ جا کر معلوم کرو کہ یہ شخص کون ہے؟ میں نے جا کر دیکھا تو وہ حضرت صہیب تھے' میں نے ان کے پاس آ کر کہا کہ آپ نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں آپ کو بتاؤں کہ وہ شخص کون ہے؟ تو وہ شخص حضرت صہیب ہیں' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہیں کہو کہ وہ ہمارے پاس آئیں' میں نے کہا: اگر ان کے ساتھ ان کی بیوی بھی ہو؟ فرمایا: اگرچہ ان کے ساتھ ان کی بیوی بھی ہو' انہیں ہمارے پاس بلا کر لاؤ' پس جب ہم مدینہ پہنچے تو چند ہی دن گزرے تھے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کر دیا گیا'

فَاَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَذَكَرْتُ لَهَا قَوْلَ عُمَرَ فَقَالَتْ لَا وَاللّٰهِ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَحَدٍ وَّلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْكَافِرَ يَزِيْدُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَذَابًا وَّاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى، وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى، قَالَ اَيُّوْبُ وَقَالَ ابْنُ اَبِىْ مُلَيْكَةَ حَدَّثَنِى الْقَاسِمُ، قَالَ لَمَّا بَلَغَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَوْلُ عُمَرَ وَابْنِ عُمَرَ قَالَتْ اِنَّكُمْ لَتُحَدِّثُوْنِىْ عَنْ غَيْرِ كَاذِبِيْنَ وَلَا مُكَذَّبِيْنَ وَلٰكِنِ السَّمْعُ يُخْطِئُ.

حضرت صہیب آئے اور کہنے لگے: ہائے میرے بھائی! ہائے میرے ساتھی! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے یا تم نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میت کو اس کے بعض گھر والوں کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے' حضرت عبداللہ نے اپنی روایت میں مطلق کہا تھا۔ (بعض گھر والوں کی قید نہیں لگائی تھی) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بعض گھر والوں کے رونے سے (کی قید لگائی)۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کا قول بتایا تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ میت کو کسی کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے' بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: کافر (میت) کے گھر والے جب اس پر روتے ہیں تو ان کے رونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس (کافر) کا عذاب زیادہ کر دیتا ہے' اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا ہے اور وہی رُلاتا ہے اور کوئی شخص کسی دوسرے کے گناہ کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا۔ حضرت ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ مجھ سے قاسم نے بیان کیا کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ خبر ملی کہ حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن عمر نے یہ بات کہی ہے تو انہوں نے فرمایا: تم نے ایسے حضرات سے حدیث روایت کی ہے جو نہ تو جھوٹ بولتے ہیں اور نہ ہی انہیں جھٹلایا جا سکتا ہے لیکن (ان کے) سننے میں غلطی ہوگئی ہے۔

۲۷۰۴/۹۱- عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ الْاَسَدِيِّ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ قَرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ فَنِيْحَ عَلَيْهِ (وَفِىْ رِوَايَةٍ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ بِالْكُوْفَةِ قَرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيُّ) فَخَرَجَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ النَّوْحِ فِى الْاِسْلَامِ، اَمَا اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلٰى اَحَدٍ اَلَا وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، اَلَا وَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ، مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيْحَ بِهٖ عَلَيْهِ.

حضرت علی بن ربیعہ اسدی کا بیان ہے کہ ایک انصاری آدمی فوت ہوگیا' جس کا نام قرظہ بن کعب تھا' تو اس پر نوحہ کیا گیا۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ کوفہ میں سب سے پہلے جس شخص پر نوحہ کیا گیا وہ قرظہ بن کعب انصاری تھا)۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نکلے اور منبر پر چڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی' پھر کہا کہ اسلام میں نوحہ کا کیا کام ہے' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرنا کسی اور کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے کی مانند نہیں ہے' یاد رکھو! جس شخص نے جان بوجھ کر کوئی جھوٹی بات میری طرف منسوب کی تو وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے' یاد رکھو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس پر نوحہ کیا جاتا ہے' اس کو اس نوحہ کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔

۲۷۰۵/۹۲- عَنْ اَسِيْدِ بْنِ اَبِيْ اَسِيْدٍ عَنْ مُّوْسَى بْنِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ، اِذَا قَالَتِ النَّائِحَةُ وَاعَضُدَاهُ، وَانَاصِرَاهُ، وَاكَاسِيَاهُ، جُبِذَ الْمَيِّتُ وَقِيْلَ لَهُ اَنْتَ عَضُدُهَا، اَنْتَ نَاصِرُهَا، اَنْتَ كَاسِيْهَا، فَقُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى (الانعام:۱۶۴)، فَقَالَ وَيْحَكَ، اُحَدِّثُكَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ هٰذَا؟ فَاَيُّنَا كَذَبَ؟ فَوَ اللّٰهِ مَا كَذَبْتُ عَلٰى اَبِيْ مُوْسٰى وَلَا كَذَبَ اَبُوْ مُوْسٰى عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت اسید بن ابواسید' حضرت موسیٰ بن ابوموسیٰ اشعری سے اور وہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میت کو زندہ کے رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے' جب نوحہ کرنے والی کہتی ہے: ہائے میرے بازو! ہائے میرے مددگار! ہائے میرے محافظ! تو میت کو کھینچا جاتا ہے اور اس سے پوچھا جاتا ہے کہ کیا تو اس کے بازو تھا؟ کیا تو اس کا مددگار تھا؟ کیا تو اس کا محافظ تھا؟ (اسید کہتے ہیں کہ) میں نے کہا: سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے کے گناہ کو بوجھ نہیں اٹھائے گا(الانعام:۱۶۴)' تو انہوں نے کہا: تمہارا بھلا ہوا میں تمہیں حضرت ابوموسیٰ (رضی اللہ عنہ) کی وساطت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کرر ہا ہوں اور تم یہ بات کہہ رہے ہو' تو ہم میں سے کون جھوٹا ہے؟ اللہ کی قسم! میں نے حضرت ابوموسیٰ پر جھوٹ نہیں بولا اور حضرت ابوموسیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ نہیں بولا۔

۳- بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْبُكَاءِ مِنْ غَيْرِ نَوْحٍ

بغیر نوحہ کے رونے کی رخصت

۲۷۰۶/۹۳- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَتِ امْرَاَةٌ هَنِيْئًا لَكَ الْجَنَّةُ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ (وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَتِ امْرَاَتُهٗ هَنِيْئًا لَّكَ يَابْنَ مَظْعُوْنٍ بِالْجَنَّةِ) فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهَا نَظَرَ غَضَبٍ فَقَالَ وَمَا يُدْرِيْكِ ؟ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَارِسُكَ وَصَاحِبُكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَمَا اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ بِيْ (وَفِيْ رِوَايَةٍ وَّلَا بِهٖ) فَاَشْفَقَ النَّاسُ عَلٰى عُثْمَانَ فَلَمَّا مَاتَتْ زَيْنَبُ (وَفِيْ رِوَايَةٍ رُقَيَّةُ) ابْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَقِيْ بِسَلَفِنَا الصَّالِحِ الْخَيِّرِ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ، فَبَكَتِ النِّسَاءُ، فَجَعَلَ عُمَرُ يَضْرِبُهُنَّ بِسَوْطِهٖ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو ایک عورت نے کہا: اے عثمان بن مظعون! تمہیں جنت مبارک ہو۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ ان کی بیوی نے کہا: اے ابن مظعون! تمہیں جنت میں جانا مبارک ہو) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس (عورت) کی طرف نگاہ غضب سے دیکھ کر فرمایا: تمہیں کیسے معلوم ہے؟ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ آپ کے شاہسوار اور آپ کے ساتھی تھے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بخدا! میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں مگر میں (ازخود) نہیں جانتا کہ میرے ساتھ اور اس (ابن مظعون) کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا' پس لوگ حضرت عثمان (ابن مظعون) کے معاملے میں ڈر گئے اور ان پر ترس کھانے لگے' پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب (اور ایک روایت کے مطابق حضرت رقیہ) کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اے بیٹی!) تم ہم سے پہلے جانے والے نیک اور اچھے عثمان بن مظعون کے ساتھ مل جاؤ' پھر عورتیں رونے لگیں اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) ان کو اپنی لاٹھی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَقَالَ مَهْلًا يَا عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ ابْكِيْنَ وَإِيَّاكُنَّ وَنَعِيْقَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ مَهْمَا كَانَ مِنَ الْعَيْنِ وَالْقَلْبِ فَمِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمِنَ الرَّحْمَةِ، وَمَا كَانَ مِنَ الْيَدِ وَاللِّسَانِ فَمِنَ الشَّيْطَانِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ مِثْلَهُ) وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ (فَمِنَ الشَّيْطَانِ) وَقَعَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَفِيْرِ الْقَبْرِ وَفَاطِمَةُ إِلٰى جَنْبِهٖ تَبْكِيْ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَيْنَ فَاطِمَةَ بِثَوْبِهٖ رَحْمَةً لَّهَا.

سے مارنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے عمر! رُک جاؤ! پھر آپ (ﷺ) نے فرمایا: (اے عورتو!) تم رؤو! لیکن شیطان کی آواز سے بچو پھر آپ (ﷺ) نے فرمایا: جس رونے کا تعلق آنکھ اور دل سے ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور رحمت ہے اور جس رونے کا تعلق ہاتھ اور زبان سے ہو (کہ ہاتھوں سے چہرہ پیٹا جائے گریبان چاک کیا جائے اور زبان سے نوحہ کیا جائے) تو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی کی مثل مروی ہے البتہ اس میں ''فمن الشیطان'' کے بعد یہ اضافہ ہے کہ) رسول اللہ ﷺ قبر کے کنارے پر بیٹھ گئے اور حضرت فاطمہ (رضی اللہ) آپ (ﷺ) کے پہلو میں (بیٹھ کر) رونے لگیں تو نبی کریم ﷺ حضرت فاطمہ (رضی اللہ) پر شفقت و رحمت فرماتے ہوئے اپنے کپڑے سے ان کی آنکھوں (سے آنسوؤں) کو پونچھنے لگے۔

۲۷۰۷/۹۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ قِصَّةِ مَوْتِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِالصَّبِيِّ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ، قَالَ أَنَسٌ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكِيْدُ بِنَفْسِهٖ قَالَ فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَدْمَعُ الْعَيْنُ، وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ، وَلَا نَقُوْلُ إِلَّا مَا يُرْضِيْ رَبَّنَا عَزَّوَجَلَّ وَاللّٰهِ إِنَّا بِكَ يَا إِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم (رضی اللہ عنہ) کی وفات کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور بچے (ابراہیم) کو منگوا کر اسے اپنے (سینے کے) ساتھ لگایا، حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس بچے کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے دیکھا درآں حالیکہ وہ اپنی جان دے رہا تھا (فوت ہو رہا تھا) اور رسول اللہ ﷺ کی مبارک آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں، دل غمگین ہے اور ہم وہی بات کہیں گے جس سے ہمارا پروردگار عزوجل راضی ہوتا ہے، اللہ کی قسم! اے ابراہیم! ہم تمہاری جدائی سے غمگین ہیں۔

۲۷۰۸/۹۵- وَعَنْهُ أَيْضًا أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بَكَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا أَبَتَاهُ مِنْ رَّبِّهٖ مَا أَدْنَاهُ يَا أَبَتَاهُ إِلٰى جِبْرِيْلَ نَعَاهُ يَا أَبَتَاهُ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَأْوَاهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے وصال پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا روئیں اور کہنے لگیں: اے میرے ابا جان! آپ اپنے رب سے کس قدر قریب ہو گئے، اے میرے ابا جان! میں حضرت جبریل کو آپ کے وصال کی خبر دوں گی، اے میرے ابا جان! آپ کا ٹھکانا جنت الفردوس ہے۔

۲۷۰۹/۹۶- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيْسٰى عَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيْكٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

حضرت عبداللہ بن عیسیٰ، حضرت جابر بن عتیک سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَيِّتٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاَهْلُهُ يَبْكُوْنَ، فَقُلْتُ اَتَبْكُوْنَ وَهٰذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ يَبْكِيْنَ مَا دَامَ عِنْدَهُنَّ فَإِذَا وَجَبَتْ فَلَا يَبْكِيْنَ، فَقَالَ جَابِرٌ فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ حُمَيْدٍ الْقُرَشِيَّ، فَقَالَ مَاذَا وَجَبَتْ؟ قَالَ إِذَا أُدْخِلَ قَبْرَهُ.

ایک قریب المرگ انصاری کے پاس گیا اور اس کے گھر والے رو رہے تھے تو میں نے کہا: کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں رو رہے ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (اے عمر!) جب تک یہ (مرنے والا) ان کے پاس ہے اس وقت تک ان کو رونے دو، سو جب واجب ہو جائے گی تو پھر یہ نہیں روئیں گی، جابر (عتیک) کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن حمید قرشی کو یہ حدیث سنائی تو انہوں نے کہا کہ واجب ہونا کیا چیز ہے؟ راوی نے جواب دیا کہ جب میت کو اس کی قبر میں داخل کر دیا جاتا ہے۔

۲۷۱۰/۹۷- **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءِ بْنِ عَلْقَمَةَ اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَّعَ ابْنِ عُمَرَ فِي السُّوْقِ وَمَعَهُ سَلَمَةُ ابْنُ الْاَزْرَقِ اِلٰى جَنْبِهِ فَمَرَّ بِجَنَازَةٍ يَّتْبَعُهَا بُكَاءٌ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَوْ تَرَكَ اَهْلُ هٰذَا الْمَيِّتِ الْبُكَاءَ لَكَانَ خَيْرًا لِّمَيِّتِهِمْ، فَقَالَ سَلَمَةُ بْنُ الْاَزْرَقِ تَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قَالَ نَعَمْ اَقُوْلُهُ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ وَمَاتَ مَيِّتٌ مِّنْ اَهْلِ مَرْوَانَ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ يَبْكِيْنَ عَلَيْهِ، فَقَالَ مَرْوَانُ قُمْ يَا عَبْدَ الْمَلِكِ فَانْهَهُنَّ اَنْ يَّبْكِيْنَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ دَعْهُنَّ فَإِنَّهُ مَاتَ مَيِّتٌ مِّنْ آلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ يَبْكِيْنَ عَلَيْهِ، فَقَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَنْهَاهُنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُنَّ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، فَإِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ وَّالْفُؤَادُ مُصَابٌ، وَإِنَّ الْعَهْدَ حَدِيْثٌ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ يَاْثُرُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ.

حضرت محمد بن عمرو بن عطاء بن علقمہ کا بیان ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بازار میں بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت سلمہ بن ازرق بھی ان کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران ایک جنازہ گزرا جس کے ساتھ (اس کے گھر والے) روتے جا رہے تھے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر اس میت کے گھر والے رونے چھوڑ دیں تو ان کے میت کے حق میں یہ بہتر ہوگا، سلمہ بن ازرق نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا یہ بات آپ کہہ رہے ہیں؟ فرمایا: ہاں! میں یہ بات کہہ رہا ہوں، فرمایا: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا جبکہ مروان کے گھر والوں میں سے کسی کا انتقال ہو گیا تھا تو عورتیں جمع ہو کر اس پر رونے لگیں تو مروان نے کہا: اے عبدالملک! ان عورتوں کو رونے سے منع کرو تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کو رونے دو، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد میں سے کسی کا انتقال ہوا تو عورتیں جمع ہو کر اس پر رونے لگیں اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر ان کو (رونے سے) منع کرنے لگے اور انہیں ڈانٹنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے خطاب کے بیٹے! انہیں چھوڑ دو! (رونے دو) کیونکہ آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں، دل مصیبت زدہ ہے اور غم کا واقعہ ابھی تازہ ہے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھا: کیا تم نے یہ حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں! پھر پوچھا: کیا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔

۲۷۱۱/۹۸- **عَنْ** إِبْرَاهِيْمَ الْهَجَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ فَمَاتَتِ ابْنَةٌ لَّهُ وَكَانَ يَتْبَعُ جَنَازَتَهَا عَلٰى

حضرت ابراہیم الہجری کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ، جو اصحاب میں سے ہیں جنہیں درخت کے نیچے بیعت رضوان کا شرف حاصل ہے، ان کی صاحبزادی کا انتقال ہو گیا، اس کا جنازہ خچر پر تھا

بَغْلَةٍ خَلْفَهَا فَجَعَلَ النِّسَاءُ يَبْكِيْنَ، فَقَالَ لَا تَرْثِيْنَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمَرَاثِيْ فَتُفِيْضُ اِحْدَاكُنَّ مِنْ عَبَرَاتِهَا مَا شَاءَ تْ، ثُمَّ كَبَّرَ عَلَيْهَا اَرْبَعًا ثُمَّ قَامَ بَعْدَ الرَّابِعَةِ قَدْرَ مَا بَيْنَ التَّكْبِيْرَتَيْنِ يَدْعُوْا، ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي الْجَنَازَةِ هٰكَذَا.

اور وہ (عبداللہ بن ابی اوفی) اس کے جنازے کے پیچھے چل رہے تھے، تو عورتیں (میت کی خوبیاں بیان کر کے) رونے لگیں تو آپ نے فرمایا: میت کی خوبیاں بیان کر کے نہ روؤ، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے میت کی خوبیاں بیان کر کے رونے سے منع فرمایا ہے، البتہ تم جتنے چاہو آنسو بہا سکتی ہو، پھر آپ نے اس (کی نماز جنازہ) پر چار تکبیریں کہیں، پھر آپ چوتھی تکبیر کے بعد اتنی دیر تک کھڑے ہو کر دعا مانگتے رہے جتنی دیر دو تکبیروں کے درمیان کھڑے ہوئے تھے، پھر انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ بھی جنازہ میں اسی طرح کیا کرتے تھے۔

۲۷۱۲/۹۹- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَعْضِ بَنَاتِهِ وَهِيَ فِي السَّوْقِ فَاَخَذَهَا وَوَضَعَهَا فِيْ حِجْرِهِ حَتّٰى قُبِضَتْ فَدَمَعَتْ عَيْنَاهُ فَبَكَتْ اُمُّ اَيْمَنَ فَقِيْلَ لَهَا اَتَبْكِيْنَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَلَا اَبْكِيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِيْ، قَالَ اِنِّيْ لَمْ اَبْكِ وَهٰذِهِ رَحْمَةٌ، اِنَّ الْمُؤْمِنَ تَخْرُجُ نَفْسُهُ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ وَهُوَ يَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ (وَفِيْ لَفْظٍ) اِنَّ الْمُؤْمِنَ بِكُلِّ خَيْرٍ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، اِنَّ نَفْسَهُ تَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ وَهُوَ يَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی کسی صاحبزادی (کی بیٹی) کے پاس تشریف لائے اور وہ اس وقت حالت نزع میں تھی، پس آپ (ﷺ) نے اسے اٹھا کر اپنی گود میں رکھا، یہاں تک کہ وہ فوت ہوگئی تو آپ (ﷺ) کی مبارک آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور حضرت ام ایمن رونے لگیں تو ان سے کسی نے کہا: کیا تم رسول اللہ ﷺ کے سامنے رو رہی ہو؟ انہوں نے کہا کہ کیا میں نہ روؤں جبکہ رسول اللہ ﷺ بھی رو رہے ہیں، آپ (ﷺ) نے فرمایا: میں (تمہاری طرح) نہیں رو رہا، بلکہ یہ (آنسو اللہ تعالیٰ کی طرف سے) رحمت ہے، (پھر فرمایا:) مومن کی روح اس کے پہلوؤں سے نکل رہی ہوتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کر رہا ہوتا ہے۔ (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) بلاشبہ مومن ہر حال میں پوری خیر و بھلائی کے ساتھ ہوتا ہے، اس کی روح اس کے پہلوؤں میں سے نکل رہی ہوتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کر رہا ہوتا ہے۔

۲۷۱۳/۱۰۰- عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ بَعْضُ بَنَاتِهِ اَنَّ صَبِيًّا لَهَا ابْنًا اَوِ ابْنَةً قَدِ احْتُضِرَتْ فَاشْهَدْنَا قَالَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا يَقْرَاُ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَمَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَرْسَلَتْ تُقْسِمُ عَلَيْهِ فَقَامَ وَقُمْنَا فَرُفِعَ الصَّبِيُّ اِلٰى حِجْرِ اَوْ فِيْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَفْسُهُ تَقَعْقَعُ وَفِي

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) نے آپ (ﷺ) کی طرف پیغام بھیجا کہ ان کا بچہ قریب المرگ ہے، آپ ہمارے ہاں تشریف لائیں، آپ (ﷺ) نے جواب میں سلام بھیجا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ جو چیز لے لیتا ہے وہ بھی اسی کی ہے اور جو چیز دیتا ہے وہ بھی اسی کی ہے، اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے، سو انہیں چاہیے کہ وہ صبر کریں اور اجر و ثواب کی نیت کریں، پھر انہوں نے آپ (ﷺ) کو قسم دے کر بلوایا تو آپ (ﷺ) اور ہم اُٹھے (اور وہاں پہنچ گئے)، چنانچہ بچے کو اٹھا کر رسول اللہ ﷺ کی گود میں رکھا گیا اور اس وقت اس (بچے) کی سانس

الْقَوْمِ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَأُبَيٌّ أَحْسِبُ فَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ مَّا هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ هٰذِهِ رَحْمَةٌ يَّضَعُهَا اللّٰهُ فِي قُلُوْبِ مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءُ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُمَيْمَةَ ابْنَةِ زَيْنَبَ وَنَفْسُهَا تَقَعْقَعُ كَأَنَّهَا فِي شَنٍّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ، وَلِلّٰهِ مَا أَعْطٰى، وَكُلٌّ إِلٰى أَجَلٍ مُّسَمًّى، فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتَبْكِيْ؟ أَوَ لَمْ تَنْهَ عَنِ الْبُكَاءِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِي قُلُوْبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءُ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) قَالَ أَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ابْنِيْ يُقْبَضُ فَأْتِنَا فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ مَا تَقَدَّمَ.

اکھڑ رہی تھی' لوگوں میں حضرت سعد بن عبادہ بھی تھے اور میرے خیال میں حضرت ابی (ابن کعب) بھی تھے' پس رسول اللہ ﷺ کی مبارک آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تو حضرت سعد نے آپ (ﷺ) کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کیا ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: یہ رحمت ہے' اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جن کے دلوں میں چاہتا ہے اس (رحمت) کو رکھ دیتا ہے' اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے صرف رحم کرنے والے (بندوں) پر رحم فرماتا ہے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ حضرت زینب (رضی اللہ عنہا) کی بیٹی اُمیمہ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا اور اس وقت اس کی سانس اس طرح اکھڑ رہی تھی جس طرح پرانی مشک سے پانی کی آواز نکلتی ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو چیز اللہ تعالیٰ نے لے لی' وہ اسی کی تھی اور جو چیز اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی وہ بھی اسی کی ہے اور ہر چیز کی مدت مقرر ہے' پھر رسول اللہ ﷺ کی مبارک آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تو حضرت سعد بن عبادہ نے کہا: یارسول اللہ! کیا آپ رو رہے ہیں؟ کیا آپ نے رونے سے منع نہیں فرمایا تھا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ رحمت ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے صرف رحم کرنے والوں پر رحم فرماتا ہے۔ (اور انہی سے تیسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی نے آپ (ﷺ) کی طرف پیغام بھیجا کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائیں کیونکہ میرا بیٹا فوت ہو رہا ہے' پھر انہوں نے حسب سابق حدیث بیان کی۔

۱۰۱/۲۷۱۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ لَمَّا مَاتَ حَضَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ، قَالَتْ فَوَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّيْ لَأَعْرِفُ بُكَاءَ عُمَرَ مِنْ بُكَاءِ أَبِيْ بَكْرٍ وَّأَنَا فِيْ حُجْرَتِيْ وَكَانُوْا كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ (الفتح:۲۹).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ (رضی اللہ عنہ) فوت ہوئے تو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر (رضی اللہ عنہما) ان کے پاس آئے' حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے' میں ابوبکر کے رونے کی وجہ سے عمر کے رونے کو پہچان گئی اور اس وقت میں اپنے حجرے میں تھی اور وہ اس وقت اس طرح تھے جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''رحماء بینھم'' ''یعنی وہ آپس میں نرم دل ہیں'' (الفتح:۲۹)۔

٤- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ نَعْيِ الْمَيِّتِ

موت کی اطلاع دینے (اعلان کرنے) کا بیان

۲۷۱۵/۱۰۲- عَنْ بِلَالِ الْعَبَسِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ إِذَا مَاتَ لَهُ مَيِّتٌ قَالَ لَا تُؤْذِنُوْا بِهِ اَحَدًا اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَكُوْنَ نَعْيًا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ النَّعْيِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّعْيِ.

حضرت بلال عبسی کا بیان ہے کہ جب حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا کوئی فوت ہونے والا فوت ہو جاتا تو وہ فرماتے کہ اس (فوت ہونے والے کی موت) کی کسی کو خبر نہ دو' مجھے خدشہ ہے کہ یہ موت کی اطلاع ہو گی' کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو موت کے اعلان سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موت کی اطلاع دینے سے منع فرمایا۔

۲۷۱۶/۱۰۳- عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سُئِلَ جَابِرٌ عَمَّا يُدْعٰى لِلْمَيِّتِ فَقَالَ مَا اَبَاحَ لَنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَبُوْ بَكْرٍ وَّلَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

حضرت ابوزبیر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرنے والے (کی موت) کے اعلان کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ اس کی نہ تو ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت دی' نہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اجازت دی اور نہ ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت دی۔

ف: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مرنے والے کی موت کا اعلان کرنا جائز نہیں ہے' اور علماء کے نزدیک اطلاع یا اعلان یہ ہے کہ لوگوں میں یہ اعلان کیا جائے کہ فلاں آدمی فوت ہو گیا ہے تا کہ وہ اس کے جنازہ میں شریک ہوں' سو بعض علماء نے اس کو مکروہ قرار دیا ہے جبکہ بعض علماء نے اس کو جائز قرار دیا ہے' اور اس کے جواز کی تائید میں یہ حدیث ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جعفر' حضرت زید اور حضرت ابن رواحہ (رضی اللہ عنہم) وغیرہم کی موت کی اطلاع دی' نیز حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجاشی کی موت کی اطلاع دی' لہٰذا معلوم ہوا کہ میت کی موت کی اطلاع دینا یا اعلان کرنا کہ فلاں آدمی فوت ہو گیا ہے' تا کہ اس کے رشتہ دار' دوست واحباب اور دیگر مسلمان اس کی موت سے آگاہ ہو جائیں تو یہ جائز ہے اور بہتر ہے' کیونکہ اس کے جنازہ میں جس قدر زیادہ لوگ شریک ہوں گے اسی قدر میت کو زیادہ نفع ہو گا اور نماز جنازہ پڑھنے والوں کو بھی اجر وثواب حاصل ہو گا اور احادیث باب میں جس اعلان سے منع کیا گیا ہے' یہ وہ اعلان ہے جو جاہلیت میں معروف تھا۔ حضرت اصمعی کہتے ہیں کہ عرب میں یہ رواج تھا کہ جب کوئی آدمی مر جاتا تو ایک آدمی اس کی موت کی خبر دینے کے لیے گھوڑے پر سوار ہو کر چل پڑتا اور وہ گھوم پھر کر لوگوں میں یہ اعلان کرتا کہ فلاں آدمی فوت ہو گیا ہے (جیسا کہ فی زمانہ بعض لوگ گاڑی وغیرہ پر لاؤڈ سپیکر میں شہروں اور بستیوں میں گھوم پھر کر یہ اعلان کرتے ہیں کہ فلاں فوت ہو گیا ہے یا فلاں شہید ہو گیا ہے) سو اس قسم کا اعلان عمل جاہلیت کی وجہ سے منع ہے۔ (بلوغ الامانی)

۵- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِحْدَادِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت پر سوگ کرنے کا بیان

۲۷۱۷/۱۰۴- عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ

سیّدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت (قیامت) کے دن پر ایمان رکھتی ہے' اس کے لیے کسی میت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں ہے سوائے

الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔

خاوند کے کہ وہ اس پر چار مہینے اور دس دن سوگ کرے۔

۱۰۵/۲۷۱۸- عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ تُوُفِّیَ حَمِیْمٌ لِّاُمِّ حَبِیْبَةَ فَدَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْ ذِرَاعَیْهَا وَقَالَتْ اِنَّمَا اَصْنَعُ هٰذَا لِشَیْءٍ سَمِعْتُ (وَفِیْ رِوَایَةٍ لِاَنَّ) رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِامْرَاَةٍ مُّسْلِمَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجِهَا اَرْبَعَةً وَّعَشْرًا۔

حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت ام حبیبہ (رضی اللہ عنہا) کے کسی قریبی رشتہ دار کا انتقال ہو گیا تو انہوں نے (اس کی وفات کے تیسرے دن) زرد خوشبو منگوا کر اپنے بازوؤں پر لگائی اور فرمایا: (مجھے اس کی ضرورت تو نہ تھی مگر) میں یہ اسی لیے کر رہی ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو عورت اللہ تعالیٰ اور آخرت (قیامت) کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں ہے، البتہ وہ اپنے خاوند پر چار مہینے اور دس دن سوگ کرے۔

۱۰۶/۲۷۱۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ تُحِدُّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان لانے والی عورتوں کے لیے اپنے خاوند کے سوا کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں ہے۔

۱۰۷/۲۷۲۰- وَعَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَرَضِیَ عَنْهَا مِثْلُهٗ (وَزَادَتْ بَعْدَ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ) فَاِنَّهَا تُحِدُّ عَلَیْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔

سیّدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی اسی کے مثل حدیث بیان کی ہے (البتہ انہوں نے "الا علٰی زوج" کے بعد یہ اضافہ کیا ہے کہ) عورت خاوند پر چار مہینے اور دس دن سوگ کرے۔

۱۰۸/۲۷۲۱- عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ الْاَنْصَارِیَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحِدُّ الْمَرْاَةُ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ فَاِنَّهَا تُحِدُّ عَلَیْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَّصْبُوْغًا اِلَّا عَصْبًا وَّلَا تَکْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِیْبًا اِلَّا عِنْدَ طُهْرِهَا فَاِذَا طَهُرَتْ مِنْ حَیْضِهَا نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ وَّاَظْفَارٍ۔

حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عورت تین دن سے زیادہ (کسی مرنے والے پر) سوگ نہ کرے سوائے خاوند کے کہ وہ اس (خاوند) پر چار مہینے اور دس دن سوگ کرے اور وہ رنگے ہوئے کپڑے نہ پہنے سوائے بُنے ہوئے رنگین کپڑوں کے، نہ وہ سرمہ لگائے اور نہ ہی خوشبو لگائے مگر (حیض سے) پاک ہوتے وقت، سو جب وہ حیض سے پاک ہو جائے تو (خون کی بو کے ازالے کے لیے) تھوڑی سی خوشبو لگا سکتی ہے۔

۱۰۹/۲۷۲۲- عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْیَوْمَ الثَّالِثَ مِنْ قَتْلِ جَعْفَرٍ، فَقَالَ لَا تُحِدِّیْ بَعْدَ یَوْمِكِ هٰذَا (وَعَنْهُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) قَالَتْ لَمَّا اُصِیْبَ جَعْفَرٌ اَتَانَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُوْمِیْ اِلْبَسِیْ ثَوْبَ الْحِدَادِ ثَلَاثًا، ثُمَّ

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت جعفر (رضی اللہ عنہ) کی شہادت کے تیسرے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تم آج کے بعد سوگ نہ کرنا۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ جب حضرت جعفر (رضی اللہ عنہ) شہید ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور (مجھ سے) فرمایا: اٹھو! تین دن سوگ کے کپڑے پہنو، پھر جو چاہو کرو۔ عبداللہ (بن امام

اصْنَعِیْ مَا شِئْتِ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ مِثْلَهُ.

احمد) فرماتے ہیں کہ ایک اور سند سے اسی کے مثل منقول ہے۔

اَبْوَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ

میت کو غسل دینے کا بیان

۱- بَابٌ مَّنْ يَّلِيْهِ وَرِفْقُهُ بِهِ وَسَتْرُهُ عَلَيْهِ وَثَوَابُ ذٰلِكَ

میت کو اس کا قریبی غسل دے اس سے نرمی کرے اور اس کے عیب کو چھپائے اور غسل دینے کا ثواب

۲۷۲۳/۱۱۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَاَدّٰى فِيْهِ الْاَمَانَةَ وَلَمْ يُفْشِ عَلَيْهِ مَا يَكُوْنُ مِنْهُ عِنْدَ ذٰلِكَ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ، وَقَالَ لِيَلِهِ اَقْرَبُكُمْ مِنْهُ اِنْ كَانَ يَعْلَمُ، فَاِنْ كَانَ لَا يَعْلَمُ فَمَنْ تَرَوْنَ اَنَّ عِنْدَهُ حَظًّا مِّنْ وَّرَعٍ وَّاَمَانَةٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی میت کو غسل دیا اور اس میں امانت کو ادا کیا اور اس کے کسی عیب کو ظاہر نہ کیا تو وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہو جائے گا جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا' اور فرمایا: اسے وہ شخص غسل دے جو تم میں سے اس کے زیادہ قریب ہو (مثلاً بیٹا' بھائی وغیرہ) بشرطیکہ وہ غسل دینے کے طریقہ کو جانتا ہو اور اگر اس کا قریبی غسل کے طریقہ کو نہ جانتا ہو تو پھر وہ شخص غسل دے جس کو تم اس کے نزدیک پرہیزگار و امین سمجھتے ہو۔

۲۷۲۴/۱۱۱- عَنْ صَالِحٍ اَبِیْ حُجَيْرٍ عَنْ مُّعَاوِيَةَ بْنِ خُدَيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ مَّنْ غَسَّلَ مَيِّتًا وَّكَفَّنَهُ وَتَبِعَهُ وَوَلِيَ جُثَّتَهُ رَجَعَ مَغْفُوْرًا لَّهُ، قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَبِیْ لَيْسَ بِمَرْفُوْعٍ.

حضرت صالح ابو حُجیر کا بیان ہے کہ صحابیٔ رسول حضرت معاویہ بن خُدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے کسی میت کو غسل دیا' اسے کفن دیا' اس کے جنازے کے ساتھ گیا اور اسے دفنایا تو وہ بخشا ہوا واپس لوٹے گا۔ ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن امام احمد) کہتے ہیں کہ میرے والد (امام احمد بن حنبل) نے فرمایا کہ یہ حدیث مرفوع نہیں ہے۔

۲۷۲۵/۱۱۲- زعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَبَضَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَغَسَّلُوْهُ وَكَفَّنُوْهُ وَحَنَّطُوْهُ وَحَفَرُوْا لَهُ وَاَلْحَدُوْا لَهُ وَصَلَّوْا عَلَيْهِ، ثُمَّ دَخَلُوْا قَبْرَهُ فَوَضَعُوْهُ فِیْ قَبْرِهٖ وَوَضَعُوْا عَلَيْهِ اللَّبِنَ ثُمَّ خَرَجُوْا مِنَ الْقَبْرِ ثُمَّ حَثَوْا عَلَيْهِ التُّرَابَ، ثُمَّ قَالُوْا يَا بَنِیْ اٰدَمَ هٰذِهٖ سُنَّتُكُمْ.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی روح کو قبض کیا تو انہوں نے آپ کو غسل دیا' کفن پہنایا' خوشبو لگائی' آپ کے لیے قبر کھودی اور آپ پر نمازِ جنازہ پڑھی' پھر وہ قبر میں داخل ہوئے اور آپ کو قبر میں رکھا اور اس قبر پر اینٹیں رکھ کر اسے درست کیا' پھر وہ قبر سے نکلے' پھر انہوں نے قبر پر مٹی ڈالی' پھر انہوں نے کہا: اے اولادِ آدم! یہ تمہارا طریقہ ہے۔

۲۷۲۶/۱۱۳- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِی الدُّنْيَا اِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بندہ کسی بندے کے عیب دنیا میں چھپائے گا' اللہ تعالیٰ اس کے عیب قیامت کے دن چھپائے گا۔

احادیث باب سے حاصل شدہ احکام وفوائد

☆ بہتر وافضل یہی ہے کہ میت کو اس کا قریبی (بیٹا' بھائی اور باپ وغیرہ) غسل دیں' اور اگر وہ غسل کے طریقہ کو نہ جانتے ہوں تو اسے وہ لوگ غسل دیں جو دین دار وامین ہوں تا کہ اگر میت کا کوئی عیب ظاہر ہو جائے تو وہ اس کو چھپا لیں۔

☆ میت کو غسل دینے' اسے کفنانے' اسے اُٹھا کر لے چلنے اور اسے دفن کرنے میں اس کے ساتھ انتہائی نرمی کی جائے۔

☆ اور میت کو غسل دینے کی فضیلت معلوم ہوئی کہ میت کو غسل دینے والے کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

٢- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ غُسْلِ اَحَدِ الزَّوْجَيْنِ لِلْاٰخَرِ

خاوند وبیوی کا ایک دوسرے کو غسل دینا

٢٧٢٧/١١٤- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ بُدِئَ فِيْهِ فَقُلْتُ وَارَاْسَاهُ فَقَالَ وَدِدْتُ اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ وَاَنَا حَيٌّ فَهَيَّاْتُكِ وَدَفَنْتُكِ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهِ وَفِيْهِ) قَالَ مَا ضَرَّكِ لَوْ مُتِّ قَبْلِيْ فَغَسَّلْتُكِ وَكَفَّنْتُكِ، ثُمَّ صَلَّيْتُ عَلَيْكِ وَدَفَنْتُكِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرضِ وفات کی ابتداء ہوئی' اس دن آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے پاس تشریف لائے تو میں نے کہا: ہائے میرے سر کا درد! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: میری تمنا ہے کہ ایسا ہی ہو اور میں زندہ رہوں تا کہ میں تمہیں تیار کروں (یعنی میں تمہیں غسل وکفن دوں) اور میں تمہیں دفن کروں (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے' البتہ اس میں ہے کہ) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اس میں تمہارا کیا نقصان ہے کہ اگر تم مجھ سے پہلے فوت ہو جاؤ تو میں تمہیں غسل دوں اور تمہیں کفن پہناؤں' پھر میں تمہاری نمازِ جنازہ پڑھوں اور تمہیں دفن کروں۔

٢٧٢٨/١١٥- عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنَ الْاَمْرِ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا غَسَّلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ اِلَّا نِسَاءُهُ.

حضرت یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ جس بات کی طرف میں اب متوجہ ہوئی ہوں' اگر پہلے ہو جاتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بیویاں ہی غسل دیتیں۔

شوہر اپنی میت بیوی کو نہ غسل دے سکتا اور نہ اسے چھو سکتا ہے' البتہ اس کا چہرہ دیکھ سکتا ہے'۔۔۔۔۔ اس کے جنازہ کو کندھا دے سکتا ہے اور اسے قبر میں بھی اتار سکتا ہے

عورت کے اپنے میت شوہر کو غسل دینے میں کوئی اختلاف نہیں ہے' عورت اپنے میت شوہر کو غسل دے سکتی ہے' البتہ شوہر کے اپنی میت بیوی کو غسل دینے میں اختلاف ہے' ائمہ ثلاثہ کے نزدیک شوہر اپنی میت بیوی کو غسل دے سکتا ہے' جبکہ احناف کے نزدیک شوہر اپنی میت بیوی کو غسل نہیں دے سکتا' کیونکہ عورت موت سے طلاق کی طرح زوجیت سے خارج ہو جاتی ہے۔

درمختار میں ہے:

ویمنع زوجها من غسلها ومسها لامن

شوہر اپنی میت بیوی کو نہ غسل دے سکتا ہے اور نہ ہی اسے چھو سکتا

النظر الیها علی الاصح.
ہے البتہ اس کا چہرہ دیکھ سکتا ہے یہی زیادہ صحیح ہے۔

(درمختار برحاشیہ ردالمختار ج ۱ ص ۶۳۳)

شوہر اپنی میت بیوی کے جنازہ کو کندھا دے سکتا ہے اور اس کو قبر میں بھی اتار سکتا ہے۔

۳- بَابُ تَرْكِ غُسْلِ الشَّهِيْدِ وَمَا جَاءَ فِيْهِ

شہید کو غسل نہ دینے کا بیان

۱۱۶/۲۷۲۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ اَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الشُّهَدَاءِ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا يَوْمَئِذٍ، فَقَالَ زَمِّلُوْهُمْ بِدِمَائِهِمْ فَاِنِّيْ قَدْ شَهِدْتُ عَلَيْهِمْ فَكَانَ يُدْفَنُ الرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثَةُ فِي الْقَبْرِ الْوَاحِدِ وَيَسْاَلُ اَيُّهُمْ كَانَ اَقْرَاُ لِلْقُرْاٰنِ فَيُقَدِّمُوْنَهُ قَالَ جَابِرٌ فَدُفِنَ اَبِيْ وَعَمِّيْ يَوْمَئِذٍ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ جنگ اُحد کے دن (اس موقع پر) شہید ہونے والوں کو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا: ان (شہداء) کو ان کے خونوں سمیت (ان ہی کے) کپڑوں میں لپیٹ دو اور میں ان پر گواہ ہوں' پھر دو' دو اور تین' تین آدمیوں کو ایک قبر میں دفن کیا گیا' اور پوچھا جاتا کہ ان میں سے کس کو قرآن زیادہ یاد ہے؟ پھر اس کو (قبر میں) دوسروں سے آگے رکھتے تھے' حضرت جابر فرماتے ہیں کہ اس دن میرے والد اور میرے چچا کو ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔

۱۱۷/۲۷۳۰- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ قَالَ لَمَّا اَشْرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَتْلٰى اُحُدٍ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ، مَا مِنْ مَّجْرُوْحٍ جُرِحَ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَدْمِيْ، اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ اُنْظُرُوْا اَكْثَرَهُمْ جَمْعًا لِّلْقُرْاٰنِ فَقَدِّمُوْهُ اَمَامَهُمْ فِي الْقَبْرِ.

حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن صُعیر (رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہداء اُحد کو دیکھا تو فرمایا: میں ان پر گواہ ہوں' جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں زخمی ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اس حال میں اُٹھائے گا کہ اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا' اس کا رنگ تو خون جیسا ہوگا مگر اس کی خوشبو مشک جیسی خوشبو ہوگی' (پھر فرمایا:) دیکھو! ان (شہداء) میں سے جس کو قرآن زیادہ یاد ہے اس کو قبر میں دوسروں سے آگے رکھو۔

۱۱۸/۲۷۳۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ فِيْ قَتْلٰى اُحُدٍ لَا تُغَسِّلُوْهُمْ، فَاِنَّ كُلَّ جُرْحٍ اَوْ كُلَّ دَمٍ يَّفُوْحُ مِسْكًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہداء اُحد کے بارے میں فرمایا کہ ان کو غسل نہ دو' کیونکہ (شہید کے) ہر زخم یا ہر خون (کے قطرہ) سے قیامت کے دن مشک کی سی خوشبو پھیلے گی' اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان (شہداء اُحد) پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھی۔

۱۱۹/۲۷۳۲- زعَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فَرُّوْخَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ شَهِدْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دُفِنَ فِيْ ثِيَابِهٖ بِدِمَائِهٖ وَلَمْ يُغَسَّلْ.

حضرت ابراہیم بن عبداللہ بن فروخ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا کہ آپ کو آپ کے کپڑوں میں آپ کے خون سمیت دفن کیا گیا اور آپ کو غسل نہیں دیا گیا تھا۔

ف: احناف کے نزدیک شہید کو غسل نہیں دیا جائے گا اور نہ ہی اس کو نئے کپڑوں کا کفن دیا جائے گا' بلکہ اس کو اس کے پہنے

ہوئے کپڑوں میں کفنایا جائے گا' لیکن اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی' کیونکہ نبی کریم ﷺ نے شہداء اُحد کی نمازِ جنازہ پڑھی اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی متعدد بار نمازِ جنازہ پڑھی۔ حضرت شداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک اعرابی (دیہاتی) آیا اور وہ آپ (ﷺ) پر ایمان لایا اور وہ جنگ میں شہید ہوگیا تو نبی کریم ﷺ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھی۔

(نسائی) (بلوغ الامانی ج ۷ ص ۱۶۰-۱۶۱)

٤. بَابُ صِفَةِ غُسْلِ الْمَيِّتِ

میت کو غسل دینے کا طریقہ

۲۷۳۳/۱۲۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِی اَبِی حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ اَنَا اَیُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُغَسِّلُ ابْنَتَهُ عَلَیْهَا السَّلَامُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَّاَیْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِی الْاٰخِرَةِ کَافُوْرًا اَوْ شَیْئًا مِّنْ کَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِی قَالَتْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰی اِلَیْنَا حِقْوَهُ وَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِیَّاهُ، قَالَ وَقَالَتْ حَفْصَةُ قَالَ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلَاثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا، قَالَ وَقَالَتْ اُمُّ عَطِیَّةَ مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُوْنٍ (زَادَتْ فِیْ رِوَایَةٍ وَاَلْقَیْنَا خَلْفَهَا قَرْنَیْهَا وَنَاصِیَتَهَا.

حضرت محمد (بن سیرین) کا بیان ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور اس وقت ہم آپ (ﷺ) کی صاحبزادی (حضرت اُم کلثوم) رضی اللہ عنہا کو غسل دے رہی تھیں تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: اس کو تین یا پانچ بار غسل دو' اگر تم مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور آخر میں کافور یا تھوڑا سا کافور رکھ دینا' سو جب تم (غسل دینے سے) فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا' حضرت ام عطیہ کہتی ہیں کہ جب ہم (غسل دے کر) فارغ ہو گئیں تو ہم نے آپ ﷺ کو اطلاع دی تو آپ (ﷺ) نے ہماری طرف اپنی چادر پھینک کر فرمایا: اس (چادر) کو سب کپڑوں کے نیچے (بدن پر) لپیٹ دینا' حضرت حفصہ فرماتی ہیں کہ آپ (ﷺ) نے فرمایا: اس کو طاق مرتبہ' تین یا پانچ یا سات مرتبہ غسل دو۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت ام عطیہ نے کہا کہ ہم نے ان کے بالوں کی تین چوٹیاں بنائیں۔ (اور ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ) اور ہم نے دو چوٹیوں کو ان کی پچھلی طرف ڈال دیا اور ایک کو پیشانی کی طرف ڈال دیا۔

۲۷۳٤/۱۲۱- عَنْ قَتَادَةَ قَالَ اَخَذَ ابْنُ سِیْرِیْنَ غُسْلَهُ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ قَالَتْ غَسَّلْنَا ابْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنَا اَنْ نُغَسِّلَهَا بِالسِّدْرِ ثَلَاثًا فَاِنْ اَنْجَتْ وَاِلَّا فَخَمْسًا، فَاِنْ اَنْجَتْ وَاِلَّا فَاَکْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَتْ فَرَاَیْنَا اَنَّ اَکْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ سَبْعٌ.

حضرت ابن سیرین کا بیان ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کو غسل دیا تو آپ (ﷺ) نے ہمیں بیری کے پتوں سے تین بار غسل دینے کا حکم دیا' (اور حکم دیا کہ) اگر تین مرتبہ غسل دینے سے اچھی طرح صفائی نہ ہو تو پانچ بار غسل دیا جائے اور اگر پانچ بار غسل دینے سے بھی اچھی طرح صفائی نہ ہو تو اس سے زیادہ مرتبہ غسل دیا جائے' حضرت ام عطیہ فرماتی ہیں کہ پانچ سے زیادہ کو ہم نے سات سمجھا۔

۲۷۳۵/۱۲۲- عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ فِیْ

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی کے غسل کے بارے میں ان سے فرمایا کہ اس کے دائیں

غُسْلِ ابْنَتِهِ ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا.

طرف سے اور اس کے اعضاءِ وضو سے غسل دینا شروع کرو۔

اَبْوَابُ التَّكَفُّنِ وَتَوَابِعِهٖ

کفن دینے اور اس کے متعلقات کا بیان

۱- بَابُ اسْتِحْبَابِ اِحْسَانِ الْكَفَنِ مِنْ غَيْرِ مَغَالَاةٍ وَّاخْتِيَارِ الْاَبْيَضِ

اچھا کفن دینے کا استحباب اور سفید کپڑے کا انتخاب

۲۷۳۶/۱۲۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَذَكَرَ رَجُلًا قُبِضَ وَكُفِّنَ فِيْ كَفَنٍ غَيْرِ طَائِلٍ وَّقُبِرَ لَيْلًا فَزَجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقْبَرَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يَّضْطَرَّ اِنْسَانٌ اِلٰى ذٰلِكَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهٗ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیا اور (اپنے اصحاب میں سے) ایک آدمی کا ذکر کیا جس کا انتقال ہو گیا تھا اور اسے چھوٹے سے کپڑے میں کفن دیا گیا تھا (جس سے اس کا پورا بدن نہیں ڈھانپا گیا تھا) اور اسے رات کو دفن کر دیا گیا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آدمی (میت) کو رات کے وقت دفن کرنے سے منع فرمایا تا کہ اس کی نمازِ جنازہ پڑھی جا سکے (یعنی اس کی نمازِ جنازہ میں زیادہ لوگ شریک ہو سکیں) سوائے اس کے کہ آدمی اس (میت کو رات کے وقت دفن کرنے میں) مجبور ہو جائے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو کفن دے تو اچھا کفن دے۔

۲۷۳۷/۱۲۴- وَعَنْهُ اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَّجَدَ سَعَةً فَلْيُكَفَّنْ فِيْ ثَوْبِ حِبَرَةٍ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص وسعت و گنجائش رکھتا ہو، اسے یمنی کپڑے میں کفن دیا جائے۔

۲۷۳۸/۱۲۵- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ، وَاِنَّ مِنْ خَيْرِ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدَ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعَرَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ تمہارے بہترین کپڑے ہیں اور ان (سفید کپڑوں) میں اپنے مرنے والوں کو کفن دیا کرو، اور تمہارے سرموں میں سے بہترین سرمہ اثمد ہے، یہ آنکھوں کی نظر کو تیز کرتا ہے اور پلکوں کو اُگاتا ہے۔

۲۷۳۹/۱۲۶- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَلْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبِيْضَ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم سفید کپڑے پہنا کرو اور ان (سفید کپڑوں) میں اپنے مرنے والوں کو کفن دیا کرو۔

۲- بَابُ صِفَةِ الْكَفَنِ لِلرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ وَفِيْ كَمْ ثَوْبٍ يَّكُوْنُ

مرد اور عورت کو کفن دینے کا طریقہ اور کتنے کپڑوں میں کفن دیا جائے؟

۲۷۴۰/۱۲۷- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَهَا يَا بُنَيَّةُ اَىُّ يَوْمٍ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قُلْتُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، قَالَ فِيْ كَمْ كَفَّنْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ يَا اَبَتِ كَفَّنَّاهُ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ بِيْضٍ سُحُوْلِيَّةٍ جُدَدٍ يَّمَانِيَةٍ لَّيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ، اُدْرِجَ فِيْهَا اِدْرَاجًا .

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا: اے بیٹی! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کس دن فوت ہوئے تھے؟ میں نے کہا: پیر (سوموار) کے دن' پھر پوچھا: تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا تھا؟ میں نے کہا: اباجان! ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو تین سحولی یمنی (یمن کے علاقہ سحول کے بنے ہوئے) سفید اُونی کپڑوں میں کفن دیا تھا' ان میں نہ تو قمیص تھی اور نہ ہی عمامہ تھی' انہی (تین کپڑوں) میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو لپیٹ دیا گیا تھا۔

۱۲۸/۲۷۴۱- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ، فِيْ قَمِيْصِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَحُلَّةٍ نَجْرَانِيَّةٍ، اَلْحُلَّةُ ثَوْبَانِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا' ایک وہ قمیص جس میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا وصال ہوا اور دو نجرانی چادریں (یعنی ایک قمیص اور دو نجرانی چادروں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کفن دیا گیا)۔

۱۲۹/۲۷۴۲- وَعَنْهُ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُفِّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ بُرْدَيْنِ اَبْيَضَيْنِ وَبُرْدٍ اَحْمَرَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دو سفید اور ایک سرخ چادر (تین چادروں) میں کفن دیا گیا تھا۔

۱۳۰/۲۷۴۳- عَنِ ابْنِ اُهْبَانَ اَنَّ اَبَاهَا اَمَرَ اَهْلَهُ حِيْنَ ثَقُلَ اَنْ يُّكَفِّنُوْهُ وَلَا يُلْبِسُوْهُ قَمِيْصًا، قَالَتْ فَاَلْبَسْنَاهُ قَمِيْصًا فَاَصْبَحْنَا وَالْقَمِيْصُ عَلَى الْمِشْجَبِ.

حضرت عدیسہ بن اُہبان سے روایت ہے کہ جب ان کے والد (اہبان) کی موت کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے اپنے گھر والوں کو بغیر قمیص پہنائے کفن دینے کی وصیت کی' عدیسہ کا بیان ہے کہ ہم نے (ان کی وصیت پر عمل نہ کیا اور) ان کو قمیص پہنا دی' سو جب صبح ہوئی تو قمیص کھونٹی پر لٹکی ہوئی تھی۔

۱۳۱/۲۷۴۴- عَنْ لَيْلَى ابْنَةِ قَانِفٍ الثَّقَفِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ فِيْمَنْ غَسَّلَ اُمَّ كُلْثُوْمٍ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ وَفَاتِهَا وَكَانَ اَوَّلَ مَا اَعْطَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِقَاءُ ثُمَّ الدِّرْعُ ثُمَّ الْخِمَارُ، ثُمَّ الْمِلْحَفَةُ، ثُمَّ اُدْرِجَتْ بَعْدُ فِي الثَّوْبِ الْاٰخِرِ قَالَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْبَابِ مَعَهُ كَفَنُهَا يُنَاوِلُنَاهُ ثَوْبًا ثَوْبًا.

حضرت لیلیٰ بنت قانف ثقفیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت اُم کلثوم (رضی اللہ عنہا) کا انتقال ہوا تو میں ان عورتوں میں شامل تھی جنہوں نے حضرت اُم کلثوم کو غسل دیا تھا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں سب سے پہلے اپنی چادر عطا فرمائی' پھر قمیص عطا فرمائی' پھر اوڑھنی عطا فرمائی' پھر چادر عطا فرمائی' پھر اس کے بعد ان کو ایک اور کپڑے میں لپیٹ دیا گیا' لیلیٰ بنت قانف کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دروازے کے پاس تشریف فرما تھے' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس حضرت اُم کلثوم کا کفن تھا جس کو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایک ایک کپڑا ہمیں پکڑا رہے تھے۔

۱۳۲/۲۷۴۵- عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ اَبِيْهِ (عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ كُفِّنَ النَّبِيُّ

حضرت محمد بن علی ابن حنفیہ اپنے والد (حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سات کپڑوں

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ سَبْعَةِ اَثْوَابٍ.

میں کفن دیا گیا۔

۳- بَابُ التَّكْفِيْنِ مِنْ رَّأْسِ الْمَالِ وَجَوَازِ تَكْفِيْنِ الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ (وَالْاِقْتِصَارِ عَلٰى مَا يَمْتُرُ الْعَوْرَةَ اِذَا دَعَتِ الضَّرُوْرَةُ. وَاسْتِحْبَابِ الْمُوَاسَاةِ بِالْكَفَنِ)

اصل مال سے کفن دینا اور ایک ہی کپڑے میں دو، دو اور تین، تین آدمیوں کو کفن دینے کا جواز (اور مجبوری کی صورت میں ستر عورت پر اقتصار کرنا اور کفن میں ہمدردی کا استحباب)

۲۷۴۶/۱۳۳- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى عَلٰى حَمْزَةَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَرَاٰهُ قَدْ مُثِّلَ بِهٖ فَقَالَ لَوْ لَا اَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ فِيْ نَفْسِهَا لَتَرَكْتُهُ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الْعَافِيَةُ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ تَاْكُلُهُ الْعَاهَةُ حَتّٰى يُحْشَرَ مِنْ بُطُوْنِهَا قَالَ ثُمَّ دَعَا بِنَمِرَةٍ فَكَفَّنَهُ فِيْهَا، قَالَ وَكَانَتْ اِذَا مُدَّتْ عَلٰى رَاْسِهٖ بَدَتْ قَدَمَاهُ وَاِذَا مُدَّتْ عَلٰى قَدَمَيْهِ بَدَا رَاْسُهُ قَالَ وَكَثُرَ الْقَتْلٰى وَقَلَّتِ الثِّيَابُ، قَالَ وَكَانَ يُكَفَّنُ اَوْ يُكَفَّنُ الرَّجُلَيْنِ شَكَّ صَفْوَانُ وَالثَّلَاثَةَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُ عَنْ اَكْثَرِهِمْ قُرْاٰنًا فَيُقَدِّمُهُ اِلَى الْقِبْلَةِ قَالَ فَدَفَنَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، فَكَانَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثَةُ يُكَفَّنُوْنَ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ (جنگ اُحد کے دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ (کی نعش) کے پاس تشریف لائے، ان کے پاس کھڑے ہو گئے اور ان کو مثلہ کیا ہوا دیکھ کر فرمایا: اگر حضرت صفیہ (رضی اللہ عنہا) کے غمگین ہونے کا خدشہ نہ ہوتا تو میں انہیں (اسی طرح بے گور و کفن) چھوڑ دیتا حتیٰ کہ انہیں درند پرند کھا جاتے اور انہیں (قیامت کے دن) ان کے پیٹوں سے اُٹھایا جاتا، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک سفید و سیاہ لکیروں والی چادر منگائی اور اس میں ان کو کفنایا، (وہ چادر اس قدر چھوٹی تھی کہ) جب اسے سر کی جانب کھینچا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جائے اور جب اسے پاؤں کی طرف کھینچا جاتا تو سر ننگا ہو جاتا۔ راوی کا بیان ہے کہ (اس دن) شہداء زیادہ تھے اور کپڑے کم تھے تو ایک کپڑے میں دو، دو اور تین، تین آدمیوں کو کفنایا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوچھتے کہ ان میں سے کس کو زیادہ قرآن یاد ہے، پھر اسے قبلہ کی طرف آگے رکھ دیتے تھے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھے بغیر ان کو دفن کر دیا۔ زید بن حباب کا بیان ہے کہ ایک کپڑے میں ایک، ایک، دو، دو اور تین، تین آدمیوں کو کفنایا گیا۔

۲۷۴۷/۱۳۴- عَنِ الزُّبَيْرِ (بْنِ الْعَوَّامِ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، اِنَّهُ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ اَقْبَلَتِ امْرَاَةٌ تَسْعٰى حَتّٰى اِذَا كَادَتْ اَنْ تُشْرِفَ عَلَى الْقَتْلٰى قَالَ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَرَاهُمْ، فَقَالَ الْمَرْاَةَ الْمَرْاَةَ قَالَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَتَوَسَّمْتُ اَنَّهَا اُمِّيْ صَفِيَّةُ، قَالَ فَخَرَجْتُ اَسْعٰى اِلَيْهَا

حضرت زبیر (بن عوام) رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جنگ اُحد کے دن ایک عورت دوڑتی ہوئی آئی حتیٰ کہ قریب تھا کہ وہ شہداء کو دیکھ لیتی، جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات پسند نہ تھی کہ وہ عورت ان (شہداء) کو دیکھے، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس عورت کو (مقتولین کو دیکھنے سے) بچاؤ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے غور سے دیکھا تو وہ میری والدہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا تھیں تو میں ان اس کی طرف دوڑ کر گیا اور مقتولین

فَـادْرَكْتُهَا قَبْلَ اَنْ تَنْتَهِيَ اِلَى الْقَتْلٰى قَالَ فَلَدَمَتْ فِيْ صَدْرِيْ وَكَانَتِ امْرَاَةً جَلْدَةً قَالَتْ اِلَيْكَ لَا اَرْضَ لَكَ قَالَ فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَمَ عَلَيْكِ قَالَ فَوَقَفَتْ وَاَخْرَجَتْ ثَوْبَيْنِ مَعَهَا فَقَالَتْ هٰذَانِ ثَوْبَانِ جِئْتُ بِهِمَا لِاَخِيْ حَمْزَةَ فَقَدْ بَلَغَنِيْ مَقْتَلُهٗ فَكَفِّنُوْهُ فِيْهِمَا، قَالَ فَجِئْنَا بِالثَّوْبَيْنِ لِنُكَفِّنَ فِيْهِمَا حَمْزَةَ فَاِذَا اِلٰى جَنْبِهٖ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَتِيْلٌ قَدْ فُعِلَ بِهٖ كَمَا فُعِلَ بِحَمْزَةَ، قَالَ فَوَجَدْنَا غَضَاضَةً وَّحَيَاءً اَنْ نُكَفِّنَ حَمْزَةَ فِيْ ثَوْبَيْنِ وَالْاَنْصَارِيُّ لَا كَفَنَ لَهٗ، فَقُلْنَا لِحَمْزَةَ ثَوْبٌ وَّلِلْاَنْصَارِيِّ ثَوْبٌ، فَقَدَّرْنَا هُمَا فَكَانَ اَحَدُهُمَا اَكْبَرَ مِنَ الْاٰخَرِ فَاَقْرَعْنَا بَيْنَهُمَا فَكَفَّنَّا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ طَارَ لَهٗ.

(شہداء) تک ان کے پہنچنے سے پہلے میں ان کے پاس پہنچ گیا تو انہوں نے میرے سینے پر مار کر مجھے دور کر دیا اور وہ طاقتور و صابرہ عورت تھیں، وہ کہنے لگیں: تمہاری ماں مر جائے! تم مجھ سے دور ہو جاؤ، میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہیں روکنے کا تاکیداً حکم دیا ہے، پس وہ کھڑی ہو گئیں (رُک گئیں) اور انہوں نے دو کپڑے نکال کر کہا کہ میں یہ دو کپڑے اپنے بھائی حمزہ (رضی اللہ عنہ) کے لیے لائی ہوں، کیونکہ مجھے ان کے شہید ہونے کی خبر ملی ہے، سو تم ان کپڑوں میں ان کو کفنا دو، پس ہم ان دو کپڑوں کو لے کر آئے تاکہ ان میں حضرت حمزہ (رضی اللہ عنہ) کفنائیں تو اچانک ان کے پہلو میں ایک مقتول انصاری آدمی نظر آیا جس کے ساتھ وہی سلوک کیا گیا تھا جو حضرت حمزہ (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ کیا گیا تھا تو ہم نے محسوس کیا کہ حضرت حمزہ کو دو کپڑوں میں کفن دیا جائے اور انصاری کے لیے کوئی کفن نہ ہو تو یہ نہ تو انصاف ہوگا نہ ہی حیاء کا تقاضا ہے، پس ہم نے کہا کہ ایک کپڑا حضرت حمزہ کے لیے اور ایک کپڑا انصاری کے لیے ہے، سو ہم نے ان دونوں کا اندازہ کیا تو ان دونوں میں سے ایک دوسرے سے (مقدار میں) بڑا تھا تو ہم نے ان میں قرعہ ڈالا تو ہم نے ان دونوں (حضرت حمزہ اور انصاری) میں سے ہر ایک کو اسی کپڑے میں کفنایا جو اس کے مقدر میں تھا۔

۲۷۴۸/۱۳۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَفَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمْزَةَ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، قَالَ جَابِرٌ ذٰلِكَ الثَّوْبُ نَمِرَةٌ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حمزہ (رضی اللہ عنہ) کو ایک کپڑے میں کفن دیا، حضرت جابر کہتے ہیں کہ وہ کپڑا دھاری دار تھا۔

۲۷۴۹/۱۳۶- عَنْ خَبَّابٍ (بْنِ الْاَرَتِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِيْ وَجْهَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَوَجَبَ اَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمِنَّا مَنْ مَّضٰى لَمْ يَاْكُلْ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْئًا مِّنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ اُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا نُّكَفِّنُهٗ فِيْهِ اِلَّا نَمِرَةً كُنَّا اِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَاْسَهٗ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَاِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَاْسُهٗ، فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ نُغَطِّيَ بِهَا رَاْسَهٗ وَنَجْعَلَ

حضرت خباب (بن ارت رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محض اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کی خاطر ہجرت کی تو ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ثابت ہو گیا، پس ہم میں سے بعض وہ ہیں جو گزر گئے (فوت ہو گئے) اور انہیں دنیا میں کوئی اجر نہیں ملا، ان میں سے ایک حضرت مصعب بن عمیر تھے جو جنگ اُحد کے دن شہید ہوئے تو انہیں کفن دینے کے لیے ہمارے پاس ایک چادر کے سوا اور کچھ نہ تھا، جب ہم اس چادر سے ان کا سر ڈھانپتے تو ان کے پاؤں ننگے ہو جاتے اور جب ہم ان کے پیروں کو ڈھانپتے تو ان کا سر ننگا ہو جاتا، پس رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ان کے سر کو ڈھانپنے اور ان کے پیروں پر اذخر (خوشبودار گھاس)

عَلٰی رِجْلَيْهِ إِذْخِرًا وَّمِنَّا مَنْ اَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدُبُهَا يَعْنِي يَجْتَنِيْهَا.

رکھنے کا حکم دیا' اور ہم میں سے بعض وہ ہیں جن (کی محنت) کا پھل پک چکا ہے اور وہ اسے (چن چن کر) کھا رہے ہیں۔

۲۷۵۰/۱۳۷- ز وَعَنْهُ اَيْضًا اَنَّ حَمْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يُوْجَدْ لَهُ كَفَنٌ اِلَّا بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ اِذَا جُعِلَتْ عَلٰی رَأْسِهِ قَلَصَتْ عَنْ قَدَمَيْهِ وَاِذَا جُعِلَتْ عَلٰی قَدَمَيْهِ قَلَصَتْ عَنْ رَأْسِهِ حَتّٰی مُدَّتْ عَلٰی رَأْسِهِ وَجُعِلَ عَلٰی قَدَمَيْهِ الْاِذْخِرُ.

حضرت خباب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو کفن دینے کے لیے صرف ایک دھاری دار چادر موجود تھی' جب اس چادر کو ان کے سر پر رکھا جاتا تو پیروں سے کھسک جاتی اور جب اسے ان کے پیروں پر رکھا جاتا تو وہ سر سے ہٹ جاتی' حتیٰ کہ اسے کھینچ کر ان کے سر پر رکھا گیا (سر کو ڈھانپ دیا گیا) اور ان کے پیروں پر اذخر (نامی خوشبودار گھاس) کو رکھ دیا گیا۔

٤- بَابُ تَكْفِيْنِ الشَّهِيْدِ فِيْ ثِيَابِهِ الَّتِيْ قُتِلَ فِيْهَا

شہید کو انہی کپڑوں میں کفن دینا جن میں وہ شہید کیا گیا

۲۷۵۱/۱۳۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رُمِيَ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فِيْ صَدْرِهِ اَوْ قَالَ فِيْ جَوْفِهِ فَاُدْرِجَ فِيْ ثِيَابِهِ كَمَا هُوَ وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک آدمی کے سینے یا پیٹ میں تیر لگا (اور وہ شہید ہو گیا) تو اسے اس کے انہی کپڑوں میں لپیٹ دیا گیا جن میں وہ (شہید ہوا) تھا اور اس وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔

۲۷۵۲/۱۳۹- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ بِالشُّهَدَاءِ اَنْ يُّنْزَعَ عَنْهُمُ الْحَدِيْدُ وَالْجُلُوْدُ وَقَالَ ادْفِنُوْهُمْ بِدِمَائِهِمْ وَثِيَابِهِمْ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ جنگ اُحد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ شہداء (کے جسموں) سے جنگی سامان (اسلحہ) اتار دیا جائے اور فرمایا: ان کو انہی کے خون آلود کپڑوں کے ساتھ دفن کر دو۔

۲۷۵۳/۱۴۰- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ اُحُدٍ زَمِّلُوْهُمْ فِيْ ثِيَابِهِمْ وَجَعَلَ يَدْفِنُ فِي الْقَبْرِ الرَّهْطَ وَقَالَ قَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا.

حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن صُعیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جنگ اُحد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان (شہداء) کو انہی کے کپڑوں میں لپیٹ دو' اور ایک قبر میں کئی کئی شہداء کو دفن کرنے لگے اور فرمایا: ان میں سے جس کو قرآن زیادہ یاد ہے اسے (قبلہ کی طرف) آگے رکھو۔

٥- بَابُ تَطْيِيْبِ بَدَنِ الْمَيِّتِ وَكَفَنِ اِلَّا الْمُحْرِمَ. وَمَا جَاءَ فِيْ تَكْفِيْنِ الْمُحْرِمِ

میت کے بدن و کفن کو خوشبو لگانا سوائے محرم کے اور محرم کو کفن دینے کا بیان

۲۷۵۴/۱۴۱- عَنْ جَابِرٍ (بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَجْمَرْتُمْ فَاَجْمِرُوْهُ ثَلَاثًا.

حضرت جابر (بن عبداللہ رضی اللہ عنہما) کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میت کو سلگتی ہوئی خوشبو کی دھونی دو تو اسے تین بار دھونی دو۔

۲۷۵۵/۱۴۲- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَجُلًا کَانَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْہُ نَاقَتُہُ وَھُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْہُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّکَفِّنُوْہُ فِیْ ثَوْبَیْہِ وَلَا تُمِسُّوْہُ بِطِیْبٍ وَّلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَہُ فَاِنَّہُ یُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مُلَبِّیًا (وَعَنْہُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) یَقُوْلُ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ رَجُلٌ عَنْ بَعِیْرِہٖ فَوُقِصَ فَمَاتَ (اَلْحَدِیْثَ کَمَا تَقَدَّمَ وَفِیْہِ) فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَبْعَثُہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مُھِلًّا، وَقَالَ مَرَّۃً یُھِلُّ (وَعَنْہُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَالِثٍ) بِنَحْوِہٖ وَفِیْہِ فَاَمَرَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُغَسَّلَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ، وَّاَنْ یُّکَفَّنَ فِیْ ثَوْبَیْنِ، وَقَالَ لَا تُمِسُّوْہُ بِطِیْبٍ خَارِجٌ رَاْسُہُ قَالَ شُعْبَۃُ ثُمَّ اِنَّہُ حَدَّثَنِیْ بِہٖ بَعْدَ ذٰلِکَ، فَقَالَ خَارِجٌ رَاْسُہُ اَوْ وَجْھُہُ فَاِنَّہُ یُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مُلَبِّدًا.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک شخص حالت احرام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا اور اس کو (حالت احرام میں ہی) اس کی اونٹنی نے گرا کر اس کی گردن توڑ دی اور وہ فوت ہو گیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اسے اسی کے دو کپڑوں میں کفن دو' اسے نہ خوشبو لگاؤ اور نہ ہی اس کے سر کو ڈھانپو' کیونکہ قیامت کے دن وہ لبیک (اے اللہ! میں حاضر ہوں) کہتا ہوا اُٹھے گا۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک شخص اپنے اونٹ سے گر پڑا' جس سے اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ فوت ہو گیا (بقیہ حدیث گزشتہ حدیث کی طرح ہے' البتہ اس میں یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اس حال میں اُٹھائے گا کہ وہ لبیک پکار رہا ہو گا۔ (اور انہی سے تیسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے' البتہ اس میں یہ ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے بارے میں حکم دیا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیا جائے اور اسے دو کپڑوں میں کفن دیا جائے' اور فرمایا: تم اسے خوشبو نہ لگاؤ اور اس کے سر کو کھلا (ننگا) رہنے دو' حضرت شعبہ نے کہا کہ پھر راوی نے اس کے بعد مجھ سے یہ بیان کیا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا کہ اس کا سر اور چہرہ کھلا (ننگا) رہے (انہیں ڈھانپا نہ جائے) کیونکہ قیامت کے دن اسے جمے ہوئے بالوں کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔

اَبْوَابُ الصَّلٰوۃِ عَلَی الْمَیِّتِ

میت کی نمازِ جنازہ پڑھنے کا بیان

۱- بَابُ فَضْلِ الصَّلٰوۃِ عَلَی الْمَیِّتِ وَتَشْیِیْعِ الْجَنَازَۃِ

میت کی نمازِ جنازہ پڑھنے اور جنازہ کے ساتھ جانے کی فضیلت

۲۷۵۶/۱۴۳- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ فَلَہُ قِیْرَاطٌ وَّمَنِ انْتَظَرَ حَتّٰی یُفْرَغَ مِنْھَا فَلَہُ قِیْرَاطَانِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْقِیْرَاطَانِ؟ قَالَ مِثْلُ الْجَبَلَیْنِ الْعَظِیْمَیْنِ، (وَعَنْہُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) اَنَّہُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ فَاتَّبَعَھَا فَلَہُ قِیْرَاطَانِ مِثْلَیْ اُحُدٍ، وَمَنْ صَلّٰی وَلَمْ یَتَّبِعْھَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے نمازِ جنازہ پڑھی اس کے لیے ایک قیراط (کے برابر ثواب) ہے اور جس شخص نے (نمازِ جنازہ پڑھنے کے بعد) دفن ہونے تک انتظار کیا اس کے لیے دو قیراط ہیں' لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! دو قیراط کتنے ہیں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: دو بڑے پہاڑوں کے برابر۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے نمازِ جنازہ پڑھی' پھر اس کے ساتھ گیا تو اس کے لیے دو اُحد پہاڑ کے برابر دو قیراط ہیں اور جس شخص

فَلَهٗ قِيْرَاطٌ مِّثْلُ اُحُدٍ، قَالَ ابْنُ بَكْرٍ اَلْقِيْرَاطُ مِثْلُ اُحُدٍ.

نے نمازِ جنازہ پڑھی اور اس کے ساتھ نہیں گیا تو اس کے لیے اُحد پہاڑ کے برابر ایک قیراط ہے۔ ابن بکر کہتے ہیں کہ ایک قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔

۲۷۵۷/۱۴۴- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَلَهٗ قِيْرَاطٌ، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِثْلُ قِيْرَاطِنَا هٰذَا؟ قَالَ لَا، بَلْ مِثْلُ اُحُدٍ اَوْ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا فَاِنَّ لَهٗ قِيْرَاطًا، فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِيْرَاطِ، فَقَالَ مِثْلُ اُحُدٍ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے نمازِ جنازہ پڑھی اس کے لیے ایک قیراط ہے، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ ہمارے قیراط کے مثل ہے؟ فرمایا: نہیں! بلکہ یہ اُحد پہاڑ کے برابر ہے یا اُحد پہاڑ سے بھی بڑا ہے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نمازِ جنازہ پڑھنے تک اس کے ساتھ رہا اس کے لیے ایک قیراط ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قیراط کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اُحد پہاڑ کے برابر (ایک قیراط ہے)۔

۲۷۵۸/۱۴۵- وَعَنْهُ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ مَرَّ بِاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ، مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَصَلّٰى عَلَيْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطٌ، فَاِنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ، اَلْقِيْرَاطُ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ اَبَا هِرٍّ اُنْظُرْ مَا تُحَدِّثُ بِهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ (وَفِيْ لَفْظٍ اُنْظُرْ مَا تُحَدِّثُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَاِنَّكَ تُكْثِرُ الْحَدِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) فَقَامَ اِلَيْهِ اَبُوْ هُرَيْرَةَ حَتّٰى انْطَلَقَ بِهٖ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْشُدُكِ بِاللّٰهِ اَمَا سَمِعْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَصَلّٰى عَلَيْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطٌ، فَاِنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ؟ فَقَالَتْ اَللّٰهُمَّ نَعَمْ، فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يَّشْغَلُنِيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَرْسُ الْوَادِيْ وَلَا صَفْقٌ بِالْاَسْوَاقِ اِنِّيْ اِنَّمَا كُنْتُ اَطْلُبُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً يُّعَلِّمُنِيْهَا وَاُكْلَةً يُّطْعِمُنِيْهَا، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ اَنْتَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ كُنْتَ اَلْزَمَنَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے اور اس وقت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص جنازہ کے ساتھ گیا، پھر اس نے نمازِ جنازہ پڑھی تو اس کے لیے ایک قیراط (کے برابر ثواب) ہوگا اور اگر وہ میت کے دفن تک شریک رہا تو اس کے لیے دو قیراطوں (کے برابر ثواب) ہوگا اور ایک قیراط اُحد پہاڑ سے بھی بڑا ہے، حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) نے ان سے کہا: اے ابوہریرہ! دیکھو! (ذرا غور کرو) کہ تم کیا بیان کر رہے ہو، کیونکہ تم بہ کثرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث بیان کرتے ہو، تو حضرت ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) اُٹھے اور ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے گئے اور کہا: اے ام المومنین! میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں، کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ جو شخص جنازہ کے ساتھ گیا اور اس نے نمازِ جنازہ پڑھی تو اس کے لیے ایک قیراط (کے برابر ثواب) ہوگا اور اگر وہ میت کے دفن ہونے تک شریک رہا تو اس کے لیے دو قیراط (کے برابر ثواب) ہوگا؟ فرمایا: ہاں! یقیناً میں نے سنا ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کے ساتھ چمٹے رہنے) سے نہ تو کاشتکاری نے مجھے غافل کیا اور نہ ہی تجارتی کاروبار نے غافل رکھا، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کلمات طلب کیا کرتا تھا جو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَاَعْلَمَنَا بِحَدِيْثِهٖ.

مجھے سکھاتے تھے اور لقمہ (کھانا) طلب کیا کرتا تھا جو آپ (ﷺ) مجھے کھلاتے تھے‘ حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) نے کہا: اے ابو ہریرہ! تم ہماری بہ نسبت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ زیادہ چمٹے رہے اور آپ ہم سے زیادہ احادیث کے عالم ہیں۔

٢٧٥٩/١٤٦- عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً (وَفِيْ رِوَايَةٍ مَّنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ) فَلَهٗ قِيْرَاطٌ وَّمَنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ‘ قِيْلَ وَمَا الْقِيْرَاطَانِ؟ قَالَ اَصْغَرُهُمَا مِثْلُ اُحُدٍ.

رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جنازہ کے ساتھ گیا (اور ایک روایت میں ہے: جس نے نمازِ جنازہ پڑھی) اس کے لیے ایک قیراط ہے اور جو دفن تک حاضر رہا اس کے لیے دو قیراط ہیں‘ کسی نے پوچھا: دو قیراط کتنے ہیں؟ فرمایا: ان دونوں (قیراطوں) میں سے چھوٹا قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔

٢٧٦٠/١٤٧- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطٌ‘ وَمَنِ انْتَظَرَهَا حَتّٰى يُفْرَغَ مِنْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ.

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جنازے کے ساتھ رہا یہاں تک کہ اس نے نمازِ جنازہ پڑھی تو اس کے لیے ایک قیراط (کے برابر اجر) ہے اور جس شخص نے انتظار کیا یہاں تک کہ تدفین سے فراغت ہوگئی تو اس کے لیے دو قیراط ہیں۔

٢٧٦١/١٤٨- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً يَّحْمِلُ مِنْ عُلُوِّهَا وَحَثَا فِيْ قَبْرِهَا وَقَعَدَ حَتّٰى يُؤْذَنَ لَهٗ اٰبَ بِقِيْرَاطَيْنِ مِنَ الْاَجْرِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِّثْلُ اُحُدٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جنازہ کے ساتھ چلا اور اسے اوپر (لوگوں کے کندھوں پر) سے اُٹھایا‘ اس کی قبر پر مٹی ڈالی اور اجازت ملنے تک بیٹھا رہا تو وہ اجر وثواب کے دو قیراط لے کر لوٹے گا‘ ہر قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔

٢٧٦٢/١٤٩- عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَ جَنَازَةً فِيْ اَهْلِهَا فَتَبِعَهَا حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطٌ‘ وَمَنْ مَّضٰى مَعَهَا فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ مِثْلُ اُحُدٍ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ وَّشَيَّعَهَا كَانَ لَهٗ قِيْرَاطَانِ‘ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا وَلَمْ يُشَيِّعْهَا كَانَ لَهٗ قِيْرَاطٌ وَّالْقِيْرَاطُ مِثْلُ اُحُدٍ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جنازہ میں اس کے گھر والوں کے ساتھ آ کر شریک ہوگیا‘ پھر وہ اس (جنازہ) کے ساتھ رہا یہاں تک کہ اس نے نمازِ جنازہ پڑھی تو اس کے لیے ایک قیراط ہوگا اور جو شخص (دفن ہونے تک) اس کے ساتھ رہا تو اس کے لیے اُحد پہاڑ کے برابر دو قیراط ہوں گے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نمازِ جنازہ پڑھی اور تدفین سے فارغ ہونے تک اس کے ساتھ رہا تو اس کے لیے دو قیراط ہوں گے‘ اور جس شخص نے نمازِ جنازہ پڑھی اور دفن سے فارغ ہونے تک اس کے ساتھ نہ رہا تو اس کے لیے ایک قیراط ہوگا اور ایک قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔

٢٧٦٣/١٥٠- عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا وَيُفْرَغَ مِنْهَا فَلَهُ قِيْرَاطَانِ، وَمَنْ تَبِعَ حَتّٰى يُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَلَهُ قِيْرَاطٌ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَهُوَ اَثْقَلُ فِيْ مِيْزَانِهٖ مِنْ اُحُدٍ.

جو شخص جنازہ کے ساتھ رہا یہاں تک کہ اس نے نمازِ جنازہ پڑھی اور دفن سے فارغ ہوگیا تو اس کے لیے دو قیراط ہیں اور جو شخص جنازہ کے ساتھ رہا یہاں تک کہ اس نے نمازِ جنازہ پڑھی تو اس کے لیے ایک قیراط ہوگا' اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے! یقیناً وہ (ایک قیراط) اس کے میزان میں اُحد پہاڑ سے بھی زیادہ بھاری ہوگا۔

۲- بَابُ مَا يُرْجٰى لِلْمَيِّتِ بِكَثْرَةِ الْمُصَلِّيْنَ عَلَيْهِ

نمازِ جنازہ پڑھنے والوں کی کثرت سے میت کے بخشے جانے کی اُمید

۲۷۶۴/۱۵۱- عَنْ مَّرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ مَّالِكِ بْنِ هُبَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّؤْمِنٍ يَّمُوْتُ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ بَلَغُوْا اَنْ يَّكُوْنُوْا ثَلَاثَةَ صُفُوْفٍ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ، قَالَ فَكَانَ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ يَتَحَرّٰى اِذَا قَلَّ اَهْلُ الْجَنَازَةِ اَنْ يَّجْعَلَهُمْ ثَلَاثَةَ صُفُوْفٍ.

حضرت مرثد بن عبداللہ یزنی حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان فوت ہو جائے اور مسلمانوں کا ایک گروہ تین صفیں بنا کر اس کی نمازِ جنازہ پڑھ لے تو اسے بخش دیا جاتا ہے' مرثد بن عبداللہ کہتے ہیں کہ حضرت مالک بن ہبیرہ جب جنازہ میں شریک لوگوں کو کم محسوس کرتے تو ان (تھوڑے لوگوں) کی تین صفیں بنا دیتے تھے۔

۲۷۶۵/۱۵۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوْتُ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِّنَ النَّاسِ يَبْلُغُوْنَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِائَةً فَيَشْفَعُوْا لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی مسلمان شخص فوت ہو جائے اور سو مسلمان لوگوں کا گروہ اس کی نمازِ جنازہ پڑھے اور وہ سب اس کی سفارش کریں تو اس کے حق میں ان (سو آدمیوں) کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔

۲۷۶۶/۱۵۳- وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُهٗ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۲۷۶۷/۱۵۴- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَّا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو مسلمان فوت ہو جائے اور اس کے جنازہ میں ایسے چالیس آدمی شریک ہوں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو اللہ تعالیٰ اس (مرنے والے) کے حق میں ان کی سفارش کو قبول فرما لیتا ہے۔

۲۷۶۸/۱۵۵- عَنْ مَّيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يُّصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ، قَالَ اَبُو الْمَلِيْحِ

سیدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان (میت) پر (مسلمانوں کی) ایک جماعت نماز پڑھ لے تو اس کے حق میں اس (جماعت) کی سفارش

الْأُمَّةُ أَرْبَعُوْنَ إِلٰى مِائَةٍ فَصَاعِدًا.

قبول کر لی جاتی ہے' ابوالملیح کہتے ہیں کہ چالیس سے لے کر سو تک (لوگوں کی تعداد) کو جماعت کہا جاتا ہے۔

٣- بَابُ مَشْرُوْعِيَّةِ الصَّلٰوةِ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَعَدَمِ مَشْرُوْعِيَّتِهَا عَلَى الشُّهَدَاءِ

انبیاء کرام کی نمازِ جنازہ پڑھنے اور شہداء کی نمازِ جنازہ نہ پڑھنے کا بیان

٢٧٦٩/١٥٦- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ثَنَا بَهْزٌ وَّأَبُوْ كَامِلٍ قَالَا ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ عِمْرَانَ (يَعْنِي الْجُوْنِيَّ) عَنْ أَبِيْ عُسَيْبٍ أَوْ أَبِيْ عُسَيْمٍ قَالَ بَهْزٌ إِنَّهُ شَهِدَ الصَّلٰوةَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْهِ ؟ قَالَ ادْخُلُوْا إِرْسَالًا إِرْسَالًا قَالَ فَكَانُوْا يَدْخُلُوْنَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ فَيُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْبَابِ الْآخَرِ اَلْحَدِيْثَ.

حضرت عمران (جونی) حضرت ابوعُسیب یا ابوعُسیم سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے بیان کیا کہ حضرت بہز (رضی اللہ عنہ)، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نمازِ جنازہ میں حاضر ہوئے' صحابہ کرام نے (ان سے) پوچھا کہ ہم آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نمازِ جنازہ کس طرح پڑھیں؟ انہوں نے کہا کہ تم فوج در فوج داخل ہو کر نمازِ جنازہ پڑھو' پس صحابہ کرام ایک دروازے سے داخل ہوتے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر نماز پڑھتے' پھر دوسرے دروازے سے نکل جاتے تھے۔ الحدیث

٢٧٧٠/١٥٧- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِيْ قَتْلٰى أُحُدٍ لَّا تُغَسِّلُوْهُمْ، فَإِنَّ كُلَّ جُرْحٍ أَوْ كُلَّ دَمٍ يَّفُوْحُ مِسْكًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہداء اُحد کے بارے میں فرمایا کہ ان کو غسل نہ دو' کیونکہ قیامت کے دن ہر زخم اور ہر خون سے مشک کی سی خوشبو پھیلے گی' اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی۔

٢٧٧١/١٥٨- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَدَفَنَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان (شہداء اُحد) کو ان پر نماز پڑھے بغیر دفن کر دیا۔

٤- بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الصَّغِيْرِ وَالسِّقْطِ وَعَدَمِهَا

چھوٹے بچے اور میعاد سے پہلے گرنے والے ناتمام بچے کی نمازِ جنازہ پڑھنے کا بیان

٢٧٧٢/١٥٩- عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ابْنِهِ إِبْرَاهِيْمَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا وَّقَالَ إِنَّ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مَنْ يُّتِمُّ رَضَاعَهُ وَهُوَ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم (رضی اللہ عنہ) نے سولہ ماہ کی عمر میں وفات پائی اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھی اور فرمایا: اس کے لیے جنت میں (دودھ پلانے والی مقرر کی گئی ہے جو) اس کے دودھ پینے کی

صِدِّيْقٌ.

مدت پورا کرے گی اور وہ صدیق ہے۔

۲۷۷۳/۱۶۰- عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّقْطُ (وَفِيْ رِوَايَةِ الطِّفْلُ) يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَيُدْعٰى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میعاد سے پہلے گرنے والے نا تمام بچے (اور ایک روایت میں ہے: بچے) کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے اور اس کے ماں باپ کے لیے بخشش و رحمت کی دعا کی جائے۔

۲۷۷۴/۱۶۱- عَنْ اِسْمَاعِيْلَ السُّدِّيِّ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِهِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا اَدْرِيْ، رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ لَوْ عَاشَ كَانَ صِدِّيْقًا نَبِيًّا.

حضرت اسماعیل سُدی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صاحبزادے ابراہیم کی نمازِ جنازہ پڑھی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم! حضرت ابراہیم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو اگر وہ زندہ رہتے تو وہ سچے نبی ہوتے۔

۲۷۷۵/۱۶۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ شَهْرًا فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم (رضی اللہ عنہ) اٹھارہ ماہ کی عمر پا کر فوت ہوئے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی۔

ف: بچہ زندہ پیدا ہوا اور پیدا ہوتے ہی مر گیا، اگرچہ اس نے ایک ہی سانس لیا تھا تو اسے غسل بھی دیا جائے گا اور اس کی نمازِ جنازہ بھی پڑھی جائے گی، اور اگر مردہ بچہ پیدا ہوا تو اس کو نہ غسل دیا جائے گا اور نہ ہی اس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی، اس کو بغیر غسل و جنازہ کے کسی کپڑے میں لپیٹ کر گڑھا کھود کر اس میں دبا دیا جائے گا۔

۵- بَابُ تَرْكِ الْاِمَامِ الصَّلٰوةَ عَلَى الْغَالِ وَقَاتِلِ نَفْسِهِ وَنَحْوِهِمَا

خیانت کرنے والے، خودکشی کرنے والے اور برائی میں مشہور آدمی کی نمازِ جنازہ امام نہ پڑھے

۲۷۷۶/۱۶۳- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ تُوُفِّيَ بِخَيْبَرَ، وَاَنَّهُ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ قَالَ فَتَغَيَّرَتْ وُجُوْهُ الْقَوْمِ لِذٰلِكَ، فَلَمَّا رَاَى الَّذِيْ بِهِمْ قَالَ اِنَّ صَاحِبَكُمْ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَفَتَّشْنَا مَتَاعَهُ فَوَجَدْنَا فِيْهِ خَرَزًا مِنْ خَرَزِ الْيَهُوْدِ مَا يُسَاوِيْ دِرْهَمَيْنِ.

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ خیبر میں ایک مسلمان شخص فوت ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ پڑھ لو (میں نہیں پڑھوں گا)۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر لوگوں کے چہرے متغیر ہو گئے، پس جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان کے چہرے متغیر دیکھے تو فرمایا: تمہارے ساتھی نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خیانت کی ہے، پس جب ہم نے اس کے سامان کی تلاشی لی تو اس کے سامان میں ہمیں یہودیوں کے نگینوں میں سے ایک نگینہ ملا جس کی قیمت دو درہم کے برابر تھی۔

۲۷۷۷/۱۶۴- عَنْ سِمَاكٍ (ابْنِ حَرْبٍ) اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ مَاتَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک آدمی فوت ہو گیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت اقدس

رَجُلٌ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاتَ فُلَانٌ؟ قَالَ لَمْ يَمُتْ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ الثَّالِثَةَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ كَيْفَ مَاتَ؟ قَالَ نَحَرَ نَفْسَهٗ بِمِشْقَصٍ قَالَ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ) قَالَ اِذًا لَّا اُصَلِّيْ عَلَيْهِ.

میں ایک آدمی نے آکر عرض کیا: یارسول اللہ! فلاں آدمی فوت ہو گیا ہے' آپ (ﷺ) نے فرمایا: وہ فوت نہیں ہوا' پھر دوبارہ وہ شخص آپ (ﷺ) کی خدمت اقدس میں آیا' پھر تیسری بار اس نے آکر آپ (ﷺ) کو اس کے مرنے کی خبر دی تو نبی کریم ﷺ نے اس سے پوچھا: وہ کس طرح فوت ہوا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ اس نے پیکان سے اپنے آپ کو ذبح کر دیا ہے (خودکشی کر لی ہے)۔ حضرت جابر بن سمرہ کا بیان ہے کہ آپ (ﷺ) نے اس کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی' (اور ایک روایت میں ہے کہ) آپ (ﷺ) نے فرمایا: اب میں اس کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھوں گا۔

۱۶۵/۲۷۷۸- عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دُعِيَ لِجَنَازَةٍ سَاَلَ عَنْهَا فَاِنْ اُثْنِيَ عَلَيْهَا خَيْرٌ قَامَ فَصَلّٰى عَلَيْهَا، وَاِنْ اُثْنِيَ عَلَيْهَا غَيْرُ ذٰلِكَ قَالَ لِاَهْلِهَا شَاْنُكُمْ بِهَا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهَا.

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کسی جنازہ کے لیے بلایا جاتا تو آپ (ﷺ) اس کے بارے میں پوچھتے تھے' اگر اس کی اچھائی بیان کی جاتی تو آپ (ﷺ) کھڑے ہو کر اس کی نمازِ جنازہ پڑھتے اور اگر اس کی بُرائی بیان کی جاتی تو آپ (ﷺ) اس کے گھر والوں سے فرماتے کہ اس کے ساتھ تمہارا معاملہ ہے اور آپ (ﷺ) اس کی نمازِ جنازہ نہ پڑھتے۔

٦- بَابٌ هَلْ يُصَلِّي الْاِمَامُ عَلٰی مَنْ قُتِلَ فِيْ حَدٍّ اَمْ لَا

حد میں مرنے والے کی نمازِ جنازہ امام پڑھے یا نہ پڑھے؟

۱۶۶/۲۷۷۹- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ جُهَيْنَةَ اعْتَرَفَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ بِزِنًا، وَقَالَتْ اَنَا حُبْلٰی، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا، فَقَالَ اَحْسِنْ اِلَيْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ فَاَخْبِرْنِيْ فَفَعَلَ فَاَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا، ثُمَّ اَمَرَ بِرَجْمِهَا فَرُجِمَتْ، ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجَمْتَهَا، ثُمَّ تُصَلِّيْ عَلَيْهَا؟ فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ، وَهَلْ وَجَدْتَ شَيْئًا اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جُہینہ قبیلہ کی ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں (حاضر ہو کر) زنا کا اعتراف کیا اور کہا کہ میں زنا سے حاملہ ہوں' تو نبی کریم ﷺ نے اس کے ولی (سرپرست) کو بلا کر فرمایا: تم اس سے اچھا سلوک کرو اور جب وہ بچے کو جنم دے دے تو مجھے خبر دے دین' پس اس (کے ولی) نے ایسا ہی کیا' پس نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ اس کے کپڑوں کو باندھا دیا (تاکہ وہ بے پردہ نہ ہو جائے)' پھر آپ ﷺ نے اس کو رجم (سنگسار) کرنے کا حکم دیا تو اسے رجم کر دیا گیا' پھر آپ (ﷺ) نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے اس کو رجم کیا' پھر آپ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اس (توبہ) کو اہل مدینہ کے ستر آدمیوں میں تقسیم کیا جائے تو انہیں وہ (توبہ) کافی ہوگی' کیا تم نے اس

سے افضل کوئی ایسی چیز (توبہ) دیکھی ہے کہ اس (توبہ کرنے والی عورت) نے اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کی خاطر اپنی جان کی سخاوت کر دی ہے۔

۲۷۸۰/۱۶۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا، قَالَ اَحْصَنْتَ؟ قَالَ نَعَمْ، فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ مَرَّ فَاُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَّلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ قبیلہ اسلم کا ایک شخص (ماعز بن مالک)، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے زنا کا اعتراف کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس سے منہ پھیر لیا (تاکہ زنا کے اقرار سے رجوع کر لے)، پھر اس نے اعتراف کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس سے منہ پھیر لیا، یہاں تک کہ اس نے چار مرتبہ زنا کا اقرار کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم پاگل ہو؟ اس نے عرض کیا: نہیں! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: کیا تم شادی شدہ ہو؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو رجم کرنے کا حکم دیا تو اسے جنازہ گاہ میں رجم کیا گیا، پس جب اسے پتھر لگنے کی تکلیف ہوئی تو وہ بھاگ کھڑا ہوا، پھر اسے پکڑ لیا گیا اور اسے رجم کر دیا گیا حتیٰ کہ وہ فوت ہو گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے حق میں اچھے کلمات کہے اور اس کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی۔

ف: حدیث عمران بن حصین سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حد رجم میں فوت ہونے کی نمازِ جنازہ پڑھی، جبکہ حدیث جابر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی اور یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں، چنانچہ حدیث جابر اس بات پر محمول ہے کہ جس وقت حضرت ماعز کو رجم کیا گیا تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی، لیکن بعد میں اس کی نمازِ جنازہ پڑھی، اور بخاری کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے حق میں اچھے کلمات کہے اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھی، اور یہ کہ مثبت منفی پر مقدم ہوتا ہے۔ (بلوغ الامانی ج ۷ ص ۲۱۷)

۷- بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْغَائِبِ

غائبانہ نمازِ جنازہ کا بیان

۲۷۸۱/۱۶۸- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَعٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ فَخَرَجَ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ اَصْحَابُهُ خَلْفَهُ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں نجاشی کی وفات کی اسی دن خبر دی جس دن اس کی وفات ہوئی، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جنازہ گاہ تشریف لے گئے، صحابہ کرام نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پیچھے صفیں بنائیں اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے چار تکبیروں کے ساتھ اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔

۲۷۸۲/۱۶۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِنَ الْحَبَشِ هَلُمَّ فَصُفُّوْا، قَالَ فَصَفَفْنَا فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آج حبشہ کا ایک نیک آدمی فوت ہو گیا ہے، سو تم آ کر صفیں باندھو، پس ہم نے صفیں باندھیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہم نے (اس کی) نمازِ جنازہ پڑھی۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ)

(وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ مَاتَ الْيَوْمَ عَبْدٌ لِّلّٰهِ صَالِحٌ اَصْحَمَةُ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ فَقَامَ فَاَمَّنَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ.

انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج اللہ تعالیٰ کا ایک نیک بندہ اصحمہ فوت ہو گیا ہے' سوتم کھڑے ہو کر اس کی نمازِ جنازہ پڑھو' پھر آپ (ﷺ) نے کھڑے ہو کر اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔

۱۷۰/۲۷۸۳- عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ' فَقَالَ صَلُّوْا عَلٰى اَخٍ لَّكُمْ مَاتَ بِغَيْرِ اَرْضِكُمْ' قَالُوْا مَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ صَحْمَةُ النَّجَاشِيُّ' فَقَامُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ.

حضرت حذیفہ بن اُسید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: تم اپنے بھائی کی نمازِ جنازہ پڑھو جو تمہاری سرزمین کے علاوہ دوسری سرزمین میں فوت ہوا ہے' صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: وہ صحمہ نجاشی ہے' پھر صحابہ کرام نے کھڑے ہو کر اس کی نمازِ جنازہ پڑھی۔

۱۷۱/۲۷۸٤- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَقُوْمُوْا فَصَلُّوْا عَلَيْهِ' قَالَ فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا عَلَيْهِ كَمَا نُصَفُّ عَلَى الْمَيِّتِ وَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ كَمَا نُصَلِّيْ عَلَى الْمَيِّتِ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا بھائی نجاشی فوت ہو چکا ہے' سوتم کھڑے ہو کر اس کی نمازِ جنازہ پڑھو' حضرت حذیفہ کہتے ہیں کہ پھر ہم نے کھڑے ہو کر اس طرح صفیں باندھیں جس طرح میت پر نماز پڑھنے کے لیے ہم صفیں باندھتے ہیں اور ہم نے اس کی نمازِ جنازہ اس طرح پڑھی جس طرح (حاضر) میت کی ہم نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں۔

۱۷۲/۲۷۸۵- عَنْ جَرِيْرٍ (بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَاكُمُ النَّجَاشِيَّ قَدْ مَاتَ فَاسْتَغْفِرُوْا لَهٗ.

حضرت جریر (بن عبداللہ) رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا بھائی نجاشی فوت ہو چکا ہے' سوتم اس کے لیے بخشش کی دعا کرو۔

۱۷۳/۲۷۸٦- وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُهٗ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

۱۷٤/۲۷۸۷- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَى النَّجَاشِيِّ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کی نمازِ جنازہ پڑھی۔

ف: احناف کے نزدیک غائبانہ نمازِ جنازہ جائز نہیں' حضور ﷺ کا نجاشی کا غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھنا' یہ آپ ﷺ کی خصوصیت تھی' نیز یہ کہ نجاشی کا جنازہ آپ ﷺ کے سامنے تھا' غائب نہ تھا۔

۸- بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْقَبْرِ بَعْدَ الدَّفْنِ

دفن میت کے بعد قبر پر نمازِ جنازہ پڑھنا

۱۷۵/۲۷۸۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اِنْسَانًا كَانَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک حبشی آدمی مسجد کی صفائی کیا کرتا تھا اور وہ فوت ہو گیا یا حبشی عورت (مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی اور وہ) فوت ہو گئی' نبی کریم ﷺ نے اسے غیر حاضر پا کر فرمایا: مسجد کی

يَقُمُّ الْمَسْجِدَ اَسْوَدَ مَاتَ اَوْ مَاتَتْ فَفَقَدَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ الْاِنْسَانُ الَّذِيْ كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ، قَالَ فَقِيْلَ لَهُ مَاتَ، قَالَ فَهَلَّا اٰذَنْتُمُوْنِيْ بِهٖ فَقَالُوْا اِنَّهٗ كَانَ لَيْلًا، قَالَ فَدُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهَا، قَالَ فَاَتَى الْقَبْرَ فَصَلّٰى عَلَيْهَا، قَالَ ثَابِتٌ عِنْدَ ذٰلِكَ اَوْ فِيْ حَدِيْثٍ اٰخَرَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مَمْلُوْءَةٌ ظُلْمَةً عَلٰى اَهْلِهَا، وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُنَوِّرُهَا بِصَلٰوتِيْ عَلَيْهِمْ.

صفائی کرنے والے آدمی کو کیا ہوا' آپ (ﷺ) کو بتایا گیا کہ اس کا انتقال ہوگیا ہے' آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم نے مجھے اس کی اطلاع کیوں نہیں دی؟ لوگوں نے عرض کیا کہ رات کا وقت تھا (اس لیے آپ کو تکلیف دینا گوارا نہ کیا)' آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم مجھے اس کی قبر دکھاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ (ﷺ) اس کی قبر پر تشریف لائے اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھی' پھر فرمایا: یہ قبریں اپنی میتوں پر تاریکی سے بھری ہوئی ہیں اور میری نماز کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان (قبروں) کو روشن کر دیتا ہے۔

۲۷۸۹/۱۷۶- عَنْ اَنَسٍ (بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) اَنَّ اَسْوَدَ كَانَ يُنَظِّفُ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ فَدُفِنَ لَيْلًا وَّاَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُخْبِرَ فَقَالَ انْطَلِقُوْا اِلٰى قَبْرِهٖ فَانْطَلَقُوْا اِلٰى قَبْرِهٖ، فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْقُبُوْرَ مُمْتَلِئَةٌ عَلٰى اَهْلِهَا، ظُلْمَةً، وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يُنَوِّرُهَا بِصَلٰوتِيْ عَلَيْهَا فَاَتَى الْقَبْرَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَخِيْ مَاتَ وَلَمْ تُصَلِّ عَلَيْهِ، قَالَ فَاَيْنَ قَبْرُهٗ؟ فَاَخْبَرَهٗ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْاَنْصَارِيِّ.

حضرت انس (بن مالک) رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک حبشی آدمی مسجد کی صفائی کیا کرتا تھا اور وہ فوت ہوگیا تو اسے رات کو دفنا دیا گیا' نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو آپ (ﷺ) کو خبر دی گئی' تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم اس کی قبر کے پاس چلو تو وہ اس کی قبر کی طرف چل پڑے تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: یہ قبریں اپنی میتوں پر تاریکی سے بھری ہوئی ہیں اور میری نماز کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان (قبروں) کو روشن کر دیتا ہے' پھر آپ (ﷺ) قبر پر تشریف لائے اور اس (صاحب قبر) کی نمازِ جنازہ پڑھی' پھر ایک انصاری آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا بھائی فوت ہوگیا ہے اور اس کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی گئی' آپ (ﷺ) نے پوچھا: اس کی قبر کہاں ہے؟ انصاری نے بتایا تو رسول اللہ ﷺ اس کے ساتھ چل پڑے (اور قبر پر جا کر نمازِ جنازہ پڑھی)۔

۲۷۹۰/۱۷۷- وَعَنْهُ اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى قَبْرِ امْرَاَةٍ قَدْ دُفِنَتْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دفن شدہ عورت کی قبر پر نمازِ جنازہ پڑھی۔

۲۷۹۱/۱۷۸- عَنْ يَّزِيْدَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وَرَدْنَا الْبَقِيْعَ اِذَا هُوَ بِقَبْرٍ جَدِيْدٍ فَسَاَلَهُ عَنْهُ، فَقِيْلَ فُلَانَةٌ فَعَرَفَهَا فَقَالَ اَلَا اٰذَنْتُمُوْنِيْ بِهَا؟ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتَ قَائِلًا صَائِمًا فَكَرِهْنَا اَنْ نُّؤْذِنَكَ، فَقَالَ لَا تَفْعَلُوْا لَا يَمُوْتَنَّ فِيْكُمْ مَيِّتٌ مَا كُنْتُ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ اِلَّا اٰذَنْتُمُوْنِيْ بِهٖ فَاِنَّ صَلٰوتِيْ عَلَيْهِ لَهٗ رَحْمَةٌ، قَالَ ثُمَّ اَتَى الْقَبْرَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا.

حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے' سو جب ہم بقیع میں پہنچے تو اچانک ہمیں ایک نئی قبر نظر آئی' تو آپ (ﷺ) نے اس کے بارے میں پوچھا تو کسی نے بتایا کہ یہ فلاں عورت کی قبر ہے' پس آپ (ﷺ) نے اسے پہچان لیا اور فرمایا: تم نے مجھے اس (کی موت) کی خبر کیوں نہ دی؟ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ روزہ کی حالت میں آرام فرما رہے تھے جس کی وجہ سے ہم نے آپ کو تکلیف دینا پسند نہ کیا' آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم آئندہ ایسا مت کرنا' جب بھی تم میں سے کوئی شخص میری موجودگی میں فوت ہو جائے تو تم مجھے اس کی خبر دو' کیونکہ میرا اس کی نمازِ جنازہ پڑھنا اس کے لیے

باعث رحمت ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ (ﷺ) قبر پر تشریف لائے اور ہم نے آپ (ﷺ) کے پیچھے صفیں باندھیں اور آپ (ﷺ) نے اس پر چار تکبیریں کہیں۔

۲۷۹۲/۱۷۹- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى صَاحِبِ قَبْرٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيَّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ مَرَّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ مَّنْبُوْذٍ فَاَمَّهُمْ وَصَفُّوْا خَلْفَهٗ، فَقُلْتُ يَا اَبَا عَمْرٍو وَّمَنْ حَدَّثَكَ ؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک میت کے دفن ہونے کے بعد اس کی قبر پر نمازِ جنازہ پڑھی۔ (اور دوسرے طریق سے) حضرت شعبہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت سلیمان شیبانی سے سنا' انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت شعبی سے سنا' اور انہوں نے کہا کہ مجھے اس شخص نے خبر دی جو رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایسی قبر پر پہنچا جو دوسری قبروں سے الگ (اور ان سے دور) تھی' پس لوگوں نے آپ (ﷺ) کے پیچھے صفیں باندھیں اور آپ (ﷺ) کی اقتداء میں نماز جنازہ پڑھی۔ شیبانی کا بیان ہے کہ میں نے (حضرت شعبی سے) پوچھا: اے ابوعمرو! تمہیں کس شخص نے حدیث بیان کی؟ انہوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) نے۔

۹- بَابُ عَدَدِ تَكْبِيْرِ صَلٰوةِ الْجَنَازَةِ وَمَا جَاءَ فِي التَّسْلِيْمِ مِنْهَا

نمازِ جنازہ کی تکبیروں کی تعداد اور اس سے سلام پھیرنے کا بیان

۲۷۹۳/۱۸۰- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجَاشِيَّ لِاَصْحَابِهٖ وَهُوَ بِالْمَدِيْنَةِ فَصَلَّوْا خَلْفَهٗ وَصَلّٰى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ اَرْبَعًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو مدینہ منورہ میں نجاشی کی وفات کی خبر دی تو انہوں نے آپ (ﷺ) کے پیچھے نمازِ جنازہ پڑھی اور آپ (ﷺ) نے اس کی نمازِ جنازہ چار تکبیروں کے ساتھ پڑھائی۔

۲۷۹۴/۱۸۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرُوْا عَلٰى مَوْتَاكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے مرنے والوں کی نمازِ جنازہ میں خواہ رات ہو یا دن چار تکبیریں کہا کرو۔

۲۷۹۵/۱۸۲- عَنْ اَبِيْ سُلَيْمَانَ الْمُؤَذِّنِ قَالَ تُوُفِّيَ اَبُوْ سَرِيْحَةَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا، وَقَالَ كَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابوسلمان مؤذن کا بیان ہے کہ حضرت ابوسریحہ (حذیفہ بن اُسید) رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ان کی نمازِ جنازہ چار تکبیروں کے ساتھ پڑھی اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا تھا۔

۲۷۹۶/۱۸۳- عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى اَنَّ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يُكَبِّرُ عَلٰى جَنَائِزِنَا اَرْبَعًا

حضرت ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ہمارے جنازوں پر چار تکبیریں کہتے تھے اور انہوں نے ایک جنازہ پر پانچ تکبیریں

وَّاَنَّهُ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا، اَوْ كَبَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا، فَقَامَ اِلَيْهِ اَبُوْ عِيْسٰى عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى فَاَخَذَ بِيَدِهٖ فَقَالَ نَسِيْتَ؟ قَالَ لَا وَلٰكِنْ صَلَّيْتُ خَلْفَ اَبِي الْقَاسِمِ خَلِيْلِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ خَمْسًا فَلَا اَتْرُكُهَا.

کہیں' لوگوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچ تکبیریں بھی کہی ہیں۔ (اور دوسرے طریق سے) حضرت عبدالاعلیٰ سے مروی ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پیچھے نمازِ جنازہ پڑھی تو انہوں نے پانچ تکبیریں کہیں' حضرت ابوعیسیٰ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ان کے پاس گئے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا: کیا آپ بھول گئے ہیں؟ انہوں نے کہا: نہیں! لیکن میں نے اپنے خلیل حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نمازِ جنازہ پڑھی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے پانچ تکبیریں کہیں اور ان (پانچ تکبیروں) کو میں ترک نہیں کروں گا۔

۲۷۹۷/۱۸۴- عَنْ يَّحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجَابِرِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ عِيْسٰى مَوْلٰى لِحُذَيْفَةَ (بْنِ الْيَمَانِ) بِالْمَدَائِنِ عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا فَقَالَ مَا وَهَمْتُ وَلَا نَسِيْتُ، وَلٰكِنْ كَبَّرْتُ كَمَا كَبَّرَ مَوْلَايَ وَوَلِيُّ نِعْمَتِيْ حُذَيْفَةُ ابْنُ الْيَمَانِ، صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ وَكَبَّرَ خَمْسًا، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيْنَا فَقَالَ، مَا نَسِيْتُ وَلَا وَهَمْتُ وَلٰكِنْ كَبَّرْتُ كَمَا كَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا.

حضرت یحییٰ بن عبداللہ الجابر کا بیان ہے کہ میں نے مدائن میں حضرت حذیفہ (بن یمان) کے غلام حضرت عیسیٰ کے پیچھے نمازِ جنازہ پڑھی تو انہوں نے پانچ تکبیریں کہیں' پھر انہوں نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ نہ تو مجھے وہم (شک) ہوا ہے اور نہ ہی میں بھولا ہوں' لیکن میں نے اس طرح تکبیریں کہی ہیں جس طرح میرے آقا اور میری نعمت کے ولی حضرت حذیفہ بن یمان (رضی اللہ عنہ) نے تکبیریں کہی تھیں' چنانچہ انہوں نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور پانچ تکبیریں کہیں' پھر انہوں نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ نہ تو میں بھولا ہوں اور نہ ہی مجھے وہم ہوا ہے' بلکہ میں نے اسی طرح (پانچ) تکبیریں کہی ہیں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنازہ پر پانچ تکبیریں کہی تھیں۔

۲۷۹۸/۱۸۵- عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الْهَجَرِيِّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى قَامَ عَلٰى جَنَازَةِ بِنْتٍ لَّهٗ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ، ثُمَّ قَامَ هُنَيَّةً فَسَبَّحَ بِهٖ بَعْضُ الْقَوْمِ فَانْفَتَلَ، فَقَالَ اَكُنْتُمْ تَرَوْنَ اَنِّيْ اُكَبِّرُ الْخَامِسَةَ؟ قَالُوْا نَعَمْ، قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا كَبَّرَ الرَّابِعَةَ قَامَ هُنَيَّةً، فَلَمَّا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ جَلَسَ وَجَلَسْنَا اِلَيْهِ.

حضرت ابراہیم ہجری کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ (رضی اللہ عنہ) اپنی صاحبزادی کی نمازِ جنازہ پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے تو انہوں نے اس پر چار تکبیریں کہیں' پھر (چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرے بغیر) کچھ دیر کھڑے رہے اور ان کے ساتھ بعض لوگ تسبیح کہتے رہے' پھر انہوں نے سلام پھیر کر فرمایا: کیا تم یہ سمجھتے تھے کہ میں پانچویں تکبیر کہوں گا؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب چوتھی تکبیر کہتے تو (سلام پھیرے بغیر) کچھ دیر کھڑے رہتے (پھر سلام پھیرتے)۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر جب جنازہ (میت کو قبر میں) رکھ دیا گیا تو حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ بیٹھ گئے اور ہم بھی ان کے پاس بیٹھ گئے۔

۱۰- بَابُ مَا يُقَالُ مِنَ الْاَدْعِيَةِ

نمازِ جنازہ میں مانگی

فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ

جانے والی بعض دعائیں

۲۷۹۹/۱۸۶- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يُصَلِّيْ عَلٰى جَنَازَةٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ، اَنْتَ خَلَقْتَهَا وَاَنْتَ رَزَقْتَهَا، وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلَامِ، وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا، تَعْلَمُ سِرَّهَا وَعَلَانِيَتَهَا، جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمازِ جنازہ پڑھا رہے تھے اور میں نے اس نمازِ جنازہ میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا: (اے اللہ!) تو نے اس کو پیدا کیا، تو نے اس کو اپنی نعمتوں سے نوازا، تو نے اس کو اسلام کی ہدایت فرمائی اور تو نے اس کی روح کو قبض کیا، اس کی پوشیدہ اور ظاہری حالت کو تو ہی جانتا ہے، ہم سفارش کرنے آئے ہیں، سو تو اسے بخش دے!

۲۸۰۰/۱۸۷- وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْاِيْمَانِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمازِ جنازہ پڑھتے تو یوں دعا کرتے: اے اللہ! تو ہمارے (ہر) زندہ (مومن) کو، ہمارے (ہر) مرنے والے (مؤمن) کو، ہمارے (ہر) حاضر کو، ہمارے (ہر) غائب کو، ہمارے (ہر) چھوٹے کو، ہمارے (ہر) بڑے کو، ہمارے (ہر) مرد کو اور ہماری (ہر) عورت کو بخش دے! اے اللہ! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے اس کو تو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو تو موت دے، اس کو تو ایمان پر موت دے۔

۲۸۰۱/۱۸۸- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۲۸۰۲/۱۸۹- وَعَنْ اَبِیْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت ابو ابراہیم انصاری نے اپنے والد سے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۲۸۰۳/۱۹۰- عَنْ وَّاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ، اَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (جنازہ میں) یوں کہتے ہوئے سنا: (اے اللہ!) فلاں بن فلاں تیری حفظ وامان میں ہے اور تیرے جوار کی امان میں ہے، پس تو اس کو قبر کے فتنہ اور دوزخ کی آگ سے بچا! تو ہی وعدہ کو پورا کرنے اور حق کو ثابت کرنے کا اہل ہے، اے اللہ! اس کو بخش دے اور اس پر رحم فرما! کیونکہ تو ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

۲۸۰۴/۱۹۱- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ (الْاَشْجَعِيِّ الْاَنْصَارِيِّ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى مَيِّتٍ فَفَهِمْتُ مِنْ صَلٰوتِهٖ عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ

حضرت عوف بن مالک (اشجعی انصاری) رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک میت کی نمازِ جنازہ پڑھائی تو میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی نماز سے یہ دعا سیکھی: اے اللہ! تو اس کو بخش دے! اس پر رحم فرما! اس کو عافیت میں رکھ! اس کو معاف فرما! اس کی اچھی مہمانی

وَاعْفُ عَنْهُ، وَاَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ، وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ، وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهِ، وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَنَجِّهِ مِنَ النَّارِ وَقِهِ عَذَابَ الْقَبْرِ.

فرما! اس کے مدخل (قبر) کو کشادہ فرما! اس کو پانی' برف اور اولوں سے دھو دے! اس کو گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے! اس کو اس (دنیاوی) گھر کے بدلہ میں اچھا گھر عطا فرما! اور اس (دنیاوی) گھر والوں کے بدلہ میں اچھے گھر والے عطا فرما! اور (دنیاوی) بیوی کے بدلہ میں اچھی بیوی عطا فرما! اور اس کو جنت میں داخل فرما! دوزخ سے نجات فرما! اور اس کو قبر کے عذاب سے بچا!

۱۱- بَابُ مَوْقِفِ الْمُصَلِّيْ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ اِذَا كَانَ اِمَامًا اَوْ مُنْفَرِدًا. وَكَيْفَ يُفْعَلُ اِذَا اجْتَمَعَتْ اَنْوَاعٌ مِّنَ الْجَنَائِزِ

مرد اور عورت کی نمازِ جنازہ پڑھاتے وقت امام کہاں کھڑا ہو؟ جب نمازِ جنازہ میں عورتیں بھی شریک ہوں تو کیا کیا جائے؟

۲۸۰۵/۱۹۲- عَنْ اَبِیْ غَالِبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اُتِیَ بِجَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ عِنْدَ رَاْسِ السَّرِيْرِ ثُمَّ اُتِیَ بِجَنَازَةِ امْرَاَةٍ فَقَامَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ حِذَاءَ السَّرِيْرِ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ يَا اَبَا حَمْزَةَ اَهٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ نَحْوًا مِّمَّا رَاَيْتُكَ فَعَلْتَ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ فَقَالَ احْفَظُوْا.

حضرت ابو غالب کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی کا جنازہ لایا گیا' آپ (نمازِ جنازہ پڑھانے کے لیے) میت کے سر کے مقابل کھڑے ہوئے' پھر ایک عورت کا جنازہ لایا گیا تو آپ میت کے درمیان میں کھڑے ہوئے' جب آپ نمازِ جنازہ سے فارغ ہوئے تو آپ سے علاء بن زیاد نے پوچھا: اے ابو حمزہ! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرد اور عورت کی نمازِ جنازہ پڑھاتے وقت اسی طرح کھڑے ہوتے تھے جس طرح میں نے آپ کو کھڑے ہوتے ہوئے دیکھا ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! راوی کا بیان ہے کہ پھر علاء ابن زیاد نے ہماری طرف متوجہ ہو کر کہا: اس کو یاد رکھو!

۲۸۰۶/۱۹۳- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى اُمِّ فُلَانٍ (وَفِیْ رِوَايَةٍ اُمِّ كَعْبٍ) مَاتَتْ فِیْ نِفَاسِهَا فَقَامَ وَسْطَهَا.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ام فلاں (اور ایک روایت میں ہے: ام کعب) نفاس کی حالت میں فوت ہو گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے وسط میں کھڑے ہو کر ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔

۲۸۰۷/۱۹۴- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَاتَ ابْنٌ لِاَبِیْ طَلْحَةَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اَبُوْ طَلْحَةَ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمُّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو طلحہ (رضی اللہ عنہ) کا بیٹا فوت ہو گیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی تو حضرت ابو طلحہ' نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے تھے اور حضرت ابو طلحہ کے پیچھے حضرت ام سلیم تھیں' حضرت انس نے اپنے ہاتھ کا اشارہ کر کے کہا: گویا

سُلَيْمٍ خَلْفَ اَبِيْ طَلْحَةَ كَاَنَّهُمْ عُرْفُ دِيْكٍ وَاَشَارَ بِيَدِهٖ.

کہ وہ مرغ کی کلغی تھے۔

ف: احناف کے نزدیک نمازِ جنازہ پڑھانے کے لیے امام میت کے سینے کے مقابل کھڑا ہو' میت خواہ مرد ہو یا عورت۔

حضرت شعبی کا بیان ہے کہ حضرت اُم کلثوم بنت علی اور حضرت زید بن عمر (رضی اللہ عنہم) ان دونوں نے اکٹھے انتقال کیا اور ان دونوں کا جنازہ نکالا گیا تو ان کی نمازِ جنازہ امیر مدینہ نے پڑھائی اور وہ جنازہ پڑھاتے وقت ان کے پاؤں اور سروں کے درمیان (سینوں کے مقابل) کھڑے ہوئے۔ (اعلاء السنن ج ۸ ص ۲۷۵)

۱۲- بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھنے کا حکم

۲۸۰۸/۱۹۵- عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا تُوُفِّيَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاُتِيَ بِجَنَازَتِهٖ اَمَرَتْ بِهٖ عَائِشَةُ اَنْ يُمَرَّ بِهٖ عَلَيْهَا فَشُقَّ بِهٖ فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَتْ لَهٗ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ مَا اَسْرَعَ النَّاسَ اِلَى الْقَوْلِ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنِ بَيْضَاءَ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا اَرْسَلَتْ هِيَ وَاَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَهْلِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنْ مُرُّوْا بِهٖ عَلَيْنَا فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ النَّاسُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ اَلَا تَعْجَبُوْنَ مِنَ النَّاسِ حِيْنَ يُنْكِرُوْنَ هٰذَا؟ فَوَاللّٰهِ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى سَهْلِ بْنِ بَيْضَاءَ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ.

حضرت عباد بن عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہم) کا بیان ہے کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فوت ہوئے اور ان کا جنازہ لایا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کا جنازہ ان کے پاس (مسجد میں) لانے کا حکم دیا' پس (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حکم پر) جنازہ کو مسجد کے وسط میں رکھا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھی' جس پر صحابہ کرام نے اعتراض کیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ لوگ کتنی جلدی اعتراض کرنے لگے ہیں حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیضاء کے بیٹے (سُہیل) کی نمازِ جنازہ مسجد میں ہی پڑھائی تھی۔ (اور دوسرے طریق سے مروی ہے:) حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہم) کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دیگر ازواجِ مطہرات نے حضرت سعد بن ابی وقاص (رضی اللہ عنہ) کے گھر والوں کی طرف پیغام بھیجا کہ اس کا جنازہ ہمارے پاس مسجد میں لے آؤ (تاکہ ہم بھی اس کی نمازِ جنازہ پڑھ لیں)' پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھی تو لوگوں نے اس (مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھنے) پر اعتراض کیا' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب اس (اعتراض) کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: کیا تم لوگوں کے اس اعتراض پر تعجب کر رہے ہو؟ اللہ تعالیٰ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیضا کے بیٹے سہل کی نمازِ جنازہ مسجد میں ہی پڑھی تھی۔

۲۸۰۹/۱۹۶- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَيْسَ لَهٗ شَيْءٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھی' اس کے لیے کچھ (اجر و ثواب) نہیں ہے۔

اَبْوَابُ حَمْلِ الْجَنَازَةِ وَالسَّيْرِ بِهَا وَمَا يَتَعَلَّقُ بِذٰلِكَ

جنازے کو اُٹھانے‘ اسے لے کر چلنے اور ان سے متعلق احکام

۱- بَابٌ مَّا جَاءَ فِيْ حَمْلِ الْجَنَازَةِ وَالْاِسْرَاعِ بِهَا مِنْ غَيْرِ رَمَلٍ

جنازہ اُٹھانے اور اسے بغیر جھٹکوں کے جلدی لے جانے کا بیان

۲۸۱۰/۱۹۷- عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ‘ فَاِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُوْنِيْ وَاِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَاوَيْلَهَا اَيْنَ تَذْهَبُوْنَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ‘ وَلَوْ سَمِعَهَا الْاِنْسَانُ لَصَعِقَ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب میت کو (چارپائی پر) رکھا جاتا ہے اور پھر لوگ اسے اپنی گردنوں پر اُٹھا لیتے ہیں تو اگر وہ (مرنے والا) نیک ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ مجھے (قبر کی طرف) جلدی لے چلو اور اگر وہ نیک نہیں ہوتا (بُرا ہوتا ہے)‘ تو کہتا ہے: ہائے ہلاکت! تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو‘ اس کی اس آواز کو انسان کے سوا ہر چیز سنتی ہے‘ اور اگر اس (کی اس آواز) کو انسان سُن لے تو وہ بے ہوش ہو جائے۔

۲۸۱۱/۱۹۸- عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهِ مَيْمُوْنَةُ اِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوْهَا وَلَا تُزَلْزِلُوْهَا.

حضرت عطاء کا بیان ہے کہ ہم (مکہ مکرمہ کے قریب) مقام سَرِف میں حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) کے ہمراہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ حضرت میمونہ (رضی اللہ عنہا) کے جنازہ میں حاضر ہوئے‘ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ حضرت میمونہ (رضی اللہ عنہا) ہیں جب تم ان کا جنازہ اُٹھاؤ تو نہ تم اسے اُٹھا کر تیز دوڑنا اور نہ ہی اسے جھٹکے دینا (بلکہ انتہائی پیار اور سکون کے ساتھ لے جانا)۔

۲۸۱۲/۱۹۹- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْنَا نَبِيَّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّيْرِ بِالْجَنَازَةِ فَقَالَ السَّيْرُ مَا دُوْنَ الْخَبَبِ فَاِنْ يَكُ خَيْرًا تَعْجَلْ اِلَيْهِ اَوْ قَالَ تُعَجَّلْ اِلَيْهِ وَاِنْ يَكُ سِوٰى ذَاكَ فَبُعْدًا لِاَهْلِ النَّارِ‘ اَلْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ وَلَا تَتْبَعُ‘ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَقَدَّمَهَا.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جنازہ کو لے کر چلنے کے بارے میں پوچھا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: (جنازہ کو) عام چال سے ذرا تیز چال میں لے کر جاؤ‘ زیادہ تیز نہ دوڑو‘ سو اگر وہ نیک ہے تو اسے بھلائی کی طرف جلدی لے جاؤ اور اگر وہ بُرا ہے تو دوزخی کو دور کیا جائے‘ جنازہ (لوگوں کے) آگے رہے‘ پیچھے نہ رہے‘ جو شخص اس کے آگے رہا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

۲۸۱۳/۲۰۰- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَانَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حِيْنَ حَضَرَهُ الْمَوْتُ لَا تَضْرِبُوْا عَلَيَّ فُسْطَاطًا وَّلَا تَتْبَعُوْنِيْ بِمِجْمَرٍ وَاَسْرِعُوْا بِيْ‘ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ عَلٰى سَرِيْرِهٖ قَالَ قَدِّمُوْنِيْ

حضرت عبدالرحمٰن بن مہران کا بیان ہے کہ جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی وفات کا قریب آیا تو آپ نے فرمایا: (جب میں فوت ہو جاؤں تو) نہ تو مجھ پر خیمہ نصب کرنا اور نہ ہی میرے ساتھ جلتی ہوئی انگیٹھی لے کر جانا اور مجھے (قبر کی طرف) جلدی لے کر چلنا‘ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب نیک آدمی کو چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ مجھے جلدی آگے لے جاؤ‘ مجھے جلدی آگے لے

قَدِّمُوْنِیْ، وَاِذَا وُضِعَ الرَّجُلُ السُّوْءُ عَلٰی سَرِیْرِهٖ قَالَ یَا وَیْلَهٗ اَیْنَ تَذْهَبُوْنَ بِیْ.

جاؤ اور جب بُرے آدمی کو چارپائی پر رکھا جاتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ ہائے بربادی! تم مجھے کہاں لے کر جا رہے ہو۔

۲۸۱۴/۲۰۱- عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا اَعْلَمُ اِلَّا رَفَعَ الْحَدِیْثَ قَالَ اَسْرِعُوْا بِجَنَائِزِکُمْ فَاِنْ کَانَتْ صَالِحَةً عَجَّلْتُمُوْهَا اِلَی الْخَیْرِ، وَاِنْ کَانَتْ صَالِحَةً اسْتَرَحْتُمْ مِنْهَا وَوَضَعْتُمُوْهَا عَنْ رِقَابِکُمْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے جنازوں کو جلدی لے کر جاؤ، اگر وہ (مرنے والا) نیک ہے تو تم اسے بھلائی کی طرف جلدی پہنچا دو گے، اور اگر وہ بُرا ہے تو تم اسے اپنی گردنوں سے اتار کر اس سے راحت حاصل کر لو گے۔

۲۸۱۵/۲۰۲- عَنْ عُیَیْنَةَ ثَنَا اَبِیْ قَالَ خَرَجْتُ فِیْ جَنَازَةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ فَجَعَلَ رِجَالٌ مِّنْ اَهْلِهٖ یَسْتَقْبِلُوْنَ الْجَنَازَةَ فَیَمْشُوْنَ عَلٰی اَعْقَابِهِمْ وَیَقُوْلُوْنَ رُوَیْدًا بَارَکَ اللّٰهُ فِیْکُمْ، قَالَ فَلَحِقَنَا اَبُوْ بَکْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ طَرِیْقِ الْمِرْبَدِ فَلَمَّا رَاٰی اُولٰئِكَ وَمَا یَصْنَعُوْنَ حَمَلَ عَلَیْهِمْ بِبَغْلَتِهٖ وَاَهْوٰی لَهُمْ بِالسَّوْطِ وَقَالَ خَلُّوْا فَوَ الَّذِیْ کَرَّمَ وَجْهَ اَبِی الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاَیْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَاِنَّا لَنَکَادُ اَنْ نَرْمُلَ بِهَا.

حضرت عُیینہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ کے جنازہ میں شریک ہوا اور ان کے گھر کے لوگ جنازہ کے آگے اپنی ایڑیوں پر چل رہے تھے اور کہہ رہے تھے: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے، تم آہستہ چلو، تیز نہ چلو۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ ہمیں مربد کے مقام پر ملے، جب انہوں نے ان کو آہستہ چلتے ہوئے دیکھا تو اپنے خچر کو تیز دوڑا کر ان کے پاس گئے اور ان کو لاٹھی سے اشارہ کر کے کہا کہ تیز چلو، اس ذات کی قسم جس نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور کو عزت و کرامت سے نوازا، ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہماری چال میں تیزی تھی۔

۲۸۱۶/۲۰۳- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَبِعَ جَنَازَةً قَالَ انْبَسِطُوْا بِهَا وَلَا تَدِبُّوْا دَبِیْبَ الْیَهُوْدِ بِجَنَائِزِهَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی جنازہ کے ساتھ جاتے تو فرماتے کہ اس کو جلدی لے کر چلو اور اس طرح آہستہ نہ چلو جس طرح یہودی اپنے جنازوں کو آہستہ لے کر چلتے ہیں۔

۲۸۱۷/۲۰۴- عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ (اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ اُنَاسًا مَرُّوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ یُسْرِعُوْنَ بِهَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِتَکُنْ عَلَیْکُمُ السَّکِیْنَةُ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ قَالَ مَرَّتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَنَازَةٌ تُمْخَضُ مَخْضَ الزِّقِّ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمُ الْقَصْدَ.

حضرت ابوبُردہ اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ لے کر تیزی سے گزرے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم پر اطمینان و سکون لازم ہے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا جس کو اس طرح تیزی سے ہلا کر لے جایا جا رہا تھا جس طرح مٹکے میں تیزی سے دودھ بلویا جاتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم پر اعتدال (درمیانی چال) لازم ہے (کہ تم اس کو لے جانے میں درمیانی چال اختیار کرو)۔

۲- بَابُ الْمَشْيِ اَمَامَ الْجَنَازَةِ وَخَلْفَهَا. وَمَا جَاءَ فِي الرُّكُوْبِ مَعَهَا

جنازہ کے آگے اور پیچھے چلنے اور اس کے ساتھ سوار ہو کر چلنے کا بیان

۲۸۱۸/۲۰۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي اَبِي ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ ثَنَا الْهَجَرِيُّ قَالَ خَرَجْتُ فِي جَنَازَةِ بِنْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَةٍ لَّهُ حَوَّاءَ يَعْنِي سَوْدَاءَ، قَالَ فَجَعَلْنَ النِّسَاءُ يَقُلْنَ لِقَائِدِهٖ قَدِّمْهُ اَمَامَ الْجَنَازَةِ فَفَعَلَ، قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَهُ اَيْنَ الْجَنَازَةُ؟ قَالَ فَقَالَ خَلْفَكَ، قَالَ فَفَعَلَ ذٰلِكَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ اَلَمْ اَنْهَكَ اَنْ تُقَدِّمَنِي اَمَامَ الْجَنَازَةِ؟ قَالَ فَسَمِعَ امْرَاَةً تَلْتَدِمُ وَقَالَ مَرَّةً تُرْثِي (وَفِي رِوَايَةٍ فَجَعَلَ النِّسَاءُ يَبْكِيْنَ) فَقَالَ مَهْ، اَلَمْ اَنْهَكُنَّ عَنْ هٰذَا؟ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهٰى عَنِ الْمَرَاثِي، لِتُفِضْ اِحْدَاكُنَّ مِنْ عَبْرَتِهَا مَاشَاءَ تْ، فَلَمَّا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ تَقَدَّمَ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ، ثُمَّ قَامَ هُنَيَّةً فَسَبَّحَ بِهٖ بَعْضُ الْقَوْمِ فَانْفَتَلَ فَقَالَ اَكُنْتُمْ تَرَوْنَ اَنِّي اُكَبِّرُ الْخَامِسَةَ؟ قَالُوْا نَعَمْ، قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا كَبَّرَ الرَّابِعَةَ قَامَ هُنَيَّةً، فَلَمَّا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ جَلَسَ وَجَلَسْنَا، فَسُئِلَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ فَقَالَ تَلَقَّانَا يَوْمَ خَيْبَرَ حُمُرٌ اَهْلِيَّةٌ خَارِجًا مِّنَ الْقَرْيَةِ فَوَقَعَ النَّاسُ فِيْهَا فَذَبَحُوْهَا فَاِنَّ الْقُدُوْرَ لَتَغْلِي بِبَعْضِهَا اِذَا نَادٰى مُنَادِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَهْرِيْقُوْهَا قَالَ فَاَهْرَقْنَاهَا، وَرَاَيْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰى مِطْرَفًا مِّنْ خَزٍّ.

حضرت ابراہیم ہجری کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کے جنازہ میں گیا' حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سیاہ خچر پر سوار ہوئے (اور اس وقت وہ نابینا تھے) تو عورتیں ان کے راہنما سے کہنے لگیں کہ ان کو جنازہ کے آگے کر دو تو اس نے ان کو جنازہ کے آگے کر دیا۔ راوی (ابراہیم ہجری) کا بیان ہے کہ میں نے ان کو اپنے راہنما سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ جنازہ کہاں ہے؟ اس نے بتایا کہ وہ آپ کے پیچھے ہے' انہوں نے ایک دو مرتبہ ایسا کیا' پھر فرمایا: کیا میں نے تمہیں منع نہیں کیا تھا کہ مجھے جنازہ کے آگے نہ کرنا؟ پھر انہوں نے ایک عورت کو نوحہ (بین) کرتے سنا۔ (اور ایک روایت میں ہے کہ پھر عورتیں رونے لگیں) تو انہوں نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں اس (نوحہ کے ساتھ رونے) سے منع نہیں کیا تھا؟ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نوحہ کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے' البتہ آنسو جتنے چاہو بہا سکتی ہو' پھر جب جنازہ رکھ دیا گیا تو انہوں نے آگے بڑھ کر جنازہ پر چار تکبیریں کہیں' پھر (چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرے بغیر) کچھ دیر کھڑے رہے اور لوگ ان کے ساتھ (کھڑے ہو کر) سبحان اللہ کہتے رہے' پھر انہوں نے سلام پھیر کر فرمایا: کیا تم یہ سمجھے تھے کہ میں پانچویں تکبیر بھی کہوں گا؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی چوتھی تکبیر کہتے تو کچھ دیر کھڑے رہتے' پھر جب جنازہ (میت) کو (قبر میں) رکھا گیا تو وہ اور ہم بیٹھ گئے' پھر ان سے گھریلو گدھوں کے گوشت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ جنگ خیبر کے دن بستی سے باہر ہمیں گھریلو گدھے ملے تو لوگوں نے ان کو پکڑ کر ذبح کر دیا' چنانچہ ان (گدھوں) کا گوشت ہانڈیوں میں پک رہا تھا کہ اچانک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منادی (ندا کرنے والے) نے ندا دی کہ اس (گوشت) کو (ہانڈیوں سے) انڈیل دو تو لوگوں نے اس کو انڈیل دیا (اور اسے نہ کھایا) اور میں نے حضرت عبداللہ بن اوفی کے بدن پر اون وریشم سے بنی ہوئی دھاری دار چادر دیکھی۔

۲۸۱۹/۲۰۶- (عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ثابت بن دحداحہ کے جنازہ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک ایسے خوبصورت

وَسَلَّمَ خَرَجَ مَعَ جَنَازَةِ ثَابِتِ بْنِ الدَّحْدَاحَةِ عَلٰى فَرَسٍ اَغَرَّ مُحَجَّلٍ تَحْتَهُ لَيْسَ عَلَيْهِ سَرْجٌ مَعَهُ النَّاسُ وَهُمْ حَوْلَهُ قَالَ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ حَتّٰى فَرَغَ مِنْهُ، ثُمَّ قَامَ فَقَعَدَ عَلٰى فَرَسِهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ يَسِيْرُ حَوْلَهُ الرِّجَالُ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ اَبِى الدَّحْدَاحِ وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ يَتَوَقَّصُ وَنَحْنُ نَسْعٰى حَوْلَهُ.

گھوڑے پر سوار ہو کر جاتے ہوئے دیکھا جس کی پیشانی اور ٹانگیں سفید تھیں اور اس پر زین بھی نہ تھی، جبکہ لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اردگرد (پیدل چل رہے) تھے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (گھوڑے سے) اتر کر ان کی نماز جنازہ پڑھائی، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس (دفن میت) سے فارغ ہونے تک بیٹھے رہے، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اُٹھے اور اپنے گھوڑے پر بیٹھ گئے، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) چل پڑے، جبکہ لوگ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اردگرد پیدل چل رہے تھے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضرت ابو دحداح کے جنازہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے جبکہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) گھوڑے پر سوار تھے، وہ گھوڑا دُلکی چال چل رہا تھا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اردگرد لوگ دوڑ کر چل رہے تھے۔

۲۰۷/۲۸۲۰- عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ، وَالْمَاشِيْ اَمَامَهَا قَرِيْبًا عَنْ يَّمِيْنِهَا اَوْ عَنْ يَّسَارِهَا، وَالسِّقْطُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَيُدْعٰى لِوَالِدَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سوار ہو، وہ جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل چلنے والا جیسے چاہے چلے، اور بچے پر نماز پڑھی جائے گی۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص سوار ہو وہ جنازہ کے پیچھے چلے، اور پیدل چلنے والا اس کے قریب آگے یا اس کے دائیں یا بائیں چلے اور (میعاد سے پہلے) گرے ہوئے بچے کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے اور اس کے ماں باپ کے لیے بخشش و رحمت کی دعا کی جائے۔

۲۰۸/۲۸۲۱- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَمْشِيْ بَيْنَ يَدَيِ الْجَنَازَةِ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْشِيْ بَيْنَ يَدَيْهَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ.

حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جنازہ کے آگے چلتے تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم جنازہ کے آگے چلتے تھے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر و حضرت عمر (رضی اللہ عنہما) کو جنازہ کے آگے چلتے ہوئے دیکھا۔

۲۰۹/۲۸۲۲- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ عَادَ الْحَسَنَ ابْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ اَتَعُوْدُ الْحَسَنَ وَفِيْ نَفْسِكَ مَا فِيْهَا؟

حضرت عبداللہ بن یسار کا بیان ہے کہ حضرت عمرو بن حریث، حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی عیادت کو آئے تو حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے ان سے کہا: کیا تم حسن کی عیادت کو آئے ہو؟ حالانکہ تمہارے دل میں ان

فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو اِنَّكَ لَسْتَ بِرَبِّيْ فَتَصْرِفَ قَلْبِيْ حَيْثُ شِئْتَ، قَالَ عَلِيٌّ اَمَا اِنَّ ذٰلِكَ لَا يَمْنَعُنَا اَنْ نُؤَدِّيَ اِلَيْكَ النَّصِيْحَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ عَادَ اَخَاهُ اِلَّا ابْتَعَثَ اللّٰهُ لَهُ سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يُّصَلُّوْنَ عَلَيْهِ مِنْ اَيِّ سَاعَاتِ النَّهَارِ كَانَ حَتّٰى يُمْسِيَ، وَمِنْ اَيِّ سَاعَاتِ اللَّيْلِ كَانَ حَتّٰى يُصْبِحَ، قَالَ لَهُ عَمْرٌو كَيْفَ تَقُوْلُ فِي الْمَشْيِ مَعَ الْجَنَازَةِ بَيْنَ يَدَيْهَا اَوْ خَلْفَهَا ؟ فَقَالَ عَلِيٌّ اِنَّ فَضْلَ الْمَشْيِ مِنْ خَلْفِهَا عَلٰى بَيْنَ يَدَيْهَا كَفَضْلِ صَلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ فِيْ جَمَاعَةٍ عَلَى الْوَحْدَةِ قَالَ عَمْرٌو فَاِنِّيْ رَاَيْتُ اَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَمْشِيَانِ اَمَامَ الْجَنَازَةِ، قَالَ عَلِيٌّ اِنَّهُمَا اِنَّمَا كَرِهَا اَنْ يُحْرِجَا النَّاسَ.

کے متعلق بدگمانی ہے، حضرت عَمرو نے ان سے کہا کہ آپ میرے رب نہیں ہیں کہ آپ میرے دل کو جیسے چاہیں پھیر دیں، حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: جو بات تمہارے دل میں ہے وہ ہمیں تم کو خیرخواہی ونصیحت (عیادت مریض کی فضیلت بیان کرنے) کا حق ادا کرنے میں مانع نہیں ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کوئی مسلمان اپنے (مسلمان) بھائی کی عیادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ستر ہزار فرشتوں کو بھیجتا ہے جو اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں، دن کی کسی بھی گھڑی میں عیادت کرتا ہے تو شام تک فرشتے دعا کرتے رہتے ہیں اور رات کے کسی بھی وقت عیادت کرتا ہے تو صبح تک فرشتے دعا کرتے رہتے ہیں، حضرت عَمرو نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جنازہ کے ساتھ اس کے آگے یا پیچھے چلنے کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جنازہ کے پیچھے چلنے والے کی اس کے آگے چلنے والے پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح فرض نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے والے کی تنہا فرض نماز پڑھنے والے پر فضیلت ہے۔ حضرت عَمرو نے کہا کہ میں نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما (ان دونوں) کو جنازہ کے آگے چلتے ہوئے دیکھا ہے، حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا کہ یہ دونوں حضرات لوگوں کو مشقت میں ڈالنا پسند نہیں کرتے تھے۔

۲۱۰/۲۸۲۳- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَسِيْرِ بِالْجَنَازَةِ فَقَالَ مَتْبُوْعَةٌ وَّلَيْسَتْ بِتَابِعَةٍ.

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے جنازہ کے ساتھ چلنے کے بارے میں پوچھا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: جنازہ متبوع ہے (اس کے پیچھے چلنا چاہیے) اور وہ تابع نہیں ہے (اس کے آگے نہیں چلنا چاہیے)۔

۲۱۱/۲۸۲۴- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتْبَعُ الْجَنَازَةَ صَوْتٌ وَّلَا نَارٌ وَّلَا يُمْشٰى بَيْنَ يَدَيْهَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنازہ کے ساتھ نہ تو (رونے پیٹنے کی) آواز ہو اور نہ آگ ہو اور نہ ہی کوئی اس کے آگے چلے۔

۳- بَابُ النَّهْيِ عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ بِنَارٍ اَوْ صَيَّاحٍ اَوْ نِسَاءٍ

جنازہ کے ساتھ آگ لے جانے اور رونے پیٹنے والی عورتوں کے جانے کی ممانعت

۲۱۲/۲۸۲۵- عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّتْ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَوْ قُمْتَ بِنَا مَعَهَا، قَالَ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَقَبَضَ عَلَيْهَا قَبْضًا

حضرت مجاہد کا بیان ہے کہ ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (مجھ سے) فرمایا: اگر تم اُٹھ کر ہمارے ہمراہ اس جنازہ کے ساتھ چلو تو بہتر ہے، پھر آپ نے میرا ہاتھ مضبوطی سے

شَدِيْدًا فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْمَقَابِرِ سَمِعَ رَنَّةً مِّنْ خَلْفِهٖ وَهُوَ قَابِضٌ عَلٰى يَدِىْ فَاسْتَدَارَنِىْ فَاسْتَقْبَلَهَا فَقَالَ لَهَا شَرًّا وَّقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ تَتَّبِعَ جَنَازَةً فِيْهَا رَنَّةٌ.

پکڑا (اور مجھے لے کر چل پڑے) پس جب ہم قبرستان کے قریب پہنچے تو آپ نے اپنے پیچھے ایک عورت کے زور سے رونے کی آواز سنی' درآں حالیکہ آپ نے میرا ہاتھ تھاما ہوا تھا' پس آپ نے مجھے پیچھے کی طرف گھمایا اور اس عورت کی طرف متوجہ ہو کر اسے ڈانٹا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جنازہ کے ساتھ رونے والیوں کو لے جانے سے منع فرمایا ہے۔

۲۸۲۶/۲۱۳- عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُتْبَعُ الْجَنَازَةُ بِنَارٍ وَّلَا صَوْتٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنازہ کے ساتھ نہ تو آگ کو لے جایا جائے اور نہ ہی (اس کے ساتھ رونے پیٹنے کی) آواز ہو۔

۲۸۲۷/۲۱۴- عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهٰى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْنَا.

حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ہمیں) جنازوں کے ساتھ جانے سے منع فرمایا تھا لیکن ہم پر سختی نہیں کی تھی۔

۲۸۲۸/۲۱۵- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نَمْشِىْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ بَصُرَ بِامْرَاَةٍ لَّا نَظُنُّ اَنَّهٗ عَرَفَهَا' فَلَمَّا تَوَجَّهْنَا اِلَى الطَّرِيْقِ وَقَفَ حَتّٰى انْتَهَتْ اِلَيْهِ فَاِذَا فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِىَ عَنْهَا فَقَالَ مَا اَخْرَجَكِ مِنْ بَيْتِكِ يَا فَاطِمَةُ؟ قَالَتْ اَتَيْتُ اَهْلَ هٰذَا الْبَيْتِ فَرَحَّمْتُ اِلَيْهِمْ مَيِّتَهُمْ وَعَزَّيْتُهُمْ' فَقَالَ لَعَلَّكِ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدٰى قَالَتْ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ بَلَغْتُهَا مَعَهُمْ وَقَدْ سَمِعْتُكَ تَذْكُرُ فِىْ ذٰلِكَ مَا تَذْكُرُ' قَالَ لَوْ بَلَغْتِهَا مَعَهُمْ مَا رَاَيْتِ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَرَاهَا جَدُّ اَبِيْكِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جا رہے تھے کہ اچانک آپ (ﷺ) نے ایک عورت کو دیکھا' ہمارے خیال میں آپ (ﷺ) نے اسے نہیں پہچانا' پس جب ہم راستے تک پہنچے تو آپ (ﷺ) کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ وہ عورت آپ (ﷺ) کے پاس آ گئی تو تب معلوم ہوا کہ وہ رسول اللہ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں' آپ (ﷺ) نے پوچھا: اے فاطمہ! تم اپنے گھر سے کیوں نکلی ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں اس (میت) کے گھر والوں کے پاس گئی تھی' میں نے ان کے میت کے لیے رحمت کی دعا کی اور ان کو تسلی دی' آپ (ﷺ) نے فرمایا: شاید تم ان کے ساتھ قبرستان گئی تھیں؟ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی پناہ! میں ان کے ساتھ قبرستان کیسے جا سکتی ہوں جبکہ میں آپ سے اس (ممانعت) کے بارے میں سن چکی ہوں' آپ (ﷺ) نے فرمایا: اگر تم ان کے ساتھ قبرستان گئی ہوتیں تو تم اس وقت تک جنت کو نہ دیکھ سکتیں جب تک کہ تمہارے والد کے دادا (حضرت عبدالمطلب) نہ دیکھ لیتے۔

٤- بَابُ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةً فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى تُوْضَعَ (وَمَا جَاءَ فِى الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ اِذَا مَرَّتْ)

جو شخص جنازہ کے ساتھ جائے وہ اس وقت نہ بیٹھے جب تک کہ اسے رکھ نہ دیا جائے (جب جنازہ گزرے اس وقت کھڑے ہونے کا بیان)

۲۸۲۹/۲۱۶- عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم جنازہ کو دیکھو تو اس کے لیے کھڑے ہو جاؤ' اور جو شخص جنازہ

رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا لَهَا فَمَنِ اتَّبَعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ.

کے ساتھ جائے وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ اسے (زمین پر) رکھ نہ دیا جائے۔

۲۱۷/۲۸۳۰- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَلَمْ يَمْشِ مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتّٰى تَغِيْبَ عَنْهُ وَمَنْ مَّشٰى مَعَهَا فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى تُوْضَعَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے نمازِ جنازہ پڑھی، پھر اس کے ساتھ نہ گیا تو وہ اس وقت تک کھڑا رہے جب تک کہ وہ (جنازہ) اس (کی نظروں) سے اوجھل نہ ہو جائے اور جو شخص ان کے ساتھ گیا تو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ اسے رکھ نہ دیا جائے۔

۲۱۸/۲۸۳۱- زعَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ رَاٰى جَنَازَةً فَقَامَ اِلَيْهَا وَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ رَاٰى جَنَازَةً فَقَامَ لَهَا.

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ایک جنازہ کو دیکھا تو اس کے لیے کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک جنازہ کے لیے کھڑا ہوتے ہوئے دیکھا۔

۲۱۹/۲۸۳۲- عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الْجَنَازَةَ وَلَمْ يَكُنْ مَّاشِيًا مَّعَهَا فَلْيَقُمْ حَتّٰى تُجَاوِزَهُ اَوْ تُوْضَعَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتَ جَنَازَةً فَقُمْ حَتّٰى تُجَاوِزَكَ اَوْ قَالَ قِفْ حَتّٰى تُجَاوِزَكَ.

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص جنازہ دیکھے اور اس کے ساتھ وہ نہ جا سکے تو وہ اس وقت تک کھڑا رہے جب تک کہ وہ آگے چلا نہ جائے یا اسے رکھ نہ دیا جائے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم جنازہ کو دیکھو تو تم کھڑے ہو جاؤ حتیٰ کہ وہ تم سے آگے نکل جائے یا فرمایا: تم اس وقت تک (اپنی جگہ) ٹھہرے رہو جب تک کہ وہ تم سے آگے نہ نکل جائے۔

۲۲۰/۲۸۳۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا يَحْيٰى وَوَكِيْعٌ عَنْ زَكَرِيَّا حَدَّثَنِیْ عَامِرٌ قَالَ كَانَ اَبُوْ سَعِيْدٍ وَّمَرْوَانُ جَالِسَيْنِ فَمَرَّ عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَقَالَ مَرْوَانُ اجْلِسْ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَامَ فَقَامَ مَرْوَانُ وَقَالَ وَكِيْعٌ مَّرَّتْ بِهٖ جَنَازَةٌ فَقَامَ.

حضرت عامر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوسعید خدری (رضی اللہ) اور مروان (یہ دونوں) بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو حضرت ابوسعید کھڑے ہو گئے تو مروان نے کہا: بیٹھ جاؤ! حضرت ابوسعید نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کھڑے ہو گئے، پس مروان (یہ حدیث سن کر) کھڑا ہو گیا۔

۲۲۱/۲۸۳۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَّعَ مَرْوَانَ فَمَرَّتْ جَنَازَةٌ فَمَرَّ بِهٖ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَقَالَ قُمْ اَيُّهَا الْاَمِيْرُ فَقَدْ عَلِمَ هٰذَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا

حضرت مقبری کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مروان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ گزرا، حضرت ابوسعید اس (مروان) کے پاس سے گزرتے تو فرمایا: اے امیر المؤمنین! کھڑے ہو جائیں یقیناً یہ (حضرت ابوہریرہ) جانتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی جنازہ کے ساتھ تشریف لے جاتے تو اس کے (زمین پر) رکھے جانے تک نہ بیٹھتے۔

تَبِعَ جَنَازَةً لَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى تُوْضَعَ.

فَصْلٌ مِّنْهُ فِي الْقِيَامِ لِجَنَازَةِ الْكَافِرِ

فصل: کافر کے جنازہ کے لیے کھڑا ہونا

۲۸۳۵/۲۲۲- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَمُرُّ بِنَا جَنَازَةُ الْكَافِرِ اَفَنَقُوْمُ لَهَا؟ قَالَ نَعَمْ قُوْمُوْا لَهَا، فَاِنَّكُمْ لَسْتُمْ تَقُوْمُوْنَ لَهَا، اِنَّمَا تَقُوْمُوْنَ اِعْظَامًا لِلَّذِيْ يَقْبِضُ النُّفُوْسَ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: یارسول اللہ! ہمارے پاس سے کافر کا جنازہ گزرتا ہے تو کیا ہم اس کے لیے بھی کھڑے ہو جائیں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ہاں! اس کے لیے بھی کھڑے ہو جایا کرو' کیونکہ تم اس کے لیے کھڑے نہیں ہو گے بلکہ تم اس ذات (اللہ تعالیٰ) کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو گے جو روحوں کو قبض کرتا ہے۔

۲۸۳۶/۲۲۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجَنَازَةٍ مَرَّتْ بِهٖ حَتّٰى تَوَارَتْ قَالَ فَاَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَيْضًا اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ لِجَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ حَتّٰى تَوَارَتْ.

حضرت جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہما) کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس جنازہ کے لیے اس وقت تک کھڑے رہے جب تک کہ وہ (نظروں سے) اوجھل نہیں ہوا۔ (اور ایک روایت میں ہے:) حضرت جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہما) کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اصحاب ایک یہودی کے جنازہ کے لیے کھڑے رہے یہاں تک کہ وہ (نظروں سے) اوجھل ہو گیا۔

۲۸۳۷/۲۲۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّتْ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ قَالَ اِنَّ الْمَوْتَ فَزَعٌ فَاِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّتْ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْنَا مَعَهُ فَذَهَبْنَا لِنَحْمِلَهَا اِذَا هِيَ جَنَازَةُ يَهُوْدِيَّةٍ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيَّةٍ قَالَ اِنَّ لِلْمَوْتِ فَزَعًا، فَاِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا لَهَا.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے لیے کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ کھڑے ہو گئے' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ یہودی کا جنازہ تھا' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: موت یقیناً گھبراہٹ (کا سبب) ہے' سو جب تم جنازہ کو دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے:) انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ہمارے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو گئے اور ہم بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ کھڑے ہو گئے' پھر ہم اس کو اُٹھانے کے لیے آگے بڑھے تو وہ یہودی عورت کا جنازہ تھا' ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ تو یہودی عورت کا جنازہ ہے' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: موت یقیناً گھبراہٹ (کا سبب) ہے' سو جب تم جنازہ کو دیکھو تو اس کے لیے کھڑے ہو جایا کرو۔

۲۸۳۸/۲۲۵- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مُرَّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا تو فرمایا: کھڑے ہو جاؤ کیونکہ موت گھبراہٹ (کا

بِجَنَازَةٍ فَقَالَ قُوْمُوْا فَإِنَّ لِلْمَوْتِ فَزَعًا (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهٖ جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ، فَقَامَ فَقِيْلَ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُوْدِيٍّ، فَقَالَ اِنَّ لِلْمَوْتِ فَزَعًا.

سبب) ہے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک یہودی کا جنازہ گزرا تو آپ (ﷺ) کھڑے ہو گئے' کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ تو یہودی کا جنازہ تھا' آپ (ﷺ) نے فرمایا: موت گھبرا دینے والی چیز ہے۔

٢٨٣٩/٢٢٦- عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى اَنَّ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ وَقَيْسَ بْنَ سَعْدٍ كَانَا قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ فَمَرُّوْا بِجَنَازَةٍ، فَقَامَا فَقِيْلَ اِنَّمَا هُوَ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوْا عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَامَ فَقِيْلَ لَهُ اِنَّهُ يَهُوْدِيٌّ، فَقَالَ اَلَيْسَتْ نَفْسًا.

حضرت ابن ابی لیلیٰ کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن حُنیف اور حضرت قیس بن سعد (رضی اللہ عنہما) قادسیہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ لوگ ایک جنازہ لے کر گزرے تو وہ دونوں کھڑے ہو گئے' ان سے کہا گیا کہ یہ تو اہل ذمہ (کافر کا جنازہ) تھا' انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے لوگ ایک جنازہ لے کر گزرے تو آپ (ﷺ) کھڑے ہو گئے' آپ (ﷺ) سے عرض کیا گیا کہ یہ تو یہودی تھا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: کیا یہ ذی روح (انسان) نہیں ہے۔

٢٨٤٠/٢٢٧- عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمِّهٖ يَزِيْدَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَّعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَصْحَابِهٖ فَطَلَعَتْ جَنَازَةٌ، فَلَمَّا رَاٰهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَارَ وَثَارَ اَصْحَابُهُ مَعَهُ فَلَمْ يَزَالُوْا قِيَامًا حَتّٰى نَفَذَتْ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ مِنْ تَاَذٍّ بِهَا اَوْ مِنْ تَضَايُقِ الْمَكَانِ، وَلَا اَحْسَبُهَا اِلَّا يَهُوْدِيًّا اَوْ يَهُوْدِيَّةً، وَمَا سَاَلْنَا عَنْ قِيَامِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ.

حضرت خارجہ بن زید اپنے چچا حضرت یزید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ اپنے ساتھیوں میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک جنازہ دکھائی دیا' جب رسول اللہ ﷺ نے اس (جنازہ) کو دیکھا تو آپ (ﷺ) فوراً کھڑے ہو گئے اور آپ (ﷺ) کے اصحاب بھی آپ (ﷺ) کے ساتھ فوراً کھڑے ہو گئے اور اس وقت کھڑے رہے جب تک کہ جنازہ آگے نہیں گزر گیا۔ راوی کا بیان ہے کہ بخدا! مجھے نہیں معلوم کہ آپ ﷺ جنازہ کی بدبو کی اذیت پہنچنے کی وجہ سے کھڑے ہوئے تھے یا جگہ کے تنگ ہونے کی وجہ سے کھڑے ہوئے تھے اور میرے خیال کے مطابق وہ جنازہ یہودی یا یہودیہ کا تھا جبکہ ہم نے آپ (ﷺ) کے کھڑے ہونے (کا سبب) کے بارے میں نہیں پوچھا۔

٥- بَابٌ مَّنْ قَالَ بِفَسْخِ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

جنازہ کے لیے کھڑا ہونا منسوخ ہے

٢٨٤١/٢٢٨- عَنْ لَيْثٍ اَنَّ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَّتْ بِكُمْ جَنَازَةٌ فَاِنْ كَانَ مُسْلِمًا اَوْ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا فَقُوْمُوْا لَهَا، فَاِنَّهُ لَيْسَ لَهَا نَقُوْمُ، وَلٰكِنْ نَقُوْمُ لِمَنْ مَّعَهَا مِنَ

حضرت لیث' حضرت ابو بردہ بن ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے پاس سے کوئی جنازہ گزرے خواہ وہ مسلمان ہو' یہودی ہو یا نصرانی (عیسائی) ہو تو تم اس کے لیے کھڑے ہو جایا کرو' کیونکہ ہم اس کے لیے کھڑے نہیں ہوتے بلکہ ہم اس کے ساتھ جانے والے فرشتوں کے لیے کھڑے ہوتے ہیں'

الْمَلَائِكَةِ، قَالَ لَيْثٌ فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ لِمُجَاهِدٍ، فَقَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ الْاَزْدِيُّ قَالَ اِنَّا لَجُلُوْسٌ مَّعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَنْتَظِرُ جَنَازَةً اِذْ مَرَّتْ بِنَا اُخْرٰى فَقُمْنَا، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مَا يُقِيْمُكُمْ؟ فَقُلْنَا هٰذَا مَا تَأْتُوْنَا بِهِ يَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ قَالَ وَمَا ذَاكَ ؟ قُلْتُ زَعَمَ اَبُوْ مُوْسٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَرَّتْ بِكُمْ جَنَازَةٌ فَاِنْ كَانَ مُسْلِمًا اَوْ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا فَقُوْمُوْا لَهَا فَاِنَّهُ لَيْسَ لَهَا نَقُوْمُ، وَلٰكِنْ نَقُوْمُ لِمَنْ مَّعَهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا فَعَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ غَيْرَ مَرَّةٍ بِرَجُلٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ وَكَانُوْا اَهْلَ كِتَابٍ، وَكَانَ يَتَشَبَّهُ بِهِمْ فَاِذَا نُهِيَ انْتَهٰى فَمَا عَادَ لَهَا بَعْدُ.

حضرت لیث کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کو حضرت مجاہد کے سامنے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت عبداللہ بن سخبرہ ازدی نے حدیث بیان کی' انہوں نے کہا کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے ایک جنازہ کا انتظار کر رہے تھے کہ اچانک ہمارے پاس سے ایک اور جنازہ گزرا تو ہم کھڑے ہو گئے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں کس چیز نے کھڑا کیا ہے؟ ہم نے کہا: اے اصحابِ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! یہ چیز (کھڑا ہونا) ہم نے تم سے نقل کی ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کیسے؟ میں نے کہا کہ حضرت ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے پاس سے کوئی جنازہ گزرے خواہ وہ مسلمان ہو' یہودی ہو یا عیسائی ہو تو تم اس کے لیے کھڑے ہو جایا کرو' کیونکہ ہم اس کے لیے کھڑے نہیں ہوتے بلکہ ہم ان فرشتوں کے لیے کھڑے ہوتے ہیں جو اس کے ساتھ ہوتے ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف ایک مرتبہ یہودی آدمی (کے جنازہ) کے لیے کھڑے ہوئے تھے' چونکہ یہود اہل کتاب ہیں' اسی لیے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان کی مشابہت اختیار کرتے تھے' پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو (ان کی مشابہت اختیار کرنے سے) منع فرمایا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رک گئے' پھر اس کے بعد آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دوبارہ ایسا نہیں کیا۔

۲۸۴۲/۲۲۹- عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَرَّ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا نَاسٌ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ اَفْتَاكُمْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا اَبُوْ مُوْسٰى فَقَالَ اِنَّمَا فَعَلَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ مَرَّةً فَكَانَ يَتَشَبَّهُ بِاَهْلِ الْكِتَابِ، فَلَمَّا نُهِيَ انْتَهٰى.

حضرت ابومعمر کا بیان ہے کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے کہ آپ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو لوگ اس کے لیے کھڑے ہو گئے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں یہ (جنازہ کے لیے کھڑے ہونے کا) مسئلہ کس نے بتایا ہے؟ لوگوں نے کہا: حضرت ابوموسیٰ نے بتایا ہے' آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا صرف ایک مرتبہ کیا تھا' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اہل کتاب کی مشابہت اختیار کرتے تھے' پھر جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اللہ تعالیٰ نے منع کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رک گئے۔

۲۸۴۳/۲۳۰- عَنْ وَّاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ شَهِدْتُ جَنَازَةً فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَقُمْتُ فَقَالَ لِيْ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ اِجْلِسْ فَاِنِّيْ سَاُخْبِرُكَ فِيْ هٰذَا بِثَبْتٍ حَدَّثَنِيْ مَسْعُوْدُ بْنُ الْحَكَمِ الزُّرَقِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِرَحْبَةِ الْكُوْفَةِ وَهُوَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ کا بیان ہے کہ میں انصار کے قبیلہ بنوسلمہ کے کسی جنازہ میں حاضر ہوا تو میں کھڑا ہو گیا تو نافع بن جبیر نے مجھ سے کہا کہ بیٹھ جاؤ! میں تمہیں دلیل کے ساتھ بات بتاتا ہوں' حضرت مسعود بن حکم زرقی نے مجھے حدیث سنائی' انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو کوفہ کی مسجد کے صحن میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں جنازہ کے لیے کھڑے ہونے کا حکم دیا تھا' پھر

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَنَا بِالْقِيَامِ فِي الْجَنَازَةِ، ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَمَرَنَا بِالْجُلُوْسِ.

اس کے بعد آپ (ﷺ) بیٹھنے لگے اور ہمیں بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔

۲۸۴۴/۲۳۱- عَنْ يَزِيْدَ يَعْنِي بْنَ اِبْرَاهِيْمَ وَهُوَ التَّسْتَرِيُّ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدٌ نُبِّئْتُ اَنَّ جَنَازَةً مَرَّتْ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَّابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَقَامَ الْحَسَنُ وَقَعَدَ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ الْحَسَنُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَلَمْ تَرَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهٖ جَنَازَةٌ فَقَامَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَلٰى وَقَدْ جَلَسَ فَلَمْ يُنْكِرِ الْحَسَنُ مَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

حضرت محمد (ابن سیرین) بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو حضرت حسن (رضی اللہ عنہ) کھڑے ہو گئے جبکہ حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) بیٹھے رہے، حضرت حسن نے حضرت عبداللہ بن عباس سے کہا کہ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ (ﷺ) کھڑے ہو گئے تھے، حضرت عبداللہ بن عباس نے کہا: جی ہاں! لیکن پھر آپ (ﷺ) بیٹھنے لگے تھے، پس حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی بات کا انکار (اعتراض) نہ کیا۔

۲۸۴۵/۲۳۲- عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ مَرَّ بِهِمْ جَنَازَةٌ فَقَامَ الْقَوْمُ وَلَمْ يَقُمْ، فَقَالَ الْحَسَنُ مَا صَنَعْتُمْ؟ اِنَّمَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَاَذِّيًا بِرِيْحِ الْيَهُوْدِيِّ.

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگوں کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو لوگ کھڑے ہو گئے مگر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کھڑے نہیں ہوئے، پھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تم نے کیا کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ تو یہودی کی بدبو کی تکلیف پہنچنے کی وجہ سے کھڑے ہوئے تھے۔

۲۸۴۶/۲۳۳- عَنْ حُسَيْنٍ وَّابْنِ عَبَّاسٍ اَوْ عَنْ اَحَدِهِمَا (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) اَنَّهُ قَالَ اِنَّمَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ اَجْلِ جَنَازَةِ يَهُوْدِيٍّ مَرَّ بِهَا عَلَيْهِ فَقَالَ اٰذَانِيْ رِيْحُهَا.

حضرت حسین اور حضرت عبداللہ بن عباس یا ان دونوں میں سے کسی ایک (رضی اللہ عنہما) کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ (ﷺ) کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اس (جنازہ) کی بدبو نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے۔

٦- بَابُ ثَنَاءِ النَّاسِ عَلَى الْمَيِّتِ وَشَهَادَتِهِمْ لَهٗ

لوگوں کا میت کی تعریف کرنا اور اس کے لیے گواہی دینا

۲۸۴۷/۲۳۴- عَنْ اَنَسٍ (بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ مَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَمَرُّوْا بِجَنَازَةٍ فَاَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ، فَقَالَ عُمَرُ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ، مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَاُثْنِيَ عَلَيْهَا

حضرت انس (بن مالک) رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ لوگ ایک جنازہ لے کر گزرے تو لوگوں نے اس کی تعریف کی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: واجب ہو گئی، واجب ہو گئی، واجب ہو گئی، پھر لوگ دوسرا جنازہ لے کر گزرے تو لوگوں نے اس کی برائی بیان کی، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: واجب ہو گئی، واجب ہو گئی، واجب ہو گئی، حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! ایک جنازہ گزرا اس کی تعریف کی

خَيْرًا فَقُلْتَ وَجَبَتْ وَجَبَتْ، وَمُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرًّا، فَقُلْتَ وَجَبَتْ وَجَبَتْ وَجَبَتْ، فَقَالَ مَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ.

۲۸۴۸/۲۳۵- وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ، وَفِيهِ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فِي مَنَاقِبِ الْخَيْرِ (وَقَالَ فِي الْأُخْرٰى) فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فِي مَنَاقِبِ الشَّرِّ فَقَالَ وَجَبَتْ، ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ.

۲۸۴۹/۲۳۶- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ جَلَسَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَجْلِسًا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُهُ تَمُرُّ عَلَيْهِ الْجَنَائِزُ، قَالَ فَمَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ، ثُمَّ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا خَيْرًا فَقَالَ وَجَبَتْ، ثُمَّ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا خَيْرًا، فَقَالَ وَجَبَتْ، ثُمَّ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا هٰذَا كَانَ أَكْذَبَ النَّاسِ فَقَالَ إِنَّ أَكْذَبَ النَّاسِ أَكْذَبُهُمْ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ مَنْ كَذَبَ عَلٰى رُوحِهِ فِي جَسَدِهِ، قَالَ قَالُوا أَرَأَيْتَ إِذَا شَهِدَ أَرْبَعَةٌ؟ قَالَ وَجَبَتْ قَالُوا وَثَلَاثَةٌ؟ قَالَ وَجَبَتْ، قَالُوا وَاثْنَانِ؟ قَالَ وَجَبَتْ، وَلَأَنْ أَكُونَ قُلْتُ وَاحِدًا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ قَالَ فَقِيلَ لِعُمَرَ هٰذَا شَيْءٌ تَقُولُهُ بِرَأْيِكَ أَمْ شَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

گئی تو آپ نے فرمایا: واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، اور دوسرا جنازہ گزرا اور اس کی بُرائی بیان کی گئی تو آپ نے فرمایا: واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، واجب ہوگئی، آپ (ﷺ) نے فرمایا: جس کی تم نے تعریف کی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور جس کی تم نے بُرائی بیان کی اس کے لیے دوزخ واجب ہوگئی، تم زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو، تم زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو، تم زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے، البتہ اس میں یہ ہے کہ لوگوں نے میت کے عمدہ خصائل میں سے کسی اچھائی کا ذکر کیا (اور دوسری روایت میں انہوں نے کہا کہ) لوگوں نے اس کی بدترین خصلتوں میں سے کسی بُری خصلت کا ذکر کیا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: واجب ہوگئی، پھر فرمایا: تم یقیناً زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔

حضرت عبداللہ بن بُریدہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس جگہ بیٹھے ہوئے تھے جس جگہ رسول اللہ ﷺ بیٹھا کرتے تھے، تو ان کے پاس سے جنازے گزرنے لگے، چنانچہ لوگ ایک جنازہ لے کر گزرے تو لوگوں نے اس کی تعریف کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (جنت) واجب ہوگئی، پھر لوگ ایک اور جنازہ لے کر گزرے تو لوگوں نے اس کی اچھائی بیان کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی، پھر لوگ ایک اور جنازہ لے کر گزرے تو لوگوں نے کہا کہ یہ (مرنے والا شخص) لوگوں میں سے سب سے زیادہ جھوٹا تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے زیادہ جھوٹا وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ پر سب سے زیادہ جھوٹ باندھے پھر اس سے کم درجہ میں وہ شخص جھوٹا ہے جو اپنے جسم میں اپنی روح پر جھوٹ باندھے (یعنی اپنی ایسی خوبی بیان کرے جو اس میں نہیں ہے)۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے کہا کہ جب میت کے حق میں چار آدمی گواہی دیں تو اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ فرمایا: (جنت) واجب ہوگئی، لوگوں نے کہا: اگر تین آدمی گواہی دیں؟ فرمایا: واجب ہوگئی، لوگوں نے کہا: اگر دو آدمی گواہی دیں؟ فرمایا: واجب ہوگئی، اور اگر میں نے ایک گواہ کے بارے میں پوچھا ہوتا تو وہ میرے نزدیک سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہوتا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ یہ بات آپ نے اپنی رائے سے کہی ہے یا آپ نے رسول اللہ

ﷺ سے سنی ہے؟ فرمایا: یہ بات میں نے اپنی رائے سے نہیں کہی، بلکہ میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

۲۸۵۰/۲۳۷- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ اَنَّهُ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَوَافَيْتُهَا وَقَدْ وَقَعَ فِيْهَا مَرَضٌ فَهُمْ يَمُوْتُوْنَ مَوْتًا ذَرِيْعًا فَجَلَسْتُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَمَرَّتْ بِهٖ جَنَازَةٌ فَاُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا خَيْرٌ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بِاُخْرٰى فَاُثْنِيَ عَلٰى صَاحِبِهَا خَيْرٌ، فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ فَاُثْنِيَ عَلَيْهَا شَرٌّ، فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ، فَقَالَ اَبُو الْاَسْوَدِ مَا وَجَبَتْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ قُلْتُ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ، قَالَ فَقُلْنَا وَثَلَاثَةٌ؟ فَقَالَ وَثَلَاثَةٌ، قَالَ قُلْنَا وَاثْنَانِ؟ قَالَ وَاثْنَانِ، قَالَ ثُمَّ لَمْ نَسْاَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ.

حضرت عبداللہ بن بُریدہ، حضرت ابوالاسود (ظالم بن عمرو بن سفیان دوَلی) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں مدینہ منورہ آیا اور ان دنوں اس (مدینہ منورہ) میں بیماری پھیلی ہوئی تھی اور لوگ جلدی جلدی مر رہے تھے؛ چنانچہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے میت کی تعریف کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی، پھر دوسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے میت کی تعریف کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی، پھر تیسرا جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی مذمت کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی، حضرت ابوالاسود نے کہا: اے امیر المؤمنین! کیا چیز واجب ہوگئی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اسی طرح کہا ہے جس طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جس مسلمان کی اچھائی کی چار آدمی گواہی دے دیں تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرما دے گا، ہم نے عرض کیا: اگر تین آدمی گواہی دے دیں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: تین آدمیوں کی گواہی بھی، ہم نے عرض کیا: اگر دو آدمی گواہی دے دیں؟ فرمایا: دو آدمیوں کی گواہی بھی، پھر ہم نے آپ (ﷺ) سے ایک آدمی کی گواہی کے بارے میں نہیں پوچھا۔

۲۸۵۱/۲۳۸- عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ زُهَيْرٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ بِالنَّبَاءَةِ اَوِ النَّبَاوَةِ شَكَّ نَافِعُ بْنُ عُمَرَ مِنَ الطَّائِفِ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تُوْشِكُوْنَ اَنْ تَعْرِفُوْا اَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، اَوْ قَالَ خِيَارَكُمْ مِنْ شِرَارِكُمْ، قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ النَّاسِ بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ بِالثَّنَاءِ الْمُسِيْءِ وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ، وَاَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ.

حضرت ابوبکر بن ابی زہیر ثقفی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، اور اس وقت آپ (ﷺ) طائف کے مقام نبأۃ یا نباوۃ میں تشریف فرما تھے اس میں نافع بن عمر کو شک ہے، آپ (ﷺ) نے فرمایا: اے لوگو! تم عنقریب دوزخی لوگوں میں سے جنتی لوگوں کو پہچان لو گے، یا فرمایا: تم اپنے بُرے لوگوں میں سے اپنے نیک لوگوں کو پہچان لو گے، لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کس طرح؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: بُرائی بیان کیے جانے اور اچھائی بیان کیے جانے کی وجہ سے، اور تم ایک دوسرے پر اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو۔

۲۸۵۲/۲۳۹- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيْهِ عَنْ رَّبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ قَالَ، مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يَّمُوْتُ يَشْهَدُ لَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے پروردگار عزوجل سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: جب کوئی مسلمان بندہ فوت ہوتا ہے اور اس کے قریبی پڑوسیوں میں سے تین گھر اس کی نیکی کی

ثَلَاثَةُ اَبْيَاتٍ مِّنْ جِيْرَانِهِ الْاَدْنَيْنَ بِخَيْرٍ اِلَّا قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَدْ قَبِلْتُ شَهَادَةَ عِبَادِيْ عَلٰى مَا عَلِمُوْا وَغَفَرْتُ لَهُ مَا اَعْلَمُ.

گواہی دے دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندوں کی گواہی کو ان کے علم کے مطابق قبول کرلیا ہے اور میں نے اس (مرنے والے) کے ان گناہوں کو بخش دیا ہے جو میں جانتا ہوں۔

۲۸۵۳/۲۴۰- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَشْهَدُ لَهُ اَرْبَعَةٌ اَهْلُ اَبْيَاتٍ مِّنْ جِيْرَانِهِ الْاَدْنَيْنَ اِلَّا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قَدْ قَبِلْتُ عِلْمَكُمْ فِيْهِ وَغَفَرْتُ لَهُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی مسلمان فوت ہوتا ہے اور اس کے قریبی پڑوسیوں میں سے چار گھر والے اس (کے نیک ہونے) کی گواہی دے دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اس کے بارے میں تمہارے علم کو قبول کرلیا ہے اور میں نے اس کے ان گناہوں کو بخش دیا ہے جن کو تم نہیں جانتے۔

۲۸۵٤/۲٤۱- عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ قَالَ مُسْتَرِيْحٌ وَّمُسْتَرَاحٌ مِّنْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُسْتَرِيْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ؟ قَالَ الْمُؤْمِنُ اسْتَرَاحَ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَاَذَاهَا اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَالْفَاجِرُ اسْتَرَاحَ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ.

حضرت ابوقتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: یہ راحت و آرام حاصل کرنے والا ہے یا اس سے (مخلوقِ خدا کو) راحت و آرام ملے گا' لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ راحت و آرام حاصل کرنے والا ہے یا اس سے راحت و آرام ملے گا' اس کا مطلب کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مؤمن (نیک آدمی) دنیا کی تکلیفوں اور مصیبتوں سے راحت و آرام پاکر اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرلیتا ہے اور فاجر (بدکار) آدمی (کی موت) سے انسانوں' شہروں' درختوں اور جانوروں کو سکون و آرام ملتا ہے۔

ف: احادیث باب میں اس بات کا ثبوت ہے کہ جس فوت ہونے والے آدمی کے حق میں دو یا زیادہ مسلمان اس کے نیک ہونے کی گواہی دے دیں تو اللہ تعالیٰ ان کی گواہی کو قبول فرماتا ہے اور اس (گواہی) کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے اور جس مرنے والے کے خلاف دو یا زیادہ مسلمان اس کے بُرے ہونے کی گواہی دے دیں تو وہ اس (گواہی) کی وجہ سے عذاب کا مستحق بن جاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ شریر آدمی کے شر سے نہ صرف انسانوں کو تکلیف پہنچتی ہے بلکہ اس کے شر سے درختوں اور جانوروں کو بھی تکلیف پہنچتی ہے اور اس کے مرنے سے سب کو آرام و سکون مل جاتا ہے۔

۷- بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الْاَمْوَاتِ وَذِكْرِ مُسَاوِيْهِمْ

مُردوں کو بُرا کہنے اور ان کی بُرائیوں کے ذکر کرنے کی ممانعت

۲۸۵۵/۲٤۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مُردوں کو بُرا نہ کہو' کیونکہ وہ آگے بھیجے ہوئے اپنے اعمال کو پاچکے ہیں۔

۲۸۵٦/۲٤۳- عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مُردوں کو بُرا کہنے سے منع فرمایا۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی

عَنْ سَبِّ الْاَمْوَاتِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْاَحْيَاءَ.

ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مُردوں کو گالیاں دے کر زندوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔

۲۸۵۷/۲۴۴- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسُبُّوْا مَوْتَانَا فَتُؤْذُوْا اَحْيَانَا.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے فوت ہونے والوں کو گالیاں دے کر ہمارے زندوں کو تکلیف نہ پہنچاؤ۔

۲۸۵۸/۲۴۵- عَنْ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَمِّ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ نَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهٰى عَنْ سَبِّ الْمَوْتٰى فَلِمَ تَسُبُّ عَلِيًّا وَّقَدْ مَاتَ.

حضرت زیاد بن علاقہ کے چچا حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بُرا کہا تو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا: تم یقیناً جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ مُردوں کو بُرا کہنے سے منع فرمایا کرتے تھے، تو تم نے حضرت علی کو کیوں بُرا کہا ہے جبکہ وہ وفات پا چکے ہیں۔

اَبْوَابُ الدَّفْنِ وَاَحْكَامِ الْقُبُوْرِ

۱- بَابُ اِخْتِيَارِ اللَّحْدِ عَلَى الشَّقِّ وَتَعْمِيْقِ الْقَبْرِ وَتَوْسِيْعِهٖ (وَدَفْنِ الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فِيْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ اِذَا اقْتَضَى الْحَالُ ذٰلِكَ)

دفن اور قبور کے احکام

بغلی قبر کو سیدھی قبر پر ترجیح دینا اور قبر کو گہرا اور کشادہ کرنا (حالات کے تقاضے کے مطابق ایک قبر میں دو دو اور تین، تین کو دفن کرنا)

۲۸۵۹/۲۴۶- عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَدَخَلَ فِي الْاِسْلَامِ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُ الْاِسْلَامَ وَهُوَ فِيْ مَسِيْرِهٖ، فَدَخَلَ خُفُّ بَعِيْرِهٖ فِيْ جُحْرِ يَرْبُوْعٍ فَوَقَصَهُ بَعِيْرُهُ فَمَاتَ، فَاَتٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَمِلَ قَلِيْلًا وَّاُجِرَ كَثِيْرًا، قَالَهَا حَمَّادٌ ثَلَاثًا اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهٖ وَفِيْهِ) فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى جَلَسَ عَلٰى شَفِيْرِ الْقَبْرِ، قَالَ فَقَالَ الْحَدُوْا وَلَا تَشُقُّوْا فَاِنَّ اللَّحْدَ لَنَا وَالشَّقَّ لِغَيْرِنَا (وَعَنْهُ مِنْ

حضرت جریر بن عبداللہ بَجَلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص آیا اور وہ اسلام میں داخل ہو گیا، رسول اللہ ﷺ اسے چلتے ہوئے اسلام کی تعلیم دے رہے تھے کہ اس کے اونٹ کا پاؤں چوہے کے بل میں گھس گیا تو وہ شخص اپنے اونٹ سے گر پڑا جس سے اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ فوت ہو گیا، رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اس شخص نے عمل تھوڑا کیا ہے اور اجر و ثواب زیادہ پایا ہے۔ حماد (راوی) نے اس جملہ کو تین بار دُہرایا، (پھر آپ ﷺ نے فرمایا:) لحد (بغلی قبر) ہمارے لیے ہے اور سیدھی قبر ہمارے غیر (اہل کتاب) کے لیے ہے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے، البتہ اس میں یہ ہے کہ) رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور قبر کے کنارے پر بیٹھ کر فرمایا: بغلی قبر کھودو، سیدھی قبر نہ بناؤ، کیونکہ بغلی قبر ہمارے لیے ہے اور

طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِاَهْلِ الْكِتَابِ.

سیدھی قبر ہمارے غیر (اہل کتاب) کے لیے ہے۔ (اور انہی سے تیسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بغلی قبر ہمارے لیے ہے اور سیدھی قبر اہل کتاب کے لیے ہے۔

۲۸۶۰/۲۴۷- عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَتِ الْاَنْصَارُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ، فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَنَا قَرْحٌ وَّجَهْدٌ فَكَيْفَ تَاْمُرُنَا ؟ قَالَ احْفِرُوْا وَاَوْسِعُوْا (زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ وَاَعْمِقُوْا) وَاجْعَلُوا الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي الْقَبْرِ قَالُوْا فَاَيُّهُمْ نُقَدِّمُ؟ قَالَ اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا، قَالَ فَقُدِّمَ اَبِيْ عَامِرٌ بَيْنَ يَدَيْ رَجُلٍ اَوِ اثْنَيْنِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ قُتِلَ اَبِيْ يَوْمَ اُحُدٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْفِرُوْا وَاَوْسِعُوْا وَاَحْسِنُوْا وَادْفِنُوا الْاِثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي الْقَبْرِ، وَقَدِّمُوْا اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا (وَفِيْ رِوَايَةٍ اَكْثَرَهُمْ جَمْعًا وَّاَخْذًا لِّلْقُرْاٰنِ) وَكَانَ اَبِيْ ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ، وَكَانَ اَكْثَرَهُمْ قُرْاٰنًا فَقُدِّمَ.

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جنگ اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں انصار حاضر ہوئے اور انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے کئی زخمی ہوئے ہیں اور کئی شہید ہوئے ہیں تو آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: قبریں کشادہ اور گہری کھودو اور دو، دو اور تین، تین آدمیوں کو ایک قبر میں رکھو، انہوں نے عرض کیا: ان میں سے کس کو آگے (قبلہ کی طرف) رکھیں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ان میں سے جس کو قرآن زیادہ یاد ہو (اس کو آگے رکھو)۔ حضرت ہشام کہتے ہیں کہ میرے والد حضرت عامر (رضی اللہ عنہ) کو ایک یا دو آدمیوں کے آگے رکھا گیا۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ جنگ اُحد کے موقع پر میرے والد (حضرت عامر) شہید ہو گئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قبریں کشادہ اور اچھی طرح کھودو اور ایک ایک قبر میں دو، دو اور تین تین آدمیوں کو دفن کرو اور ان میں سے اس آدمی کو آگے (قبلہ کی طرف) رکھو جس کو قرآن زیادہ یاد ہو اور اس پر زیادہ عمل کرنے والا ہو، اور میرے والد تیسرے تھے اور ان کو قرآن زیادہ یاد تھا تو ان کو سب سے آگے رکھا گیا۔

۲۸۶۱/۲۴۸- عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَّجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاَنَا غُلَامٌ مَّعَ اَبِيْ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَفِيْرَةِ الْقَبْرِ، فَجَعَلَ يُوْصِي الْحَافِرَ وَيَقُوْلُ اَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ الرَّاْسِ، وَاَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ الرِّجْلَيْنِ، لَرُبَّ عِذْقٍ لَّهٗ فِي الْجَنَّةِ.

حضرت عاصم بن کلیب اپنے والد سے اور ایک انصاری آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ اس (انصاری آدمی) نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک انصاری آدمی کے جنازہ میں نکلے اور اس وقت میں ایک نوعمر لڑکا تھا اور اپنے والد کے ساتھ چل رہا تھا، پس رسول اللہ ﷺ قبر کے کنارے پر بیٹھ گئے اور قبر کھودنے والے کو وصیت کرنے (سمجھانے) لگے اور کہنے لگے کہ (قبر کو) سر کی طرف سے کشادہ کر دو اور پیروں کی طرف سے کشادہ کر دو، اس (مرنے والے) کے لیے جنت میں (پھلوں کے) کتنے خوشے لٹک رہے ہیں۔

۲۸۶۲/۲۴۹- عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ الْحِدُوْا لِيْ لَحْدًا وَّانْصِبُوْا عَلَيَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے (اپنی مرضِ وفات میں) فرمایا کہ میرے لیے لحد (بغلی قبر) بنانا اور اس پر کچی اینٹیں لگانا جس طرح رسول اللہ ﷺ کے لیے کیا گیا تھا۔

٢- بَابٌ مِّنْ اَيْنَ يُدْخَلُ الْمَيِّتُ قَبْرَهٗ وَمَا يُقَالُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَمَنْ يُّدْخِلُهٗ (وَمَا جَاءَ فِي الْحَثِّي فِي الْقَبْرِ وَانْتِظَارِ الْفَرَاغِ مِنَ الدَّفْنِ)

میت کو قبر میں کہاں سے داخل کیا جائے اور کون اسے قبر میں اتارے اور اس وقت کیا کہا جائے؟ (قبر میں مٹی ڈالتے اور دفن سے فارغ ہونے کے انتظار کرنے کا بیان)

٢٨٦٣/٢٥٠- عَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا وُضِعَتْ اُمُّ كُلْثُوْمٍ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَبْرِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰىO﴾ (طٰهٰ:٥٥) قَالَ ثُمَّ لَا اَدْرِيْ اَقَالَ، بِاسْمِ اللّٰهِ، وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَمْ لَا فَلَمَّا بُنِيَ عَلَيْهَا لَحْدُهَا طَفِقَ يَطْرَحُ لَهُمُ الْجُبُوْبَ وَيَقُوْلُ سُدُّوْا خِلَالَ اللَّبِنِ، ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنَّ هٰذَا لَيْسَ بِشَيْءٍ وَّلٰكِنَّهٗ يَطِيْبُ بِنَفْسِ الْحَيِّ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو قبر میں رکھا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا: ''منها خلقناكم وفيها نعيدكم ومنها نخرجكم تارة اخرى O'' (طٰہٰ:۵۵) راوی کا بیان ہے کہ پھر مجھے نہیں معلوم کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ''باسم الله وفي سبيل الله وعلى ملة رسول الله'' بھی کہا تھا یا نہیں، پھر جب قبر (مکمل) تیار ہوگئی (اور اس پر اینٹیں جوڑی جانے لگیں) تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لوگوں کو مٹی کے ڈھیلے پکڑانے لگے اور فرمانے لگے کہ اینٹوں کے درمیان والے سوراخوں کو بند کر دو، پھر فرمایا: اس (اینٹوں کے درمیان والے سوراخوں کو بند کرنے) کی ضرورت تو نہیں ہے لیکن یہ زندہ لوگوں کی خوشدلی و تسلی کے لیے ہے۔

٢٨٦٤/٢٥١- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَضَعْتُمْ مَوْتَاكُمْ فِي الْقَبْرِ فَقُوْلُوْا بِاسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم اپنے مُردوں کو قبر میں رکھو تو یوں کہو: ''باسم الله وعلى ملة رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم''۔

٢٨٦٥/٢٥٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا هُشَيْمٌ اَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ شَهِدَ جَنَازَةَ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ، قَالَ فَاَظْهَرُوا الْاِسْتِغْفَارَ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ اَنَسٌ، قَالَ هُشَيْمٌ قَالَ خَالِدٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ، وَاَدْخَلُوْهُ مِنْ قِبَلِ رِجْلِ الْقَبْرِ وَقَالَ هُشَيْمٌ مَرَّةً اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ مَاتَ بِالْبَصْرَةِ فَشَهِدَهٗ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَاَظْهَرُوْا لَهُ الْاِسْتِغْفَارَ.

حضرت ابن سیرین کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ایک انصاری آدمی کے جنازہ میں شریک ہوئے تو لوگوں نے (میت کے لیے) بلند آواز سے مغفرت و بخشش کی دعا کی تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس پر اعتراض نہ کیا۔ ہُشیم راوی کا بیان ہے کہ خالد نے اپنی (روایت کردہ) حدیث میں کہا کہ لوگوں نے اس (میت) کو قبر کی پائنتی کی طرف سے (قبر میں) داخل کیا اور ہُشیم نے ایک روایت میں کہا کہ ایک انصاری آدمی بصرہ میں فوت ہوگیا اور حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) اس کے جنازہ میں حاضر ہوئے تو لوگوں نے اس (میت) کے لیے بلند آواز سے مغفرت و بخشش کی دعا کی۔

۲۸۶۶/۲۵۳- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا ابْنَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ، فَرَاَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ، ثُمَّ قَالَ هَلْ مِنْكُمْ مِنْ رَّجُلٍ لَّمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ، قَالَ سُرَيْجٌ يَعْنِي ذَنْبًا، فَقَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ فَانْزِلْ، قَالَ فَنَزَلَ فِيْ قَبْرِهَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی کے جنازہ میں حاضر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر پر بیٹھے ہوئے تھے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج رات عمل زوجیت نہ کیا ہو؟ حضرت ابوطلحہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں ہوں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم (اس کی قبر میں) اترو تو وہ ان کی قبر میں اترے۔

۲۸۶۷/۲۵۴- وَعَنْهُ اَيْضًا اَنَّ رُقَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمَّا مَاتَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلِ الْقَبْرَ رَجُلٌ قَارَفَ اَهْلَهُ فَلَمْ يَدْخُلْ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الْقَبْرَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کی قبر میں ایسا شخص داخل نہ ہو جس نے (آج رات) اپنی بیوی سے صحبت کی ہو، تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ قبر میں داخل نہ ہوئے۔

۲۸۶۸/۲۵۵- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً يَّحْمِلُ مِنْ عُلُوِّهَا، وَحَثَا فِيْ قَبْرِهَا، وَقَعَدَ حَتّٰى يُؤْذَنَ لَهُ اٰبَ بِقِيْرَاطَيْنِ مِنَ الْاَجْرِ، كُلُّ قِيْرَاطٍ مِّثْلُ اُحُدٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جنازہ کے ساتھ گیا، اسے اُٹھایا، اس کی قبر پر مٹی ڈالی اور اجازت ملنے تک بیٹھا رہا تو وہ اجر وثواب کے دو قیراط لے کر لوٹے گا، ہر قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔

۳- بَابٌ مَّا جَاءَ فِي الدَّفْنِ لَيْلًا. وَبَيَانُ الْاَوْقَاتِ الْمَنْهِيِّ عَنِ الدَّفْنِ فِيْهَا

رات کے وقت دفن کرنے کا بیان اوران اوقات کا بیان جن میں دفن کرنا منع ہے

۲۸۶۹/۲۵۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تُوُفِّيَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِيْ عُذْرَةَ فَقُبِرَ لَيْلًا، فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقْبَرَ الرَّجُلُ لَيْلًا حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يَّضْطَرُّوْا اِلٰى ذٰلِكَ.

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں قبیلہ بنوعذرہ کا ایک شخص فوت ہو گیا اور اسے رات کو دفن کر دیا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میت کو رات کے وقت دفن کرنے سے منع فرمایا تاکہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جا سکے (یعنی اس کی نمازِ جنازہ میں زیادہ لوگ شریک ہوں) سوائے اس کے کہ لوگ اس کو (رات کے وقت) دفن کرنے پر مجبور ہوں۔

۲۸۷۰/۲۵۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا عَلِمْنَا بِدَفْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَمِعْتُ صَوْتَ الْمَسَاحِيْ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ لَيْلَةَ الْاَرْبَعَاءِ، قَالَ مُحَمَّدٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دفن ہونے کے بارے میں پتا نہ چلا یہاں تک کہ میں نے بدھ کی شب کے آخری حصہ میں بیلچوں اور پھاوڑوں کے چلنے کی آواز سنی۔ محمد (بن اسحاق) نے کہا کہ ''المساحی'' بیلچوں و پھاوڑوں کو کہتے ہیں۔

وَالْمَسَاحِيْ الْمَرْوُرُ.

۲۸۷۱/۲۵۸- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ يَنْهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُصَلِّيَ فِيْهَا اَوْ اَنْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا، حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ، وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ الشَّمْسُ، وَحِيْنَ تَضَيَّفُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ.

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں تین اوقات میں نماز پڑھنے اور اپنے مردوں کو دفن کرنے سے منع کرتے تھے، طلوعِ آفتاب کے وقت جب تک کہ وہ بلند نہ ہو جائے، ٹھیک دوپہر کے وقت جب تک کہ سورج ڈھل نہ جائے اور غروبِ آفتاب کے وقت جب تک کہ وہ غروب نہ ہو جائے۔

٤- بَابُ تَسْوِيَةِ الْقُبُوْرِ وَرَشِّ الْمَاءِ عَلَيْهَا وَتَسْنِيْمِهَا لِتُعْرَفَ

قبروں کو برابر کرنا اوران پر پانی چھڑکنا

۲۸۷۲/۲۵۹- عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدٍ الْهُذَلِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَنْطَلِقُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَا يَدَعُ بِهَا وَثَنًا اِلَّا كَسَرَهُ وَلَا قَبْرًا اِلَّا سَوَّاهُ وَلَا صُوْرَةً اِلَّا لَطَخَهَا فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ فَهَابَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ فَرَجَعَ، فَقَالَ عَلِيٌّ اَنَا اَنْطَلِقُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ فَانْطَلَقَ ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَدَعْ بِهَا وَثَنًا اِلَّا كَسَرْتُهُ، وَلَا قَبْرًا اِلَّا سَوَّيْتُهُ، وَلَا صُوْرَةً اِلَّا لَطَخْتُهَا، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ لِصَنْعَةِ شَيْءٍ مِنْ هٰذَا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَا تَكُوْنَنَّ فَتَّانًا وَّلَا مُخْتَالًا وَّلَا تَاجِرًا اِلَّا تَاجِرَ خَيْرٍ فَاِنَّ اُولٰئِكَ هُمُ الْمَسْبُوْقُوْنَ بِالْعَمَلِ (ز وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَنْ يُّسَوِّيَ كُلَّ قَبْرٍ، وَاَنْ يَّلْطَخَ كُلَّ صَنَمٍ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اَدْخُلَ بُيُوْتَ قَوْمِيْ قَالَ فَاَرْسَلَنِيْ، فَلَمَّا جِئْتُ قَالَ يَا عَلِيُّ لَا تَكُوْنَنَّ فَتَّانًا وَّلَا مُخْتَالًا وَّلَا تَاجِرًا اِلَّا تَاجِرَ

حضرت ابو محمد ہذلی، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جنازہ میں (شریک) تھے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم میں سے کون ایسا شخص ہے جو مدینہ جا کر ہر بُت کو توڑ دے، ہر (اونچی) قبر کو (ایک بالشت کے) برابر کر دے اور ہر تصویر کو مٹا دے؟ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں ہوں! پس وہ شخص (اس مقصد کے لیے) چلا گیا تو وہ مدینہ والوں سے ڈر کر واپس آ گیا، حضرت علی (رضی اللہ) نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں جاتا ہوں، چنانچہ وہ چلے گئے اور واپس آ کر عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے ہر بت کو توڑ دیا ہے، ہر (اونچی) قبر کو (ایک بالشت کے) برابر کر دیا ہے اور ہر تصویر کو مٹا دیا ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے دوبارہ اس قسم (بتوں، تصویروں اور اونچی قبریں بنانے) کا عمل کیا اس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کردہ چیز (کتاب اللہ) کے ساتھ کفر کیا، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: (اے علی) تم فتنہ پرور نہ ہو جانا، نہ ہی مغرور و دھوکا باز ہو جانا اور نہ ہی تاجر بننا سوائے اچھے تاجر کے، کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جو عمل میں حد سے بڑھ چکے ہیں۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے:) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک انصاری آدمی کو ہر (اونچی) قبر کو (ایک بالشت کے) برابر کرنے اور ہر بت کو مٹانے کے لیے بھیجا، اس نے (واپس آ کر) عرض کیا: یارسول اللہ! میں اپنی قوم کے گھروں میں داخل ہونا پسند نہیں کرتا، حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھے بلوایا، پس جب میں حاضر خدمت ہوا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اے

خَيْرٍ، فَإِنَّ أُولٰئِكَ مُسَوِّفُوْنَ فِي الْعَمَلِ.

علی! تم فتنہ پرور نہ ہونا، نہ ہی مغرور و دھوکا باز ہونا اور نہ ہی تاجر بننا سوائے اچھے تاجر کے، کیونکہ یہی وہ لوگ ہیں جو عمل میں خود مختار ہیں۔

۲۸۷۳/۲۶۰- (عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِأَبِيْهِ لَأَبْعَثَنَّكَ فِيْمَا بَعَثَنِيْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُسَوِّيَ كُلَّ قَبْرٍ وَأَنْ أَطْمِسَ كُلَّ صَنَمٍ.

حضرت جریر بن حبان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے والد (حبان) سے فرمایا کہ میں تمہیں اس کام کے لیے بھیج رہا ہوں جس کام کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا کہ میں ہر (اونچی) قبر کو (ایک بالشت کے) برابر کر دوں اور ہر بت کو مٹا دوں۔

۲۸۷٤/۲٦۱- عَنْ ثُمَامَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلٰى أَرْضِ الرُّوْمِ، وَكَانَ عَامِلًا لِمُعَاوِيَةَ عَلَى الدَّرْبِ فَأُصِيْبَ ابْنُ عَمٍّ لَنَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَضَالَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَامَ عَلٰى حُفْرَتِهِ حَتّٰى وَارَاهُ، فَلَمَّا سَوَّيْنَا عَلَيْهِ حُفْرَتَهُ قَالَ أَخِفُّوْا عَنْهُ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُنَا بِتَسْوِيَةِ الْقُبُوْرِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ غَزَوْنَا أَرْضَ الرُّوْمِ وَعَلٰى ذٰلِكَ الْجَيْشِ فَضَالَةُ ابْنُ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، فَقَالَ فَضَالَةُ خَفِّفُوْا فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِتَسْوِيَةِ الْقُبُوْرِ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ أَنَّ أَبَا عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَأٰى فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَمَرَ بِقُبُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَسُوِّيَتْ بِأَرْضِ الرُّوْمِ، وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَوُّوْا قُبُوْرَكُمْ بِالْأَرْضِ.

حضرت ثمامہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت فضالہ بن عُبید انصاری رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سرزمین روم کی طرف (ایک غزوہ کے لیے) نکلے اور وہ (فضالہ بن عبید) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے (روم کے علاقہ) درب پر (لشکر کے) امیر تھے، پس ہمارے چچا کا بیٹا شہید ہو گیا تو حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی اور اس کی قبر پر اس کے دفن ہونے تک کھڑے رہے، پس جب ہم نے اس کی قبر پر مٹی ڈال کر اسے برابر کیا تو انہوں نے فرمایا: اس (کی قبر) سے مٹی کو تھوڑا کر دو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبروں کو (ایک بالشت کے) برابر کرنے کا حکم دیتے تھے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے سرزمین روم میں جنگ لڑی اور فضالہ بن عبید انصاری (رضی اللہ عنہ) اس لشکر کے امیر تھے، پھر انہوں نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ حضرت فضالہ نے فرمایا: مٹی تھوڑی کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبروں کو برابر کرنے کا حکم دیتے ہوئے سنا ہے۔ (اور تیسرے طریق سے مروی ہے:) حضرت یزید بن ابی حبیب سے روایت ہے کہ حضرت ابوعلی ہمدانی نے ان کو خبر دی کہ انہوں نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے مسلمانوں کی قبروں کو برابر کرنے کا حکم دیا تو سرزمین روم میں قبروں کو (ایک بالشت کے) برابر کر دیا گیا اور انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اپنی قبروں کو زمین کے برابر کرو۔

٥- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبِنَاءِ عَلَى الْقُبُوْرِ وَتَقْصِيْصِهَا وَالْجُلُوْسِ عَلَيْهَا وَالصَّلٰوةِ إِلَيْهَا (وَمَا جَاءَ فِيْ كَسْرِ عِظَمِ الْمَيِّتِ وَالْمَشْيِ بَيْنَ الْقُبُوْرِ بِالنَّعْلِ)

قبروں پر عمارت بنانے، ان کو پختہ بنانے، ان پر بیٹھنے اور ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے، میت کی ہڈی توڑنے اور قبروں میں جوتا پہن کر چلنے کی ممانعت

۲۸۷۵/۲۶۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يَنْهٰى اَنْ يُّقْعَدَ عَلَى الْقَبْرِ وَاَنْ يُّقَصَّصَ اَوْ يُبْنٰى عَلَيْهِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبر پر بیٹھنے، اسے پختہ بنانے اور اس پر عمارت بنانے سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔

۲۸۷۶/۲۶۳- عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ يُّبْنٰى عَلَى الْقَبْرِ وَاَنْ يُّجَصَّصَ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبر پر عمارت بنانے اور اسے پختہ بنانے سے منع فرمایا۔

۲۸۷۷/۲۶۴- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَرْفَعُهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ يَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ فَتَحْرِقَ ثِيَابَهٗ حَتّٰى تُفْضِيَ اِلٰى جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ (وَفِيْ لَفْظٍ) خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّطَاَ عَلٰى قَبْرِ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی شخص انگاروں پر بیٹھ جائے اور وہ اس کے کپڑوں کو جلا کر اس کی جلد تک پہنچ جائے تو یہ اس کے لیے قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔ (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں) کہ یہ مسلمان آدمی کی قبر پر چلنے سے بہتر ہے۔

۲۸۷۸/۲۶۵- عَنْ اَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُصَلُّوْا اِلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تَجْلِسُوْا عَلَيْهَا (وَفِيْ لَفْظٍ) لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَيْهَا.

حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم قبروں کی طرف (منہ کر کے) نماز نہ پڑھو اور نہ ہی ان پر بیٹھو۔ (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں) کہ نہ تو تم قبروں پر بیٹھو اور نہ ہی ان پر نماز پڑھو۔

۲۸۷۹/۲۶۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهٖ وَهُوَ حَيٌّ قَالَ يَرَوْنَ اَنَّهٗ فِي الْاِثْمِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَظُنُّهٗ قَوْلَ دَاوُدَ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ كَسْرَ عَظْمِ الْمُؤْمِنِ مَيِّتًا مِّثْلُ كَسْرِهٖ حَيًّا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میت کی ہڈی کو توڑنا اس طرح ہے جس طرح زندہ آدمی کی ہڈی کو توڑنا۔ راوی کا بیان ہے کہ محدثین کی رائے ہے کہ گناہ میں (زندہ آدمی کی ہڈی کو توڑنے کی طرح ہے)۔ امام عبدالرزاق نے کہا کہ میرے خیال میں یہ داؤد کا قول ہے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مؤمن میت کی ہڈی کو توڑنا (ایذاء و گناہ میں) زندہ آدمی کی ہڈی کو توڑنے کی طرح ہے۔

۲۸۸۰/۲۶۷- عَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَشِيْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ اُمَاشِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (کے مولیٰ) بشیر حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا، درآں حالیکہ میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا دست مبارک تھاما ہوا تھا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے

اٰخِذًا بِيَدِهٖ فَقَالَ لِيْ يَا ابْنَ الْخَصَاصِيَةِ مَا اَصْبَحْتَ تَنْقِمُ عَلَى اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، اَصْبَحْتَ تُمَاشِيْ رَسُوْلَهٗ، قَالَ اَحْسَبُهٗ قَالَ اٰخِذًا بِيَدِهٖ قَالَ قُلْتُ مَا اَصْبَحْتُ اَنْقِمُ عَلَى اللّٰهِ شَيْئًا، قَدْ اَعْطَانِيَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ خَيْرٍ، قَالَ فَاَتَيْنَا عَلٰى قُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ، فَقَالَ لَقَدْ سَبَقَ هٰؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيْرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَتَيْنَا عَلٰى قُبُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ لَقَدْ اَدْرَكَ هٰؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيْرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَقُوْلُهَا، قَالَ فَبَصُرَ بِرَجُلٍ يَمْشِيْ بَيْنَ الْمَقَابِرِ فِيْ نَعْلَيْهِ فَقَالَ وَيْحَكَ يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ اَلْقِ سِبْتِيَّتَيْكَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَنَظَرَ الرَّجُلُ، فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ خَلَعَ نَعْلَيْهِ.

فرمایا: اے خصاصیہ کے بیٹے! تم اللہ تعالیٰ کو کس طرح ناپسند کرتے ہو جبکہ (اس کا تم پر یہ عظیم انعام ہے کہ) تم اس کے رسول کے ساتھ چل رہے ہو، میں نے عرض کیا کہ مجھے اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی ملال نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے تو مجھے تمام بھلائیوں سے نوازا ہے، ان کا بیان ہے کہ پھر ہم مشرکین کی قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تین مرتبہ فرمایا کہ یہ (مشرکین) بہت زیادہ بھلائیوں (دین اسلام) سے محروم رہ گئے، پھر ہم مسلمانوں کی قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تین مرتبہ فرمایا کہ انہوں (مسلمانوں) نے بہت زیادہ بھلائیوں (دین اسلام کو قبول کر کے اور احکام دین پر عمل کر کے سعادتِ دارین) کو پالیا، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک شخص کو جوتے پہنے ہوئے قبرستان میں چلتے ہوئے دیکھا تو دو یا تین بار فرمایا: اے جوتوں والے! تمہارا بھلا ہو! تم اپنے جوتے اتار دو، اس آدمی نے دیکھا، جب اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو اس نے اپنے جوتے اتار دیئے۔

۲۸۸۱/۲۶۸- **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُفْيَانُ يَرْفَعُهٗ، قَالَ اِنَّ الْمَيِّتَ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ اِذَا وَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب لوگ میت کو دفنا کر واپس لوٹتے ہیں تو وہ (مردہ) ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔

۲۸۸۲/۲۶۹- **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ حَتّٰى اَنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ اَلْحَدِيْثَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب بندہ کو اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس لوٹتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے پاس دو فرشتے آجاتے ہیں۔ الحدیث

٦- بَابُ تَعْزِيَةِ الْمُصَابِ وَثَوَابِ صَبْرِهٖ وَاَمْرِهٖ بِهٖ وَمَا يُقَالُ لِذٰلِكَ

مصیبت زدہ کو تسلی دینا، اسے صبر کی تلقین کرنا اور اس کے صبر کا ثواب اور مصیبت کے وقت کیا کہا جائے؟

۲۸۸۳/۲۷۰- **عَنْ** ثَابِتٍ (الْبُنَانِيِّ) قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَعْنِيْ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لِامْرَاَةٍ مِّنْ اَهْلِهٖ اَتَعْرِفِيْنَ فُلَانَةَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهَا وَهِيَ تَبْكِيْ عَلٰى قَبْرٍ فَقَالَ لَهَا اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِيْ، فَقَالَتْ لَهٗ اِيَّاكَ عَنِّيْ، فَاِنَّكَ لَا تُبَالِيْ بِمُصِيْبَتِيْ قَالَ وَلَمْ تَكُنْ عَرَفَتْهُ فَقِيْلَ لَهَا

حضرت ثابت (بنانی) کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو سنا، وہ اپنے اہل خانہ میں سے کسی عورت سے کہہ رہے تھے کہ کیا تم فلاں عورت کو جانتی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس سے گزرے اور وہ اس وقت قبر پر (بیٹھی) رو رہی تھی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس سے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور صبر کرو، اس نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے کہا کہ آپ مجھ سے دور ہو جائیں کیونکہ آپ کو میری مصیبت کی پرواہ

اِنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَهَا مِثْلُ الْمَوْتِ، فَجَاءَتْ اِلٰى بَابِهِ فَلَمْ تَجِدْ عَلَيْهِ بَوَّابًا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ لَمْ اَعْرِفْكَ، فَقَالَ اِنَّ الصَّبْرَ عِنْدَ اَوَّلِ صَدْمَةٍ.

(اور اس کا اندازہ) نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس عورت نے آپ (ﷺ) کو پہچانا نہیں تھا، چنانچہ اسے بتایا گیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ تھے تو وہ (یہ سن کر) ایسے ڈری جیسے اسے موت آ گئی ہو، پس وہ آپ (ﷺ) کے دروازہ تک پہنچی تو اس نے دروازہ پر کوئی دربان نہ دیکھ کر عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا، آپ (ﷺ) نے فرمایا: صبر وہی ہے جو صدمہ کی ابتداء کے وقت کیا جائے۔

۲۸۸۴/۲۷۱- عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ وَلَا مُسْلِمَةٍ يُّصَابُ بِمُصِيْبَةٍ فَيَذْكُرُهَا وَاِنْ طَالَ عَهْدُهَا، قَالَ عُبَادَةُ قَدُمَ عَهْدُهَا فَيُحْدِثُ لِذٰلِكَ اسْتِرْجَاعًا اِلَّا جَدَّدَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَاَعْطَاهُ مِثْلَ اَجْرِهَا يَوْمَ اُصِيْبَ بِهَا.

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب مسلمان مرد اور مسلمان عورت کو کوئی مصیبت پہنچی، پھر عرصہ دراز کے بعد اسے وہ مصیبت یاد آ گئی اور مصیبت کے یاد آنے پر اس نے نئے سرے سے ''انا للّٰہ وانا الیہ راجعون'' کہا تو اللہ تعالیٰ اسے اس وقت نیا ثواب اتنا عطا فرماتا ہے جتنا اس دن ثواب عطا فرماتا ہے جس دن اسے مصیبت پہنچی تھی۔

۲۸۸۵/۲۷۲- عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ تُصِيْبُهُ مُصِيْبَةٌ فَيَقُوْلُ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِىْ فِىْ مُصِيْبَتِىْ (وَفِىْ رِوَايَةٍ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِىْ فَاْجُرْنِىْ فِيْهَا) وَاَخْلِفْ لِىْ خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَجَرَهُ اللّٰهُ فِىْ مُصِيْبَتِهِ وَاَخْلَفَ لَهُ خَيْرًا مِّنْهَا، قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّىَ اَبُوْ سَلَمَةَ، قُلْتُ مَنْ خَيْرٌ مِّنْ اَبِىْ سَلَمَةَ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ فَعَزَمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِىْ فَقُلْتُهَا اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِىْ فِىْ مُصِيْبَتِىْ وَاَخْلِفْ لِىْ خَيْرًا مِّنْهَا، قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ.

سیدنا نبی کریم ﷺ کی زوجہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب کسی بندہ کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے اور وہ ''انا للّٰہ وانا الیہ راجعون'' کہتا ہے (اور پھر وہ یہ کہتا ہے:) اے اللہ! مجھے اس مصیبت میں اجر وثواب عطا فرما! (اور ایک روایت میں ہے: اے اللہ! میں تیری رضا اور اجر وثواب کی خاطر اپنی مصیبت پر صبر کرتا ہوں، سو تو مجھے اس (مصیبت) میں اجر وثواب عطا فرما!) اور اس کے بعد میرے لیے اس سے بہتر عوض عطا فرما! تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی مصیبت میں اجر وثواب عطا فرماتا ہے اور اس کے بعد اس کے لیے اس سے بہتر عوض عطا فرماتا ہے، حضرت ام سلمہ کہتی ہیں کہ جب حضرت ابوسلمہ فوت ہو گئے تو میں نے کہا کہ حضرت ابوسلمہ سے کون بہتر ہو گا جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے تو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں پختہ ارادہ ڈال دیا تو میں نے کہا: اے اللہ! مجھے اس مصیبت میں اجر وثواب عطا فرما اور اس کے بعد میرے لیے اس سے بہتر بدلہ عطا فرما! پس میں رسول اللہ ﷺ کے عقد نکاح میں آ ئی۔

۲۸۸۶/۲۷۳- عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضُ بَنَاتِهِ اَنَّ صَبِيًّا لَّهَا ابْنًا اَوِ ابْنَةً قَدِ احْتُضِرَتْ فَاشْهَدْنَا، قَالَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا يَقْرَاُ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی کسی صاحبزادی نے آپ (ﷺ) کی طرف پیغام بھیجا کہ ان کا بچہ (بیٹا یا بیٹی) کا انتقال ہو چکا ہے تو آپ ہمارے پاس تشریف لائیں، آپ (ﷺ) نے ان کی طرف پیغام وسلام بھیجا اور فرمایا: بلاشبہ جو چیز اللہ

السَّلَامُ وَيَقُوْلُ، إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى (وَفِيْ لَفْظٍ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلِلّٰهِ مَا أَعْطَى) وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ إِلٰى أَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ.

تعالیٰ لے لے اور جو چیز عطا فرما دے وہ اسی کی ہے۔ (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو چیز اللہ تعالیٰ لے لے وہ اسی کی ہے اور جو چیز اللہ تعالیٰ عطا فرما دے وہ بھی اسی کی ہے) اور اس کے ہاں ہر چیز کی مدت مقرر ہے، سو تم صبر کرو اور اجر و ثواب طلب کرو۔

٧- بَابُ صُنْعِ طَعَامٍ لِأَهْلِ الْمَيِّتِ وَكَرَاهَةِ مِّنْهُمْ لِأَجْلِ اجْتِمَاعِ النَّاسِ عَلَيْهِ

میت کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرنا اور کھانا کھانے کے لیے لوگوں کے اکٹھے ہونے کی کراہت

٢٨٨٧/٢٧٣- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ حِيْنَ قُتِلَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْنَعُوْا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَقَدْ أَتَاهُمْ أَمْرٌ يَّشْغَلُهُمْ أَوْ أَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ.

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ جب حضرت جعفر (رضی اللہ عنہ) کی شہادت کی خبر آئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اپنی ازواج سے) فرمایا: جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو، کیونکہ ان کو (جعفر کی موت کے) صدمہ نے (کھانا پکانے سے) مشغول (روک) رکھا ہے۔

٢٨٨٨/٢٧٤- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ قِصَّةِ مَوْتِ زَوْجِهَا جَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَهْلِهِ لَا تُغْفِلُوْا آلَ جَعْفَرٍ مِّنْ أَنْ تَصْنَعُوْا لَهُمْ طَعَامًا فَإِنَّهُمْ قَدْ شُغِلُوْا بِأَمْرِ صَاحِبِهِمْ.

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی وفات کا واقعہ بیان کیا کہ (جب حضرت جعفر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اہل خانہ سے فرمایا کہ تم جعفر کے گھر والوں کو بھول کر چھوڑ نہ دو، ان کے لیے کھانا تیار کرو، کیونکہ وہ اپنے ساتھی (جعفر کی موت) کے صدمہ کی وجہ سے (کھانا پکانے سے) رُکے ہوئے ہیں۔

٢٨٨٩/٢٧٥- عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ إِلَّا أَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا، أَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِّنْ تَلْبِيْنَةٍ فَطُبِخَتْ، ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيْدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِيْنَةُ عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَتْ كُلْنَ مِنْهَا فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ التَّلْبِيْنَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ.

حضرت عروہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ معمول تھا کہ جب ان کے عزیز و اقارب میں سے کوئی فوت ہو جاتا اور عورتیں اکٹھی ہوتیں، پھر ان کے اہل خانہ اور مخصوص لوگوں کے سوا سب عورتیں چلی جاتیں تو وہ ہانڈی میں تلبینہ تیار کرنے کا حکم دیتیں تو وہ (تلبینہ) پکایا جاتا، پھر ثرید تیار کر کے اس پر تلبینہ ڈال دیا جاتا، پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ان کو فرماتیں کہ یہ کھاؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تلبینہ دل کے مریض کے لیے راحت بخش ہے اور رنج و غم کو کسی قدر دور کر دیتا ہے۔

٢٨٩٠/٢٧٦- عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْاِجْتِمَاعَ إِلٰى أَهْلِ الْمَيِّتِ وَصَنِيْعَةَ الطَّعَامِ بَعْدَ دَفْنِهِ مِنَ النِّيَاحَةِ.

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم میت کو دفن کرنے کے بعد اس کے گھر والوں کے پاس جمع ہونا اور (ان کے پاس) کھانا کھانا، نوحہ (ماتم) کی ایک قسم شمار کرتے تھے۔

۸- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ وُصُوْلِ ثَوَابِ الْقُرْبِ الْمُهْدَاةِ إِلَى الْمَوْتٰى

مردوں کو ان کے قرابت داروں کا بھیجا ہوا ثواب پہنچتا ہے

۲۸۹۱/۲۷۷- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اَخَا بَنِيْ سَاعِدَةَ تُوُفِّيَتْ اُمُّـهُ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ تُـوُفِّيَتْ وَاَنَا غَائِبٌ عَنْهَا، فَهَلْ يَنْفَعُهَا اِنْ تَصَدَّقْتُ بِشَيْءٍ عَنْهَا؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنِّيْ اُشْهِدُكَ اَنَّ حَائِطِي الْمِخْرَفِ (وَفِيْ لَفْظٍ الْمِخْرَافِ) صَدَقَةٌ عَلَيْهَا.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ قبیلہ بنو ساعدہ کے حضرت سعد بن عبادہ (رضی اللہ عنہ) کی والدہ فوت ہوگئیں اور وہ اس وقت موجود نہ تھے' انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری والدہ میری غیر موجودگی میں فوت ہوگئی ہیں' اگر میں ان کی طرف سے کوئی چیز صدقہ و خیرات کروں تو کیا اس صدقہ سے ان کو نفع پہنچے گا؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ہاں! (نفع پہنچے گا) انہوں نے عرض کیا: میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا یہ پھلوں سے لدا ہوا باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

۲۸۹۲/۲۷۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا، وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا اَجْرٌ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْهَا؟ قَالَ نَعَمْ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا: (یارسول اللہ!) میری والدہ اچانک فوت ہوگئی ہے' میرا خیال ہے کہ اگر وہ کوئی بات کرتی تو صدقہ و خیرات کرتی' اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کو اس صدقہ کا اجر و ثواب ملے گا؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ہاں! (ضرور ملے گا)۔

۲۸۹۳/۲۷۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَـنَا حَجَّاجٌ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اُمَّـهُ مَاتَتْ فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ اَفَاَتَصَدَّقُ عَنْهَا؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ، قَالَ سَقْيُ الْمَاءِ قَالَ فَتِلْكَ سِقَايَةُ اٰلِ سَعْدٍ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ شُعْبَةُ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ مَنْ يَقُوْلُ تِلْكَ سِقَايَةُ اٰلِ سَعْدٍ؟ قَالَ الْحَسَنُ.

حضرت قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حسن سے سنا' انہوں نے بیان کیا کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ فوت ہوگئی تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میری والدہ فوت ہوگئی ہے' کیا میں اس کی طرف سے (اس کے ایصالِ ثواب کی خاطر) صدقہ و خیرات کر سکتا ہوں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ہاں! (کر سکتے ہو) انہوں نے عرض کیا: کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: پانی پلانا (افضل صدقہ ہے)۔ راوی (حسن) نے کہا کہ مدینہ میں یہ آلِ سعد کے پانی پلانے کی جگہ ہے' شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قتادہ سے پوچھا کہ یہ کس نے کہا ہے کہ یہ آلِ سعد کے پانی پلانے کی جگہ ہے؟ انہوں نے کہا کہ حضرت حسن نے یہ کہا ہے۔

۲۸۹۴/۲۸۰- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَنَّـهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ اَفَيُجْزِئُ عَنْهَا اَنْ اُعْتِقَ عَنْهَا، قَالَ اَعْتِقْ عَنْ اُمِّكَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ' نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری والدہ فوت ہوگئی ہے اور اس کے ذمہ (غلام آزاد کرنے کی) نذر تھی' اگر میں اس کی طرف سے غلام آزاد کردوں تو کیا اس کی طرف سے یہ کافی ہو جائے گا؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم اپنی والدہ کی طرف سے غلام

آزاد کردو۔

۲۸۹۵/۲۸۱- عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ يَّنْحَرَ مِائَةَ بَدَنَةً، وَاَنَّ هِشَامَ بْنَ الْعَاصِ نَحَرَ حِصَّتَهٗ خَمْسِيْنَ بَدَنَةً وَاَنَّ عَمْرًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ اَمَّا اَبُوْكَ فَلَوْ كَانَ اَقَرَّ بِالتَّوْحِيْدِ فَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتَ عَنْهُ نَفَعَهٗ ذٰلِكَ.

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ عاص بن وائل نے زمانۂ جاہلیت میں سو اونٹ قربانی کرنے کی نذر مانی تھی، ہشام بن عاص نے اپنے حصہ کے پچاس اونٹ قربان کر دیئے، جبکہ عمرو (بن عاص) نے اس (اپنے حصہ کے پچاس اونٹ قربان کرنے) کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے پوچھا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: اگر تمہارے والد نے توحید و رسالت کا اقرار کیا ہوتا (مسلمان ہوتا) تو تم اس کی طرف سے روزے رکھتے اور صدقہ و خیرات کرتے تو ان کا اسے ضرور نفع پہنچتا۔

۲۸۹۶/۲۸۲- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبِيْ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَّلَمْ يُوْصِ، فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْهُ؟ فَقَالَ نَعَمْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میرے والد فوت ہو گئے ہیں اور انہوں نے مال چھوڑا ہے لیکن وہ وصیت نہیں کر سکے، اگر میں ان کی طرف سے صدقہ و خیرات کروں تو کیا ان کی طرف سے (ترکِ وصیت کے گناہ کا) کفارہ ہو جائے گا؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ہاں!

۲۸۹۷/۲۸۳- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ غُلَامًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَفِيْ لَفْظٍ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ) فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَتَرَكَتْ حُلِيًّا اَفَاَتَصَدَّقُ بِهٖ عَنْهَا؟ قَالَ اُمُّكَ اَمَرَتْكَ بِذٰلِكَ؟ قَالَ لَا، قَالَ فَاَمْسِكْ عَلَيْكَ حُلِيَّ اُمِّكَ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک نوجوان نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا (اور ایک روایت میں ہے: ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا) عرض کیا: یارسول اللہ! میری والدہ فوت ہو گئی ہے اور وہ زیورات چھوڑ گئی ہے، کیا میں اس کی طرف سے ان (زیورات) کو صدقہ کر سکتا ہوں؟ آپ (ﷺ) نے پوچھا: کیا تمہاری والدہ نے تمہیں اس کا حکم دیا تھا؟ اس نے عرض کیا: نہیں! آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم اپنی والدہ کے زیورات اپنے پاس سنبھال کر رکھو۔

۲۸۹۸/۲۸۴- عَنْ مَّعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يٰسٓ قَلْبُ الْقُرْاٰنِ لَا يَقْرَؤُهَا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اللّٰهَ تَعَالٰى وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ وَاقْرَءُوْهَا عَلٰى مَوْتَاكُمْ.

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سورۂ یٰس قرآن کا دل ہے، جو شخص اس سورت کو محض اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی اور دارِ آخرت کی خاطر پڑھے گا اسے بخش دیا جائے گا، تم اس (سورۂ یٰس) کو اپنے مُردوں پر پڑھا کرو۔

ف: اس باب کی احادیث کا اہم فائدہ یہ ہے کہ اگر صدقہ و خیرات کر کے اور قرآن خوانی کر کے ان کا ثواب مرنے والوں کو پہنچایا جائے تو ان کا ثواب ان کو پہنچ جاتا ہے، بشرطیکہ جس کو ثواب پہنچایا جا رہا ہو وہ مسلمان ہو، غیر مسلم کو ثواب نہیں پہنچتا۔

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: جو شخص نفلی صدقہ کرے اس کے لیے افضل یہ ہے کہ وہ تمام مؤمن مردوں اور تمام مؤمن عورتوں کی نیت کرے، کیونکہ اس صدقہ کا ثواب ان سب کو پہنچے گا اور صدقہ کرنے والے کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہو گی، اور یہی اہل سنت والجماعت کا مذہب ہے۔ (رد المحتار ج ا ص ٦٦٦)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اپنے ماں باپ یا ان دونوں میں سے کسی ایک کی قبر کی ہر جمعہ زیارت کی اور ان کی قبر کے پاس سورۂ یٰس پڑھی تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر حرف کے بدلہ میں اس کی بخشش فرما دے گا۔ (درمنثور ج۵ ص۴۸۳)

اَبْوَابُ عَذَابِ الْقَبْرِ

عذابِ قبر کا بیان

۱- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ هَوْلِ الْقَبْرِ وَفِتْنَتِهِ وَالسُّؤَالِ فِيْهِ وَشِدَّتِهِ

قبر کا خوف' اس کا فتنہ اور اس میں سوال اور اس کی شدت کا بیان

۲۸۹۹/۲۸۵- عَنْ هَانِیءٍ مَّوْلٰی عُثْمَانَ (بْنِ عَفَّانَ) قَالَ كَانَ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِذَا وَقَفَ عَلٰی قَبْرٍ بَكٰی حَتّٰی يَبُلَّ لِحْيَتَهُ، فَقِيْلَ لَهُ تَذْكُرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَا تَبْكِیْ وَتَبْكِیْ مِنْ هٰذَا؟ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْقَبْرُ اَوَّلُ مَنَازِلِ الْاٰخِرَةِ فَاِنْ يَّنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ اَيْسَرُ مِنْهُ، وَاِنْ لَّمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ اَشَدُّ مِنْهُ، قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ اِلَّا وَالْقَبْرُ اَفْظَعُ مِنْهُ.

حضرت عثمان (بن عفان رضی اللہ عنہ) کے غلام حضرت ہانی کا بیان ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ آپ کی ڈاڑھی (آنسوؤں سے) تر ہو جاتی' آپ سے پوچھا گیا کہ آپ جنت اور دوزخ کا ذکر کرتے ہیں تو نہیں روتے لیکن اس (قبر کو دیکھ کر اور اس کو یاد کر کے' اس کی وجہ سے) سے روتے ہیں؟ آپ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قبر آخرت کی منازل میں سے پہلی منزل ہے' اگر کوئی شخص اس سے نجات پا گیا تو اس کے بعد والی منزلیں اس سے زیادہ آسان ہوں گی اور اگر اس سے نجات نہیں پائی تو اس کے بعد والی منزلیں اس سے زیادہ سخت ہوں گی' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے قبر سے زیادہ قبیح و وحشت ناک کبھی کوئی منظر نہیں دیکھا۔

۲۹۰۰/۲۸۶- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (بْنِ الْعَاصِ) رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ فَتَّانَ الْقُبُوْرِ، فَقَالَ عُمَرُ اَتُرَدُّ عَلَيْنَا عُقُوْلُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ كَهَيْئَتِكُمُ الْيَوْمَ، فَقَالَ عُمَرُ بِفِيْهِ الْحَجَرُ.

حضرت عبداللہ بن عمرو (بن عاص) رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبروں میں آزمائش میں ڈالنے والوں کا ذکر فرمایا تو حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا اس وقت ہماری عقلوں کو واپس ہماری طرف لوٹا دیا جائے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں! آج کے دن کی طرح تمہاری کیفیت و حالت ہو گی' حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ پھر میں اسے ایسا جواب دوں گا جس سے وہ خاموش ہو جائے گا۔

۲۹۰۱/۲۸۷- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِیِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكُمْ حَتّٰی تُبْعَثَ اِلَيْهِ (زَادَ فِیْ رِوَايَةٍ) يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر (فوت شدہ) شخص پر صبح و شام اس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے' اگر وہ جنتی ہوتا ہے تو اس پر جنت کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے اور اگر وہ دوزخیوں میں سے ہوتا ہے تو اس پر دوزخ کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے' پھر اسے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے حتیٰ کہ قیامت کے دن تجھے اسی (ٹھکانا) کی طرف بھیج دیا جائے گا۔

۲۹۰۲/۲۸۸- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ شَھِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَنَازَۃً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ تُبْتَلٰی فِیْ قُبُوْرِھَا فَاِذَا الْاِنْسَانُ دُفِنَ فَتَفَرَّقَ عَنْہُ اَصْحَابُہٗ، جَاءَ ہٗ مَلَكٌ فِیْ یَدِہٖ مِطْرَاقٌ فَاَقْعَدَہٗ، قَالَ مَا تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ؟ فَاِنْ کَانَ مُؤْمِنًا قَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، فَیَقُوْلُ صَدَقْتَ، ثُمَّ یُفْتَحُ لَہٗ بَابٌ اِلَی النَّارِ فَیَقُوْلُ ھٰذَا کَانَ مَنْزِلُكَ لَوْ کَفَرْتَ بِرَبِّكَ، فَاَمَّا اِذَا اٰمَنْتَ فَھٰذَا مَنْزِلُكَ، فَیُفْتَحُ لَہٗ بَابٌ اِلَی الْجَنَّۃِ فَیُرِیْدُ اَنْ یَّنْھَضَ اِلَیْہِ، فَیَقُوْلُ لَہٗ اُسْکُنْ، وَیُفْسَحُ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ (وَاِنْ کَانَ کَافِرًا اَوْ مُنَافِقًا) یَقُوْلُ لَہٗ مَا تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ؟ فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ، سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ شَیْئًا، فَیَقُوْلُ لَا دَرَیْتَ وَلَا تَلَیْتَ وَلَا اھْتَدَیْتَ ثُمَّ یُفْتَحُ لَہٗ بَابٌ اِلَی الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُ ھٰذَا مَنْزِلُكَ لَوْ اٰمَنْتَ بِرَبِّكَ، فَاَمَّا اِذْ کَفَرْتَ بِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ اَبْدَلَكَ بِہٖ ھٰذَا، وَیُفْتَحُ لَہٗ بَابٌ اِلَی النَّارِ، ثُمَّ یَقْمَعُہٗ قَمْعَۃً بِالْمِطْرَاقِ یَسْمَعُھَا خَلْقُ اللّٰہِ کُلُّھُمْ غَیْرَ الثَّقَلَیْنِ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَحَدٌ یَقُوْمُ عَلَیْہِ مَلَكٌ فِیْ یَدِہٖ مِطْرَاقٌ اِلَّا ھَبِلَ عِنْدَ ذٰلِكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ﴿یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ میں شریک ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! اس امت کو قبروں میں آزمایا جاتا ہے، پس جب آدمی کو دفن کر دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اس سے جدا ہو جاتے ہیں تو اس کے پاس ایک فرشتہ آ جاتا ہے جس کے ہاتھ میں گرز ہوتا ہے اور وہ اسے بٹھا کر پوچھتا ہے کہ اس شخص کے بارے میں تو کیا کہتا ہے؟ سو اگر وہ مؤمن ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بلاشبہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، وہ (فرشتہ) کہتا ہے کہ تو نے سچ کہا، پھر اس کے لیے دوزخ کی طرف دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور وہ (فرشتہ اسے) کہتا ہے کہ اگر تو اپنے رب کے ساتھ کفر کرتا تو یہ (دوزخ) تیرا ٹھکانا ہوتا، لیکن جب تو ایمان لایا (توحید و رسالت کا اقرار کیا) تو یہ (جنت) تیرا ٹھکانا ہے، پھر اس کے لیے جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور وہ اس کی طرف اُٹھ کر جانا چاہتا ہے تو فرشتہ اسے کہتا ہے کہ (راحت و سکون کے ساتھ یہاں) ٹھہرو، اور اس کے لیے اس کی قبر کو کشادہ کر دیا جاتا ہے، (اور اگر وہ کافر یا منافق ہوتا ہے تو) فرشتہ اس سے پوچھتا ہے کہ تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ تو وہ کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا، البتہ لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنا تھا، فرشتہ کہتا ہے کہ تو نے نہ تو سمجھا، نہ تو نے قرآن پڑھ کر اس کی اتباع کی اور نہ ہی تو نے ہدایت پائی، پھر اس کے سامنے جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور فرشتہ اسے کہتا ہے کہ اگر تو اپنے رب پر ایمان لاتا تو یہ (جنت) تیرا ٹھکانا ہوتا، لیکن جب تو نے اس کے ساتھ کفر کیا (توحید و رسالت کا انکار کیا) ہے تو اللہ تعالیٰ نے تیرے اس (جنت کے) ٹھکانا کو اس (دوزخ کے) ٹھکانا میں تبدیل کر دیا ہے، اور اس کے لیے دوزخ کی طرف دروازہ کھول دیا جاتا ہے، پھر فرشتہ اس کو گرز سے مارتا ہے جسے انسان اور جن کے سوا تمام مخلوق سنتی ہے، بعض لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! فرشتہ اپنے ہاتھ میں گرز لے کر جس شخص پر بھی کھڑا ہو گا تو اس وقت شدتِ خوف وگھبراہٹ سے اس کی عقل تو گم ہو جائے گی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو قول ثابت (کلمہ طیبہ کی برکت) سے ثابت قدم رکھتا ہے۔

۲۹۰۳/۲۸۹- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

عَنْـهُ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ حَتّٰى اِنَّـهٗ لَـيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّـهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ، فَيُقَالُ انْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا فِی الْجَنَّةِ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا، قَالَ رَوْحٌ فِیْ حَدِيْثِهٖ، قَالَ قَتَادَةُ فَذُكِرَ لَنَا اَنَّـهٗ يُفْسَحُ لَـهٗ فِیْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا وَّيُمْلَاُ عَلَيْهِ خَضِـرًا اِلٰى يَوْمِ يُّبْعَثُوْنَ، ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى حَدِيْثِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (قَالَ وَاَمَّا الْكَافِرُ اَوِ الْمُنَافِقُ) فَيُقَالُ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ، كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَهٗ لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ، ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَاقٍ مِّنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ اُذُنَيْهِ فَيَصِيْحُ صَيْحَةً فَيَسْمَعُهَا مَنْ يَّلِيْهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ يُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰى تَخْتَلِفَ اَضْلَاعُهٗ.

فرمایا: جب بندہ کو اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ جانے والے لوگ واپس لوٹتے ہیں حتیٰ کہ وہ ان کی جوتیوں کی آواز سن رہا ہوتا ہے کہ اس کے پاس دو فرشتے آ جاتے ہیں اور وہ اسے بٹھا کر اس سے پوچھتے ہیں کہ اس محمد ﷺ نامی شخص کے بارے میں تو کیا کہا کرتا تھا؟ مؤمن کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہے کہ وہ (محمد ﷺ) اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، تو اسے کہا جاتا ہے کہ تو اپنے دوزخ کے ٹھکانے کو دیکھ جسے اللہ تعالیٰ نے جنت کے ٹھکانے سے بدل دیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ان دونوں (ٹھکانوں) کو دیکھتا ہے، پھر اس کے لیے اس کی قبر میں ستر گز کشادگی کر دی جاتی ہے اور قیامت کے قائم ہونے تک اس کو پھولوں (اور نعمتوں) سے بھر دیا جاتا ہے، اور کافر یا منافق سے پوچھا جاتا ہے کہ تو اس شخص کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ تو وہ کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا میں وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے، تو اس سے کہا جاتا ہے کہ نہ تو، تو نے پہچانا اور نہ ہی تو نے قرآن پڑھ کر اس کی پیروی کی، پھر اس کے کانوں کے درمیان لوہے کے ہتھوڑے سے ایک سخت مار ماری جاتی ہے، جس سے وہ ایسی چیخ مارتا ہے جس کو انسانوں اور جنوں کے سوا تمام قریبی چیزیں سنتی ہیں، بعض راویوں نے بیان کیا ہے کہ اس پر اس کی قبر پر اتنی تنگ کر دی جاتی ہے کہ اس کی پسلیاں (ایک دوسری میں گھس کر) اِدھر اُدھر ہو جاتی ہیں۔

۲۹۰/۲۹۰۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ يَهُوْدِيَّةٌ فَاسْتَطْعَمَتْ عَلٰى بَابِیْ فَقَالَتْ اَطْعِمُوْنِیْ اَعَاذَكُمُ اللّٰهُ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَمِنْ فِتْنَةِ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَتْ فَلَمْ اَزَلْ اَحْبِسُهَا حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ هٰذِهِ الْيَهُوْدِيَّةُ؟ قَالَ وَمَا تَقُوْلُ؟ قُلْتُ تَقُوْلُ اَعَاذَكُمُ اللّٰهُ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَمِنْ فِتْنَةِ عَذَابِ الْقَبْرِ، قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا يَّسْتَعِيْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَمِنْ فِتْنَةِ عَذَابِ الْقَبْرِ، ثُمَّ قَالَ اَمَّا فِتْنَةُ الدَّجَّالِ فَاِنَّـهٗ لَمْ يَكُنْ نَبِیٌّ اِلَّا قَدْ حَذَّرَ اُمَّتَـهٗ وَسَاُحَذِّرُكُمُوْهُ تَحْذِيْرًا لَّمْ يُحَذِّرْهُ نَبِیٌّ اُمَّتَهٗ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک یہودی عورت آئی اور اس نے میرے دروازہ پر (کھڑے ہو کر) کھانا مانگا، کہنے لگی: مجھے کھانا کھلاؤ، اللہ تعالیٰ تمہیں دجال کے فتنہ اور عذابِ قبر کے فتنہ (آزمائش) سے پناہ دے (محفوظ رکھے)، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے اسے روکے رکھا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ یہودی عورت کیا کہہ رہی ہے؟ فرمایا: کیا کہہ رہی ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ کہہ رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دجال کے فتنہ اور عذابِ قبر کے فتنہ سے پناہ دے (محفوظ رکھے)، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے رہے اور اپنے ہاتھوں کو خوب بلند کر کے دجال کے فتنہ اور عذابِ قبر کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے رہے، پھر آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ دجال کا فتنہ ایسا ہے کہ ہر نبی نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے، اور جتنا زیادہ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اتنا کسی

اِنَّــهُ اَعْوَرُ وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِاَعْوَرَ، مَكْتُوْبٌ بَيْــنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَـقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ (فَاَمَّا فِتْنَةُ الْقَبْرِ) فَبِـىْ تُـفْتَـنُـوْنَ وَعَـنِّى تُسْاَلُوْنَ، فَاِذَا كَانَ الرَّجُلُ الصَّالِحُ اُجْلِسَ فِىْ قَبْرِهٖ غَيْرَ فَزِعٍ وَّلَا مَشْعُوْفٍ ثُــمَّ يُقَالُ لَهٗ فِيْمَ كُنْتَ ؟ فَيَقُوْلُ فِى الْاِسْلَامِ، فَيُقَالُ مَـا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِىْ كَانَ فِيْكُمْ ؟ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ نَا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَصَدَّقْنَاهُ، فَيُفْرَجُ لَهٗ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ اِلَيْهَا يُحَطِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَيُقَالُ لَـهُ انْـظُـرْ اِلٰى مَا وَقَاكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ يُفْرَجُ لَهٗ فُـرْجَـةٌ اِلَـى الْـجَـنَّةِ فَيَنْظُرُ اِلٰى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيْهَا، فَيُقَالُ لَهٗ هٰذَا مَقْعَدُكَ مِنْهَا وَيُقَالُ عَلَى الْيَقِيْنِ كُنْتَ وَعَـلَيْـهِ مِتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ (وَاِنْ كَانَ الـرَّجُـلُ السُّوْءُ) اُجْلِسَ فِىْ قَبْرِهٖ فَزِعًا مَّشْعُوْفًا، فَيُـقَـالُ لَـهٗ فِيْمَ كُنْتَ ؟ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِىْ فَيُقَالُ مَا هٰذَا الـرَّجُـلُ الَّذِىْ كَانَ فِيْكُمْ ؟ فَيَقُوْلُ سَمِعْتُ الـنَّـاسَ يَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُ كَمَا قَالُوْا، فَتُفْرَجُ لَهٗ فُـرْجَـةٌ قِـبَـلَ الْـجَـنَّةِ فَيَنْظُرُ اِلٰى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيْهَا، فَـيُـقَالُ لَهٗ انْظُرْ اِلٰى مَا صَرَفَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْكَ، ثُــمَّ يُفْرَجُ لَهٗ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ اِلَيْهَا يُحَطِّمُ بَـعْـضُهَا بَعْضًا وَّيُقَالُ لَـهٗ هٰذَا مَقْعَدُكَ مِنْهَا، كُنْتَ عَـلَـى الشَّكِّ وَعَلَيْهِ مِتَّ، وَعَـلَيْـهِ تُبْعَثُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُعَذَّبُ.

نبی نے اپنی امت کو اس سے نہیں ڈرایا' (یادرکھو کہ) وہ (دجال) کانا ہے' جبکہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے (وہ بے عیب ہے)' اس (دجال) کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے جسے ہر مؤمن پڑھ سکے گا' (لیکن فتنہ قبر یہ ہے کہ) قبر میں میری وجہ سے تمہیں آزمایا جائے گا اور میرے بارے میں تم سے سوال کیا جائے گا' پس جب (مرنے والا) نیک آدمی ہوتا ہے تو اسے کی قبر میں بٹھایا جاتا ہے' نہ اسے کوئی گھبراہٹ ہوتی ہے اور نہ ہی وہ پریشان ہوتا ہے' پھر اس سے پوچھا جاتا ہے کہ تو کس دین پر تھا؟ وہ کہتا ہے کہ میں اسلام پر تھا' پھر اسے پوچھا جاتا ہے کہ یہ شخص کون ہے جو تم میں بھیجا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے: یہ محمد رسول اللہ ﷺ ہیں جو ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے واضح نشانیاں لے کر آئے اور ہم نے ان کی تصدیق کی' پھر اس کے لیے دوزخ کی طرف ایک کھڑکی کھول دی جاتی ہے اور وہ اس کی طرف دیکھتا ہے کہ اس کی آگ ایک دوسری کو کھا رہی ہوتی ہے' پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ اس چیز کی طرف دیکھ جس سے اللہ تعالیٰ نے تجھے بچا لیا ہے' پھر اس کے لیے جنت کی طرف کھڑکی کھول دی جاتی ہے اور وہ اس (جنت) کی رونق و خوبصورتی اور اس میں نعمتوں کو دیکھتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے اور پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ تو یقین پر تھا' اسی (یقین) پر تجھے موت آئی اور ان شاء اللہ اسی پر تجھے اُٹھایا جائے گا (اور اگر وہ (مرنے والا) بدکار آدمی ہوتا ہے تو) اسے گھبراہٹ اور دہشت کے ساتھ قبر میں بٹھایا جاتا ہے' پھر اس سے پوچھا جاتا ہے کہ تو کس دین پر تھا؟ وہ کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا' پھر اس سے پوچھا جاتا ہے کہ یہ شخص جو تم میں بھیجا گیا تھا کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میں نے لوگوں کو ایک بات کہتے ہوئے سنا تو میں نے وہی کہا جو انہوں نے کہا' پھر اس کے لیے جنت کی طرف ایک کھڑکی کھول دی جاتی ہے اور وہ اس کی رونق و حسن و جمال اور نعمتوں کو دیکھتا ہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ تو اس چیز کی طرف دیکھ جسے اللہ تعالیٰ نے تجھ سے پھیر دیا ہے' پھر اس کے لیے دوزخ کی طرف ایک کھڑکی کھول دی جاتی ہے' وہ اس کی طرف دیکھتا ہے کہ اس کی آگ ایک دوسری کو جلا رہی ہوتی ہے اور پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے' تو شک پر تھا' اسی پر تجھے موت آئی اور ان شاء اللہ اسی (شک) پر ہی تجھے اُٹھایا جائے گا' پھر اسے عذاب دیا جاتا ہے۔

۲۹۰۵/۲۹۱- عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَاَلَ جَابِرَ

حضرت ابوزبیر کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ

بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ فَتَّانِي الْقَبْرِ، فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلٰى فِيْ قُبُوْرِهَا، فَاِذَا اُدْخِلَ الْمُؤْمِنُ قَبْرَهُ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهُ جَاءَ مَلَكٌ شَدِيْدُ الْاِنْتِهَارِ، فَيَقُوْلُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ اِنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَعَبْدُهُ، فَيَقُوْلُ لَهُ الْمَلَكُ انْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ الَّذِيْ كَانَ فِي النَّارِ قَدْ اَنْجَاكَ اللّٰهُ مِنْهُ وَاَبْدَلَكَ بِمَقْعَدِكَ الَّذِيْ تَرٰى مِنَ النَّارِ مَقْعَدَكَ الَّذِيْ تَرٰى مِنَ الْجَنَّةِ فَيَرَاهُمَا كِلَاهُمَا، فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ دَعُوْنِيْ اُبَشِّرُ اَهْلِيْ، فَيُقَالُ لَهُ اسْكُنْ (وَاَمَّا الْمُنَافِقُ) فَيُقْعَدُ اِذَا تَوَلّٰى عَنْهُ اَهْلُهُ، فَيُقَالُ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ، فَيُقَالُ لَهُ لَا دَرَيْتَ هٰذَا مَقْعَدُكَ الَّذِيْ كَانَ لَكَ مِنَ الْجَنَّةِ قَدْ اُبْدِلْتَ مَكَانَهُ مَقْعَدَكَ مِنَ النَّارِ، قَالَ جَابِرٌ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ فِي الْقَبْرِ عَلٰى مَا مَاتَ، اَلْمُؤْمِنُ عَلٰى اِيْمَانِهِ وَالْمُنَافِقُ عَلٰى نِفَاقِهِ.

رضی اللہ عنہما سے منکر ونکیر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس امت کو قبروں میں آزمایا جائے گا' چنانچہ جب مؤمن کو اس کی قبر میں داخل کر دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ جانے والے لوگ (اسے دفنا کر) واپس لوٹتے ہیں تو سخت ڈانٹنے والا فرشتہ آتا ہے اور اس سے پوچھتا ہے کہ اس شخص کے بارے میں تو (دنیا میں) کیا کہا کرتا تھا؟ مؤمن کہتا ہے کہ بلاشبہ یہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور اس کے بندے ہیں' فرشتہ اس سے کہتا ہے کہ تو اپنی اس جگہ کو دیکھ جو دوزخ میں تھی تو اللہ تعالیٰ نے تجھے اس سے نجات دی' اور تو اپنی جس جگہ کو دوزخ میں دیکھا رہا ہے' اس کے بدلے اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت میں ٹھکانا دے دیا ہے جسے تو دیکھ رہا ہے اور وہ ان دونوں کو دیکھتا ہے' پھر مؤمن کہتا ہے کہ مجھے چھوڑ دو (واپس اپنے گھر جانے دو) تاکہ میں اپنے گھر والوں کو یہ (اپنے جنتی ہونے کی) خوشخبری سناؤں' تو اسے کہا جاتا ہے کہ بس تو یہیں آرام وسکون کے ساتھ ٹھہر' اور جب منافق کو (قبر میں) داخل کر دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ جانے والے لوگ واپس لوٹتے ہیں تو اسے بٹھا کر اس سے پوچھا جاتا ہے کہ اس شخص کے بارے میں تو کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا' میں وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے تو اس سے کہا جاتا ہے کہ تو نے نہیں جانا' یہ تیرا وہ ٹھکانا ہے جو تیرے لیے جنت میں تھا' اب اس کی جگہ تیرے ٹھکانے کو دوزخ میں بدل دیا گیا ہے' حضرت جابر کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہر بندے کو قبر میں اسی عقیدہ پر اُٹھایا جاتا ہے جس پر وہ فوت ہوتا ہے' مؤمن کو اس کے ایمان پر اور منافق کو اس کے نفاق پر (اٹھایا جاتا ہے)۔

۲۹۰۶/۲۹۲- عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ كَانَتْ اَسْمَاءُ (بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْاِنْسَانُ قَبْرَهُ فَاِنْ كَانَ مُؤْمِنًا اَحَفَّ بِهِ عَمَلُهُ، الصَّلٰوةُ وَالصِّيَامُ، قَالَ فَيَاْتِيْهِ الْمَلَكُ مِنْ نَحْوِ الصَّلٰوةِ فَتَرُدُّهُ وَمِنْ نَحْوِ الصِّيَامِ فَيَرُدُّهُ، قَالَ فَيُنَادِيْهِ اجْلِسْ، قَالَ فَيَجْلِسُ فَيَقُوْلُ لَهُ مَاذَا تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت اسماء (بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما) بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب انسان اپنی قبر میں داخل ہو جاتا ہے تو اگر وہ مؤمن (اور نیک) ہوتا ہے تو اس کا نماز وروزہ والا نیک عمل اسے ڈھانپ لیتا ہے' پھر اس کے پاس فرشتہ نماز کی طرف سے آتا ہے تو وہ (نماز) اس (فرشتہ) کو (اس سے) ہٹا دیتی ہے' پھر وہ روزہ کی جانب سے آتا ہے تو وہ اس کو (اس سے) ہٹا دیتا ہے' پھر وہ (فرشتہ) اسے بیٹھنے کو کہتا ہے تو وہ بیٹھ جاتا ہے' پھر فرشتہ اس سے پوچھتا ہے کہ تو اس شخص (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ وہ شخصیت کون ہیں؟ فرشتہ کہتا

قَالَ مَنْ ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ، قَالَ اَنَا اَشْهَدُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ وَمَا يُدْرِيْكَ اَدْرَكْتَهُ؟ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ، قَالَ يَقُوْلُ عَلٰى ذَالِكَ عِشْتَ، وَعَلَيْهِ مِتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ (قَالَ وَاِنْ كَانَ فَاجِرًا اَوْ كَافِرًا) قَالَ جَاءَ الْمَلَكُ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ شَيْءٌ يَرُدُّهُ، قَالَ فَاَجْلَسَهُ، قَالَ يَقُوْلُ اجْلِسْ مَاذَا تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ ؟ قَالَ اَيُّ رَجُلٍ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ، قَالَ فَيَقُوْلُ لَهُ الْمَلَكُ عَلٰى ذٰلِكَ عِشْتَ وَعَلَيْهِ مِتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ، قَالَ وَتُسَلَّطُ عَلَيْهِ دَابَّةٌ فِيْ قَبْرِهٖ مَعَهَا سَوْطٌ تَمْرَتُهُ جَمْرَةٌ مِّثْلُ غَرْبِ الْبَعِيْرِ تَضْرِبُهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ، صَمَّاءُ لَا تَسْمَعُ صَوْتَهُ فَتَرْحَمَهُ.

ہے کہ وہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں، تو وہ کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، فرشتہ پوچھتا ہے کہ تو نے انہیں کیسے جانا؟ وہ کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، فرشتہ کہتا ہے کہ تو اسی (اقرارِ رسالت) پر زندہ رہا، اسی پر تجھے موت آئی اور اسی پر تجھے اُٹھایا جائے گا، اور اگر وہ بدکار یا کافر ہوتا ہے تو اس کے پاس فرشتہ آتا ہے اور اس وقت فرشتے اور اس کے درمیان کوئی ایسی چیز (نیکی) نہیں ہوتی جو فرشتہ کو اس سے ہٹا سکے، پھر فرشتہ اسے بٹھا کر اس سے پوچھتا ہے کہ تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ وہ پوچھتا ہے کہ کون سا شخص؟ فرشتہ کہتا ہے: محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ کہتا ہے: اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا، میں نے لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنا تھا، سو میں نے بھی وہ کہہ دیا تھا، پھر فرشتہ اس سے کہتا ہے کہ تو اسی (انکارِ رسالت) پر زندہ رہا، اسی پر تیری موت آئی اور اسی پر تجھے اُٹھایا جائے گا، پھر اس کی قبر میں اس پر ایک جانور کو مسلط کر دیا جاتا ہے جس کے پاس ایسا چابک ہوتا ہے جس کے سرے پر اونٹ کے کوہان کی مانند انگارہ ہوتا ہے، وہ اسے اس (چابک) سے جب تک اللہ تعالیٰ چاہتا ہے مارتا رہتا ہے، وہ (چابک مارنے والا جانور) بہرا ہوتا ہے، وہ اس کے چیخنے کی آواز نہیں سنتا، ورنہ اسے اس پر رحم وترس آ جائے۔

٢- بَابٌ مَّا جَاءَ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَالتَّعَوُّذِ مِنْهُ

قبر کے عذاب اور اس سے پناہ مانگنے کا بیان

٢٩٠٧/٢٩٣- عَنْ مَّسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيْهَا يَهُوْدِيَّةٌ اِسْتَوْهَبَتْهَا طِيْبًا، فَوَهَبَتْ لَهَا عَائِشَةُ، فَقَالَتْ اَجَارَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، قَالَتْ فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ ذٰلِكَ حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِلْقَبْرِ عَذَابًا؟ قَالَ نَعَمْ، اِنَّهُمْ لَيُعَذَّبُوْنَ فِيْ قُبُوْرِهِمْ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ.

حضرت مسروق، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک یہودی عورت آئی اور اس نے ان سے خوشبو مانگی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو وہ خوشبو دے دی تو اس نے کہا: اللہ تعالیٰ تمہیں قبر کے عذاب سے بچائے! حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میرے دل میں اس کے متعلق (اس کے انکار کا) خیال آیا، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے اس کا ذکر کیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا قبر میں عذاب ہوتا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ہاں! لوگوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہوتا ہے جس کو جانور بھی سنتے ہیں۔

٢٩٠٨/٢٩٤- عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ يَهُوْدِيَّةً كَانَتْ

حضرت اسحاق بن سعید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کیا کرتی تھی، حضرت عائشہ

تَخْدِمُهَا فَلَا تَصْنَعُ إِلَيْهَا عَائِشَةُ شَيْئًا مِّنَ الْمَعْرُوفِ إِلَّا قَالَتْ لَهَا الْيَهُودِيَّةُ وَقَاكِ اللّٰهُ عَذَابَ الْقَبْرِ، قَالَتْ فَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ لِلْقَبْرِ عَذَابٌ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ لَا، وَعَمَّ ذٰلِكَ، قَالَتْ هٰذِهِ الْيَهُودِيَّةُ لَا نَصْنَعُ إِلَيْهَا مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا إِلَّا قَالَتْ وَقَاكِ اللّٰهُ عَذَابَ الْقَبْرِ قَالَ كَذَبَتْ يَهُودُ وَهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَكْذَبُ، لَا عَذَابَ دُونَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَتْ ثُمَّ مَكَثَ بَعْدَ ذَاكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَّمْكُثَ، فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ نِصْفَ النَّهَارِ مُشْتَمِلًا بِثَوْبِهِ مُحْمَرَّةً عَيْنَاهُ وَهُوَ يُنَادِي بِأَعْلٰى صَوْتِهِ أَيُّهَا النَّاسُ أَظَلَّتْكُمُ الْفِتَنُ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ أَيُّهَا النَّاسُ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَّضَحِكْتُمْ قَلِيلًا، أَيُّهَا النَّاسُ اسْتَعِيذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَإِنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ حَقٌّ.

رضی اللہ عنہا اس کے ساتھ کوئی بھلائی و احسان کرتیں تو وہ (یہودی عورت) آپ سے کہتی: اللہ تعالیٰ آپ کو قبر کے عذاب سے بچائے! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا قیامت سے پہلے قبر میں عذاب ہوتا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: نہیں! تم نے یہ سوال کیوں کیا ہے؟ عرض کیا کہ اس یہودی عورت سے ہم جب بھی کوئی بھلائی و احسان کرتے ہیں تو یہ کہتی ہے: اللہ تعالیٰ تمہیں قبر کے عذاب سے بچائے' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: یہودی جھوٹ بولتے ہیں اور یہ (یہودی) لوگ اللہ تعالیٰ پر بہت زیادہ جھوٹ باندھتے ہیں' قیامت کے دن سے پہلے کوئی عذاب نہیں' حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس وقت تک رکے رہے جب تک اللہ تعالیٰ نے روکنا چاہا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایک دن دوپہر کے وقت کپڑا لپیٹے ہوئے باہر نکلے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی چشمان مبارک سرخ تھیں اور بلند آواز سے فرمایا: اے لوگو! تم پر تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح فتنے سایہ فگن ہو چکے ہیں' اے لوگو! جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جان لو تو تم زیادہ روؤ اور کم ہنسو' اے لوگو! تم قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو' کیونکہ قبر کا عذاب حق ہے۔

۲۹۰۹/۲۹۵- **وَعَنْهَا** أَيْضًا قَالَتْ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي امْرَأَةٌ مِّنَ الْيَهُودِ وَهِيَ تَقُولُ أَشَعَرْتِ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ فَارْتَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّمَا تُفْتَنُ الْيَهُودُ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَلَبِثْنَا لَيَالِيَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ شَعَرْتِ أَنَّهُ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي الْقُبُورِ ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَسْتَعِيذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور اس وقت میرے پاس ایک یہودی عورت بیٹھی ہوئی تھی اور وہ کہہ رہی تھی: کیا تم جانتی ہو کہ تمہیں قبروں میں آزمایا جائے گا' نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھبرائے اور فرمایا: یہودیوں کو (قبروں میں) آزمایا جائے گا' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر ہم کچھ عرصہ ٹھہرے رہے' پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتی ہو کہ میری طرف وحی کی گئی ہے کہ تمہیں قبروں میں آزمایا جائے گا؟ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ اس کے بعد میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے سنا۔

۲۹۱۰/۲۹۶- **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَتْنِي جَارَةٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا كَانَتْ تَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ.

حضرت عبداللہ بن قاسم کا بیان ہے کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمسائی نے حدیث سنائی کہ وہ طلوع فجر کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعا کرتے ہوئے سنا کرتی تھی: اے اللہ! میں قبر کے عذاب اور قبر کے فتنہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں!

۲۹۱۱/۲۹۷- عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِحْدٰى عَيْنَيْهِ كَاَنَّهَا زُجَاجَةٌ خَضْرَاءُ (وَفِيْ رِوَايَةٍ عَيْنُهُ خَضْرَاءُ كَاَنَّهَا الزُّجَاجَةُ) وَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دجال کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا: اس (دجال) کی دونوں آنکھوں میں سے ایک آنکھ سبز شیشے کی مانند ہے (اور ایک روایت میں ہے: اس کی ایک آنکھ سبز ہے، گویا کہ وہ (سبز) شیشہ ہے) اورتم قبر کے عذاب سے اللہ تبارک تعالیٰ کی پناہ مانگو۔

۲۹۱۲/۲۹۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ سَمِعَ اُمَّ خَالِدٍ بِنْتَ خَالِدٍ (بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

حضرت ام خالد بنت خالد (بن سعید بن عاص) رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے سنا ہے۔

۲۹۱۳/۲۹۹- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ قَالَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ابْنَةُ اَبِيْ سُفْيَانَ، اَللّٰهُمَّ اَمْتِعْنِيْ بِزَوْجِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِاَبِيْ اَبِيْ سُفْيَانَ وَبِاَخِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكِ سَاَلْتِ اللّٰهَ لِآجَالٍ مَضْرُوْبَةٍ وَاَيَّامٍ مَعْدُوْدَةٍ، وَاَرْزَاقٍ مَقْسُوْمَةٍ، لَنْ يُعَجَّلَ شَيْءٌ قَبْلَ حِلِّهِ اَوْ يُؤَخَّرَ شَيْءٌ عَنْ حِلِّهِ، وَلَوْ كُنْتِ سَاَلْتِ اللّٰهَ اَنْ يُعِيْذَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ اَخْيَرَ وَاَفْضَلَ.

حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت اُم حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہما نے دعا کی: اے اللہ! مجھے اپنے شوہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اپنے والد ابوسفیان اور اپنے بھائی معاویہ (کے وجود کی وجہ) سے نفع عطا فرما! (یعنی ان حضرات کی عمر دراز فرما!)، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ سے موت کے مقررہ وقت، عمر کے مقررہ ایام اور تقسیم شدہ رزق (سے زیادہ) کا سوال کیا ہے، اور مقررہ وقت سے پہلے نہ تو ان میں جلدی کی جاتی ہے اور نہ ہی مقررہ وقت سے تاخیر کی جاتی ہے، اور اگر تم اللہ تعالیٰ سے دوزخ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگنے کا سوال کرتیں تو یہ اس سے بہتر و افضل تھا۔

فَصْلٌ مِّنْهُ فِيْمَا جَاءَ فِيْ عَذَابِ الْكُفَّارِ وَالْيَهُوْدِ فِي الْقَبْرِ

فصل: قبر میں کفار اور یہودیوں کو عذاب ہوتا ہے

۲۹۱۴/۳۰۰- عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلَّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِيْ قَبْرِهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ تِنِّيْنًا تَلْدَغُهُ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ، فَلَوْ اَنَّ تِنِّيْنًا مِّنْهَا نَفَخَ فِي الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ خَضْرَاءَ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کافر پر اس کی قبر میں (بہت بڑے اور انتہائی زہریلے) ننانوے سانپ مسلط کر دیئے جاتے ہیں جو اسے قیامت تک ڈستے رہتے ہیں، اگر ان (ننانوے سانپوں) میں سے ایک سانپ زمین پر پھونک مار دے تو زمین سبزہ نہ اُگائے۔

۲۹۱۵/۳۰۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کافر

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُرْسَلُ عَلَى الْكَافِرِ حَيَّتَانِ، وَاحِدَةٌ مِّنْ قِبَلِ رَأْسِهِ وَأُخْرٰى مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ تَقْرُصَانِهِ قَرْصًا كُلَّمَا فَرَغَتَا عَادَتَا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

پر دو سانپ چھوڑے جاتے ہیں، ایک سانپ اس کے سر کی جانب سے اور دوسرا سانپ اس کے پیروں کی جانب سے (چھوڑا جاتا ہے)، یہ دونوں (سانپ) اُسے ڈستے رہتے ہیں، جب یہ (سانپ ڈس کر) فارغ ہوتے ہیں تو دوبارہ پھر ڈسنا شروع کر دیتے ہیں، (اس کے ساتھ یہ معاملہ) قیامت تک ہوتا رہتا ہے۔

۲۹۱۶/۳۰۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَخْلٍ لَّنَا لِأَبِي طَلْحَةَ يَتَبَرَّزُ لِحَاجَتِهِ، قَالَ وَبِلَالٌ يَّمْشِي وَرَاءَهُ يُكْرِمُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّمْشِيَ إِلٰى جَنْبِهِ فَمَرَّ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرٍ فَقَامَ حَتّٰى تَمَّ إِلَيْهِ بِلَالٌ، فَقَالَ وَيْحَكَ يَا بِلَالُ هَلْ تَسْمَعُ مَا أَسْمَعُ؟ فَقَالَ مَا أَسْمَعُ شَيْئًا، قَالَ صَاحِبُ الْقَبْرِ يُعَذَّبُ، قَالَ فَسُئِلَ عَنْهُ فَوُجِدَ يَهُوْدِيًّا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوطلحہ کے باغ میں تھے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور حضرت بلال آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پیچھے چل رہے تھے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اکرام کرتے تھے کہ وہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پہلو میں چلیں، پس اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قبر کے پاس سے گزرے تو کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ حضرت بلال آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے قریب آ گئے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اے بلال! تمہارا بھلا ہو! کیا تم وہ سن رہے ہو جو میں سن رہا ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: میں کچھ نہیں سن رہا، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: صاحبِ قبر کو عذاب ہو رہا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس (صاحبِ قبر) کے بارے میں پوچھا گیا تو بتایا گیا کہ وہ یہودی ہے۔

۲۹۱۷/۳۰۳- عَنْ أَبِي أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا، فَقَالَ يَهُوْدُ تُعَذَّبُ فِي قُبُوْرِهَا.

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غروبِ آفتاب کے بعد باہر نکلے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک آواز سنی تو فرمایا: یہودی کو قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔

فَصْلٌ ثَانٍ فِي عَذَابِ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فِي الْقَبْرِ

فصل ثانی: زمانۂ جاہلیت میں مرنے والوں کو قبر میں عذاب کا بیان

۲۹۱۸/۳۰۴- عَنْ أُمِّ مُبَشِّرٍ (امْرَأَةِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا) قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا فِي حَائِطٍ مِّنْ حَوَائِطِ بَنِي النَّجَّارِ وَفِيْهِ قُبُوْرٌ وَّمِنْهُمْ قَدْ مَاتُوْا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَسَمِعَهُمْ وَهُمْ يُعَذَّبُوْنَ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَإِنَّهُمْ لَيُعَذَّبُوْنَ فِي قُبُوْرِهِمْ؟ قَالَ

حضرت ام مبشر (زوجہ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما) کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور اس وقت میں بنو نجار کے باغوں میں سے ایک باغ میں تھی اور اس (باغ) میں زمانۂ جاہلیت میں مرنے والوں کی قبریں تھیں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان (قبروں والوں کی آواز) کو سنا درآں حالیکہ ان کو عذاب ہو رہا تھا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہوئے (اس باغ سے) باہر نکل آئے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ان کو قبروں میں عذاب ہو رہا ہے؟

نَعَمْ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ.

آپ (ﷺ) نے فرمایا: ہاں! ایسا عذاب ہو رہا ہے کہ اس کو جانور بھی سنتے ہیں۔

۲۹۱۹/۳۰۵- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِطًا مِّنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ لِبَنِي النَّجَّارِ، فَسَمِعَ صَوْتًا مِّنْ قَبْرٍ فَسَأَلَ عَنْهُ مَتٰى دُفِنَ هٰذَا؟ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُفِنَ هٰذَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَعْجَبَهُ ذٰلِكَ وَقَالَ لَوْ لَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرِبًا لِّبَنِي النَّجَّارِ، وَكَانَ يَقْضِيْ فِيْهَا حَاجَةً فَخَرَجَ اِلَيْنَا مَذْعُوْرًا اَوْ فَزِعًا، وَقَالَ لَوْ لَا اَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَسَأَلْتُ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ اَهْلِ الْقُبُوْرِ مَا اَسْمَعَنِيْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینہ میں بنو نجار کے باغوں میں سے ایک باغ میں داخل ہوئے تو آپ (ﷺ) نے قبر سے آواز سنی تو اس کے بارے میں دریافت فرمایا کہ یہ کب دفن ہوا تھا؟ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ زمانۂ جاہلیت میں دفن ہوا تھا تو یہ سن کر آپ (ﷺ) کو اطمینان ہوا اور فرمایا: اگر مجھے اس بات کا خدشہ نہ ہوتا کہ تم (اپنے مُردوں کو) دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا کہ وہ تمہیں قبر کا عذاب سنائے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے:) انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ بنو نجار کے باغ میں داخل ہوئے اور آپ (ﷺ) اس میں قضائے حاجت کر رہے تھے کہ اچانک گھبرا کر (باغ سے) باہر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اگر مجھے اس بات کا خدشہ نہ ہوتا کہ تم (اپنے مُردوں کو) دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے یہ سوال (دعا) کرتا کہ وہ تمہیں قبروں والوں کا وہ عذاب سنائے جو اس نے مجھے سنایا ہے۔

۲۹۲۰/۳۰۶- عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فِيْهِ اَقْبُرٌ وَّهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ فَحَادَتْ بِهٖ وَكَادَتْ اَنْ تُلْقِيَهُ، فَقَالَ مَنْ يَّعْرِفُ هٰذِهِ الْاَقْبُرَ؟ فَقَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَوْمٌ هَلَكُوْا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَالَ لَوْ لَا اَنْ لَا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ عَذَابَ الْقَبْرِ، ثُمَّ قَالَ لَنَا تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ قُلْنَا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، ثُمَّ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، فَقُلْنَا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، ثُمَّ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَقُلْنَا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، ثُمَّ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، قُلْنَا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ میں تھے جس میں چند قبریں تھیں اور آپ (ﷺ) خچر پر سوار تھے کہ اچانک خچر بدکا، قریب تھا کہ وہ (خچر) آپ (ﷺ) کو گرا دیتا، آپ (ﷺ) نے پوچھا: ان قبروں (والوں) کو کون جانتا ہے؟ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ لوگ زمانۂ جاہلیت میں مرے تھے، آپ (ﷺ) نے فرمایا: اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ تم (اپنے مُردوں کو) دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا کہ وہ تمہیں قبر کا عذاب سنائے، پھر آپ (ﷺ) نے ہم سے فرمایا: تم دوزخ کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو، ہم نے کہا: ہم دوزخ کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں، پھر فرمایا: تم مسیح دجال کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو، ہم نے کہا: ہم مسیح دجال کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں، پھر فرمایا: تم قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو، ہم نے کہا: ہم قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں، پھر فرمایا: تم زندگی اور موت کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو، ہم نے کہا: ہم زندگی اور موت کے فتنہ سے

اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔

فَصْلٌ ثَالِثٌ فِیْ عَذَابِ عُصَاةِ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الْقَبْرِ وَمَا یُخَفِّفُهُ عَنْهُمْ وَاِنَّهُ اَكْثَرُهُ بِسَبَبِ الْبَوْلِ

فصل ثالث: گناہ گار مؤمنوں کو قبر میں عذاب ہونے اور ان سے عذاب دور ہونے کا سبب اور قبر کا عذاب زیادہ تر پیشاب سے نہ بچنے کی وجہ سے ہوتا ہے

۲۹۲۱/۳۰۷- عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَیْنِ فَقَالَ اِنَّهُمَا لَیُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ كَبِیْرٍ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا یَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ (قَالَ وَكِیْعٌ مِنْ بَوْلِهِ) وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَكَانَ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَةِ ثُمَّ اَخَذَ جَرِیْدَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَیْنِ فَغَرَزَ فِیْ كُلِّ قَبْرٍ وَّاحِدَةً، فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا؟ قَالَ لَعَلَّهُمَا اَنْ یُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ یَیْبَسَا (قَالَ وَكِیْعٌ تَیْبَسَا) (وَعَنْهُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) عَنْ مُّجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِّنْ حِیْطَانِ الْمَدِیْنَةِ فَسَمِعَ صَوْتَ اِنْسَانَیْنِ یُعَذَّبَانِ فِیْ قَبْرِهِمَا فَذَكَرَهُ، وَقَالَ حَتّٰى یَیْبَسَا اَوْمَا لَمْ یَیْبَسَا.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوقبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ان دونوں قبروں والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان کو کسی کبیرہ (بڑے) گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا، ان میں سے ایک (صاحبِ قبر) پیشاب (کے چھینٹوں) سے احتیاط نہیں کرتا تھا۔ (وکیع کی روایت میں "من البول" کی بجائے "من بولہ" ہے، یعنی وہ اپنے پیشاب سے احتیاط نہیں کرتا تھا) جبکہ دوسرا (صاحبِ قبر) چغل خوری کیا کرتا تھا، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک (سبز) شاخ لے کر اس کے دو ٹکڑے کیے اور ہر قبر پر ایک ایک ٹکڑا گاڑ دیا، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ آپ نے کیوں کیا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: جب تک یہ دونوں شاخیں خشک نہیں ہوں گی، اس وقت تک ان کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے:) حضرت مجاہد، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ کے پاس سے گزرے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دو آدمیوں کی آواز کو سنا جنہیں قبروں میں عذاب ہو رہا تھا، پھر راوی نے حدیث کا بقیہ حصہ بیان کیا، اور کہا کہ جب تک وہ دونوں شاخیں خشک نہیں ہوں گی، اس وقت تک ان کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔

۲۹۲۲/۳۰۸- وَعَنْ یَّعْلَى بْنِ سَیَابَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ.

حضرت یعلیٰ بن سیابہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۲۹۲۳/۳۰۹- عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ (نُفَیْعِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ بَیْنَا اَنَا اُمَاشِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِیَدِیْ وَرَجُلٌ عَنْ یَّسَارِهٖ فَاِذَا نَحْنُ بِقَبْرَیْنِ اَمَامَنَا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُمَا لَیُعَذَّبَانِ وَمَا

حضرت ابوبکرہ (نفیع بن حارث) رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا در آں حالیکہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا جبکہ ایک شخص آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بائیں جانب چل رہا تھا تو اچانک ہمارے سامنے دو قبریں آ گئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان دونوں (قبروں والوں) کو عذاب ہو رہا ہے اور ان کو کسی کبیرہ گناہ کی

يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ وَّبَلٰى فَاَيُّكُمْ يَاتِيْنِيْ بِجَرِيْدَةٍ، فَاسْتَبَقْنَا فَسَبَقْتُهُ فَاَتَيْتُهُ بِجَرِيْدَةٍ فَكَسَرَهَا نِصْفَيْنِ فَاَلْقٰى عَلٰى ذَا الْقَبْرِ قِطْعَةً وَّعَلٰى ذَا الْقَبْرِ قِطْعَةً وَّقَالَ اِنَّهُ يُهَوَّنُ عَلَيْهِمَا مَا كَانَتَا رَطْبَتَيْنِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ اِلَّا فِي الْبَوْلِ وَالْغِيْبَةِ.

وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا' (پھر فرمایا:) ہاں! (بڑے گناہ کی وجہ سے ہی عذاب ہو رہا ہے) تم میں سے کون ہے جو ایک تازہ شاخ میرے پاس لے آئے' پس ہم (تازہ شاخ لینے کے لیے) دوڑے تو میں نے سبقت کی اور آپ (ﷺ) کی خدمت میں تازہ شاخ پیش کی' چنانچہ آپ (ﷺ) نے اس کو توڑ کر دو ٹکڑے کر دیئے' ایک ٹکڑے کو ایک قبر پر رکھا اور دوسرے ٹکڑے کو دوسری قبر پر رکھا اور فرمایا: جب تک یہ دونوں ٹکڑے تازہ رہیں گے (خشک نہیں ہوں گے) اس وقت تک ان کے عذاب میں کمی رہے گی اور ان کو صرف پیشاب اور غیبت کی وجہ سے عذاب ہو رہا ہے۔

۲۹۲۴/۳۱۰- عَنْ جَسْرَةَ قَالَتْ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ امْرَاَةٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَتْ اِنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ، فَقُلْتُ كَذَبْتِ، فَقَالَتْ بَلٰى اِنَّا لَنَقْرِضُ مِنْهُ الثَّوْبَ وَالْجِلْدَ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَقَدِ ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُنَا فَقَالَ مَا هٰذِهٖ؟ فَاَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَتْ، فَقَالَ صَدَقَتْ، قَالَتْ فَمَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَّوْمَئِذٍ اِلَّا قَالَ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ اَعِذْنِيْ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک یہودی عورت آئی اور کہنے لگی کہ پیشاب (سے نہ بچنے) کی وجہ سے قبر میں عذاب ہوتا ہے' میں نے کہا: تم جھوٹ بولتی ہو' اس نے کہا: ہاں! (یہ سچ ہے کیونکہ) ہم کپڑوں اور جلد (کی اس جگہ) کو کاٹ دیتے ہیں (جس جگہ پر پیشاب لگ جاتا ہے)' چنانچہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے نکلے تو ہماری آوازیں بلند ہوئیں تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ میں نے آپ (ﷺ) کو وہ بات بتائی جو اس (یہودی عورت) نے کہی تھی' آپ (ﷺ) نے فرمایا: وہ سچ کہتی ہے' حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس دن سے نماز کے بعد یہ دعا مانگنے لگے: اے اللہ! اے جبریل و میکائیل کے رب! مجھے دوزخ کی گرمی اور قبر کے عذاب سے بچا!

۲۹۲۵/۳۱۱- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الْبَوْلِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قبر کا عذاب زیادہ تر پیشاب (سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے۔

۲۹۲۶/۳۱۲- عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمٍ شَدِيْدِ الْحَرِّ نَحْوَ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ، قَالَ فَكَانَ النَّاسُ يَمْشُوْنَ خَلْفَهُ، قَالَ فَلَمَّا سَمِعَ صَوْتَ النِّعَالِ وَقَرَ ذٰلِكَ فِيْ نَفْسِهٖ فَجَلَسَ حَتّٰى قَدَّمَهُمْ اَمَامَهُ لِئَلَّا يَقَعَ فِيْ نَفْسِهٖ مِنَ الْكِبْرِ، فَلَمَّا مَرَّ بِبَقِيْعِ الْغَرْقَدِ اِذَا بِقَبْرَيْنِ قَدْ دَفَنُوْا فِيْهِمَا رَجُلَيْنِ، قَالَ فَوَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ سخت گرمی کے دن بقیع غرقد (جنت البقیع کے قبرستان) کی طرف جا رہے تھے' لوگ آپ (ﷺ) کے پیچھے چل رہے تھے' جب آپ (ﷺ) نے جوتیوں کی آواز سنی تو اپنے دل میں گرانی محسوس کی اور بیٹھ گئے یہاں تک کہ آپ (ﷺ) نے ان (اپنے پیچھے چلنے والے) لوگوں کو اپنے آگے بڑھنے دیا تاکہ دل میں تکبر کی کوئی رمق نہ آنے پائے' پس جب آپ (ﷺ) بقیع غرقد کے پاس سے گزرے تو اچانک دو قبریں سامنے آئیں جن میں

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ دَفَنْتُمْ هَاهُنَا الْيَوْمَ؟ قَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فُلَانٌ فُلَانٌ، قَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ الْآنَ وَيُفْتَنَانِ فِيْ قَبْرَيْهِمَا، قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْمَ ذَاكَ؟ قَالَ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ، وَاَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ، وَاَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا ثُمَّ جَعَلَهَا عَلَى الْقَبْرَيْنِ، قَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَلِمَ فَعَلْتَ؟ قَالَ لِيُخَفَّفَنَّ عَنْهُمَا، قَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَحَتّٰى مَتٰى يُعَذِّبُهُمَا اللّٰهُ؟ قَالَ غَيْبٌ لَّا يَعْلَمُهُ اِلَّا اللّٰهُ، قَالَ وَلَوْلَا تَمْرِيْغُ قُلُوْبِكُمْ اَوْ تَزَيُّدُكُمْ فِي الْحَدِيْثِ لَسَمِعْتُمْ مَا اَسْمَعُ.

دو آدمی دفن کیے جا چکے تھے تو نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر پوچھا: آج تم نے یہاں کن لوگوں کو دفن کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! فلاں فلاں کو دفن کیا ہے' آپ (ﷺ) نے فرمایا: ان کو اس وقت قبروں میں عذاب ہو رہا ہے اور انہیں آزمایا جا رہا ہے' لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کس وجہ سے؟ فرمایا: ان (قبروں والوں) میں سے ایک پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا' پھر آپ (ﷺ) نے ایک تازہ شاخ لے کر اس کے ٹکڑے کیے' پھر ان (تازہ شاخ کے ٹکڑوں) کو دونوں قبروں پر رکھ دیا' لوگوں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: اس لیے کیا ہے تاکہ ان کے عذاب میں کمی ہو جائے' لوگوں نے عرض کیا: یا نبی اللہ! اللہ تعالیٰ ان کو کب تک عذاب دیتا رہے گا؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: یہ غیب کی بات ہے جس کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا' پھر فرمایا: اگر مجھے تمہارے دلوں کے پھرنے کا خدشہ نہ ہوتا اور اس بات کا خدشہ نہ ہوتا کہ تم بات کو بڑھا کر بیان کرو گے تو تم بھی وہی سنتے جو میں سنتا ہوں۔

۲۹۲۷/۳۱۳- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى قَبْرٍ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِجَرِيْدَتَيْنِ، فَجَعَلَ اِحْدَاهُمَا عِنْدَ رَاْسِهٖ وَالْاُخْرٰى عِنْدَ رِجْلَيْهِ، فَقِيْلَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَنْ يَّنْفَعَهُ ذٰلِكَ؟ قَالَ لَنْ يَّزَالَ اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُ بَعْضُ عَذَابِ الْقَبْرِ مَا كَانَ فِيْهِمَا نُدُوٌّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے تو فرمایا: میرے پاس دو تازہ شاخیں لے آؤ' (دو تازہ شاخیں لائی گئیں) تو آپ (ﷺ) نے ایک شاخ کو اس (صاحبِ قبر) کے سر پر رکھ دیا اور دوسری شاخ کو اس کے پیروں کے پاس رکھ دیا' کسی نے عرض کیا: یا نبی اللہ! کیا ان (شاخوں) سے اس (صاحبِ قبر) کو نفع پہنچے گا؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: جب تک ان شاخوں میں تری و تازگی رہے گی' اس کے عذاب میں کچھ کمی رہے گی۔

۲۹۲۸/۳۱۴- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَّعَ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ وَّخَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فَذَكَرُوْا رَجُلًا مَّاتَ مِنْ بَطْنِهٖ قَالَ فَكَاَنَّهُمَا اشْتَهَيَا اَنْ يُّصَلِّيَا عَلَيْهِ، قَالَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ اَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ فَاِنَّهُ لَنْ يُّعَذَّبَ فِيْ قَبْرِهٖ؟ قَالَ الْآخَرُ بَلٰى.

حضرت عبداللہ بن یسار کا بیان ہے کہ حضرت سلیمان بن صرد اور حضرت خالد بن عرفطہ رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ لوگوں نے ایک شخص کا ذکر کیا جو پیٹ کی تکلیف کی وجہ سے فوت ہو گیا تھا تو ان دونوں (سلیمان بن صرد اور خالد بن عرفطہ) نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھنے کی خواہش کی' پھر ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: کیا نبی کریم ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ جو شخص پیٹ کی تکلیف کی وجہ سے فوت ہو گا' اسے قبر میں ہرگز عذاب نہیں ہو گا؟ دوسرے نے کہا: ہاں! (یقیناً فرمایا تھا)۔

فَصْلٌ رَابِعٌ فِيمَا جَاءَ فِي ضَغْطَةِ الْقَبْرِ

فصل رابع: قبر کے دبانے کا بیان

۲۹۲۹/۳۱۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا اِلٰى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ تُوُفِّيَ قَالَ فَلَمَّا صَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُضِعَ فِيْ قَبْرِهِ وَسُوِّيَ عَلَيْهِ سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّحْنَا طَوِيْلًا، ثُمَّ كَبَّرَ فَكَبَّرْنَا، فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ كَبَّرْتَ ؟ قَالَ لَقَدْ تَضَايَقَ عَلٰى هٰذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهُ حَتّٰى فَرَّجَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهُ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ان کی طرف گئے، پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی نمازِ جنازہ پڑھ چکے اور ان کو قبر میں رکھ دیا گیا اور ان پر مٹی برابر کر دی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تسبیح کہی تو ہم نے بھی کافی دیر تک تسبیح کہی، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تکبیر کہی تو ہم نے بھی تکبیر کہی، عرض کیا گیا: یارسول اللہ! آپ نے تسبیح کیوں کہی پھر تکبیر کیوں کہی؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اس نیک بندہ پر اس کی قبر تنگ ہو گئی تھی (تو میں نے تسبیح و تکبیر کہی) حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی قبر کو کشادہ کر دیا۔

۲۹۳۰/۳۱۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلْقَبْرِ ضَغْطَةً وَّلَوْ كَانَ اَحَدٌ نَاجِيًا مِّنْهَا نَجَامِنْهَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یقیناً قبر (میت کو) دباتی ہے اور اگر کوئی شخص اس (قبر کے دبانے) سے نجات پاتا تو سعد بن معاذ اس سے نجات پاتے۔

۲۹۳۱/۳۱۷- عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَى الْقَبْرِ قَعَدَ عَلٰى شَفَتِهِ فَجَعَلَ يَرُدُّ بَصَرَهُ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ يُضْغَطُ الْمُؤْمِنُ فِيْهِ ضَغْطَةً تَزُوْلُ مِنْهَا حَمَائِلُهُ وَيُمْلَاُ عَلَى الْكَافِرِ نَارًا، ثُمَّ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ عِبَادِ اللّٰهِ ؟ اَلْفَظُّ الْمُسْتَكْبِرُ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ عِبَادِ اللّٰهِ؟ اَلضَّعِيْفُ الْمُسْتَضْعَفُ ذُو الطِّمْرَيْنِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّ اللّٰهُ قَسَمَهُ.

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک تھے، جب ہم قبر تک پہنچے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس (قبر) کے کنارے بیٹھ گئے اور مسلسل اس میں دیکھنے لگے پھر فرمایا: مؤمن کو قبر میں اتنا دبایا جاتا ہے کہ اس سے اس کے کاندھے اور سینہ الگ ہو جاتے ہیں جبکہ کافر کی قبر کو آگ سے بھر دیا جاتا ہے، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے بدترین بندے نہ بتاؤں؟ سخت دل اور متکبر (بدترین بندے ہیں)، (پھر فرمایا:) کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے نہ بتاؤں؟ (مالی و جسمانی طور پر) کمزور، لوگوں کی نظروں میں حقیر اور پھٹے پرانے کپڑوں والے (اللہ تعالیٰ کے بہترین بندے ہیں)، اگر یہ لوگ اللہ تعالیٰ پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو ضرور پورا کرے۔

۳- بَابٌ مَّا جَاءَ فِي الْمَيِّتِ يُنْقَلُ اَوْ يُنْبَشُ لِغَرَضٍ صَحِيْحٍ

میت کو کسی غرضِ صحیح کی بنا پر نکالنا یا دوسری جگہ منتقل کرنا

٢٩٣٢/٣١٨- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ اَتٰى ابْنُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ اِنْ لَّمْ تَاْتِهٖ لَمْ نَزَلْ نُعَيَّرُ بِهٰذَا فَاَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ فَوَجَدَهُ قَدْ اُدْخِلَ فِيْ حُفْرَتِهٖ، فَقَالَ اَفَلَا قَبْلَ اَنْ تُدْخِلُوْهُ فَاُخْرِجَ مِنْ حُفْرَتِهٖ فَتَفَلَ عَلَيْهِ مِنْ قَرْنِهٖ اِلٰى قَدَمِهٖ وَاَلْبَسَهُ قَمِيْصَهُ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ جب عبداللہ بن ابی (رئیس المنافقین) مرگیا تو اس کا بیٹا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! اگر آپ اس کے پاس تشریف نہ لائے تو یہ بات ہمارے لیے ہمیشہ کے لیے شرمندگی کا باعث بنے گی' پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اسے دیکھا کہ اسے قبر میں داخل کیا جا چکا تھا' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم نے مجھے اس کو دفن کرنے سے پہلے اطلاع کیوں نہیں دی' چنانچہ اسے قبر سے نکالا گیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس کے سر سے لے کر پاؤں تک اس (کے پورے جسم) پر تھوکا اور اسے اپنی قمیص پہنائی۔

٢٩٣٣/٣١٩- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اسْتُشْهِدَ اَبِيْ بِاُحُدٍ فَاَرْسَلَتْنِيْ اَخَوَاتِيْ اِلَيْهِ بِنَاضِحٍ لَّهُنَّ فَقُلْنَ اذْهَبْ فَاحْتَمِلْ اَبَاكَ عَلٰى هٰذَا الْجَمَلِ فَادْفِنْهُ فِيْ مَقْبَرَةِ بَنِيْ سَلِمَةَ قَالَ فَجِئْتُهُ وَاَعْوَانٌ لِّيْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ بِاُحُدٍ فَدَعَانِيْ وَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُدْفَنُ اِلَّا مَعَ اِخْوَتِهٖ، فَدُفِنَ مَعَ اَصْحَابِهٖ بِاُحُدٍ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میرے والد (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ) جنگ اُحد میں شہید ہو گئے تو میری بہنوں نے مجھے ایک اونٹ دے کر ان کی طرف بھیجا اور کہنے لگیں کہ تم جا کر اپنے والد کو اس اونٹ پر اٹھا کر لے آؤ اور انہیں بنوسلمہ کے قبرستان میں دفن کرو' چنانچہ میں اور میرے معاون ان کے پاس آئے' نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات کی خبر ملی اور اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اُحد میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھے بلایا اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اس (عبداللہ) کو اپنے (شہداء) بھائیوں کے ساتھ ہی دفن کیا جائے گا' پھر انہیں اپنے ساتھیوں کے ساتھ اُحد میں دفن کیا گیا۔

٤- بَابُ النَّهْيِ عَنِ اتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُوْرِ

قبروں کوسجدہ گاہ بنانے کی ممانعت

٢٩٣٤/٣٢٠- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ کو تباہ و برباد کرے جنہوں نے اپنے انبیاء کرام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہودیوں کو تباہ و برباد کرے جنہوں نے اپنے انبیاء کرام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔

٢٩٣٥/٣٢١- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ (وَفِيْ لَفْظٍ قَاتَلَ) اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہودیوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اللہ تعالیٰ یہودیوں کو تباہ و برباد کرے) کہ انہوں نے اپنے انبیاء

مَسَاجِدَ.

کرام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔

۲۹۳۶/۳۲۲- عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْخِلْ عَلَىَّ اَصْحَابِيْ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَكَشَفَ الْقِنَاعَ ثُمَّ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهِ) اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ وَهُوَ مُتَقَنِّعٌ بِبُرْدٍ لَهُ مَعَافِرِيْ وَلَمْ يَقُلْ وَالنَّصَارٰى.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اپنے مرضِ وصال میں) مجھ سے فرمایا کہ میرے اصحاب کو میرے پاس اندر لے آؤ، پس جب وہ (صحابہ کرام) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے چادر کو (اپنے چہرہ انور سے) ہٹایا، پھر فرمایا: یہود و نصاریٰ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کرام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے) البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ وہ (صحابہ) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی یمنی چادر اوڑھے ہوئے تھے، اور اس روایت میں نصاریٰ کا ذکر نہیں کیا۔

۲۹۳۷/۳۲۳- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا: اے اللہ! میری قبر کو بُت نہ بنانا، اللہ تعالیٰ کی اس قوم پر لعنت ہو جنہوں نے اپنے انبیاء کرام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔

۲۹۳۸/۳۲۴- وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا وَلَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَحَيْثُمَا كُنْتُمْ فَصَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میری قبر کو عید نہ بنا لینا اور نہ ہی اپنے گھروں کو قبرستان بنا لینا، اور تم جہاں کہیں بھی مجھ پر درود پڑھو گے تو تمہارا (بھیجا ہوا) درود مجھ تک پہنچ جائے گا۔

۲۹۳۹/۳۲۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ لَمْ يَقُمْ مِنْهُ لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى فَاِنَّهُمْ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ قَالَتْ وَلَوْ لَا ذٰلِكَ اُبْرِزَ قَبْرُهُ غَيْرَ اَنَّهُ خُشِيَ اَنْ يُّتَّخَذَ مَسْجِدًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرضِ وفات میں فرمایا: یہود و نصاریٰ پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو کہ انہوں نے اپنے انبیاء کرام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر اس بات کا خدشہ نہ ہوتا (کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کو سجدہ گاہ بنا لیا جائے گا) تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی قبر کو ظاہر کر دیا جاتا، لیکن یہ خدشہ تھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی قبر کو لوگ سجدہ گاہ بنا لیں گے۔

۲۹۴۰/۳۲۶- عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اٰخِرُ مَا تَكَلَّمَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْرِجُوْا يَهُوْدَ اَهْلِ الْحِجَازِ وَاَهْلَ نَجْرَانَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَاعْلَمُوْا اَنَّ شِرَارَ النَّاسِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ.

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو آخری بات کی، وہ یہ تھی کہ اہل حجاز اور اہل نجران کے یہودیوں کو جزیرۂ عرب سے نکال دو اور خوب جان لو کہ لوگوں میں بدترین وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے انبیاء کرام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔

ف: اگر کوئی شخص قبر کو سجدہ کرتا ہے تو اگر وہ عبادت کی نیت سے سجدہ کرتا ہے تو یہ شرک ہے اور اگر وہ تعظیمی سجدہ کرتا ہے تو یہ اگر چہ

شرک نہیں ہے، لیکن حرام ہے، گناہ کبیرہ کا ارتکاب ہے، اس پر توبہ لازمی ہے۔

اَبْوَابُ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ

قبروں کی زیارت کا بیان

۱- بَابُ اسْتِحْبَابِهَا لِلرِّجَالِ دُوْنَ النِّسَاءِ

قبروں کی زیارت مردوں کے لیے مستحب ہے، عورتوں کے لیے نہیں

۲۹۴۱/۳۲۷- زعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ وَعَنِ الْاَوْعِيَةِ وَاَنْ تُحْبَسَ لُحُوْمُ الْاَضَاحِيْ بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْاٰخِرَةَ، وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوْا فِيْهَا، وَاجْتَنِبُوْا كُلَّ مَا اَسْكَرَ، وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ اَنْ تَحْبِسُوْهَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَاحْبِسُوْا مَا بَدَا لَكُمْ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبروں کی زیارت سے، برتنوں میں نبیذ پینے سے اور تین دن کے بعد قربانی کے گوشت کو روک کر رکھنے سے منع فرمایا، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، اب تم ان کی زیارت کیا کرو، کیونکہ یہ تمہیں آخرت کو یاد دلاتی ہیں، میں نے تمہیں برتنوں میں نبیذ پینے سے منع کیا تھا، تم ان میں (نبیذ) پی لیا کرو اور ہر اس چیز سے اجتناب کرو جو نشہ آور ہو اور میں نے تمہیں تین دن کے بعد قربانی کے گوشت کو روک کر رکھنے سے منع کیا تھا، سو تم جب تک چاہو اسے روک کر (ذخیرہ کر کے) رکھ سکتے ہو۔

۲۹۴۲/۳۲۸- وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ (بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے والد (حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

۲۹۴۳/۳۲۹- وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَفِيْهِ وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، فَاِنْ زُرْتُمُوْهَا فَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے، البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، سو اب تم ان کی زیارت کیا کرو اور (زیارتِ قبور کے وقت) بے حیائی والی باتیں نہ کرو۔

۲۹۴۴/۳۳۰- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، ثُمَّ بَدَا لِيْ اَنَّهَا تُرِقُّ الْقَلْبَ وَتُدْمِعُ الْعَيْنَ وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ فَزُوْرُوْهَا وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، پھر مجھے خیال آیا کہ یہ (قبریں) دل کو نرم کرتی ہیں، آنکھوں سے آنسو جاری کرتی ہیں اور آخرت کو یاد دلاتی ہیں، سو تم ان کی زیارت کیا کرو اور بُری باتیں نہ کرو۔

۲۹۴۵/۳۳۱- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ زَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْرَ اُمِّهٖ فَبَكٰى وَاَبْكٰى مَنْ حَوْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اسْتَاْذَنْتُ رَبِّيْ فِيْ اَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) روئے اور اپنے اردگرد کھڑے ہوئے لوگوں کو بھی رُلایا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے اپنی والدہ کے لیے استغفار کی اجازت مانگی تو مجھے اس (استغفار)

اَسْتَغْفِرَ لَهَا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِيْ، وَاسْتَأْذَنْتُهُ فِيْ اَنْ اَزُوْرَ قَبْرَهَا فَاَذِنَ لِيْ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ.

کی اجازت نہیں دی گئی اور میں نے ان کی قبر کی زیارت کی اجازت مانگی تو مجھے اجازت دی گئی' سو تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ موت کو یاد دلاتی ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ کے والدین کریمین مؤمن ونجات یافتہ ہیں

امام جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں:

سیّدنا حضور نبی کریم ﷺ کے والدین کریمین (حضرت عبداللہ اور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہما) نجات یافتہ (جنتی) ہیں' دوزخی نہیں ہیں' اور ان کے نجات یافتہ ہونے کے بارے میں متعدد مسالک ہیں۔

مسلک اوّل: حضور اقدس ﷺ کے والدین کریمین آپ (ﷺ) کی بعثت سے پہلے فوت ہو گئے تھے' اور بعثت سے پہلے فوت ہونے والوں کو عذاب نہیں ہوتا' کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا O (بنی اسرائیل:۱۵)

اور ہم (اس وقت تک کسی کو) عذاب دینے والے نہیں جب تک کہ ہم رسول نہ بھیج دیں O

اور علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو لوگ اس حال میں فوت ہو گئے کہ ان کو (کسی نبی کی) دعوت نہیں پہنچی وہ نجات یافتہ ہیں' ان کو عذاب نہ ہو گا کیونکہ ان کی موت فترت پر ہوئی۔ چونکہ آپ (ﷺ) کے والدین کریمین آپ (ﷺ) کی بعثت سے پہلے زمانہ فترت میں فوت ہو گئے اور انہیں دعوتِ حق نہیں پہنچی تھی' اس لیے وہ نجات یافتہ ہیں۔

حضرت شیخ الاسلام شرف الدین مناوی سے کسی نے پوچھا: کیا حضور نبی کریم ﷺ کے والد دوزخ میں ہیں؟ تو آپ اس پر سخت ناراض ہوئے اور اسے خوب جھڑکا' سائل نے آپ سے پوچھا: کیا ان کا اسلام ثابت ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ زمانۂ فترت میں فوت ہوئے تھے اور بعثت سے پہلے (زمانۂ فترت میں) فوت ہونے والوں کو عذاب نہیں ہوتا۔

سبط ابن جوزی نے اپنی کتاب مرأۃ الزمان میں علماء اسلام کی ایک جماعت کا قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ فرمادیا کہ ''ہم (اس وقت تک کسی کو) عذاب دینے والے نہیں جب تک کہ ہم رسول نہ بھیج دیں''، اور حضور ﷺ کے والدین کریمین کو دعوتِ حق نہیں پہنچی تو ان کا کیا گناہ ہے (کہ ان کو عذاب دیا جائے' لہٰذا ان کو عذاب نہ ہو گا) نیز یہ کہ قیامت کے دن اہل فترت کا امتحان ہو گا' جو اطاعت کریں گے وہ جنت میں جائیں گے اور جو نافرمانی کریں گے وہ دوزخ میں جائیں گے۔

حضرت اسود بن سریع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن چار آدمیوں سے امتحان لیا جائے گا' بہرا آدمی جو کچھ بھی نہیں سن سکتا' پاگل آدمی' انتہائی بوڑھا اور وہ آدمی جو زمانۂ فترت میں فوت ہوا' بہرا آدمی کہے گا: اے میرے رب! یقیناً اسلام آیا' لیکن میں کچھ نہیں سن سکتا تھا' پاگل آدمی کہے گا: اے میرے رب! یقیناً اسلام آیا' لیکن (پاگل ہونے کی وجہ سے) بچے مجھ پر مینگنیاں پھینکتے تھے' انتہائی بوڑھا آدمی کہے گا: اے میرے رب! یقیناً اسلام آیا' لیکن مجھے کچھ بھی سمجھ نہ تھی' اور زمانہ فترت میں فوت ہونے والا آدمی کہے گا: اے میرے رب! میرے پاس تو تیرا کوئی رسول ہی نہیں آیا' پھر اللہ تعالیٰ ان سے پختہ عہد لے گا کہ وہ اس کی ضرور اطاعت کریں گے' پھر ان کو آگ میں داخل ہونے کا حکم دیا جائے گا تو جو شخص آگ میں داخل ہو گا' اس پر آگ ٹھنڈی اور سلامتی والی بن جائے گی اور جو اس میں داخل نہیں ہو گا' اسے گھسیٹ کر دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ نے اپنی اپنی مسند میں روایت کیا ہے اور امام بیہقی نے کتاب الاعتقاد میں نقل کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے۔

حافظ العصر شیخ الاسلام ابوالفضل بن حجر فرماتے ہیں کہ غالب گمان یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ آل (اور آباء واجداد) جو بعثت سے پہلے (زمانۂ فترت میں) فوت ہو چکے ہیں (قیامت کے دن ان سے امتحان ہوگا) اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اعزاز و اکرام کی خاطر ان کو امتحان کے وقت حکم الٰہی کی اطاعت و فرماں برداری کی توفیق دی جائے گی اور وہ اطاعت کریں گے تا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین ماجدین کے بارے میں غالب گمان یہی ہے کہ وہ امتحان کے وقت اطاعت کریں گے (تا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں)۔

مسلک ثانی: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کریمین سے شرک ثابت نہیں ہے' بلکہ وہ اپنے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین حنیف پر قائم تھے' جیسا کہ عرب کی ایک بہت بڑی جماعت دین ابراہیمی پر قائم تھی' مثلاً زید بن عمرو بن نفیل اور ورقہ بن نوفل وغیرہما' علماء اسلام میں سے ایک جماعت کا یہی مسلک ہے' جن میں سے امام فخر الدین رازی ہیں' امام فخر الدین رازی نے اپنی کتاب اسرار التنزیل میں لکھا ہے کہ آزر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد نہیں تھے بلکہ وہ آپ کے چچا تھے (اور آپ کے والد کا نام تارخ تھا)' کیونکہ انبیاء کرام کے آباء واجداد کافر نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَلَّذِیْ یَرٰىكَ حِیْنَ تَقُوْمُ ○ وَتَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِیْنَ ○ (الشعراء: ۲۱۸-۲۱۹)	وہ (اللہ تعالیٰ) جو آپ کو دیکھتا ہے جب آپ کھڑے ہوتے ہیں اور سجدہ کرنے والوں میں آپ کے پلٹنے کو (دیکھتا ہے)○

اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور ہمیشہ ایک سجدہ کرنے والے سے دوسرے سجدہ کرنے والے کی طرف منتقل ہوتا رہا' پس یہ آیت اس بات کی واضح دلیل ہے کہ سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام آباء واجداد مسلمان تھے' مشرک نہ تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاک پشتوں میں منتقل ہوتے رہے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو نبی بنا کر پیدا فرمایا۔

حافظ شمس الدین بن ناصر الدین دمشقی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہی خوب کہا ہے:

تنقل احمد نورا عظیما ۔۔۔ تلالا فی جباہ الساجدین

حضور سیّدنا احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عظیم الشان نور منتقل ہوتا رہا اور سجدہ کرنے والوں کی پیشانیوں میں چمکتا رہا۔

تقلب فیھم قرنا فقرنا ۔۔۔ الی ان جاء خیر المرسلینا

بہتر سے بہتر خاندان میں بدلتا رہا یہاں تک کہ خیر المرسلین کی صورت میں ظہور پذیر ہوا۔

اور حضور سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ میں ہمیشہ پاک پشتوں سے پاک رحموں میں منتقل ہوتا رہا' جبکہ مشرکین کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ. (التوبہ: ۲۸)	بلاشبہہ مشرکین ناپاک ہیں۔

پس ان دلائل کے پیش نظر یہ واجب ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آباء واجداد میں سے کوئی بھی مشرک نہ ہو۔

اور احادیث صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام آباء واجداد حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عبداللہ (رضی اللہ عنہ) تک اپنے زمانہ میں سب سے بہتر و سب سے افضل تھے اور احادیث و آثار سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام و حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر حضور نبی کریم کی بعثت تک' پھر قیامت تک کچھ لوگ فطرت پر رہے اور رہیں گے' وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہے' توحید پر قائم رہے اور نمازیں پڑھتے رہے اور عبادت کرتے رہیں' توحید پر قائم رہیں گے اور نمازیں پڑھتے رہیں گے اور انہیں لوگوں کی وجہ سے زمین محفوظ رہی اور رہے گی اور اگر ایسے لوگ نہ ہوں تو زمین اور اہل زمین ہلاک ہو جائیں' پس یہ بات

قطعی طور پر ثابت ہوگئی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آباء واجداد میں سے کوئی بھی مشرک نہ تھا' کیونکہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے آباء واجداد اپنے اپنے زمانہ میں سب سے افضل وخیر تھے' جبکہ مؤمن وکافر میں مؤمن خیر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ. (البقرہ:۲۲۱) اورغلام مؤمن مشرک سے خیر (بہتر وافضل) ہے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آباء واجداد چونکہ ہر زمانہ کے لوگوں سے خیر (بہتر وافضل) تھے اور خیر (بہتر وافضل) مؤمن ہی ہے اور وہ ہر زمانہ میں مؤمن ہی تھے' اس لیے ثابت ہوا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے آباء واجداد ہر زمانہ میں مؤمن تھے' مشرک نہ تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب بھی لوگوں کے دو فرقے ہوئے' اللہ تعالیٰ نے مجھے ان میں سے خیر (بہتر وافضل) فرقے میں رکھا' میں اپنے ماں باپ سے پیدا کیا گیا ہوں' مجھے زمانۂ جاہلیت کی کسی چیز نے نہیں چھوا' میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اپنے ماں باپ تک نکاح سے پیدا ہوا' زنا سے پیدا نہیں ہوا' میں تم سب سے خیر (افضل) ہوں اور میرے والد تمہارے باپ سے خیر (بہتر وافضل) ہیں۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آباء کرام ملت ابراہیم پر تھے اور مسلمان تھے

ابن حبیب نے اپنی تاریخ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: عدنان' معد' ربیعہ' مضر' خزیمہ اور اسد (یہ سب حضرات) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر قائم تھے' سو تم ان کا ذکر اچھائی سے کرو۔

ابوجعفر طبری وغیرہ نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ارمیا کی طرف وحی فرمائی کہ بخت نصر کے پاس جاؤ اور اسے آگاہ کرو کہ میں نے اسے عرب پر مسلط کر دیا ہے' اور اللہ تعالیٰ نے حضرت ارمیا کو حکم دیا کہ وہ معد بن عدنان کو اپنے ساتھ براق (تیز رفتار سواری) پر اٹھا کر لے جائیں تاکہ اسے کسی قسم کی کوئی تکلیف ونقصان نہ پہنچے' کیونکہ میں اس کی پشت سے ایسے نبی کریم کو نکالنے والا ہوں جو آخری نبی ورسول ہوں گے' چنانچہ حضرت ارمیا نے حکم الٰہی کی تعمیل کی اور معد کو اپنے ساتھ سواری پر اٹھا کر ملک شام کی طرف لے گئے' پس وہ بنی اسرائیل کے ساتھ رہے' پھر فتنوں کے ختم ہونے کے بعد وہ واپس لوٹ آئے۔

ابن سعد نے طبقات میں عبداللہ بن خالد سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مضر کو بُرا نہ کہو' کیونکہ وہ مسلمان تھے۔

علامہ سہیلی نے روض الانف میں حدیث نقل کی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مضر اور ربیعہ کو بُرا نہ کہو' کیونکہ وہ دونوں مؤمن تھے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ربیعہ اور مضر کو بُرا نہ کہو' کیونکہ وہ دونوں مسلمان تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمیم اور ضبہ کو بُرا نہ کہو' کیونکہ وہ دونوں مسلمان تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قس کو بُرا نہ کہو' کیونکہ وہ مسلمان تھے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: الیاس کو بُرا نہ کہو' کیونکہ وہ مسلمان تھے اور ایک روایت میں ہے کہ جب الیاس حج کرتے تو اپنی پشت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو "لبیک اللھم لبیک" (میں حاضر ہوں' اے اللہ! میں حاضر ہوں) کہتے ہوئے سنتے تھے۔

کعب بن لؤی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے عروبہ کو جمعہ کا نام دیا' چنانچہ جمعہ کے دن قریش ان کے پاس اکٹھے ہوتے تو وہ ان کو

خطبہ دیتے' ان کو وعظ و نصیحت کرتے اور ان کو نبی کریم ﷺ کی بعثت کے بارے میں بتاتے تھے اور ان کو بتاتے تھے کہ نبی کریم ﷺ ان ہی کی اولاد میں سے ہوں گے اور ان کو نبی کریم ﷺ کی اتباع کرنے اور آپ (ﷺ) ایمان لانے کی تلقین کرتے تھے اور ان کے سامنے (حضور ﷺ کی شان میں) اشعار پڑھا کرتے تھے' جن میں ایک شعر یہ ہے:

یا لیتنی شاھدا فحواء دعوته اذا قریش تبغی الحق خذلانا

کاش! میں ان کی دعوت کے وقت موجود ہوتا جب قریش حق کو رسوا کرنا چاہیں گے۔

ابونعیم نے دلائل النبوۃ میں حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف کے حوالے سے یہ روایت بیان کی ہے اور اس کے آخر میں ہے کہ کعب بن لؤی کی موت اور نبی کریم ﷺ کی بعثت کے درمیان پانچ سو ساٹھ سال کا فاصلہ ہے۔

حضرت عبدالمطلب کے بارے میں تین اقوال ہیں:

(۱) ان کو دعوتِ اسلام نہیں پہنچی (وہ زمانۂ فترت میں فوت ہوئے تھے)۔

(۲) وہ توحید اور ملت ابراہیم پر قائم تھے۔

(۳) اللہ تعالیٰ نے ان کو نبی کریم ﷺ کی بعثت کے بعد زندہ کیا' وہ آپ ﷺ پر ایمان لائے اور مسلمان ہوئے' پھر وہ فوت ہو گئے۔ اس قول کو ابن سید الناس نے نقل کیا ہے اور یہ ضعیف ترین قول ہے۔

حضرت ابونعیم دلائل النبوۃ میں روایت کرتے ہیں:

حضرت ام سماعہ بنت ابورہم بیان کرتی ہیں کہ میری والدہ نے بتایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ (رضی اللہ عنہا) کے مرضِ وفات کے وقت ان کے پاس موجود تھی' اور اس وقت (سیّدنا) محمد (ﷺ) چھ سال کے بچے تھے اور اپنی والدہ ماجدہ کے سر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' حضرت آمنہ (رضی اللہ عنہا) نے آپ (ﷺ) کے چہرۂ انور کی طرف دیکھا اور یہ اشعار کہے:

بارك فيك اللّٰه من غلام يا ابن الذی من حومة الحمام

نجا بعون الملك العلام فودی غداة الضرب بالسهام

بمائة من ابل سوام ان صح ما ابصرت فی المنام

فانت مبعوث الی الانام من عند ذی الجلال والاكرام

تبعث فی الحل وفی الحرام تبعث بالتحقيق والاسلام

دين ابيك البر ابر اهام فاللّٰه انهاك عن الاصنام

ان لا تواليها مع الاقوام

(ترجمہ:) اے بیٹے! اللہ تعالیٰ تجھے برکت عطا فرمائے! تو تو اس شخص کا بیٹا ہے جس نے موت کے حمد سے بڑے علم والے بادشاہ (اللہ تعالیٰ) کی مدد سے اس وقت نجات پائی تھی جب صبح کے وقت نذر پوری کرنے کے لیے تیروں پر قرعہ اندازی کی گئی' (تیرے باپ کے نام پر) ایک سو قیمتی اونٹ قربان کیے گئے' میں نے جو خواب میں دیکھا ہے اگر وہ صحیح ہے تو خدائے بزرگ و برتر کی طرف سے تجھے تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا جائے گا' تجھے حرم و غیر حرم کے تمام باشندوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا جائے گا' تجھے حق و صداقت کو ظاہر کرنے والا اور اس دینِ اسلام کو پھیلانے والا بنا کر بھیجا جائے گا' جو تیرے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا سچا و پاکیزہ دین ہے' پس اللہ تعالیٰ تجھے بتوں (کی پوجا کرنے) سے بچائے گا' اور تو بت پرستی میں اقوامِ عرب سے دوستی نہیں رکھے گا۔

پھر (ان اشعار کے بعد) حضرت آمنہ (رضی اللہ عنہا) نے کہا: ہر زندہ مر جائے گا' ہر نئی چیز پرانی ہو جائے گی اور ہر بڑی چیز فنا ہو جائے

گی' میں مرجاؤں گی لیکن میرا ذکر باقی رہے گا' کیونکہ میں بہترین چیز (نبی) چھوڑ کر جا رہی ہوں اور میں نے پاکیزہ بچے (نبی) کو جنم دیا ہے' پھر وہ (یہ کلمات خیر کہنے کے بعد) فوت ہو گئیں' اور حضرت آمنہ کی وفات کے بعد ہم نے ان پر جنوں کو نوحہ کرتے ہوئے سنا اور (جنوں نے نوحہ میں جو اشعار کہے) ہم نے ان کو یاد رکھا' اور وہ اشعار یہ ہیں:

نبکی الفتاة البرة الامینة ذات الجمال العفة الرزینة

زوجة عبد اللّٰه والقرینة ام نبی اللّٰه ذی السکینة

وصاحب المنبر بالمدینة صارت لدی حفرتها رهینة

(ترجمہ:) ہم ایک ایسی جوان خاتون پر رو رہے ہیں جو نیک' امانت دار' باجمال' پاک دامن اور عزت وقار والی ہیں' وہ حضرت عبداللہ کی بیوی اور ہم نشین تھیں' وہ اللہ تعالیٰ کے نبی (محمد ﷺ) کی والدہ ہیں' اطمینان والی خاتون ہیں' اور وہ نبی مدینہ میں صاحبِ منبر ہو گا' وہ (حضرت آمنہ) اپنی قبر میں بطور امانت محو آرام ہو گئیں۔

پس حضرت آمنہ (رضی اللہ عنہا) کا اپنے اشعار میں خصوصاً یہ کہنا کہ بیٹے! اللہ تعالیٰ تجھے بت پرستی سے بچائے گا' تو بت پرست لوگوں کی دوستی سے بچتا رہے گا' دین ابراہیم کا اعتراف کرنا اور یہ کہ اس کا بیٹا اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام لوگوں کی طرف حق وصداقت کو ظاہر کرنے والا اور دین اسلام پھیلانے والا نبی بنا کر بھیجا جائے گا' اس بات کی واضح دلیل ہے کہ آپ مشرکہ نہ تھیں' بلکہ مؤحدہ تھیں اور ملت ابراہیم پر قائم تھیں اور آپ اس بات پر بھی یقین رکھتی تھیں کہ ان کا نورِ نظر محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کا نبی و رسول ہے' اس لیے آپ مؤمنہ تھیں' کافرہ نہ تھیں۔

حضور اقدس ﷺ کے والد ماجد حضرت عبداللہ (رضی اللہ عنہ) سے ایسے کلمات منقول ہیں' جو اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ آپ توحید پر قائم تھے اور سابقہ شریعت پر ایمان رکھتے تھے اور پیکر عفت وعصمت تھے' مثلاً جب ایک عورت نے اپنے آپ کو آپ پر پیش کیا تو آپ نے کہا:

اما الحرام فالممات دونه والحل لاحل فاستبينه

فكيف بالامر الذی تبغينه ويحمی الكريم عرضه ودينه

(ترجمہ:) حرام کام کے ارتکاب سے تو مر جانا ہی بہتر ہے اور حلال و جائز صورت بھی نظر نہیں آتی تاکہ میں اس میں غور وفکر کروں' سو جس کام کو تم چاہتی ہو' وہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ شریف آدمی اپنی عزت اور اپنے دین کو بچاتا ہے۔

حضرت عبداللہ (رضی اللہ عنہ) کے کلام سے یہ بات خوب واضح ہو جاتی ہے کہ آپ عفت وعصمت کے پیکر تھے اور ہر قسم کی بُرائیوں سے آپ کا دامن صاف تھا اور اپنے دین (ملت ابراہیم) پر قائم تھے اور شرک وکفر سے پاک تھے۔

مسلک ثالث: یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کے والدین کریمین کو زندہ کیا اور وہ آپ (ﷺ) پر ایمان لائے اور آپ (ﷺ) کی بہترین امت میں شامل ہو گئے' محدثین اور دیگر علماء کرام کی بہت بڑی جماعت نے اسی مسلک کو اختیار کیا ہے' جن میں امام ابن شاہین' حافظ ابو بکر خطیب بغدادی' علامہ سہیلی' علامہ قرطبی' علامہ محب طبری اور علامہ ناصر الدین بن منیر وغیرہم شامل ہیں' ان حضرات نے اس روایت سے استدلال کیا ہے جس کو امام ابن شاہین نے ناسخ ومنسوخ میں خطیب بغدادی نے السابق واللاحق میں اور امام دار قطنی اور امام ابن عساکر نے غرائب مالک میں سند ضعیف کے ساتھ روایت کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ حجۃ الوداع کیا' پھر آپ (ﷺ) میرے ساتھ حجون کی گھاٹی پر آئے اور اس وقت آپ (ﷺ) غم زدہ تھے اور رو رہے تھے' پھر آپ (ﷺ) سواری سے اتر کر مجھ سے دور جا کر کافی دیر ٹھہرے رہے' پھر آپ (ﷺ)

میرے پاس تشریف لائے تو اس وقت آپ (ﷺ) بہت خوش تھے اور مسکرا رہے تھے۔ میں نے آپ (ﷺ) سے اس بارے میں پوچھا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: میں اپنی والدہ کی قبر پر گیا تھا اور میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ وہ ان کو زندہ کر دے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ کر دیا اور وہ مجھ پر ایمان لائیں، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو لوٹا دیا۔ علامہ سہیلی نے الروض الانف میں ایک سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے پروردگار سے سوال کیا کہ وہ آپ کے والدین کو زندہ کر دے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ کر دیا تو وہ (آپ ﷺ کے والدین) آپ (ﷺ) پر ایمان لے آئے، پھر اللہ تعالیٰ نے ان پر موت طاری کر دی۔ علامہ سہیلی اس حدیث کے نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور اس کی رحمت اور اس کی قدرت کسی چیز سے عاجز نہیں ہے اور اس کے نبی کریم ﷺ اس لائق ہیں کہ وہ ان کو اپنے فضل و کرم سے اس خصوصیت و انعام سے نوازے۔

علامہ قرطبی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے فضائل بے شمار ہیں، تو یہ (آپ ﷺ کے والدین کو زندہ کرنا اور ان کا ایمان لانا) ان فضائل میں سے ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر فضل و کرم فرمایا، اور اللہ تعالیٰ کا آپ (ﷺ) کے والدین کریمین کو زندہ کرنا اور ان کا آپ ﷺ پر ایمان لانا نہ عقلاً ممتنع (محال) ہے اور نہ ہی شرعاً ممتنع ہے، کیونکہ قرآن کریم میں بنی اسرائیل کے مقتول کو زندہ کرنے اور اس کے اپنے قاتل کی خبر دینے کا ذکر ہے، اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر مردوں کی ایک جماعت کو زندہ کیا، پس جب یہ ثابت ہے تو آپ ﷺ کو زندہ کرنے کے بعد ان کا ایمان لانا ممتنع نہیں ہے، بلکہ یہ آپ (ﷺ) کی فضیلت میں مزید کرامت ہے۔

علامہ ناصر الدین ابن منیر مالکی اپنی کتاب "المقتفی فی شرف المصطفیٰ" میں لکھتے ہیں کہ ہمارے نبی کریم ﷺ نے اسی طرح مردے زندہ کیے تھے، جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مردوں کو زندہ کیا تھا، حدیث میں ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کو کافروں کے لیے بخشش طلب کرنے سے منع کیا گیا تو آپ (ﷺ) نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ آپ (ﷺ) کے والدین کو زندہ کر دے تو اللہ تعالیٰ نے آپ (ﷺ) کی رضا و خوشی کی خاطر ان کو زندہ کیا تو وہ آپ ﷺ پر ایمان لائے اور تصدیق کی اور ایمان کی حالت میں فوت ہو گئے۔

حافظ شمس الدین بن ناصر الدین دمشقی اپنی کتاب "موردالصادی فی مولد الهادی" میں حضور ﷺ کے والدین کریمین کے زندہ ہو کر ایمان لانے کی حدیث نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

حبا اللّٰہ النبی مزید فضل ... علی فضل وکان بہ رؤفا

فاحیا امہ وکذا اباہ ... لایمان بہ فضلا لطیفا

فسلم فالقدیم بذا قدیر ... وان کان الحدیث بہ ضعیفا

(ترجمہ:) اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی کریم (ﷺ) پر بہت زیادہ فضل و کرم فرمایا اور وہ آپ (ﷺ) پر نہایت ہی مہربان ہے، اس (اللہ تعالیٰ) نے آپ (ﷺ) کے والدین کو زندہ کیا تاکہ وہ آپ (ﷺ) پر ایمان لائیں، یہ آپ (ﷺ) پر (اللہ تعالیٰ کا) کس قدر فضل و لطف ہے، پس (اے لوگو!) تم اس بات کو تسلیم کرو، کیونکہ وہ ذاتِ قدیم (اللہ تعالیٰ) اس بات پر قادر ہے، اگرچہ اس بارے میں حدیث ضعیف ہے۔

بعض علماء فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ کو (ایامِ رضاعت میں) جس خاتون نے بھی دودھ پلایا وہ مسلمان ہوگئی، اور آپ (ﷺ) کو چار خواتین نے دودھ پلایا، آپ (ﷺ) کی والدہ محترمہ حضرت آمنہ، حضرت حلیمہ سعدیہ، حضرت ثویبہ اور حضرت ام

ایمن (رضی اللہ عنہن)۔

علامہ سہیلی نے ''الروض الانف'' میں حدیث مسلم روایت کرنے کے بعد کہا کہ ہمیں یہ حق نہیں پہنچتا کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کے بارے میں کوئی ایسی بات کہیں (جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذاء پہنچے) کیونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مُردوں کو بُرا کہہ کر زندوں کو تکلیف وایذاء نہ پہنچاؤ' نیز اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''بلاشبہہ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو ایذاء وتکلیف پہنچاتے ہیں' ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے رسواکن عذاب تیار کر رکھا ہے''۔

قاضی امام ابوبکر ابن عربی مالکی سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص یہ کہتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین دوزخ میں ہیں (تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟) آپ نے جواب دیا کہ جو شخص ایسا کہتا ہے وہ ملعون (لعنتی) ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''بلاشبہہ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو ایذاء وتکلیف پہنچاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے رسواکن عذاب تیار کر رکھا ہے'' اور اس سے بڑھ کر (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو) اور کیا ایذاء ہوگی کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے والدین کے بارے میں یہ کہا جائے کہ وہ دوزخ میں ہیں۔

علامہ حلوانی نے اپنی کتاب ''المواکب'' میں لکھا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کریمین کو کافر کہنا' معاذ اللہ! بہت بڑی لغزش ہے' سو جس شخص نے اپنے منہ سے ایسی بات نکالی' وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذاء پہنچانے کی وجہ سے کفر میں پڑ گیا' کیونکہ حدیث میں ہے کہ حضرت عکرمہ بن ابوجہل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں یہ شکایت کی کہ لوگ اس کے باپ (ابوجہل) کو بُرا کہتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مُردوں کو بُرا کہہ کر زندوں کو ایذاء وتکلیف نہ دو' اور اس میں کوئی شک نہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبر انور میں زندہ ہیں اور ہمارے اعمال آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر پیش کیے جاتے ہیں' سو جب حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی رعایت ودلجوئی کی گئی کہ ان کے باپ کو بُرا کہنے سے منع کیا گیا تا کہ اس کو بُرا کہنے سے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کو ایذاء وتکلیف نہ پہنچے تو سیّد المخلوقات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات کے زیادہ لائق وحق دار ہیں کہ (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کو کافر کہہ کر) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذاء وتکلیف نہ دی جائے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں ابولہب کی بیٹی سبیعہ بدرہ حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ لوگ مجھ سے مذاق کرتے ہیں اور طعنہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ تم ایک دوزخی کی بیٹی ہو' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سخت غصہ کی حالت میں کھڑے ہو گئے اور فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہوا جو میرے نسب اور میرے قرابت داروں کی وجہ سے مجھے اذیت وتکلیف دیتے ہیں' خبردار! جس شخص نے میرے نسب اور میرے قرابت داروں کو اذیت وتکلیف دی' اس نے یقیناً مجھے اذیت وتکلیف دی اور جس نے مجھے اذیت وتکلیف دی اس نے یقیناً اللہ تعالیٰ کو اذیت دی (اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی' وہ ہلاک وبرباد ہو جائے گا)۔

امام بیہقی' شعب الایمان میں روایت کرتے ہیں:

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر میں اپنے والدین کو یا ان میں سے کسی ایک کو پالیتا اور میں نمازِ عشاء میں ہوتا اور اس میں سورۂ فاتحہ پڑھ رہا ہوتا اور وہ مجھے یا محمد کہہ کر پکارتے تو میں انہیں لبیک (میں حاضر ہوں!) کہہ کر جواب دیتا۔ (الحاوی اللفتاوی ج ۲ ص ۱۹۱۔ ۲۲۱ ملخصاً' بلوغ الامانی ج ۸ ص ۱۶۴۔ ۱۷۱ ملخصاً)

فَصْلٌ مِّنْهُ فِيمَا جَاءَ فِي لَعْنِ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ مِنَ النِّسَاءِ

فصل: قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر' قبروں پر سجدہ کرنے والوں پر

وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ

اور ان پر چراغ جلانے والوں پر لعنت کا بیان

۲۹۴۶/۳۳۲- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اور قبروں پر مساجد بنانے والوں (ان پر سجدہ کرنے والوں) پر اور قبروں پر چراغ جلانے والوں پر لعنت فرمائی۔

۲۹۴۷/۳۳۳- عَنْ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ.

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبروں کی (کثرت سے) زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔

۲۹۴۸/۳۳۴- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبروں کی (کثرت سے) زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔

۲- بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ وَهَلْ يَسْمَعُ الْمَيِّتُ قَوْلَ الْحَيِّ؟

زیارتِ قبور کے وقت کیا کہا جائے اور کیا میت زندہ کی بات کو سنتا ہے؟

۲۹۴۹/۳۳۵- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ (بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَى الْمَقَابِرِ فَكَانَ قَائِلُهُمْ يَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ قَالَ مُعَاوِيَةُ فِيْ حَدِيْثِهٖ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَنْتُمْ فَرَطُنَا وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ، وَنَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ.

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان (صحابہ کرام) کو تعلیم دیتے تھے کہ جب وہ قبرستان جائیں تو یوں کہیں: اے مؤمنوں اور مسلمانوں کے گھر والو! السلام علیکم! ان شاء اللہ! ہم تمہیں ملنے والے ہیں، تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

۲۹۵۰/۳۳۶- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَتَى الْمَقْبَرَةَ فَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِ الْمَقْبَرَةِ فَقَالَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ، وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَلْحَدِيْثَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبرستان تشریف لائے اور قبرستان والوں کو سلام کیا، فرمایا: اے گروہِ مؤمنین کے گھر والو! السلام علیکم! اور ان شاء اللہ! ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں۔

۲۹۵۱/۳۳۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِیْ

حضرت ابن جریج کا بیان ہے کہ مجھ سے قریش کے عبداللہ نامی

ثنا حجاج قال انا ابن جریج قال حدثنی عبد الله رجل من قریش انه سمع محمد بن قیس بن مخرمة بن المطلب انه قال یومًا الا احدثکم عنی وعن امی؟ فظننا انه یرید امه التی ولدته قال قالت عائشة الا احدثکم عنی وعن رسول الله صلی الله علیه وعلی اله وصحبه وسلم؟ قلت بلی، قال قالت لما کانت لیلتی التی کان النبی صلی الله علیه وعلی اله وصحبه وسلم فیها عندی انقلب فوضع رداءه وخلع نعلیه فوضعهما عند رجلیه وبسط طرف ازاره علی فراشه فاضطجع، فلم یلبث الا ریثما ظن انی قد رقدت فاخذ رداءه رویدًا وانتعل رویدًا وفتح الباب فخرج ثم اجافه رویدًا، فجعلت درعی فی راسی واختمرت وتقنعت ازاری ثم انطلقت علی اثره حتی جاء البقیع فقام فاطال القیام ثم رفع یدیه ثلاث مرات ثم انحرف فانحرفت، فاسرع فاسرعت فهرول فهرولت، فاحضر فاحضرت فسبقته، فدخلت فلیس الا ان اضطجعت فدخل فقال مالك یا عائش حشیًا رابیة؟ قالت قلت لا شیء یا رسول الله، قال لتخبرینی او لیخبرنی اللطیف الخبیر، قالت قلت یا رسول الله بابی انت وامی فاخبرته قال فانت السواد الذی رایت امامی؟ قلت نعم فلهزنی فی ظهری لهزة فارجعتنی، وقال اظننت ان یحیف علیك الله ورسوله؟ قالت مهما یکتم الناس یعلمه الله، قال نعم، فان جبریل علیه السلام اتانی حین رایت فنادانی فاخفاه منك، فاجبته فاخفیته منك، ولم یکن لیدخل علیك وقد وضعت ثیابك، وظننت انك قد رقدت فکرهت ان اوقظك وخشیت ان تستوحشی،

ایک شخص نے بیان کیا کہ محمد بن قیس بن مخرمہ بن مطلب ایک دن کہنے لگے: کیا میں تمہیں اپنی طرف سے اور اپنی ماں کی طرف سے حدیث نہ سناؤں؟ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے یہ سمجھا کہ اس (ماں) سے ان کی مراد وہ ماں ہے جس نے ان کو جنم دیا' انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا میں تمہیں اپنی طرف سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے حدیث نہ سناؤں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! (کیوں نہیں!) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ اس رات کا واقعہ ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے (گھر میں میرے) پاس تھے' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (نماز عشاء پڑھ کر) واپس تشریف لائے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی چادر رکھی اور اپنے جوتے اتار کر اپنے پیروں کے پاس رکھے اور اپنی چادر کی ایک جانب کو اپنے بستر پر بچھا کر لیٹ گئے' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اتنی دیر ٹھہرے رہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیال کیا کہ میں سو چکی ہوں' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے آہستہ سے اپنی چادر لی' آہستہ سے جوتے پہنے اور (چپکے سے) دروازہ کھول کر باہر نکلے' پھر آہستہ سے دروازہ بند کر دیا' پس میں نے ایک چادر اپنے سر پر رکھی اور ایک چادر سے اپنے جسم کو لپیٹا' پھر میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پیچھے چل پڑی' حتیٰ کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بقیع (قبرستان) پہنچے اور (وہاں) کافی دیر تک کھڑے رہے' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تین بار اپنے ہاتھوں کو (دعا کے لیے) اُٹھایا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) واپس آنے لگے تو میں بھی واپس چل پڑی' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تیز چلے تو میں بھی تیز چلنے لگی' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) زیادہ تیز چلنے لگے تو میں بھی زیادہ تیز چلنے لگی' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) گھر تشریف لائے تو میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے پہلے گھر پہنچ گئی اور گھر میں داخل ہوتے ہی لیٹ گئی' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) گھر میں تشریف لائے اور فرمایا: اے عائشہ! کیا وجہ ہے کہ تمہارا سانس چڑھا ہوا ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کوئی خاص وجہ نہیں ہے' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم خود مجھے بتا دو' ورنہ لطیف وخبیر مجھے بتا دے گا' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! پھر میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ساری بات بتا دی' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: وہ سیاہ چیز تم ہی تھیں جس کو میں نے اپنے آگے دیکھا تھا؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے میری پشت پر مکا مارا جس سے مجھے تکلیف ہوئی' پھر فرمایا: کیا تم نے یہ خیال کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تم پر زیادتی

فَقَالَ اِنَّ رَبَّکَ جَلَّ وَعَزَّ یَاْمُرُکَ اَنْ تَاْتِیَ اَهْلَ الْبَقِیْعِ فَتَسْتَغْفِرَ لَهُمْ' قَالَتْ فَکَیْفَ اَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ قُوْلِیْ السَّلَامُ عَلٰی اَهْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَیَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَلَاحِقُوْنَ.

کر رہے ہیں؟ عرض کیا: جب لوگ (آپ سے کوئی بات) چھپاتے تو اللہ تعالیٰ آپ کو بتا دیتا ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ہاں! جب تم نے مجھے دیکھا تھا اس وقت میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے تھے' انہوں نے مجھے آواز دی اور تم سے مخفی رکھا اور میں بھی تم سے مخفی ان کے بلانے پر (ان کے پاس) گیا' وہ اندر تمہارے پاس اس لیے نہیں آئے کہ تم اپنے (زائد) کپڑے اتار چکی تھیں اور میں نے یہ گمان کیا تھا کہ تم سو چکی ہو تو میں نے تمہیں جگانا پسند نہیں کیا اور مجھے یہ بھی خدشہ تھا کہ تم گھبرا جاؤ گی' حضرت جبریل علیہ السلام نے (مجھ سے) کہا کہ آپ کا رب تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ اہل بقیع کے پاس جائیں اور ان کے لیے بخشش کی دعا کریں' حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! (جب میں قبرستان جاؤں تو) کس طرح دعا مانگوں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم یوں کہو: اے مؤمنوں اور مسلمانوں کے گھروں کے مکینو! السلام علیکم! اللہ تعالیٰ ہم میں سے ان لوگوں پر رحم فرمائے جو پہلے جا چکے ہیں اور (ان پر رحم فرمائے) جو بعد میں جانے والے ہیں اور ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔

۲۹۵۲/۳۳۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ فَظَنَنْتُ اَنَّهُ یَاْتِیْ بَعْضَ نِسَائِهِ فَاتَّبَعْتُهُ فَاَتَی الْمَقَابِرَ' ثُمَّ قَالَ سَلَامٌ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ (زَادَ فِیْ رِوَایَةٍ وَاَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ) وَاِنَّا بِکُمْ لَاحِقُوْنَ' اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُمْ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُمْ' قَالَتْ ثُمَّ الْتَفَتَ فَرَاٰنِیْ فَقَالَ وَیْحَهَا لَوِ اسْتَطَاعَتْ مَا فَعَلَتْ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کے وقت اُٹھے (اور چل پڑے) میں نے یہ خیال کیا کہ آپ (ﷺ) اپنی کسی بیوی کے پاس جا رہے ہیں تو میں بھی آپ (ﷺ) کے پیچھے چل پڑی' پس آپ (ﷺ) قبرستان پہنچے' پھر فرمایا: اے گروہ مؤمنین کے گھر کے مکینو! السلام علیکم! تم ہم سے پہلے چلے گئے ہو اور ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں' (پھر یوں دعا کی:) اے اللہ! ہمیں ان کے اجر سے محروم نہ رکھنا اور ان کے بعد ہمیں فتنہ میں نہ ڈالنا' پھر آپ (ﷺ) متوجہ ہوئے اور مجھے دیکھ کر فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے اگر یہ طاقت رکھتی تو ایسا نہ کرتی۔

۲۹۵۳/۳۳۹- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْقَلِیْبِ یَوْمَ بَدْرٍ' فَقَالَ یَا فُلَانُ یَا فُلَانُ هَلْ وَجَدْتُّمْ مَاوَعَدَکُمْ رَبُّکُمْ حَقًّا؟ اَمَا وَاللّٰهِ اِنَّهُمُ الْاٰنَ لَیَسْمَعُوْنَ کَلَامِیْ' قَالَ یَحْیٰی فَقَالَتْ عَائِشَةُ غَفَرَ اللّٰهُ لِاَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ وَهَلَ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنَّهُمْ لَیَعْلَمُوْنَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ غزوۂ بدر کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے بدر کے کنویں (جس میں کفار مردوں کو ڈالا گیا تھا) پر کھڑے ہو کر فرمایا: اے فلاں! اے فلاں! کیا تم نے اللہ تعالیٰ کے کیے ہوئے وعدہ کو حق پالیا ہے؟ (پھر فرمایا:) اللہ تعالیٰ کی قسم! یہ (کافر مُردے) اس وقت میری بات کو سن رہے ہیں۔ یحییٰ (راوی) نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کی مغفرت فرمائے! وہ بھول گئے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: اللہ

اَلْاٰنَ اَنَّ الَّذِیْ کُنْتُ اَقُوْلُ لَهُمْ حَقًّا، وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یَقُوْلُ ﴿اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی﴾ (النمل:۸۰) ﴿وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ O﴾ (فاطر:۲۲)

تعالیٰ کی قسم! جو کچھ میں ان سے اس وقت کہہ رہا ہوں وہ یقیناً جانتے ہیں کہ یہ حق ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (ترجمہ) ''بلاشبہ آپ مُردوں کو نہیں سنا سکتے (النمل:۸۰) اور نہ ہی آپ ان کو سنانے والے ہیں جو قبروں میں ہیں''۔ (فاطر:۲۲)

زیارتِ قبور کے احکام وآداب اور مستحب اُمور

امام نووی فرماتے ہیں کہ قبروں کی زیارت کرنے والوں کے لیے مستحب یہ ہے کہ وہ اہل مقابر کو سلام کریں اور جس قدر میسر ہو قرآن خوانی کریں' پھر ان کے لیے دعا کریں اور پڑھے ہوئے قرآن کا ثواب ان کو ایصال کریں۔

ابوموسیٰ نے کہا کہ خراسان کے متبحر فقہاء فرماتے ہیں کہ زیارتِ قبور میں مستحب یہ ہے کہ قبروں کی زیارت کرنے والا قبلہ کی جانب پیٹھ کر کے میت کے چہرہ کی طرف رخ کر کے اسے سلام کرے' اور وہ قبر کو نہ تو چھوئے' نہ اسے بوسہ دے اور نہ ہی اسے ہاتھ لگائے کیونکہ یہ نصاریٰ کی عادت ہے۔ (بلوغ الامانی ج۸ ص۱۷۸)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے: جب کوئی شخص قبروں کی زیارت کا ارادہ کرے تو اس کے لیے مستحب یہ ہے کہ وہ اپنے گھر میں دو رکعت نماز نفل پڑھے' ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور اس کا ثواب میت کو پہنچائے تو اللہ تعالیٰ اس ثواب کو میت کی قبر میں نور بنا کر بھیجتا ہے اور ثواب پہنچانے والے کے لیے بھی بہت زیادہ ثواب لکھ دیتا ہے' پھر وہ قبرستان کی طرف چل پڑے اور راستہ میں کوئی لغو بے ہودہ بات نہ کرے' پھر جب وہ قبرستان پہنچ جائے تو وہ اپنی جوتیوں کو اُتار دے اور قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے میت کے چہرہ کی طرف منہ کر کے یوں کہے: اے قبروں والو! السلام علیکم! اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں بخشے! تم آگے جا چکے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں' پھر سورۂ فاتحہ' آیۃ الکرسی' سورۂ زلزال اور الھاکم التکاثر پڑھ کر قبرستان میں مدفون تمام مُردوں کو اس کا ثواب پہنچا دے۔ ابوبکر بن ابوسعید فرماتے ہیں کہ زیارتِ قبور کے وقت مستحب یہ ہے کہ سات مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر میت کو اس کا ثواب پہنچائے' اگر میت گناہ گار ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا اور اگر وہ بخشا ہوا ہے تو پڑھنے والا بخشا جائے گا' اور قبر کو نہ چھوئے اور نہ ہی بوسہ دے' کیونکہ یہ نصاریٰ کی عادت ہے' البتہ ماں باپ کی قبر کو بوسا دینے میں کوئی حرج نہیں اور قبروں پر خوشبودار پھولوں کو رکھنا بہتر و مستحسن ہے اور اگر ان (پھولوں) کی قیمت کو صدقہ کر کے اس کا ثواب اہلِ قبور کو پہنچائے تو یہ زیادہ بہتر و افضل ہے۔ (عالمگیری ج۵ ص۳۵۰۔۳۵۱ ملخصاً)

علامہ ابن عابدین شامی لکھتے ہیں کہ زیارتِ قبور کے آداب میں سے یہ ہے کہ قبروں کی زیارت کرنے والا میت کے پیروں کی طرف سے آئے' سر کی جانب سے نہ آئے' کیونکہ اس سے میت کو زیارت کرنے والے کے دیکھنے میں دشواری ہوتی ہے اور وہ اہلِ قبور کو سلام کرنے کے بعد میت کے سر کے پاس سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات اور اس کے پیروں کے پاس سورۂ بقرہ کی آخری آیات پڑھے' پھر کھڑا ہو کر لمبی دعا مانگے' اور اگر وہ بیٹھے تو قبر سے اتنی دور یا قریب بیٹھے جتنی دور یا قریب اس کے حسبِ مرتبہ زندگی میں اس کے پاس بیٹھا کرتا تھا' نیز لکھتے ہیں کہ پھر قرآن کریم میں سے جو میسر ہو سورۂ فاتحہ' سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات' آیۃ الکرسی' سورۂ بقرہ کی آخری آیات' سورۂ یٰسٓ' سورۂ ملک' سورۃ التکاثر اور بارہ مرتبہ یا گیارہ مرتبہ یا سات مرتبہ یا تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے' پھر یوں کہے: اے اللہ! ان پڑھی ہوئی آیات اور سورتوں کا ثواب اس قبرستان میں مدفون تمام مُردوں کو پہنچا دے۔ (ردالمحتار ج۱ ص۶۶۵۔۶۶۶)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قبرستان گیا اور اس میں اس نے سورۂ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب مُردوں کو بخش دیا تو اس کو (اس قبرستان میں مدفون تمام) مُردوں کی تعداد کے برابر اجر و ثواب دیا جائے گا۔

(جمع الجوامع ج ۷۔رقم: ۲۳۱۵۲، کنز العمال: ۴۲۵۹۶)

والدین کی قبروں کی زیارت کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ہر جمعہ اپنے ماں باپ یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی زیارت کی تو اسے بخش دیا جائے گا اور اسے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے والا لکھا جائے گا۔ (معجم اوسط: ۶۱۱۴)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اپنے ماں باپ یا ان میں سے کسی ایک کی قبر کی حصولِ ثواب کی نیت سے زیارت کی تو اس کو ایک مقبول حج کے برابر ثواب ملے گا اور جو شخص ماں باپ کی قبروں کی کثرت سے زیارت کرتا رہے گا تو (اس کے مرنے کے بعد) فرشتے اس کی قبر کی زیارت کیا کریں گے۔ (جمع الجوامع ج ۷۔رقم: ۲۲۰۰۵)

۱۱- كِتَابُ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ کا بیان

۱- بَابٌ مَّا وَرَدَ فِيْ فَضْلِهَا

زکوٰۃ کی فضیلت کے بارے میں وارد ہونے والی احادیث

۱/۲۹۵۴- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقْبَلُ الصَّدَقَاتِ وَيَاْخُذُهَا بِيَمِيْنِهِ فَيُرَبِّيْهَا لِاَحَدِكُمْ كَمَا يُرَبِّیْ اَحَدُكُمْ مُهْرَهُ اَوْ فَلُوَّهُ اَوْ فَصِيْلَهُ حَتّٰى اِنَّ اللُّقْمَةَ لَتَصِيْرُ مِثْلَ جَبَلِ اُحُدٍ، قَالَ وَكِيْعٌ فِیْ حَدِيْثِهِ وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ ﴿وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَاْخُذُ الصَّدَقَاتِ﴾ (التوبہ: ۱۰۴)، ﴿وَيَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبَا وَيُرْبِی الصَّدَقَاتِ﴾ (البقرہ: ۲۷۶).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ صدقات کو قبول فرماتا ہے اور ان (قبول کیے ہوئے صدقات) کو اپنے دائیں ہاتھ میں لے کر انہیں وہ تمہارے لیے اس طرح بڑھاتا رہتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے گھوڑے کے بچے کو یا اپنے اونٹ کے بچے کو پالتا ہے، یہاں تک کہ (صدقہ وخیرات کیا ہوا) ایک لقمہ اُحد پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے۔ حضرت وکیع نے اپنی حدیث میں کہا کہ اس بات کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) میں ہے: اور اللہ تعالیٰ وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ کو قبول فرماتا ہے (التوبہ: ۱۰۴) اور صدقات کو قبول فرماتا ہے، اور اللہ تعالیٰ رِبا (سود) کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے (البقرہ: ۲۷۶)۔

۲/۲۹۵۵- وَعَنْهُ اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّؤْمِنٍ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ مِّنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا طَيِّبًا وَّلَا يَصْعَدُ اِلَى السَّمَاءِ اِلَّا طَيِّبٌ اِلَّا وَهُوَ يَضَعُهَا فِیْ يَدِ الرَّحْمٰنِ اَوْ فِیْ كَفِّ الرَّحْمٰنِ فَيُرَبِّيْهَا لَهُ كَمَا يُرَبِّیْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ اَوْ فَصِيْلَهُ حَتّٰى اِنَّ التَّمْرَةَ لَتَكُوْنُ مِثْلَ الْجَبَلِ الْعَظِيْمِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص پاکیزہ مال میں سے صدقہ وخیرات کرتا ہے، اور اللہ تعالیٰ پاکیزہ مال ہی قبول فرماتا ہے اور پاکیزہ (وحلال) مال ہی آسمان کی طرف اوپر چڑھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس (پاکیزہ مال سے کیے ہوئے صدقہ) کو اپنی صفت رحمٰن کے ہاتھ میں رکھتا ہے اور اسے اس کے لیے اس طرح بڑھاتا رہتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے گھوڑے کے بچے یا اپنے اونٹ کے بچے کو پالتا ہے یہاں تک کہ (صدقہ کی ہوئی) ایک کھجور (بڑھ کر) بہت بڑے پہاڑ کی مانند ہو جاتی ہے۔

۳/۲۹۵۶- وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۲۹۵۷/٤- عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْبَخِیْلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَیْنِ عَلَیْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِیْدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ اَیْدِیْهِمَا اِلٰی تَرَاقِیْهِمَا فَكُلَّمَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اتَّسَعَتْ عَلَیْهِ حَتّٰی تُعَفِّیَ اَثَرَهُ كُلَّمَا هَمَّ الْبَخِیْلُ بِصَدَقَةٍ انْقَبَضَتْ عَلَیْهِ كُلُّ حَلْقَةٍ مِّنْهَا اِلٰی صَاحِبَتِهَا وَتَقَلَّصَتْ عَلَیْهِ، قَالَ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فَیَجْهَدُ اَنْ یُّوَسِّعَهَا فَلَا تَتَّسِعُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بخیل اور صدقہ وخیرات کرنے والے (سخی) کی مثال ان دو آدمیوں کی طرح ہے جن پر لوہے کی دو زر ہیں ہوں کہ ان سے ان کے ہاتھ ان کی گردنوں تک جکڑ دیئے گئے ہوں، پس جب صدقہ کرنے والا صدقہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو وہ (زرہ) اس پر کشادہ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ وہ اس کے نشانات مٹا دیتی ہے، اور جب بخیل صدقہ وخیرات کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اس (زرہ) کا ہر حلقہ اس (بخیل) پر تنگ ہو جاتا ہے اور اس پر جم جاتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ (بخیل) اس کو کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ کشادہ نہیں ہوتی۔

۲۹۵۸/۵- عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ قَطُّ اِلَّا بُعِثَ بِجَنْبَتَیْهَا مَلَكَانِ یُنَادِیَانِ یُسْمِعَانِ اَهْلَ الْاَرْضِ اِلَّا الثَّقَلَیْنِ یَا اَیُّهَا النَّاسُ هَلُمُّوْا اِلٰی رَبِّكُمْ فَاِنَّ مَا قَلَّ وَكَفٰی خَیْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَاَلْهٰی، وَلَا اٰبَتْ شَمْسٌ قَطُّ اِلَّا بُعِثَ بِجَنْبَتَیْهَا مَلَكَانِ یُنَادِیَانِ یُسْمِعَانِ اَهْلَ الْاَرْضِ اِلَّا الثَّقَلَیْنِ، اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَّاَعْطِ مُمْسِكًا مَّالًا تَلَفًا.

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے دونوں طرف دو فرشتوں کو بھیجا جاتا ہے جو انسانوں اور جنوں کے علاوہ زمین پر رہنے والی ساری مخلوق کو یہ سناتے ہوئے نداء کرتے ہیں: اے لوگو! تم اپنے رب کی طرف آ ؤ (اور اس کے مال میں سے صدقہ کرو اور بخل نہ کرو) کیونکہ جو مال (صدقہ کرنے کے بعد) تھوڑا ہو جائے اور کفایت کرے، وہ اس مال سے بہتر ہے جو زیادہ ہو اور غفلت کا سبب بنے، اور جب بھی سورج غروب ہوتا ہے تو اس کے دونوں پہلوؤں کے ساتھ دو فرشتوں کو بھیجا جاتا ہے جو انسانوں اور جنوں کے سوا زمین پر رہنے والی ساری مخلوق کو یہ نداء کرتے ہوئے سناتے ہیں: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اچھا عوض (اجر وثواب اور مزید مال) عطا فرما! اور مال کو روک کر رکھنے والے (خرچ نہ کرنے والے) کو تباہی و بربادی دے!

۲۹۵۹/٦- عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ یَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْفِقْ اُنْفِقْ عَلَیْكَ وَقَالَ یَمِیْنُ اللّٰهِ مَلْاٰی وَسَحَّاءُ لَا یَغِیْضُهَا شَیْءٌ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! تو (میرے راستہ میں مال) خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا (زیادہ مال عطا کروں گا)، اور آپ (ﷺ) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے اور مسلسل خرچ کر رہا ہے، رات دن کے خرچ کرنے سے اس (کے بھرے ہوئے ہاتھ) میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔

۲۹٦۰/۷- وَعَنْهُ اَیْضًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِّنَ الْاَرْضِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک شخص زمین کے کسی جنگل میں تھا کہ اس نے بادل میں یہ آواز سنی کہ تم

فَسَمِعَ صَوْتًا فِيْ سَحَابَةٍ اَسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحّٰى ذٰلِكَ السَّحَابُ فَاَفْرَغَ مَاءَهُ فِيْ حَرَّةٍ فَانْتَهٰى اِلَى الْحَرَّةِ فَإِذَا هُوَ فِيْ اَذْنَابِ شِرَاجٍ وَّاِذَا شَرْجَةٌ مِّنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذٰلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَبِعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِيْ حَدِيْقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ ؟ قَالَ فُلَانٌ بِالْاِسْمِ الَّذِيْ سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ، فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لِمَ تَسْاَلُنِيْ عَنِ اسْمِيْ ؟ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِيْ هٰذَا مَاؤُهُ يَقُوْلُ اَسْقِ حَدِيْقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيْهَا؟ قَالَ اَمَّا اِذْ قُلْتَ هٰذَا فَإِنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى مَا خَرَجَ مِنْهَا فَاَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَاٰكُلُ اَنَا وَعِيَالِيْ ثُلُثَهُ وَاَرُدُّ فِيْهَا ثُلُثَهُ.

فلاں کے باغ کو سیراب کر دو! پھر وہ بادل ایک طرف ہٹ گیا اور پتھریلی زمین پر خوب پانی برسایا' وہ شخص اس پتھریلی زمین پر پہنچا (جس پر بادل کا پانی برس رہا تھا) تو اچانک اسے اس جگہ سے کئی نالیاں بہتی ہوئی نظر آ ئیں جبکہ ان نالیوں میں ایک نالی نے اس (بارش کے) تمام پانی کو جمع کر لیا تھا' پس وہ (شخص) اس پانی کے پیچھے چل پڑا تو اچانک اسے اس کے باغ میں ایک شخص کھڑا نظر آیا جو اپنے بیلچے سے پانی کو (باغ میں) پھیر رہا تھا' اس نے اس سے پوچھا: اے اللہ کے بندے! تمہارا کیا نام ہے؟ اس نے وہی نام بتایا جو اس شخص نے بادل میں سنا تھا' پھر اس نے اس سے پوچھا: اے اللہ کے بندے! تم نے میرا نام کیوں پوچھا ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے اس بادل میں جس کا یہ پانی ہے ایک آواز سنی تھی کہ کوئی تمہارا نام لے کر کہہ رہا تھا کہ فلاں کے باغ کو سیراب کر دو' تو تم اس (باغ) میں کیا (نیکی) کرتے ہو؟ اس نے کہا کہ جب تم نے اس کے متعلق پوچھ ہی لیا ہے تو میں تمہیں بتاتا ہوں' وہ یہ ہے کہ میں اس (باغ) کی پیداوار میں غور کرتا ہوں' پس میں (اس پیداوار کا) دوسرا حصہ صدقہ و خیرات کر دیتا ہوں' اس کا ایک تہائی حصہ میں اور میرے اہل وعیال (بال بچے) کھاتے ہیں اور ایک تہائی حصہ اسی باغ میں لوٹا دیتا ہوں (اسی میں صَرف کر دیتا ہوں)۔

۲۹۶۱/۱۰- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ذُوْ مَالٍ كَثِيْرٍ وَّذُوْ اَهْلٍ وَّوَلَدٍ وَّحَاضِرَةٍ فَاَخْبِرْنِيْ كَيْفَ اُنْفِقُ وَكَيْفَ اَصْنَعُ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُخْرِجُ الزَّكٰوةَ مِنْ مَّالِكَ فَإِنَّهَا طُهْرَةٌ تُطَهِّرُكَ، وَتَصِلُ اَقْرِبَاءَكَ، وَتَعْرِفُ حَقَّ السَّائِلِ وَالْجَارِ وَالْمِسْكِيْنِ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْلِلْ لِيْ قَالَ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهُ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا، قَالَ حَسْبِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا اَدَّيْتُ الزَّكٰوةَ اِلٰى رَسُوْلِكَ فَقَدْ بَرِئْتُ مِنْهَا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِذَا اَدَّيْتَهَا اِلٰى رَسُوْلِيْ فَقَدْ بَرِئْتَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ قبیلہ بنو تمیم کا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں بہت مال دار ہوں' صاحبِ اہل و اولاد ہوں اور ذی مرتبہ و مرجع خلائق بھی ہوں تو آپ مجھے بتائیں کہ میں (اپنا مال) کس طرح خرچ کروں اور کیسے کروں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے مال سے زکوٰۃ نکالتے رہو' کیونکہ وہ (زکوٰۃ) پاکیزگی کا ذریعہ ہے کہ وہ تمہیں پاک کر دے گی اور تم اپنے قریبی رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرتے رہو اور تم سائل' پڑوسی اور مسکین کا حق پہچانتے رہو' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کم الفاظ میں پوری بات سمجھائیں' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: قریبی رشتہ داروں' مسکینوں اور مسافروں کا حق ادا کرو اور بے خرچ نہ کرو' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا مجھے یہی کافی ہے (اور مجھ سے فریضۂ زکوٰۃ ساقط ہو جائے گا)' جب میں آپ کے قاصد کو زکوٰۃ ادا کر دوں تو میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نزدیک بَری ہو گیا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مِنهَا، فَلَكَ اَجْرُهَا وَاِثْمُهَا عَلٰى مَنْ بَدَّلَهَا

نے فرمایا: ہاں! جب تم نے میرے قاصد کو زکوٰۃ ادا کر دی تو تم اس سے بَری ہو گئے، پس تمہارے لیے اس کا اجر ثابت ہو گیا اور جس نے اس کو بدل ڈالا اس کا گناہ اسی کے ذمہ ہے۔

ف: اس باب کی احادیث میں صدقہ وخیرات کی فضیلت کا ثبوت ہے، خواہ صدقہ کا تعلق واجبہ سے ہو یا نافلہ سے ہو، جب کوئی شخص حلال مال سے جذبۂ خلوص، حسنِ نیت اور محض اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کی خاطر بغیر ریاء و دکھلاوے کے صدقہ وخیرات کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نہ صرف یہ کہ اس کے صدقہ وخیرات کو قبول کر کے اسے اجر وثواب سے نوازتا ہے، بلکہ دنیا میں بھی اس کے مال میں اضافہ وبرکت فرماتا ہے اور صدقہ وخیرات کی وجہ سے وہ آفات وبلیات اور پریشانیوں ومصیبتوں سے محفوظ رہتا ہے، جبکہ بخیل وکنجوس کے مال میں برکت نہیں رہتی اور وہ نہ صرف یہ کہ اجر وثواب سے محروم رہتا ہے، بلکہ وہ طویل عذاب کا مستحق ٹھہرتا ہے، خصوصاً جبکہ آدمی صدقہ واجبہ (زکوٰۃ) کی ادائیگی میں بخل وکنجوسی سے کام لے سو اس باب کی احادیث میں زکوٰۃ ادا کرنے والے کی فضیلت اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے کی مذمت کا ذکر ہے۔

۲- بَابُ افْتِرَاضِ الزَّكٰوةِ وَالْحَثِّ عَلَيْهَا وَالتَّشْدِيْدِ فِيْ مَنْعِهَا

زکوٰۃ کی فرضیت، اس پر برانگیختہ کرنا اور اس کے انکار (نہ دینے) پر سختی کرنا

۲۹۶۲/۹- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلَى الْيَمَنِ قَالَ اِنَّكَ تَاْتِيْ قَوْمًا اَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ اِلٰى شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْكَ لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ، فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْكَ لِذٰلِكَ فَاَعْلِمْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِيْ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ اَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ فِيْ فُقَرَائِهِمْ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْكَ لِذٰلِكَ فَاِيَّاكَ وَكَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حِجَابٌ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن (کا حاکم یا قاضی بنا کر) بھیجا تو فرمایا: (اے معاذ!) تم ایسے لوگوں کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں (جب تم وہاں پہنچو تو) تم انہیں (سب سے پہلے) یہ دعوت دینا کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور میں (محمد) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، پس اگر وہ تمہاری اس بات کو مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر وہ تمہاری اس بات کو مان لیں تو انہیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے مالوں میں زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مال دار لوگوں سے وصول کر کے ان کے فقراء میں تقسیم کی جائے گی اور اگر وہ تمہاری اس بات کو مان لیں تو تم (زکوٰۃ میں) ان کے عمدہ مال (وصول کرنے) سے بچنا، اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ مظلوم کی بددعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔

۲۹۶۳/۱۰- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَائَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَحِسَابُهُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک کہ وہ یہ نہ کہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے پس جب وہ یہ کلمہ کہہ لیں تو میری طرف سے ان کا خون (جان) اور ان کا

عَلَى اللّٰهِ، قَالَ فَلَمَّا قَامَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّارْتَدَّ مَنِ ارْتَدَّ اَرَادَ اَبُوْ بَكْرٍ قِتَالَهُمْ، قَالَ عُمَرُ كَيْفَ تُقَاتِلُ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ؟ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ قَوْمًا اِرْتَدُّوْا عَنِ الزَّكٰوةِ، وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِىْ عَنَاقًا مِّمَّا فَرَضَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ لَقَاتَلْتُهُمْ، قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا رَاَيْتُ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِىْ بَكْرٍ لِقِتَالِهِمْ عَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ.

مال محفوظ ہو گا اور ان کا حساب (باطنی معاملہ) اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے‘ حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ (نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد) جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے اور عرب کے بعض قبیلے مرتد ہو گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان (مرتد قبیلوں) سے جنگ کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (ان سے) کہا: آپ ان لوگوں سے کس طرح جنگ کر سکتے ہیں جبکہ وہ نماز پڑھتے ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں ان لوگوں سے ضرور جنگ کروں گا جو زکوٰۃ سے پھر گئے (زکوٰۃ دینے سے انکار کیا)‘ اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر ان لوگوں نے اس بکری کے بچے کو بھی دینے سے انکار کیا جس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے فرض کیا ہے تو میں ان سے ضرور جنگ کروں گا‘ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے یہ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ ان لوگوں سے جنگ کے لیے کھول دیا ہے تو میں نے جان لیا کہ یہی حق (درست بات) ہے۔

(۱) **۲۹۶۴/۱- عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ** عُتْبَةَ قَالَ لَمَّا ارْتَدَّ اَهْلُ الرِّدَّةِ فِىْ زَمَانِ اَبِىْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عُمَرُ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ يَا اَبَا بَكْرٍ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَاِذَا قَالُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمُوْا مِنِّىْ دِمَائَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ، فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِىْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهَا، قَالَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ اَبِىْ بَكْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ.

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں جب (بعض لوگ) مرتد ہو گئے (اور زکوٰۃ کے منکر ہو گئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان سے جنگ کرنے کا ارادہ کیا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوبکر! آپ لوگوں سے کس طرح جنگ کر سکتے ہیں جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک کہ وہ یہ نہ کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے‘ پس جب وہ یہ کلمہ کہہ لیں تو میری طرف سے ان کے خون (جانیں) اور ان کے مال محفوظ ہیں ماسوا اس کے حق (اسلامی احکام کی خلاف ورزی) کے‘ اور ان کا حساب (باطنی معاملہ) اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے‘ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں اس شخص سے ضرور جنگ کروں گا جس نے نماز اور زکوٰۃ (کی ادائیگی) میں فرق کیا‘ کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے‘ اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر ان لوگوں نے بکری کے بچے کو بھی دینے سے انکار کیا جس کو وہ رسول اللہ ﷺ کے زمانۂ مبارک میں دیا کرتے تھے تو میں اس کے روکنے پر ان سے ضرور جنگ کروں گا‘ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں نے صرف یہی سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ (منکرین زکوٰۃ سے) جنگ کے لیے کھول دیا ہے‘ پس میں نے جان لیا کہ

یہی حق (درست بات) ہے۔

٢٩٦٥/١٢- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ صَاحِبِ كَنْزٍ لَّا یُؤَدِّیْ زَكٰوتَهٗ اِلَّا جِیْءَ بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَبِكَنْزِهٖ فَیُحْمٰی عَلَیْهِ صَفَائِحَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ فَیُكْوٰی بِهَا جَبِیْنُهٗ وَجَنْبُهٗ وَظَهْرُهٗ حَتّٰی یَحْكُمَ اللّٰهُ بَیْنَ عِبَادِهٖ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ثُمَّ یَرٰی سَبِیْلَهٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَی النَّارِ، وَمَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ لَّا یُؤَدِّیْ زَكٰوتَهَا اِلَّا جِیْءَ بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَبِاِبِلِهٖ كَاَوْفَرِ مَا كَانَتْ عَلَیْهِ فَیُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ كُلَّمَا مَضٰی اُخْرَاهَا رُدَّ عَلَیْهِ اُوْلَاهَا حَتّٰی یَحْكُمَ اللّٰهُ بَیْنَ عِبَادِهٖ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ثُمَّ یَرٰی سَبِیْلَهٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَی النَّارِ، وَمَا مِنْ صَاحِبِ غَنَمٍ لَّا یُؤَدِّیْ زَكٰوتَهَا اِلَّا جِیْءَ بِهٖ وَبِغَنَمِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ كَاَوْفَرِ مَا كَانَتْ فَیُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَطَؤُهٗ بِاَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا كُلَّمَا مَضَتْ اُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَیْهِ اُوْلَاهَا حَتّٰی یَحْكُمَ اللّٰهُ بَیْنَ عِبَادِهٖ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ، ثُمَّ یَرٰی سَبِیْلَهٗ اِمَّا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِمَّا اِلَی النَّارِ، قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْخَیْلُ، قَالَ اَلْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِیْهَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ وَالْخَیْلُ ثَلَاثَةٌ، وَهِیَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ، وَهِیَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِیَ عَلٰی رَجُلٍ وِزْرٌ (فَاَمَّا الَّذِیْ هِیَ لَهٗ اَجْرٌ) اَلَّذِیْ یَتَّخِذُهَا وَیَحْبِسُهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَمَا غَیَّبَتْ فِیْ بُطُوْنِهَا فَهُوَ لَهٗ اَجْرٌ، وَاِنِ اسْتَنَّتْ مِنْهُ شَرَفًا اَوْ شَرَفَیْنِ كَانَ لَهٗ فِیْ كُلِّ خُطْوَةٍ خَطَاهَا اَجْرٌ، وَلَوْ عَرَضَ لَهٗ نَهْرٌ فَسَقَاهَا مِنْهُ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ قَطْرَةٍ غَیَّبَتْهُ فِیْ بُطُوْنِهَا اَجْرٌ حَتّٰی ذَكَرَ الْاَجْرَ فِیْ اَرْوَاثِهَا وَاَبْوَالِهَا (وَاَمَّا الَّذِیْ هِیَ لَهٗ سِتْرٌ) فَرَجُلٌ ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس خزانہ (سونا، چاندی وغیرہ) ہو اور وہ اس (خزانہ) کی زکوۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن اس شخص کو اور اس کے خزانے کو لایا جائے گا اور اس (خزانہ) کے پرتوں کو دوزخ کی آگ میں گرم کر کے ان سے اس شخص کی پیشانی، اس کے پہلوؤں اور اس کی پشت کو داغا جائے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس دن اپنے بندوں میں فیصلہ فرمائے گا جو تمہاری گنتی کے مطابق پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا، پھر وہ شخص اپنا راستہ یا تو جنت کی طرف دیکھے گا یا دوزخ کی طرف دیکھے گا، اور جس شخص کے پاس اونٹ ہوں اور وہ ان (اونٹوں) کی زکوۃ ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن اس شخص کو اور اس کے اونٹوں کو لایا جائے گا جو انتہائی موٹے اور بڑے جسم والے ہوں گے اور اسے ان (اونٹوں) کے سامنے کھلے میدان میں گرا دیا جائے گا (اور وہ اسے روندتے ہوئے گزرتے رہیں گے) جب اونٹوں کے آخری ریوڑ اس کو روند کر گزر رہے گا تو پہلا ریوڑ واپس آ کر اسے روندے گا (اور یہ معاملہ اس کے ساتھ مسلسل ہوتا رہے گا) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے درمیان اس دن فیصلہ فرمائے گا جو تمہاری گنتی کے مطابق پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا، پھر وہ شخص اپنا راستہ یا تو جنت کی طرف دیکھے گا یا دوزخ کی طرف دیکھے گا، اور جو شخص بکریوں کا مالک ہو اور وہ ان (بکریوں) کی زکوۃ ادا نہیں کرتا تو اس کو اور اس کی بکریوں کو لایا جائے گا جو انتہائی موٹی اور بڑے جسم والی ہوں گی اور اس شخص کو ان (بکریوں) کے سامنے کھلے میدان میں گرا دیا جائے گا اور وہ (بکریاں) اس کو اپنے کھروں سے روندتی رہیں گی اور اپنے سینگوں سے اس کو مارتی رہیں گی، جب بکریوں کا آخری ریوڑ اس کو روندتے ہوئے گزر جائے گا تو پہلا ریوڑ واپس آ کر اسے روندے گا اور سینگوں سے مارے گا، (اور یہ معاملہ اس کے ساتھ مسلسل ہوتا رہے گا) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس دن اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ فرمائے گا جو تمہاری گنتی کے مطابق پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا، پھر وہ اپنا راستہ یا تو جنت کی طرف دیکھے گا یا دوزخ کی طرف دیکھے گا، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! گھوڑوں کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں کے ساتھ قیامت تک خیر و بھلائی وابستہ رہے گی، (پھر فرمایا:) گھوڑے تین قسم

يَتَّخِذُهَا تَعَفُّفًا وَّتَجَمُّلًا وَّتَكَرُّمًا وَّلَا يَنْسٰى حَقَّهَا فِيْ ظُهُوْرِهَا وَبُطُوْنِهَا فِيْ عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا (وَاَمَّا الَّذِيْ عَلَيْهِ وِزْرٌ) فَرَجُلٌ يَّتَّخِذُهَا اَشَرًا وَّبَطَرًا وَّرِئَاءَ النَّاسِ وَبَذَخًا عَلَيْهِ، قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْحُمُرُ؟ قَالَ مَا اُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ٥ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ٥﴾ (الزلزال:۸-۷)

کے ہوتے ہیں' (ایک) وہ گھوڑے جو آدمی کے لیے اجروثواب کا باعث ہوتے ہیں' (دوسرے) وہ گھوڑے جو آدمی کے لیے ستر (آڑ) ہوتے ہیں اور (تیسرے) وہ گھوڑے جو آدمی پر بوجھ ہوتے ہیں' (پس جو گھوڑے آدمی کے لیے اجروثواب کا باعث ہوتے ہیں) یہ وہ گھوڑے ہیں جن کو آدمی پالتا ہے اور ان کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں (جہاد کے لیے) روک کر رکھتا ہے تو جو کچھ (گھاس پانی وغیرہ) ان کے پیٹوں میں ہوتا ہے وہ اس آدمی کے لیے اجروثواب کا باعث بنتا ہے اور اگر وہ گھوڑے ایک یا دو ٹیلوں پر چڑھ کر دوڑیں تو ان کے ہر قدم کے عوض اسے اجروثواب ملتا ہے اور اگر وہ آدمی ان (گھوڑوں) کو کسی نہر کا پانی پلاتا ہے تو ان کے پیٹوں میں جانے والے پانی کے ہر قطرہ کے عوض اسے اجروثواب ملتا ہے حتیٰ کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان کی لید اور پیشاب میں بھی اجروثواب ملنے کا ذکر فرمایا (اور وہ گھوڑے جو آدمی کے لیے ستر ہیں) یہ وہ گھوڑے ہیں جن کو آدمی اپنی پاک دامنی' زیب وزینت اور شان وشوکت کے لیے رکھتا ہے اور وہ شخص تنگی وکشادگی میں ان (گھوڑوں) کے وہ حقوق نہیں بھولتا جو ان کی پیٹھوں اور پیٹوں کی وجہ سے ہیں (اور وہ گھوڑے جو آدمی پر بوجھ ہیں) یہ وہ گھوڑے ہیں جن کو آدمی غرور وتکبر' اترانے اور لوگوں کو دکھانے کے لیے رکھتا ہے' عرض کیا گیا: یارسول اللہ! گدھوں کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ان کے بارے میں مجھ پر اس جامع آیت (جو تمام خیر وبھلائی پر مشتمل ہے) کے سوا کوئی چیز نازل نہیں ہوئی: (ترجمہ آیت) ''پس جس شخص نے ذرّہ برابر نیکی کی وہ اس (کے صلہ) کو دیکھ لے گا ٥ اور جس شخص نے ذرّہ برابر بُرائی کی وہ اس (کی سزا) کو دیکھ لے گا ٥'' (الزلزال:۸-۷)

۲۹۶۶/۱۳- **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ عُمَرَ الْغُدَانِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ جَالِسًا فَمَرَّ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ عَامِرِ ابْنِ صَعْصَعَةَ فَقِيْلَ لَهٗ هٰذَا اَكْثَرُ عَامِرِيٍّ مَّالًا، فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رُدُّوْهُ اِلَيَّ فَرَدُّوْهُ عَلَيْهِ، فَقَالَ نُبِّئْتُ اَنَّكَ ذُوْ مَالٍ كَثِيْرٍ، فَقَالَ الْعَامِرِيُّ اِيْ وَاللّٰهِ اِنَّ لِيْ مِائَةً حُمْرًا وَّمِائَةً اُدْمًا حَتّٰى عَدَّ مِنْ اَلْوَانِ الْاِبِلِ وَاَفْنَانِ الرَّقِيْقِ وَرِبَاطِ

حضرت ابوعمر غدانی کا بیان ہے کہ میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ بنوعامر بن صعصعہ (کے قبیلے) کا ایک شخص گزرا تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بتایا گیا کہ یہ شخص مالی اعتبار سے قبیلہ عامر کا سب سے زیادہ مال دار ہے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص کو میرے پاس لے آؤ' تو لوگ اسے آپ کے پاس لے آئے' آپ نے (اس شخص سے) فرمایا: مجھے پتا چلا ہے کہ تم بہت زیادہ مال دار ہو' اس عامری شخص نے کہا: جی ہاں! اللہ تعالیٰ کی قسم! میرے پاس ایک سو سرخ اونٹ اور ایک سو گندمی رنگ کے اونٹ ہیں' حتیٰ کہ اس نے مختلف رنگوں کے اونٹ اور کئی

الْخَيْلِ، فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ إِيَّاكَ وَأَخْفَافَ الْإِبِلِ وَأَظْلَافَ الْغَنَمِ يُرَدِّدُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى جَعَلَ لَوْنُ الْعَامِرِيِّ يَتَغَيَّرُ أَوْ يَتَلَوَّنُ فَقَالَ مَاذَاكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَتْ لَهُ إِبِلٌ لَا يُعْطِيْ حَقَّهَا (فَذَكَرَ مِثْلَ الْحَدِيْثِ الْمُتَقَدِّمِ ثُمَّ قَالَ) وَإِذَا كَانَتْ لَهُ بَقَرٌ لَا يُعْطِيْ حَقَّهَا فِيْ نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا فَإِنَّهَا تَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغَذِّ مَا كَانَتْ وَأَكْبَرِهِ وَأَسْمَنِهِ وَأَسَرِّهِ ثُمَّ يُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَطَؤُهُ فِيْ كُلِّ ذَاتِ ظِلْفٍ بِظِلْفِهَا وَتَنْطَحُهُ كُلُّ ذَاتِ قَرْنٍ بِقَرْنِهَا إِذَا جَاوَزَتْهُ أُخْرَاهَا أُعِيْدَتْ عَلَيْهِ أُوْلَاهَا فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ حَتّٰى يَرٰى سَبِيْلَهُ، وَإِذَا كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ (فَذَكَرَ نَحْوَ الْحَدِيْثِ الْمُتَقَدِّمِ ثُمَّ قَالَ) فَقَالَ الْعَامِرِيُّ وَمَا حَقُّ الْإِبِلِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ أَنْ تُعْطِيَ الْكَرِيْمَةَ وَتَمْنَحَ الْغَزِيْرَةَ وَتُفْقِرَ الظَّهْرَ وَتَسْقِيَ اللَّبَنَ وَتُطْرِقَ الْفَحْلَ.

اقسام کے غلام اور بندھے ہوئے گھوڑے گن کر بتائے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اونٹوں کے پیروں اور بکریوں کے کھروں (تلے روندے جانے) سے بچو اور اس بات کو آپ اس کے سامنے دہراتے رہے، حتیٰ کہ (شدتِ خوف سے) عامری شخص کا رنگ متغیر ہونے لگا، پس اس نے پوچھا: اے ابوہریرہ! وہ (اونٹوں کے پیروں اور بکریوں کے کھروں تلے روندا جانا) کیا ہے؟ آپ نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اونٹوں کا مالک ہو اور وہ ان کا حق ادا نہ کرے، (پھر راوی نے گزشتہ حدیث کی مانند بیان کیا، پھر کہا:) اور جو شخص گایوں کا مالک ہو اور وہ تنگی و فراخی میں ان کا حق ادا نہ کرے تو وہ گائیں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی کہ وہ انتہائی تیز رفتار، بہت بڑے جسم والی، بہت زیادہ موٹی اور انتہائی خوشنما ہوں گی، پھر اس (گایوں کے مالک) کو ایک کھلے میدان میں گرا دیا جائے گا اور وہ گائیں اسے اپنے کھروں سے روندیں گی اور اپنے سینگوں سے اسے ماریں گی، جب گایوں کا آخری ریوڑ اسے روندتا ہوا اور سینگ مارتا ہوا گزر جائے گا تو پہلا ریوڑ واپس آ کر اسے روندے گا اور سینگ مارے گا (اور ایسا اس کے ساتھ) اس دن جو پچاس ہزار سال کے برابر ہے، لوگوں کے درمیان فیصلہ ہونے تک ہوتا رہے گا، یہاں تک کہ وہ اپنا راستہ (جنت یا دوزخ کی طرف) دیکھ لے گا، اور جو شخص بکریوں کا مالک ہو، (پھر راوی نے گزشتہ حدیث کی مانند بیان کیا، پھر کہا:) عامری شخص نے پوچھا: اے ابوہریرہ! اونٹوں کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: خوشدلی سے عمدہ مال (اللہ تعالیٰ کے راستہ میں) دینا، زیادہ دودھ دینے والا جانور صدقہ کرنا، سواری کے لیے عاریتاً جانور (اونٹ اور گھوڑے وغیرہ) دینا، اپنے جانوروں کا (غریب لوگوں کو) دودھ پلانا اور جفتی کے لیے نر اونٹ و گھوڑے وغیرہ عاریتاً دینا۔

۲۹۶۷/۱۴- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِيْ أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ لَا يَفْعَلُ فِيْهَا حَقَّهَا (فَذَكَرَ نَحْوَ مَا تَقَدَّمَ فِي الْإِبِلِ

حضرت جابر بن عبداللہ (رضی اللہ عنہما) کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اونٹوں کا مالک ہو اور وہ ان سے وابستہ ان کا حق ادا نہ کرے، (پھر راوی نے گزشتہ حدیث کی طرح اونٹ، گائے اور بکریوں کے بارے میں بیان کیا، پھر کہا:) اور جو شخص خزانہ کا مالک ہو اور وہ اس سے وابستہ اس کا حق ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کا خزانہ گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا اور اپنا منہ کھول کر اس کے

وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ ثُمَّ قَالَ) وَلَا صَاحِبِ كَنْزٍ لَا يَفْعَلُ فِيْهِ حَقَّهُ إِلَّا جَاءَ كَنْزُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَتْبَعُهُ فَاغِرًا فَاهُ فَإِذَا رَآهُ فَرَّ مِنْهُ فَيُنَادِيْهِ رَبُّهُ خُذْ كَنْزَكَ الَّذِيْ خَبَّأْتَهُ فَأَنَا عَنْهُ أَغْنٰى مِنْكَ، فَإِذَا رَاٰى أَنَّهُ لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ سَلَكَ يَدَهُ فِيْ فِيْهِ فَقَضِمَهَا قَضْمَ الْفَحْلِ، قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ وَسَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِيْ حَدِيْثِهِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا حَقُّ الْإِبِلِ، قَالَ حَلْبُهَا عَلَى الْمَاءِ وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا وَإِعَارَةُ فَحْلِهَا وَمَنِيْحَتُهَا وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِيْهِنَّ كُلِّهِنَّ وَقَعَدَ لَهَا وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ فِيْهِ: قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ هٰذَا الْقَوْلَ ثُمَّ سَأَلْنَا جَابِرًا الْأَنْصَارِيَّ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ.

پیچھے لگ جائے گا' جب وہ (مالکِ خزانہ) اس (گنجے سانپ) کو (اپنے پیچھے آتا ہوا) دیکھے گا تو وہ اس سے بھاگے گا تو اس کا رب اس کو نداء دے گا کہ تم اپنا خزانہ لے لو جس کو تم نے چھپا کر رکھا ہوا تھا' مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں ہے' پس جب وہ (مالک خزانہ) یہ دیکھے گا کہ اس سے جان چھڑانے کا کوئی چارہ نہیں ہے تو وہ اپنا ہاتھ اس (سانپ) کے منہ میں ڈال دے گا تو وہ اس کو اس طرح چبائے گا جس طرح اونٹ چپاتا ہے۔ حضرت ابوزبیر (راوی) کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبید بن عمیر سے سنا کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (اونٹ کا حق کیا ہے؟) حضرت عبدالرزاق نے اپنی حدیث میں کہا کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! اونٹ کا حق کیا ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: پانی (پلانے کی جگہ) پر اس کا دودھ دوھ لینا (تاکہ غریب لوگ اسے پئیں) اور ڈول (کے ذریعہ پانی نکالنے کے لیے اونٹ) دینا' جفتی کے لیے نر اونٹ کو عاریتاً دینا (دودھ پینے کے لیے) اونٹنی دینا اور اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اس پر (لوگوں کا مال وسامان) لادنا۔ امام عبدالرزاق نے کہا کہ ان تمام اُمور میں اونٹ کا حق ہے اور کسی کو سواری کے لیے اونٹ دینا بھی اونٹ کا حق ہے۔ ابوزبیر (راوی) کہتے ہیں کہ میں نے عبید بن عمیر کو اسی طرح بیان کرتے ہوئے سنا ہے' پھر ہم نے حضرت جابر انصاری (رضی اللہ عنہ) سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے بھی عبید بن عمیر کی طرح بیان کیا۔

۲۹۶۸/۱۵- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيْبَتَانِ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ (آل عمران:۱۸۰) الخ. الاية﴾

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا' پھر اس نے اس (مال) کی زکوٰۃ ادا نہ کی تو قیامت کے دن اس کا مال گنجے (انتہائی زہریلے) سانپ کی شکل میں ہوگا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے' وہ سانپ قیامت کے دن اس (صاحبِ مال) کے دونوں جبڑوں کو پکڑے گا' پھر کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں' میں تیرا خزانہ ہوں' پھر آپ (ﷺ) نے اس آیت کی تلاوت کی: (ترجمہ) ''اور جو لوگ اس مال (کو خرچ کرنے) میں بخل کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے' وہ یہ گمان نہ کریں کہ یہ (بخل) ان کے حق میں بہتر ہے' بلکہ وہ ان کے حق میں بہت بُرا ہے' وہ (مال) جس میں وہ بخل کرتے ہیں قیامت کے دن ان کے گلے میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا'' (آل عمران:۱۸۰)۔

۲۹۶۹/۱۶- وَعَنْهُ أَيْضًا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُوْنُ كَنْزُ اَحَدِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ ذَا زَبِيْبَتَيْنِ يَتْبَعُ صَاحِبَهٗ وَهُوَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ، وَلَا يَزَالُ يَتْبَعُهٗ حَتّٰى يُلْقِمَهٗ اِصْبَعَهٗ.

قیامت کے دن کسی شخص کا خزانہ سیاہ نقطوں والے گنجے سانپ کی شکل میں ہوگا اور وہ اپنے مالک کے پیچھے لگ جائے گا اور وہ اس سے پناہ مانگتا ہوا دوڑے گا اور وہ (سانپ) مسلسل اس کے پیچھے لگا رہے گا یہاں تک کہ وہ اس کی انگلی کو منہ میں ڈال لے گا۔

۲۹۷۰/۱۷- عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَاْتِيْ رَجُلٌ مَّوْلَاهُ فَيَسْاَلُهٗ مِنْ فَضْلٍ هُوَ عِنْدَهٗ فَيَمْنَعُهٗ اِلَّا دُعِيَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعٌ يَّتَلَمَّظُ فَضْلُهُ الَّذِيْ مَنَعَهٗ (وَفِيْ رِوَايَةٍ) مَا مِنْ مَّوْلًى يَّاْتِيْ مَوْلًى لَّهٗ فَيَسْاَلُهٗ مِنْ فَضْلٍ عِنْدَهٗ فَيَمْنَعُهٗ اِلَّا جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ شُجَاعًا يَّنْهَسُهٗ قَبْلَ الْقَضَاءِ.

حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے مالک کے پاس آیا اور اس نے اس سے وہ چیز مانگی جو اس کے پاس اس کی ضرورت سے زائد تھی اور اس نے وہ چیز نہ دی تو قیامت کے دن وہی ضرورت سے زائد چیز جو اس نے (مانگنے والے کو) نہیں دی، گنجا سانپ بن کر اپنے منہ میں زبان پھیرتا ہوا آئے گا اور اس کا پیچھا کرے گا، (اور ایک روایت میں ہے:) جو غلام اپنے آقا کے پاس آیا اور اس نے اس (آقا) سے اس چیز کا سوال کیا جو اس کے پاس ضرورت سے زائد تھی اور اس نے اس کو وہ چیز نہ دی تو اللہ تعالیٰ اس چیز کو گنجا سانپ بنا کر اس پر مسلط کر دے گا جو فیصلے سے پہلے اسے ڈستا رہے گا۔

۲۹۷۱/۱۸- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُ عَبْدٌ زَكٰوةَ مَالِهٖ اِلَّا جُعِلَ لَهٗ شُجَاعٌ اَقْرَعُ يَفِرُّ مِنْهُ وَهُوَ يَتْبَعُهٗ، فَيَقُوْلُ اَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰهِ مِصْدَاقَهٗ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (آل عمران:۱۸۰) قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً يُطَوَّقُهٗ فِيْ عُنُقِهٖ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو بندہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو (قیامت کے دن) اس مال کو گنجا سانپ بنا دیا جائے گا جو اس کے پیچھے لگ جائے گا، وہ اس سے بھاگے گا اور وہ اس کے پیچھے دوڑے گا اور کہے گا کہ میں تیرا خزانہ ہوں، پھر حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے اس کی تصدیق میں قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی: (ترجمہ) ''وہ مال جس میں وہ بخل کرتے ہیں قیامت کے دن ان کے گلے میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا'' (آل عمران:۱۸۰) حضرت سفیان (راوی) نے ایک روایت میں کہا کہ وہ مال طوق بنا کر ان کی گردنوں میں ڈالا جائے گا۔

۲۹۷۲/۱۹- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِيْ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوةَ مَالِهٖ يُمَثِّلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ مَالَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ ثُمَّ يَلْزَمُهٗ يُطَوِّقُهٗ يَقُوْلُ اَنَا كَنْزُكَ اَنَا كَنْزُكَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے مال کو گنجے سانپ کی شکل بنا دے گا جس کی آنکھوں پر سیاہ نقطے ہوں گے، پھر وہ (گنجا سانپ) اس (صاحب مال) کو چمٹ کر اس کے گلے کا طوق بن جائے گا اور کہے گا کہ میں تیرا خزانہ ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔

(۲۰/۲۹۷۳)- عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ وَاَنَا اُرِیْدُ الْعَطَاءَ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَجَلَسْتُ اِلٰی حَلْقَةٍ مِّنْ حِلَقِ قُرَیْشٍ فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَیْہِ اَسْمَالٌ لَّہُ قَدْ لَفَّ ثَوْبًا عَلٰی رَاْسِہٖ قَالَ بَشِّرِ الْكَنَّازِیْنَ بِكَیٍّ فِی الْجِبَاہِ وَبِكَیٍّ فِی الظُّھُوْرِ وَبِكَیٍّ فِی الْجُنُوْبِ ثُمَّ تَنَحّٰی اِلٰی سَارِیَةٍ فَصَلّٰی خَلْفَھَا رَكْعَتَیْنِ، فَقُلْتُ مَنْ ھٰذَا؟ فَقِیْلَ ھٰذَا اَبُوْ ذَرٍّ (رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ) فَقُلْتُ مَا شَیْءٌ سَمِعْتُكَ تُنَادِیْ بِہٖ؟ قَالَ مَا قُلْتُ لَھُمْ اِلَّا شَیْئًا سَمِعُوْہُ مِنْ نَبِیِّھِمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَرْحَمُكَ اللّٰہُ، اِنِّیْ كُنْتُ اٰخُذُ الْعَطَاءَ مِنْ عُمَرَ فَمَا تَرٰی؟ قَالَ خُذْہُ فَاِنَّ فِیْہِ الْیَوْمَ مَعُوْنَةً وَّیُوْشِكُ اَنْ یَّكُوْنَ دِیْنًا، فَاِذَا كَانَ دِیْنًا فَارْفُضْہُ (وَفِیْ لَفْظٍ) فَاِذَا كَانَ ثَمَنًا لِدِیْنِكَ فَدَعْہُ.

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ عطیات (وظائف) لینے کی خاطر مدینہ میں آیا اور قریش کے حلقوں میں سے ایک حلقہ میں بیٹھ گیا تو اچانک ایک شخص آیا جس کے بدن پر پرانے کپڑے تھے اور اس نے اپنے سر پر ایک کپڑا لپیٹا ہوا تھا' اس نے کہا: بہت زیادہ مال جمع کرنے والوں کو پیشانیوں پر داغ لگائے جانے' پیٹھوں پر داغ لگائے جانے اور پہلوؤں پر داغ لگائے جانے کی بشارت دو' پھر وہ ستون کی طرف گیا اور اس کے پیچھے اس نے دو رکعت نماز پڑھی' میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ کسی نے بتایا کہ یہ حضرت ابوذر (رضی اللہ عنہ) ہیں' میں نے (ان سے) کہا: جو کچھ میں نے آپ کو بیان کرتے ہوئے سنا تھا' وہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ میں نے ان لوگوں کے سامنے وہی کچھ کہا ہے جو ان لوگوں نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے' میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے! میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے وظائف لیا کرتا تھا' آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا: تم وہ (وظائف) لے لیا کرو' کیونکہ آج کل تمہیں اس سے مدد حاصل ہوگی' وہ زمانہ قریب ہے کہ یہ دین کا معاوضہ ہو جائے گا' سو جب یہ دین (کا معاوضہ) ہو جائے تو تم اس کو چھوڑ دینا' (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) پس جب یہ تمہارے دین کا معاوضہ ہو جائے تو تم اس کو چھوڑ دینا۔

(۲۱/۲۹۷۴)- عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ ھُمُ الْاَخْسَرُوْنَ، وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، ھُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَاَخَذَنِیْ غَمٌّ وَّجَعَلْتُ اَتَنَفَّسُ، قَالَ قُلْتُ ھٰذَا شَرٌّ حَدَثَ فِیَّ، قَالَ قُلْتُ مَنْ ھُمْ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ؟ قَالَ الْاَكْثَرُوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ فِیْ عِبَادِ اللّٰہِ ھٰكَذَا وَھٰكَذَا وَھٰكَذَا وَقَلِیْلٌ مَّا ھُمْ، مَا مِنْ رَّجُلٍ یَّمُوْتُ فَیَتْرُكُ غَنَمًا اَوْ اِبِلًا اَوْ بَقَرًا لَّمْ یُؤَدِّ زَكٰوتَہٗ اِلَّا جَاءَتْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَعْظَمَ مَا تَكُوْنُ وَاَسْمَنَ حَتّٰی تَطَاَہٗ بِاَظْلَافِھَا وَتَنْطَحَہٗ بِقُرُوْنِھَا حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ، ثُمَّ تَعُوْدُ اُوْلَاھَا عَلٰی اُخْرَاھَا (وَفِیْ رِوَایَةٍ) كُلَّمَا نَفِدَتْ اُخْرَاھَا عَادَتْ عَلَیْہِ اُوْلَاھَا.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کعبہ شریف کے سائے میں جلوہ افروز تھے' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ربِ کعبہ کی قسم! وہ لوگ بہت زیادہ خسارے والے ہیں' ربِ کعبہ کی قسم! وہ لوگ بہت زیادہ خسارے والے ہیں' پس مجھے فکر وغم لاحق ہوا اور میں لمبے لمبے سانس لینے لگا اور دل میں کہا: یہ کوئی شر (برائی) ہے جو میرے بارے میں نئی واقع ہوئی' ابوذر کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: وہ بہت زیادہ مال دار لوگ ہیں (یعنی بڑے بڑے سرمایہ دار لوگ بہت زیادہ خسارے والے ہیں) ماسوا اللہ تعالیٰ کے بندوں کے جو اس طرح' اس طرح' اس طرح (خرچ کرتے) ہیں اور ایسے (مال دار) لوگ بہت کم (تھوڑے) ہیں' سو جو شخص بکریاں' اونٹ اور گائے بیل چھوڑ کر مرا اور اس نے ان کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تھی تو وہ قیامت کے دن دنیا کی بہ نسبت بہت بڑے اور خوب

موٹے ہو کر آئیں گے اور وہ اپنے کھروں سے اسے روندیں گے اور ا
سینگوں سے اسے ماریں گے، جب پہلا جانور اسے روند کر اور سینگ ما
گزر جائے گا تو آخری جانور (اسے روندنے اور سینگ مارنے کے لے
واپس آ جائے گا۔ (اور ایک روایت میں ہے:) جب آخری جانور گ
جائے گا تو پہلا جانور واپس آ جائے گا' (اور ایسا اس کے ساتھ) لوگ
کے درمیان فیصلہ ہونے تک ہوتا رہے گا۔

۲۹۷۵/۲۲- عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ قَبِيْصَةَ بْنَ هُلْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ فَقَالَ لَا يَجِيْئَنَّ اَحَدُكُمْ بِشَاةٍ لَّهَا يُعَارٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت سماک بن حرب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت قبیصہ بن ہلب سے سنا' انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا' انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا' آپ (ﷺ) نے صدقہ و خیرات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن بکری کو (اپنی گردن پر سوار کر کے) چیختا ہوا لے کر نہ آئے۔

ف: اس باب کی احادیث وجوبِ زکوٰۃ پر دلیل ہے' اور یہ زکوٰۃ ہر اس شخص پر فرض ہے جو مالکِ نصاب ہے اور اس کی فرضیت قرآن و حدیث اور اجماع سے ثابت ہے۔ ابن اثیر نے کہا کہ جس شخص نے زکوٰۃ کا انکار کرتے ہوئے اسے ادا نہ کیا' وہ کافر ہے' جبکہ وہ نیا مسلمان ہو اور اسے اس کے وجوب کا پتا نہ ہو۔ قشیری نے کہا کہ جس شخص نے زکوٰۃ کا انکار کیا وہ کافر ہے' اور علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے سے جبراً زکوٰۃ وصول کی جائے گی' بصورتِ انکار اس سے قتال کیا جائے گا جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مرتدین کے ساتھ قتال کیا اور صحابہ کرام نے آپ کے اس عمل پر موافقت کی۔

۳- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ جُمِعَ فِيْهِ فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ

رسول اللہ ﷺ کا وہ مکتوب جس میں فریضۂ زکوٰۃ کے احکام جمع تھے

۲۹۷۶/۲۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ يَعْنِي الْوَاسِطِيَّ عَنْ سُفْيَانَ يَعْنِيْ بْنَ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ (عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَتَبَ الصَّدَقَةَ وَلَمْ يُخْرِجْهَا اِلٰى عُمَّالِهِ حَتّٰى تُوُفِّيَ' قَالَ فَاَخْرَجَهَا اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ بَعْدِهِ فَعَمِلَ بِهَا حَتّٰى تُوُفِّيَ' ثُمَّ اَخْرَجَهَا عُمَرُ مِنْ بَعْدِهِ فَعَمِلَ بِهَا' قَالَ فَلَقَدْ هَلَكَ عُمَرُ يَوْمَ هَلَكَ وَاِنَّ ذٰلِكَ لَمَقْرُوْنٌ بِوَصِيَّتِهِ' فَقَالَ كَانَ فِيْهَا فِي الْاِبِلِ فِيْ كُلِّ خَمْسٍ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ
صدقہ (زکوٰۃ) کے بارے میں لکھا تھا' آپ (ﷺ) اس (مکتوب
اپنے عمال (زکوٰۃ وصول کرنے والوں) کی طرف نہیں بھیج پائے تھے
آپ (ﷺ) کا وصال ہو گیا' آپ (ﷺ) کے بعد حضرت ا
رضی اللہ عنہ نے اس (مکتوب) کو (اعمال کی طرف) بھیج کر اس پر عمل کیا
کہ وہ فوت ہو گئے' پھر ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو بھیج کر ا
عمل کیا' پھر جس دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو اس وقت وہ (مکتو
ان کی وصیت کے ساتھ ملا ہوا (منسلک) تھا۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں
اس (مکتوب) میں اونٹوں (کی زکوٰۃ) کے بارے میں یہ (لکھا ہوا
کہ ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے حتیٰ کہ وہ (اونٹ) چوبیس ہو جا

شَاةٌ حَتّٰى تَنْتَهِيَ اِلٰى اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ، فَاِذَا بَلَغَتْ اِلٰى خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ اِلٰى خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ فَاِنْ لَّمْ تَكُنِ ابْنَةُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُوْنٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ فَفِيْهَا ابْنَةُ لَبُوْنٍ اِلٰى خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ، فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيْهَا حِقَّةٌ اِلٰى سِتِّيْنَ، فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ اِلٰى خَمْسٍ وَّسَبْعِيْنَ، فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا ابْنَتَا لَبُوْنٍ اِلٰى تِسْعِيْنَ، فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ، فَاِذَا كَثُرَتِ الْاِبِلُ فَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ، وَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ ابْنَةُ لَبُوْنٍ (وَفِي الْغَنَمِ) مِنْ اَرْبَعِيْنَ شَاةً اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ، فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا شَاتَانِ اِلٰى مِائَتَيْنِ، فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا ثَلَاثٌ اِلٰى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ بَعْدُ فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ حَتّٰى تَبْلُغَ اَرْبَعَ مِائَةٍ، فَاِذَا كَثُرَتِ الْغَنَمُ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ وَّكَذٰلِكَ لَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَّلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ مَخَافَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بِالسَّوِيَّةِ لَا تُؤْخَذُ هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَيْبٍ مِّنَ الْغَنَمِ.

پھر جب وہ پچیس ہو جائیں تو پینتیس اونٹوں تک ایک بنت مخاض (ایک سالہ اونٹنی) ہے اور اگر بنت مخاض نہ ہو تو ایک ابن لبون (ایک سالہ اونٹ) ہے جب پینتیس سے زیادہ ہو جائیں تو ان میں پینتالیس تک ایک بنت لبون (دو سالہ اونٹنی) ہے جب پینتالیس سے ایک زیادہ ہو جائے تو ساٹھ تک ایک حِقّہ (تین سالہ اونٹنی) ہے جب ساٹھ سے زیادہ ہوں تو پچھتر تک میں ایک جذعہ (چار سالہ اونٹنی) ہے پھر جب پچھتر سے زیادہ ہوں تو نوے تک میں دو بنت لبون (دو سالہ دو اونٹنیاں) ہیں جب نوے سے زیادہ ہوں تو ایک سو بیس تک دو حِقّے (تین سالہ دو اونٹنیاں) ہیں اور جب اونٹ (ایک سو بیس سے) زیادہ ہوں تو ان میں ہر پچاس پر ایک حِقّہ اور ہر چالیس پر ایک بنت لبون ہے (اور بکریوں کی زکوۃ کے بارے میں) یہ لکھا ہوا تھا کہ چالیس بکریوں سے ایک سو بیس بکریوں تک ایک بکری ہے جب زیادہ ہوں تو دو سو تک دو بکریاں ہیں جب ان سے زیادہ ہوں تو تین سو تک تین بکریاں ہیں اور ان (تین سو) کے بعد جو بکریاں زیادہ ہوں ان میں اس وقت تک کچھ نہیں جب تک کہ وہ چار سو نہ ہو جائیں اور جب بکریاں (چار سو یا اس سے) زیادہ ہو جائیں تو ہر سو بکری پر ایک بکری ہے اور زکوۃ کے خوف سے جمع شدہ (بکریوں) کو الگ الگ نہ کیا جائے اور متفرق کو اکٹھا نہ کیا جائے اور جب (بکریوں کے) دو شریک ہوں تو وہ دونوں برابر برابر حصہ تقسیم کریں زکوۃ میں نہ تو بوڑھی بکری وصول کی جائے اور نہ ہی عیب والی بکری وصول کی جائے۔

۲۹۷۷/۴- وَعَنْ طَارِقٍ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ مِّنَ الْوَحْيِ اَوْ قَالَ كِتَابٌ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ، وَهٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ الْمَقْرُوْنَةِ بِسَيْفِيْ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ حِلْيَتُهُ حَدِيْدٌ، وَفِيْهَا فَرَائِضُ الصَّدَقَاتِ (ز وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرَؤُهُ عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا فِي الْقُرْاٰنِ وَمَا فِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ صَحِيْفَةٍ كَانَتْ فِيْ قِرَابِ سَيْفٍ كَانَ عَلَيْهِ حِلْيَتُهُ حَدِيْدٌ، اَخَذْتُهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت طارق کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ہمارے پاس وحی میں سے کچھ نہیں ہے یا فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مکتوب نہیں ہے ماسوا اس چیز کے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس صحیفہ میں ہے جو میری تلوار کے ساتھ مقرون ہے اور اس وقت آپ کے کندھے پر تلوار تھی جو لوہے سے مزین تھی اور اس (صحیفہ) میں فرائض صدقات کی تفصیل تھی۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسا مکتوب نہیں ہے جس کو تمہیں پڑھ کر سنائیں ماسوا اس چیز کے جو قرآن کریم اور اس صحیفہ میں ہے یہ صحیفہ اس تلوار کی میان میں تھا جو آپ کے کندھے پر تھی جو لوہے سے مزین تھی (فرمایا:) اس صحیفہ کو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لیا ہے جس میں صدقہ کے فرائض کی

وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ.

۲۹۷۸/۲۵- **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَخَذْتُ هٰذَا الْكِتَابَ مِنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُمْ اَنَّ هٰذِهٖ فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا، وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَ ذٰلِكَ فَلَا يُعْطِهٖ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ، فَفِيْ كُلِّ خَمْسٍ ذَوْدٍ شَاةٌ فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ فَفِيْهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ، فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّثَلَاثِيْنَ فَفِيْهَا ابْنَةُ لَبُوْنٍ اِلٰى خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ، فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّاَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْفَحْلِ اِلٰى سِتِّيْنَ، فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰى وَسِتِّيْنَ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ اِلٰى خَمْسٍ وَّسَبْعِيْنَ، فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّسَبْعِيْنَ فَفِيْهَا ابْنَتَا لَبُوْنٍ اِلٰى تِسْعِيْنَ، فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْفَحْلِ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ، فَاِنْ زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ ابْنَةُ لَبُوْنٍ وَّفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ، فَاِذَا تَبَايَنَ اَسْنَانُ الْاِبِلِ فِيْ فَرَائِضِ الصَّدَقَاتِ، فَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَ عِنْدَهٗ جَذَعَةٌ وَّعِنْدَهٗ حِقَّةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ اِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهٗ اَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَّمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ اِلَّا جَذَعَةٌ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا اَوْ شَاتَيْنِ، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهٗ، وَعِنْدَهٗ بِنْتُ لَبُوْنٍ فَاِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ اِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهٗ اَوْ عِشْرِيْنَ

تفصیل ہے۔

حضرت حماد بن سلمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ثمامہ بن عبد بن انس سے یہ کتاب لی' انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (اس کتاب کو) ان (اہل بحر کے لیے لکھا کہ یہ زکوٰۃ کا فریضہ ہے جس کو رسول اللہ ﷺ نے مسلما پر فرض کیا ہے' وہ یہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو دیا پس اس (مکتوب) کے مطابق جس مسلمان سے مانگا جائے وہ دے د اور جس سے اس سے زیادہ مانگا جائے تو وہ (مقرر شدہ سے زیادہ) نہ د چنانچہ پچیس اونٹوں سے کم (اونٹوں کی زکوٰۃ) کے بارے میں یہ حکم ہے۔ ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے' پھر جب پچیس اونٹ ہو جائیں پینتیس تک ایک بنت مخاض یا ابن لبون ہے' پھر جب وہ چھتیس ہو جا تو پینتالیس تک میں ایک بنت لبون (دوسالہ اونٹنی) ہے' پھر جب چھیالیس ہو جائیں تو ساٹھ تک میں ایک حقہ (تین سالہ اونٹنی) جو کے لائق ہو' پھر جب وہ اکسٹھ ہو جائیں تو پچھتر تک میں ایک جذعہ (سالہ اونٹنی) ہے' پھر جب وہ چھہتر ہو جائیں تو نوے تک میں دو بنت ل (دوسالہ دو اونٹنیاں) ہیں' پھر جب وہ اکانوے ہو جائیں تو ایک سو تک میں دو حقّے (تین سالہ دو اونٹنیاں) ہیں جو جفتی کے لائق ہوں جب وہ ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائیں تو ہر چالیس میں ایک بنت ل اور ہر پچاس میں ایک حقّہ ہے' اور فریضۂ زکوٰۃ میں اونٹوں کی عمروں تفاوت ہو جائے تو جس کے پاس ایسے اونٹ ہوں جن کی زکوٰۃ ج (چار سالہ اونٹنی) کو پہنچے اور اس کے پاس جذعہ نہ ہو بلکہ اس کے پاس (تین سالہ اونٹنی) ہو تو وہ (حقہ) اس سے قبول کر لی جائے گی اور وہ (حقّہ) کے ساتھ دو بکریاں دے دے' اگر اس کے لیے میسر ہوں یا درہم دے دے' جس کے پاس ایسے اونٹ ہوں جن کی زکوٰۃ حقّہ (سالہ اونٹنی) کو پہنچے اور اس کے پاس صرف جذعہ (چار سالہ اونٹنی) ہو (زکوٰۃ دینے والے) سے وہی (جذعہ) قبول (وصول) کر لی جا اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے گا' اور جس پاس ایسے اونٹ ہوں جن کی زکوٰۃ حقّہ (تین سالہ اونٹنی) کو پہنچے جبکہ کے پاس حقہ نہ ہو بلکہ اس کے پاس بنت لبون (دوسالہ اونٹنی) ہو تو اس طرف سے اسی کو قبول کر لیا جائے گا اور وہ (زکوٰۃ دینے والا) اس (

دِرْ هَمًا، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ ابْنَةِ لَبُوْنٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيْهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ ابْنَةِ لَبُوْنٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ ابْنَةُ لَبُوْنٍ وَعِنْدَهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ بِنْتِ مَخَاضٍ وَلَيْسَ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٍ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ إِلَّا أَرْبَعٌ مِّنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا وَفِيْ صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِيْ سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا شَاةٌ إِلَى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ، فَإِنْ زَادَتْ فَفِيْهَا شَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ، فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيْهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ، فَإِذَا زَادَتْ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ، وَلَا تُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَّلَا تَيْسٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ الْمُتَصَدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَّلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ، وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِّنْ أَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةً وَّاحِدَةً فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا، وَفِي الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشُوْرِ، فَإِذَا لَمْ يَكُنِ الْمَالُ إِلَّا تِسْعِيْنَ وَمِائَةِ دِرْهَمٍ فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا.

لبون) کے ساتھ دو بکریاں دے گا' اگر اسے میسر ہوں ورنہ وہ بیس درہم دے گا' اور جس کے پاس ایسے اونٹ ہوں جن کی زکوۃ بنت لبون (دو سالہ اونٹنی) کو پہنچے جبکہ اس کے پاس صرف حقہ (تین سالہ اونٹنی) ہو تو اس کی طرف سے اسی کو قبول کر لیا جائے گا اور زکوۃ وصول کرنے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے گا' اور جس کے پاس ایسے اونٹ ہوں جن کی زکوۃ بنت لبون (دو سالہ اونٹنی) کو پہنچے جبکہ اس کے پاس بنت لبون نہ ہو بلکہ اس کے پاس بنت مخاض (ایک سالہ اونٹنی) ہو تو اس کی طرف سے اسی کو قبول کر لیا جائے گا اور وہ اس (بنت مخاض) کے ساتھ دو بکریاں دے گا اگر اسے میسر ہوں یا بیس درہم دے گا اور جس کے پاس ایسے اونٹ ہوں جن کی زکوۃ بنت مخاض (ایک سالہ اونٹنی) کو پہنچے اور اس کے پاس صرف ابن لبون (ایک سالہ اونٹ) ہو تو اس کی طرف سے اسی کو قبول کر لیا جائے گا اور اس (ابن لبون) کے کچھ (بکریاں یا درہم) نہیں ہوں گی' اور جس شخص کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو ان (اونٹوں) میں کوئی زکوۃ نہیں' الا یہ کہ ان کا مالک (بطور نفل) جو چاہے صدقہ کر دے' اور سائمہ (جنگل وغیرہ میں قدرتی اور خودرو گھاس چر کر گزارہ کرنے والی) بکریوں کی زکوۃ کے بارے میں یہ حکم ہے کہ جب وہ (بکریاں) چالیس ہوں تو ایک سو بیس تک میں ایک بکری ہے' اگر ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائیں تو دو سو تک دو بکریاں ہیں' جب دو سو سے ایک زیادہ ہو جائے تو تین سو تک تین بکریاں ہیں' پھر جب تین سو سے زیادہ ہو جائیں تو ہر سو پر ایک بکری ہے' اور زکوۃ میں نہ تو بوڑھی بکری وصول کی جائے اور نہ ہی ایک آنکھ والی (کانی) وصول کی جائے اور نہ ہی بکرا وصول کیا جائے مگر یہ کہ زکوۃ دینے والا (اپنی خوشی سے) جو چاہے دے گا' اور زکوۃ کے ڈر سے جمع شدہ (بکریاں) کو متفرق نہ کیا جائے اور نہ ہی متفرق کو جمع کیا جائے' اور جن (بکریوں) میں دو آدمی شریک ہوں تو وہ آپس میں برابر برابر حصہ تقسیم کریں' اور جب کسی آدمی کی سائمہ (جنگل وغیرہ میں قدرتی وخودرو گھاس چر کر گزارہ کرنے والی) چالیس بکریوں سے ایک بکری کم ہو (یعنی انتالیس بکریاں ہوں) تو ان میں کوئی زکوۃ نہیں ہے مگر یہ کہ بکریوں کا مالک (اپنی خوشی سے) جو چاہے (بطور نفل صدقہ کرے) اور چاندی میں چالیسواں حصہ (زکوۃ) ہے' اور اگر مال صرف ایک سو نناوے درہم ہوں تو ان میں سے کوئی زکوۃ نہیں ہے مگر یہ کہ صاحب مال (اپنی خوشی سے) کو

چاہے (بطور نفل صدقہ کرے)۔

٤- بَابُ جَامِعٍ لِّاَنْوَاعٍ تَجِبُ فِيْهَا الزَّكٰوةُ وَبَيَانُ نِصَابِ كُلٍّ مِّنْهَا

مال کی وہ اقسام جن میں زکوٰۃ واجب ہے اوران میں سے ہر قسم کے مال کے نصاب کا بیان

٢٠٧٩/٢٦- عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَّلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَةٌ وَّلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ پانچ اوقیہ (ساڑھے باون تولے) چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے، اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور نہ ہی پانچ وسق (تیس من) کھجوروں سے کم میں زکوٰۃ ہے۔

٢٩٨٠/٢٧- عَنْ قَزْعَةَ وَقَدْ سَاَلَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَشْيَاءَ قَالَ وَسَاَلْتُهُ عَنِ الزَّكٰوةِ فَقَالَ لَا اَدْرِيْ اَرْفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْ لَا، فِيْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَفِيْ اَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةٌ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ، فَاِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيْهَا شَاتَانِ اِلٰى مِائَتَيْنِ، فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ اِلٰى ثَلَاثِ مِائَةٍ، فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ (وَفِي الْاِبِلِ فِيْ خَمْسٍ شَاةٌ) وَفِيْ عَشْرٍ شَاتَانِ وَفِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثُ شِيَاهٍ، وَفِيْ عِشْرِيْنَ اَرْبَعُ شِيَاهٍ، وَفِيْ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ ابْنَةُ مَخَاضٍ اِلٰى خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ، فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيْهَا ابْنَةُ لَبُوْنٍ اِلٰى خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ، فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيْهَا حِقَّةٌ اِلٰى سِتِّيْنَ، فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيْهَا جَذَعَةٌ اِلٰى خَمْسٍ وَّسَبْعِيْنَ، فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيْهَا ابْنَتَا لَبُوْنٍ اِلٰى تِسْعِيْنَ، فَاِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيْهَا حِقَّتَانِ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ، فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ، وَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ.

حضرت قزعہ (ابن یحییٰ بصری) سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کئی اشیاء کے بارے میں دریافت کیا، حضرت قزعہ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے زکوٰۃ کے بارے میں پوچھا اور یہ معلوم نہیں کیا کہ آیا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے بتایا یا نہیں، چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ دوسو درہم میں پانچ درہم (زکوٰۃ) ہے اور چالیس بکریوں میں سے ایک سوبیس بکریوں تک ایک بکری (زکوٰۃ) ہے، اگر ایک سوبیس سے ایک بکری زیادہ ہو جائے تو دوسو بکریوں تک دو بکریاں ہیں، پھر جب وہ دوسو سے زیادہ ہو جائیں تو تین سوتک میں تین بکریاں ہیں، پھر جب تین سو سے زیادہ ہو جائیں تو ہر سو پر ایک بکری ہے اور پانچ اونٹوں میں ایک بکری (زکوٰۃ) ہے، دس اونٹوں میں دو بکریاں، پندرہ اونٹوں میں تین بکریاں اور بیس اونٹوں میں چار بکریاں ہیں اور پچیس اونٹوں میں پینتیس اونٹوں تک ایک بنت مخاض (ایک سالہ اونٹنی) ہے، پھر جب پینتیس سے ایک زیادہ ہو جائے تو پینتالیس تک میں ایک بنت لبون (دوسالہ اونٹنی) ہے، پھر جب پینتالیس سے ایک زیادہ ہو جائے تو ساٹھ تک میں ایک حقہ (تین سالہ اونٹنی) ہے، پھر جب ساٹھ سے ایک زیادہ ہو جائے تو پچھتر تک میں ایک جذعہ (چار سالہ اونٹنی) ہے، پھر جب پچھتر سے ایک زیادہ ہو جائے تو نوے تک میں دو بنت لبون (دوسالہ دو اونٹنیاں) ہیں، پھر جب نوے سے ایک زیادہ ہو جائے تو ایک سوبیس تک میں دو حقے (تین سالہ دو اونٹنیاں) ہیں، اور جب وہ ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائیں تو ہر پچاس اونٹ پر ایک حقہ (تین سالہ

اونٹنی) اور ہر چالیس اونٹ پر ایک بنت لبون (دو سالہ اونٹنی) ہے۔

۲۹۸۱/۲۸- عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ (مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ سَمِعْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ إِبِلٍ سَائِمَةٍ فِيْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ ابْنَةُ لَبُوْنٍ لَا تُفَرَّقُ إِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا فَلَهُ أَجْرُهَا وَمَنْ مَنَعَهَا فَإِنَّا آخِذُوْهَا مِنْهُ وَشَطْرَ إِبِلِهِ عَزْمَةً مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ لَا يَحِلُّ لِآلِ مُحَمَّدٍ مِنْهَا شَيْءٌ.

حضرت بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ اپنے دادا (حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر سائمہ (جنگل وغیرہ میں قدرتی وخودرو گھاس چر کر گزارہ کرنے والے) اونٹوں میں ہر چالیس اونٹوں میں ایک بنت لبون (دو سالہ اونٹنی) زکوٰۃ ہے (اور زکوٰۃ سے بچنے کے لیے) اونٹوں کو ان کی تعداد سے علیحدہ نہ کیا جائے جس شخص نے اجر وثواب کی خاطر زکوٰۃ ادا کی اسے اس کا اجر وثواب ملے گا اور جس شخص نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا ہم اس سے (جبرا) زکوٰۃ بھی لیں گے اور اس کے آدھے اونٹ بھی لیں گے' یہ ہمارے پروردگار عزوجل کے مقررہ کردہ حقوق وفرائض میں سے ایک لازمی حق ہے' اور اس (زکوٰۃ کے مال) میں سے محمد (ﷺ) کی آل کے لیے کچھ بھی حلال نہیں ہے۔

۲۹۸۲/۲۹- عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْإِبِلِ صَدَقَتُهَا وَفِي الْغَنَمِ صَدَقَتُهَا وَفِي الْبَقَرِ صَدَقَتُهَا وَفِي الْبُرِّ صَدَقَتُهُ.

حضرت ابوذر رضی اللہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اونٹوں میں زکوٰۃ (واجب) ہے' بکریوں میں زکوٰۃ ہے' گائے بیل میں زکوٰۃ ہے اور گندم میں زکوٰۃ ہے۔

۲۹۸۳/۳۰- عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ وَأَمَرَنِيْ أَنْ آخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ وَأَمَرَنِيْ أَنْ آخُذَ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ بَقَرَةً مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ بَقَرَةً تَبِيْعًا حَوْلِيًّا وَأَمَرَنِيْ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالدَّوَالِيْ نِصْفُ الْعُشْرِ.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے یمن کی طرف بھیجا اور مجھے ہر بالغ سے ایک دینار یا اس کے برابر کپڑا وصول کرنے کا حکم دیا' اور مجھے ہر چالیس گایوں سے دو سالہ بچھڑی اور ہر تیس گایوں سے ایک سالہ بچھڑا زکوٰۃ وصول کرنے کا حکم دیا جبکہ ان پر سال گزر جائے اور آپ (ﷺ) نے مجھے حکم دیا کہ جو زمین بارش سے سیراب ہوتی ہو اس (کی پیداوار) سے عشر (دسواں حصہ) اور جس زمین کو ڈولوں (کنوؤں اور ٹیوب ویلوں وغیرہ) سے سیراب کیا جاتا ہو' اس (کی پیداوار) سے نصف عشر (بیسواں حصہ) وصول کروں۔

۵- بَابُ زَكٰوةِ الْبَقَرِ وَمَا جَاءَ فِي الْوَقْصِ

گائے کی زکوٰۃ اور وقص کا بیان

۲۹۸۴/۳۱- عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے یمن والوں سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے (یمن) بھیجا اور مجھے ہر تیس

اَصْدُقُ اَهْلَ الْيَمَنِ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعًا قَالَ هَارُوْنُ وَالتَّبِيْعُ الْجَذَعُ اَوِ الْجَذَعَةُ وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً قَالَ فَعَرَضُوْا عَلَيَّ اَنْ اٰخُذَ مِنَ الْاَرْبَعِيْنَ قَالَ هَارُوْنُ مَا بَيْنَ الْاَرْبَعِيْنَ وَالْخَمْسِيْنَ وَمَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ وَالسَّبْعِيْنَ وَمَا بَيْنَ الثَّمَانِيْنَ وَالتِّسْعِيْنَ فَاَبَيْتُ ذَاكَ وَقُلْتُ لَهُمْ حَتّٰى اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَدِمْتُ فَاَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ تَبِيْعًا، وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً، وَمِنَ السِّتِّيْنَ تَبِيْعَيْنِ وَمِنَ السَّبْعِيْنَ مُسِنَّةً وَتَبِيْعًا وَمِنَ الثَّمَانِيْنَ مُسِنَّتَيْنِ وَمِنَ التِّسْعِيْنَ ثَلَاثَةَ اَتْبَاعٍ، وَمِنَ الْمِائَةِ مُسِنَّةً وَتَبِيْعَيْنِ وَمِنَ الْعَشَرَةِ وَالْمِائَةِ مُسِنَّتَيْنِ وَتَبِيْعًا، وَمِنَ الْعِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ ثَلَاثَ مُسِنَّاتٍ اَوْ اَرْبَعَةَ اَتْبَاعٍ، قَالَ وَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا اٰخُذَ فِيْمَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَقَالَ هَارُوْنُ فِيْمَا بَيْنَ ذٰلِكَ شَيْئًا اِلَّا اَنْ يَّبْلُغَ مُسِنَّةً اَوْ جَذَعًا وَزَعَمَ اَنَّ الْاَوْقَاصَ لَا فَرِيْضَةَ فِيْهَا.

گایوں سے ایک سالہ بچھڑا اور ہر چالیس گایوں سے دو سالہ بچھڑی وصول کرنے کا حکم دیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں نے مجھے یہ پیش کش کی کہ میں ان سے چالیس اور پچاس کے درمیان، ساٹھ اور ستر کے درمیان اور اسّی اور نوّے کے درمیان جو گائیں ہیں، ان کی زکوٰۃ وصول کروں، تو میں نے ان کی زکوٰۃ لینے سے انکار کر دیا اور ان سے کہا کہ میں جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھ نہ لوں گا، اس وقت تک ان کی زکوٰۃ وصول نہیں کروں گا، پس میں نے آکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھے ہر تیس گایوں سے ایک سالہ بچھڑا، ہر چالیس گایوں سے دو سالہ بچھڑی، ہر ساٹھ گایوں سے ایک سالہ دو بچھڑے، ہر ستر گایوں سے ایک دو سالہ بچھڑی اور ایک سالہ بچھڑا، اسّی گایوں سے دو سالہ دو بچھڑیاں، نوّے گایوں سے ایک سالہ تین بچھڑے اور سو گایوں سے دو سالہ بچھڑی اور ایک سالہ دو بچھڑے، ایک سو دس گایوں سے دو سالہ دو بچھڑیاں اور ایک سالہ ایک بچھڑا، اور ایک سو بیس گایوں سے دو سالہ تین بچھڑیاں یا ایک سالہ چار بچھڑے (بطور زکوٰۃ) وصول کرنے کا حکم دیا، اور مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے درمیان (مثلاً پچاس اور ساٹھ کے درمیان والی) گایوں کی زکوٰۃ وصول نہ کرنے کا حکم دیا، اور ہارون نے کہا کہ دو نصابوں کے درمیان والی گایوں اور بکریوں میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے، الّا یہ کہ ان کی تعداد ایک سالہ بچھڑے یا دو سالہ بچھڑی کے ساتھ نصاب کو پہنچ جائے۔

۲۹۸۵/۳۲- **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو (بْنِ دِيْنَارٍ) عَنْ طَاؤُسٍ اُتِيَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِوَقْصِ الْبَقَرِ وَالْعَسَلِ، فَقَالَ لَمْ يَاْمُرْنِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا بِشَيْءٍ، قَالَ سُفْيَانُ الْاَوْقَاصُ مَا دُوْنَ الثَّلَاثِيْنَ.

حضرت طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس نصاب سے کم گائیں اور شہد لایا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ان کے بارے میں کوئی حکم نہیں دیا، سفیان کہتے ہیں کہ تیس گایوں سے کم تعداد کو اوقاص کہا جاتا ہے (اور تیس سے کم گائیں ہوں تو نصاب پورا نہ ہونے کی وجہ سے ان پر زکوٰۃ نہیں ہوتی)۔

۲۹۸۶/۳۳- **عَنْ** اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَدَقَةِ الْبَقَرِ اِذَا بَلَغَ الْبَقَرُ ثَلَاثِيْنَ فِيْهَا تَبِيْعٌ مِّنَ الْبَقَرِ جَذَعٌ اَوْ جَذَعَةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ اَرْبَعِيْنَ فَاِذَا بَلَغَتْ اَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا بَقَرَةٌ مُّسِنَّةٌ فَاِذَا كَثُرَتِ الْبَقَرُ فَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ بَقَرَةٌ مُّسِنَّةٌ.

حضرت ابو عبیدہ اپنے والد (حضرت عبداللہ بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گایوں کی زکوٰۃ (کے نصاب) کے بارے میں یہ تحریر فرمایا کہ جب گایوں کی تعداد تیس کو پہنچ جائے تو انتالیس گایوں تک میں گائے کا ایک سالہ بچھڑا یا ایک سالہ بچھڑی (بطور زکوٰۃ) ہے اور جب گایوں کی تعداد چالیس ہو جائے تو ان میں گائے کی دو سالہ بچھڑی (بطور زکوٰۃ) ہے اور جب گائیں

زیادہ ہو جائیں تو ہر چالیس گایوں پر دو سالہ گائے (کی بچھڑی بطور زکوٰۃ) ہے۔

جانوروں کی زکوٰۃ اور شرح زکوٰۃ کی تفصیل

جو جانور سال کا اکثر حصہ جنگل وغیرہ میں قدرتی اور خودرو گھاس چر کر گزارہ کرتے ہوں اور ان سے مقصود صرف افزائش نسل' بڑھوتری و بالیدگی اور دودھ و مکھن کا حصول ہو' ان کو فقہی اصطلاح میں سائمہ کہتے ہیں۔ سائمہ جانور اگر نصاب کو پہنچ جائیں اور ان پر سال گزر جائے تو ان پر زکوٰۃ واجب ہے۔

اگر جانور سال کا نصف یا نصف سے کم حصہ چرتے ہوں' باقی مالک کے گھاس پر گزارہ کرتے ہوں یا اگر سال کا اکثر حصہ چرتے ہوں لیکن ان سے مقصود بار برداری' سواری' گوشت خوری یا کوئی کام لینا وغیرہ ہو تو ان پر زکوٰۃ واجب نہ ہوگی' خواہ وہ کتنی ہی تعداد میں کیوں نہ ہوں۔

اور اگر وہ جانور تجارت کے لیے ہوں تو وہ مال تجارت میں شمار ہوں گے' ان پر وہی احکام لاگو ہوں گے جو مالِ تجارت میں ہوتے ہیں۔ سائمہ جانوروں میں سے تین قسم کے جانوروں پر زکوٰۃ واجب ہے: (۱) اونٹ (۲) گائے (بھینس' گائے میں شامل ہے) (۳) بکری (بھیڑ و دنبہ' بکری میں شامل ہیں) اور ان میں سے ہر ایک قسم کا نصاب اور شرح زکوٰۃ مختلف ہے۔

اونٹوں کا نصاب اور شرح زکوٰۃ

پانچ اونٹوں سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ واجب نہیں' اگر پانچ یا زیادہ ہوں اور ان پر سال گزر جائے تو ان کی شرح زکوٰۃ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

اونٹوں کی تعداد	شرح زکوٰۃ	اونٹوں کی تعداد	شرح زکوٰۃ
۵ سے ۹' اونٹوں تک	ایک بکری	۶۱ سے ۷۵' اونٹوں تک	چار سالہ اونٹنی
۱۰ سے ۱۴' اونٹوں تک	دو بکریاں	۷۶ سے ۹۰' اونٹوں تک	دو سالہ دو اونٹنیاں
۱۵ سے ۱۹' اونٹوں تک	تین بکریاں	۹۱ سے ۱۲۰' اونٹوں تک	تین سالہ دو اونٹنیاں
۲۰ سے ۲۴' اونٹوں تک	چار بکریاں	۱۲۵' اونٹوں تک	تین سالہ دو اونٹنیاں اور ایک بکری
۲۵ سے ۳۵' اونٹوں تک	ایک سالہ اونٹنی	۱۳۰ سے ۱۴۵' اونٹوں تک	تین سالہ دو اونٹنیاں اور ہر پانچ پر ایک بکری
۳۶ سے ۴۵' اونٹوں تک	علیٰ ہذا القیاس	پھر ۱۵۰ تک	تین سالہ تین اونٹنیاں
۴۶ سے ۶۰' اونٹوں تک	تین سالہ اونٹنی	پھر نئے سرے سے	یعنی ہر پانچ پر ایک بکری اور پچیس پر ایک سالہ اونٹنی

مسئلہ: اونٹ کی زکوٰۃ میں جہاں بکری واجب ہے' اس میں بکری کی عمر ایک سال ہونا ضروری ہے اور اس میں اختیار ہے کہ خواہ بکری دے یا بکرا دے' لیکن جہاں اونٹ کا بچہ واجب ہے اس میں اختیار نہیں ہے' اونٹنی ہی دینا لازم ہے' اونٹ دینا جائز نہیں ہے' البتہ اگر اونٹ کی قیمت اونٹنی کی قیمت کے برابر ہو یا زیادہ ہو تو پھر اونٹ دے دینا بھی جائز ہے۔

مسئلہ: جو اونٹ سواری یا بار برداری (یا گوشت خوری) کے لیے ہوں، اگرچہ وہ سال بھر جنگل وغیرہ میں قدرتی اور خودرو گھاس چ گزارہ کرتے ہوں، ان پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

گائے، بیل کا نصاب اور شرح زکوٰۃ

تیس سے کم گائیں ہوں تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں، اگر تیس ہوں یا ان سے زائد ہوں، سال یا سال کا اکثر حصہ جنگل وغیرہ قدرتی اور خودرو گھاس چر کر گزارہ کرتی ہوں اور ان پر سال گزر جائے تو ان کی شرحِ زکوٰۃ کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

گائے کی تعداد	شرحِ زکوٰۃ	گائے کی تعداد	شرح زکوٰۃ
۳۰ سے ۳۹ تک گائیں	ایک سالہ بچھڑی یا بچھڑا	۹۰ سے ۹۹ تک گائیں	دوسالہ دو بچھڑیاں یا بچھڑے
۴۰ سے ۵۹ تک گائیں	دوسالہ بچھڑی یا بچھڑا	۱۰۰ گایوں میں	ایک سالہ دو بچھڑیاں اور د سالہ ایک بچھڑی
۶۰ سے ۶۹ تک گائیں	ایک سالہ دو بچھڑیاں یا بچھڑے	۱۱۰ گایوں میں	ایک سالہ ایک بچھڑی اور د سالہ دو بچھڑیاں یا بچھڑے
۷۰ سے ۷۹ تک گائیں	ایک دو سالہ بچھڑی اور ایک ایک سالہ بچھڑی یا بچھڑا	۱۲۰ گایوں میں	دو سالہ تین بچھڑیاں یا ایک سالہ چار بچھڑیاں یا بچھڑے
۸۰ سے ۸۹ تک گائیں	دوسالہ دو بچھڑیاں یا بچھڑے		

مسئلہ: بھینس اور بھینسا، گائے بیل کے حکم میں ہیں، اگر گائے اور بھینس دونوں ہوں تو زکوٰۃ میں ان کو ملا دیا جائے گا، مثلاً بیس گا ہیں اور دس بھینس تو (نصاب پورا ہونے کی وجہ سے) زکوٰۃ واجب ہوگی، اور زکوٰۃ میں اس کا بچہ لیا جائے گا جو زیادہ ہو، یعنی گائیں ز ہوں تو گائے کا بچہ اور بھینس زیادہ ہوں تو بھینس کا بچہ، اور اگر کوئی زیادہ نہ ہو (یعنی گائیں اور بھینسیں برابر ہوں) تو زکوٰۃ میں وہ لیں اعلیٰ سے کم اور ادنیٰ سے زیادہ اچھا ہو (یعنی درمیانہ ہو)۔ (بہارِ شریعت ج۵ ص۲۰)

مسئلہ: گائے بھینس کی زکوٰۃ میں اختیار ہے کہ نر لیا جائے یا مادہ، مگر افضل یہ ہے کہ گائیں زیادہ ہوں تو بچھیا (بچھڑی) اور نر زیادہ تو بچھڑا۔ (بہارِ شریعت ج۵ ص۲۰)

بکریوں کا نصاب اور شرح زکوٰۃ

چالیس بکریوں سے کم بکریوں میں زکوٰۃ واجب نہیں، اگر چالیس یا اس سے زیادہ بکریاں ہوں، سال یا سال کا اکثر حصہ وغیرہ میں قدرتی اور خودرو گھاس چر کر گزارہ کرتی ہوں اور ان پر سال گزر جائے تو ان کی شرح زکوٰۃ کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

بکریوں کی تعداد	شرح زکوٰۃ	بکریوں کی تعداد	شرح زکوٰۃ
۴۰ سے ۱۲۰ تک بکریاں	ایک بکری یا بکرا	۴۰۰ سے ۴۹۹ تک بکریاں	چار بکریاں یا چار بکرے
۱۲۱ سے ۲۰۰ تک بکریاں	دو بکریاں یا دو بکرے	پھر ہر سو پر	ایک بکری کا اضافہ
۲۰۱ سے ۳۹۹ تک بکریاں	تین بکریاں یا تین بکرے		

مسئلہ: بھیڑ اور دنبہ، بکری میں شامل ہیں، اگر ایک سے نصاب پورا نہ ہو تو دوسری کو ملا کر نصاب پورا کیا جائے گا، مثلاً پندرہ بکریاں پندرہ بھیڑیں ہیں اور دس دنبے ہیں تو ان کو جمع کرنے سے نصاب پورا ہو جاتا ہے لہٰذا ان پر زکوٰۃ ہوگی، لیکن ان میں سے کوئی سال سے کم کا نہ ہو۔

مسئلہ: جانوروں میں نسب کا اعتبار ماں سے ہوتا ہے' پس اگر ہرن اور بکری سے بچہ پیدا ہوا ہو تو وہ بکریوں میں شمار ہوگا اور نصاب میں ایک کی کمی ہے تو اسے ملا کر کمی پوری کی جائے گی' اور اگر بکرے اور ہرنی سے بچہ پیدا ہوا تو وہ ہرنیوں میں شمار ہوگا اور نصاب میں کمی ہونے کی صورت میں اس کے ملانے سے کمی پوری نہ ہوگی' اسی طرح نیل گائے اور بیل سے پیدا ہونے والا بچہ نیل گائے میں شمار ہوگا اور نر نیل گائے اور گائے سے پیدا ہونے والا بچہ گائے میں شمار ہوگا' نصاب میں ایک کی کمی ہونے کی صورت میں اس کے ملانے سے کمی پوری ہو جائے گی۔ (فتاوئی قاضی خاں برحاشیہ ہندیہ ج ا ص ۲۴۷۔۲۴۸' عالمگیری ج ا ص ۱۷۸)

جانوروں کے بچوں پر زکوٰۃ کا حکم

اونٹ' گائے اور بھیڑ بکریوں کے بچوں پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے' البتہ اگر ان میں ایک پوری عمر کا ہو تو انعقاد نصاب میں سب بچے اس (بڑے) کے تابع ہوں گے' لیکن ادائیگی زکوٰۃ میں بچے نہ دیئے جائیں گے' مثلاً انتالیس بکری کے بچے ہوں اور ایک بکری ہو تو (نصاب پورا ہونے میں سب بچے بکری کے تابع ہوں گے' لہٰذا) زکوٰۃ میں بکری واجب ہوگی' اسی طرح اگر انچاس اونٹ کے بچے ہوں اور ایک اونٹنی ہو تو زکوٰۃ میں وہی اونٹنی واجب ہوگی۔ (ہدایہ ج ا ص ۱۷۱' عالمگیری ج ا ص ۱۷۸)

٦- بَابُ اجْتِنَابِ كَرَائِمِ اَمْوَالِ النَّاسِ فِي الزَّكٰوةِ (وَمَا يُجْزِئُ مِنَ النِّعَمِ. وَمَنْ اَدّٰى اَفْضَلَ مِنَ الْوَاجِبِ)

زکوٰۃ میں لوگوں سے عمدہ مال وصول کرنے سے اجتناب کرنا (عمدہ مال پر کفایت کرنا اور جس نے خیال کیا کہ زکوٰۃ میں افضل مال واجب ہے)

۲۹۸۷/۳- عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَزْمٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَدِّقًا عَلٰى بَلِيٍّ وَعُذْرَةَ وَجَمِيْعِ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ هُذَيْمِ ابْنِ قُضَاعَةَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ مِنْ قُضَاعَةَ) قَالَ فَصَدَّقْتُهُمْ حَتّٰى مَرَرْتُ بِاٰخِرِ رَجُلٍ مِّنْهُمْ، وَكَانَ مَنْزِلُهُ وَبَلَدُهُ مِنْ اَقْرَبِ مَنَازِلِهِمْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ، قَالَ فَلَمَّا جَمَعَ اِلَيَّ مَالَهُ لَمْ اَجِدْ عَلَيْهِ فِيْهَا اِلَّا ابْنَةَ مَخَاضٍ يَعْنِيْ فَاَخْبَرْتُهُ اَنَّهَا صَدَقَتُهُ، قَالَ فَقَالَ ذَاكَ مَا لَا لَبَنَ فِيْهِ وَلَا ظَهْرَ وَايْمُ اللّٰهِ مَا قَامَ فِيْ مَالِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا رَسُوْلٌ لَهُ قَطُّ قَبْلَكَ وَمَا كُنْتُ لِاُقْرِضَ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مِنْ مَّالِيْ مَا لَا لَبَنَ فِيْهِ وَلَا ظَهْرَ، وَلٰكِنْ هٰذِهٖ نَاقَةٌ فَتِيَّةٌ سَمِيْنَةٌ فَخُذْهَا، قَالَ فَقُلْتُ لَهُ مَا اَنَا بِاٰخِذٍ مَّا لَمْ اُوْمَرْ بِهٖ، فَهٰذَا

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے قبیلہ بلی اور عذرہ اور بنو سعد بن ہذیم ابن قضاعہ (اور ایک روایت میں ہے: قضاعہ) کے تمام قبیلوں پر مصدق (زکوٰۃ وصول کرنے والا) بنا کر بھیجا' پس میں نے ان سے زکوٰۃ وصول کی' یہاں تک کہ میں ان لوگوں کے آخری آدمی کے پاس گیا اور اس کا گھر اور اس کی جگہ ان لوگوں کے گھروں کے مقابلے میں مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیادہ قریب تھی' چنانچہ جب وہ اپنے مال (اونٹوں) کو اکٹھا کر کے میرے پاس لے آیا تو میں نے اس کے مال (اونٹوں) میں (زکوٰۃ لینے کے لیے) صرف بنت مخاض (ایک سالہ اونٹنی) ہی اس پر واجب دیکھا تو میں نے اسے بتایا کہ یہی (بنت مخاض) بطور زکوٰۃ اس پر (واجب) ہے' اس نے کہا کہ یہ کیا کام آئے گی کہ نہ تو (چھوٹی ہونے کی وجہ سے) اس میں دودھ ہے اور نہ ہی یہ سواری کے لائق ہے' اللہ تعالیٰ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ تو کھڑے ہو کر میرے مال کو کبھی دیکھا ہے اور نہ ہی تم سے پہلے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے کسی بھیجے ہوئے مصدق نے میرے مال کو کھڑے ہو کر دیکھا ہے اور میں یہ نہیں چاہتا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنا ایسا مال قرض دوں جس

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ قَرِيْبٌ فَاِنْ اَحْبَبْتَ اَنْ تَاْتِيَهُ فَتَعْرِضَ عَلَيْهِ مَا عَرَضْتَ عَلَيَّ فَافْعَلْ، فَاِنْ قَبِلَهُ مِنْكَ قَبِلَهُ، وَاِنْ رَدَّهُ عَلَيْكَ رَدَّهُ قَالَ فَاِنِّيْ فَاعِلٌ، قَالَ فَخَرَجَ مَعِيْ وَخَرَجَ بِالنَّاقَةِ الَّتِيْ عَرَضَ عَلَيَّ حَتّٰى قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ لَهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَتَانِيْ رَسُوْلُكَ لِيَاْخُذَ مِنِّيْ صَدَقَةَ مَالِيْ وَاَيْمُ اللّٰهِ مَا قَامَ فِيْ مَالِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا رَسُوْلٌ لَّهُ قَطُّ قَبْلَهُ فَجَمَعْتُ لَهُ مَالِيْ فَزَعَمَ اَنَّ عَلَيَّ فِيْهِ ابْنَةَ مَخَاضٍ وَّذٰلِكَ مَالَا لَبَنَ فِيْهِ وَلَا ظَهْرَ، وَقَدْ عَرَضْتُ عَلَيْهِ نَاقَةً فَتِيَّةً سَمِيْنَةً لِّيَاْخُذَهَا فَاَبٰى عَلَيَّ ذٰلِكَ وَقَالَ هَاهِيَ هٰذِهِ قَدْ جِئْتُكَ بِهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ خُذْهَا، قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ الَّذِيْ عَلَيْكَ فَاِنْ تَطَوَّعْتَ بِخَيْرٍ قَبِلْنَاهُ مِنْكَ وَاٰجَرَكَ اللّٰهُ فِيْهِ، قَالَ فَهَاهِيَ ذِهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ جِئْتُكَ بِهَا فَخُذْهَا، قَالَ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ بِقَبْضِهَا وَدَعَا لَهُ فِيْ مَالِهٖ بِالْبَرَكَةِ.

میں نہ دودھ ہو اور نہ وہ سواری کے لائق ہو، لیکن تم یہ جوان اور موٹی او لے لو، میں نے اس سے کہا کہ میں اس چیز کو کیسے وصول کر سکتا ہوں ج (کے وصول کرنے) کا مجھے حکم نہیں دیا گیا، سو یہ رسول اللہ ﷺ تمہار قریب ہیں، اگر تم چاہو تو آپ (ﷺ) کی خدمت میں حاضر ہو آپ (ﷺ) کی خدمت میں وہی چیز (اونٹنی) پیش کرو جو تم نے مجھ پیش کی ہے، سو اگر آپ (ﷺ) نے اس کو تمہاری طرف سے قبول لیا تو وہ قبول ہے اور اگر اسے ردّ فرما دیا تو وہ ردّ ہے، اس نے کہا: میں کرتا ہوں، چنانچہ وہ میرے ساتھ اس اونٹنی کو لے کر چل پڑا جو اس نے پر پیش کی تھی، یہاں تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے تو اس نے عرض کیا: یا نبی اللہ! میرے پاس آپ کا بھیجا (مصدق) مجھ سے میرے مال کی زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے آیا، ا تعالیٰ کی قسم! اس سے پہلے نہ تو رسول اللہ ﷺ نے میرے مال کو دیکھا ہے اور نہ ہی آپ کے بھیجے ہوئے (مصدق) نے کبھی دیکھا ہے، میں نے اس کے سامنے اپنے مال کو اکٹھا کیا تو اس کے خیال میں اس میں مجھ پر ایک بنت مخاض (ایک سالہ اونٹنی) زکوٰۃ واجب ہے جبکہ وہ دودھ دیتی ہے اور نہ ہی وہ سواری کے لائق ہے اور میں نے ان کو ز لینے کے لیے یہ جوان اور موٹی اونٹنی پیش کی ہے لیکن انہوں نے اس کو سے انکار کر دیا ہے، اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہی وہ اونٹنی جسے میں آپ کی خدمت میں لے کر آیا ہوں، آپ اسے وصول فرما رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: تم پر لازم تو وہی بنت مخاض تھی لیکن اگر تم اپنی خوشی سے اس سے بہتر دے رہے ہو تو ہم اسے تمہاری طر سے قبول کر لیتے ہیں، اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا اجر دے گا، اس نے کہا: یا رسو اللہ! یہی وہ اونٹنی ہے جسے میں آپ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا ہ آپ اسے وصول فرمائیں تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو لینے کا حکم دیا اس کے لیے اس کے مال میں برکت کی دعا فرمائی۔

۲۹۸۸/۳۵- عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَانَا مُصَدِّقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ اِنَّ فِيْ عَهْدِيْ اَنْ لَّا اٰخُذَ مِنْ رَّاضِعِ لَّبَنٍ وَّلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَّلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَّاَتَاهُ رَجُلٌ

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہمارے پاس رسول ﷺ کا مصدق (زکوٰۃ وصول کرنے والا) آیا، میں اس کے پاس بیٹھ اور میں نے اس کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرے پاس جو (رسول اللہ ﷺ کی) تحریر ہے، اس میں یہ ہے کہ میں دودھ پلانے والا جانور (زکوٰۃ میں نہ لوں، نہ اکٹھے مال کو علیحدہ کیا جائے اور نہ ہی علیحدہ مال کو اکٹھا کیا جا-

اقَةٍ كَوْمَاءَ فَقَالَ خُذْهَا فَأَبٰى اَنْ يَّأْخُذَهَا.

اور اس کے پاس ایک شخص بڑے کوہان والی اونٹنی لے کر آیا اور کہا کہ اس کو لے لو تو اس نے اس (اونٹنی) کو لینے سے انکار کر دیا۔

۲۹۸۹/۳- عَنِ الصُّنَابِحِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ لِ الصَّدَقَةِ نَاقَةً مُّسِنَّةً فَغَضِبَ وَقَالَ مَا هٰذِهٖ؟ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ارْتَجَعْتُهَا بِبَعِيْرَيْنِ مِنْ اشِيَةِ الصَّدَقَةِ فَسَكَتَ.

حضرت صنابحی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کے اونٹوں میں دو سالہ اونٹنی کو دیکھا تو غصے ہوئے اور فرمایا: یہ کیا ہے؟ اس (مصدق) نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے اس کو صدقہ کے دو چھوٹے اونٹوں کے بدلے میں لیا ہے، تو آپ (ﷺ) خاموش ہو گئے۔

۲۹۹۰/۳- عَنْ قُرَّةَ بْنِ دُعْمُوْصٍ النُّمَيْرِيِّ ضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ لّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَوْلَهُ النَّاسُ فَجَعَلْتُ يْدُ اَدْنُوْا مِنْهُ فَلَمْ اَسْتَطِعْ، فَنَادَيْتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سْتَغْفِرْ لِلْغُلَامِ النُّمَيْرِيِّ، فَقَالَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ، قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضَّحَّاكَ نَ قَيْسٍ سَاعِيًا، فَلَمَّا رَجَعَ رَجَعَ بِاِبِلٍ جِلَّةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَيْتَ هِلَالَ نَ عَامِرٍ وَّعَامِرَ بْنَ رَبِيْعَةَ فَاَخَذْتَ جِلَّةَ اَمْوَالِهِمْ، الَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُكَ تَذْكُرُ الْغَزْوَ اَحْبَبْتُ اَنْ اٰتِيَكَ بِاِبِلٍ تَرْكَبُهَا وَتَحْمِلُ عَلَيْهَا، فَقَالَ وَاللّٰهِ لَلَّذِيْ تَرَكْتَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الَّذِيْ خَذْتَ، اُرْدُدْهَا وَخُذْ مِنْ حَوَاشِيْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَاتِهِمْ، قَالَ فَسَمِعْتُ الْمُسْلِمِيْنَ يُسَمُّوْنَ لْكَ الْاِبِلَ الْمَسَانَّ الْمُجَاهِدَاتِ.

حضرت قرۃ بن دعموص نُمیری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں مدینہ میں آیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس وقت آپ (ﷺ) کے ارد گرد لوگ بیٹھے ہوئے تھے، پس میں نے آپ (ﷺ) کے قریب ہونا چاہا لیکن نہ ہو سکا تو میں نے آپ (ﷺ) کو پکارا، یارسول اللہ! نُمیری غلام کے لیے مغفرت کی دعا کریں، آپ (ﷺ) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے! نُمیری کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ضحاک بن قیس کو زکوۃ وصول کرنے والا بنا کر بھیجا، پس جب وہ (زکوۃ وصول کر کے) واپس لوٹا تو وہ بڑے بڑے اونٹ لے کر لوٹا، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: تم ہلال بن عامر اور عامر بن ربیعہ کے پاس آئے اور تم نے ان کے بڑے بڑے اونٹوں کو وصول کیا، اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے آپ کو جہاد کا ذکر کرتے ہوئے سنا تو میں نے چاہا کہ میں آپ کی خدمت میں ایسے اونٹ لے جاؤں جن پر آپ سواری بھی کریں اور ان پر سامان بھی لا دیں، آپ (ﷺ) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! جس کو تم نے چھوڑا ہے وہ میرے نزدیک اس کی بہ نسبت زیادہ پسند ہے جس کو تم نے وصول کیا ہے، سو تم ان (بڑے اونٹوں) کو واپس کرو اور ان کی زکوۃ میں چھوٹے (ایک سالہ، دو سالہ) اونٹ لے آؤ، نمیری کہتے ہیں کہ میں نے مسلمانوں سے سنا کہ وہ بوڑھے اونٹوں کو مجاہدات کے نام سے پکارتے تھے۔

۲۹۹۱/۳- عَنْ مُّسْلِمِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ عَلْقَمَةَ سْتَعْمَلَ اَبَاهُ عَلٰى عِرَافَةِ قَوْمِهٖ قَالَ مُسْلِمٌ فَبَعَثَنِيْ بِيْ مُصَدِّقِهٖ فِيْ طَائِفَةٍ مِّنْ قَوْمِيْ قَالَ فَخَرَجْتُ حَتّٰى اٰتِيَ شَيْخًا يُّقَالُ لَهٗ سَعْرٌ فِيْ شِعْبٍ مِّنَ لشِّعَابِ، فَقُلْتُ اِنَّ اَبِيْ بَعَثَنِيْ اِلَيْكَ لِتُعْطِيَنِيْ

حضرت مسلم بن شعبہ کا بیان ہے کہ حضرت علقمہ نے میرے والد کو اپنی قوم کے اُمور کا منتظم بنایا تو انہوں (میرے والد) نے مجھے اپنی قوم کی ایک جماعت کے پاس زکوۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا، پس میں (ان سے زکوۃ وصول کرنے کے لیے) چل پڑا، یہاں تک کہ میں ایک گھاٹی میں ایک سعر نامی بوڑھے شخص کے پاس آیا، میں نے (اس سے) کہا کہ

صَدَقَةَ غَنَمِكَ فَقَالَ اَىِ ابْنَ اَخِىْ وَاَىَّ نَحْوٍ تَاْخُذُوْنَ فَقُلْتُ نَاْخُذُ اَفْضَلَ مَا نَجِدُ فَقَالَ الشَّيْخُ اِنِّىْ لَفِىْ شِعْبٍ مِّنْ هٰذِهِ الشِّعَابِ فِىْ غَنَمٍ لِّىْ اِذْ جَاءَنِىْ رَجُلَانِ مُرْتَدِفَانِ بَعِيْرًا، فَقَالَا اِنَّا رَسُوْلَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنَا اِلَيْكَ لِتُؤْتِيَنَا صَدَقَةَ غَنَمِكَ، قُلْتُ وَمَا هِىَ؟ قَالَا شَاةٌ، فَعَمَدْتُ اِلٰى شَاةٍ قَدْ عَلِمْتُ مَكَانَهَا مُمْتَلِئَةً مَّحْضًا وَّشَحْمًا، فَاَخْرَجْتُهَا اِلَيْهِمَا فَقَالَا هٰذِهِ شَافِعٌ وَّقَدْ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَاْخُذَ شَافِعًا وَّالشَّافِعُ الَّتِىْ فِىْ بَطْنِهَا وَلَدُهَا، قَالَ فَقُلْتُ فَاَىَّ شَىْءٍ تَاْخُذَانِ قَالَا عَنَاقًا اَوْ جَذَعَةً اَوْ ثَنِيَّةً قَالَ فَاَخْرَجَ لَهُمَا عَنَاقًا، قَالَ فَقَالَا ادْفَعْهَا اِلَيْنَا فَتَنَاوَلَاهَا وَجَعَلَاهَا مَعَهُمَا عَلٰى بَعِيْرِهِمَا.

میرے والد نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے تا کہ آپ اپنی بکریوں کی زکوٰۃ ادا کر کے مجھے دیں' اس نے کہا: اے بھتیجے! تم کس قسم کی زکوٰۃ وصول کرتے ہو؟ میں نے کہا: ہم مال کو اچھی طرح دیکھنے کے بعد افضل چیز وصول کرتے ہیں' بوڑھے شخص نے کہا کہ میں ان گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں اپنی بکریوں میں تھا کہ میرے پاس دو آدمی آئے جو دونوں ایک ہی اونٹ پر سوار تھے' وہ کہنے لگے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے آپ کے پاس بھیجا ہے تا کہ آپ ہمیں اپنی بکریوں کی زکوٰۃ دیں' میں نے پوچھا: کتنی زکوٰۃ ہے؟ انہوں نے کہا: ایک بکری' چنانچہ میں نے (بطور زکوٰۃ) ایک ایسی بکری (دینے) کا قصد کیا جو میرے علم میں دودھ اور چربی سے بھرپور تھی (بہت زیادہ دودھ دینے والی اور خوب موٹی تھی) میں اس بکری کو نکال کر ان کے پاس لے آیا تو انہوں نے کہا کہ یہ بکری حاملہ ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حاملہ (جانور) لینے سے منع فرمایا ہے' میں نے کہا: تم کون سی بکری وصول کرو گے؟ انہوں نے کہا: ایسی بکری جس کی عمر سال سے کم یا ایک سال ہو' حضرت مسلم کہتے ہیں کہ پھر میں ان کے سامنے سال سے کم عمر کی بکری کو نکالا تو انہوں نے کہا کہ یہی بکری ہمیں دے دو' پس انہوں نے اس (بکری) کو پکڑا اور اپنے ساتھ اونٹ پر رکھ کر چلے گئے۔

۷- بَابُ عَدَمِ الزَّكٰوةِ فِى الرَّقِيْقِ وَالْخَيْلِ وَالْحُمُرِ

غلام' گھوڑوں اور گدھوں میں زکوٰۃ نہیں

۲۹۹۲/۳۹- عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِىْ فَرَسِهٖ وَلَا عَبْدِهٖ صَدَقَةٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان پر اس کے گھوڑے میں زکوٰۃ (واجب) نہیں ہے اور نہ ہی اس کے غلام میں زکوٰۃ (واجب) ہے۔

۲۹۹۳/۴۰- وَعَنْهُ اَيْضًا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَيْسَ فِى الْعَبْدِ صَدَقَةٌ اِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: غلام پر زکوٰۃ (واجب) نہیں ہے سوائے صدقہ فطر کے (کہ وہ اس پر واجب ہے)۔

۲۹۹۴/۴۱- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ لَمْ يَاْخُذْ مِنَ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ صَدَقَةً.

حضرت عمر بن خطاب اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ نہیں لیتے تھے۔

۲۹۹۵/۴- عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ اَنَّهُ حَجَّ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَتَاهُ اَشْرَافُ اَهْلِ الشَّامِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّا اَصَبْنَا رَقِيْقًا وَدَوَابَّ فَخُذْ مِنْ اَمْوَالِنَا صَدَقَةً تُطَهِّرُنَا بِهَا وَتَكُوْنُ لَنَا زَكٰوةً، فَقَالَ هٰذَا شَيْءٌ لَّمْ يَفْعَلْهُ اللَّذَانِ كَانَا قَبْلِيْ وَلٰكِنِ انْتَظِرُوْا حَتّٰى اَسْاَلَ الْمُسْلِمِيْنَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ اِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالُوْا اِنَّا قَدْ اَصَبْنَا اَمْوَالًا وَّخَيْلًا وَّرَقِيْقًا نُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ لَنَا فِيْهَا زَكٰوةٌ وَّطَهُوْرٌ، قَالَ مَا فَعَلَهُ صَاحِبَايَ قَبْلِيْ فَاَفْعَلُهُ، وَاسْتَشَارَ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْهِمْ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ عَلِيٌّ هُوَ حَسَنٌ اِنْ لَّمْ يَكُنْ جِزْيَةً رَّاتِبَةً يُّؤْخَذُوْنَ بِهَا مِنْ بَعْدِكَ.

حضرت حارثہ بن مضرب کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا تو آپ کے پاس اہل شام کے معزز (و مال دار) لوگ آئے اور کہنے لگے: اے امیر المؤمنین! ہمارے پاس غلام اور گھوڑے ہیں، آپ ہمارے مالوں (غلاموں اور گھوڑوں) سے زکوٰۃ وصول کریں تاکہ اس (زکوٰۃ) کی وجہ سے ہمارا ظاہر و باطن صاف و پاک ہو جائے، آپ نے فرمایا: یہ ایسا کام ہے جس کو اس سے پہلے دو شخصیات (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے نہیں کیا، البتہ تم انتظار کرو تاکہ میں (اس بارے میں) مسلمانوں سے دریافت کرلوں۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اہل شام کے لوگ آئے اور کہنے لگے: ہمارے پاس مال، گھوڑے اور غلام ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ (ان کی زکوٰۃ ادا کریں تاکہ) اس کی وجہ سے ہمارا ظاہر و باطن صاف اور پاکیزہ ہو جائے، آپ نے فرمایا: مجھ سے پہلے میرے دو ساتھیوں (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے ایسا نہیں کیا تو میں یہ کام کیسے کر سکتا ہوں، پھر آپ نے سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام سے مشورہ لیا جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ (ان لوگوں سے گھوڑوں اور غلاموں کا صدقہ وصول کرنا) اچھا عمل ہے بشرطیکہ یہ آپ کے بعد ان سے بطور دائمی ٹیکس وصول نہ کیا جائے۔

۲۹۹۶/۴۱- (وَ) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ وَلَا صَدَقَةَ فِيْهِمَا.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے، ان میں کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔

۲۹۹۷/۴۲- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَمِيْرِ فِيْهَا زَكٰوةٌ؟ فَقَالَ مَا جَاءَ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا هٰذِهِ الْاٰيَةُ الْفَاذَّةُ ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهُ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهُ۝﴾ (الزلزال: ۸-۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا: کیا گدھوں میں زکوٰۃ ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ان کے بارے میں کوئی چیز نہیں آئی سوائے اس جامع آیت کے: (ترجمہ) ''جس شخص نے ذرّہ برابر نیکی کی وہ اس (کے صلہ) کو دیکھ لے گا۝ اور جس شخص نے ذرّہ برابر بُرائی کی وہ اس (کی سزا) کو دیکھ لے گا۝'' (الزلزال: ۸-۷)

گھوڑوں اور گدھوں وغیرہم کی زکوٰۃ سے متعلق مسائل

اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ گھوڑوں اور گدھوں میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے، خواہ وہ (گھوڑے، گدھے) سائمہ ہوں (جنگلی خودرو گھاس چر کر گزارہ کرتے ہوں) یا مالک کے گھاس پر گزارہ کرتے ہوں اور اگر وہ تجارت کے لیے ہوں تو پھر ان میں زکوٰۃ

واجب ہوگی۔

فتاویٰ قاضی خاں اور عالمگیری میں ہے:

گھوڑوں پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے' البتہ اگر گھوڑے تجارت کے لیے ہوں تو ان کی حیثیت تجارتی مال کی ہوگی' سو اگر ان کی قیمت بقدر نصاب ہوگی تو سال گزرنے پر زکوٰۃ واجب ہوگی' خواہ وہ (تجارتی گھوڑے) جنگل وغیرہ میں قدرتی اور خودرو گھاس چر کر گزارا کرتے ہوں یا مالک کے گھاس پر گزارہ کرتے ہوں۔ (فتاویٰ قاضی خاں برحاشیہ ہندیہ ج ا ص ۲۴۹' عالمگیری ج ا ص ۱۷۸)

ہدایہ اور عالمگیری میں ہے:

گدھوں اور خچروں پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے' اور اگر گدھے' خچر' چیتے' اور تعلیم یافتہ (سدھائے ہوئے) کتے تجارت کے لیے ہوں تو (تجارتی مال ہونے کی وجہ سے) ان پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ (ہدایہ ج ا ص ۱۷۱' عالمگیری ج ا ص ۱۷۸)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احکام شرع میں مختار ہیں

اس باب کی حدیث: ۴۲ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے۔ اس حدیث طیبہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ احکام شرع میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مختار ہیں' خواہ کسی چیز کو فرض کر دیں' واجب قرار دیں' سنت قرار دیں' مستحب قرار دیں یا معاف فرما دیں یا فرائض میں کمی فرما دیں جیسا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایک آدمی کے لیے تین نمازیں معاف فرما دیں۔

حضرت نصر بن عاصم ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور وہ اس شرط پر مسلمان ہوا کہ وہ صرف دو نمازیں پڑھے گا (اور تین نمازیں معاف ہوں گی) تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس کی اس شرط کو قبول فرما لیا۔

(مسند امام احمد ج ۵ ص ۲۵۔ ۳۶۳)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اختیارات کا دائرۂ کار بہت وسیع ہے' جس کی وسعت کو اللہ تعالیٰ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کوئی نہیں جانتا' اور یہ اختیارات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائے ہیں' لہٰذا کسی کو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اختیارات پر اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔

۸- بَابُ زَكٰوةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

سونا چاندی کی زکوٰۃ

۲۹۹۸/۴۵- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا وَّلَيْسَ فِيْ تِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ، فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ مِائَتَيْنِ زَكٰوةٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے' پس تم ہر چالیس درہموں سے ایک درہم چاندی کی زکوٰۃ ادا کرو' اور ایک سو نناوے درہموں میں کچھ (زکوٰۃ) نہیں ہے اور جب دو سو دراہم ہو جائیں تو ان میں پانچ درہم (زکوٰۃ واجب) ہے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے اور دو سو دراہم سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

۲۹۹۹/۴۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ لَا صَدَقَةَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ ...ىٍ وَّلَا فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ وَّلَا فِيمَا دُوْنَ ...سِ ذَوْدٍ.

فرمایا: پانچ اوقیہ (ساڑھے باون تولہ چاندی) سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے' نہ پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ ہی پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ہے۔

/۳۰۰۰- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ... النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ ...ہٗ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

/۳۰۰۱- عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ ...هُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ ...لَّمَ يَقُوْلُ لَا صَدَقَةَ فِيمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ ... التَّمْرِ وَلَا فِيمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ ... فِيمَا دُوْنَ خَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ پانچ وسق کھجوروں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے' نہ ہی پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ ہی پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ ہے۔

/۳۰۰۲- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ ... فِيْ كِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ...ىْ جَمَعَ فِيهِ فَرَائِضَ الصَّدَقَةِ' قَالَ وَفِي الرِّقَةِ الْعُشُوْرِ' فَاِذَا لَمْ يَكُنِ الْمَالُ اِلَّا تِسْعِيْنَ وَمِائَةَ ...نمٍ فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ مکتوب جس میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرائض زکوٰۃ کو جمع فرمایا تھا' (اس میں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان تھا کہ چاندی میں چالیسواں حصہ (زکوٰۃ) ہے اور اگر مال صرف ایک سو نوے دراہم ہوں تو ان میں کچھ (زکوٰۃ) نہیں ہے مگر یہ کہ صاحبِ مال (اپنی خوشی سے بطور نفل) جو چاہے (صدقہ کرے)۔

...نا اور چاندی کا نصاب اور اس سے متعلق مسائل

ادائیگی زکوٰۃ کے لیے مالکِ نصاب ہونا شرط ہے' جو شخص مالک نصاب نہیں ہے اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے' پس جو شخص ...ھے سات (۲/۱ ۷) تولے (۸۷ء۹۷ ۴ گرام) یا اس سے زیادہ سونے یا ساڑھے باون (۲/۱ ۵۲) تولے (۳۵.۶۱۲ ...ام) یا اس سے زیادہ چاندی کا مالک ہو یا اس کے پاس ان دونوں میں سے کسی ایک کی مالیت کے برابر رقم ہو تو وہ مالک نصاب ہے' ...ال گزرنے پر اس پر زکوٰۃ واجب ہے اور اگر کسی کے پاس مذکورہ چیزوں میں سے کوئی ایک چیز ہو لیکن وہ نصاب سے کم ہو تو اس پر ...ۃ واجب نہیں ہے۔

چاندی یا سونے کے برتن اور زیور وغیرہ اگر وہ نصاب کو پہنچ جائیں تو ان سب پر زکوٰۃ واجب ہے' خواہ یہ (سونے چاندی کے) ...ات و برتن وغیرہ اپنے استعمال میں رہتے ہوں یا بیکار پڑے ہوئے ہوں یا جہیز وغیرہ کے لیے رکھے ہوئے ہوں۔

اگر کسی کے پاس تھوڑا سا سونا ہے (جو نصاب سے کم ہے) تھوڑی سی چاندی ہے (جو نصاب سے کم ہے)' کچھ نقد رقم ہے (جو ...ب سے کم ہے) اور کچھ مال تجارت ہے اور ان تمام کی مجموعی مالیت ساڑھے باون تولے (۶۱۲.۳۵ گرام) چاندی یا ساڑھے ...ت تولے (۸۷.۹۷ ۴ گرام) سونے کے برابر یا زیادہ ہے تو وہ بھی مالک نصاب ہے اور سال گزرنے پر اس پر زکوٰۃ واجب ہے اگر ان تمام کی مجموعی مالیت نصاب کو نہ پہنچے تو وہ مالک نصاب نہیں ہے' اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

۹- بَابُ زَكٰوةِ الزَّرْعِ وَالثِّمَارِ

غلہ جات اور پھلوں کی زکوٰۃ

۳۰۰۳/۵۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُوْنُ الْعُشْرُ، وَفِيْمَا سَقَتِ السَّانِيَةُ نِصْفُ الْعُشْرِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْمَا سَقَتِ الْاَنْهَارُ وَالْغَيْمُ الْعُشُوْرُ وَفِيْمَا سَقَتِ السَّانِيَةُ نِصْفُ الْعُشُوْرِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا: جس زمین کو بارش اور چشمے سیراب کریں اس میں عشر (دسواں حصہ زکوٰۃ) ہے اور جس زمین کو (کنویں کے پانی سے) اونٹ سیراب کر اس میں نصف عشر (بیسواں حصہ زکوٰۃ) ہے (اور انہی سے دوسرے طر سے مروی ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس زمین کو دریا بارشیں سیراب کریں اس میں عشر ہے اور جس زمین کو اونٹ سیراب کر اس میں نصف عشر ہے۔

۳۰۰۴/۵۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ فِيْمَا سَقَتِ السَّمَاءُ فَفِيْهِ الْعُشْرُ، وَمَا سُقِيَ بِالْغَرْبِ وَالدَّابَّةِ فَفِيْهِ نِصْفُ الْعُشْرِ، قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَحَدَّثْتُ اَبِيْ بِحَدِيْثِ عُثْمَانَ عَنْ جَرِيْرٍ فَاَنْكَرَهُ جِدًّا وَكَانَ اَبِيْ لَا يُحَدِّثُنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ لِضَعْفِهٖ عِنْدَهُ وَاِنْكَارِهٖ لِحَدِيْثِهٖ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: زمین کو بارش سیراب کرے اس میں عشر ہے اور جو زمین ڈولوں جانوروں (اونٹ بیل وغیرہ) کے ذریعے (کنویں کے پانی سے) سیرا کی جائے اس میں نصف عشر ہے۔ ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن امام احمد) کہا کہ میں نے اپنے والد کو جریر کے حوالے سے عثمان کی حدیث سنا انہوں نے اس حدیث کا بالکل ہی انکار کر دیا اور میرے والد ہمیں محمد سالم کی روایت کردہ حدیث کو بیان نہیں کرتے تھے کیونکہ وہ آپ نزدیک ضعیف تھا اور وہ آپ کی حدیث کا انکار کرتا تھا۔

۳۰۰۵/۵۲- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وسق (تیس من) سے کم (پیداوار) میں زکوٰۃ (عشر یا نصف عشر واجب نہیں ہے، پانچ اوقیہ (ساڑھے باون تولے چاندی) سے کم میں زکوٰۃ ہے اور نہ ہی پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ واجب ہے۔

۳۰۰۶/۵۳- عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسَاقٍ مِنْ تَمْرٍ وَلَا حَبٍّ صَدَقَةٌ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا ہی بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ وسق (تیس من) کھجوروں اور غلہ سے کم میں زکوٰۃ وا نہیں ہے۔

۳۰۰۷/۵۴- وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَسْقُ سِتُّوْنَ صَاعًا (وَعَنْهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا: ایک وسق ساٹھ صاع (چھ من) کا ہوتا ہے (اور انہی سے دوسر

طَرِيْقٍ ثَانٍ) يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ سَةِ أَوْسَاقٍ صَدَقَةٌ، وَالْوَسْقُ سِتُّوْنَ مَخْتُوْمًا.

طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پانچ وسق سے کم (ام (پیداوار) میں زکوٰۃ (واجب) نہیں ہے اور ایک وسق مہر شدہ ساٹھ صاع (چھ من) کا ہوتا ہے۔

۳۰۰۸/- عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ ہُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لٰى اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ إِلَى الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَهْلِ جَرَ شَكَّ أَبُوْ حَمْزَةَ، قَالَ كُنْتُ آتِي الْحَائِطَ وْنُ بَيْنَ الْإِخْوَةِ فَيُسْلِمُ أَحَدُهُمْ فَآخُذُ مِنَ سْلِمِ الْعُشْرَ، وَمِنَ الْآخَرِ الْخَرَاجَ.

حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بحرین یا اہل ہجر کی طرف بھیجا ابوحمزہ نامی راوی کو شک ہے حضرت علاء کا بیان ہے کہ میں کھجوروں کے ایک باغ میں آیا کرتا تھا جو (دو) بھائیوں میں مشترک تھا اور ان میں سے ایک (بھائی) مسلمان ہو گیا تو میں مسلمان سے عشر وصول کرتا تھا اور دوسرے (غیر مسلم) سے خراج (ٹیکس) وصول کرتا تھا۔

۳۰۰۹/- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ ہُمَا قَالَ أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلِّ جَادٍّ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ مِنْ تَمْرٍ بِقِنْوٍ يُعَلَّقُ الْمَسْجِدِ لِلْمَسَاكِيْنِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر دس وسق (ساٹھ من) کچی پکی کھجوریں اتارنے والے کو ایک خوشہ صدقہ کرنے کا حکم دیا جسے مساکین کے لیے مسجد میں لٹکا دیا جاتا۔

۳۰۱۰/- عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ عِنْدَنَا بُ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ يْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ إِنَّمَا أَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْحِنْطَةِ شَّعِيْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ.

حضرت موسیٰ بن طلحہ کا بیان ہے کہ ہمارے پاس حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا مکتوب تھا (جس میں یہ تحریر تھا) کہ نبی کریم ﷺ نے گندم، جو، کشمش اور کھجور کی زکوٰۃ وصول کی۔

ی پیداوار کی زکوٰۃ (عشر یا نصف عشر) کا حکم اور اس کا نصاب

زمین کی پیداوار (غلہ جات پھلوں اور سبزیوں) کی زکوٰۃ ''جسے عشر یا نصف عشر'' کہتے ہیں، واجب ہے اور احناف کے نزدیک ن کی پیداوار کے لیے کوئی نصاب مقرر نہیں ہے۔ غلہ، سبزیوں اور پھلوں کی زمین سے جس قدر بھی پیداوار حاصل ہو اس پر عشر یا نصف ادا کرنا واجب ہے خواہ اس زمین سے تھوڑا حاصل ہو یا زیادہ اور زمین کی پیداوار میں سال گزرنا بھی شرط نہیں ہے بلکہ جب بھی زمین پیداوار ہو گی اسی وقت عشر یا نصف عشر ادا کرنا واجب ہو گا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ سَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ. (البقرۃ: ۲۶۷)

اے ایمان والو! تم اپنی کمائی سے عمدہ چیزوں کو (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) خرچ کرو اور ان چیزوں میں سے خرچ کرو جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے نکالی ہیں۔

نیز اللہ سبحانہ و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ صَادِهٖ. (الانعام: ۱۴۲)

جب وہ (درخت) پھل دار ہو تو اس کے پھل سے کھاؤ اور اس (زمین کی پیداوار) کی کٹائی کے دن اس کا حق ادا کرو۔

حضرت مجاہد کا بیان ہے کہ زمین جس چیز کو بھی نکالے خواہ وہ تھوڑی ہو یا زیادہ' اس میں عشر یا نصف عشر (بطور زکوۃ ادا کرنا وا
ہے)۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۳ ص ۱۴۱)

عشر اور نصف عشر کی تفصیل

جس زمین کو سیراب کرنے کے لیے کاشتکار کو نہ تو محنت و مشقت کرنا پڑتی ہے اور نہ ہی اس کی سیرابی کے لیے روپیہ پیسہ خرچ
ہے' بلکہ وہ بارش یا چشموں کے قدرتی پانی کی وجہ سے از خود سیراب ہوتی رہتی ہے ایسی زمین کی پیداوار میں عشر (دسواں حصہ ۱۰ فیصد)
ادا کرنا واجب ہے۔

اور جس زمین کو سیراب کرنے کے لیے کاشتکار کو محنت و مشقت اٹھانا پڑتی ہے اور اس کی سیرابی کے لیے روپیہ پیسہ خرچ ہوتا
مثلاً اس کو سیراب کرنے کے لیے کنوؤں سے پانی حاصل کرنا پڑتا ہے یا روپیہ پیسہ خرچ کر کے ٹیوب ویل سے یا ٹیکس/آبیانہ دے کر
پانی حاصل کرنا پڑتا ہے تو ایسی زمین کی پیداوار میں نصف عشر (بیسواں حصہ ۵ فیصد) ادا کرنا واجب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس زمین کو بارش یا چشمے سیراب کریں اس میں عشر ہے اور
زمین کو اونٹوں کے ذریعے کنویں سے سیراب کیا جائے اس (کی پیداوار) میں نصف عشر ہے۔ (سنن ابن ماجہ ص ۱۳۰)

حضرت عاصم بن حمزہ کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس زمین کو بارش سیراب کرے اس میں عشر ہے اور جس زمین
ڈول کے ذریعے کنویں سے سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر ہے۔ (مصنف عبدالرزاق ج ۴ ص ۱۳۳)

عشر اور خراج......اور زمین کی اقسام اور ان کی تفصیل

جو زمین عشری ہو اس سے عشر یا نصف عشر (زمین کی پیداوار کا دسواں یا بیسواں حصہ) بطور زکوۃ وصول کیا جاتا ہے اور جو ز
خراجی ہو اس سے خراج (ٹیکس) وصول کیا جاتا ہے' عشر زمین کی پیداوار کی زکوۃ ہے جس کی ادائیگی عبادت ہے اور یہ صرف مسلما
سے وصول کیا جاتا ہے' جب کہ خراج غیر مسلموں سے بطور ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔

ملک العلماء علامہ کاسانی لکھتے ہیں

زمین کی دو قسمیں ہیں: (۱) عشری (۲) خراجی

عشری زمین کی تفصیل یہ ہے: سرزمین عرب ساری کی ساری عشری ہے' امام محمد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ سرزمین عرب
عذیب سے مکہ تک اور عدن ابین سے مقام مہرہ یمن میں اقصائے حجر تک ہے اور کرخی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ سرزمین عرب حجاز' تہ
یمن' مکہ' طائف اور بیاباں پر مشتمل ہے اور یہ ساری زمین اس لیے عشری ہے' کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے بعد خلفاء راشدین
سرزمین عرب سے خراج وصول نہیں کیا' پس یہ اس بات کی دلیل ہے کہ سرزمین عرب ساری کی ساری عشری ہے۔

اور ہر وہ زمین جس کے رہنے والوں نے خوشی سے اسلام قبول کیا ہو وہ زمین بھی عشری ہے اور ہر وہ زمین جو بزور شمشیر فتح ہوئی
وہ زمین مسلمان مجاہدین میں تقسیم کر دی گئی وہ بھی عشری ہے کیونکہ زمین یا تو عشری ہو گی یا خراجی ہو گی اور مسلمان کی زمین میں عشر کی ا
کرنا ہی بہتر ہے کیونکہ عشر میں عبادت کا معنی پایا جاتا ہے جب کہ خراج میں ذلت کا معنی پایا جاتا ہے۔

خراجی زمین کا خلاصہ یہ ہے:

وہ زمینیں جو بزور شمشیر فتح ہوئیں' پھر امام (حاکم) نے ان پر احسان کیا اور وہ زمینیں ان کے قبضہ میں چھوڑ دیں اور ان کے ا
قبول نہ کرنے کی صورت میں حاکم ان پر جزیہ (ٹیکس) مقرر کرے گا اور ان کی زمینوں پر خراج مقرر کرے گا خواہ وہ لوگ اسلام

یں یا نہ کریں؛ اگر حاکم نے کسی علاقہ کے کافروں پر احسان کیا اور ان کی جانوں اور ان کی زمینوں کے عوض دراہم یا دینار یا ان جیسی چیز کی مقرر کردہ مقدار پر ان سے صلح کر لی تو وہ زمین بھی خراجی ہوگی۔

اگر حاکم نے ذمیوں کی ایک جماعت کو جلاوطن کر دیا اور ان کی جگہ دوسرے ذمیوں کو لا بٹھایا تو وہ زمین بھی خراجی ہی رہے گی، نکہ یہ لوگ پہلے لوگوں (ذمیوں) کے قائم مقام ہیں۔

وہ بے آباد زمین جو کسی ذمی نے آباد کی، اور غنیمت کی وہ زمین جو حاکم نے اس ذمی کو دی جو مسلمانوں کے ساتھ مل کر قتال کیا کرتا تھا می کا وہ گھر جسے اس نے بستان یا گنجان باغ بنالیا تو وہ زمین اور گھر خراجی ہوگا۔ (البدائع والصنائع ج ۲ ص ۵۸۔۵۷)

ستان کی زمین عشری ہے یا خراجی

حضرت فقیہہ اعظم ابوالخیر محمد نور اللہ نعیمی علیہ الرحمۃ اراضی پاکستان کے عشری یا خراجی ہونے کے حوالے سے ایک سوال کے جواب لکھتے ہیں۔

سوال: جو اراضی مملوکہ اہل اسلام حکومت پاکستان ہیں، عشری ہیں یا خراجی؟

جواب: ان اراضی (زمینوں) سے غالباً وہ اراضی مراد ہیں جو مملکت پاکستان کے زمینداروں کی ملکیت ہیں تو ان کے متعلق یقینی پر یہ فیصلہ کرنا کہ اصل میں عشری ہیں یا خراجی بڑا مشکل ہے اس لیے کہ جب سلاطین اسلام نے پہلے پہل ہندوستان کے اس حصہ کو کیا تھا تو یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ان سلاطین نے کون سی صورت اختیار کی تھی، صورتیں بکثرت ہیں بعض خراجی کی اور بعض عشری کی؛ پھر وتبدل مالکان سے بھی عشری وخراجی ہونے میں تغیر ہو سکتا ہے اور جب یقینی طور پر بوجہ عدم واقفیت یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ اصل میں ی ہیں یا خراجی تو علماء کرام نے فرمایا ہے کہ مسلمانوں کی ملکیت ایسی اراضی جن کے متعلق دلیل شرعی سے خراجی ہونا ثابت نہیں، حکماً ی ہیں کہ آباد اراضی خراج یا عشر دونوں سے خالی نہیں ہو سکتیں اور مسلمانوں کے لائق عشر ہی ہے کہ اس میں عبادت کا معنی پایا جاتا ۔ اراضی متروکہ غیر مسلم جو حکومت (پاکستان) نے مہاجرین کو الاٹ کر دی ہیں۔ گو نام کے لحاظ سے عارضی ہیں مگر حقیقۃً مستقل ہو ہیں اور مہاجرین باقاعدہ حقوق مالکانہ حاصل کر چکے ہیں تو وہ عشری ہیں کہ خراجی ہونے کی دلیل نہیں اور بعض اراضی متروکہ واقعی نی طور پر الاٹمنٹ ہیں اور مہاجرین کے مِلک نہیں یا الاٹ کے لیے ٹینڈر کی صورت میں مسلم مزارعین کے زیر کاشت ہیں تو حسب اعدہ حکومت پاکستان کی ملک ہیں کہ بلا جہاد کے حاصل ہوئی ہیں۔ (فتاویٰ نوریہ ج ۲ ص ۱۳۹۔۱۴۲)

علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

جو زمینیں پاکستان کے زمینداروں کی ملکیت میں ہیں ان پر قطعیت کے ساتھ عشری یا خراجی ہونے کا حکم لگانا بہت مشکل ہے کیونکہ سلاطین اسلام نے ابتداءً ہندوستان کے حصہ کو فتح کیا تھا تو یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ ان سلاطین نے کون سی صورت اختیار کی تھی، بعض تیں عشری زمین کی ہیں اور بعض خراجی زمین کی۔ اور جو زمینیں مسلمانوں کے زیر تصرف ہوں اور ان کے متعلق عشری یا خراجی ہونا اور متحقق نہ ہوں ان کو عشری زمین پر محمول کیا جائے گا۔

علامہ شمس الدین سرخسی لکھتے ہیں:

ہر وہ شہر جس کے رہنے والے بخوشی مسلمان ہوئے اس کی زمین عشری ہے، کیونکہ مسلمانوں کے مسلمانوں پر وظیفہ (زمین کا ول) مقرر کرنے کی ابتداء خراج سے نہیں کی جائے گی تا کہ مسلمان کو ذلت سے محفوظ رکھا جائے، لہٰذا ان پر عشر ہوگا۔

(المبسوط ج ۳ ص ۷، مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت ۱۳۹۸ھ)

لہٰذا جب پاکستان بنا اور مسلمان مسلمانوں پر حاکم ہوئے تو یہاں کے کاشتکاروں سے زمین میں زراعت کرنے کے وظیفہ کی ا
بھی عشر سے کی جائے گی نہ کہ خراج سے' کیونکہ عشر اصالۃً مسلمانوں کا فریضہ ہے اور خراج اصالۃً کافروں پر ہے۔

علامہ کاسانی لکھتے ہیں:

زمینیں وظیفہ (محصول یا ٹیکس) کی ادائیگی سے خالی نہیں ہیں اور یہ وظیفہ عشر ہوگا یا خراج' اور مسلمانوں کے زیر تصرف زمین میں سے ابتداء کرنا اولیٰ ہے کیونکہ عشر میں عبادت کا معنی ہے اور خراج میں ذلت کا معنی ہے۔

(بدائع الصنائع ج ۲ ص ۵۷' مطبوعہ ایچ۔ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی ۰۰'

اسی طرح حکومت پاکستان نے جو زمینیں مسلمانوں کو الاٹ کر دیں یا ان کو بطور عطیہ دیں' یا کسی کارگزاری یا خدمت کے معا
میں دیں وہ بھی عشری ہیں۔

علامہ ابن عابدین شامی لکھتے ہیں:

جس زمین کو مال غنیمت حاصل کرنے والے (مجاہدین) کے غیر میں ہماری حکومت تقسیم کرے وہ بھی عشری ہے' کیونکہ مسلما
ابتداءً خراج مقرر نہیں کیا جاتا۔ (ردالمحتار ج ۳ ص ۲۵۴' تبیان القرآن ج ۱ ص ۱۰۱۰۔ ۱۰۰۹)

مفتی محمد رفیع عثمانی لکھتے ہیں:

مسئلہ: پاکستان میں جو ہندوؤں کی متروکہ زمینیں مہاجرین کو ان کے کلیم کے معاوضہ میں ملی ہیں یا کسی مہاجر کو یا کسی ادار
حکومت پاکستان نے بلا معاوضہ ہی دے دی ہیں یہ زمینیں عشری ہیں' اگر بارانی ہوں تو دسواں حصہ اور نہری یا چاہی ہوں تو بیسواں
پیداوار کا صدقہ کرنا واجب ہے۔ (احکام زکوٰۃ ص ۵۱۔ ۵۰)

پس پاکستان میں جو زمینیں مسلمانوں کے پاس ہیں وہ عشری ہیں' ان میں عشر یا نصف عشر واجب ہوگا اور جو زمینیں غیر مسلموں
پاس ہیں وہ خراجی ہیں' ان میں خراج ہوگا۔

عشر اور خراج کے واجب ہونے کا سبب

عشر کی فرضیت کا سبب وہ زمین ہے جس کی پیداوار سے حقیقتاً فائدہ حاصل ہو' جب کہ خراج کے وجوب کا سبب وہ زمین ہے
کی پیداوار سے حقیقتاً فائدہ حاصل ہو یا حکماً مثلاً ایک شخص (قابل کاشت) عشری زمین سے پیداوار حاصل کر سکتا تھا لیکن اس نے
اختیار سے زمین کاشت کر کے پیداوار حاصل نہیں کی تو اس پر عشر واجب نہ ہوگا' کیونکہ پیداوار حقیقتاً نہیں پائی گئی اور اگر ایک
(قابل کاشت) خراجی زمین سے پیداوار حاصل کرنے پر قادر تھا لیکن اس نے اپنے اختیار سے زمین کاشت نہ کر کے پیداوار ح
نہیں کی تو اس پر خراج واجب ہوگا' کیونکہ پیداوار حکماً موجود ہے (اور وہ ہے زمین کا قابل کاشت ہونا)۔

(بدائع الصناع ج ۲ ص ۵۴' عالمگیری ج ۱ ص

اگر کھیتی پر کوئی آفت آ گئی (جس سے پیداوار تباہ ہوگئی) تو کچھ بھی واجب نہیں (نہ عشر اور نہ خراج)۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۸۵)

اگر خراجی زمین سیم زدہ ہو یا اس پر اس قدر پانی آ گیا ہو کہ اس کو کاشت نہ کیا جا سکتا ہو' یا وہ (زمین) دلدلی ہو یا اس زمین تک
نہ پہنچ سکتا ہو تو اس میں خراج واجب نہیں' کیونکہ اس میں نہ تو حقیقتاً پیداوار پائی گئی اور نہ ہی حکماً۔ (بدائع الصنائع ج ۲ ص ۵۴)

عشر کے واجب ہونے کی شرائط

وجوب عشر کے لیے مسلمان ہونا شرط ہے (جیسا کہ زکوٰۃ کے لیے مسلمان ہونا شرط ہے) کیونکہ عشر خالصتاً عبادت ہے ا

دت کا اہل نہیں۔

وجوب عشر کے لیے زمین کا عشری ہونا ضروری ہے کیونکہ خراجی زمین پر عشر واجب نہیں ہوتا بلکہ اس پر خراج ہوتا ہے۔

زمین سے پیداوار کا حاصل ہونا! چنانچہ اگر کسی زمین میں کوئی پیداوار نہیں ہوئی یا اپنی کوتاہی و غفلت کی وجہ سے پیداوار حاصل نہیں ں تو عشر واجب نہ ہوگا کیونکہ واجب پیداوار کا ایک جز ہوتا ہے اور پیداوار کے بغیر اس کا ایک جز واجب کرنا محال ہے۔

پیداوار ایسی ہو جس کی کاشت سے زمین کی بڑھوتری و فائدہ مقصود ہو اور عادتاً اس کا غلہ حاصل کیا جاتا ہو پس ایندھن کی لکڑی اس پھونس، نرکل (کانے جس سے قلم بنائے جاتے ہیں اور ان کو چھتوں پر بھی ڈالا جاتا ہے) اور کھجور کے پٹھوں پر عشر واجب نہ ہوگا نکہ ان چیزوں سے زمین کی قوت روئیدگی میں اضافہ نہیں ہوتا بلکہ یہ چیزیں زمین کی خرابی کا باعث بنتی ہیں۔

اگر مالک زمین بید کے درختوں گھاس پھونس، نرکل اور کھجور کے پٹھوں سے فائدہ حاصل کرتا ہو یا اس میں چنار، صنوبر یا اس قسم کے درخت ہوں اور وہ ان کو کاٹ کر فروخت کرتا ہو تو ان میں عشر واجب ہوگا کیونکہ یہ وافر اور مکمل غلہ ہے۔

پیداوار ایسی ہو جو خود کاشت کر کے حاصل کی گئی لہٰذا خودرو گھاس اور درخت پر عشر واجب نہ ہوگا۔

عشر واجب ہونے کے لیے عاقل و بالغ ہونا شرط نہیں لہٰذا نابالغ بچے اور مجنون (پاگل) کی زمین کی پیداوار پر بھی عشر واجب ہوگا اس عشر کا ادا کرنا ان کے سرپرستوں پر واجب ہے جب کہ نابالغ بچے اور مجنون کے مال میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی۔

عشر کے واجب ہونے کے لیے زمین کا خود مالک ہونا شرط نہیں چنانچہ وقف کی زمین کی پیداوار میں عشر واجب ہے۔

ایک شخص نے عاریتاً یا کرایہ پر زمین لے کر اس کو کاشت کیا تو اس کی پیداوار کا عشر اس شخص کے ذمہ ہے زمین کے مالک پر عشر جب نہیں۔

عشر کے واجب ہونے کے لیے سال گزرنا شرط نہیں ہے بلکہ سال میں جتنی مرتبہ بھی پیداوار حاصل ہوگی اتنی ہی مرتبہ عشر واجب گا۔

وجوب عشر کے لیے قرض سے فارغ ہونا شرط نہیں پس اگر مقروض شخص نے زمین کاشت کر کے پیداوار حاصل کی تو اس پر بھی عشر جب ہوگا اور قرض کی رقم کو اس پیداوار سے وضع نہ کیا جائے گا۔ (المبسوط بدائع الصنائع ہدایہ فتاویٰ قاضی خان بزازیہ عالمگیری ردالمختار)

شر کے مصارف

عشر یا نصف عشر کے مصارف وہی ہیں جو زکوٰۃ کے مصارف ہیں یعنی جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے انہیں کو عشر دینا جائز ہے اور ن کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے ان کو عشر دینا بھی جائز نہیں ہے۔

نوٹ: عشر کے بارے میں ہم نے اپنی تصنیف ''الزکوٰۃ'' میں بہت تفصیل کے ساتھ لکھا ہے اہل تحقیق و اہل ذوق حضرات کے ے اس کتاب کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

۱۰- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ خَرْصِ النَّخْلِ وَالْعِنَبِ

درختوں پر لگی ہوئی کھجوروں اور انگوروں کے اندازہ لگانے کا حکم

۳۰۱۱/۵، - عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ وَهِيَ تَذْكُرُ شَأْنَ خَيْبَرَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ ابْنَ رَوَاحَةَ

حضرت عروہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خیبر کا واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ (فتح خیبر کے بعد) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ابن رواحہ کو (خیبر کے) یہودیوں کی طرف بھیجتے تھے پس جس وقت کھجوروں کے

اِلَى الْيَهُوْدِ فَيَخْرُصُ عَلَيْهِمُ النَّخْلَ حِيْنَ يَطِيْبُ (وَفِيْ رِوَايَةٍ اَوَّلَ الثَّمَرِ) قَبْلَ اَنْ يُؤْكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ يُخَيِّرُوْنَ يَهُوْدَ اَيَاْخُذُوْنَهُ بِذٰلِكَ الْخَرْصِ اَمْ يَدْفَعُوْنَهُ اِلَيْهِمْ بِذٰلِكَ، وَاِنَّمَا كَانَ اَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكَيْ يَحْصِيَ الزَّكٰوةَ قَبْلَ اَنْ تُؤْكَلَ الثَّمَرَةُ وَتُفَرَّقَ.

درختوں پر کھجوریں پک کر میٹھی ہو جاتیں تو ابن رواحہ ان (یہودیوں) سامنے ان (کھجوروں) کے کھانے سے پہلے ان (کی مقدار) کا اند لگاتے تھے (اور ایک روایت میں ہے کہ سب سے پہلے پکنے والی کھجورو اندازہ لگاتے تھے) پھر یہودیوں کو اختیار دیا جاتا کہ وہ یا تو اپنے حصے تخمینہ شدہ کھجوریں قبول کر لیں یا قبول نہ کریں (اور قیمت وصول کر لی اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم تھا تا کہ کھجوریں کھانے سے پہلے ان کی زکو حساب لگا کر ان کو علیحدہ کیا جائے۔

۳۰۱۲/۵۹- عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا خَرَصَهَا ابْنُ رَوَاحَةَ اَرْبَعِيْنَ اَلْفَ وَسْقٍ، وَزَعَمَ اَنَّ الْيَهُوْدَ لَمَّا خَيَّرَهُمْ ابْنُ رَوَاحَةَ اَخَذُوا الثَّمَرَ وَعَلَيْهِمْ عِشْرُوْنَ اَلْفَ وَسْقٍ.

حضرت ابوزبیر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن عب رضی اللہ عنہما سے سنا کہ حضرت ابن رواحہ نے چالیس ہزار وسق (کھجوروں تخمینہ لگایا اور ان کا گمان ہے کہ حضرت ابن رواحہ نے جب یہودیو اختیار دیا تو انہوں نے کھجوریں لے لیں اور ان کے ذمہ بیس ہزار (کھجوریں) تھیں۔

۳۰۱۳/۶۰- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ ابْنَ رَوَاحَةَ اِلٰى خَيْبَرَ يَخْرُصُ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ خَيَّرَهُمْ اَنْ يَاْخُذُوْا اَوْ يَرُدُّوْا، فَقَالُوْا هٰذَا الْحَقُّ بِهٰذَا قَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْاَرْضُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رواحہ کو خیبر کی طرف بھیجا، انہوں نے ان (یہودیوں) کے سامنے (درخ پر پھلوں کا) تخمینہ لگایا، پھر ان (یہودیوں) کو (تخمینہ شدہ پھل) لینے لینے کا اختیار دیا تو وہ (یہودی) کہنے لگے کہ یہی حق (انصاف) ہے (حق) کی وجہ سے آسمان اور زمین قائم ہیں۔

۳۰۱۴/۶۱- عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا خَرَصْتُمْ فَجُذُّوْا وَدَعُوا الثُّلُثَ، فَاِنْ لَمْ تَجُذُّوْا اَوْ تَدَعُوْا فَدَعُوا الرُّبُعَ.

حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا: جب تم (درختوں پر پھلوں کا) تخمینہ لگاؤ تو (پھلوں کو) کاٹ لو تیسرا حصہ چھوڑ دو اور اگر تم (پھلوں کو) نہ کاٹو یا تیسرا حصہ نہ چھوڑو تو حصہ چھوڑ دو۔

درختوں پر لگے ہوئے پھلوں کا اندازہ لگانا......اور ائمہ اربعہ

اس باب کی احادیث میں عشر وصول کرنے کے لیے کھجور کے درختوں پر لگی ہوئی کھجوروں اور انگوروں (اور دیگر پھلوں) کو د اندازہ لگانے اور اس اندازہ کے مطابق عشر وصول کرنے کی مشروعیت کی دلیل ہے۔ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک یہ انداز مستحب ہے، امام مالک کے نزدیک واجب ہے اور امام اعظم ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد (احناف) کے نزدیک یہ مکروہ ہے۔

احناف کے موقف پر احادیث سے تائید

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ''خرص'' (درختوں پر لگے ہوئے پھلوں کا اندازہ لگانے سے کرتے ہوئے سنا ہے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: مجھے یہ بتاؤ کہ اگر (درختوں پر لگے ہوئے) پھل (کسی آفت کی وجہ سے) تباہ ہو تو کیا تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کا مال باطل کے عوض کھانا پسند کرے گا۔ (مسند امام احمد ج ۳ ص ۳۹۴)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پھلوں کو اس وقت تک فروخت نہ کرو جب ے کہ ان کی پختگی ظاہر نہ ہو جائے اور تم تازہ پھلوں کو چھواروں کے عوض فروخت نہ کرو۔ (صحیح بخاری ج ا ص ۲۹۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے درخت پر پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا حتیٰ کہ وہ ''زھو'' جائیں، پوچھا گیا کہ ''زھو'' کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا: وہ سرخ ہو جائیں' پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم یہ بتاؤ کہ جب اللہ تعالیٰ پھلوں کو منع کر دے (درختوں پر ہی ضائع ہو جائیں) تو تم اپنے بھائی کا مال کس چیز کے عوض کھاؤ گے؟ (صحیح بخاری ج ا ص ۲۹۳)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ آیا تازہ کھجوروں کو چھواروں کے عوض خریدنا جائز ہے؟ پ (ﷺ) نے حاضرین سے پوچھا: آیا تازہ کھجوریں سوکھنے کے بعد کم ہو جاتی ہیں' انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! تو پ (ﷺ) نے اس (تازہ کھجوروں کو چھواروں کے عوض خریدنے) سے منع فرما دیا۔ (جامع ترمذی ج ا ص ۲۳۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیاہ ہونے سے پہلے انگوروں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا اور پکنے سے لے غلہ (اناج) کو فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ (جامع ترمذی ج ا ص ۲۳۲)

علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

نبی (اکرم) ﷺ نے درختوں پر تازہ پھلوں کو خشک پھلوں کے عوض اور کھیتوں میں تازہ فصل کو خشک غلہ کے عوض فروخت کرنے ے اس لیے منع فرما دیا ہے کہ تم نے مثلاً تازہ کھجوروں کے عوض چھوارے لے لیے اور درخت پر لگی ہوئی تازہ کھجوریں آندھی یا اولوں سے باد ہو گئیں تو تم نے جو ان کے معاوضہ میں چھوارے لیے ہیں وہ بلا معاوضہ اور حرام ہوں گے' اسی طرح اگر درخت پر لگی ہوئی تازہ بجوروں کا اندازہ کر کے ان کے عشر میں چھوارے دے دیئے اور آندھی یا اولوں سے وہ تازہ کھجوریں گر گئیں یا جل گئیں تو وہ عشر میں یے ہوئے چھوارے بھی ناجائز ہوں گے' اسی لیے نبی ﷺ نے درخت پر لگے ہوئے پھلوں کی مقدار کا اندازہ لگانے سے منع فرما دیا' ران (مذکورہ) احادیث کی وجہ سے امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے درخت پر لگے ہوئے پھلوں کی مقدار کا اندازہ کر کے عشر نکالنے کو روہ فرمایا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ درخت سے پھل اتارنے کے بعد ان پھلوں میں سے عشر نکالا جائے۔ (نعمۃ الباری ج ۳ ص ۷۱۵۔ ۷۱۴)

۱۱- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ زَكٰوةِ الْعَسَلِ

شہد کی زکوٰۃ کا حکم

۳۰۱۵/۶- عَنْ اَبِیْ سَيَّارَةَ الْمُتْعِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ نَحْلًا، قَالَ الْعُشُوْرَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُحْمِهَا لِیْ قَالَ حَمَاهَا لِیْ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اُحْمِ لِیْ جَبَلَهَا، قَالَ حَمٰى لِیْ جَبَلَهَا.

حضرت ابو سیارہ المتعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری زمین میں شہد کے چھتے ہیں' آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم (شہد کا) عشر (دسواں حصہ) ادا کرو' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اس (شہد والی زمین) کو میرے لیے خاص فرما دیں تو آپ (ﷺ) نے اس (زمین) کو میرے لیے خاص فرما دیا' عبد الرحمٰن (راوی) کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: (میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ!) آپ اس پہاڑ (کی وادی) کو (جس مین شہد کے چھتے ہیں) میرے لیے خاص فرما دیں تو آپ (ﷺ) نے اس پہاڑ (کی وادی) کو میرے لیے خاص فرما دیا۔

ف: اس باب کی حدیث میں اس بات کا ثبوت ہے کہ شہد میں عشر (دسواں حصہ بطور زکوٰۃ) ادا کرنا واجب ہے' احناف کے دیک شہد میں عشر کی ادائیگی کے لیے کوئی نصاب مقرر نہیں ہے' شہد خواہ تھوڑا حاصل ہو یا زیادہ' اس میں عشر واجب ہے۔ اور شہد میں عشر

اس وقت واجب ہے جب کہ وہ عشری زمین سے حاصل ہو اور اگر وہ خراجی زمین سے حاصل کیا گیا تو اس میں عشر واجب نہیں' کیو خراجی زمین سے حاصل ہونے والے پھلوں اور اناج وغلہ وغیرہ کی وجہ سے اس (خراجی زمین) کے مالک پر خراج (ٹیکس) واجب ہے۔

اگر شہد عشری زمین میں ہو یا پہاڑوں میں ہو تو اس میں عشر واجب ہے' اور اگر وہ خراجی زمین میں ہو تو کچھ واجب نہیں۔

(مبسوط ج ۲ ص ۲۲۰' عالمگیری ج ۱ ص ۶

۱۲- بَابُ زَكٰوةِ الْحُلِيِّ

زیورات کی زکوٰۃ کا حکم

۳۰۱۶/۶۳- عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمْرَاَتَانِ فِيْ اَيْدِيْهِمَا اَسَاوِرُ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَتُحِبَّانِ اَنْ يُّسَوِّرَكُمَا اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَسَاوِرَ مِنْ نَّارٍ؟ قَالَتَا لَا، قَالَ فَاَدِّيَا حَقَّ هٰذَا الَّذِيْ فِيْ اَيْدِيْكُمَا.

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روا: کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں دو عورتیں حا ہوئیں جن کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے' رسول اللہ ﷺ نے (عورتوں) سے فرمایا: کیا تم چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہ دوزخ کی آگ کے کنگن پہنائے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں! (ہم یہ نہ چاہتیں) آپ (ﷺ) نے فرمایا: پھر تم اپنے ہاتھوں میں پہنے ہوئے کنگنوں کا حق (زکوٰۃ) ادا کرو۔

۳۰۱۷/۶۴- عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ دَخَلْتُ اَنَا وَخَالَتِيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْنَا اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَنَا اَتُعْطِيَانِ زَكَاتَهٗ؟ قَالَتْ، فَقُلْنَا لَا، قَالَ اَمَا تَخَافَانِ اَنْ يُّسَوِّرَكُمَا اللّٰهُ اَسْوِرَةً مِّنْ نَارٍ؟ اَدِّيَا زَكَاتَهٗ.

حضرت اسماء بنت یزید (رضی اللہ عنہا) کا بیان ہے کہ میں اور میری خ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور ہم (دونوں) سونے کے کنگن پہنے ہوئے تھے' آپ (ﷺ) نے ہم سے پوچھا: کیا ان (سونے کے کنگنوں) کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ ہم نے عرض کیا: نہیں آپ (ﷺ) نے فرمایا: کیا تم اس بات سے نہیں ڈرتیں کہ اللہ تع تمہیں دوزخ کی آگ کے کنگن پہنائے؟ تم ان کی زکوٰۃ ادا کیا کرو۔

ف: اس باب کی احادیث میں زیورات (خواہ سونے کے ہوں یا چاندی کے) کی زکوٰۃ ادا کرنے کی دلیل ہے' جب کہ وہ نصا کو پہنچ جائیں۔

ادائیگی زکوٰۃ کے لیے سونا' چاندی کا نصاب

جس (مرد یا عورت) کے پاس ساڑھے سات تولے (۸۷٫۴۷۹ گرام) یا اس سے زیادہ سونا ہو یا ساڑھے باون تو (۶۱۲٫۳۵ گرام) یا اس سے زیادہ چاندی ہو تو وہ مالک نصاب ہے' سال گزرنے پر اس پر ان کی زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے۔ اور اگر کے پاس سونے اور چاندی میں سے کوئی ایک چیز ہو لیکن وہ نصاب سے کم ہو تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

☆ سونے یا چاندی کے زیورات وغیرہ اگر نصاب کو پہنچ جائیں تو ان پر زکوٰۃ واجب ہے' خواہ یہ (سونے چاندی کے) زیورات وغ اپنے استعمال میں رہتے ہوں یا بیکار پڑے ہوئے ہوں یا جہیز کے لیے رکھے ہوئے ہوں۔

☆ اگر کسی کے پاس تھوڑا سا سونا ہے (جو نصاب سے کم ہے) تھوڑی سی چاندی ہے (جو نصاب سے کم ہے) اور ان تمام کی مجمو مالیت ساڑھے سات تولے سونے یا ساڑھے باون تولے چاندی کے برابر ہے تو وہ بھی مالک نصاب ہے اور اس پر زکوٰۃ واج

ہے اور اگر ان تمام کی مجموعی مالیت سونے یا چاندی کے نصاب کو نہ پہنچے تو وہ مالک نصاب نہیں ہے اور اس پر زکوۃ واجب نہیں ہے پس جس عورت کے پاس سونے چاندی کے زیورات ہوں اور وہ نصاب کو پہنچ جائیں تو اس پر زکوۃ واجب ہے اور جو نصاب سے کم ہوں تو زکوۃ واجب نہیں۔

زیورات کی زکوۃ کی ادائیگی......عورت پر یا شوہر پر؟

بعض خواتین اس غلط فہمی کا شکار رہتی ہیں کہ ان کے زیورات کی زکوۃ ادا کرنا شوہر کے ذمہ ہے اور وہ اس غلط فہمی میں زکوۃ ادا نہیں کرتیں اور نہ ہی ان کے شوہر زکوۃ ادا کرتے ہیں اور اس طرح سالہا سال گزر جاتے ہیں اور زکوۃ ادا نہیں ہوتی' اور یہ بات واضح رہے کہ زکوۃ اسی پر لازم ہوتی ہے جو مال کا مالک ہوتا ہے' چونکہ عورت زیورات جہیز میں لاتی ہے یا سسرال کی طرف سے اسے بطور تحفہ ملتے ہیں اور وہ ان کی مالک ہوتی ہے' شوہر مالک نہیں ہوتا اس لیے ان کی زکوۃ کی ادائیگی بھی عورت پر واجب ہوتی ہے' نہ کہ شوہر پر' البتہ شوہر اگر بیوی کی طرف سے اس کی اجازت سے زکوۃ ادا کر دے تو ادا ہو جائے گی۔ اور اگر عورت نے زیورات کو شوہر کی ملکیت میں کر دیا ہو اور وہ ان کا مالک ومختار ہو یا زیورات شوہر ہی کے ہوں اور وہ بیوی کو صرف استعمال کے لیے (عاریتاً) دیتا ہو تو پھر (چونکہ زیورات کا اصل مالک شوہر ہی ہے اس لیے) ان کی زکوۃ کی ادائیگی شوہر کے ذمہ ہوگی۔

اور اگر کسی عورت نے اس غلط فہمی کی وجہ سے کہ زیورات کی ادائیگی شوہر کے ذمہ ہے' اپنے زیورات کی ادائیگی کئی سال تک ادا نہ کی اور نہ ہی اس کی اجازت سے اس کے شوہر نے ادا کی تو گزشتہ جتنے سالوں کی زکوۃ ادا نہیں کی گئی اتنے سالوں کی زکوۃ ادا کرنا عورت کے ذمہ واجب ہے اور وہ ان گزشتہ سالوں کی زکوۃ ادا کرے' ورنہ وہ سخت گناہ گار ہوگی۔

۱۳- بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّكَازِ وَالْمَعْدِنِ
رِکاز اور معدنیات کا حکم

۶۵/۱۸-۳۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى خَيْبَرَ فَدَخَلَ صَاحِبٌ لَنَا إِلٰى خَرِبَةٍ يَقْضِي حَاجَتَهُ، فَتَنَاوَلَ لَبِنَةً لِيَسْتَطِيْبَ بِهَا فَانْهَارَتْ عَلَيْهِ تِبْرًا فَأَخَذَهَا فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ، قَالَ زِنْهَا فَوَزَنَهَا، فَإِذَا مِئَتَا دِرْهَمٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ هٰذَا رِكَازٌ وَفِيْهِ الْخُمُسُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف روانہ ہوئے تو (دوران سفر) ہمارا ایک ساتھی قضاء حاجت کے لیے ایک ویران جگہ کی طرف چلا گیا' پس اس نے پاکیزگی حاصل کرنے (استنجا کرنے) کے لیے ایک اینٹ کو پکڑا تو اس پر سونے کے ٹکڑے گر پڑے' اس نے اس (سونے کی اینٹ) کو اٹھایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کر دیا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اس کے بارے میں بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کا وزن کرو' جب اس نے اس کا وزن کیا تو وہ (سونے کی اینٹ) دوسو درہم (کی مالیت) کے برابر تھی' نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ رکاز ہے اور اس میں پانچواں حصہ ادا کرنا واجب ہے۔

۶۶/۱۹-۳۰- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ؟ فَقَالَ نَعَمْ.

حضرت ابوزبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر (رضی اللہ عنہ) سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رکاز میں پانچواں حصہ ادا کرنا واجب ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں!

۶۷/۲۰-۳۰- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ فِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ.

فرمایا: رکاز میں پانچواں حصہ ادا کرنا واجب ہے۔

۶۸/۲۱/۳۰- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ، اَلْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَالْعَجْمَاءُ جُبَارٌ، وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کنویں میں گرنے کا تاوان (مالی معاوضہ) نہیں ہے اور معدنیات (کان میں گرنے کا تاوان نہیں ہے اور جانور کے زخمی کرنے کا تاوان نہیں ہے اور رکاز (معدنیات و دفینہ) میں پانچواں حصہ ادا کرنا واجب ہے۔

رِکاز کی تعریف، زمین سے برآمد ہونے والی چیزوں کی اقسام اور ان کے احکام

معدنیات (کانوں) اور زمین میں دفن شدہ خزانوں کو رِکاز کہتے ہیں۔

علامہ کاسانی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

زمین سے برآمد ہونے والی چیزوں کی دو قسمیں ہیں: (۱) کنز (۲) معدن (کان)۔

کنز وہ مال ہے جس کو لوگوں نے زمین میں دفن کیا ہو۔ (جسے دفینہ کہتے ہیں)۔

معدن وہ مال ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے زمین کی پیدائش کے دن سے ہی اس (زمین) میں ودیعت فرما دیا ہو اور رکاز کا اطلاق کنز اور معدن دونوں پر ہوتا ہے، البتہ معدن پر اس کا اطلاق حقیقتاً ہوتا ہے، جب کہ کنز کے لیے اس کا استعمال مجازاً ہوتا ہے۔

(بدائع الصنائع ج ۲ ص ۱۵)

معادن سے برآمد ہونے والی چیزوں کا حکم یہ ہے کہ ان کا ۵/۴ معدنیات نکالنے والے کے لیے ہوتا ہے اور ۵/۱ (پانچواں حصہ) بیت المال کے لیے ہوتا ہے۔ اسی طرح جو خزانہ زمین سے برآمد ہو اس (خزانہ) کا ۵/۴ خزانہ پانے والے کے لیے ہوتا ہے اور ۵/۱ (پانچواں حصہ) بیت المال کے لیے ہوتا ہے۔

معدنیات کی اقسام اور ان کا حکم

معادن سے برآمد ہونے والی چیزوں (اموال) کی تین قسمیں ہیں:

(۱) وہ جامد (ٹھوس) چیزیں جو آگ میں پگھلانے سے پگھل جائیں اور وہ (زیورات وغیرہ بنانے کے لیے) ڈھل بھی جائیں، جیسے سونا، چاندی، لوہا، سیسہ اور تانبا وغیرہ۔

(۲) وہ جامد (ٹھوس) چیزیں جو آگ میں پگھلانے سے نہ پگھلیں، جیسے گچ، چونا، سرما، ہڑتال، یاقوت، بلور، عقیق، زمرد، فیروزہ اور گیرو (سرخ مٹی) وغیرہ۔

(۳) وہ مائع (بہنے والی) چیزیں جو ٹھوس نہ ہوں، جیسے پانی، پارہ، تارکول، تیل اور نمک۔

پس معدنیات میں سے پہلی قسم کی چیزوں (سونا، چاندی لوہا اور سیسہ و تانبا وغیرہ) میں خمس (پانچواں حصہ) ادا کرنا واجب ہے، باقی دو قسموں کی معدنیات میں خمس ادا کرنا واجب نہیں ہے، سارا مال معدنیات نکالنے والے کے لیے ہوگا۔

(المبسوط ج ۲ ص ۲۱۷ عالمگیری ج ۱ ص ۱۸۵، ردالمحتار ج ۲ ص ۴۸)

معدن سے نکلنے والی قدرتی گیس (جو عصر جدید کی دریافت ہے) میں خمس نہیں ہے۔

عدنیات پانے والے غیر مسلم کو ۵/۴ دینے کا حکم

معدنیات (اور دفینوں) کو پانے والا خواہ مسلمان ہو ذمی ہو بالغ ہو نابالغ ہو مرد ہو یا عورت ہو ہر صورت میں خمس (۵/۱) بیت
ال (سرکاری خزانہ) کو دیا جائے گا اور باقی (۵/۴) اس (پانے والے) کی ملکیت ہوگا۔ (المبسوط ج۲ ص۲۱۹، عالمگیری ج۱ ص۱۸۵)
اگر حربی کافر امان لے کر آیا اور اسے معدن یا خزانہ مل گیا تو اس سے سارے کا سارا خزانہ لے لیا جائے گا، اسے کچھ بھی نہیں دیا
ائے گا، البتہ اگر (امان لے کر آنے والے) حربی کافر نے حاکم کی اجازت سے مشروط طور پر معدن کو دریافت کیا اور کچھ حصہ مقرر کر دیا
اس کی شرط کو پورا کیا جائے گا۔ (المبسوط ج۲ ص۲۲۰، عالمگیری ج۱ ص۱۸۴)

ارالسلام میں غیر مملوکہ زمین سے ملنے والے خزانے کا حکم

ایک شخص نے دارالسلام میں غیر مملوکہ زمین سے خزانہ پایا جیسے جنگلات (اور پہاڑ وغیرہ) تو اگر اس خزانہ پر اہل اسلام کی علامات
ں، مثلاً ان پر کلمہ شہادت (یا کوئی ایسا کلمہ جو اسلام کو ظاہر کرے) ہو تو وہ خزانہ بمنزلہ لقطہ (گری پڑی گم شدہ چیز) کے ہوگا (اس پر لقطہ
کے احکام لاگو ہوں گے، دفینہ کے نہیں ہوں گے) اور اگر اس پر جاہلیت کی علامات ہوں، مثلاً اس پر صلیب یا بت کی تصویریں بنی ہوئی
ں تو اس میں خمس (پانچواں حصہ) واجب ہوگا اور باقی چار حصے (۵/۴) خزانہ پانے والے کے لیے ہوں گے۔
(المبسوط ج۲ ص۲۱۸، عالمگیری ج۱ ص۱۸۵)

اور اگر اس (خزانہ) پر علامات مشتبہ ہوں (واضح نہ ہوں) تو اس کو بھی جاہلیت کے زمانہ کا سمجھا جائے گا، (لہٰذا اس میں ۵/۱ ادا
رنا واجب ہوگا اور باقی ۵/۴ خزانہ پانے والے کے ہوں گے)۔ (عالمگیری ج۱ ص۱۸۵)

ارالحرب میں مملوکہ و غیر مملوکہ زمین سے ملنے والے خزانے کا حکم

ایک مسلمان شخص کو دار حرب میں ایسی زمین سے خزانہ ملا جو کسی کی ملک نہیں تھی تو اس میں خمس (۵/۱) واجب نہ ہوگا، بلکہ سارے کا
ارا خزانہ پانے والے کے لیے ہوگا، اور اگر اس کو (مسلمان شخص کو دار حرب میں) کسی ایسی زمین سے خزانہ ملا جو کسی کی ملک تھی تو اگر وہ
دار حرب میں) امان لے کر داخل ہوا تھا تو وہ اس (خزانہ) کو (زمین کے مالک کو) واپس کر دے، اور اگر اس نے واپس نہ کیا اور وہ اس
زانہ کو دارالسلام (اپنے ملک) میں لے آیا تو وہ اس کا مالک ہوگا، لیکن وہ اس کے لیے حلال نہ ہوگا، اگر اس نے اس کو فروخت کر دیا تو
س کی بیع جائز ہوگی، لیکن خریدنے والے کے لیے وہ حلال نہ ہوگا۔ (المبسوط ج۲ ص۲۲۰، عالمگیری ج۱ ص۱۸۵)

سی کے گھر سے ملنے والے خزانے کا حکم

ایک شخص کو کسی دوسرے شخص کے گھر سے خزانہ ملا، سو اگر گھر کا مالک یہ کہے کہ اس خزانہ کو میں نے اس میں رکھا تھا تو اس (گھر کے
لک) کا قول معتبر ہوگا (اور سارا خزانہ گھر کے مالک کا ہوگا، اس میں خمس نہ ہوگا)۔
اور اگر وہ دونوں (خزانہ پانے والا اور گھر کا مالک) اس بات پر متفق ہو جائیں کہ یہ دفینہ ہے تو اس میں خمس (۵/۱) ادا کرنا واجب
گا، جب کہ باقی ۵/۴ اس کو ملیں گے جس کو حاکم کی طرف سے اس ملک کے فتح کے وقت سب سے پہلے وہ زمین الاٹ ہوئی تھی اور اگر
س (زمین) کا سب سے پہلا مالک معلوم نہ ہو اور نہ ہی اس کے وارثوں کا پتا چلے تو مسلمانوں میں جو اس کے مالک معلوم ہوں ان میں
و پہلا مالک ہے اس کو ملے گا یا اس کے وارثوں کو ملے گا، ورنہ بیت المال (سرکاری خزانہ) میں جمع ہوگا (خزانہ پانے والے اور گھر کے
لک کے لیے کچھ نہ ہوگا) اور اگر وہ زمین سب سے پہلے ذمی کو الاٹ ہوئی تھی تو (دفینہ سے ملنے والے خزانہ میں سے) اس کو کچھ نہ ملے
گا۔ (المبسوط ج۲ ص۲۱۹، عالمگیری ج۱ ص۱۸۵)

دو آدمیوں نے معدن کی تلاش میں محنت کی تو ایک کو مل گیا؟

دو آدمیوں نے معدن کی تلاش میں محنت کی، ان میں ایک کو معدن مل گیا تو جس کو ملے گا اسی کا ہوگا (دوسرے کے لیے کچھ نہ ہوگا اور اگر ایک شخص نے کان کھودنے کا ٹھیکہ لیا تو جو کچھ اس کو کان میں سے حاصل ہوگا وہ اسی (ٹھیکیدار) کا حق ہے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۷۵۔ ۱۷۴

دفینے سے ہتھیار، آلات اور خانہ داری کے سامان کا ملنا اور ان کا حکم

اگر دفینہ سے سامان، مثلاً ہتھیار، آلات، خانہ داری کا سامان، نگینے اور کپڑے وغیرہ برآمد ہوئے تو وہ بھی خزانہ کے حکم میں ہیں، ان میں بھی خمس (پانچواں حصہ) ادا کرنا واجب ہوگا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۸۵)

دریا و سمندر سے نکلنے والی چیزوں کا حکم

دریا (اور سمندر) سے نکلنے والی چیزوں" مثلاً عنبر، موتی اور مچھلی وغیرہ" میں خمس (۱/۵) واجب نہیں۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۸۵، بدائع الصنائع ج ۲ ص ۶۸

اگر دریا اور سمندر سے سونا چاندی نکلیں تو ان میں کچھ واجب نہیں ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۸۵، بدائع الصنائع ج ۲ ص ۶۸)

دریا یا سمندر سے نکلنے والے زیورات پر خمس واجب نہیں ہے (وہ سارے کے سارے زیورات پانے والے کے ہوں گے)۔

(بدائع الصنائع ج ۲ ص ۶۸

پہاڑوں میں جو فیروزہ ملے اس میں خمس نہیں ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۸۵)

اگر آج کل کسی کی زمین سے قدرتی گیس یا تیل نکل آئے تو ادائیگی خمس کی کیا صورت ہوگی؟

علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

آج کل قدرتی گیس اور تیل وغیرہ بعض زمینوں میں سے نکل آتے ہیں اور ان کی تلاش کے لیے حکومت زر کثیر خرچ کرتی ہے۔ حکومت دوسرے ممالک کی کمپنیوں سے اس سلسلے میں معاہدے کرتی ہے اور بیسیوں جگہ تجربہ کرنے کے بعد کسی جگہ قدرتی گیس یا تیل کا پتہ چلتا ہے، پھر اس کو نکالنے اور گیس کو پائپ لائنوں کے ذریعہ تمام ملک میں پہنچانے پر بے تحاشا روپیہ خرچ ہوتا ہے، اور نہ ہی تمام تیل تمام گیس کو بیک وقت نکالا جا سکتا ہے جس سے یہ اندازہ کیا جا سکے کہ ۱/۵ اتنا ہے اور ۴/۵ اتنا ہے، ان حالات میں اگر کسی شخص کی زمین سے قدرتی گیس یا تیل دریافت ہو دراں حالیکہ حکومت اپنے ذرائع اور وسائل سے تلاش کرے اور ملک میں اس کی ترسیل او فروخت کا انتظام کرے، اور تیل صاف کرنے کے کارخانے لگائے تو اس صورت میں اس کا کیا حل ہونا چاہیے اور خمس والی حدیث پر کس طرح عمل کیا جا سکتا ہے اور یہ گیس اور تیل اس شخص کی ذاتی ملکیت ہوگی یا قومی ملکیت تصور کی جائے گی۔

ہماری رائے یہ ہے کہ یا تو حکومت اس زمین کو اس کے مالک سے اس کی رضامندی سے خریدے اور پھر اپنے طور پر تیل اور گیس کے حصول کا انتظام کرے اور اگر مالک اس کو رضامندی سے فروخت نہ کرے تو حساب لگایا جائے کہ اس کی تلاش اور اس کی ترسیل میں کیا خرچ ہوا ہے اور تمام خرچ منہا کرنے کے بعد اس کی آمدنی کا ۱/۵ قومی خزانے میں داخل کیا جائے اور ۴/۵ مالک کو دیا جائے او جب تک اس سے آمدنی ہوتی رہے سالانہ یا ششماہی آمدنی سے مالک کو حصہ دیا جائے، نیز چونکہ اس تمام مشقت میں حکومت کا دخل ہے۔ اس لیے مالک کی ۴/۵ آمدنی میں سے حکومت اپنی رائلٹی کے طور پر کچھ حصہ مقرر کر سکتی ہے اور یہ رائلٹی باہمی افہام و تفہیم سے طے کی جا سکتی ہے۔ (شرح صحیح مسلم ج ۴ ص ۸۹۰۔ ۸۸۹)

ندنیات میں نصاب اور سال گزرنے کی شرط نہیں

علامہ بدرالدین عینی حنفی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

رکاز (معدنیات و دفینے) خواہ تھوڑی مقدار میں حاصل ہوں یا زیادہ حاصل ہوں اس میں خمس ادا کرنا واجب ہے، ہمارے حناف) کے نزدیک اس میں نصاب کی کوئی شرط نہیں ہے جب کہ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک اس میں نصاب کی شرط ، البتہ انہوں نے اس میں سال گزرنے کی شرط نہیں لگائی، ہماری دلیل یہ ہے کہ جن نصوص (احادیث) میں رکاز پر خمس ادا کرنے کا حکم ، ان میں نصاب کی شرط نہیں ہے (اور نہ ہی سال گزرنے کی شرط ہے) تو بغیر سمعی دلیل کے (نصاب و سال گزرنے کی) شرط لگانا ئز نہیں ہے۔ (عمدۃ القاری ج ٦ ص ٥٦٧)

ندنیات کے خمس کے مصارف اور اس سے متعلق مسائل

ہمارے نزدیک اس (معدنیات) کے پانچویں حصے کے مصارف وہی ہیں جو مال غنیمت اور مال فئی کے پانچویں حصے کے سارف ہیں۔ (عمدۃ القاری ج ٦ ص ٥٦٨)

معدنیات حاصل کرنے والے کے والدین اگر ضرورت مند ہوں، نادار و مفلس ہوں تو اس کا خمس (پانچواں حصہ) ان کو دینا جائز ، اسی طرح اگر اپنی اولاد نادار و غریب ہو تو ان کو بھی دینا جائز ہے، بخلاف زکوٰۃ و عشر کے کہ وہ ان (والدین و اولاد) کو نہیں دیا جا سکتا۔

معدنیات پانے والا اگر اس قدر ضرورت مند ہو کہ اس کے چار حصے (۵/۴) بھی اس کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے ناکافی ں تو پانچویں حصہ (۵/۱) کو وہ خود بھی اپنی ذات پر خرچ کر سکتا ہے لیکن یہ اس کے لیے اس وقت جائز ہوگا جب کہ چار حصوں کی قیمت ، مالیت دو سو درہم (ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت) سے کم ہو، اور اگر چار حصے دو سو درہم کے برابر ہوں تو پھر اس کے لیے خمس ، انچواں حصہ) اپنی ذات پر خرچ کرنا جائز نہ ہوگا۔ (عمدۃ القاری ج ۲ ص ٦٨)

(حکم تو یہ ہے کہ معدنیات کا پانچواں حصہ بیت المال میں دیا جائے) لیکن اگر کسی نے از خود اس کو فقراء و مساکین پر خرچ کر دیا اور طان (حاکم) کے حوالے نہیں کیا تو یہ جائز ہے اور اس سے دوبارہ خمس نہیں لیا جائے گا۔ (بدائع الصنائع ج ۲ ص ٦٨)

ندنیات کا خمس اور آل محمد (ﷺ)

حضرت سیدنا و مولانا نبی کریم ﷺ کی آل (سادات و بنو ہاشم) کے لیے صدقات (زکوٰۃ، عشر و صدقہ فطر وغیرہ) لینا حرام ہے اہ وہ کتنے ہی تنگ دست و مفلس کیوں نہ ہوں، لیکن ان کے لیے مال غنیمت، مال فئی اور معدنیات کے خمس (پانچویں حصے) میں سے لینا ئز ہے اور یہ غریب و نادار سادات و بنو ہاشم کے لیے جائز ہے، مال دار سادات و بنو ہاشم کے لیے جائز نہیں ہے۔

حضرت مجاہد سے روایت ہے:

کان آل محمد ﷺ لا تحل لهم الصدقة نعل لهم خمس الخمس.

سیدنا محمد ﷺ کی آل کے لیے صدقہ (زکوٰۃ و عشر وغیرہ) حلال نہیں ہے اور ان کے لیے خمس (پانچویں حصے) کا پانچواں حصہ مقرر کیا گیا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۳ ص ۱۰۵)

س کے حصے اور فقراء سادات کا دیگر فقراء پر تقدم

علامہ کاسانی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

ہمارے نزدیک خمس کے تین حصے کیے جائیں گے، ایک حصہ یتیموں کے لیے، ایک حصہ مسکینوں کے لیے اور ایک حصہ مسافروں کے

لیے اور حضور نبی کریم ﷺ کے نادار و غریب قرابت دار عام فقراء کے حصے میں داخل ہیں (ان کے لیے الگ حصہ وضع نہیں کیا جا۔ گا) بلکہ وہ دوسرے فقراء پر مقدم ہیں اور سادات و بنو ہاشم کے اغنیاء کو خمس میں سے کچھ نہیں دیا جائے گا۔ (بدائع الصنائع ج ۷ ص ۱۲۵)

علامہ مرغینانی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

خمس کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے گا: ایک حصہ یتیموں کے لیے' ایک حصہ مسکینوں کے لیے اور ایک حصہ مسافروں کے لیے، اور حضور ﷺ کے نادار و غریب قرابت دار (سادات و بنو ہاشم) فقراء کے حصہ میں داخل ہوں گے اور وہ دوسرے فقراء پر مقدم ہو گے' اور ان (سادات و بنو ہاشم) کے مال داروں کو خمس میں سے نہیں دیا جائے گا۔ (ہدایہ اولین ص ۵۵۶)

کنوئیں میں گرنے والے کا تاوان نہیں

اس کی تفصیل یہ ہے کہ کسی شخص نے جنگل میں کنواں کھودا یا کسی ایسی آبادی میں کنواں کھودا جہاں سے عام لوگ گزرتے ہیں ا اس (کنوئیں) میں کوئی آدمی گر گیا (اور وہ ہلاک ہو گیا یا اس کا کوئی عضو ضائع ہو گیا) یا کسی شخص نے اپنی زمین میں کسی مزدور سے کنوا کھودنے کو کہا (اور وہ مزدور کنواں کھود رہا تھا کہ) وہ کنواں اس مزدور پر گر پڑا (اور وہ ہلاک ہو گیا) تو اس صورت میں اس (کنوئیں میں گر کر یا کنوئیں میں دب کر ہلاک ہونے والے) کا کسی پر تاوان نہیں ہے (یعنی نہ اس کا قصاص لیا جائے گا اور نہ ہی دیت)۔

(عمدۃ القاری ج ۶ ص ۶۵،

کان میں گرنے والے کا تاوان نہیں

اس کی تفصیل یہ ہے کہ کسی شخص نے کسی مزدور سے کان کھودنے کو کہا اور وہ (مزدور) کان میں گر گیا (یا کان اس پر گر گئی اور ہلاک ہو گیا) تو اس صورت میں بھی اس کا تاوان کسی پر نہیں ہے (یعنی نہ اس کا قصاص لیا جائے گا اور نہ ہی دیت)۔

(عمدۃ القاری ج ۶ ص ۶۵،

جانور کے کسی کو زخمی کرنے یا کسی کے کھیت کے نقصان کرنے کا تاوان نہیں

اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر جانور کسی کو زخمی کر دیں یا کسی کے کھیت کا نقصان کر دیں تو اس میں کوئی تاوان (ضمان) نہیں ہے۔

قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ اگر جانور دن میں کسی کا نقصان کر دیں تو اس میں کوئی ضمان (تاوان) نہیں ہے جب کہ اس جانور کے ساتھ کوئی (اس کا سوار یا اس کا چلانے والا) نہ ہو' اور اگر اس کے ساتھ اس کا سوار یا اس کا چلانے والا تو پھر جمہور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ (اس کا سوار یا اس کا چلانے والا) اس نقصان کا ضامن ہو گا' اور داؤد اور ظاہری (غیر مقلدین) کہتے ہیں کہ نص کے اطلاق کی وجہ سے خواہ اس جانور کے ساتھ اس کا سوار ہو یا نہ ہو' اس کا چلانے والا ہو یا نہ ہو (خواہ دن ہو یا رات) حال میں اس کے نقصان کا کوئی تاوان نہیں ہے۔ (عمدۃ القاری ج ۶ ص ۵۶۶)

اَبْوَابُ اِخْرَاجِ الزَّکٰوۃِ

زکوۃ کی ادائیگی کا بیان

۱- بَابُ الْمُبَادَرَۃِ اِلٰی اِخْرَاجِھَا وَتَعْجِیْلِھَا قَبْلَ حُلُوْلِھَا وَدُعَاءِ الْاِمَامِ لِمُعْطِیْھَا

ادائیگی زکوۃ میں جلدی کرنا' سال گزرنے سے پہلے ادا کرنا اور زکوۃ دینے والے کے لیے حکمران کا دعا کرنا

۳۰۲۲/۶۹- عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰہُ

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں ۔

نْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى لَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ مَ سَرِيْعًا، فَدَخَلَ عَلٰى بَعْضِ نِسَائِهٖ، ثُمَّ خَرَجَ ای مَا فِيْ وُجُوْهِ الْقَوْمِ مِنْ تَعَاجُبِهِمْ لِسُرْعَتِهٖ َ ذَكَرْتُ وَاَنَا فِي الصَّلَاةِ تِبْرًا عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ يُمْسِيَ اَوْ يَبِيْتَ عِنْدَنَا فَاَمَرْتُ بِقَسْمِهٖ.

رسول اللہ ﷺ کے پیچھے عصر کی نماز پڑھی، جب آپ (ﷺ) نے سلام پھیرا تو تیزی سے اٹھے اور اپنی کسی بیوی کے ہاں تشریف لے گئے، پھر باہر تشریف لائے اور لوگوں کے چہروں کو دیکھا کہ وہ آپ کے تیزی سے اٹھ کر جانے پر تعجب کر رہے تھے تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: نماز کی حالت میں مجھے اپنے پاس رکھا ہوا سونے کا ٹکڑا یاد آ گیا تو میں نے یہ پسند نہ کیا کہ وہ شام تک یا رات کو ہمارے پاس رہے، سو میں نے اس کے تقسیم کرنے کا حکم دیا۔

۳۰۲۳/۷- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ بَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ فِيْ تَعْجِيْلِ صَدَقَتِهٖ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ فِيْ ذٰلِكَ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عباس بن عبد المطلب (رضی اللہ عنہ) نے نبی کریم ﷺ سے زکوٰۃ فرض ہونے (سال گزرنے) سے پہلے جلدی زکوٰۃ ادا کر دینے کے متعلق پوچھا تو آپ (ﷺ) نے ان کو اس کی رخصت (اجازت) دے دی۔

۳۰۲۴/۷- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ لَى الصَّدَقَةِ فَقِيْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَخَالِدُ بْنُ وَلِيْدِ وَالْعَبَّاسُ عَمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَقَمَ ابْنُ جَمِيْلٍ اَنَّهُ كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ، وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ ظْلِمُوْنَ خَالِدًا فَقَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهُ فِيْ سَبِيْلِ لّٰهِ، وَاَمَّا الْعَبَّاسُ فَهُوَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا ثُمَّ قَالَ اَمَا لِمْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کو صدقہ (زکوٰۃ) وصول کرنے کے لیے (عامل بنا کر) بھیجا تو عرض کیا گیا (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ!) ابن جمیل، خالد بن ولید اور نبی کریم ﷺ کے چچا عباس نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابن جمیل نے تو زکوٰۃ دینے سے اس لیے انکار کیا ہے کہ وہ فقیر (غریب و تنگ دست) تھا اور اللہ تعالیٰ نے اسے غنی (مال دار) کر دیا ہے، لیکن خالد پر تم زیادتی کرتے ہو انھوں نے تو اپنی زرہوں کو بھی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں وقف کر رکھا ہے اور باقی رہے عباس تو ان کی زکوٰۃ اور اس کی مثل ادا کرنا میرے ذمہ ہے، پھر فرمایا: (اے عمر!) کیا تم نہیں جانتے کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی مثل ہوتا ہے۔

۳۰۲۵/۷- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ مَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلنَّاسِ مَا تَرَوْنَ يْ فَضْلٍ فَضَلَ عِنْدَنَا مِنْ هٰذَا الْمَالِ فَقَالَ النَّاسُ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَدْ شَغَلْنَاكَ عَنْ اَهْلِكَ وَضَيْعَتِكَ بِجَارَتِكَ فَهُوَ لَكَ، فَقَالَ لِيْ مَا تَقُوْلُ اَنْتَ فَقُلْتُ لْدْ اَشَارُوْا عَلَيْكَ، فَقَالَ لِيْ قُلْ، فَقُلْتُ لِمَ تَجْعَلُ يَقِيْنَكَ ظَنًّا فَقَالَ لَتَخْرُجَنَّ مِمَّا قُلْتَ فَقُلْتُ اَجَلْ اللّٰهِ لَاَخْرُجَنَّ مِنْهُ، اَتَذْكُرُ حِيْنَ بَعَثَكَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعِيًا فَاَتَيْتَ الْعَبَّاسَ بْنَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا کہ (صدقہ کے) اس زائد مال کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے جو ہمارے پاس ہے، لوگوں نے کہا: اے امیر المومنین! ہم نے آپ کو آپ کے اہل و عیال، آپ کے پیشے اور آپ کی تجارت سے مصروف کر رکھا ہے، لہٰذا صدقہ کا یہ زائد مال آپ کے لیے ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے پوچھا کہ آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا کہ اس بارے میں لوگ آپ کو مشورہ دے چکے ہیں، حضرت عمر نے مجھ سے کہا کہ آپ بتائیں، میں نے کہا کہ آپ اپنے یقین کو ظن کیوں قرار دے رہے ہیں، حضرت عمر نے کہا: جو کچھ آپ نے کہا ہے آپ کو اس کی دلیل

عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَمَنَعَكَ صَدَقَتَهُ فَكَانَ بَيْنَكُمَا شَيْءٌ فَقُلْتَ لِي انْطَلِقْ مَعِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْنَاهُ خَاثِرًا فَرَجَعْنَا، ثُمَّ غَدَوْنَا عَلَيْهِ فَوَجَدْنَاهُ طَيِّبَ النَّفْسِ فَأَخْبَرْتَهُ بِالَّذِي صَنَعَ، فَقَالَ لَكَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ، وَذَكَرْنَا لَهُ الَّذِي رَأَيْنَاهُ مِنْ خُثُورِهِ فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ وَالَّذِي رَأَيْنَاهُ مِنْ طِيبِ نَفْسِهِ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي، فَقَالَ إِنَّكُمَا أَتَيْتُمَانِي الْيَوْمَ الْأَوَّلَ وَقَدْ بَقِيَ عِنْدِي مِنَ الصَّدَقَةِ دِينَارَانِ، فَكَانَ الَّذِي رَأَيْتُمَا مِنْ خُثُورِي لَهُ وَأَتَيْتُمَانِي الْيَوْمَ وَقَدْ وَجَّهْتُهُمَا غَدًا فَذَاكَ الَّذِي رَأَيْتُمَا مِنْ طِيبِ نَفْسِي، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَدَقْتَ، وَاللّٰهِ لَأَشْكُرَنَّ لَكَ الْأُولَى وَالْآخِرَةَ.

پیش کرنی چاہیے' میں نے کہا: ہاں! اللہ تعالیٰ کی قسم! میں اس کی ضرور دلیل پیش کروں گا' کیا آپ کو یاد ہے کہ جب آپ کو اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے (زکوٰۃ کا) عامل بنا کر بھیجا اور آپ حضرت عباس بن عبد المطلب (رضی اللہ عنہ) کے پاس (زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے) آئے تو انہوں نے آپ کو اپنی زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور تمہارے درمیان مناقشہ واختلاف ہوا تو آپ نے مجھ سے کہا کہ تم میرے ساتھ نبی کریم ﷺ کے پاس چلو (جب ہم آپ (ﷺ) کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے) تو ہم آپ (ﷺ) کو پریشان حال دیکھ کر واپس لوٹ آئے' پھر ہم اگلے دن آپ (ﷺ) کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو ہم نے آپ (ﷺ) کو بہت خوش دیکھا' پس تم نے آپ (ﷺ) کو اس واقعہ کے بارے میں بتایا تو آپ (ﷺ) نے تم سے فرمایا: (اے عمر!) کیا تم نہیں جانتے کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کی مانند ہوتا ہے' اور ہم نے آپ (ﷺ) کی خدمت میں اس بات کا ذکر کیا جو ہم نے پہلے دن آپ (ﷺ) کو پریشانی کی حالت میں دیکھا اور دوسرے دن بہت خوش دیکھا' تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: جب تم دونوں پہلے دن میرے پاس آئے تو اس وقت میرے پاس صدقہ کے دو دینار باقی تھے' سو یہی وجہ تھی کہ تم نے مجھے پریشان دیکھا' جب تم دونوں آج میرے پاس آئے ہو تو میں صبح سے ہی ان دیناروں کو مستحق لوگوں تک پہنچا چکا ہوں' اسی وجہ سے تم مجھے بہت خوش دیکھ رہے ہو' پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (مجھ سے) کہا: (اے علی!) آپ نے سچ کہا' اللہ تعالیٰ کی قسم! میں آپ کی پہلی بات (کہ آپ نے مجھے لوگوں کا مشورہ قبول نہ کرنے کا کہا) اور دوسری بات (کہ آپ نے مجھے نبی کریم ﷺ کے دو دینار صدقہ کرنے کی یاد دہانی کرائی) میں آپ کا شکر گزار ہوں۔

۳۰۲۶/۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أُحُدًا عِنْدِي ذَهَبًا لَأَحْبَبْتُ أَنْ لَا يَأْتِيَ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ أَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنِّي لَيْسَ شَيْئًا أَرْصُدُهُ فِي دَيْنٍ عَلَيَّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے' اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے کہ مجھ پر تین راتیں بھی نہ گزریں (کہ میں اسے خرچ کر دوں) اور میرے پاس اس میں سے ایک دینار بھی باقی ہو تو میں اس کو بھی مستحق آدمی پر خرچ کر دوں (اور میرے پاس اس میں سے) اتنی چیز بھی باقی نہ رہے جس کو میں اپنے قرض کی ادائیگی کے لیے روک لوں۔

۳۰۲۷/۱- عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ، قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیَ بِصَدَقَةٍ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِمْ وَاِنَّ اَبِیْ اَتَاهُ بِصَدَقَتِهٖ، فَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ اَوْفٰی يَقُوْلُ كَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةِ مَالِهٖ صَلّٰی عَلَيْهِ فَاَتَيْتُهٗ بِصَدَقَةِ مَالِ اَبِیْ، فَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ اَبِیْ اَوْفٰی.

حضرت عمر بن مرہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے سنا اور وہ اصحاب شجرہ میں سے تھے' انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس صدقہ (زکوٰۃ کا مال) لایا جاتا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یوں دعا کرتے: اے اللہ! ان (صدقہ دینے والوں) پر رحمتوں کا نزول فرما' پھر میرے والد بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت اقدس میں اپنا صدقہ لے کر آئے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دعا کی: اے اللہ! ابو اوفی کی آل پر رحمتوں کا نزول فرما۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی (رضی اللہ عنہ) کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب کوئی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں اپنے مال کا صدقہ (زکوٰۃ) لے کر حاضر ہوتا آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے لیے نزول رحمت (اور بخشش) کی دعا کرتے' پس میں اپنے والد کے مال کا صدقہ لے کر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں دعا کی: اے اللہ! ابو اوفی کی آل پر رحمتوں کا نزول فرما۔

حدیث باب سے مستفاد احکام و مسائل

ادائیگی زکوٰۃ میں جلدی کی جائے' تاخیر نہ کی جائے جب صاحب نصاب کے مال پر سال پورا ہو جائے تو زکوٰۃ فوراً ادا کرنا واجب ہے' بغیر کسی عذر کے تاخیر کرنا گناہ ہے۔

ادائیگی زکوٰۃ کے لیے مال پر سال گزرنا شرط ہے' جب تک مال پر سال پورا نہ ہوگا اس وقت تک زکوٰۃ ادا کرنا واجب نہیں۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے مال حاصل کیا' اس پر اس وقت تک زکوٰۃ واجب نہیں جب تک کہ اس پر سال نہ گزر جائے۔ (ترمذی ج۱ ص۱۳۸)

اگر کوئی شخص مال پر سال گزرنے سے پہلے جلدی زکوٰۃ ادا کر دے تو یہ بھی جائز ہے' جیسا کہ حدیث نمبر ۷۰ میں مذکور ہے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

بقدر نصاب مال کے مالک ہونے کے بعد وقت سے پہلے (یعنی سال پورا ہونے سے پہلے) زکوٰۃ ادا کرنا جائز ہے' لیکن صاحب نصاب ہونے سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنا جائز نہیں۔

بقدر نصاب مال پر سارا پورا ہونے سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنا تین شرطوں کے ساتھ جائز ہے: (۱) یہ کہ زکوٰۃ دیتے وقت مال پر سال منعقد ہو چکا ہو (۲) یہ کہ جس نصاب کی زکوٰۃ دی وہ آخر سال تک پورا رہے (۳) یہ کہ سال کے درمیان میں اصل نصاب فوت نہ ہو' پس اگر کسی کے پاس نصاب سے کم مال تھا اور اس نے وقت سے پہلے زکوٰۃ دی' پھر اس کا نصاب پورا ہو گیا یا وہ صاحب نصاب تھا اور زکوٰۃ دینے سے نصاب میں کمی آ گئی حتیٰ کہ سال گزرنے تک وہ کمی پوری نہ ہوئی' یا زکوٰۃ دیتے وقت نصاب پورا تھا لیکن سال پورا ہونے سے پہلے اس کا تمام مال تباہ ہو گیا تو ان صورتوں میں وقت سے پہلے جو کچھ (زکوٰۃ کی نیت سے) دیا تھا وہ نفلی صدقہ ہوگا' زکوٰۃ نہ ہوگی جس طرح ایک نصاب کے مالک ہونے کے بعد وقت سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنا جائز ہے' اسی طرح بہت سے نصابوں میں بھی وقت سے پہلے زکوٰۃ ادا کرنا جائز ہے۔ (عالمگیری ج۱ ص۱۷۶)

اس باب کی آخری حدیث میں یہ دلیل ہے کہ زکوٰۃ کا مال وصول کرنے والے کے لیے مستحب ہے کہ وہ زکوٰۃ دینے والے کے لیے دعا کرے، خواہ زکوٰۃ وصول کرنے والا خود حکمران ہو یا اس کی طرف سے مقرر کردہ عامل ہو۔

۲ - بَابُ مَنْ دَفَعَ صَدَقَتَهُ اِلٰى مَنْ ظَنَّهُ مِنْ اَهْلِهَا فَبَانَ غَيْرَ ذٰلِكَ

کسی کو زکوٰۃ کا مستحق سمجھ کر زکوٰۃ دی، پھر معلوم ہوا کہ وہ اس کا مستحق نہ تھا

۳۰۲۸/۷۵- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ لَاَتَصَدَّقَنَّ اللَّيْلَةَ صَدَقَةً، فَاَخْرَجَ صَدَقَتَهُ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ زَانِيَةٍ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى زَانِيَةٍ، وَقَالَ لَاَتَصَدَّقَنَّ اللَّيْلَةَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْرَجَ صَدَقَتَهُ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ سَارِقٍ، فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَارِقٍ ثُمَّ قَالَ لَاَتَصَدَّقَنَّ اللَّيْلَةَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْرَجَ الصَّدَقَةَ فَوَضَعَهَا فِيْ يَدِ غَنِيٍّ فَاَصْبَحُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلٰى غَنِيٍّ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى سَارِقٍ وَعَلٰى زَانِيَةٍ وَعَلٰى غَنِيٍّ قَالَ فَاَتٰى فَقِيْلَ لَهُ اَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ تُقُبِّلَتْ اَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا يَعْنِيْ اَنْ تَسْتَعِفَّ بِهٖ، وَاَمَّا السَّارِقُ فَلَعَلَّهُ اَنْ يَسْتَغْنِيَ بِهٖ، وَاَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ اَنْ يَعْتَبِرَ فَيُنْفِقَ مِمَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فر[مایا:] ایک شخص نے کہا کہ میں آج رات کو ضرور صدقہ کروں گا، سو اس نے صدقہ نکالا اور اس (صدقہ) کو زانیہ کے ہاتھ پر رکھ دیا، جب صبح ہوئی لوگ کہہ رہے تھے کہ رات کو زانیہ پر صدقہ کیا گیا، اس شخص نے کہا کہ آ[ج] رات کو میں ضرور صدقہ کروں گا، اس نے اپنا صدقہ نکالا اور اس صدقہ کو [چور] کے ہاتھ پر رکھ دیا، جب صبح ہوئی تو لوگ کہہ رہے تھے کہ رات کو چو[ر پر] صدقہ کیا گیا، پھر اس شخص نے کہا کہ آج رات کو میں ضرور صدقہ کرو[ں گا] پس اس نے صدقہ نکالا اور اس صدقہ کو غنی (مال دار) کے ہاتھ پر [رکھ] دیا، جب صبح ہوئی تو لوگ کہہ رہے تھے کہ رات کو غنی (مال دار) پر صدق[ہ کیا] گیا تو اس شخص نے کہا: چور پر، زانیہ پر اور غنی پر صدقہ کی وجہ سے تمام تعری[فیں] اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں (یعنی اے اللہ! ہر حال میں تیرے لیے ہی حمد [ہے]) پھر اس کے پاس کوئی (خواب میں) آیا اور اسے بتایا گیا کہ تمہارا صد[قہ] یقیناً قبول ہو گیا ہے، جو صدقہ تم نے زانیہ کو دیا تھا شاید وہ اس (صدقہ) [کی] وجہ سے زنا کاری سے باز آ جائے، جو صدقہ تم نے چور کو دیا تھا شاید وہ اس [کی] وجہ سے بے نیاز ہو جائے (اور چوری سے باز آ جائے) اور جو صدقہ تم [نے] غنی (مال دار) کو دیا تھا تو ہو سکتا ہے کہ وہ اس سے عبرت حاصل کرے جو اللہ تعالیٰ نے اسے مال دیا ہے وہ اس میں سے خرچ (صدقہ) کرے۔

مذکورہ حدیث کی روشنی میں مستنبط فوائد ومسائل

جو شخص چور ہو یا زانی ہو یا کتنا ہی گناہ گار ہو مگر وہ غریب وتنگدست ہو تو اسے زکوٰۃ اور دیگر صدقہ وخیرات دینا جائز ہے اور باع[ث] اجر وثواب ہے کسی بھی شخص کو محض گناہ گار سمجھ کر اس کے ساتھ نیکی اور صدقہ وخیرات کرنے سے منہ نہیں موڑنا چاہیے۔

اگر لاعلمی میں غنی (مال دار) کو زکوٰۃ دی گئی اور بعد میں معلوم ہوا کہ جس کو زکوٰۃ دی گئی تھی وہ غنی ہے تو اس کی تفصیل حسب ذ[یل] ہے: فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

زکوٰۃ دینے والے نے کسی کو زکوٰۃ کا مال دیا اور اسے یہ خیال نہ ہوا کہ وہ (جس کو زکوٰۃ دی گئی ہے) مصرف زکوٰۃ (یعنی زکوٰۃ [کا] مستحق) بھی ہے یا نہیں، تو زکوٰۃ ادا ہو گئی لیکن اگر یہ بات ظاہر ہو گئی کہ وہ زکوٰۃ لینے کا مستحق نہ تھا (مثلاً غنی تھا) تو زکوٰۃ ادا نہ ہو گی (او[ر] زکوٰۃ دوبارہ ادا کرنا پڑے گی) اور اگر زکوٰۃ دیتے وقت اسے شک تھا اور اس نے غور نہیں کیا یا اس نے غور کیا اور یہ ظاہر ہوا کہ وہ مصر[ف]

ۃ ہے یا اس کا گمان غالب یہ ہوا کہ وہ مصرف زکوٰۃ نہیں تو زکوٰۃ جائز نہ ہوگی، لیکن جب یہ ظاہر ہوا کہ وہ مصرف زکوٰۃ تھا تو زکوٰۃ ادا ہو ئے گی۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۰)

اس سے پوشیدہ صدقہ کرنے کی فضیلت معلوم ہوئی اور یہ کہ وہی صدقہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہوتا ہے جو خلوص نیت سے کیا ا ہے۔

۳- بَابُ بَرَاءَةِ رَبِّ الْمَالِ (بِرَفْعِ الزَّكٰوةِ اِلَى الْمَصْرَفِ وَاِنْ اَسَاءَ التَّصَرُّفَ فِيْهَا)

مالک مال کا بری الذمہ ہونا (زکوٰۃ وصول کرنے والے کو زکوٰۃ دی جائے، خواہ وہ اس میں غلط تصرف کرے)

۳۰۲۹/۱- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ ـهُ اَنَّهُ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ حَسْبِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَدَّيْتُ الزَّكَاةَ اِلٰى رَسُوْلِكَ فَقَدْ بَرِئْتُ مِنْهَا الـلّٰـهِ وَرَسُوْلِهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ يْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ، اِذَا اَدَّيْتَهَا اِلٰى رَسُوْلِيْ فَقَدْ بَرِئْتَ ـا، فَلَكَ اَجْرُهَا وَاِثْمُهَا عَلٰى مَنْ بَدَّلَهَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ بنو تمیم کا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا مجھے یہی کافی ہے (اور مجھ سے فریضہ زکوٰۃ ساقط ہو جائے گا) جب میں آپ کے قاصد کو زکوٰۃ ادا کر دوں تو میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے نزدیک بری الذمہ ہو گیا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں! جب تم نے میرے قاصد کو زکوٰۃ ادا کر دی تو تم اس سے بری الذمہ ہو گئے، پس تمہارے لیے اس کا اجر ثابت ہو گیا اور جس نے اس کو بدل ڈالا اس کا گناہ اسی کے ذمہ ہے۔

۳۰۳۰/۲- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ ؕ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ وَتَرَوْنَ اَثَرَةً قَالَ قَالُوْا يَا ـوْلَ الـلّٰـهِ فَـمَا يَصْنَعُ مَنْ اَدْرَكَ ذَاكَ مِنَّا؟ قَالَ ا الْحَقَّ الَّذِيْ عَلَيْكُمْ وَسَلُوْا اللّٰهَ الَّذِيْ لَكُمْ، ؕ عَبْدُ اللّٰهِ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى قَالَ ـعْتُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ مِـعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى ؕ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً وَاُمُوْرًا ـكِـرُوْنَـهَـا قَـالَ قُلْنَا مَا تَاْمُرُنَا؟ قَالَ اَدُّوْا اِلَيْهِمْ ـهُمْ وَسَلُوْا اللّٰهَ حَقَّكُمْ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تم پر امراء (حکام) مسلط ہوں گے اور تم ان کو خود غرض دیکھو گے، (یعنی وہ لوگوں پر اپنی ذات کو ترجیح دیں گے جس سے حق تلفیاں ہوں گی اور برائیوں کا ظہور ہوگا) لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے جو شخص ایسے حکمرانوں کو پائے (اور اس کو ایسے حالات پیش آئیں) تو وہ کیا کرے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم پر جو (امراء کا) حق ہے تم اس کو ادا کرنا اور اپنے حقوق کے متعلق تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرنا۔ (اور ایک روایت میں ہے) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلا شبہ عنقریب تم میرے بعد ایسی خود غرضیاں (حق تلفیاں) اور برائیاں دیکھو گے جن کو تم بالکل پسند نہیں کرو گے، ہم نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) اس کے متعلق آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم ان (حکمرانوں) کا حق ادا کرنا اور اپنے حق کے متعلق اللہ تعالیٰ سے سوال کرنا۔

٤- بَابُ الرِّفْقِ بِرَبِّ الْمَالِ وَاَمْرِ الْمُصَرِّفِ بِالذَّهَابِ اِلَيْهِ وَعَدْمِ التَّعَدِّىْ عَلَيْهِ

مالک مال کے ساتھ نرمی سے پیش آنا' زکوٰۃ وصول کرنے والے کواس کے پاس جانے کا حکم دینا اوراس پرزیادتی نہ کرنا

۳۰۳۱/۷۸- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (بْنِ الْعَاصِ) رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُؤْخَذُ صَدَقَاتُ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى مِيَاهِهِمْ.

حضرت عبداللہ بن عمرو (بن عاص) رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کے صدقات کوان کے گھروں سے وصول جائے۔

۳۰۳۲/۷۹- وَعَنْهُ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَاجَلَبَ وَلَا جَنَبَ، وَلَا تُؤْخَذُ صَدَقَاتُهُمْ اِلَّا فِيْ دِيَارِهِمْ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ فرمایا: صدقات کے مال کو (جانوروں وغیرہ کو) نہ تو ایک جگہ منگایا جا اور نہ ہی مال کو دور لے جایا جائے اور صدقات کولوگوں کے گھروں سے وصول کیا جائے۔

۳۰۳۳/۸۰- عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِيْ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا صَدَقَةُ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَاِنَّ فُلَانًا تَعَدّٰى عَلَيَّ، قَالَ فَنَظَرُوْهُ فَوَجَدُوْهُ قَدْ تَعَدّٰى عَلَيْهِ بِصَاعٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ بِكُمْ اِذَا سَعٰى مَنْ يَتَعَدّٰى عَلَيْكُمْ اَشَدَّ مِنْ هٰذَا التَّعَدِّىْ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اتنے ا مال میں کتنا صدقہ (زکوٰۃ) ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: اتنے مال اتنا صدقہ ہے' اس نے عرض کیا کہ فلاں شخص (عامل) نے مجھ پر زیادتی ہے' لوگوں نے اسے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس شخص پر ایک صار زیادتی ہو چکی ہے (یعنی عامل نے اس سے صدقہ میں ایک صاع ز وصول کر لیا تھا) تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس وقت تمہارا کیا حال جب تم پر ایسا عامل مقرر ہو گا جو تم پر اس زیادتی سے بھی زیادہ زیادتی کر گا۔

مذکورہ احادیث کی روشنی میں احکام ومسائل

اموال ظاہرہ (جانوروں اور زمینی پیداوار) کے صدقات وصول کرنے والوں کو چاہیے کہ وہ ان اموال کے صدقات کو وہاں جا کر وصول کریں جہاں یہ اموال موجود ہوں' خواہ وہ کھیتوں میں ہوں' چراگاہوں میں ہوں یا پانی کے گھاٹوں پر ہوں' کیونکہ یہ چ والوں کے لیے زیادہ آسانی اور سہولت کا باعث ہے۔

صدقات وصول کرنے والے کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ ایک جگہ بیٹھ جائے اور لوگوں کو وہاں مال اکٹھا کرنے کا کہے اور وہ سے صدقات وصول کرے' کیونکہ یہ چیز مال والوں کے لیے سخت تکلیف ودشواری کا باعث ہے۔

مال والوں کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے مال (جانوروں وغیرہ) کو اپنے مقامات سے دور بھیج دیں اور ان کو مختلف جگہوں پر دیں' کیونکہ یہ چیز عامل کے لیے تکلیف ودشواری کا باعث ہے۔

صدقات وصول کرنے میں عامل پر لازم ہے کہ وہ مال کا پورا حساب کر کے اس کے مطابق صدقہ وصول کرے، زیادہ صدقہ وصول کرے تاکہ مال والوں پر ظلم و زیادتی نہ ہو۔

فَصْلٌ مِنْهُ فِيْ إِرْضَاءِ الْمُصَدِّقِ

فصل: زکوٰۃ وصول کرنے والے کو راضی کرنا

۳۰۳۴/۸- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ مِّنَ الْأَعْرَابِ، فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْنَا نَاسٌ مِنْ مُصَدِّقِيْكَ يَظْلِمُوْنَا، قَالَ أَرْضُوْا مُصَدِّقَكُمْ قَالُوْا وَإِنْ ظَلَمَ؟ قَالَ أَرْضُوْا مُصَدِّقَكُمْ، قَالَ جَرِيْرٌ فَمَا صَدَرَ عَنِّيْ مُصَدِّقٌ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ إِلَّا وَهُوَ عَنِّيْ رَاضٍ، قَالَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ.

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں دیہاتی لوگ حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! آپ کی طرف سے مقرر کردہ صدقہ (زکوٰۃ) وصول کرنے والوں میں سے بعض لوگ ہمارے پاس آکر ہم پر ظلم (زیادتی) کرتے ہیں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم اپنا صدقہ (زکوٰۃ) وصول کرنے والے کو راضی کیا کرو، انہوں نے عرض کیا: اگرچہ وہ ظلم کرے، فرمایا: تم اپنا صدقہ وصول کرنے والے کو راضی کرو۔ حضرت جریر کہتے ہیں کہ جب سے میں نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ ارشاد سنا ہے مجھ سے کوئی صدقہ وصول کرنے والا ناراض ہو کر نہیں گیا، راضی ہی ہو کر گیا ہے، ان کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نرمی (خوش اخلاقی) سے محروم ہے وہ خیر و بھلائی سے محروم ہے۔

۳۰۳۵/۸- عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْدُرِ الْمُصَدِّقُ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ (وَفِيْ لَفْظٍ) لِيَصْدُرِ الْمُصَدِّقُ مِنْ عِنْدِكُمْ وَهُوَ رَاضٍ.

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صدقہ وصول کرنے والا تم سے راضی ہی ہو کر جائے (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں) صدقہ وصول کرنے والا تمہارے پاس سے جائے تو راضی ہو کر جائے۔

ف: زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو راضی کرنے کا مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ دیتے وقت نہ تو مال میں ملاوٹ کی جائے، نہ خیانت کی جائے، نہ دھوکا دیا جائے اور نہ ہی مال میں سے کوئی چیز چھپائی جائے، تمام مال کو ان کے سامنے کیا جائے اور ان کے ساتھ نرمی سے بات چیت کی جائے اور خوش اخلاقی اور اچھے سلوک سے معاملہ کیا جائے۔

۵- بَابُ كَرَاهَةِ تَيَمُّمِ الْخَبِيْثِ وَدَفْعِهِ فِي الصَّدَقَةِ وَفَضْلِ الصَّدَقَةِ بِالطَّيِّبِ

صدقہ (وزکوٰۃ) میں گھٹیا مال دینے کی کراہت اور عمدہ مال دینے کی فضیلت

۳۰۳۶/۸- عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ الْعَصَا وَفِي الْمَسْجِدِ أَقْنَاءٌ مُعَلَّقَةٌ فِيْهَا قِنْوٌ فِيْهِ حَشَفٌ فَغَمَزَ الْقِنْوَ بِالْعَصَا الَّتِيْ فِيْ يَدِهِ قَالَ لَوْ شَاءَ رَبُّ

حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس لاٹھی تھی اور اس وقت مسجد میں کھجوروں کے خوشے لٹک رہے تھے، ان میں سے ایک خوشہ ردی (گھٹیا) کھجوروں کا تھا، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہاتھ مبارک میں جو لاٹھی تھی اس (لاٹھی) کو (گھٹیا کھجوروں کے) خوشے پر مار کر فرمایا:

هٰذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِاَطْيَبَ مِنْهَا، اِنَّ رَبَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ لَيَاْكُلُ الْحَشَفَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا، فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ لَتَدَعُنَّهَا اَرْبَعِيْنَ عَامًا لِلْعَوَافِيْ، قَالَ فَقُلْتُ اَللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ يَعْنِى الطَّيْرَ وَالسِّبَاعَ قَالَ وَكُنَّا نَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الَّذِىْ تُسَمِّيْهِ الْعَجَمُ هِىَ الْكَرَاكِىُّ.

اگر اس صدقہ کا مالک (صدقہ کرنے والا) چاہتا تو اس سے عمدہ (کھجورو کا) صدقہ کر سکتا تھا' بلاشبہ اس صدقہ کا مالک (گھٹیا کھجوریں صدق خیرات کرنے والا) قیامت کے دن گھٹیا و ردی کھجوریں ہی کھائے حضرت عوف کا بیان ہے کہ پھر آپ (ﷺ) نے ہماری طرف متوجہ ہو فرمایا: اے مدینہ میں رہنے والو! تم اس (مدینہ) کو چالیس سال عو (درندوں اور پرندوں) کے لیے چھوڑ دو گے' راوی کا بیان ہے کہ ہم کرتے تھے کہ یہ (عوافی) وہ (جانور) ہیں جن کو عجمی (غیر عربی) لوگ کرا (سارس) کہتے ہیں۔

۳۰۳۷/۸۴- عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْمَلِيْحِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ بَيْتٍ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يَقْبَلُ صَلٰوةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ.

حضرت ابوالملیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کریم ﷺ کو گھر میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ بغیر طہارت کوئی نماز قبول نہیں فرماتا اور حرام مال سے (کیے ہوئے) کسی صدقہ کو قبو نہیں فرماتا۔

۳۰۳۸/۸۵- وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے اسی کی مث روایت کیا ہے۔

۳۰۳۹/۸۶- عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا تَصَدَّقَ مِنْ طَيِّبٍ تَقَبَّلَهَا اللّٰهُ مِنْهُ وَاَخَذَهَا بِيَمِيْنِهِ وَرَبَّاهَا كَمَا يُرَبِّىْ اَحَدُكُمْ مُهْرَهُ وَفَصِيْلَهُ، وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَصَدَّقُ بِاللُّقْمَةِ فَتَرْبُوْا فِىْ يَدِ اللّٰهِ، اَوْ قَالَ فِىْ كَفِّ اللّٰهِ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ فَتَصَدَّقُوْا (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا طَيِّبًا وَلَا يَصْعَدُ السَّمَاءَ اِلَّا طَيِّبٌ اِلَّا وَهُوَ يَضَعُهَا فِىْ يَدِ الرَّحْمٰنِ اَوْ فِىْ كَفِّ الرَّحْمٰنِ فَيُرَبِّيْهَا لَهُ كَمَا يُرَبِّىْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ اَوْ فَصِيْلَهُ حَتّٰى اِنَّ التَّمْرَةَ لَتَكُوْنُ مِثْلَ الْجَبَلِ الْعَظِيْمِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فر جب کوئی بندہ پاکیزہ مال میں سے صدقہ و خیرات کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ا سے پاکیزہ مال سے ہی کیا ہوا صدقہ قبول فرماتا ہے اور وہ (اللہ تعالیٰ) ا (صدقہ) کو اپنے دائیں ہاتھ میں لے کر اس صدقہ کو اس طرح بڑھاتا ر ہے جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے گھوڑے کے بچے کو یا اپنے او کے بچے کو پالتا ہے' اور جب کوئی شخص ایک لقمہ صدقہ کرتا ہے تو وہ (لقم اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں بڑھتا رہتا ہے' یا فرمایا: اللہ تعالیٰ کی ہتھیلی میں بڑ رہتا ہے یہاں تک کہ وہ (صدقہ کیا ہوا ایک لقمہ) پہاڑ کی مانند ہو جاتا سو تم صدقہ و خیرات کیا کرو (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی بندہ مومن پاکیزہ مال میں صدقہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ پاکیزہ مال ہی قبول فرماتا ہے اور آسمان پاکیزہ مال ہی چڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس (پاکیزہ مال میں سے کیے ہو صدقہ) کو اپنی صفت رحمٰن کے ہاتھ میں یا (فرمایا:) صفت رحمٰن کی ہتھ میں رکھ کر اسے اس (صدقہ کرنے والے) کے لیے اس طرح بڑھاتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے گھوڑے کے بچے کو یا اپنے او کے بچے کو پالتا ہے' یہاں تک کہ (صدقہ کی ہوئی) ایک کھجور (بڑھ کر) بڑ

بڑے پہاڑ کی مانند ہو جاتی ہے۔

۸/ ۳۰۴۰- وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعِدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَصْعَدُ اِلَى اللّٰهِ اِلَّا الطَّيِّبُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُهَا بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّىْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص پاکیزہ (حلال) کمائی میں سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پاکیزہ و حلال مال (سے کیا ہوا صدقہ) ہی پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس (صدقہ) کو اپنے دائیں ہاتھ میں (رکھ کر) قبول فرماتا ہے پھر وہ اس (صدقہ) کو صدقہ کرنے والے کے لیے اس طرح بڑھاتا رہتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے گھوڑے کے بچے کو پالتا ہے حتیٰ کہ وہ (صدقہ بڑھ کر) پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔

ف: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو مال دیا جائے اچھا و عمدہ دیا جائے' گھٹیا و ردی قسم کا مال نہ دیا جائے خواہ اس مال کا تعلق صدقات واجبہ سے ہو یا صدقات نافلہ سے ہو۔

مدینہ منورہ کے لوگوں سے خالی اور ویران ہونے کی تفصیل (اور احادیث کی روشنی میں فوائد جلیلہ)

آخری زمانہ میں اہل مدینہ کو برے حکمران مدینہ منورہ سے نکال دیں گے' جب لوگ مدینہ منورہ سے نکل جائیں گے تو چالیس سال تک مدینہ منورہ لوگوں سے خالی اور ویران رہے گا اور چالیس سال کے دوران مدینہ منورہ میں کھجوروں وغیرہ کے درختوں پر لگے ہوئے پھلوں کو صرف درندے اور پرندے کھائیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مدینہ (منورہ) کے خیر و بہتر ہونے کے باوجود لوگ مدینہ کو درندوں اور پرندوں کے لیے چھوڑ دیں گے۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۴۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگ مدینہ منورہ کو اس کے خیر و بہتر ہونے کے باوجود چھوڑ دیں گے اور اس میں درندے اور پرندے ہی رہیں گے' پھر (کچھ عرصہ بعد) قبیلہ مزنیہ کے دو چرواہے مدینہ منورہ میں پہنچنے کے ارادے سے اپنی بکریوں کو ہانکتے ہوئے آئیں گے تو اس (مدینہ) میں وحشی جانوروں کو دیکھیں گے' حتیٰ کہ جب وہ ثنیۃ الوداع کے پاس پہنچیں گے تو وہ منہ کے بل گر پڑیں گے۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۴۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ کے بارے میں فرمایا: اہل مدینہ' مدینہ کو اس کے خیر و بہتر ہونے کے باوجود چھوڑ دیں گے اور درندے اور پرندے اس کو روندتے پھریں گے۔ (التذکرہ ص ۶۳۶)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت تک ہونے والے واقعات کے بارے میں بتایا' میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ہر چیز کے بارے میں سوال کیا تھا' لیکن میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے یہ نہ پوچھ سکا کہ مدینہ میں رہنے والے لوگوں کو مدینہ سے کون سی چیز نکال دے گی۔ (التذکرہ ص ۶۳۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اہل مدینہ اس (مدینہ) کو اس کے خیر و بہتر ہونے کے باوجود اس وقت چھوڑ دیں گے جب اس کے آدھے پھل گدرے (کچے پکے) ہوں گے اور آدھے پھل پک چکے ہوں گے' ان سے کسی نے پوچھا: اے ابو ہریرہ! لوگوں کو مدینہ سے کون نکالے گا؟ فرمایا: برے حکمران۔ (التذکرہ ص ۶۳۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اہل مدینہ' مدینہ کو اس کے خیر و بہتر ہونے کے باوجود اس وقت

چھوڑ دیں گے جب کہ اس کے پھل پک چکے ہوں گے، کسی نے پوچھا: ان پھلوں کو کون کھائے گا؟ فرمایا: پرندے اور درندے۔

(مسند امام احمد ج ۲ ص ۹۰)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اہل مدینہ اس (مدینہ) سے نکل جائیں گے، پھر اس میں واپس لوٹ آئیں گے اور اس کو آباد کریں گے، حتیٰ کہ مدینہ (لوگوں سے) بھر جائے گا، پھر (دوبارہ) وہ مدینہ سے نکلیں گے تو پھر کبھی بھی اس میں واپس لوٹ کر نہیں آئیں گے۔ (التذکرہ ص ۶۳۶)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اہل مدینہ (مدینہ سے) نکل جائیں گے، پھر اس میں واپس آ جائیں گے، پھر (دوبارہ) مدینہ سے نکلیں گے تو پھر اس میں کبھی لوٹ کر واپس نہیں آئیں گے اور وہ اس کو ایسی بہتر حالت میں چھوڑ کر جائیں گے جب کہ پھل پک چکے ہوں گے، کسی نے پوچھا: ان پھلوں کو کون کھائیں گے؟ فرمایا: پرندے اور درندے (کھائیں گے)۔ (التذکرہ ص ۷-۶۳۶)

مذکورہ احادیث کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مدینہ منورہ کو لوگ دو مرتبہ چھوڑیں گے، پہلی مرتبہ جب لوگ مدینہ منورہ چھوڑیں گے تو کچھ عرصہ بعد لوگ اس میں واپس آ کر اسے آباد کریں گے اور مدینہ لوگوں سے بھر جائے گا، لیکن جب دوسری مرتبہ لوگ مدینہ منورہ کو چھوڑیں گے تو پھر کبھی بھی اس میں لوٹ کر واپس نہیں آئیں گے اور وہ لوگوں سے خالی رہے گا اور لوگوں کا مدینہ منورہ کو چھوڑنا برے حکمرانوں کی وجہ سے ہوگا۔

علامہ احمد عبدالرحمٰن البناء لکھتے ہیں کہ پہلی مرتبہ مدینہ منورہ چھوڑنے اور اس کے ویران ہونے کا واقعہ یزید کی خلافت کے زمانہ میں ہوا اور دوسری مرتبہ آخری زمانہ میں ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (بلوغ الامانی ج ۹ ص ۴۳)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ خبر دینا کہ "مدینہ منورہ کو لوگ دو مرتبہ چھوڑیں گے اور چالیس سال مدینہ منورہ لوگوں سے خالی و ویران رہے گا اور اس کے درختوں کے پھل پرندے اور درندے ہی کھائیں گے" آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے علم غیب میں سے ہے۔

اللہ تعالیٰ صرف اسی صدقہ کو قبول فرماتا ہے جو حلال و پاکیزہ مال سے کیا جائے، حرام و خبیث مال سے کیے ہوئے صدقہ کو قبول نہیں فرماتا، خواہ وہ صدقہ واجبہ ہو یا نافلہ، نیز یہ کہ حلال مال سے نکالی ہوئی زکوٰۃ سے باقی مال پاک ہوتا ہے، حرام مال سے نکالی ہوئی زکوٰۃ سے باقی مال پاک نہیں ہوتا، حرام و خبیث ہی رہتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس شخص نے حلال مال کمایا تو اس مال سے زکوٰۃ ادا نہ کرنا اس (حلال مال) کو خبیث (حرام) بنا دیتا ہے اور جس شخص نے حرام مال کمایا تو اس مال سے زکوٰۃ ادا کرنا اس کو پاک (وحلال) نہیں بناتا۔

(معجم کبیر ج ۹، رقم الحدیث ۹۵۹۶)

حلال و پاکیزہ مال میں سے کیا ہوا صدقہ اللہ تعالیٰ کے پاس بڑھتا رہتا ہے حتیٰ کہ صدقہ کی ہوئی ایک کھجور بڑھ کر بہت بڑے پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے۔

اَبْوَابُ تَقْسِیْمِ الصَّدَقَةِ وَبَیَانِ الْاَصْنَافِ الثَّمَانِیَةِ

صدقہ (زکوٰۃ کے مال) کی تقسیم اور آٹھ مصارف کا بیان

۱- بَابُ جَوَازِ اِعْطَاءِ قَوْمٍ وَحِرْمَانِ

حکمران کا مصلحت کے پیش نظر بعض لوگوں کو زکوٰۃ

اٰخَرِيْنَ لِمَصْلِحَةٍ يَرَاهَا لِإِمَامٍ　　دینے اور بعض کو نہ دینے کا جواز

۳۰۴۱/۸۸- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَغَيْرُ هٰؤُلَاءِ اَحَقُّ مِنْهُمْ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُمْ خَيَّرُوْنِيْ بَيْنَ اَنْ يَسْاَلُوْنِيْ بِالْفُحْشِ اَوْ يُبَخِّلُوْنِيْ فَلَسْتُ بِبَاخِلٍ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ کا کچھ مال تقسیم کیا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (آپ نے جن لوگوں میں صدقہ کا مال تقسیم فرمایا ہے) ان کے علاوہ دوسرے لوگ ان سے زیادہ مستحق تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان لوگوں نے مجھے اس بات کا اختیار دیا (ایسی صورت پیدا کردی) کہ یا تو وہ مجھ سے بے حیائی سے (میری شان میں نازیبا کلمات کہہ کر) سوال کرتے یا وہ مجھے بخیل قرار دیتے تو میں بخیل نہیں ہوں۔

۳۰۴۲/۸۹- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ اُنَاسٍ مِنْ قَوْمِيْ فَجَعَلَ يَفْرِضُ لِلرَّجُلِ مِنْ طَيِّءٍ فِي الْفَيْنِ وَيُعْرِضُ عَنِّيْ، قَالَ فَاسْتَقْبَلْتُهُ فَاَعْرَضَ عَنِّيْ، ثُمَّ اَتَيْتُهُ مِنْ حِيَالِ وَجْهِهِ فَاَعْرَضَ عَنِّيْ، قَالَ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتَعْرِفُنِيْ؟ قَالَ فَضَحِكَ حَتّٰى اِسْتَلْقٰى لِقَفَاهُ ثُمَّ قَالَ نَعَمْ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْرِفُكَ، اٰمَنْتَ اِذْ كَفَرُوْا، وَاَقْبَلْتَ اِذْ اَدْبَرُوْا، وَوَفَيْتَ اِذْ غَدَرُوْا، وَاِنَّ اَوَّلَ صَدَقَةٍ بَيَّضَتْ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُجُوْهَ اَصْحَابِهِ صَدَقَةُ عَدِيٍّ جِئْتَ بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اَخَذَ يَعْتَذِرُ، ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا فَرَضْتُ لِقَوْمٍ اَجْحَفَتْ بِهِمُ الْفَاقَةُ وَهُمْ سَادَةُ عَشَائِرِهِمْ لِمَا يَنُوْبُهُمْ مِنَ الْحُقُوْقِ.

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں اپنی قوم کے لوگوں کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، پس آپ قبیلہ طی کے لوگوں کی تالیف قلب کی خاطر ان کو صدقات دینے لگے اور مجھ سے اعراض کیا، میں آگے بڑھ کر آپ کے سامنے آیا تو آپ نے مجھ سے اعراض کیا، پھر میں آپ کے چہرے کے بالکل سامنے آیا تو آپ نے مجھ سے اعراض کیا، میں نے کہا: اے امیر المومنین! کیا آپ نے مجھے نہیں پہچانا؟ تو آپ ہنسنے لگے حتی کہ آپ چت لیٹ گئے، پھر کہا: ہاں! اللہ کی قسم! میں تمہیں پہچانتا ہوں، تم اس وقت ایمان لائے جب لوگوں نے کفر کیا، تم اس وقت آئے جب لوگوں نے پیٹھ پھیر لی اور تم نے اس وقت اپنا عہد پورا کیا جب لوگوں نے بدعہدی کی اور سب سے پہلا صدقہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اصحاب کو خوش کیا تھا وہ عدی کا صدقہ تھا جسے تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تھا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ معذرت کرنے لگے، پھر فرمایا: میں نے ان لوگوں کو اس لیے صدقہ دیا ہے کہ یہ فقر و فاقہ میں مبتلا ہیں اور یہ اپنے قبیلوں کے سردار ہیں، جس کی وجہ سے لوگ (اپنی ضرورتوں کے سلسلہ میں) اپنے حقوق کے حصول کے لیے ان کے پاس بار بار آتے ہیں۔

۳۰۴۳/۹۰- عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالًا وَلَمْ يُعْطِ رَجُلًا مِنْهُمْ شَيْئًا، فَقَالَ سَعْدٌ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَعْطَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا وَلَمْ تُعْطِ فُلَانًا شَيْئًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد (سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں (کی جماعت) کو (صدقہ کا مال) دیا اور ان میں سے ایک شخص کو کچھ نہ دیا حضرت سعد نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! آپ نے فلاں فلاں کو دیا اور فلاں کو کچھ نہیں دیا حالانکہ وہ بھی مومن ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلکہ وہ مسلمان ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْلِمٌ حَتّٰى أَعَادَهَا سَعْدٌ ثَلَاثًا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ أَوْ مُسْلِمٌ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ إِنِّيْ لَأُعْطِيْ رِجَالًا وَأَدَعُ مَنْ هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُمْ فَلَا أُعْطِيْهِ شَيْئًا مَخَافَةَ أَنْ يُكَبُّوْا فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ.

حضرت سعد نے یہ بات تین بار دہرائی اور نبی کریم ﷺ نے (تینوں بار یہی) فرمایا: بلکہ وہ مسلمان ہے، پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں لوگوں کو اس خدشہ سے دیتا ہوں کہ کہیں انہیں منہ کے بل دوزخ میں نہ گرا دیا جائے اور جس شخص کو میں چھوڑ دیتا ہوں، اسے کچھ نہیں دیتا تو وہ مجھے ان سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔

۲- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَقِيْرِ وَالْمِسْكِيْنِ

فقیر اور مسکین کی تعریف (اور فقیر و مسکین کا مصارف زکوٰۃ ہونا)

۳۰۴۴/۹۱- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ هٰذَا الطَّوَّافُ الَّذِيْ يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ إِنَّمَا الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ وَيَسْتَحْيِيْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ وَلَا يُفْطَنُ لَهُ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ الْأُكْلَةُ وَالْأُكْلَتَانِ أَوِ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَلٰكِنِ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ لَا يَسْأَلُ شَيْئًا وَلَا يُفْطَنُ بِمَكَانِهٖ فَيُعْطٰى (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ بِنَحْوِهٖ وَفِيْهِ) قَالُوْا فَمَنِ الْمِسْكِيْنُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ الَّذِيْ لَا يَجِدُ غِنًى وَلَا يَعْلَمُ النَّاسُ بِحَاجَتِهٖ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ وَذٰلِكَ هُوَ الْمَحْرُوْمُ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ رَابِعٍ) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِيْ تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ أَوِ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ إِنَّمَا الْمِسْكِيْنُ الْمُتَعَفِّفُ، اِقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ ﴿لَا يَسْأَلُوْنَ النَّاسَ إِلْحَافًا﴾ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ خَامِسٍ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ بِالطَّوَّافِ عَلَيْكُمْ أَنْ تُطْعِمُوْهُ لُقْمَةً لُقْمَةً، إِنَّمَا الْمِسْكِيْنُ الْمُتَعَفِّفُ الَّذِيْ لَا يَسْأَلُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ چکر لگانے والا شخص مسکین نہیں ہے جو (مانگنے کے لیے) لوگوں میں چکر لگاتا رہتا ہے اور اسے ایک لقمہ اور دو لقمے اور ایک کھجور دو اور دو کھجوریں لوٹا دیتی ہیں، بلاشبہ مسکین وہ شخص ہے جس کے پاس اتنا مال نہ ہو جو اسے بے نیاز کر دے اور وہ لوگوں سے مانگنے سے حیاء کرے اور نہ ہی کسی کو اس کا حال معلوم ہو کہ وہ اس پر صدقہ کرے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص مسکین نہیں ہے، جس کو ایک لقمہ اور دو لقمے یا ایک کھجور اور دو کھجوریں لوٹا دیں، بلکہ مسکین وہ شخص ہے جو لوگوں سے (لپٹ کر) سوال نہیں کرتا اور نہ ہی کسی کو اس کا حال (غریب ہونا) معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس کو کچھ دے دے (اور انہی سے تیسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے، البتہ اس میں یہ ہے کہ) لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مسکین کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ مال نہ ہو اور لوگ اس کی حاجت (ضرورت) کو نہ جانتے ہوں کہ اس پر صدقہ کیا جائے، امام زہری کہتے ہیں کہ یہی وہ (مسکین) شخص ہے جس کو (اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں) ''محروم'' کہا ہے۔ (اور انہی سے چوتھے طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص مسکین نہیں ہے جس کو ایک کھجور اور دو کھجوریں یا ایک لقمہ اور دو لقمے لوٹا دیں، بلاشبہ مسکین وہ ہے جو لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتا، اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو، (ترجمہ آیت) ''وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے'' (اور انہی سے پانچویں طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ شخص مسکین نہیں ہے جو تم میں چکر لگاتا رہتا ہے کہ تم اسے ایک

النَّاسَ اِلْحَافًا.

ایک لقمہ کھلاتے ہو' بلاشبہ مسکین وہ ہے جو لوگوں سے لپٹ کر سوال کرنے سے باز رہتا ہے۔

۳۰۴۵/۹۲- قروعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۳۰۴۶/۹۳- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَا اِلَيْهِ الْحَاجَةَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِنْدَكَ شَيْءٌ؟ فَاَتَاهُ بِحِلْسٍ وَقَدَحٍ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِيْ هٰذَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ، قَالَ مَنْ يَزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ؟ فَسَكَتَ الْقَوْمُ، فَقَالَ مَنْ يَزِيْدُ عَلٰى دِرْهَمٍ؟ فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمَيْنِ، فَقَالَ هُمَا لَكَ، ثُمَّ قَالَ اِنَّ الْمَسْاَلَةَ لَا تَحِلُّ اِلَّا لِاَحَدِ ثَلَاثٍ، ذِيْ دَمٍ مُوْجِعٍ، اَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ اَوْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک انصاری شخص آیا اور اس نے آپ (ﷺ) سے حاجت (تنگدستی) کی شکایت کی' نبی کریم ﷺ نے اس سے پوچھا: تمہارے پاس کیا چیز ہے؟ (جو چیز ہے وہ لے آؤ) تو وہ آپ (ﷺ) کی خدمت میں ایک کمبل اور ایک پیالہ لے کر آیا' نبی کریم ﷺ نے (لوگوں سے) فرمایا: اس کمبل اور پیالے کو کون خریدتا ہے؟ ایک شخص نے کہا: میں ان دونوں (کمبل اور پیالے) کو ایک درہم کے عوض خریدتا ہوں' آپ (ﷺ) نے فرمایا: ایک درہم سے زیادہ پر کون خریدتا ہے؟ (یہ سن کر) لوگ خاموش رہے' پھر آپ (ﷺ) نے فرمایا: ایک درہم سے زیادہ پر کون خریدتا ہے؟ ایک شخص نے کہا کہ میں ان (کمبل و پیالہ) کو دو درہموں کے عوض خریدتا ہوں' آپ (ﷺ) نے فرمایا: یہ دونوں (کمبل اور پیالہ) تمہارے ہیں' پھر آپ (ﷺ) نے فرمایا: صرف تین آدمیوں کے لیے سوال کرنا جائز ہے' اس شخص کے لیے (سوال کرنا جائز ہے) جس پر خون بہا واجب ہو (اور اس کے پاس مال نہ ہو)' اس شخص کے لیے جائز ہے جس پر رسوا کن قرض کا بوجھ ہو یا اس کے لیے جائز ہے جو خاک نشین فقیر ہو۔

ف: فقیر و مسکین مصارف زکوٰۃ میں سے ہیں' یہ زکوٰۃ کے مستحق ہیں اور ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہے' فقیر اس شخص کو کہتے ہیں جس کے پاس کچھ نہ کچھ مال ہو' لیکن وہ مال نصاب کی مقدار سے کم ہو' جب کہ مسکین اس شخص کو کہتے ہیں جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو۔

پیشہ ور بھکاری اور زکوٰۃ

جو لوگ (معذور اور غیر معذور) سڑکوں' بازاروں اور گلیوں وغیرہ میں بظاہر قابل رحم شکل و حالت میں بھیک اور خیرات مانگتے پھرتے ہیں (جنہیں عام لوگ فقیر کہتے ہیں) یہ لوگ فقیر و مسکین نہیں ہوتے ہیں' بلکہ یہ پیشہ ور بھکاری و گداگر ہیں' جن میں اکثر بہت مال دار ہوتے ہیں اور یہ مزید مال اکٹھا کرنے کے لیے در در بھیک خود بھی مانگتے ہیں اور اپنے بچوں سے بھی منگواتے ہیں اور باوثوق ذرائع سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بعض لوگ اجرت پر گداگری کرتے ہیں اور سارے دن کا مانگا ہوا مال اپنے مالک کو دیتے ہیں اور وہ ان کو طے شدہ یا اپنی مرضی سے اجرت دیتا ہے' جب کہ بعض بھکاری واقعی امداد کے مستحق ہوتے ہیں' لیکن ان میں یہ امتیاز کرنا کہ کون مستحق ہے' کون مستحق نہیں ہے' بہت مشکل ہے' لہٰذا ایسے افراد کو احتیاطاً زکوٰۃ نہ دی جائے' بلکہ نفلی صدقہ سے تعاون کیا جائے' اور بعض اوقات با

عزت وخوددار لوگ زکوٰۃ کے زیادہ مستحق ہوتے ہیں لیکن وہ حیاء وخودداری اور اپنی سفید پوشی وعزت کا بھرم رکھتے ہوئے اپنی تنگدستی کا اظہار لباس وزبان سے نہیں کرتے' بلکہ بعض اوقات تنخواہ دار ملازم پیشہ لوگ بھی زیادہ عیال دار ہونے کی وجہ سے تنگدستی کا شکار ہوتے ہیں' سو اگر تحقیق سے کسی ایسے (تنگدستی میں مبتلا) شخص کا پتہ چل جائے تو اسے زکوٰۃ اور دیگر صدقہ وخیرات دینا زیادہ اجر وثواب کا باعث ہے' کیونکہ بھیک مانگنے والا تو کسی اور سے بھی دست سوال دراز کر کے کچھ نہ کچھ لے لے گا' لیکن یہ غریب شخص اپنی خودداری اور شرم حیاء کی وجہ سے کسی سے کچھ کہہ بھی نہیں سکتا۔

اور اس باب کی احادیث سے بھی یہی واضح ہے کہ دردر جا کر بھیک مانگنے والا' لپٹ کر سوال کرنے والا مسکین (غریب) نہیں ہوتا بلکہ صحیح مسکین (غریب) وہ ہے جو اپنی خودداری اور شرم وحیاء کی وجہ سے لوگوں سے لپٹ کر اور گڑگڑا کر سوال نہیں کرتا' وہ زکوٰۃ لینے کا زیادہ مستحق ہے' اور یہ بھی معلوم ہوا کہ شریعت کے نزدیک صدقہ وخیرات مانگ کر کھانے کی بہ نسبت اپنے ہاتھ سے کما کر کھانا زیادہ پسندیدہ ہے۔

احناف کے نزدیک جو شخص حاجت اصلیہ کے علاوہ بقدر نصاب مال کا مالک ہو وہ غنی ہے' اس کے لیے زکوٰۃ لینا حرام ہے اور جو شخص غنی نہ ہو اس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز ہے۔

۳- بَابُ الْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا

صدقات (زکوٰۃ وعشر وغیرہ) وصول کرنے والے کا مصرف زکوٰۃ ہونا

۳۰۴۷/۹۴- عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ الْمَالِكِيِّ أَنَّهُ قَالَ اِسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا وَأَدَّيْتُهَا اِلَيْهِ أَمَرَلِيْ بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ لَهُ اِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ وَاَجْرِيْ عَلَى اللّٰهِ' قَالَ خُذْ مَا أُعْطِيْتَ فَاِنِّيْ قَدْ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَمَّلَنِيْ فَقُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا أُعْطِيْتَ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ اَنْ تَسْاَلَ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ.

حضرت ابن ساعدی مالکی کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) نے مجھے صدقہ وصول کرنے کے لیے عامل بنایا' پس جب میں اس (صدقہ وصول کرنے) سے فارغ ہوا اور صدقہ کا مال لا کر ان کو دے دیا تو انہوں (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے مجھے اجرت لینے کا حکم دیا تو میں نے ان سے کہا کہ میں نے یہ کام اللہ تعالیٰ (کی رضا وخوشنودی) کی خاطر کیا ہے اور میرا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے' تو حضرت عمر نے فرمایا: جو تمہیں (بغیر سوال کیے) دیا جائے وہ تم لے لو' کیونکہ میں نے ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں زکوٰۃ وصول کی تھی اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھے اجرت دی تو میں نے بھی اسی طرح کہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جب تمہیں بغیر سوال کیے کوئی چیز دی جائے تو تم (اسے لے کر) کھا لو اور صدقہ کر دو۔

۳۰۴۸/۹۵- عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ وَلِيَ لَنَا عَمَلًا وَلَيْسَ لَهُ مَنْزِلٌ فَلْيَتَّخِذْ مَنْزِلًا اَوْ لَيْسَتْ لَهُ زَوْجَةٌ فَلْيَتَزَوَّجْ اَوْ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَلْيَتَّخِذْ خَادِمًا' اَوْ لَيْسَتْ لَهُ دَابَّةٌ فَلْيَتَّخِذْ

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ہمارے کام (صدقات وصول) کرنے کے لیے مقرر ہوا تو (اگر) اس کا گھر نہیں ہے تو وہ (صدقات کے مال سے) گھر بنا لے' اس کی بیوی نہیں ہے (غیر شادی شدہ ہے) تو وہ شادی کر لے' اس کا نوکر نہیں ہے تو وہ نوکر رکھ لے یا اس کی سواری نہیں ہے تو وہ سواری

.ابَةً، وَمَنْ اَصَابَ شَيْئًا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ غَالٌّ وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهِ وَفِيْهِ) فَهُوَ غَالٌّ وْسَارِقٌ.

لے اور جس شخص نے ان (ضروریات) کے علاوہ (بلا وجہ فضول) کوئی چیز لے لی تو وہ خائن (خیانت کرنے والا) ہے (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے البتہ اس میں ہے کہ) وہ خائن ہے یا چور ہے۔

۳۰۴۹/۹۶- عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَّ الْخَازِنَ الْاَمِيْنَ الَّذِىْ يُعْطِىْ مَا اُمِرَ بِهٖ كَامِلًا وَفَّرًا طَيِّبَةً بِهٖ نَفْسُهُ حَتّٰى يَدْفَعَهُ اِلَى الَّذِىْ اُمِرَ هُ بِهٖ اَحَدُ الْمُتَصَدِّقِيْنَ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مال کا محافظ ہو امانت دار ہو وہ (مال کے مالک کے) حکم کے مطابق خوش دلی سے اس (ضرورت مند) شخص کو پورا پورا مال دے جس کو دینے کا اسے حکم دیا گیا ہو تو وہ بھی دو صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے۔

۳۰۵۰/۹۷- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعِيًا فَاسْتَاْذَنْتُهُ اَنْ نَاْكُلَ مِنَ الصَّدَقَةِ فَاَذِنَ لَنَا.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے صدقات وصول کرنے والا بنا کر بھیجا، ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے صدقات میں سے کھانے کی اجازت مانگی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمیں اجازت دے دی۔

۳۰۵۱/۹۸- عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَعْطُوْا الْعَامِلَ مِنْ عَمَلِهٖ فَاِنَّ عَامِلَ اللّٰهِ لَا يَخِيْبُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عامل (صدقات وصول کرنے والے) کو اس کی اجرت دو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا عامل ناکام نہیں ہوتا۔

۳۰۵۲/۹۹- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعَامِلُ فِى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ لِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ كَالْغَازِىْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کی خاطر حق کے ساتھ صدقہ (زکوٰۃ) وصول کرنے والا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے والے (غازی) کی طرح ہے حتیٰ کہ وہ اپنے گھر والوں کی طرف واپس لوٹ آئے۔

ف: زکوٰۃ وصدقات کو وصول کرنے والے مصارف زکوٰۃ میں سے ہیں، ان کے زکوٰۃ وصول کرنے کا عمل ان کے استحقاق اجرت کا سبب ہے، سو ان کو ان کے کام (محنت ومشقت) کے مطابق مال زکوٰۃ سے اجرت دینا اور ان کا یہ اجرت لینا جائز ہے۔

اگر کسی شخص نے بطور احسان ونیکی محض ثواب کی نیت سے یہ کام کیا تو اس کے لیے بھی اجرت لینا جائز ہے۔

عامل زکوٰۃ مال زکوٰۃ سے جو کچھ لے گا وہ اس کے کام کی اجرت ہوگی۔

جمہور علماء کے نزدیک اپنے قریبی رشتہ دار اور کافر کو عامل زکوٰۃ مقرر کرنا جائز نہیں ہے۔

اگر عامل زکوٰۃ کی اجرت مقرر نہ ہو تو وہ زکوٰۃ کے مال میں سے کھا سکتا ہے اور اگر اس کی اجرت مقرر ہو تو پھر وہ طے شدہ اجرت سے زیادہ نہیں کھا سکتا، اور اگر اس نے طے شدہ اجرت سے زیادہ مال لیا تو یہ خیانت ہوگی۔

عامل زکوٰۃ کے پاس جو صدقات کا مال ہو وہ اس میں سے بغیر زیادتی کے اپنے لیے اپنا حق خود رکھ سکتا ہے اور اگر اس نے اپنے استحقاق سے زیادہ کوئی چیز رکھ لی تو پھر وہ خائن (خیانت کرنے والا) اور چور ہوگا۔

حق (دیانتداری) کے ساتھ صدقات وصول کرنے اور حق کے ساتھ صدقات لا کر دینے والا عامل اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہد کی طرح ہے (یعنی اسے مجاہد کے جہاد کے ثواب کے برابر ثواب ملتا ہے) خواہ اس نے حصول ثواب کی نیت سے یہ کام کیا ہو حصول اجرت کی نیت سے کام کیا ہو البتہ اگر اس نے ثواب کی نیت سے یہ کام کیا تو پھر اس کا ثواب بہت زیادہ ہوگا اور اس کی فضیلت بہت بڑی ہوگی۔ (بلوغ الامانی)

٤- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ

مؤلفۃ القلوب کے مصرف زکوٰۃ ہونے کا حکم

۱۰۰/۳۰۵۳- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسْلِمُ لِشَيْءٍ يُعْطَاهُ مِنَ الدُّنْيَا، فَلَا يُمْسِيْ حَتّٰى يَكُوْنَ الْاِسْلَامُ اَحَبَّ اِلَيْهِ وَاَعَزَّ عَلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوتا اور وہ اس لیے اسلام قبول کرتا تاکہ اسے کسی دنیاوی چیز سے نوازا جائے پھر شام ہونے سے پہلے ہی اسلام اس شخص کے نزدیک دنیا اور دنیا میں موجود چیزوں سے زیادہ محبوب اور معزز ہو جاتا۔

۱۰۱/۳۰۵۴- وَعَنْهُ اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يُسْئَلُ شَيْئًا عَنِ الْاِسْلَامِ اِلَّا اَعْطَاهُ قَالَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَسَاَلَهُ فَاَمَرَ لَهُ بِشَاءٍ كَثِيْرٍ بَيْنَ جَبَلَيْنِ مِنْ شَاءِ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ فَرَجَعَ اِلٰى قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَاِنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْ عَطَاءً مَا يَخْشَى الْفَاقَةَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا ہی بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسلام قبول کرنے (کی شرط) پر جو بھی چیز مانگی جاتی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وہ عطا فرما دیتے، چنانچہ ایک مرتبہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت اقدس میں ایک شخص نے حاضر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس کے لیے صدقہ کی بکریوں میں سے دو پہاڑوں کے درمیان (بھری ہوئی وادی) کی بہت ساری بکریاں دینے کا حکم دیا، پس جب وہ (بکریاں لے کر) اپنی قوم کی طرف واپس لوٹا تو (اپنی قوم سے) کہنے لگا: اے میری قوم کے لوگو! تم مسلمان ہو جاؤ، کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس قدر (مال) عطا فرماتے ہیں کہ فقر و تنگدستی کا خوف ہی نہیں رہتا۔

۱۰۲/۳۰۵۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ شَيْءٌ فَاَعْطَاهُ نَاسًا وَتَرَكَ نَاسًا، وَقَالَ جَرِيْرٌ اَعْطٰى رِجَالًا وَتَرَكَ رِجَالًا قَالَ فَبَلَغَهُ عَنِ الَّذِيْنَ تَرَكَ اَنَّهُمْ عَتَبُوْا وَقَالُوْا، قَالَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ اُعْطِيْ نَاسًا وَاَدَعُ نَاسًا، وَاُعْطِيْ رِجَالًا وَاَدَعُ رِجَالًا قَالَ عَفَّانُ قَالَ ذِيْ وَذِيْ وَالَّذِيْنَ اَدَعُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُعْطِيْ، اُعْطِيْ لِمَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ،

حضرت حسن، حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس (بحرین سے) مال آیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے وہ مال کچھ لوگوں کو عطا فرمایا اور کچھ لوگوں کو چھوڑ دیا (عطا نہ فرمایا) پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو یہ خبر پہنچی کہ جن لوگوں کو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے چھوڑ دیا ہے (مال عطا نہیں فرمایا) وہ خفا ہیں اور وہ باتیں کر رہے ہیں، پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی، پھر فرمایا: میں کچھ لوگوں کو (مال) عطا کرتا ہوں اور کچھ لوگوں کو چھوڑ دیتا ہوں (مال عطا نہیں کرتا) وہ مجھے ان لوگوں سے زیادہ محبوب ہوتے ہیں جن کو میں عطا کرتا ہوں (اور جن لوگوں کو میں عطا کرتا ہوں ان کو) اس لیے عطا کرتا ہوں کہ ان کے دلوں میں سخت حرص اور بے خبری ہوتی ہے اور جن لوگوں کے دلوں

نَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ، وَ اَكِلُ قَوْمًا اِلٰى مَا جَعَلَ اللّٰهُ ىْ قُلُوْبِهِمْ مِنَ الْغِنٰى وَالْخَيْرِ وَمِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ لِبَ قَالَ وَكُنْتُ جَالِسًا تِلْقَاءَ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ لَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُحِبُّ اَنَّ لِىْ بِكَلِمَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ.

میں اللہ تعالیٰ نے استغناء اور خیر کو رکھا ہے ان کو میں ان کے استغناء کے سپرد کر دیتا ہوں' ان ہی میں سے عمرو بن تغلب ہیں' عمرو بن تغلب کہتے ہیں کہ اس وقت میں رسول اللہ ﷺ کے چہرہ انور کے سامنے بیٹھا ہوا تھا' حضرت عمرو بن تغلب نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کے بدلہ میں (جو میرے حق میں فرمایا) اگر مجھے سرخ اونٹ بھی مل جائیں تو وہ بھی مجھے پسند نہیں ہیں۔

ؤلفۃ القلوب کی تعریف اوران کی اقسام اوران کا مستحق زکوٰۃ ہونا

اس باب کی احادیث میں مولفۃ القلوب (یعنی جن لوگوں کے دلوں کو اسلام کی طرف راغب و مائل کرنا مقصود ہو ان) کو صدقہ ·کوٰۃ) دینے کے جواز کی دلیل ہے' خواہ وہ لوگ کافر ہوں یا مسلمان (اور یہ ادائیگی زکوٰۃ کا مصرف ہیں) اور اس بارے میں احادیث ثیرہ وارد ہیں' حضور اقدس ﷺ نے (تالیف قلوب کے لیے) ابوسفیان بن حرب' صفوان بن امیہ' عیینہ بن حصن' اقرع بن حابس' باس بن مرداس اور علقمہ بن علاقہ کو عطا فرمایا تھا اور ان میں سے ہر شخص کو سو اونٹ عطا فرمائے' پھر جب انصار خفا ہوئے تو ان سے فرمایا: یا تم اس بات پر راضی نہیں کہ لوگ بکریاں اور اونٹ لے جائیں اور تم رسول اللہ ﷺ کو اپنے گھروں میں لے جاؤ' پھر جب پ (ﷺ) کو یہ خبر پہنچی کہ انصار نے یہ کہا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے نجد کے معزز سرداروں کو دیا ہے اور ہمیں چھوڑ دیا ہے تو پ (ﷺ) نے فرمایا: میں نے ان کے تالیف قلب کے لیے ایسا کیا ہے۔

مولفۃ القلوب کی دو قسمیں ہیں: (۱) کفار' حضور نبی کریم ﷺ نے ان (کفار) کو عطا فرماتے تھے تاکہ وہ اسلام کی طرف غب و مائل ہوں۔ (۲) مسلمان' حضور نبی کریم ﷺ ان کی تالیف قلب کے لیے ان کو عطا فرماتے تھے تاکہ وہ اسلام پر ثابت قدم ہیں' علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مولفۃ القلوب مسلمانوں کو دینا جائز ہے اور کفار کے بارے میں اختلاف ہے' امام شافعی فرماتے ہیں لہ کافر کو تالیف قلب کے لیے دینا جائز نہیں' جب کہ فاسق کو دیا جا سکتا ہے۔

ؤلفۃ القلوب کا حصہ زکوٰۃ اب ساقط ہو چکا ہے

امام ابوحنیفہ اور آپ کے اصحاب (یعنی احناف) کے نزدیک اسلام کے پھیلنے اور اس کے غلبہ کی وجہ سے اب (مصارف زکوٰۃ ں سے مولفۃ القلوب کا حصہ) ساقط ہو چکا ہے۔

روح المعانی میں ہے: آٹھ مصارف زکوٰۃ میں سے مولفۃ القلوب کا حصہ اب ساقط ہو چکا ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ؛فت کے زمانہ میں اس پر صحابہ کرام کا اجماع منعقد ہو چکا ہے' روایت ہے کہ عیینہ بن حصن اور اقرع حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ں آئے اور انہوں نے آپ سے ایک زمین کا مطالبہ کیا' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو خط لکھ دیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس ؛ کو پھاڑ دیا اور فرمایا: یہ وہ چیز ہے جو رسول اللہ ﷺ تمہیں اسلام کی رغبت دلانے کے لیے عطا فرمایا کرتے تھے' لیکن آج اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا فرمایا ہے اور تم سے بے نیاز کر دیا ہے' سو اب اگر تم اسلام پر ثابت قدم رہتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ ہمارے اور تمہارے رمیان تلوار ہے' پھر وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہنے لگے: آپ خلیفہ ہیں یا عمر؟ آپ نے ہمارے لیے خط لکھا ہے ر عمر نے اس کو پھاڑ دیا ہے' حضرت ابوبکر صدیق رضی الہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر (اللہ تعالیٰ نے) چاہا تو وہ بھی (خلیفہ) ہوں گے' اور ضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے موافق ہوگئی اور صحابہ کرام میں سے کسی نے اس پر اعتراض نہیں کیا۔

(بلوغ الامانی ج۹ ص ۲)

علامہ مرغینانی حنفی لکھتے ہیں:

مصارف زکوٰہ میں سے مولفۃ القلوب کا حصہ اب ساقط ہو چکا ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا فرمایا ہے اور (اسلام کو) ان سے بے نیاز کر دیا ہے اور اس پر اجماع منعقد ہو چکا ہے۔ (ہدایہ اولین ص ۱۸۴)

۵- بَابُ الصَّدَقَةِ فِي الرِّقَابِ

گردن چھڑانے میں زکوٰہ دینا

۱۰۳/۳۰۵۶- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ عَمَلًا يُدْخِلُنِيْ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ اَعْرَضْتَ الْمَسْاَلَةَ اَعْتِقِ النَّسَمَةَ وَفُكَّ الرَّقَبَةَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَ لَيْسَتَا بِوَاحِدَةٍ؟ قَالَ لَا اِنَّ عِتْقَ النَّسَمَةِ اَنْ تُفْرَدَ بِعِتْقِهَا وَفَكَّ الرَّقَبَةِ اَنْ تُعِيْنَ فِيْ عِتْقِهَا وَالْمِنْحَةُ الْوَكُوْفُ وَالْفَيْءُ عَلٰى ذِي الرَّحِمِ الظَّالِمِ فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَاَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاَسْقِ الظَّمْاٰنَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ اِلَّا مِنَ الْخَيْرِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک دیہاتی نے حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں پہنچا دے' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم نے مختصر کلام کر کے بہت بڑا سوال کیا ہے' تم غلام آزاد کرو اور گردن چھڑاؤ' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ دونوں (غلام آزاد کرنا اور گردن چھڑانا) ایک چیز نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں! غلام آزاد کرنا یہ ہے کہ تم اس کے آزاد کرنے میں اکیلے ہو' جب کہ گردن چھڑانا یہ ہے کہ اس کے آزاد کرنے میں (اس کی) مدد کرو' اور کچھ دودھ صدقہ خیرات کرو اور ظالم قریبی رشتہ دار سے رجوع کرو اور اگر تم سے ایسا نہ ہو سکے تو تم بھوکے کو کھانا کھلاؤ' پیاسے کو پانی پلاؤ' نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو اور اگر تم سے ایسا بھی نہ ہو سکے تو تم اپنی زبان کو بند رکھو سوائے اچھی بات کے (یعنی زبان سے صرف اچھی بات ہی نکلے)۔

۱۰۴/۳۰۵۷- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ كُلُّهُمْ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالنَّاكِحُ الْمُسْتَعِفُّ وَالْمُكَاتَبُ يُرِيْدُ الْاَدَاءَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین آدمیوں کا حق اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے' اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کی مدد کرنا' پاک دامن رہنے کی نیت سے نکاح کرنے والا اور وہ مکاتب جو بدل کتابت ادا کرنے کی نیت رکھتا ہو۔

ف: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ مکاتب غلام کی آزادی میں تعاون کرنے کے لیے زکوٰہ میں سے اس کو حصہ دینا جائز و مشروع ہے۔

۶- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَارِمِيْنَ

مقروضوں کو زکوٰۃ دینے کا حکم

۱۰۵/۳۰۵۸- عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ (الْهِلَالِيِّ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَمَلْتُ حَمَالَةً (وَفِيْ رِوَايَةٍ تَحَمَّلْتُ بِحَمَالَةٍ) فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهُ فِيْهَا' فَقَالَ

حضرت قبیصہ بن مخارق (ہلالی) رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں بہت زیادہ مال کا مقروض ہو گیا اور میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے متعلق سوال کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم اس وقت تک (ہمارے پاس) ٹھہرے رہو جب تک کہ ہمارے

مْ حَتّٰى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ، فَإِمَّا أَنْ نَحْمِلَهَا وَإِمَّا أَنْ بَنْكَ فِيهَا، وَقَالَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ، جُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةَ قَوْمٍ فَيَسْأَلُ فِيهَا حَتّٰى يُؤَدِّيَهَا يُمْسِكُ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ اجْتَاحَتْ مَالَهُ سْأَلُ فِيهَا حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا، مِنْ عَيْشٍ أَوْ دَادًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ سْأَلُ حَتّٰى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِنَ الْمَسَائِلِ حْتًا يَا قَبِيصَةُ يَأْكُلُهُ صَاحِبُهُ سُحْتًا (وَعَنْهُ مِنْ رِيقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهِ وَفِيهِ) وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ أَوْ جَةٌ حَتّٰى يَشْهَدَ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ مِهِ أَنَّهُ قَدْ أَصَابَتْهُ حَاجَةٌ أَوْ فَاقَةٌ.

پاس صدقہ (کا مال) نہ آ جائے، پھر یا تو ہم اس قرض کا بوجھ برداشت کر لیں گے (قرض اتار دیں گے) یا ہم اس میں سے تمہاری مدد کر دیں گے، پھر آپ (ﷺ) نے فرمایا: (اے قبیصہ!) تین آدمیوں کے علاوہ اور کسی کے لیے سوال کرنا جائز نہیں ہے، اس شخص کے لیے سوال کرنا جائز ہے جس کے ذمہ لوگوں کا تاوان (دیت وغیرہ جیسے قرض کا بوجھ) ہو تو وہ اس کے متعلق سوال کرے حتیٰ کہ وہ اسے ادا کر دے، پھر وہ (سوال کرنے سے) رک جائے، (دوسرا) وہ شخص جس کے مال پر کوئی آفت آ جائے جس سے اس کا مال تباہ ہو جائے تو وہ اس بارے میں (لوگوں سے) اتنا سوال کر سکتا ہے جس سے اس کی ضرورت پوری ہو جائے اور گزارہ ہو جائے، پھر وہ رک جائے اور (تیسرا) وہ شخص جو فقر و فاقہ (تنگدستی) میں مبتلا ہو جائے تو وہ بھی اتنا سوال کر سکتا ہے جس سے اس کی ضرورت پوری ہو جائے اور گزارہ ہو جائے، اور ان (تین) سوالوں کے علاوہ سوال کرنا حرام ہے، اے قبیصہ! جو ان کے علاوہ سوال کر کے کھاتا ہے وہ حرام کھاتا ہے (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے، البتہ اس میں ہے:) اور وہ شخص جو فقر و فاقہ میں مبتلا ہو جائے یا اسے کوئی حاجت پیش آ جائے اور اس کے قبیلہ کے تین عقلمند آدمی اس بات کی گواہی دے دیں کہ واقعی یہ شخص ضرورت مند ہے یا فقر و فاقہ میں مبتلا ہے۔

۱۰/۳۰۵۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ هُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ سْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثٍ، ذِي دَمٍ مُوجِعٍ، غُرْمٍ مُفْظِعٍ، أَوْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمیوں کے علاوہ اور کسی کے لیے سوال کرنا جائز نہیں ہے، (۱) وہ شخص جس پر خون بہا لازم ہو، (۲) وہ شخص جس پر رسوا کن قرض ہو (۳) اور وہ شخص جو خاک نشین فقیر ہو۔

۱۰/۳۰۶۰- عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ جَدِّهِ (مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا قَوْمٌ نَتَسَاءَلُ أَمْوَالَنَا قَالَ سَاءَلُ الرَّجُلُ فِي الْجَائِحَةِ وَالْفَتْقِ لِيُصْلِحَ بِهِ قَوْمِهِ، فَإِذَا بَلَغَ أَوْ كَرَبَ اسْتَعَفَّ.

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم وہ لوگ ہیں جو اپنے مالوں میں ایک دوسرے سے سوال کرتے رہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی اس وقت سوال کرے جب اس کا مال تباہ ہو جائے اور وہ سخت ضرورت مند ہو، اور عہد شکنی (جنگ و جدل) کے وقت سوال کرے تاکہ وہ اس کی وجہ سے اپنے قبیلے میں صلح کرائے، پھر جب ضرورت پوری ہو جائے یا قبیلے میں صلح ہو جائے (یعنی مقصد پورا ہو جائے) تو وہ (سوال کرنے سے) باز رہے۔

۱۰/۳۰۶۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ عَنْهُ قَالَ أُصِيبَ رَجُلٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے، کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک شخص نے (باغ کے درختوں پر) پھل خریدے اور وہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ، قَالَ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ.

پھل قدرتی آفت سے تباہ ہو گئے اور اس پر قرض زیادہ ہو گیا' رسول ﷺ نے (لوگوں سے) فرمایا: تم اس پر صدقہ کرو' لوگوں نے اس صدقہ کیا' اور صدقہ کا مال اس کے قرض کی ادائیگی میں پورا نہ ہو سکا تو کریم ﷺ نے (قرض خواہوں سے) فرمایا: جو مال تمہیں مل گیا لو اور اس کے علاوہ تمہارے لیے (مقروض کے ذمہ) کوئی مال نہ ہے (یعنی بقیہ قرض کا مال مقروض کو معاف کر دو)۔

احادیث باب کی روشنی میں احکام و مسائل

اس باب کی احادیث میں یہ دلیل ہے کہ مقروض آدمی کو زکوٰۃ دینا مشروع ہے' اور مقروض بھی ادائیگی زکوٰۃ کا مصرف ہیں۔

مقروض سے مراد وہ لوگ ہیں جو اپنی ضروریات میں مقروض ہوں نہ کہ وہ لوگ جنہوں نے کسی گناہ کے ارتکاب کے لیے قرض ہو' مثلاً کسی نے سینما ہاؤس' ویڈیو شاپ یا شراب کی دکان کھولنے کے لیے قرض لیا ہو یا مثلاً کسی نے بے جا خرچ اور اسراف کے لیے قر لیا ہو مثلاً کسی نے اپنے بچوں کی شادی کے سلسلہ میں مروجہ رسومات بڑے پیمانہ پر منعقد کی ہوں اور مقروض ہو گیا ہو اور اس قرض کرنے کے لیے اس کے پاس رقم نہ ہو تو اس کو زکوٰۃ کی رقم نہیں دینی چاہیے' البتہ علامہ نووی شافعی نے ''الروضہ'' میں یہ لکھا ہے کہ ا توبہ کر لے تو پھر اس کو بھی زکوٰۃ کی رقم دی جا سکتی ہے' مقروض خواہ غنی ہو لیکن اگر اس کے پاس قرض اتارنے کے لیے رقم نہیں تو ا زکوٰۃ دی جا سکتی ہے۔ (تبیان القرآن ج ۵ ص ۱۷۹)

مقروض آدمی کے لیے جواز زکوٰۃ کی چند صورتیں ہیں:

(۱) ایسا مقروض جس کے پاس اتنا مال نہ ہو جس سے وہ قرض ادا کر سکے۔

(۲) ایسا مقروض جس کے پاس مال ہو' لیکن قرض اتارنے سے وہ مالک نصاب نہ رہے۔

(۳) ایسا مقروض جس کا مال لوگوں کے پاس بطور قرض ہو (یعنی وہ مقروض قرض خواہ بھی ہو) لیکن قرض وضع کرنے سے وہ ما نصاب نہ رہے' اور اس کا جو مال لوگوں کے پاس بطور قرض ہے اس کے ملانے سے وہ مالک نصاب ہو سکتا ہو لیکن وہ اپنا قرض (قر خواہوں سے) وصول کرنے پر قادر نہ ہو۔

(۴) ایسا مقروض جو کسی برے کام مثلاً شراب و جوا وغیرہ کی وجہ سے مقروض نہ ہوا ہو اور نہ ہی وہ فضول خرچی کی وجہ سے مقروض ہوا ہ

پس ان مذکورہ صورتوں میں مقروض کو زکوٰۃ دینا جائز ہے' اگر ان صورتوں میں سے کوئی بھی صورت نہ پائی جائے تو مقروض کو ز دینا جائز نہیں ہے۔ (ہدایہ اولین ج ۱ ص ۱۸۵' بدائع الصنائع ج ۲ ص ۴۵' درمختار و ردالمحتار ج ۲ ص ۶۷' الفقہ الاسلامی وادلتہ ج ۲ ص ۸۷۴)

مقروض کو زکوٰۃ دینا فقیر کو زکوٰۃ دینے سے زیادہ بہتر ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۸۸)

احادیث کی روشنی میں کس شخص کے لیے سوال کرنا جائز ہے

جس شخص پر قرض کا بوجھ ہو اور اس کے اترنے کی کوئی سبیل بظاہر نظر نہ آتی ہو تو اس کے لیے لوگوں سے سوال کرنا جائز ہے' جب اس کا مقصد محض قرض کا بوجھ اتارنا ہو۔

جس شخص کے ذمہ کسی کا تاوان (قصاص و دیت وغیرہ) ہو تو وہ اس تاوان کی ادیگی کے لیے سوال کر سکتا ہے۔

جو شخص دو آدمیوں یا دو قبیلوں کے درمیان صلح کرانا چاہتا ہو اور اس کے لیے اسے مال کی ضرورت ہو تو اس کے لیے سوال کرنا

جس شخص کا مال کسی آفت سے تباہ ہو گیا' مثلاً غرق ہو گیا یا جل گیا وغیرہ وغیرہ تو اس کے لیے سوال کرنا جائز ہے۔
جو شخص فقر و فاقہ اور تنگدستی میں مبتلا ہو اور اس کے قبیلے کے تین سمجھدار آدمی اس کے تنگدست ہونے کی گواہی دے دیں تو اس کے بھی سوال کرنا جائز ہے۔
کسی شخص کے سخت ضرورت مند ہونے کی صورت میں کوئی اور شخص اس کی امداد و اعانت کے لیے مالدار لوگوں سے سفارش کر سکتا

بغیر سخت ضرورت کے سوال کرنا حرام ہے' اور جس شخص نے بغیر سخت ضرورت کے سوال کیا تو اس نے حرام کھایا۔

۷- بَابُ الصَّدَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا جَاءَ فِيْ اِسْتِيْعَابِ الْاَصْنَافِ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلنے والے اور مسافر کو صدقہ (زکوۃ) دینا اور دیگر مصارف زکوۃ کا بیان

۳۰۶۲/۱۰- عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ اِلَّا لِثَلَاثَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ نِ السَّبِيْلِ وَرَجُلٍ كَانَ لَهُ جَارٌ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ دٰى لَهُ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: غنی (مالدار) کے لیے صدقہ لینا جائز نہیں ہے' سوائے تین قسم کے مالداروں کے (کہ ان کے لیے صدقہ جائز ہے) (۱) اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کے لیے' (۲) مسافر آدمی کے لیے (۳) اور اس شخص کے لیے جس کے پڑوسی پر صدقہ کیا گیا اور اس نے اسے (وہ صدقہ) بطور ہدیہ دیا۔

۳۰۶۳/۱۱- عَنْ اُمِّ مَعْقِلٍ الْاَسَدِيَّةِ رَضِيَ هُ عَنْهَا اَنَّ زَوْجَهَا جَعَلَ بَكْرًا لَهَا فِيْ سَبِيْلِ هِ وَاَنَّهَا اَرَادَتِ الْعُمْرَةَ فَسَاَلَتْ زَوْجَهَا الْبَكْرَ ى فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ كَ لَهُ فَاَمَرَهُ اَنْ يُعْطِيَهَا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ يْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ مِنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالَ رَةٌ فِيْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً اَوْ تُجْزِئُ حَجَّةً نَ حَجَّاجٌ تَعْدِلُ بِحَجَّةٍ اَوْ تُجْزِئُ بِحَجَّةٍ.

حضرت ام معقل اسدیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے خاوند نے ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں (استعمال کرنے کے لیے) ایک اونٹنی وقف کر دی' حضرت ام معقل نے عمرہ کرنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے اپنے خاوند سے اونٹنی مانگی تو ان کے خاوند نے (اونٹنی دینے سے) انکار کر دیا' وہ (ام معقل) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے اس کا ذکر کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان کے خاوند کو اونٹنی دینے کا حکم دیا' اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حج اور عمرہ کرنا بھی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں چلنا ہے' اور فرمایا: ماہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کرنے کے برابر ہے یا (فرمایا) وہ (ماہ رمضان میں عمرہ کرنا) حج کو کفایت کرے گا۔

۳۰۶۴/۱- عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ هُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ اِلَّا لِخَمْسَةٍ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا رَجُلٍ اِشْتَرَاهَا بِمَالِهِ اَوْ غَارِمٍ اَوْ غَازٍ فِيْ سَبِيْلِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مالدار کے لیے صدقہ جائز نہیں ہے' سوائے پانچ قسم کے مالداروں کے (۱) عامل (صدقہ وصول کرنے والے) کے لیے (۲) اس شخص کے لیے جس نے اس (صدقہ کے مال) کو اپنے مال کے عوض خریدا (۳)

اللّٰهِ اَوْ مِسْكِيْنٍ تُصُدِّقَ عَلَيْهِ مِنْهَا فَاَهْدٰى مِنْهَا لِغَنِيٍّ. مقروض کے لیے (۴) اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کے۔ (۵) یا اس مالدار کے لیے کہ غریب آدمی پر صدقہ کیا گیا اور اس نے ا میں سے اس (مالدار) کو ہدیہ دیا۔

ف: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرنے والے غازی کو اس وقت زکوٰۃ دینا جائز ہے جب کہ وہ زادراہ ختم ہونے اور سواری ہونے کی وجہ سے اسلامی لشکر میں نہ پہنچ سکتا ہو (یعنی غازی جب نادار و محتاج ہو اس وقت اسے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے ورنہ نہیں)۔
(ردالمحتار ج ۲ ص ۷

دینی طلباء اور زکوٰۃ

حصول علم دین کی خاطر نکلنے والے بھی ''فی سبیل اللہ'' میں شامل ہیں' لہٰذا جو طلباء دور دراز سے (اندرون ملک یا بیرون ملک سے) مدارس دینیہ میں قرآن مجید حفظ کرنے' تجوید و قراءت' تفسیر و حدیث اور فقہ وغیرہ کا علم حاصل کرنے کے لیے آتے ہیں' خواہ وہ اپنے و میں کتنے ہی مالدار ہوں ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہے' اسی طرح مقامی مستحق طلباء کو بھی زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

علم دین حاصل کرنے والے (طالب علم) کو زکوٰۃ دینا جائز ہے' اگرچہ وہ (اپنے وطن میں) غنی و مالدار ہو' جب کہ اس نے ا آپ کو حصول علم کے لیے پابند کر رکھا ہو۔ (درمختار و ردالمحتار ج ۲ ص ۶۵' الفقہ الاسلامی وادلتہ ج ۲ ص ۸۷۶)

مستحق دینی طلباء کو زکوٰۃ دینا افضل ہے

اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کو مال و دولت سے نوازا ہے ان کو چاہیے کہ وہ مدارس دینیہ میں دینی تعلیم حاصل کرنے والے طلباء خوا بیرونی ہوں یا مقامی ہوں' اگر وہ مستحق ہوں تو زکوٰۃ اور دیگر صدقات واجبہ و نافلہ سے ان کی امداد و اعانت کریں اور حتی الوسع ان ضروریات کو پورا کریں تاکہ وہ دنیاوی تفکرات سے بے نیاز ہو کر خوشی و رغبت اور دل جمعی سے حصول علم میں مصروف رہیں۔ یہ با واضح رہے کہ ان کے تعاون و امداد سے جتنے بھی طلباء علم حاصل کریں گے' پھر وہ اس علم کو تبلیغ وغیرہ کی صورت میں آگے پھیلائیں گے اس علم پر عمل کریں گے تو ان کی تعلیم و تعلم' تبلیغ اور دیگر تمام عبادت کا اجر و ثواب ان (تعاون و امداد کرنے والوں) کے نامہ اعمال میں ہوتا رہے گا' یعنی یہ طلباء ان کے لیے صدقہ جاریہ ہوں گے۔

تنبیہ: بعض متعصب اور اسلامی تعلیمات سے ناآشنا لوگ دینی طلباء کو انتہائی حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں' انہیں اللہ تعالیٰ کے غضب سے ڈرنا چاہیے کہ یہ دینی طلباء تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے مہمان ہوتے ہیں اور ان کا مقام یہ ہوتا ہے کہ فرشتے کے پیروں کے نیچے پر بچھاتے ہیں اور اہل زمین پر اللہ تعالیٰ کا قہر و غضب انہی کے وسیلہ اور برکت سے نازل نہیں ہوتا۔

دینی طلباء اگر مستحق ہوں تو ان کو زکوٰۃ دینا افضل ہے' فتاویٰ رضویہ میں ہے:

سوال: زکوٰۃ کا پیسہ طلبہ کو دے سکتے ہیں امداد کے لیے یا نہیں؟

جواب: طلبہ کہ صاحب نصاب نہ ہوں انہیں زکوٰۃ دی جاتی ہے' بلکہ انہیں دینا افضل ہے جب کہ وہ طلبہ علم دین بطور دین پڑ ہوں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاویٰ رضویہ (طبع جدید) ج ۱۰ ص ۲۵۳)

عالم دین اور زکوٰۃ

عالم دین اگر نادار و محتاج ہو تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے' بلکہ افضل ہے۔

غریب و نادار جاہل کو صدقہ (زکوٰۃ وغیرہ) دینے سے غریب و محتاج عالم کو صدقہ (زکوٰۃ) دینا افضل ہے۔

(عالمگیری ج ۱ص ۱۸۷ ' درمختار و ردالمحتار ج ۲ ص ۷۵)

صدرالشریعۃ علامہ امجد علی لکھتے ہیں:

مگر عالم کو (زکوٰۃ وصدقہ) دے تو اس کا لحاظ رکھے کہ اس کا اعزاز مدنظر ہو' ادب کے ساتھ جیسے چھوٹے بڑوں کو نذر دیتے ہیں اور اذ اللہ عالم دین کی حقارت اگر قلب (دل) میں آئی تو یہ ہلاکت اور بہت سخت ہلاکت ہے۔ (بہار شریعت ج ۵ ص ۴۰)

اگر عالم دین اور طلباء غریب ہوں' صاحب نصاب نہ ہوں تو ان کو مدزکوٰۃ سے کتابیں خرید کر دی جاسکتی ہیں' اور اگر وہ غریب نہ ں' صاحب نصاب ہوں تو پھر ان کو زکوٰۃ سے کتابیں خرید کر نہیں دی جاسکتیں۔

یاوی تعلیم حاصل کرنے والا طالب علم اور زکوٰۃ

ہر وہ شخص جو صاحب نصاب نہیں' غریب ونادار ہے وہ مستحق زکوٰۃ ہے' لہٰذا دنیاوی تعلیم حاصل کرنے والا طالب علم اگر غریب و ار ہے تو وہ مستحق زکوٰۃ ہے' اسے زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

ادیث باب سے مستفاد مسائل واحکام

غریب آدمی نے زکوٰۃ لی اور اس نے امیر آدمی کو اس زکوٰۃ سے بطور ہدیہ دیا یا اس کی ضیافت کی تو امیر آدمی کا اس کو بطور ہدیہ یا فت قبول کرنا جائز ہے' کیونکہ زکوٰۃ کی صفت اس سے زائل ہو چکی ہے۔

امیر آدمی کے لیے غریب آدمی کا تحفہ وہدیہ قبول کرنا جائز ہے۔

کسی شخص نے زکوٰۃ کے مال کو اپنے مال کے عوض خریدا تو اس کی یہ بیع بلاکراہت جائز ہے۔

رمضان کے مہینے میں عمرہ اجر وثواب کے اعتبار سے حج کے برابر ہے' لیکن فرض کے ساقط (سبکدوش) ہونے میں اس (حج) کے م مقام نہیں ہے اور اس پر اجماع ہے کہ عمرہ فرض حج سے کفایت نہیں کرتا۔ (بلوغ الامانی ج ۹ ص ۱۷)

۸ - تَحْرِيمُ الصَّدَقَةِ عَلٰى بَنِيْ هَاشِمٍ وَاَزْوَاجِهِمْ وَمَوَالِيْهِمْ لَا الْهَدِيَّةَ

۱۱/۳۰۶۵- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ دَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ يْدَ بْنَ اَبِيْ مَرْيَمَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الْحَوْرَاءِ قَالَ تُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهما مَا تَذْكُرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ اَذْكُرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَخَذْتُ رَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلْتُهَا فِيْ فِيَّ ' قَالَ عَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلُعَابِهَا جَعَلَهَا فِي التَّمْرِ ' فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كَانَ لَيْكَ مِنْ هٰذِهِ التَّمْرَةِ لِهٰذَا الصَّبِيِّ؟ قَالَ وَاِنَّا مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ ' قَالَ وَكَانَ يَقُوْلُ

بنو ہاشم' ان کی بیویوں اور ان کے آزاد کردہ غلاموں پر صدقہ حرام ہے' نہ کہ ہدیہ

حضرت ابوالحوراء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ کو رسول اللہ ﷺ سے کیا چیز یاد ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ سے یہ چیز یاد ہے کہ ایک مرتبہ میں نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں ڈالی تو رسول اللہ ﷺ نے اس (کھجور) کو اس پر لگے ہوئے لعاب سمیت میرے منہ سے نکالا اور اسے کھجوروں میں رکھ دیا' کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر یہ بچہ ان کھجوروں میں سے کچھ کھالیتا تو کیا آپ پر تاوان لازم ہوتا؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: بلاشبہ ہم آل محمد ہیں' ہمارے لیے صدقہ (کا مال کھانا) جائز نہیں ہے' حضرت حسن نے کہا کہ آپ (ﷺ) فرمایا کرتے تھے کہ جو چیز تمہیں شک وشبہ میں ڈال دے تم اس چیز کو چھوڑ کر اس چیز کو اختیار کرو جو تمہیں شبہ میں نہ ڈالے' بلاشبہ سچ (دل کے) سکون کا باعث ہوتا ہے اور جھوٹ

دَعْ مَا يُرِيبُكَ إِلٰى مَا لَا يُرِيبُكَ فَإِنَّ الصِّدْقَ طَمَأْنِينَةٌ وَإِنَّ الْكَذِبَ رِيبَةٌ قَالَ وَكَانَ يُعَلِّمُنَا هٰذَا الدُّعَاءَ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ، إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، قَالَ شُعْبَةُ وَأَظُنُّهُ قَدْ قَالَ هٰذِهِ أَيْضًا تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ.

پریشانی کا باعث بنتا ہے اور آپ (ﷺ) ہمیں یہ دعا سکھایا کرتے تھ اے اللہ! تو مجھے اپنے ہدایت یافتہ بندوں میں (شامل فرما کر) ہدایت ع فرما، مجھے اپنے عافیت یافتہ بندوں میں (شامل فرما کر) عافیت عطا فرما، مج اپنے دوستوں میں (شامل فرما کر) دوست بنا اور جو (نعمتیں) تو نے مج عطا فرمائی ہیں ان میں میرے لیے برکتیں عطا فرما، اور مجھے اپنے بر فیصلے سے محفوظ فرما، بلاشبہ تو ہی فیصلہ فرماتا ہے اور تیرے خلاف کوئی فیص نہیں کیا جا سکتا، بلاشبہ وہ شخص ذلیل نہیں ہو سکتا جس کو تو اپنا دوست بنا۔ حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں آپ نے یہ کلمات بھی کہے: ا ہمارے پروردگار! تیری ذات بابرکت اور بلند و برتر ہے۔

۳۰۶۶/۱۱۳- عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ شَيْبَانَ أَنَّهُ قَالَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا تَذْكُرُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ أَدْخَلَنِي غُرْفَةَ الصَّدَقَةِ فَأَخَذْتُ مِنْهَا تَمْرَةً فَأَلْقَيْتُهَا فِي فَمِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْقِهَا فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ وَلَا لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ.

حضرت ربیعہ بن شیبان سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت حس بن علی رضی اللہ عنہما سے پوچھا: آپ کو رسول اللہ ﷺ سے کیا چیز یاد ہ انہوں نے بتایا کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ مجھے صدقہ (کی کھجوروں) کمرے میں لے گئے تو میں نے ان (صدقہ کی کھجوروں) میں سے ای کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں ڈال لی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ا کھجوروں میں رکھ دو کیونکہ یہ (صدقہ کا مال) نہ تو رسول اللہ ﷺ لیے حلال ہے اور نہ ہی آپ کے اہل بیت میں سے کسی کے لیے حلا ہے۔

۳۰۶۷/۱۱۴- عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَسُئِلَ مَا عَقَلْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَهُ فَمَرَّ عَلٰى جَرِينٍ مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَأَخَذْتُ تَمْرَةً فَأَلْقَيْتُهَا فِي فَمِي فَأَخَذَهَا بِلُعَابِي، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ وَمَا عَلَيْكَ لَوْ تَرَكْتَهَا قَالَ إِنَّا آلُ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ قَالَ وَعَقَلْتُ مِنْهُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ.

حضرت ابو الحوراء کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم حضرت حسن علی رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے کیا چیز سمجھی؟ انہوں نے بتایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا کہ آپ (ﷺ) صدقہ کی کھجوروں کے کھل (ڈھیر) کے پاس سے گزرے تو میں نے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ ڈال لی تو آپ (ﷺ) نے میرے لعاب سمیت اس کو لے (کھجوروں کے ڈھیر پر رکھ) لیا، لوگوں میں سے کسی شخص نے کہا: (یا ر اللہ!) اگر آپ اس (کھجور) کو (اس کے منہ میں) رہنے دیتے تو کیا تھا؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ہم آل محمد (ﷺ) ہیں، ہمارے صدقہ (کا مال کھانا) حلال نہیں ہے، حضرت حسن نے کہا کہ میں آپ (ﷺ) سے پانچ نمازیں سمجھی ہیں۔

۳۰۶۸/۱۱۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے اور اس وقت آپ (ﷺ) صد

وَهُوَ يَقْسِمُ تَمْرًا مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي حِجْرِهِ فَلَمَّا فَرَغَ حَمَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَاتِقِهِ فَسَالَ لُعَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فَإِذَا تَمْرَةٌ فِي فِيْهِ فَأَدْخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

کی کھجوریں تقسیم کر رہے تھے اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ (ﷺ) کی گود میں (بیٹھے ہوئے) تھے، پس جب آپ (ﷺ) (کھجوروں کی تقسیم سے) فارغ ہو گئے تو نبی کریم ﷺ نے ان کو اپنے کندھے پر اٹھا لیا، ان کا لعاب نبی کریم ﷺ پر گرنے لگا تو نبی کریم ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھا کر دیکھا تو ان (حضرت حسن) کے منہ میں ایک کھجور نظر آئی تو نبی کریم ﷺ نے (ان کے منہ میں) اپنا ہاتھ (یعنی انگلی) ڈال کر وہ کھجور ان کے منہ سے نکال لی، پھر فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ محمد ﷺ کی آل کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔

۱۱۶/۳۰۶۹- **وَعَنْهُ** أَيْضًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخَذَ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَلَاكَهَا فِي فِيْهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ كِخْ كِخْ ثَلَاثًا لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر اسے اپنے منہ میں ڈال لی تو نبی کریم ﷺ نے ان کو تین بار فرمایا: چھی چھی، (اسے پھینک دو) ہمارے لیے صدقہ (کا مال کھانا) حلال نہیں ہے۔

۱۱۷/۳۰۷۰- **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ نَائِمًا فَوَجَدَ تَمْرَةً تَحْتَ جَنْبِهِ فَأَخَذَهَا فَأَكَلَهَا، ثُمَّ جَعَلَ يَتَضَوَّرُ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ وَفَزِعَ لِذٰلِكَ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ، فَقَالَ إِنِّي وَجَدْتُ تَمْرَةً تَحْتَ جَنْبِي فَأَكَلْتُهَا فَخَشِيتُ أَنْ تَكُونَ مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهِ وَفِيهِ) فَأَكَلَهَا فَلَمْ يَنَمْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فَقَالَ بَعْضُ نِسَائِهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرِقْتَ الْبَارِحَةَ، قَالَ إِنِّي وَجَدْتُ تَحْتَ جَنْبِي تَمْرَةً فَأَكَلْتُهَا وَكَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَخَشِيتُ أَنْ تَكُونَ مِنْهُ.

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سو رہے تھے کہ آپ (ﷺ) نے اپنے پہلو کے نیچے ایک کھجور پائی تو آپ (ﷺ) نے اس (کھجور) کو اٹھا کر کھا لیا، پھر آپ (ﷺ) رات کے آخری حصے میں (بے چین ہو کر) مسلسل پہلو بدلنے لگے جس سے آپ (ﷺ) کی بیوی گھبرا گئیں تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: مجھے اپنے پہلو کے نیچے ایک کھجور ملی تھی جسے میں نے کھا لیا تھا، سو اب مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ کہیں صدقہ کی کھجور نہ ہو (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے، البتہ اس میں یہ ہے کہ) آپ (ﷺ) نے اس کھجور کو کھا لیا تو آپ (ﷺ) اس رات نہیں سوئے، آپ (ﷺ) کی بیوی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے آج رات کا اکثر حصہ جاگ کر ہی گزار دیا، آپ (ﷺ) نے فرمایا: مجھے اپنے پہلو کے نیچے ایک کھجور ملی جس کو میں نے کھا لیا تھا اور ہمارے پاس صدقہ کی کھجوریں تھیں، سو مجھے اس بات کا اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ (کھجور جو میں نے کھائی تھی) صدقہ کی کھجوروں میں سے نہ ہو۔

۱۱۸/۳۰۷۱- **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِ سَأَلَ عَنْهُ، فَإِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ أَكَلَ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آپ (ﷺ) کے گھر والوں کے علاوہ کسی دوسری جگہ سے کھانا پیش کیا جاتا تو آپ (ﷺ) اس کے بارے میں پوچھتے (کہ آیا یہ

وَاِنْ قِيْلَ صَدَقَةٌ قَالَ كُلُوْا وَلَمْ يَاْكُلْ.

صدقہ ہے یا ہدیہ) پس اگر آپ ﷺ کو بتایا جاتا ہے کہ یہ ہدیہ ہے تو آپ (ﷺ) اسے کھا لیتے اور اگر بتایا جاتا کہ یہ صدقہ ہے تو (لوگوں سے) فرماتے: تم کھالو اور خود نہ کھاتے۔

۳۰۷۲/۱۱۹- وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

حضرت بہز بن حکیم نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۳۰۷۳/۱۲۰- عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ اِجْتَمَعَ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَا وَاللّٰهِ لَوْ بَعَثْنَا هٰذَيْنِ الْغُلَامَيْنِ ، فَقَالَا لِيْ وَلِلْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُمَا عَلٰى هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ فَاَدَّيَا مَا يُؤَدِّى النَّاسُ وَاَصَابَا مَا يُصِيْبُ النَّاسُ مِنَ الْمَنْفَعَةِ فَبَيْنَاهُمَا فِيْ ذٰلِكَ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ مَاذَا تُرِيْدَانِ؟ فَاَخْبَرَاهُ بِالَّذِيْ اَرَادَ قَالَ فَلَا تَفْعَلَا فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ بِفَاعِلٍ فَقَالَا لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا؟ فَمَا هٰذَا مِنْكَ اِلَّا نَفَاسَةً عَلَيْنَا لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِلْتَ صِهْرَهُ فَمَا نَفِسْنَا ذٰلِكَ عَلَيْكَ قَالَ فَقَالَ اَنَا اَبُوْ حَسَنٍ اَرْسِلُوْهُمَا ثُمَّ اضْطَجَعَ قَالَ فَلَمَّا صَلَّى الظُّهْرَ (يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) سَبَقْنَاهُ اِلَى الْحُجْرَةِ فَقُمْنَا عِنْدَهَا حَتّٰى مَرَّ بِنَا فَاَخَذَ بِاَيْدِيْنَا ، ثُمَّ قَالَ اَخْرِجَا مَا تُصَرِّرَانِ وَدَخَلَ فَدَخَلْنَا مَعَهُ وَهُوَ حِيْنَئِذٍ فِيْ بَيْتِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَ فَكَلَّمْنَاهُ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْنَاكَ لِتُؤَمِّرَنَا عَلٰى هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ فَنُصِيْبَ مَا يُصِيْبُ النَّاسُ مِنَ الْمَنْفَعَةِ وَنُؤَدِّيْ اِلَيْكَ مَا يُؤَدِّى النَّاسُ ، قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَ رَاْسَهُ اِلٰى سَقْفِ الْبَيْتِ حَتّٰى اَرَدْنَا اَنْ نُكَلِّمَهُ ، فَاَشَارَتْ اِلَيْنَا زَيْنَبُ

حضرت عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ربیعہ بن حارث اور عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما (یہ دونوں) اکٹھے ہوئے اور ان دونوں نے میری اور فضل بن عباس کی طرف اشارہ کر کے کہا: اللہ کی قسم! اگر ہم ان دو لڑکوں کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیں اور آپ (ﷺ) ان دونوں کو صدقات وصول کرنے پر عامل مقرر فرما دیں تو یہ دونوں (صدقات وصول کر کے اپنی ذمہ داری) اس طرح نبھائیں جس طرح لوگ نبھاتے ہیں اور ان کو بھی وہی نفع وفائدہ حاصل ہو جس طرح لوگوں کو ہوتا ہے، پس اسی دوران حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی آ گئے اور کہنے لگے: تم دونوں کیا چاہتے ہو؟ وہ جو چاہتے تھے اس کے بارے میں انہوں نے آپ کو بتا دیا تو آپ نے فرمایا: تم ایسا مت کرو، اللہ کی قسم! آپ (ﷺ) اس طرح کرنے والے نہیں ہیں، انہوں نے کہا کہ آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ صرف اس لیے کہ آپ کو ہم سے حسد ہے، چونکہ آپ کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت اور دامادی کا شرف حاصل ہے اس لیے ہم تم سے حسد نہیں کرتے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ابوالحسن ہوں، ان دونوں کو (آپ ﷺ کی خدمت میں) بھیج دو، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ لیٹ گئے، پس جب نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو ہم آپ (ﷺ) سے پہلے حجرے تک پہنچ گئے، ہم حجرے کے پاس کھڑے رہے، یہاں تک کہ آپ (ﷺ) ہمارے پاس سے گزرے تو آپ (ﷺ) نے ہمارے ہاتھوں کو پکڑ لیا، پھر فرمایا: جو بات تمہارے دلوں میں ہے اسے ظاہر کر دو (بتلا دو) پھر آپ (ﷺ) حجرے میں تشریف لے گئے اور ہم بھی آپ (ﷺ) کے ساتھ حجرے میں چلے گئے اور اس وقت آپ (ﷺ) حضرت زینب بنت جحش (رضی اللہ عنہا) کے گھر میں تھے، پس ہم نے آپ (ﷺ) سے بات کی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ کی خدمت اقدس میں اس لیے حاضر ہوئے

مِنْ وَرَاءِ حِجَابِهَا كَأَنَّهَا تَنْهَانَا عَنْ كَلَامِهِ، وَأَقْبَلَ فَقَالَ أَلَا إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَنْبَغِي لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ أُدْعُوا لِي مَحْمِيَةَ بْنَ جَزْءٍ وَكَانَ عَلَى الْعُشْرِ وَأَبَا سُفْيَانَ ابْنَ الْحَارِثِ فَأَتَيَا فَقَالَ لِمَحْمِيَةَ أَصْدِقْ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ، (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) أَنَّهُ هُوَ وَالْفَضْلُ أَتَيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُزَوِّجَهُمَا وَيَسْتَعْمِلَهُمَا عَلَى الصَّدَقَةِ فَيُصِيبَانِ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَحْمِيَةَ الزُّبَيْدِيِّ زَوِّجِ الْفَضْلَ، وَقَالَ لِنَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ زَوِّجْ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيعَةَ وَقَالَ لِمَحْمِيَةَ بْنِ جُزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعْمِلُهُ عَلَى الْأَخْمَاسِ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْدِقُ عَنْهُمَا مِنَ الْخُمُسِ شَيْئًا لَمْ يَسْمَعْهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ.

ہیں تا کہ آپ ہمیں ان صدقات پر عامل مقرر فرما دیں کہ ہمیں بھی وہی نفع و فائدہ حاصل ہو جو لوگوں کو حاصل ہوتا ہے اور ہم بھی (صدقات وصول کر کے) آپ کو لا کر دیں جس طرح لوگ لا کر دیتے ہیں' ابن ربیعہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے اور اپنے سر مبارک کو گھر کی چھت کی طرف اٹھایا' یہاں تک کہ ہم نے آپ (ﷺ) سے بات کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت زینب (رضی اللہ عنہا) نے پردے کے پیچھے سے ہمیں اشارہ کیا گویا کہ حضرت زینب (رضی اللہ عنہا) نے ہمیں آپ (ﷺ) سے بات کرنے سے منع کیا' پھر حضور اقدس ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: سنو! بلا شبہ صدقہ (کا مال) نہ تو محمد (ﷺ) کے لیے جائز ہے اور نہ ہی محمد (ﷺ) کی آل کے لیے جائز ہے کیونکہ یہ (صدقہ کا مال) لوگوں (کے مال) کا میل کچیل ہوتا ہے' تم محمیہ کو بلاؤ اور وہ عشر (اور خمس وصول کرنے) پر مقرر تھے' اور ابو سفیان بن حارث کو بلاؤ' پس وہ دونوں (محمیہ بن جزء اور ابو سفیان بن حارث) آ گئے تو آپ (ﷺ) نے محمیہ سے فرمایا: ان دونوں کو خمس میں سے مہر دے دو۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) وہ (عبد المطلب بن ربیعہ) اور فضل (بن عباس) یہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں اس لیے حاضر ہوئے تا کہ آپ (ﷺ) ان کی شادی کر دیں اور ان کو صدقہ (وصول کرنے پر) عامل مقرر فرما دیں اور انہیں اس (صدقہ) میں سے کچھ مال مل جائے' رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا: بلا شبہ یہ صدقہ (کا مال) محض لوگوں (کے مال) کا میل کچیل ہے' یہ نہ تو محمد (ﷺ) کے لیے جائز ہے اور نہ ہی محمد (ﷺ) کی آل کے لیے جائز ہے' پھر رسول اللہ ﷺ نے محمیہ زبیدی سے فرمایا: تم فضل بن عباس کا نکاح (اپنی بیٹی سے) کر دو اور نوفل بن حارث بن عبد المطلب سے فرمایا: تم عبد المطلب بن ربیعہ کا نکاح (اپنی بیٹی سے) کر دو اور محمیہ بن جزء الزبیدی' جن کو رسول اللہ ﷺ نے اخماس پر عامل مقرر فرمایا تھا' ان کو رسول اللہ (ﷺ) نے حکم دیا کہ وہ ان دونوں (ابن ربیعہ اور فضل بن عباس) کی طرف سے خمس (کے مال) میں سے کچھ مہر ادا کر دیں' اس کو عبد اللہ بن حارث نے نہیں سنا۔

۱۲۱/۳۰۷۴- عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ أَتَيْتُ أُمَّ كُلْثُومٍ ابْنَةَ عَلِيٍّ بِشَيْءٍ مِنَ الصَّدَقَةِ

حضرت عطاء بن سائب کا بیان ہے کہ حضرت ام کلثوم بنت علی (رضی اللہ عنہا) کے پاس صدقہ کی کوئی چیز لے کر آیا تو انہوں نے اسے واپس کر

فَرَدَّتْهَا وَقَالَتْ حَدَّثَنِيْ مَوْلًى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ مِهْرَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّا اٰلُ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ وَمَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهِ وَفِيْهِ) اَنَّهَا قَالَتْ اَخْبَرَنِيْ مِهْرَانُ اَوْ مَيْمُوْنٌ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا مَيْمُوْنُ اَوْ يَا مِهْرَانُ اِنَّا اَهْلُ بَيْتٍ نُهِيْنَا عَنِ الصَّدَقَةِ وَاِنَّ مَوَالِيَنَا مِنْ اَنْفُسِنَا وَلَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ.

دیا (قبول نہ کیا) اور فرمایا کہ مجھے نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت مہران رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم آل محمد (ﷺ) کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے اور قوم کا آزاد کردہ غلام بھی ان ہی میں شمار ہوتا ہے (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے' البتہ اس میں یہ ہے کہ) حضرت ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما نے کہا کہ مجھے نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام مہران یا میمون نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے اس (آزاد کردہ غلام) سے فرمایا: اے میمون! یا (فرمایا:) اے مہران! ہم اہل بیت کو صدقہ سے منع کیا گیا ہے اور بلاشبہ ہمارے آزاد کردہ غلام بھی ہم میں ہی شمار ہوتے ہیں اور ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

۱۲۲/۳۰۷۵- عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ (مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهُ) قَالَ مَرَّ عَلَيَّ الْاَرْقَمُ الزُّهْرِيُّ اَوِ ابْنُ اَبِي الْاَرْقَمِ وَاسْتُعْمِلَ عَلَى الصَّدَقَاتِ قَالَ فَاسْتَتْبَعَنِيْ (وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اصْحَبْنِيْ كَيْمَا تُصِيْبُ مِنْهَا) قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ يَا اَبَا رَافِعٍ اِنَّ الصَّدَقَةَ حَرَامٌ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ اَنْفُسِهِمْ.

رسول اللہ ﷺ کے آزادہ کردہ غلام حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارقم زہری یا ابن ابی ارقم میرے پاس سے گزرے'' اور ان کو صدقات (وصول کرنے) پر عامل مقرر کیا گیا تھا'' اور انہوں نے مجھے اپنے ساتھ چلنے کو کہا اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا: آپ میرے ساتھ چلیں تا کہ تمہیں صدقات میں سے کچھ مل جائے)' پس میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے آپ (ﷺ) سے اس کے متعلق پوچھا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: اے ابو رافع! بلاشبہ محمد اور آل محمد (ﷺ) پر صدقہ حرام ہے' اور قوم کا آزاد کردہ غلام ان ہی میں شمار ہوتا ہے۔

۱۲۳/۳۰۷۶- عَنْ سَلْمَانَ (الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ وَاَنَا مَمْلُوْكٌ فَقُلْتُ هٰذِهِ صَدَقَةٌ فَاَمَرَ اَصْحَابَهُ فَاَكَلُوْا وَلَمْ يَاْكُلْ ثُمَّ اَتَيْتُهُ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ هٰذِهِ هَدِيَّةٌ اَهْدَيْتُهَا لَكَ اَكْرَمَكَ اللّٰهُ بِهَا فَاِنِّيْ رَاَيْتُكَ لَا تَاْكُلُ الصَّدَقَةَ فَاَمَرَ اَصْحَابَهُ فَاَكَلُوْا وَاَكَلَ مَعَهُمْ.

حضرت سلمان (فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا بیان ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کھانا لے کر حاضر ہوا'' اور اس وقت میں غلام تھا'' اور میں نے عرض کیا: یہ صدقہ ہے' تو آپ (ﷺ) نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ تم (یہ کھانا) کھالو' اور آپ (ﷺ) نے خود نہ کھایا' پھر میں آپ (ﷺ) کی خدمت میں کھانا لے کر حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: یہ ہدیہ ہے جس کو میں آپ کے لیے بطور ہدیہ لایا ہوں' اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ آپ کا اکرام کیا ہے کیونکہ میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ صدقہ نہیں کھاتے' پس آپ (ﷺ) نے اپنے اصحاب کو (اس ہدیہ کے کھانے کا) حکم دیا تو انہوں نے کھایا اور آپ (ﷺ) نے بھی ان کے ساتھ کھایا۔

احادیث باب کی روشنی میں آل محمد ﷺ پر صدقہ حرام ہونے کی تفصیل

اس باب کی احادیث میں یہ دلیل ہے کہ سیدنا حضور نبی کریم ﷺ' آپ (ﷺ) کی آل (سادات و بنو ہاشم) اور ان کی ازواج پر صدقہ (زکوٰۃ) حرام ہے' اسی طرح ان حضرات کے آزاد کردہ غلاموں پر بھی صدقہ حرام ہے' کیونکہ صدقہ لوگوں کے مال کا میل کچیل ہوتا ہے اور لوگوں کے مال کا میل کچیل کھانا ان حضرات کی شان کے لائق نہیں ہے' البتہ ان کے لیے ہدیہ کھانا جائز ہے' اور یہ کہ ان حضرات کے لیے مال غنیمت' مال فئی اور معدنیات کے خمس (پانچویں حصہ) میں لینا جائز ہے۔ (بلوغ الامانی)

حضرت مجاہد سے روایت ہے: سیدنا محمد ﷺ کی آل (سادات و بنو ہاشم) کے لیے صدقہ (زکوٰۃ وعشر وغیرہ) حلال نہیں ہے اور ان کے لیے خمس کا پانچواں حصہ مقرر کیا گیا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۳ ص ۱۰۵)

حضرت نبی کریم ﷺ کے قرابت دار (سادات و بنو ہاشم) جن پر زکوٰۃ (اور دیگر صدقہ واجبہ) حرام ہے وہ یہ ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد خواہ وہ اولاد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے ہو یا دوسری بیویوں سے ہو' جنہیں علوی کہا جاتا ہے' حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی اولاد' حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اولاد' حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی اولاد اور حضرت حارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی اولاد۔

ہاشمیوں (سادات کرام) کا آپس میں ایک دوسرے کو بھی زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔ (درمختار علی ہامش ردالمحتار ج ۲ ص ۷۲)

ابولہب کی اولاد میں سے اگر کوئی غریب و نادار ہو تو (اگرچہ اس کا تعلق بنو ہاشم سے ہے لیکن) اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۸۹)

اگر کسی شخص کی ماں سیدہ ہو' باپ سید نہ ہو تو اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے' کیونکہ نسب کا اعتبار باپ کی طرف سے ہوتا ہے' ماں کی طرف سے نہیں ہوتا' پس جس کا باپ سید نہ ہو وہ محض ماں کی طرف سے سید نہیں ہوسکتا۔ (ردالمحتار ج ۲ ص ۳۴۶' باب الکفالۃ)

اور اگر کسی کا باپ سید ہو' ماں سیدہ نہ ہو تو اس کو زکوٰۃ دینا ناجائز ہے۔

بہر کیف! حضور نبی کریم ﷺ کی آل' ہاشمیوں (سادات کرام) کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے' خواہ وہ کتنے ہی غریب و نادار ہوں' البتہ ان کے غریب و تنگدست ہونے کی صورت میں نفلی صدقات سے ان کی مدد کی جاسکتی ہے۔

ازواج مطہرات اور صدقہ

حضرت ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت خالد بن سعید نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گائے (کے گوشت) کا کچھ صدقہ بھیجا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس (صدقہ) کو واپس کر دیا اور فرمایا:

انا آل محمد ﷺ لا تحل لنا الصدقة. بلاشبہ ہم آل محمد ﷺ ہیں' ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۳ ص ۱۰۴)

معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات آپ (ﷺ) کی آل میں سے ہیں' اس لیے ان پر صدقہ حرام ہے۔

۹- بَابُ الْغُلُوْلِ فِي الصَّدَقَةِ وَوَعِيْدٍ مِنْ فِعْلِهِ

صدقہ میں خیانت کرنے والے کے لیے سخت وعید

۳۰۷۷/۱۲۴- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحُبَابِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت عبد الرحمٰن بن حباب انصاری سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ نے ان کو بتایا کہ ایک دن وہ اور حضرت عمر بن خطاب

حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ تَذَاكَرُوْا هُوَ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمًا الصَّدَقَةَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ ذَكَرَ غُلُوْلَ الصَّدَقَةِ أَنَّهُ مَنْ غَلَّ فِيْهَا بَعِيْرًا أَوْ شَاةً أُتِيَ بِهِ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُنَيْسٍ بَلٰى.

رضی اللہ آپس میں صدقہ کا ذکر کرنے لگے، حضرت عمر رضی اللہ نے کہا: کیا تم نے نہیں سنا جب رسول اللہ ﷺ نے صدقہ میں خیانت کا ذکر فرمایا کہ جس شخص نے (صدقہ کے) اونٹ یا بکری میں خیانت کی اسے قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا کہ وہ اس (اونٹ یا بکری) کو اٹھائے ہوئے ہوگا؟ حضرت عبداللہ بن انیس (رضی اللہ) نے کہا: ہاں! (میں نے سنا ہے)۔

۳۰۷۸/۱۲۵- عَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ عَلٰى صَدَقَةٍ فَجَاءَ فَقَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ إِلَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَا بَالُ الْعَامِلِ نَبْعَثُهُ فَيَجِيْءُ فَيَقُوْلُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ إِلَيَّ أَفَلَا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ أَبِيْهِ وَأُمِّهِ فَيَنْظُرُ يُهْدٰى إِلَيْهِ أَمْ لَا ، وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَأْتِيْ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا بِشَيْءٍ إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ إِنْ كَانَ بَعِيْرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعِرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْنَا عُفْرَةَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا ، وَزَادَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ أَبُوْ حُمَيْدٍ سَمِعَ أُذُنِيْ وَأَبْصَرَ عَيْنِيْ وَسَلُوْا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ.

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قبیلہ ازد کے ایک شخص کو صدقہ (وصول کرنے) پر عامل مقرر فرمایا ''جس کو ابن لتبیہ کہا جاتا تھا''۔ وہ (صدقہ کا مال وصول کر کے) آیا اور کہا: یہ تمہارے لیے ہے اور یہ مجھے بطور ہدیہ ملا ہے، رسول اللہ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: اس عامل کا کیا حال ہے جس کو ہم (صدقات وصول کرنے کے لیے) بھیجتے ہیں، پھر وہ آ کر یہ کہتا ہے کہ یہ تمہارے لیے ہے اور یہ مجھے بطور ہدیہ ملا ہے وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھا رہا، پھر وہ دیکھتا کہ اسے ہدیہ دیا جاتا ہے یا نہیں، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے! تم میں سے جو شخص اس (صدقہ) میں سے کوئی چیز لائے گا تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ وہ (مسروقہ) چیز اس کی گردن پر سوار ہوگی، اگر وہ (مسروقہ) چیز اونٹ ہوگا تو وہ (اس کی گردن پر سوار ہو کر) بلبلا رہا ہوگا، اگر وہ گائے ہوگی تو وہ اپنی آواز نکال رہی ہوگی اور اگر وہ بکری ہوگی تو وہ ممیا رہی ہوگی، پھر آپ (ﷺ) نے اپنے دونوں مبارک ہاتھوں کو اٹھایا حتیٰ کہ ہم نے آپ (ﷺ) کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی، پھر آپ (ﷺ) نے تین بار کہا: اے اللہ! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا، ہشام بن عروہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت ابوحمید نے کہا کہ میرے کانوں نے سنا اور آنکھوں نے دیکھا اور تم زید بن ثابت سے پوچھ لو۔

۳۰۷۹/۱۲۶- وَعَنْهُ أَيْضًا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَدَايَا الْعُمَّالِ غُلُوْلٌ.

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمال (صدقات وصول کرنے والوں) کے ہدیئے (صدقات میں خیانت ہیں۔

۳۰۸۰/۱۲۷- عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابورافع رضی اللہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عصر کی نماز پڑھتے تو کبھی کبھی (عصر کی نماز کے بعد) بنو عبدالاشہل کے ہاں تشریف لے جاتے اور (ان کے ساتھ

الْعَصْرَ رُبَّمَا ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَيَتَحَدَّثُ حَتَّى يَنْحَدِرَ لِلْمَغْرِبِ. قَالَ فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ فَبَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْرِعًا إِلَى الْمَغْرِبِ إِذْ مَرَّ بِالْبَقِيعِ فَقَالَ أُفٍّ لَكَ أُفٍّ لَكَ مَرَّتَيْنِ فَكَبُرَ فِي ذَرْعِي وَتَأَخَّرْتُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيدُنِي فَقَالَ مَالَكَ امْشِ، قَالَ قُلْتُ أَحْدَثْتُ حَدَثًا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ وَمَا ذَاكَ؟ قُلْتُ أَفَّفْتَ بِي، قَالَ لَا، وَلَكِنْ هَذَا قَبْرُ فُلَانٍ بَعَثْتُهُ سَاعِيًا عَلَى بَنِي فُلَانٍ فَغَلَّ نَمِرَةً فَدُرِّعَ الْآنَ مِثْلَهَا مِنْ نَارٍ.

باتیں کرتے رہتے، یہاں تک کہ (مغرب کی نماز کا وقت ہو جاتا تو) آپ (ﷺ) مغرب (کی نماز پڑھنے) کے لیے جلدی جلدی (وہاں سے) تشریف لے آتے، حضرت ابورافع کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ (بنوعبدالاشہل کے ہاں سے) مغرب کی نماز کے لیے تیزی سے واپس آرہے تھے کہ آپ (ﷺ) جنت البقیع (قبرستان) کے پاس سے گزرے تو دو مرتبہ کہا: تم پر افسوس ہے، تم پر افسوس ہے، (میں آپ (ﷺ) کے ہمراہ تھا) تو یہ بات میرے دل پر بہت دشوار گزری اور میں پیچھے ہو گیا اور میں نے گمان کیا کہ (آپ (ﷺ) کے "تم پر افسوس ہے" کہنے سے) مراد میں ہوں، آپ (ﷺ) نے (مجھے پیچھے دیکھ کر) فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ تم چلتے رہو، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا مجھ سے کوئی خطا ہوئی ہے؟ فرمایا: کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: آپ نے مجھ پر افسوس کیا ہے، آپ (ﷺ) نے فرمایا: نہیں (میں نے تم پر افسوس نہیں کیا) بلکہ یہ فلاں شخص کی قبر ہے (اس صاحب قبر پر میں نے افسوس کیا ہے کیونکہ) میں نے اس کو فلاں قبیلہ کے صدقات وصول کرنے کے لیے عامل بنا کر بھیجا تھا تو اس نے ایک چادر چوری کر لی تھی تو اب اس کو (قبر میں بطور عذاب) اس چادر کی مثل آگ کی چادر پہنائی گئی ہے۔

۳۰۸۱/۱۲۸- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ يَعُودُهُ فَقَالَ مَالَكَ لَا تَدْعُولِي قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يَقْبَلُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ وَقَدْ كُنْتَ عَلَى الْبَصْرَةِ يَعْنِي عَامِلًا.

حضرت مصعب بن سعد کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) حضرت عبداللہ بن عامر (رضی اللہ عنہ) کے پاس ان کی عیادت کے لیے گئے تو حضرت عبداللہ بن عامر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ تمہیں کیا ہوا کہ تم میرے لیے دعا نہیں کرتے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بغیر طہارت (پاکیزگی) کے نماز قبول نہیں فرماتا اور نہ ہی خیانت (چوری) کیا ہوا صدقہ قبول فرماتا ہے جب کہ تم بصرہ کے گورنر رہ چکے ہو۔

۳۰۸۲/۱۲۹- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ قُمْ عَلَى صَدَقَةِ بَنِي فُلَانٍ وَانْظُرْ لَا تَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِبَكْرٍ تَحْمِلُهُ عَلَى عَاتِقِكَ أَوْ عَلَى كَاهِلِكَ لَهُ رُغَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اصْرِفْهَا عَنِّي فَصَرَفَهَا عَنْهُ.

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم فلاں قبیلے کے صدقات کی نگرانی و دیکھ بھال کرو، لیکن یہ خیال رکھنا کہ تم قیامت کے دن اس حال میں نہ آنا کہ تمہارے کندھے پر جوان اونٹ سوار ہو کر بلبلا رہا ہو، انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ ذمہ داری مجھ سے واپس لے لیں تو آپ ﷺ نے ان سے وہ ذمہ داری واپس لے لی۔

۳۰۸۳/۱۳۰- عَنْ سِمَاكٍ (بْنِ حَرْبٍ) قَالَ

حضرت ہلب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کا ذکر

سَمِعْتُ قَبِيْصَةَ بْنَ هُلْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الصَّدَقَةَ فَقَالَ لَا يَجِيْئَنَّ اَحَدُكُمْ بِشَاةٍ لَهَا يُعَارٌ.

کرتے ہوئے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص (قیامت کے دن) ایسی بکری لے کر نہ آئے جو چیخ رہی ہو۔

صدقات و مالِ غنیمت میں خیانت سے متعلق احکام ومسائل

خیانت کرنا حرام ہے، خواہ صدقات کے مال میں ہو یا مال غنیمت میں ہو، اگرچہ صدقات وغنیمت کے تمام اموال میں خیانت کر سخت حرام وگناہ ہے، لیکن دیگر مال کی بہ نسبت جانوروں میں خیانت کرنا زیادہ سخت گناہ ہے اور یہ قیامت کے دن زیادہ ذلت ورسوائی کا باعث ہے۔

امام نووی فرماتے ہیں: علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ (صدقات و مال غنیمت میں) خیانت کرنا سخت حرام ہے اور یہ کبیرہ گنا ہے اور اس بات پر بھی اجماع ہے کہ خیانت سے لی ہوئی چیز کو واپس لیا جائے گا۔

صدقات (اور غنیمت) کے اموال میں سے کسی چیز کو چرانا حرام ہے اور جو چیز چرائی گئی اور خیانت کی گئی اس کی مثل قبر میں چرانے والے اور خیانت کرنے والے کو آگ کی سزا ہوگی۔

صدقات وغنیمت کے اموال میں سے جس جانور کو چرایا ہوگا وہ قیامت کے دن اس جانور کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے ہوگا اور وہ جانور چیخ رہا ہوگا جس کی آواز تمام اہل محشر سن رہے ہوں گے اور وہ ان کے سامنے ذلیل ورسوا ہوگا۔

جس طرح عاملین زکوۃ کے لیے صدقات کے مال سے خیانت کرنا اور چوری کرنا سخت حرام ہے، اسی طرح حکمرانوں اور ان کے نائبین کے لیے بھی مال میں خیانت کرنا اور چوری کرنا سخت حرام ہے، کیونکہ یہ مسلمانوں کے بیت المال کا حق ہے۔

صدقات وصول کرنے والے عامل کو صدقات وصول کرتے وقت جو بھی مال بطور ہدیہ وتحفہ ملے وہ بھی اس کے لیے حرام ہے اور وہ ہدیہ وتحفہ بھی صدقات میں شامل ہوگا، اسی طرح حکمرانوں اور ان کے نائبین کو ملنے والے ہدیے وتحفے بھی ان پر حرام ہیں اور وہ بھی بیت المال (سرکاری خزانے) میں جمع ہوں گے۔ (بلوغ الامانی وغیرہ)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر میں ہونے والے واقعات کو جانتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ صاحب قبر کس عذاب میں مبتلا ہے اور کس گناہ کی وجہ سے اسے عذاب ہو رہا ہے، اور یہ امور غیبیہ میں سے ہے۔

اَبْوَابُ النَّهْيِ عَنِ السُّؤَالِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهٖ

سوال سے ممانعت اور اس سے متعلقہ احکام کا بیان

۱- بَابُ نَهْيِ الْغَنِيِّ عَنِ السُّؤَالِ وَحَدِّ الْغِنٰى وَمَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

غنی کو سوال کرنے کی ممانعت، غنی کی تعریف اور جس کے لیے صدقہ (زکوۃ) لینا جائز نہیں

۱۳۱/۳۰۸۴- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ وَلَهُ مَا يُغْنِيْهِ جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُدُوْشًا اَوْ كُدُوْشًا فِيْ وَجْهِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے سوال کیا جب کہ اس کے پاس اتنا مال ہو جو اسے غنی کر دے (اس کی ضرورت پوری ہو سکے) تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر خراشیں ہوں گی یا (فرمایا:) اس کا چہرہ زخمی ہ

مَا غِنَاهُ؟ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْ حِسَابُهَا مِنَ الذَّهَبِ.

گا' صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کتنے مال سے غنی ہوسکتا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: پچاس درہم یا اس کی قیمت کے برابر سونا۔

۳۰۸۵/۱۳۱- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صدقہ نہ تو غنی (مالدار) کے لیے جائز ہے اور نہ ہی صحیح سالم وتندرست (جو کمانے پر قادر ہو) کے لیے جائز ہے۔

۳۰۸۶/۱۳۲- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (بْنِ الْعَاصِ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

۳۰۸۷/۱۳۳- عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ وَلَهُ اُوْقِيَّةٌ اَوْ عِدْلُهَا فَقَدْ سَاَلَ اِلْحَافًا.

حضرت عطاء بن یسار بنو اسد کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے سوال کیا جب کہ اس کے پاس ایک اوقیہ (چالیس درہم) یا اس کے برابر سونا (یا اس کی قیمت کے برابر نقد رقم) ہو تو اس نے لپٹ کر سوال کیا۔

۳۰۸۸/۱۳۴- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَرَّحَتْنِيْ اُمِّيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُهُ فَاَتَيْتُهُ فَقَعَدْتُ قَالَ فَاسْتَقْبَلَنِيْ فَقَالَ مَنِ اسْتَغْنٰى اَغْنَاهُ اللّٰهُ وَمَنِ اسْتَعَفَّ اَعَفَّهُ اللّٰهُ وَمَنِ اسْتَكْفٰى كَفَاهُ اللّٰهُ. وَمَنْ سَاَلَ وَلَهُ قِيْمَةُ اُوْقِيَّةٍ فَقَدْ اَلْحَفَ قَالَ فَقُلْتُ نَاقَتِي الْيَاقُوْتَةُ مَعِيْ خَيْرٌ مِنْ اُوْقِيَّةٍ فَرَجَعْتُ وَلَمْ اَسْاَلْهُ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میری والدہ نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے کچھ مانگنے کے لیے بھیجا' پس میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور بیٹھ گیا' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: جو شخص غنا طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے غنی (مالدار) کر دیتا ہے جو شخص (سوال کرنے سے) باز رہنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے (سوال کی ذلت سے) بچا لیتا ہے اور جو شخص کفایت طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے کفایت عطا فرماتا ہے اور جس شخص نے سوال کیا جب کہ اس کے پاس ایک اوقیہ کی قیمت ہو تو اس نے گڑگڑا کر سوال کیا۔ حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ میں نے (دل میں) کہا کہ میرے پاس تو یاقوتہ نامی اونٹنی ہے جو ایک اوقیہ سے بہتر ہے (یعنی اس کی قیمت ایک اوقیہ سے زیادہ ہے) تو میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے کچھ مانگے بغیر واپس لوٹ آیا۔

۳۰۸۹/۱۳۶- عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رَجُلَانِ اَنَّهُمَا اَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَسْاَلَانِهِ الصَّدَقَةَ قَالَ فَرَفَعَ فِيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَصَرَ وَخَفَضَهُ فَرَاٰهُمَا رَجُلَيْنِ جَلْدَيْنِ فَقَالَ اِنْ

حضرت عبداللہ بن عدی کا بیان ہے کہ مجھے دو آدمیوں نے خبر دی کہ وہ دونوں حجۃ الوداع کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے (اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صدقہ تقسیم فرما رہے تھے) ان دونوں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے صدقہ کا سوال کیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نگاہ اٹھا کر ان کو دیکھا' پھر نظر نیچے کر لی اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان دونوں کو

شِئۡتُمَا اَعۡطَیۡتُکُمَا مِنۡهَا وَلَا حَظَّ فِیۡهِمَا لِغَنِیٍّ وَلَا لِقَوِیٍّ مُکۡتَسِبٍ.

تندرست وقوی پایا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس (صدقہ) میں سے کچھ دے دیتا ہوں لیکن اس میں نہ تو غنی کے لیے کو حصہ ہے اور نہ ہی اس شخص کے لیے حصہ ہے جو قوی ہو اور کمانے پر قادر ہو

۳۰۹۰/۱۳۷- عَنۡ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحۡبِهٖ وَسَلَّمَ مَنۡ سَاَلَ مَسۡاَلَةً عَنۡ ظَهۡرِ غِنًی اِسۡتَکۡثَرَ بِهَا مِنۡ رَضۡفِ جَهَنَّمَ قَالُوۡا مَا ظَهۡرُ غِنًی؟ قَالَ عَشَاءُ لَیۡلَةٍ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص نے غنی (مالدار) ہونے کے باوجود سوال کیا اس نے دوزخ کے گر پتھروں کو زیادہ کیا۔ لوگوں نے عرض کیا' غنا کی کتنی مقدار ہے؟ فرمایا: رات کا کھانا (یعنی اگر رات کا کھانا موجود ہو تب بھی آدمی غنی ہے)۔

۳۰۹۱/۱۳۸- عَنۡ حَبۡشِیِّ بۡنِ جُنَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحۡبِهٖ وَسَلَّمَ مَنۡ سَاَلَ مِنۡ غَیۡرِ فَقۡرٍ فَکَاَنَّمَا یَاۡکُلُ الۡجَمۡرَ.

حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بغیر فقر (سخت ضرورت) کے سوال کرتا ہے تو وہ (قیامت کے دن دوزخ کے) انگارے کھائے گا۔

۳۰۹۲/۱۳۹- عَنۡ سَهۡلِ بۡنِ الۡحَنۡظَلِیَّةِ الۡاَنۡصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ صَاحِبِ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عُیَیۡنَةَ وَالۡاَقۡرَعَ سَاَلَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ شَیۡئًا فَاَمَرَ مُعَاوِیَةَ اَنۡ یَکۡتُبَ بِهٖ لَهُمَا فَفَعَلَ وَخَتَمَهَا رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِدَفۡعِهٖ اِلَیۡهِمَا فَاَمَّا عُیَیۡنَةُ فَقَالَ مَا فِیۡهِ؟ قَالَ فِیۡهِ الَّذِیۡ اُمِرۡتُ بِهٖ فَقَبَّلَهٗ وَعَقَدَهٗ فِیۡ عِمَامَتِهٖ وَکَانَ اَحۡکَمَ الرَّجُلَیۡنِ وَاَمَّا الۡاَقۡرَعُ فَقَالَ اَحۡمِلُ صَحِیۡفَةً لَا اَدۡرِیۡ مَا فِیۡهَا کَصَحِیۡفَةِ الۡمُتَلَمِّسِ فَاَخۡبَرَ مُعَاوِیَةُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ بِقَوۡلِهِمَا وَخَرَجَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ فِیۡ حَاجَةٍ فَمَرَّ بِبَعِیۡرٍ مُنَاخٍ عَلٰی بَابِ الۡمَسۡجِدِ مِنۡ اَوَّلِ النَّهَارِ ثُمَّ مَرَّ بِهٖ اٰخِرَ النَّهَارِ وَهُوَ عَلٰی حَالِهٖ، فَقَالَ اَیۡنَ صَاحِبُ هٰذَا الۡبَعِیۡرِ؟ فَابۡتُغِیَ فَلَمۡ یُوۡجَدۡ فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ اِتَّقُوا اللّٰهَ فِیۡ هٰذِهِ الۡبَهَائِمِ ثُمَّ ارۡکَبُوۡهَا صِحَاحًا وَارۡکَبُوۡهَا سِمَانًا کَالۡمُتَسَخِّطِ اٰنِفًا، اِنَّهٗ مَنۡ سَاَلَ وَعِنۡدَهٗ مَا یُغۡنِیۡهِ فَاِنَّمَا یَسۡتَکۡثِرُ مِنۡ نَارِ جَهَنَّمَ قَالُوۡا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی حضرت سہل بن حنظلیہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان ہے کہ حضرت عیینہ اور حضرت اقرع (رضی اللہ عنہما) ان دونوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی چیز کا سوال کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت معاو (رضی اللہ عنہ) کو ان کے لیے وہ چیز (جس کا ان دونوں نے سوال کیا تھا) لکھ دینے کا حکم دیا تو انہوں نے لکھ دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس (مکتوب) پر مہر لگا دی اور وہ (مکتوب) ان کے حوالے کرنے کا حکم دیا (اور حضرت معاویہ نے وہ مہر شدہ مکتوب ان دونوں کے حوالے کر دیا) عیینہ نے (حضرت معاویہ) سے پوچھا کہ اس میں کیا (لکھا ہوا) ہے؟ انہوں نے کہ اس میں وہی ہے جس کا مجھے (لکھنے کا) حکم دیا گیا تھا' تو عیینہ نے اس مکتوب کو (عقیدت ومحبت سے) چوما اور اسے اپنے عمامہ (پگڑی) میں رکھ کر باندھ دیا' اور ان دونوں آدمیوں میں سے عیینہ زیادہ عقلمند تھا' اور اقرع نے کہا کہ اس صحیفے (مکتوب) کو جس کے بارے میں میں جانتا ہی نہیں اس میں کیا ہے متلمس کے صحیفے کی طرح اٹھاتا پھروں گا' حضرت معاو (رضی اللہ عنہ) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان دونوں کی گفتگو کے متعلق بتایا' چنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دن کے پہلے پہر باہر نکلے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جو مسجد کے دروازے کے پاس بیٹھا ہوا تھا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) دن کے آخری پہر وہاں سے گزرے تو وہ اونٹ اسی حال میں بیٹھا ہوا تھا' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اس اونٹ کا مالک کہاں ہے

رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيْهِ؟ قَالَ مَا يُغَدِّيْهِ اَوْ يُعَشِّيْهِ.

لوگوں نے اسے تلاش کیا لیکن وہ نہ ملا، رسول اللہ ﷺ نے (اونٹ کے سارا دن بھوکا پیاسا رہنے کی وجہ سے) ناراضگی وناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: (لوگو!) ان جانوروں کے (چارے پانی کے) بارے میں تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو (ان کو بھوکا پیاسا نہ رکھا کرو) اور تم ان پر اس وقت سوار ہوا کرو جب وہ تندرست وموٹے ہوں، بلاشبہ جس شخص نے سوال کیا جب کہ اس کے پاس اتنا موجود ہو جو اس کو غنی کر دے تو وہ صرف دوزخ کی آگ کی کثرت طلب کر رہا ہے، لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کتنی چیز کی مقدار سے آدمی غنی ہوتا ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: (اتنی مقدار سے آدمی غنی ہوتا ہے) جس سے وہ دن کو یا رات کو سیر ہو کر کھا سکے۔

۳۰۹۳/۱٤- عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَاَلَ مَسْاَلَةً وَهُوَ عَنْهَا غَنِيٌّ كَانَتْ شَيْنًا فِيْ وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی چیز کا سوال کیا جب کہ اسے اس چیز کی ضرورت نہ ہو تو وہ (مانگی ہوئی چیز) قیامت کے دن اس کے چہرے پر عیب (بدنما داغ) ہوگا (جس سے لوگ پہچانیں گے کہ یہ دنیا میں لوگوں سے بلاضرورت سوال کیا کرتا تھا)۔

۳۰۹٤/۱٤- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْاَلَةُ الْغَنِيِّ شَيْنٌ فِيْ وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مال دار آدمی کا (بلاضرورت) مانگنا قیامت کے دن اس کے چہرے پر (ذلت ورسوائی کا) بدنما داغ ہوگا۔

۳۰۹۵/۱٤١- عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ اَعْرَابِيٌّ قَدْ اَلَحَّ عَلَيْهِ فِي الْمَسْاَلَةِ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَطْعِمْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ الْمَنْزِلَ وَاَخَذَ بِعَضَادَتَيِ الْحُجْرَةِ وَاَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ وَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ فِي الْمَسْاَلَةِ مَا سَاَلَ رَجُلٌ رَجُلًا وَهُوَ يَجِدُ لَيْلَةً تُبَيِّتُهُ فَاَمَرَ لَهُ بِطَعَامٍ.

حضرت عائذ بن عمرو المزنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم اپنے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک دیہاتی آیا اور آپ (ﷺ) سے گڑگڑا کر سوال کرنے لگا، کہنے لگا: یا رسول اللہ! مجھے کھانا کھلائیں یارسول اللہ! مجھے کچھ عطا فرمائیں، رسول اللہ ﷺ اٹھ کر گھر تشریف لے گئے اور حجرے کے دونوں کواڑوں کو پکڑا اور ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے! اگر تمہیں وہ معلوم ہو جائے جو سوال کرنے (کی سخت ترین وعید) کے بارے میں مجھے معلوم ہے تو جس آدمی کے پاس اتنی مقدار سامان موجود ہو جس سے اس کی رات گزر جائے تو وہ کسی سے بھی سوال نہ کرے، پھر آپ (ﷺ) نے اسے کھانا کھلانے کا حکم دیا۔

۳۰۹٦/۱٤٢- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ اَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَاِنَّمَا يَسْاَلُ جَمْرًا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے (اپنا مال) بڑھانے کے لیے لوگوں سے مال کا سوال کیا تو وہ صرف (دوزخ کے) انگاروں کا سوال کرتا ہے، خواہ وہ اس (سوال) سے

فَلْیَسْتَقِلَّ مِنْهُ اَوْ لِیَسْتَكْثِرْ. (دوزخ کے انگاروں کو) تھوڑا کر لے یا زیادہ کر لے۔

فوائد ومسائل

بغیر کسی ضرورت شدیدہ کے کسی سے سوال کرنا جائز نہیں ہے، جو شخص تندرست وتوانا ہو اور کمانے پر قادر ہو اس کے لیے بھی سو کرنا جائز نہیں ہے، اور جس شخص کے پاس بقدر ضرورت مال ہو اور وہ محض اپنا مال بڑھانے کی خاطر لوگوں سے سوال کرتا ہے اس کے شدید ترین وعید ہے، اور ایسا (عادی بھکاری) آدمی قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرہ پر صرف ہڈیاں ہوں گوشت کا نشان تک نہ ہوگا جس سے اہل محشر پہچان لیں گے کہ یہ دنیا میں عادی بھکاری تھا۔

حضرت ملا علی قاری، طیبی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ ایسا (عادی بھکاری) آدمی قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ نہ تو کی کوئی عزت ہوگی اور نہ ہی اس کی کوئی قدر ومنزلت ہوگی، بلکہ اس کے چہرہ پر ذلت ورسوائی چھائی ہوئی ہوگی، جن طرح وہ دنیا میں ا آپ کو ذلیل کر کے لوگوں سے سوال کیا کرتا تھا اسی طرح قیامت کے دن وہ ذلیل ورسوا ہوگا، حضرت امام احمد بن حنبل یوں دعا کرتے تھے: اے اللہ! جس طرح تو نے میرے چہرہ کو اپنے غیر کے سجدہ سے بچایا ہے اسی طرح میرے چہرہ کو اپنے غیر سے سوال کر سے بھی بچا۔ (مرقات ج ۴ ص ۳۴۹)

افسوس! آج مسلمانوں میں بھیک مانگنے کا مرض شدت اختیار کر گیا ہے اور اس موذی ورسوا کن مرض میں ارباب جبہ ودستار مبتلا ہیں، اگرچہ ان کے بھیک مانگنے کا طریقہ وسلیقہ معززانہ، مہذبانہ اور جاذب ودلکش ہوتا ہے، بہ الفاظ دیگر یہ (ارباب جبہ ود حضرات) اعلیٰ درجہ کے معزز ومہذب بھکاری ہوتے ہیں۔

بلاضرورت سوال کرنے کے دنیاوی نقصانات ذلت ورسوائی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنی ذات کے لیے سوال (لوگوں سے مانگنے) کا درو کھول دیتا ہے (یعنی سوال کرنا اپنی عادت بنالیتا ہے) حالانکہ وہ اس سے غنی ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر تنگدستی ومحتاجی کا دروازہ کھول ہے۔ (شعب الایمان ج ۳ ص ۲۷۳)

حضرت ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صدقہ وخیرات کرنے سے مال کم نہیں ہوتا اور جب بندے پر ظلم ہوتا ہے اور وہ اس ظلم پر صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت کو بڑھا دیتا ہے اور جب کوئی بندہ سوال کا دروازہ کھول دیتا۔ اللہ تعالیٰ اس پر تنگدستی ومحتاجی کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ (جامع ترمذی ج ۲ ص ۵۸)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بغیر فاقہ (تنگدستی ومحتاجی) کے اپنی ذات سوال (لوگوں سے مانگنے) کا دروازہ کھول دیتا ہے تو اس پر اور اس کے اہل وعیال (بال بچوں) پر ایسی مصیبت نازل ہوتی ہے جس برداشت کرنے کی وہ طاقت نہیں رکھتے اور اللہ تعالیٰ اس پر (اس کے بھیک مانگنے کی نحوست کی وجہ سے) وہاں سے تنگدستی و بھوک دروازہ کھول دیتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ (شعب الایمان ج ۳ ص ۲۷۴)

یعنی جو شخص بلاضرورت لوگوں سے سوال کرتا ہے اور بھیک مانگنا اپنی عادت بنالیتا ہے اور وہ مانگ کر مال اکٹھا کرتا ہے تو اس مال میں برکت نہیں ہوتی، وہ مالدار ہونے کے باوجود بھی محتاجی وفاقہ کی زندگی گزارتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے محروم رہتا ہے بھیک مانگنے کی نحوست سے اس پر اور اس کے اہل وعیال پر ناقابل برداشت مصیبتیں، پریشانیاں اور بلائیں نازل ہوتی ہیں، اور یہ کہ لوگ سے سوال کرنے (بھیک مانگنے) والے کے چہرے کی رونق ختم ہو جاتی ہے، معاشرہ میں اس کا کوئی مقام نہیں رہتا اور ہر شخص اسے حقار

نگاہ سے دیکھتا ہے۔

ف: احناف کے نزدیک جو شخص تندرست وتوانا ہو' کمانے پر قادر ہو اور غریب و نادار ہو یا جس کے پاس بقدرِ ضرورت مال ہو' لیکن ب کی مقدار سے کم ہو تو اگر چہ اس کے لیے سوال کرنا جائز نہیں ہے' لیکن اس کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

۲- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْيَدِ الْعُلْيَا وَالْيَدِ السُّفْلٰى

اوپر والے ہاتھ اور نچلے ہاتھ کا بیان

۳۰۹۷/۱۴- عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ ہُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عْطَانِيْ ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِيْ ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِيْ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ قِّهِ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ بَارَكْ لَهُ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ يَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى (وَعَنْهُ مِنْ يْقٍ ثَانٍ) قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ لَّمَ مِنَ الْمَالِ فَأَلْحَفْتُ فَقَالَ يَا حَكِيْمُ مَا أَكْثَرَ سَأَلَتَكَ يَا حَكِيْمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ ـہُ مَعَ ذٰلِكَ أَوْ سَاخُ أَيْدِي النَّاسِ وَيَدُ اللّٰهِ فَوْقَ الْمُعْطِيْ وَيَدُ الْمُعْطِيْ فَوْقَ يَدِ الْمُعْطٰى وَأَسْفَلُ يْدِيْ يَدُ الْمُعْطٰى.

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مانگا تو آپ (ﷺ) نے مجھے عطا فرمایا' پھر میں نے آپ (ﷺ) سے مانگا تو آپ (ﷺ) نے مجھے عطا فرمایا' پھر میں نے آپ (ﷺ) سے مانگا تو آپ (ﷺ) نے مجھے عطا فرمایا' پھر آپ (ﷺ) نے فرمایا: یہ مال سرسبز و میٹھا ہے' جس شخص نے اس (مال) سے اپنا حق لیا تو اس کے مال میں برکت ہوگی اور جس نے طمع و رغبت سے (اپنے آپ کو ذلیل کر کے مانگ کر) مال لیا تو اس کے مال میں برکت نہیں ہوگی' اور وہ اس شخص کی طرح ہوتا ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا' اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے) انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے گڑگڑا کر (کئی مرتبہ) مال کا سوال کیا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: اے حکیم! تم نے کس قدر کثرت سے سوال کیا ہے' اے حکیم! بلاشبہ یہ مال سرسبز و میٹھا ہے' اور بلاشبہ اس (مال) کے ساتھ لوگوں کے ہاتھوں کی میل کچیل بھی ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ کا دستِ قدرت دینے والے کے ہاتھ کے اوپر ہوتا ہے اور دینے والے کا ہاتھ لینے والے کے ہاتھ کے اوپر ہوتا ہے اور سب سے نچلا ہاتھ لینے والے کا ہوتا ہے۔

۳۰۹۸/۱۴- عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ يَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ يْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى بْدَأْ أَحَدُكُمْ بِمَنْ يَعُوْلُ وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ ظَهْرِ غِنًى وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَعِفَّ ہُ اللّٰهُ فَقُلْتُ وَمِنْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ وَمِنِّيْ لَ حَكِيْمٌ لَا تَكُوْنُ يَدِيْ تَحْتَ يَدِ رَجُلٍ مِنَ رَبِ أَبَدًا.

حضرت ہشام حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے' تم میں سے کوئی شخص (صدقہ دینے کی) ابتداء ان سے کرے جو اس کے زیرِ کفالت ہوں' اور بہترین صدقہ وہ ہے جس میں صدقہ کرنے کے بعد بھی آدمی غنی رہے' جو شخص غنا طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دیتا ہے' جو شخص سوال سے بچنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے (سوال سے) بچا لیتا ہے' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ سے بھی؟ فرمایا: مجھ سے بھی۔ حکیم کہتے ہیں کہ (اس کے بعد) میرا

ہاتھ کبھی بھی عرب کے کسی بھی آدمی کے ہاتھ کے نیچے نہیں ہوا (یعنی ا
کے بعد میں نے کسی بھی آدمی سے سوال نہیں کیا)۔

۳۰۹۹/۱۴۶- **و عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَيْدِيْ ثَلَاثَةٌ فَيَدُ اللّٰهِ الْعُلْيَا وَيَدُ الْمُعْطِي الَّتِيْ تَلِيْهَا وَيَدُ السَّائِلِ السُّفْلٰى.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (دینے اور لینے کے اعتبار سے) ہاتھوں کی تین قسمیں ہیں: (عطا کرنے کے اعتبار سے) سب سے اوپر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کے ساتھ ملا ہوا (اس کے نیچے) دینے والے کا ہاتھ ہوتا ہے (لینے کے اعتبار سے) سب سے نیچے مانگنے والے کا ہاتھ ہوتا ہے۔

۳۱۰۰/۱۴۷- **عَنْ** مَالِكِ بْنِ نَضْلَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ فَاَعْطِ الْفَضْلَ وَلَا تَعْجِزْ عَنْ نَفْسِكَ.

حضرت مالک بن نضلہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی (سابقہ حدیث) کی مثل روایت کیا ہے، البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ (آپ ﷺ نے فرمایا:) ''تم (ضرورت سے) زائد چیزوں کو (بطور صدقہ) دے دیا کرو اور اپنے آپ سے عاجز نہ ہو جاؤ''۔

۳۱۰۱/۱۴۸- **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى اَلْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَالْيَدُ السُّفْلٰى السَّائِلَةُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہوتا ہے اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہوتا ہے۔

۳۱۰۲/۱۴۹- **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَدَقَةَ اِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صرف وہی صدقہ (بہتر) ہے جس کے دینے کے بعد بھی آدمی غنی رہے، اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور تم (صدقہ کی) ابتداء اپنے زیر کفالت (گھر والوں) سے کرو۔

۳۱۰۳/۱۵۰- **عَنْ** اَبِيْ رِمْثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدُ الْمُعْطِي الْعُلْيَا اُمَّكَ وَاَبَاكَ وَاُخْتَكَ وَاَخَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ، فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ يَرْبُوْعٍ قَتَلَةُ فُلَانٍ قَالَ اَلَا لَا تَجْنِيْ نَفْسٌ عَلٰى اُخْرٰى وَقَالَ اَبِيْ قَالَ اَبُو النَّضْرِ فِيْ حَدِيْثِهِ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَيَقُوْلُ يَدُ الْمُعْطِي الْعُلْيَا.

حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دینے والے کا ہاتھ اوپر ہوتا ہے (سو تم) اپنی ماں، اپنے باپ، اپنی بہن، اپنے بھائی پر خرچ کیا کرو، پھر درجہ بدرجہ اپنے قریبی رشتہ داروں پر خرچ کرو، ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ بنو یربوع ہیں، یہ فلاں شخص کے قاتل ہیں، آپ (ﷺ) نے فرمایا: سنو! کوئی شخص کسی دوسرے کے جرم کا ذمہ دار نہیں ہے، (عبداللہ بن امام احمد نے کہا کہ) میرے والد (امام احمد) نے کہا کہ ابوالنضر نے اپنی (روایت کردہ) حدیث میں کہا کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور اس وقت رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے اور فرما رہے تھے: دینے والے کا ہاتھ اوپر ہوتا ہے۔

ف: صدقہ و خیرات کرنے والا صدقہ و خیرات کرتے وقت اپنی ذات اور اپنے اہل و عیال (اپنے زیر کفالت لوگوں) کو دوسرے لوگوں پر مقدم رکھے، پھر اپنے عزیز و اقارب میں سے جو زیادہ قریب ہو، پھر درجہ بدرجہ جو قریب ہو، اس پر صدقہ کرے۔

اپنا مال اس قدر خرچ کرنا کہ خرچ کرنے کے بعد آدمی خود اور اس کے اہل وعیال تنگدستی کا شکار ہو جائیں' بھوک وافلاس کی تکلیف میں مبتلا ہو جائیں اور لوگوں کے سامنے دست سوال پھیلاتے پھریں' یہ ناجائز ہے' بلکہ حرام ہے۔

صدقہ وخیرات کرنے کی بہت بڑی فضیلت ہے اور صدقہ دینے والا صدقہ لینے والے سے افضل ہے۔

جو چیزیں آدمی کے استعمال سے زائد ہوں ان کے صدقہ کرنے میں بھی ثواب ملتا ہے۔

۳- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَرْكِ التَّكَسُّبِ اَنْكَالًا عَلَى السُّؤَالِ وَوَعِيْدِ فَاعِلِهِ

کسب (کمائی) چھوڑ کر سوال کرنے پر عبرت ناک سزا اور ایسا کرنے والے کے لیے سخت وعید

۳۱۰۴/۱۵- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهِ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَذْهَبُ اِلَى الْجَبَلِ فَيَحْتَطِبَ ثُمَّ يَاْتِیَ بِهِ يَحْمِلُهُ عَلٰى ظَهْرِهِ فَيَبِيْعَهُ فَيَاْكُلَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَسْاَلَ النَّاسَ وَلَاَنْ يَاْخُذَ تُرَابًا فَيَجْعَلَهُ فِیْ فِيْهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَجْعَلَ فِیْ فِيْهِ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَاَنْ يَّاْخُذَ اَحَدُكُمْ حَبْلًا فَيَحْتَطِبَ فَيَحْمِلَهُ عَلٰى ظَهْرِهِ فَيَاْكُلَ اَوْ يَتَصَدَّقَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَاْتِیَ رَجُلًا اَغْنَاهُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ فَيَسْاَلَهُ اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهُ ذٰلِكَ بِاَنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَفْتَحُ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهِ بَابَ مَسْاَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ يَاْخُذُ الرَّجُلُ حَبْلَهُ فَيَعْمَدُ اِلَى الْجَبَلِ فَيَحْتَطِبُ عَلٰى ظَهْرِهِ فَيَاْكُلُ بِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَسْاَلَ النَّاسَ مُعْطًى اَوْ مَمْنُوْعًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' تم میں سے کوئی شخص اپنی رسی لے کر پہاڑ کی طرف جائے اور لکڑیاں اکٹھی کرے' پھر ان لکڑیوں کو (رسی سے باندھ کر) اپنی پیٹھ پر اٹھا کر لائے اور ان کو بیچ کر (اس سے حاصل ہونے والی کمائی) کھائے تو یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرے اور آدمی کا مٹی لے کر اپنے منہ میں رکھ لینا اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ اپنے منہ میں وہ چیز ڈالے جس کو اللہ تعالیٰ نے (اس کے لیے) حرام کیا ہے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم میں سے کسی شخص کا رسی لے کر لکڑیاں اکٹھی کر کے رسی سے باندھ کر اٹھا کر لانا' پھر (اس سے حاصل ہونے والی آمدنی سے) کھانا یا صدقہ کرنا یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کے پاس جائے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مالدار بنایا ہے اور وہ اس سے سوال کرے تو وہ اس کو دے یا نہ دے' کیونکہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے (اور انہی سے تیسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنی ذات پر سوال کرنے (مانگنے) کا دروازہ کھول دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر فقر و تنگدستی کا دروازہ کھول دیتا ہے' کوئی شخص اپنی رسی لے کر پہاڑ کی طرف جائے اور لکڑیاں اکٹھی کر کے (اس سے باندھ کر) اپنی پیٹھ پر اٹھا کر لائے اور وہ (ان کو بیچ کر ان سے حاصل ہونے والی آمدنی) کھائے تو یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرے اور وہ اس کو دیں یا نہ دیں۔

۳۱۰۵/۱۶- عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص مسلسل سوال کرتا رہے گا' یہاں تک کہ وہ قیامت

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ الْمَسْأَلَةُ بِاَحَدِكُمْ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَلَيْسَ فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ.

کے دن اللہ تبارک تعالیٰ کے پاس اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہ ہوگا۔

۳۱۰۶/۱۵۳- وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْمَسْأَلَةُ كُدُوْحٌ فِيْ وَجْهِ صَاحِبِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَسْتَبْقِ عَلٰى وَجْهِهٖ وَاَهْوَنُ الْمَسَائِلِ مَسْأَلَةُ ذَوِي الرَّحِمِ تَسْأَلُهٗ فِيْ حَاجَةٍ وَخَيْرُ الْمَسَائِلِ اَلْمَسْأَلَةُ عَنْ ظِهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سوال کرنے والے کے چہرے پر قیامت کے درن خراشیں ہوں گی، پس جو چاہے (سوال کر کے) اپنے چہرے پر خراشیں باقی رکھے اور سب سے ہلکا وآسان سوال اپنے قریبی رشتہ داروں سے سوال کرنا ہے جو تم اپنی ضرورت کے وقت ان سے سوال کرتے ہو، اور سب سے بہتر سوال وہ ہے جو (اللہ تعالیٰ سے دل کے غنی) ہونے کا سوال کیا جائے اور تم (صدقہ کی) ابتداء اپنے اہل وعیال سے کرو۔

۳۱۰۷/۱۵۴- عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عُقْبَةَ الْفَزَارِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الْحَجَّاجِ بْنِ يُوْسُفَ فَقُلْتُ اَصْلَحَ اللّٰهُ الْاَمِيْرَ اَلَا اُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰى، قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَسَائِلُ كَدٌّ يَكُدُّ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ فَمَنْ شَاءَ اَبْقٰى عَلٰى وَجْهِهٖ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ اِلَّا اَنْ يَسْأَلَ رَجُلٌ ذَا سُلْطَانٍ اَوْ يَسْأَلَ فِيْ اَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ.

حضرت یزید بن عقبہ فزاری کا بیان ہے کہ میں حجاج بن یوسف کے پاس آیا اور کہا: اللہ تعالیٰ امیر کی اصلاح فرمائے، کیا میں آپ کو وہ حدیث نہ سناؤں جو حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے مجھے سنائی ہے؟ اس (حجاج بن یوسف) نے کہا: کیوں نہیں! (ضرور سنائیں) یزید نے کہا کہ میں نے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (لوگوں سے) سوالات داغ دھبے ہیں، آدمی ان (سوالات) سے اپنے چہرے کو داغ دار کرتا ہے (چہرے کی رونق ختم ہو جاتی ہے) سو جو چاہے اپنے چہرے پر داغ دھبوں کو باقی رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے، ماسوا اس کے کہ آدمی صاحب اقتدار (حکمران) سے (اپنے حق کا) سوال کرے یا کسی ایسے معاملے میں سوال کرے جس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو۔

۳۱۰۸/۱۵۵- عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ فُلَانًا وَفُلَانًا يُحْسِنَانِ الثَّنَاءَ يَذْكُرَانِ اَنَّكَ اَعْطَيْتَهُمَا دِيْنَارَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لٰكِنَّ وَاللّٰهِ فُلَانًا مَا هُوَ كَذٰلِكَ لَقَدْ اَعْطَيْتُهٗ مِنْ عَشَرَةٍ اِلٰى مِائَةٍ فَمَا يَقُوْلُ ذَاكَ اَمَا وَاللّٰهِ اَنَّ اَحَدَكُمْ لَيُخْرِجُ مَسْأَلَتَهٗ مِنْ عِنْدِيْ يَتَابَّطُهَا يَعْنِيْ تَكُوْنُ تَحْتَ اِبْطِهٖ يَعْنِيْ نَارًا قَالَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے فلاں فلاں دو آدمیوں کو تعریف کرتے ہوئے اور یہ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے کہ آپ نے ان دونوں کو دو دینار عطا فرمائے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لیکن اللہ کی قسم! فلاں آدمی تو ایسا نہیں ہے، یقیناً میں اسے دس سے لے کر سو (دینار) تک عطا کر چکا ہوں اور وہ ایسا نہیں کہتا، (یعنی وہ تعریف کرنے والا نہیں ہے) اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی شخص میرے پاس سے (بغیر حاجت کے) اپنے سوال کو پورا کر کے نکلتا ہے تو وہ اپنی بغل کے نیچے آگ لے کر نکلتا ہے، حضرت عمر نے عرض

ـمَ تُـعْطِيهَا اِيَّاهُمْ؟ قَالَ فَمَا اَصْنَعُ يَاْبَوْنَ اِلَّا ذَاكَ يَاْبَى اللّٰهُ لِيَ الْبُخْلَ.

کیا: یا رسول اللہ! آپ ان کو دیتے ہی کیوں ہیں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: میں کیا کروں وہ اس (سوال) کے سوا مانتے ہی نہیں، جب کہ اللہ تعالیٰ مجھے بخل سے منع فرماتا ہے۔

۳۱۰۹/۱۵۶- عَنْ مُعَاوِيَةَ (بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُلْحِفُوْا فِي الْمَسْاَلَةِ فَوَ اللّٰهِ لَا يَسْاَلُنِيْ اَحَدٌ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهُ مَسْاَلَتُهُ فَيُبَارَكَ لَهُ فِيهَا.

حضرت معاویہ (بن سفیان رضی اللہ عنہما) کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم گڑگڑا کر سوال نہ کیا کرو، اللہ کی قسم! ایک شخص مجھ سے (بغیر سخت حاجت کے) کسی چیز کا سوال کرتا ہے اور مانگی ہوئی چیز اسے دے دی جاتی ہے (جب کہ میں وہ چیز خوش دلی سے نہیں دیتا) تو میری (ناخوشی سے) دی ہوئی چیز میں اس کے لیے کیسے برکت ہو گی۔

۳۱۱۰/۱۵۷- وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّمَا اَنَا خَازِنٌ اِنَّمَا يُعْطِي اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَمَنْ اَعْطَيْتُهُ عَطَاءً طِيْبِ نَفْسٍ فَاِنَّهُ يُبَارَكُ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ اَعْطَيْتُهُ عَطَاءً شَرَهِ نَفْسٍ وَشَرَهِ مَسْاَلَةٍ فَهُوَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ فَلَا يَشْبَعُ.

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ہی بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں تو صرف خازن (اللہ تعالیٰ کے خزانوں کا نگران اور تقسیم کرنے والا) ہوں اور (حقیقت میں) عطا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے، پس میں جس کو خوش دلی سے کچھ عطا کردوں تو اس میں اس کے لیے برکت ہوگی اور جس کو میں اس کے شدید حریص ہونے اور حرص سے مانگنے کی وجہ سے کچھ عطا کردوں تو وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا۔

۳۱۱۱/۱۵۸- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا اُوْتِيْكُمْ مِنْ شَيْءٍ وَلَا اَمْنَعُكُمُوْهُ اِنْ اَنَا اِلَّا خَازِنٌ اَصْنَعُ حَيْثُ اُمِرْتُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تمہیں (ذاتی طور پر) کوئی چیز نہیں دے سکتا اور نہ ہی میں (اللہ تعالیٰ کی) عطا کو تم سے روک سکتا ہوں، میں تو صرف خازن ہوں، میں وہی کرتا ہوں جو مجھے حکم دیا جاتا ہے۔

۳۱۱۲/۱۵۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اٰتَيْنَاهُ مِنْهَا شَيْئًا بِطِيْبِ نَفْسٍ مِنَّا وَطِيْبِ طُعْمَةٍ وَلَا اِشْرَاهٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيهِ. وَمَنْ اٰتَيْنَاهُ مِنْهَا شَيْئًا بِغَيْرِ طِيْبِ نَفْسٍ مِنَّا وَغَيْرِ طِيْبِ طُعْمَةٍ وَاِشْرَاهٍ مِنْهُ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ دنیا سرسبز اور میٹھی ہے، سو جس کو ہم اپنی خوشی سے اس (دنیا کے مال) میں سے کوئی چیز اور اس کے حق سے زائد کوئی عمدہ عطیہ دے دیں جب کہ اس کے دل میں اس کا حرص و طمع نہ ہو تو اس میں اس کے لیے برکت ہوگی اور جس کو ہم اس میں سے بغیر خوشی کے کوئی چیز اور اچھے عطیہ کے علاوہ دے دیں جب کہ اس کے دل میں اس کا حرص و طمع ہو تو اس (دی ہوئی چیز) میں اس کے لیے برکت نہ ہوگی۔

ف: آدمی کا اپنے ہاتھ سے محنت و مشقت کر کے روزی کمانا، دردر جا کر لوگوں سے سوال کرنے (بھیک مانگنے) سے کہیں بہتر و افضل ہے، کیونکہ محنت و مشقت اٹھا کر روزی کمانے میں عزت و اکرام ہے جب کہ دردر جا کر بھیک مانگنے میں ذلت و رسوائی ہے۔

جو چیز بغیر مانگے مل جائے دینے والا خوشی سے دے تو اس میں برکت ہوتی ہے اور جو چیز گڑگڑا کر سوال کر کے لی جائے، دینے والا

خوشی سے نہ دے تو اس میں برکت نہیں ہوتی۔

فَصْلٌ مِنْهُ فِي التَّعَفُّفِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ وَفَضْلِ ذٰلِكَ

فصل: سوال کرنے سے رکنا اور اس کی فضیلت

۳۱۱۳/۱۶۰- عَنْ هِلَالِ بْنِ حِصْنٍ قَالَ نَزَلْتُ عَلٰى اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ فَضَمَّنِي وَاِيَّاهُ الْمَجْلِسُ قَالَ فَحَدَّثَ اَنَّهُ اَصْبَحَ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ عَصَبَ عَلٰى بَطْنِهِ حَجَرًا مِنَ الْجُوْعِ فَقَالَتْ لَهُ اِمْرَاَتُهُ وَاُمُّهُ اِئْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْاَلْهُ فَقَدْ اَتَاهُ فُلَانٌ فَسَاَلَهُ فَاَعْطَاهُ وَاَتَاهُ فُلَانٌ فَسَاَلَهُ فَاَعْطَاهُ قَالَ فَقُلْتُ حَتّٰى اَلْتَمِسَ شَيْئًا قَالَ فَالْتَمَسْتُ فَلَمْ اَجِدْ شَيْئًا فَاَتَيْتُهُ وَهُوَ يَخْطُبُ فَاَدْرَكْتُ مِنْ قَوْلِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ مَنِ اسْتَعَفَّ يُعِفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنِ اسْتَغْنٰى يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ سَاَلَنَا اِمَّا اَنْ نَبْذُلَ لَهُ وَاِمَّا اَنْ نُوَاسِيَهُ وَمَنْ يَسْتَعِفَّ عَنَّا اَوْ يَسْتَغْنِيْ اَحَبُّ اِلَيْنَا مِمَّنْ يَسْاَلُنَا قَالَ فَرَجَعْتُ فَمَا سَاَلْتُهُ شَيْئًا فَمَا زَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَرْزُقُنَا حَتّٰى مَا اَعْلَمُ فِي الْاَنْصَارِ اَهْلَ بَيْتٍ اَكْثَرَ اَمْوَالًا مِنَّا۔

حضرت ہلال بن حصن کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے ہاں ٹھہرا' میں اور وہ ایک مجلس میں اکٹھے ہوئے' تو انہوں نے بتایا کہ انہوں نے ایک دن بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ رکھا تھا ان کی بیوی اور ان کی ماں نے ان کو کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے سوال کرو' کیونکہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں فلاں نے حاضر ہو کر سوال کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اسے عطا کیا' فلاں نے حاضر ہو کر سوال کیا تو اسے عطا کیا' ابو سعید کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں اس وقت تک (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال نہیں کروں گا) جب تک کہ میں (کھانے کے لیے) کوئی چیز تلاش نہ کر لوں' سو میں نے تلاش کی مگر مجھے کوئی چیز (کھانے کو) نہ ملی' پس میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) خطبہ دے رہے تھے اور اپنے خطبہ میں یہ ارشاد فرما رہے تھے: جو شخص سوال کرنے سے بچنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے (سوال کرنے سے) بچا لیتا ہے اور جو شخص غنا طلب کرتا ہے (لوگوں سے بے نیاز ہونا چاہتا ہے) اللہ تعالیٰ اسے غنی (لوگوں سے بے نیاز) کر دیتا ہے' جس شخص نے ہم سے سوال کیا تو ہم اسے دے دیں گے یا اس کی غمخواری کریں گے' اور جو شخص ہم سے (سوال کرنے سے) رکا رہا یا غنا طلب کیا (بے نیاز رہا) تو یہ (سوال نہ کرنا اور بے نیاز رہنا) ہمارے نزدیک ہم سے سوال کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے' ابو سعید نے کہا کہ (یہ سن کر) میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے کوئی چیز مانگے بغیر واپس لوٹ آیا' پس (اس کے بعد) اللہ تعالیٰ نے ہمیں اتنا رزق عطا فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ انصار میں ہم سے زیادہ مالدار گھرانہ کوئی ہے۔

۳۱۱۴/۱۶۱- وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَا اَجِدُ لَكُمْ رِزْقًا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا ہی بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص صبر کرے گا اللہ تعالیٰ اسے صبر عطا فرمائے گا' جو شخص غنا طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے غنی کر دیتا ہے اور جو شخص (سوال سے) رکا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اسے (سوال کرنے سے) بچا لیتا

اَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ.

ہے اور میں نے تمہارے لیے صبر سے زیادہ وسیع کوئی رزق نہیں پایا۔

۳۱۱۵/۱۶۲- عَنْ حِبَّانَ بْنِ بُحٍّ الصُّدَائِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ قَوْمِيْ كَفَرُوْا فَاُخْبِرْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَّزَ لَهُمْ جَيْشًا فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اِنَّ قَوْمِيْ عَلَى الْاِسْلَامِ فَقَالَ اَكَذٰلِكَ؟ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاتَّبَعْتُهُ لَيْلَتِيْ اِلَى الصَّبَاحِ فَاَذَّنْتُ بِالصَّلٰوةِ لَمَّا اَصْبَحْتُ وَاَعْطَانِيْ اِنَاءً تَوَضَّاْتُ مِنْهُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابِعَهُ فِي الْاِنَاءِ فَانْفَجَرَ عُيُوْنًا فَقَالَ مَنْ اَرَادَ مِنْكُمْ اَنْ يَتَوَضَّاَ فَلْيَتَوَضَّاْ فَتَوَضَّاْتُ وَصَلَّيْتُ وَاَمَّرَنِيْ عَلَيْهِمْ وَاَعْطَانِيْ صَدَقَتَهُمْ فَقَامَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فُلَانٌ ظَلَمَنِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا خَيْرَ فِي الْاِمْرَةِ لِمُسْلِمٍ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ يَسْاَلُ صَدَقَةً فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّدَقَةَ صُدَاعٌ فِي الرَّاْسِ وَحَرِيْقٌ فِي الْبَطْنِ اَوْ دَاءٌ فَاَعْطَيْتُهُ صَحِيْفَتِيْ اَوْ صَحِيْفَةَ اِمْرَتِيْ وَصَدَقَتِيْ فَقَالَ مَا شَاْنُكَ؟ فَقُلْتُ كَيْفَ اَقْبَلُهَا وَقَدْ سَمِعْتُ مِنْكَ مَا سَمِعْتُ فَقَالَ هُوَ مَا سَمِعْتَ.

رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت حبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری قوم کے لوگ کافر تھے، مجھے خبر ملی کہ نبی کریم ﷺ نے ان (سے جنگ کرنے) کے لیے ایک لشکر تیار کیا ہے، تو میں نے آپ (ﷺ) کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میری قوم اسلام پر (قائم) ہے، آپ (ﷺ) نے فرمایا: کیا واقعی اسی طرح ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! (واقعی میری قوم اسلام پر قائم ہے) پھر میں رات کو صبح تک آپ (ﷺ) کے ساتھ رہا، اور جب صبح ہوئی تو نماز کے لیے میں نے اذان دی، آپ (ﷺ) نے مجھے ایک برتن دیا جس (کے پانی) سے میں نے وضو کیا، پھر نبی کریم ﷺ نے اپنی مبارک انگلیوں کو (اس) برتن میں رکھا تو (ان انگلیوں سے) پانی کے چشمے جاری ہو گئے، آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم میں سے جو شخص وضو کرنا چاہے وہ (انگلیوں سے جاری ہونے والے پانی سے) وضو کر لے، پس میں نے (اس مبارک پانی سے) وضو کیا اور نماز پڑھی، پھر آپ (ﷺ) نے مجھے ان کا امیر مقرر فرما دیا اور ان کا صدقہ مجھے دے دیا، اسی اثنا میں ایک شخص نے اٹھ کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ فلاں شخص نے مجھ پر ظلم کیا ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے لیے امارۃ میں کوئی خیر و بھلائی نہیں ہے، پھر ایک شخص آ کر صدقہ کا سوال کرنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: بلاشبہ صدقہ سر کا درد ہے اور پیٹ کی جلن ہے یا (فرمایا:) پیٹ کی بیماری ہے، (یہ سن کر) میں نے اپنی امارۃ اور صدقہ (کے بارے میں لکھا ہوا) مکتوب آپ (ﷺ) کو واپس کر دیا، آپ (ﷺ) نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ جو باتیں میں آپ سے سن چکا ہوں ان کے ہوتے ہوئے میں اس (امارۃ اور صدقہ کی ذمہ داری) کو کیسے قبول کر سکتا ہوں۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا: واقعتاً وہی ہے جو تم نے سنا ہے۔

ف: جو شخص فقر و فاقہ پر صبر کرتا ہے، لوگوں سے بھیک مانگنے کی ذلت سے بچتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے ہی غنا کی طلب کرتا ہے اور اسی پر ہی بھروسہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے صبر کرنے اور بھیک نہ مانگنے کی برکت سے اسے لوگوں سے بے نیاز کر دیتا ہے اور اسے خوشحال فرما دیتا ہے۔

فَصْلٌ مِنْهُ فِي الْبَيْعَةِ عَلٰى عَدَمِ السُّؤَالِ

فصل: سوال نہ کرنے پر بیعت کرنا

۳۱۱۶/۱۶۳- عَنْ اَبِی الْیَمَانِ وَاَبِی الْمُثَنّٰی اَنَّ اَبَا ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَایَعَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَاَوْثَقَنِیْ سَبْعًا وَاَشْهَدَ اللّٰهَ عَلَیَّ تِسْعًا اَنْ لَا اَخَافَ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ ثُمَّ قَالَ اَبُو الْمُثَنّٰی قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ فَدَعَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ لَكَ اِلٰی بَیْعَةٍ وَلَكَ الْجَنَّةُ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَبَسَطْتُ یَدِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَشْتَرِطُ عَلَیَّ اَنْ لَا تَسْاَلَ النَّاسَ شَیْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَلَا سَوْطَكَ اِنْ یَسْقُطْ مِنْكَ حَتّٰی تَنْزِلَ اِلَیْهِ فَتَاْخُذَهُ.

حضرت ابو یمان اور حضرت ابومثنیٰ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے پانچ چیزوں کی بیعت لی، سات چیزوں کا مجھ سے پختہ عہد لیا اور نو چیزوں کا مجھ پر اللہ تعالیٰ کو گواہ بنایا (ان میں سے ایک یہ ہے) کہ ''میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈروں گا'' پھر ابومثنی نے کہا کہ حضرت ابوذر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بلا کر فرمایا: کیا تم (اس شرط پر) میری بیعت کرتے ہو کہ تمہیں جنت مل جائے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! میں نے (بیعت کے لیے) اپنا ہاتھ بڑھایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ پر یہ شرط لگاتے ہوئے فرمایا کہ ''تم لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرو گے''۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں! (میں کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اگر تم سے (تمہاری سواری سے) تمہارا چابک بھی گر پڑے تو اس کو بھی اٹھا کر دینے کا کسی سے سوال نہ کرنا بلکہ تم خود (سواری سے) اتر کر اسے اٹھانا۔

۳۱۱۷/۱۶۴- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سِتَّةِ نَفَرٍ اَوْ سَبْعَةٍ اَوْ ثَمَانِیَةٍ فَقَالَ لَنَا بَایِعُوْنِیْ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ قَدْ بَایَعْنَاكَ قَالَ بَایِعُوْنِیْ فَبَایَعْنَاهُ فَاَخَذَ عَلَیْنَا فِیْمَا اَخَذَ عَلَی النَّاسِ ثُمَّ اَتْبَعَ ذٰلِكَ كَلِمَةً خَفِیَّةً فَقَالَ لَا تَسْاَلُوا النَّاسَ شَیْئًا.

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں چھ سات یا آٹھ آدمیوں کے ہمراہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمیں فرمایا: تم مجھ سے بیعت کرو، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ہم آپ سے بیعت کر چکے ہیں، فرمایا: تم مجھ سے بیعت کرو، سو ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے (دوبارہ) بیعت کر لی، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہم سے وہی عہد لیا جو عام لوگوں سے لیا تھا، پھر اس کے بعد آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے آہستہ بات کر کے فرمایا: تم لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرنا۔

۳۱۱۸/۱۶۵- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ ثَوْبَانَ (مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِیَ عَنْهُ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَتَقَبَّلُ (وَفِیْ رِوَایَةٍ مَنْ یَتَكَفَّلُ) لِیْ بِوَاحِدَةٍ وَاَتَقَبَّلُ (وَفِیْ رِوَایَةٍ وَاَتَكَفَّلُ) لَهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ قُلْتُ اَنَا قَالَ لَا تَسْاَلِ النَّاسَ شَیْئًا فَكَانَ ثَوْبَانُ یَقَعُ سَوْطُهُ وَهُوَ رَاكِبٌ فَلَا یَقُوْلُ لِاَحَدٍ نَاوِلْنِیْهِ حَتّٰی یَنْزِلَ فَیَتَنَاوَلَهُ.

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھے ایک چیز کی ضمانت دے دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں، میں نے عرض کیا: میں (ضمانت دیتا) ہوں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرنا، (عبد الرحمن بن یزید کہتے ہیں کہ) پھر اس کے بعد حضرت ثوبان اگر (سواری پر) سوار ہوتے اور ان کا چابک گر پڑتا تو وہ کسی کو بھی یہ نہ کہتے کہ یہ (چابک) اٹھا کر مجھے پکڑا دو، بلکہ وہ خود (سواری سے) اتر کر اسے اٹھاتے تھے۔

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ لاٹھی پکڑانے جیسے معمولی کام کا بھی کسی سے سوال نہ کیا جائے، قناعت اور سوال نہ کرنے کی ب

فضیلت کیا کم ہے کہ حضور اقدس ﷺ سوال نہ کرنے والے کو جنت کی ضمانت دے رہے ہیں۔

٤- بَابُ جَوَازِ قُبُوْلِ الْعَطَاءِ إِذَا كَانَ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَسُؤَالِ الصَّالِحِيْنَ إِنْ كَانَ وَلَا بُدَّ مِنَ السُّؤَالِ

بغیر سوال کیے عطیہ قبول کرنے کا جواز اور اگر سوال کے بغیر چارہ نہ ہو تو نیک لوگوں سے سوال کیا جائے

۳۱۱۹/۱٦٦- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيْنِيْ الْعَطَاءَ فَأَقُوْلُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ مِنِّيْ حَتّٰى أَعْطَانِيْ مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ مِنِّيْ قَالَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَالَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ مجھے کوئی عطیہ عطا فرماتے تو میں یہ کہہ دیتا کہ آپ اس کو عطا فرمائیں جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو، حتیٰ کہ ایک مرتبہ آپ (ﷺ) نے مجھے کچھ مال عطا فرمایا تو میں نے عرض کیا کہ آپ اس کو (یہ مال) عطا فرمائیں جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ لے لو، خواہ اسے اپنے مال میں جمع کر کے مالدار ہو جاؤ (اور اس سے فائدہ حاصل کرو) یا اس کو صدقہ کر دو، سو جب یہ مال تمہارے پاس آ جائے اور تمہیں اس کی حرص و طمع نہ ہو اور نہ ہی تم نے اس کا سوال کیا ہو تو تم اس (مال) کو لے لو، اور جو (مال) اس طرح نہ آئے تو تمہیں اس کا خیال ہی نہ آئے۔

۳۱۲۰/۱٦٧- عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرٍ بَعَثَ إِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنَفَقَةٍ وَكِسْوَةٍ فَقَالَتْ لِلرَّسُوْلِ إِنِّيْ يَا بُنَيَّ لَا أَقْبَلُ مِنْ أَحَدٍ شَيْئًا فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ رُدُّوْهُ عَلَيَّ فَرَدُّوْهُ فَقَالَتْ إِنِّيْ ذَكَرْتُ شَيْئًا قَالَهُ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عَائِشَةُ مَنْ أَعْطَاكِ عَطَاءً بِغَيْرِ مَسْأَلَةٍ فَاقْبَلِيْهِ فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ عَرَضَهُ اللّٰهُ لَكِ.

حضرت مطلب بن حنطب کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عامر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں کچھ نفقہ اور کپڑے بھیجے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے (نفقہ و کپڑے لانے والے) قاصد سے فرمایا: اے بیٹے! میں کسی سے کوئی چیز قبول نہیں کرتی، سو جب وہ جانے لگا تو انہوں (حضرت عائشہ) نے فرمایا: اسے واپس میرے پاس لے آؤ۔ لوگ اسے ان کے پاس لے آئے تو انہوں نے فرمایا: مجھے ایک چیز یاد آ گئی ہے جو نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمائی تھی، آپ (ﷺ) نے فرمایا: اے عائشہ! جو شخص تمہیں بغیر مانگے کچھ دے دے تو تم اسے قبول کر لیا کرو، کیونکہ وہ ایسا رزق ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے بھیجا ہے۔

۳۱۲۱/۱٦٨- عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ أَنَّ عَبْدَ الْعَزِيْزِ بْنَ مَرْوَانَ كَتَبَ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنِ ارْفَعْ إِلَيَّ حَاجَتَكَ، قَالَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ، اِبْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَإِنِّيْ لَأَحْسَبُ الْيَدُ الْعُلْيَا الْمُعْطِيَةَ وَالسُّفْلَى السَّائِلَةَ وَإِنِّيْ غَيْرُ سَائِلِكَ شَيْئًا وَلَا رَادٌّ

حضرت قعقاع کا بیان ہے کہ عبد العزیز بن مروان نے حضرت عبد اللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) کو خط لکھا کہ آپ اپنی ضروریات کو میرے سامنے پیش کریں، حضرت عبد اللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) نے (اس کے خط کے جواب میں) اس کی طرف خط لکھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ (صدقہ کی) ابتداء ان سے کرو جو تمہارے زیر کفالت ہوں اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور میری سمجھ کے مطابق اوپر والے ہاتھ (سے مراد) دینے والا (ہاتھ) ہے اور نیچے والے ہاتھ (سے

رِزْقًا سَاقَهُ اللّٰهُ اِلَيَّ مِنْكَ.

مراد) مانگنے والا (ہاتھ) ہے، میں تم سے کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا اور نہ ہی میں ایسے رزق کو واپس کروں گا جس کو اللہ تعالیٰ تمہاری طرف سے میرے پاس بھیجے گا۔

۳۱۲۲/۱۶۹- عَنِ ابْنِ الْفَرَاسِيِّ اَنَّ الْفَرَاسِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ لَا، وَاِنْ كُنْتَ سَائِلًا لَا بُدَّ فَاسْاَلِ الصَّالِحِيْنَ.

حضرت ابن فراسی کا بیان ہے کہ حضرت فراسی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: کیا میں (کسی سے) سوال کر سکتا ہوں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نہیں! اور اگر تمہیں سوال کے بغیر چارہ نہ ہو (مانگنے پر مجبور ہو) تو پھر تم نیک لوگوں سے سوال کرو۔

۳۱۲۳/۱۷۰- عَنْ خَالِدِ بْنِ عَدِيِّ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَلَغَهُ مَعْرُوْفٌ عَنْ اَخِيْهِ مِنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ وَلَا اِشْرَافِ نَفْسٍ فَلْيَقْبَلْهُ وَلَا يَرُدَّهُ فَاِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ سَاقَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَيْهِ.

حضرت خالد بن عدی جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص کو اپنے (مسلمان) بھائی کی طرف سے بغیر سوال کیے اور بغیر حرص سے کوئی اچھی چیز (ہدیہ وغیرہ) مل جائے تو وہ اسے قبول کر لے اسے رد نہ کرے کیونکہ یہ ایسا رزق ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس کے پاس بھیجا ہے۔

احادیث باب سے مستفاد امور و مسائل

اگر کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو اپنی خوشی سے (بلا طلب) بطور ہدیہ وتحفہ یا (اگر وہ مستحق ہے تو) بطور صدقہ کوئی چیز دے دے تو اسے قبول کر لینی چاہیے، رد نہیں کرنی چاہیے، پھر خواہ وہ اس چیز کو خود استعمال کرے یا صدقہ کر دے یا کسی کو بطور ہدیہ وتحفہ دے اور اسے رد کرنا گویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے رزق کو رد کرنا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کبھی کسی سے سوال نہیں کرتے تھے اور اگر آپ کو (کسی کی طرف سے) کوئی چیز مل جاتی تو آپ اسے رد نہ کرتے۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۳۴)

اگر آدمی مجبور ہو، مانگنے کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ ہو تو نیک لوگوں سے سوال کیا جائے، نیک آدمی سے سوال کرنے کے کئی فوائد ہیں: اگر اس کے پاس مال ہو تو وہ سوال کرنے والے کے سوال کو رد نہیں کرے گا، کچھ نہ کچھ ضرور دے گا، وہ جو مال بھی دے گا وہ حلال و پاکیزہ ہوگا، حرام کا شبہ نہ ہوگا، وہ سوال کرنے والے کے ساتھ شرافت وشفقت سے پیش آئے گا، اس کی بے عزتی اور توہین نہیں کرے گا، وہ مال دے کر احسان نہیں جتلائے گا کہ جس سے سائل کی دل آزاری ہو، وہ سوال کرنے والے کو مال کے ساتھ دعا بھی دے گا اور اس کی دعا قبول ہوگی، اگر اس کے پاس دینے کے لیے کچھ نہ ہوگا تو وہ سائل کے حق میں دعا کرے گا جو قبول ہوگی، اسی لیے بغداد کے فقراء حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ سے سوال کرتے تھے، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اگر آپ کے پاس مال ہوا تو وہ مال پاکیزہ و حلال ہوگا، حرام نہیں ہوگا تو وہ مال بھی دیں گے اور دعا بھی کریں گے اور اگر آپ کے پاس مال نہ ہوا تو دعا ضرور کریں گے اور آپ کی دعا یقیناً قبول ہوگی۔

۵- بَابُ الْبِرِّ بِالسَّائِلِ وَتَحْسِيْنِ الظَّنِّ بِهٖ وَاِعْطَائِهٖ وَاِنْ جَاءَ عَلٰى فَرَسٍ

سائل کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، حسن ظن رکھنا اور سائل کو عطا کرنا خواہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے

۳۱۲۴/۱۷۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ اَبِیْ يَحْيٰى عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ عَنْ اَبِيْهَا قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَاِنْ جَاءَ عَلٰى فَرَسٍ.

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سائل (مانگنے والے) کا حق ہوتا ہے خواہ وہ گھوڑے پر (سوار ہوکر) آئے۔

۳۱۲۵/۱۷۲- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بُجَيْدٍ عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ بُجَيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْنَا فِیْ بَنِیْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَاَتَّخِذُ لَهٗ سُوَيْقَةً فِیْ قَعْبَةٍ لِیْ فَاِذَا جَاءَ سَقَيْتُهَا اِيَّاهُ، قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ يَاْتِيْنِیْ السَّائِلُ فَاَتَزَهَّدُ لَهٗ بَعْضَ مَا عِنْدِیْ (وَفِیْ رِوَايَةٍ فَلَا اَجِدُ فِیْ بَيْتِیْ مَا اَرْفَعُ فِیْ يَدِهٖ) فَقَالَ ضَعِیْ فِیْ يَدِ الْمِسْكِيْنِ وَلَوْ ظِلْفًا مُحْرَقًا (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) اَنَّهٗ حَدَّثَتْهُ جَدَّتُهٗ وَهِیَ اُمُّ بُجَيْدٍ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنَّ الْمِسْكِيْنَ لَيَقُوْمُ عَلٰى بَابِیْ فَمَا اَجِدُ لَهٗ شَيْئًا اُعْطِيْهِ اِيَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ لَمْ تَجِدِیْ لَهٗ شَيْئًا تُعْطِيْنَهٗ اِيَّاهُ اِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِيْهِ اِلَيْهِ فِیْ يَدِهٖ.

حضرت عبد الرحمٰن بن بجید اپنی دادی حضرت ام بجید رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں (ام بجید) نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبیلہ عمرو بن عوف میں ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے تھے، میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے اپنے بڑے پیالے میں ستو تیار کرتی تھی، سو جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لے آتے تو میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو وہ ستو پلاتی تھی، ایک مرتبہ (جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پاس سائل آتا ہے تو (بعض اوقات) میرے پاس تھوڑی چیز ہوتی ہے تو میں اسے وہ (تھوڑی چیز) دینا حقیر سمجھتی ہوں (اور ایک روایت میں ہے کہ (بعض اوقات) میرے گھر میں اتنی چیز بھی نہیں ہوتی جسے میں اس کے ہاتھ پر رکھ سکوں) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم مسکین کے ہاتھ پر کچھ نہ کچھ رکھ دیا کرو خواہ بھنا ہوا کھر ہی ہو (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت ام بجید ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی تھی، حضرت ام بجید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: اللہ کی قسم! (بعض اوقات) مسکین میرے دروازے پر آکر کھڑا ہو جاتا ہے لیکن اس کو دینے کے لیے میرے پاس کوئی چیز بھی نہیں ہوتی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: اگر تمہارے پاس اس کو دینے کے لیے کوئی چیز نہ ہو تو بھنا ہوا کھر ہی اس کے ہاتھ پر رکھ دیا کرو۔

۳۱۲۶/۱۷۳- عَنْ عَمْرِو بْنِ مُعَاذٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ اِنَّ سَائِلًا وَقَفَ عَلٰى بَابِهِمْ فَقَالَتْ لَهٗ جَدَّتُهٗ حَوَّاءُ اَطْعِمُوْهُ تَمْرًا قَالُوْا لَيْسَ عِنْدَنَا قَالَتْ فَاسْقُوْهُ سَوِيْقًا، قَالُوْا الْعَجَبُ لَكَ نَسْتَطِيْعُ اَنْ نُطْعِمَهٗ مَا لَيْسَ عِنْدَنَا؟ قَالَتْ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَرُدُّوْا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ

حضرت عمرو بن معاذ انصاری کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ایک سائل ان کے دروازے پر (آکر) کھڑا ہو گیا، ان کی دادی حواء نے ان سے کہا کہ تم اس (سائل) کو کھجوریں کھلا دو، انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس (کوئی چیز) نہیں ہے، وہ کہنے لگیں کہ تم اس کو ستو پلا دو، انہوں نے کہا کہ آپ بھی عجیب بات کرتی ہیں، جو چیز ہمارے پاس نہیں ہے کیا وہ ہم اس کو کھلا سکتے ہیں؟ وہ کہنے لگیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سائل

مُحْرَقٍ.

کو (خالی ہاتھ) واپس نہ لوٹایا کرو (کچھ نہ کچھ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا کرو) خواہ بھنا ہوا کھر ہی ہو۔

۱۷۴/۳۱۲۷- عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ سَائِلًا سَالَ قَالَتْ فَامَرْتُ الْخَادِمَ فَاَخْرَجَ لَهُ شَيْئًا (وَفِيْ رِوَايَةٍ فَامَرْتُ بَرِيْرَةَ اَنْ تَاْتِيَهَا فَتَنْظُرَ اِلَيْهِ) قَالَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا يَا عَائِشَةُ لَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک سائل نے (آ کر) سوال کیا تو میں نے خادم (نوکر) کو حکم دیا تو وہ اس کے لیے کوئی چیز نکال کر لے آیا (اور ایک روایت میں ہے کہ ''میں نے بریرہ کو حکم دیا کہ وہ آ کر (صدقہ کی چیز کی مقدار) کو دیکھے تو وہ آ کر اسے دیکھنے لگی'') تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے عائشہ! تم شمار نہ کیا کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں شمار کر کے دے گا۔

۱۷۵/۳۱۲۸- عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَاَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ قَالَ فَجَعَلَ لَا يَسْاَلُهُ اَحَدٌ مِنْهُمْ اِلَّا اَعْطَاهُ حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُمْ حِيْنَ اَنْفَقَ كُلَّ شَيْءٍ بِيَدِهِ وَمَا يَكُوْنُ عِنْدَنَا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ نَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَاِنَّهُ مَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَلَنْ تُعْطَوْا عَطَاءً خَيْرًا اَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کچھ انصاری لوگ آئے اور انہوں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے سوال کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان کو عطا فرمایا، پھر وہ ایک ایک کر کے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے سوال کرتے رہے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان کو عطا فرماتے رہے، یہاں تک کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس جو مال تھا وہ ختم ہو گیا، پس جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے ہاتھ ہر چیز خرچ چکے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان سے فرمایا: ہمارے پاس جو بھی مال ہو گا ہم اس کو تم سے ہرگز بچا کر نہیں رکھیں گے اور جو شخص سوال سے بچنا چاہے گا اللہ تعالیٰ اسے بچائے گا، جو شخص غنا طلب کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو غنی کر دے گا اور جو شخص (اللہ تعالیٰ سے) صبر (کی توفیق) طلب کرے گا اللہ تعالیٰ اسے صبر عطا فرمائے گا اور تمہیں صبر سے بہتر وسیع ترین کوئی عطیہ نہیں دیا گیا۔

فَصْلٌ مِنْهُ فِي السُّؤَالِ بِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

فصل: اللہ تعالیٰ کی ذات کا واسطہ دے کر سوال کرنے کا حکم

۱۷۶/۳۱۲۹- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ وَمَنْ سَاَلَكُمْ بِوَجْهِ اللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی (مدد طلب کرتے ہوئے تم سے) پناہ مانگے تو تم اسے پناہ دو، اور جو شخص تم سے اللہ تعالیٰ کی ذات کا واسطہ دے کر مانگے تو اسے دے دو۔

۱۷۷/۳۱۳۰- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَاَعِيْذُوْهُ وَمَنْ سَاَلَكُمْ (وَفِيْ رِوَايَةٍ وَمَنْ سَاَلَكُمْ بِوَجْهِ اللّٰهِ) فَاَعْطُوْهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاَجِيْبُوْهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے تو تم اسے پناہ دو، اور جو شخص تم سے سوال کرے (اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص تم سے اللہ تعالیٰ کی ذات کا واسطہ دے کر سوال کرے) تو تم اسے دے دو، جو شخص تمہاری دعوت کرے تو تم اس کی

مَنْ اَتٰی عَلَیْکُمْ مَعْرُوْفًا فَکَافِئُوْہُ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا مَا تُکَافِئُوْنَہٗ فَادْعُوْا لَہٗ حَتّٰی تَعْلَمُوْا اَنْ قَدْ کَافَاْتُمُوْہُ۔

دعوت کو قبول کرو اور جو شخص تم سے کوئی نیکی کرے تو تم اس کا بدلہ دو اور اگر تمہارے پاس بدلہ دینے کے لیے کوئی چیز نہ ہو تو تم اس کے لیے دعا کرو' حتیٰ کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ تم اس کا بدلہ چکا چکے ہو۔

احادیث باب کی روشنی میں حاصل شدہ فوائد واحکام

مسلمانوں کے ساتھ حسن ظن (اچھا گمان) رکھنا چاہیے' ان کی مدد کرنی چاہیے' اور حتی المقدور سائل کے سوال کرنے پر اس سے نرمی شفقت سے پیش آنا چاہیے اور جس قدر ہو سکے سائل کو خالی ہاتھ نہیں لوٹانا چاہیے۔

کوئی بھی شخص تھوڑی سی چیز کو حقیر و معمولی سمجھ کر اس کے صدقہ و خیرات کرنے سے اپنا ہاتھ نہ روک لے' کیونکہ صدقہ کی ہوئی تھوڑی چیز بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کثیر ہو جاتی ہے' اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرماتا ہے اور اس میں برکت فرماتا ہے اور اگر دینے کے لیے کوئی چیز نہ ہو تو سائل کو اچھے کلمات کہہ کر لوٹا دے۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیا ہوا تھوڑا سا صدقہ بھی دوزخ سے بچنے کا ذریعہ ہو سکتا ہے۔

صدقہ وخیرات کرنے والے کو چاہیے کہ وہ صدقہ کی چیزوں کو شمار نہ کرے اور نہ ہی یہ حساب لگائے کہ آج اتنے فقیروں کو دیا ہے' کیونکہ حساب وشمار کرنے سے بعض اوقات آدمی کے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ آج میں نے اتنے فقیروں کو بہت زیادہ دیا ہے' تو وہ مزید صدقہ کرنے سے رک جاتا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس پر اپنا رزق تنگ کر دیتا ہے۔

جس شخص کے ساتھ احسان ونیکی کی جائے وہ اپنے محسن کے احسان کا بدلہ چکا دے اور اگر اس کے پاس احسان ونیکی کا بدلہ چکانے کے لیے کچھ نہ ہو تو وہ اپنے محسن کے حق میں دعا کر دے' یہ اس کی نیکی کا بدلہ ہو جائے گی۔

جس شخص سے کسی سائل نے اللہ تعالیٰ کے نام پر یا اس کی ذات کے توسل سے سوال کیا تو وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا اکرام کرتے ہوئے اس کی حاجت کو پورا کر دے' وہ یہ دیکھے کہ آخر کس ذات اقدس کے نام اور واسطہ سے سوال کیا جا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کرنے والے کو نہ دینے والا بدترین وملعون ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں لوگوں میں سے بدترین آدمی نہ بتاؤں؟ فرمایا: (لوگوں میں بدترین) وہ آدمی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کیا جائے اور وہ اس (سائل) کو نہ دے۔

(جامع ترمذی ج ۱ ص ۲۹۵' مسند امام احمد ج ۱ ص ۳۲۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں بدترین مخلوق نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں! (ضرور بتائیں) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: وہ شخص (بدترین ہے) جس سے اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کیا جائے اور وہ اسے نہ دے۔ (مسند امام احمد ج ۲ ص ۳۹۶)

حضرت رافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی ذات کا واسطہ دے کر سوال کیا وہ معلون ہے اور جس شخص سے اللہ تعالیٰ کی ذات کا واسطہ دے کر سوال کیا گیا اور اس نے سوال کرنے والے کو کچھ نہ دیا تو وہ بھی ملعون ہے۔

(معجم کبیر ج ۲۲' رقم الحدیث ۹۴۳)

اللہ تعالیٰ کے نام پر سوال کرنے کے حوالے سے حضرت خضر علیہ السلام کا واقعہ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ سے فرمایا: کیا میں تمہیں حضرت خضر علیہ السلام کا

واقعہ نہ بتاؤں؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ: کیوں نہیں! (ضرور بتائیں) فرمایا: حضرت خضر علیہ السلام ایک دن بنی اسرائیل کے بازار میں جا رہے تھے کہ آپ کو ایک مکاتب آدمی نے دیکھ کر کہا: آپ مجھ پر صدقہ کریں' اللہ تعالیٰ کی آپ (کے جان و مال) میں برکت عطا فرمائے' حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: میرا اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے کہ جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ مشیت سے ہوتا ہے میرے پاس دینے کے لیے کوئی چیز نہیں ہے' اس مسکین (کاتب) نے کہا: میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی ذات کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں آپ مجھ پر صدقہ کریں کیونکہ میں نے آپ کے چہرے میں سخاوت وشرافت کے آثار دیکھے ہیں اور آپ کے پاس برکت کی امید دیکھی ہے' حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: میرا اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے' میرے پاس تمہیں دینے کے لیے کوئی چیز نہیں ہے مگر یہ کہ تم مجھے لے جا کر بیچ دو مسکین نے کہا: کیا آپ اس پر قائم رہیں گے؟ فرمایا: ہاں! میں سچ کہہ رہا ہوں' تم نے مجھ سے بہت بڑی ذات کا واسطہ دے کر سوال کیا ہے' میں اپنے رب کی ذات کے واسطہ سے تمہیں ناکام نہیں کروں گا' سو تم مجھے بیچ دو' چنانچہ وہ آپ کو بازار لے گیا اور آپ کو چار درہموں کے عوض بیچ دیا' پس آپ خریدنے والے کے پاس رہے اور اس نے آپ سے ایک عرصہ تک کوئی کام نہ لیا' تو آپ نے اس سے فرمایا: تم نے مجھے اس لیے خریدا ہے کہ میری ذات سے تمہیں کوئی فائدہ و بھلائی پہنچے' سو تم مجھے کوئی کام بتاؤ' اس نے کہا: آپ بہت بوڑھے و کمزور ہیں اس لیے میں آپ کو مشقت میں ڈالنا پسند نہیں کرتا' آپ نے فرمایا: کام کرنے کی مجھ پر کوئی مشقت نہیں ہے' اس نے کہا: تو پھر آپ اٹھیں اور اس پتھر کو (اس جگہ سے دوسری جگہ) منتقل کر دیں' اور اس پتھر کو پورے دن میں چھ آدمی بھی منتقل نہیں کر سکتے تھے' چنانچہ وہ آدمی اپنے کسی کام کے لیے باہر گیا' پھر جب وہ واپس لوٹا تو آپ نے اسی لمحہ میں پتھر کو منتقل کر دیا تھا' اس نے کہا: آپ بہت حسین و جمیل ہیں اور بہت طاقتور ہیں' میرے خیال میں آپ اتنے طاقتور نہیں تھے' پھر اس شخص کو کوئی سفر پیش آیا تو اس نے آپ سے کہا: میں آپ کو امین (خیانت نہ کرنے والا) گمان کرتا ہوں' سو میرے بعد میرے گھر والوں کے لیے آپ میرے اچھے قائم مقام ہوں گے' آپ نے فرمایا: میرے ذمہ کوئی کام لگا دو' اس نے کہا: میں آپ کو مشقت میں ڈالنا پسند نہیں کرتا' آپ نے فرمایا' یہ مجھ پر مشقت نہیں ہے' اس نے کہا آپ میرے واپس آنے تک اینٹوں سے میرا گھر بنا دیں' پس وہ اپنے سفر میں چلا گیا' جب وہ واپس لوٹا تو آپ ایک مضبوط عمارت چکے تھے تو اس نے کہا: میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی ذات کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ کی منزل مقصود کیا ہے اور آپ کا معاملہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم نے مجھ سے اللہ کی ذات کا واسطہ دے کر پوچھا ہے' جب کہ اللہ تعالیٰ کی ذات (کے واسطہ) نے مجھے غلامی (جیسی مصیبت) میں ڈال دیا ہے' پھر حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا: میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میں کون ہوں؟ میں وہ خضر ہوں جس کا نام تم نے سنا ہوا ہے' مجھ سے ایک مسکین نے صدقہ کا سوال کیا اور اس کو دینے کے لیے میرے پاس کوئی چیز نہ تھی' پھر اس نے مجھ سے اللہ تعالیٰ کی ذات کا واسطہ دے کر سوال کیا تو میں نے اپنی گردن کا اسے مالک بنا دیا اور اس نے مجھے بیچ دیا' اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ جس شخص سے اللہ تعالیٰ کی ذات کا واسطہ دے کر سوال کیا گیا اور اس نے سائل کو (بغیر سوال پورا کیے) واپس لوٹا دیا جب کہ وہ سوال پورا کرنے پر قادر تھا تو قیامت کے دن اس کی کھال بغیر گوشت اور بغیر ہڈیوں کے کھڑی ہو گی اور مضطرب ہو گی' حرکت کر رہی ہو گی' اس شخص نے کہا: میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا' اور اے اللہ کے نبی! میں نے آپ کو مشقت میں ڈالا' مجھے علم نہ تھا' آپ نے فرمایا: کوئی بات نہیں' تم نے احسان و نیکی کی اور تم مہربان رہے' اس شخص نے کہا: اے اللہ کے نبی! آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں' آپ میرے اہل وعیال اور میرے مال میں اس چیز کے مطابق فیصلہ کریں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دکھائی ہے' یا میں آپ کو اختیار دیتا ہوں اور آپ کا راستہ چھوڑ دیتا ہوں' آپ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ تم میرا راستہ چھوڑ دو تاکہ میں اپنے رب کی عبادت کروں' سو اس نے آپ کا راستہ چھوڑ دیا (آزاد کر دیا) تو حضرت خضر علیہ السلام نے کہا: تمام تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے غلامی (جیسی مصیبت) میں ڈال دیا' پھر اس نے مجھے اس (غلامی) سے نجات دی۔ (معجم کبیر ج ۸' رقم الحدیث ۷۵۳۰)

٦- بَابُ نَهْيِ الْمُتَصَدِّقِ عَنْ مُشْتَرِیْ مَا تَصَدَّقَ بِهِ

صدقہ کرنے والے کا اپنی صدقہ کی ہوئی چیز کو خریدنا منع ہے

۳۱۳۱/۱۷۰- عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَرَاٰهَا اَوْ بَعْضَ نَتَاجِهَا يُبَاعُ فَاَرَادَ شِرَائَهٗ فَسَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اُتْرُكْهَا تُوَافِكَ اَوْ تَلْقَهَا جَمِيْعًا وَقَالَ مَرَّتَيْنِ، فَنَهَاهُ قَالَ لَا تَشْتَرِهٖ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ (وَعَنْهُ اَيْضًا مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَضَاعَهٗ صَاحِبُهٗ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَبْتَاعَهٗ وَظَنَنْتُ اَنَّهٗ بَائِعُهٗ بِرُخْصٍ فَقُلْتُ حَتّٰى اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَاِنْ اَعْطَاكَهٗ بِدِرْهَمٍ فَاِنَّ الَّذِيْ يَعُوْدُ فِيْ صَدَقَتِهٖ فَكَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ.

حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک گھوڑی دی' پھرانہوں نے دیکھا کہ اس (گھوڑی) کو اور اس کے بچے کو بیچا جا رہا ہے' لہٰذا انہوں نے اس کو خریدنے کا ارادہ کیا' پھرانہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا (مشورہ کیا) تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اس (کے خریدنے کا ارادہ) ترک کر دو' تمہیں اس کا یا اس کا اور اس کے بچوں کا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پورا پورا اجر و ثواب عطا فرمائے گا اور انہوں نے دو مرتبہ پوچھا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان کو منع فرمایا: اور فرمایا: تم اس کو نہ خریدو اور اپنے صدقہ میں رجوع نہ کرو (اور انہیں سے دوسرے طریق سے بھی مروی ہے) حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک گھوڑا دے دیا' اس (گھوڑے) کے مالک نے اس کو (اچھی طرح چارہ وغیرہ نہ ڈال کر اور اس سے زیادہ کام کی مشقت لے کر) ضائع کر دیا تو میں نے چاہا کہ اسے خرید لوں اور میرا خیال تھا کہ وہ (مجھے) سستا بیچ دے گا' میں نے کہا کہ میں (اسے اس وقت تک نہیں خریدوں گا) جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ نہیں لوں گا (میں نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا) تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم اس کو مت خریدو خواہ وہ تمہیں ایک درہم میں دے کیونکہ جو شخص اپنے صدقہ میں رجوع کرتا ہے وہ اس طرح ہے جس طرح کتا (قے کر کے) اپنی قے کو دوبارہ چاٹ لیتا ہے۔

۳۱۳۲/۱۷- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ رَاٰهَا تُبَاعُ فَاَرَادَ اَنْ يَشْتَرِيَهَا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک گھوڑی دی' پھرانہوں نے دیکھا کہ اس (گھوڑی) کو بیچا جا رہا ہے تو انہوں نے اس کو خریدنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اپنے صدقہ میں رجوع نہ کرو (یعنی اپنا صدقہ واپس نہ لو)۔

۳۱۳۳/۱۸- عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ يُقَالُ لَهَا غَمْرَةُ اَوْ غَمْرَاءُ وَقَالَ فَوَجَدَ فَرَسًا اَوْ مُهْرًا يُبَاعُ فَنُسِبَ

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے (کسی کو) ایک گھوڑی دی جس کو غمرہ یا غمراء کہا جاتا تھا' پھر (کچھ عرصہ بعد) اس نے دیکھا کہ اس گھوڑی یا اس کے بچے کو بیچا جا رہا ہے' سو چونکہ اس (گھوڑی)

إِلَى تِلْكَ الْفَرَسِ فَنُهِيَ عَنْهَا.

کے بچے کی نسبت اس گھوڑی کی طرف تھی اس لیے اس کے خریدنے سے اسے منع کر دیا گیا۔

۳۱۳۴/۱۸۱- عَنْ أَبِي عَرِيفِ بْنِ سَرِيعٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ يَتِيمٌ كَانَ فِي حِجْرِي تَصَدَّقْتُ عَلَيْهِ بِجَارِيَةٍ ثُمَّ مَاتَ وَأَنَا وَارِثُهُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو سَأُخْبِرُكَ بِمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ وَجَدَ صَاحِبَهُ قَدْ أَوْقَفَهُ يَبِيعُهُ؟ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُ عَنْهُ وَقَالَ إِذَا تَصَدَّقْتَ بِصَدَقَةٍ فَأَمْضِهَا.

حضرت ابوعریف بن سریع کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ ایک یتیم میری پرورش میں تھا، میں نے اسے بطور صدقہ ایک لونڈی دی تھی، پھر وہ (یتیم) فوت ہو گیا اور میں ہی اس کا وارث ہوں، حضرت عبداللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہما) نے اس سے کہا کہ میں تمہیں وہ بات بتاتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے، ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں (کسی کو) ایک گھوڑا دیا، پھر انہوں نے دیکھا کہ اس کا مالک کھڑا ہو کر اسے بیچ رہا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس (گھوڑے) کے خریدنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (اس بارے میں) پوچھا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان کو اس (کے خریدنے) سے منع کیا اور فرمایا: جب تم کوئی چیز صدقہ کر دو تو پھر تم اس کو برقرار رکھو۔

۳۱۳۵/۱۸۲- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ (بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى أُمِّي بِجَارِيَةٍ فَمَاتَتْ وَإِنَّهَا رَجَعَتْ إِلَيَّ فِي الْمِيرَاثِ قَالَ قَدْ آجَرَكِ اللَّهُ وَرَدَّ عَلَيْكِ فِي الْمِيرَاثِ قَالَتْ فَإِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ فَيُجْزِئُهَا أَنْ أَحُجَّ عَنْهَا؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَتْ فَإِنَّ أُمِّي كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ فَيُجْزِئُهَا أَنْ أَصُومَ عَنْهَا؟ قَالَ نَعَمْ.

حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے والد (بریدہ اسلمی) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اپنی ماں کو بطور صدقہ ایک لونڈی دی تھی اور وہ (میری ماں) فوت ہو گئی ہے اور وہ (لونڈی) بطور میراث واپس میرے پاس آ گئی ہے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں (تمہارے صدقہ کا) اجر و ثواب بھی دے دیا اور میراث میں (اس لونڈی کو) تمہارے پاس واپس بھی لوٹا دیا، پھر اس عورت نے کہا کہ میری ماں اس حال میں فوت ہوئی کہ اس نے حج نہیں کیا تھا، کیا میرا اس کی طرف سے حج کرنا اس کو کافی ہو گا؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ہاں! اس نے کہا کہ میری ماں کے ذمہ ایک مہینے کے روزے بھی تھے، تو کیا میرا اس کی طرف سے روزے رکھنا اس کو کافی ہو گا؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ہاں!

احادیث باب کی روشنی میں مستفاد احکام و مسائل

اس باب کی احادیث میں یہ دلیل ہے کہ صدقہ سے رجوع کرنا (یعنی کسی شخص کا اپنی چیز کو صدقہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینا) مکروہ ہے، اور صدقہ کر کے اس کو سستا خریدنا بھی رجوع کی ایک نوع ہے، سو یہ (اپنے صدقہ کو خریدنا) بھی مکروہ ہے۔

علامہ ابن بطال نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کی وجہ سے اکثر علماء نے ''آدمی کا اپنے صدقہ کو خریدنا'' مکروہ قرار دیا۔

ور امام مالک' کوفیوں (احناف) اور امام شافعی کا یہی قول ہے' خواہ وہ صدقہ فرض ہو یا نفل' اور اگر کسی شخص نے اپنے صدقہ کو خرید لیا تو اس کی بیع فسخ نہیں ہوگی اور اس (صدقہ کے خریدنے) سے بچنا بہتر ہے۔

علامہ نووی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت ابن عمر (رضی اللہ عنہما) کی احادیث میں صدقہ کی ہوئی چیز کو خریدنے کی جو ممانعت ہے یہ نہی تنزیہی ہے' تحریمی نہیں ہے' (یعنی یہ مکروہ تنزیہی ہے' مکروہ تحریمی نہیں ہے) پس جس شخص نے کوئی چیز صدقہ کی یا زکوٰۃ یا نذر کے کفارہ کی ادائیگی میں کوئی چیز صدقہ کی تو اس کے لیے ان صدقات کو خریدنا مکروہ ہے' اسی طرح کوئی چیز ہبہ کر کے واپس لینا یا خریدنا یا اس ہبہ کی ہوئی) چیز کو اپنے اختیار سے اپنے قبضہ (ملک) میں لینا بھی مکروہ (تنزیہی) ہے' البتہ اگر وہ (صدقہ کی ہوئی یا ہبہ کی ہوئی) چیز سے وراثت میں مل جائے یا وہ چیز کسی تیسرے آدمی کی طرف منتقل ہو جائے اور وہ (صدقہ کرنے والا) اس سے اس چیز کو خریدے تو پھر لوئی کراہت نہیں ہے' یہی ہمارا مذہب ہے اور یہی جمہور کا مذہب ہے۔ (بلوغ الامانی ج ۹ ص ۱۱۳)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی شخص کا اپنے والدین (ماں باپ) پر نفلی صدقہ کرنا جائز ہے' ماں باپ پر صدقہ لی ہوئی چیز کا اجر و ثواب ملتا ہے اور اگر (والدین کے فوت ہونے کی صورت میں) وہی صدقہ کی ہوئی چیز اسے بطور وراثت مل جائے تو ں کے (کیے ہوئے صدقہ کے) اجر و ثواب میں کوئی کمی نہیں آتی' اور اس حدیث میں اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ فوت شدہ ماں باپ کی رف سے حج کرنا جائز ہے' خواہ انہوں نے اس کی وصیت نہ کی ہو اور ان کی طرف سے کیے ہوئے حج کا اجر و ثواب ان کو ملتا ہے' اور ان لی طرف سے حج کرنے والے (بیٹے یا بیٹی) کو اللہ تعالیٰ دوزخ سے آزاد فرما دیتا ہے۔

حضرت عبدالعزیز بن عبیداللہ بن عمرو اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس خص نے اپنے والدین (ماں باپ یا ان میں سے کسی ایک) کی طرف سے حج کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ سے آزادی (کا پروانہ) لکھ دیتا ہے اور ان (والدین) کو پورے حج کا ثواب ملتا ہے ان کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آتی۔ (جمع الجوامع رقم الحدیث: ۲۱۸۱۳)

اور اس میں یہ بھی ثبوت ہے کہ اگر فوت شدہ ماں باپ کی طرف سے روزے رکھے جائیں تو ان کا ثواب بھی ان کو ملے گا۔

اَبْوَابُ زَكٰوةِ الْفِطْرِ

۱- بَابُ مَشْرُوْعِيَّتِهَا وَ حُكْمِهَا وَعَلٰى مَنْ تَجِبُ

۳۱۳۶/۱۸۲- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ سَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ مْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) فَرَضَ سُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَالْحُرِّ الْمَمْلُوْكِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ.

صدقہ فطر کا بیان

صدقہ فطر کی مشروعیت اس کا حکم اور یہ کہ وہ کس پر واجب ہے؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان کی وجہ سے مسلمانوں کے ہر فرد پر خواہ وہ آزاد ہو یا غلام' مرد ہو یا عورت ایک صاع (چار کلو) کھجور یا ایک صاع (چار کلو) جو صدقہ فطر مقرر فرمایا (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر چھوٹے' بڑے' آزاد اور غلام پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو صدقہ فطر مقرر فرمایا۔

۳۱۳۷/۱۸۴- عَنْ اَبِیْ عَمَّارٍ قَالَ سَاَلْتُ قَیْسَ بْنَ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ صَدَقَۃِ الْفِطْرِ فَقَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ الزَّکٰوۃُ ثُمَّ نَزَلَتِ الزَّکٰوۃُ فَلَمْ نُنْہَ عَنْہَا وَلَمْ نُؤْمَرْ بِہَا وَنَحْنُ نَفْعَلُہٗ وَسَاَلْتُہٗ عَنْ صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ یَنْزِلَ رَمَضَانُ ثُمَّ نَزَلَ رَمَضَانُ فَلَمْ نُؤْمَرْ بِہٖ وَلَمْ نُنْہَ عَنْہُ وَنَحْنُ نَفْعَلُہٗ۔

حضرت ابوعمارہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے صدقہ فطر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زکوٰۃ کا حکم نازل ہونے سے پہلے ہمیں صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا' پھر جب زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو پھر نہ تو ہمیں اس (صدقہ فطر) سے منع کیا گیا اور نہ ہی ہمیں اس (کی ادائیگی) کا حکم دیا گیا اور ہم صدقہ فطر ادا کرتے ہیں اور میں نے ان سے عاشوراء کے روزے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان (کے روزوں) کا حکم نازل ہونے سے پہلے ہمیں عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دیا' پھر جب رمضان (کے روزوں) کا حکم نازل ہوا تو ہمیں نہ تو اس (عاشوراء کا روزہ رکھنے) کا حکم دیا گیا اور نہ ہی ہمیں اس سے منع کیا گیا اور ہم عاشوراء کا روزہ رکھتے ہیں۔

صدقہ فطر کا وجوب اور اس سے متعلق مسائل

صدقہ فطر ہر اس شخص پر واجب ہے جو مسلمان ہو' نصاب کا مالک ہو اور اس کا نصاب ضرورت اصلیہ سے زائد ہو' یعنی جس کے پاس ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باون تولے چاندی ہو یا ان میں سے کسی ایک کی مالیت کے برابر رقم موجود ہو یا اس کے پاس سامان تجارت یا ضروری گھریلو سامان کے علاوہ اتنا سامان ہو جس کی قیمت ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کے برابر ہو وہ مالک نصاب ہے اس پر صدقہ فطر واجب ہے۔

جس شخص پر زکوٰۃ فرض ہے اس پر صدقہ فطر بھی واجب ہے' لیکن یہ ضروری نہیں کہ جس پر صدقہ فطر واجب ہو اس پر زکوٰۃ بھی فرض ہو مثلاً ایک شخص کے پاس اتنا سونا' چاندی نقد رقم یا سامان تجارت نہیں جو نصاب کو پہنچے لیکن اس کے پاس ضرورت اصلیہ سے زیادہ کچھ سامان ہے جس کی مجموعی قیمت ساڑھے سات تولے یا ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کے برابر ہے تو ایسے شخص پر زکوٰۃ فرض نہیں' مگر صدقہ فطر واجب ہے۔

ایک شخص کے پاس ایک سے زیادہ مکان ہیں' ایک مکان میں وہ خود رہائش پذیر ہے اور باقی خالی پڑے ہوئے ہیں یا کرایہ پر چڑھے ہوئے ہیں تو یہ مکان شرعاً ضرورت اصلیہ سے زائد ہیں' سوا گر ان کی قیمت نصاب کو پہنچ جائے تو اس پر صدقہ فطر واجب ہے' اسی طرح ایک شخص کے پاس دو سواریاں ہیں' ایک کو سواری کے لیے استعمال کرتا ہے اور ایک فارغ رہتی ہے تو جو سواری فارغ رہتی ہے وہ ضرورت سے زائد ہے تو اگر اس کی قیمت نصاب کو پہنچ جائے تو اس پر صدقہ فطر واجب ہے۔ (اگر چہ اس پر زکوٰۃ فرض نہیں)

ایک شخص کے پاس ایک سے زائد گھوڑے ہیں یا اونٹ وغیرہ ہیں' ایک کو سواری کے لیے استعمال کرتا ہے اور باقی شوقیہ رکھے ہوئے ہیں تو ایک گھوڑا یا اونٹ اس کی ضرورت اصلیہ میں سے ہے اور باقی ضرورت سے زائد ہیں' سوا گر ان کی قیمت نصاب کو پہنچ جائے تو اس پر صدقہ فطر واجب ہے' اسی طرح اگر کسی کے پاس ضرورت سے زائد اسلحہ ہے اور اس کی قیمت نصاب کو پہنچ جائے تو اس پر صدقہ فطر واجب ہے۔

ایک شخص کے پاس ایک بڑا مکان ہے جس کے کئی کمرے ہیں' کچھ کمروں میں وہ خود رہائش پذیر ہے اور اس کا سامان پڑا ہوا ہے

اور کچھ کمرے خالی پڑے ہوئے ہیں تو خالی کمرے ضرورت اصلیہ سے زائد ہیں' سو اگر خالی کمروں (خواہ ایک ہی کمرہ خالی ہو) کی قیمت نصاب کو پہنچ جائے تو اس پر صدقہ فطر واجب ہے۔

صدقہ فطر اور عقل و بلوغت

صدقہ فطر کے وجوب کے لیے عاقل و بالغ ہونا شرط نہیں ہے' اگر مجنون (پاگل) اور نابالغ بچہ اتنے مال کے مالک ہوں جو نصاب کو پہنچ جائے تو ان پر صدقہ فطر واجب ہے اور ان کے مال سے ان کے سرپرست صدقہ فطر ادا کریں گے' اور اگر ان کا صدقہ فطر ان کے مال سے ان کے سرپرستوں نے ادا نہ کیا اور نابالغ بالغ ہو گیا اور مجنون کا جنون جاتا رہا تو اب یہ خود ادا کریں گے اور اگر وہ نصاب کے مالک نہ تھے اور ان کے سرپرستوں نے بھی ان کی طرف سے صدقہ فطر ادا نہ کیا اور نابالغ بالغ ہو گیا اور مجنون کا جنون جاتا رہا تو ان پر صدقہ فطر نہیں۔ (فتاویٰ قاضی خان مع ہندیہ ج ۱ ص ۹۴' عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۱' درمختار ورد المختار ج ۲ ص ۷۹)

صدقہ فطر کی ادائیگی کے لیے مال کا باقی رہنا ضروری نہیں

صدقہ فطر کی ادائیگی کے لیے مال کا باقی رہنا شرط نہیں ہے' مال کے تباہ ہونے کے بعد بھی صدقہ فطر واجب رہے گا' ساقط نہ ہو گا' بخلاف زکوٰۃ و عشر کے کہ یہ مال تباہ ہونے سے ساقط ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ اگر کوئی شخص عید الفطر کے دن کے بعد تنگدست و غریب ہو گیا اور اس نے صدقہ فطر ادا نہیں کیا تھا تو اس سے صدقہ فطر کا وجوب ساقط نہ ہو گا۔ (بدائع الصنائع ج ۲ ص ۶۹)

صدقہ فطر کے وجوب کے لیے ماہ رمضان کے روزے رکھنا شرط نہیں

صدقہ فطر کے وجوب کے لیے ماہ رمضان کے روزے رکھنا شرط نہیں ہے' حتیٰ کہ اگر کسی شخص نے بڑھاپے کی وجہ سے یا بیماری کی وجہ سے یا سفر کی وجہ سے (یعنی شرعی عذر کی وجہ سے) یا بغیر کسی عذر کے روزے چھوڑ دیئے (خواہ چند روزے چھوڑے ہوں یا پورے روزے چھوڑے ہوں) تو اس پر صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے۔ (بدائع الصنائع ج ۲ ص ۷۰' عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۱)

صاحب نصاب پر کس کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا ضرری ہے اور کس کی طرف سے نہیں

صاحب نصاب شخص پر اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے بشرطیکہ وہ (نابالغ بچے) صاحب نصاب نہ ہوں اور اگر وہ صاحب نصاب ہوں تو باپ انہی کے مال سے صدقہ فطر ادا کرے' اس (باپ) پر ان کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب نہ ہو گا' اسی طرح اگر مجنون (پاگل) صاحب نصاب نہیں ہے تو باپ اس کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرے اور اگر مجنون صاحب نصاب ہو تو اس کی طرف سے باپ پر صدقہ فطر ادا کرنا لازم نہیں' بلکہ اسی کے مال سے صدقہ فطر ادا کیا جائے گا۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۲)

باپ پر اپنی بالغ اولاد کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب نہیں ہے اور نہ ہی آدمی پر اپنی بیوی کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے' اگرچہ وہ اس کے زیر کفالت ہوں اور اگر اس نے اپنی بیوی اور بالغ اولاد کی طرف سے ان کے حکم (اجازت) کے بغیر صدقہ فطر ادا کیا تو ادا ہو جائے گا۔ (فتاویٰ قاضی خان مع ہندیہ ج ۱ ص ۲۲۷' عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۳)

آدمی پر اپنے ماں باپ کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا ضروری نہیں

صاحب نصاب آدمی پر اپنے ماں باپ' اپنے نابالغ (اور بالغ) بہن بھائیوں اور اپنے عزیز و اقارب کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب نہیں ہے خواہ وہ اس کے زیر کفالت ہوں (اور اگر وہ ان کی طرف سے ادا کر دے تو ادا ہو جائے گا)۔

(فتاویٰ قاضی خاں مع ہندیہ ج ۱ ص ۲۲۸' عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۳' بدائع الصنائع ج ۲ ص ۷۲)

جو لوگ اپنی زیر کفالت ہوں، اگر ان کے حکم (اجازت) کے بغیر ان کی طرف سے صدقہ فطر ادا کیا جائے تو جائز نہیں، ادا نہ ہو گا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۳)

اپنے دادا دادی، نانا نانی اور وہ لوگ جن کو بطور احسان و نیکی نفقہ (خرچ) دیتا ہے ان کی طرف سے صدقہ ادا کرنا واجب نہیں۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۳)

دادا پر اپنے نابالغ پوتوں، پوتیوں کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب نہیں

دادا پر اپنے نابالغ تنگدست پوتوں و پوتیوں کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب نہیں ہے، خواہ بچوں کا باپ زندہ ہو یا فوت ہو چکا ہو، کیونکہ باپ کی زندگی میں دادا کی ولایت معدوم ہوتی ہے اور اس کی وفات کے بعد دادا کی ولایت باپ کی وساطت سے ہوتی ہے اور وہ ناقص ہوتی ہے۔ (فتاویٰ قاضی خاں مع ہندیہ ج ۱ ص ۲۲۸)

ماں پر اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب نہیں ہے۔

فوت شدہ آدمی اور صدقہ فطر

ایک شخص فوت ہو گیا اور اس کے ذمہ زکوٰۃ یا صدقہ فطر یا کفارہ یا نذر تھی تو اس کے ترکے میں سے ان کی ادائیگی نہیں کی جائے گی البتہ اگر اس کے وارث بطور احسان اس کی طرف سے ادا کر دیں گے تو جائز ہے، ادائیگی ہو جائے گی، اور اگر اس کے وارث ادا نہ کریں ان کو مجبور نہیں کیا جائے گا اور اگر مرنے والا وصیت کر گیا ہو تو پھر جائز ہے، اور اس کی وصیت اس کے مال کے تیسرے حصہ میں جاری ہو گی (اور اس تیسرے حصہ مال سے ادائیگی ہو گی، خواہ اس کے ورثاء اجازت نہ دیں)۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۳، ردالمحتار ج ۲ ص ۷۸)

مہمان کا صدقہ فطر میزبان پر نہیں

لوگوں میں یہ مشہور ہے کہ اگر کوئی شخص رمضان میں کسی کے ہاں بطور مہمان آیا اور عید الفطر میزبان کے ہاں گزاری تو اس مہمان کا صدقہ فطر میزبان پر واجب ہے، سو یہ غلط و بے اصل ہے، صحیح مسئلہ یہ ہے کہ مہمان اگر صاحب نصاب ہے تو صدقہ فطر اس پر واجب ہے میزبان پر نہیں، اور اگر مہمان صاحب نصاب نہیں ہے تو صدقہ فطر نہ اس پر واجب ہے اور نہ ہی اس کی طرف سے میزبان پر ادا کرنا واجب ہے۔

فتاویٰ رضویہ میں ہے:

سوال: اگر کوئی مہمان یہاں ۲۷ یا ۲۸ رمضان شریف سے مقیم ہے یا قبل طلوع فجر عید الفطر آیا تو کیا ان مہمانوں کا صدقہ فطر میزبان کو ادا کرنا چاہیے یا مہمان اپنا صدقہ خود ادا کریں؟

جواب: مہمان کا صدقہ فطر میزبان پر نہیں، وہ اگر صاحب نصاب ہیں تو اپنا صدقہ آپ ادا کریں۔ وھو تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ رضویہ (طبع جدید) ج ۱۰ ص ۲۹۵۔ ۲۹۴)

۲- بَابُ مَا جَاءَ فِي مِقْدَارِهَا وَاَصْنَافِهَا

صدقہ فطر کی مقدار اور اس کی اجناس کا بیان

۳۱۳۸/۱۸۵- عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُؤَدِّي صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں (ہر چھوٹے بڑے آزاد اور غلام کی طرف سے) ایک صاع (چار کلو)، جو ایک صاع (چار کلو) کھجور، ایک صاع (چار کلو) کشمش

صَاعًا مِنْ تَمْرٍ صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ فَلَمَّا جَاءَ مُعَاوِيَةُ جَاءَتِ السَّمْرَاءُ فَرَاٰى اَنَّ مُدًّا يَعْدِلُ مُدَّيْنِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ اِذْ كَانَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيْبٍ اَوْ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ.

ایک ایک صاع (چار کلو) پنیر صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے' پھر جب معاویہ (رضی اللہ عنہ) آئے تو گندم آ گئی تو انہوں نے کہا کہ ایک مد (ایک کلو گندم) دو مد (دو کلو کھجور وغیرہ) کے برابر ہے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم میں موجود تھے تو ہم ایک صاع (چار کلو) گندم یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع کشمش یا ایک صاع پنیر صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے' ہم اسی طرح (صدقہ فطر ادا) کرتے رہے یہاں تک کہ ہمارے پاس حضرت معاویہ (رضی اللہ عنہ) آئے۔

۳۱۳۹/۱۸۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ اَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ رَمَضَانَ عَلَى الذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْكِ صَاعَ تَمْرٍ اَوْ صَاعَ شَعِيْرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهٖ بَعْدُ نِصْفَ صَاعِ بُرٍّ قَالَ اَيُّوْبُ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي التَّمْرَ اِلَّا عَامًا وَاحِدًا عَوَزَ التَّمْرُ فَاَعْطَى الشَّعِيْرَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر مرد' عورت آزاد اور غلام پر ایک صاع (چار کلو) کھجور یا ایک صاع (چار کلو) جو رمضان کا صدقہ مقرر (لازم) فرمایا' پھر اس کے بعد لوگوں (اہل مدینہ) نے نصف صاع (دو کلو) گندم کو اس (ایک صاع کھجور وغیرہ) کے برابر قرار دے دیا' حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کھجوریں دیتے تھے سوائے ایک سال کے کہ (اس سال) کھجوروں کا حصول دشوار ہو گیا تو انہوں نے جو دیئے۔

فَصْلٌ مِنْهُ فِيْمَنْ رَوٰى نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ

فصل: نصف صاع (دو کلو گندم) صدقہ فطر کے متعلق مروی احادیث

۳۱۴۰/۱۸۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَكَانَ مَعْمَرٌ يَقُوْلُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فِيْ زَكٰوةِ الْفِطْرِ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ فَقِيْرٍ اَوْ غَنِيٍّ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ اَوْ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ، قَالَ مَعْمَرٌ وَبَلَغَنِيْ اَنَّ الزُّهْرِيَّ كَانَ يَرْوِيْهِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہر آزاد اور غلام پر' خواہ وہ مرد ہو یا عورت چھوٹا ہو یا بڑا' فقیر ہو یا غنی' ایک صاع کھجور یا ایک صاع (چار کلو) گندم صدقہ فطر ادا کرنا ضروری ہے' حضرت معمر کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اس حدیث کو امام زہری نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (مرفوعاً) روایت کرتے تھے۔

۳۱۴۱/۱۸۸- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ كَذَا وَكَذَا وَنِصْفَ صَاعٍ بُرًّا.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس صدقہ فطر کو اتنا اتنا اور نصف صاع (دو کلو) گندم مقرر (ولازم) فرمایا۔

(۱۸۹/۳۱٤۲)- عَنِ الْحَسَنِ قَالَ خَطَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ اٰخِرِ رَمَضَانَ فَقَالَ يَا اَهْلَ الْبَصْرَةِ اَدُّوْا زَكٰوةَ صَوْمِكُمْ قَالَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هٰهُنَا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ؟ قُوْمُوْا فَعَلِّمُوْا اِخْوَانَكُمْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ صَدَقَةَ رَمَضَانَ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى.

حضرت حسن (بصری) کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے رمضان کے آخر میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے بصرہ کے رہنے والو! تم اپنے روزوں کی زکوٰۃ (صدقہ فطر) ادا کرو، (ان کی یہ بات سن کر) لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے تو انہوں نے فرمایا: یہاں پر اہل مدینہ میں سے کون موجود ہیں؟ تم اٹھو اور اپنے بھائیوں کو تعلیم دو، کیونکہ یہ لوگ نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غلام، آزاد مرد اور عورت پر نصف صاع (دوکلو) گندم اور ایک صاع (چارکلو) جو یا ایک صاع (چارکلو) کھجور رمضان کا صدقہ مقرر فرمایا ہے۔

(۱۹۰/۳۱٤۳)- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ الْعُذْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمَيْنِ فَقَالَ اَدُّوْا صَاعًا مِنْ بُرٍّ اَوْ قَمْحٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ (وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ كُلِّ اِثْنَيْنِ) اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ وَصَغِيْرٍ وَكَبِيْرٍ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَدُّوْا صَاعًا مِنْ قَمْحٍ اَوْ صَاعًا مِنْ بُرٍّ وَشَكَّ حَمَّادٌ عَنْ كُلِّ اِثْنَيْنِ صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى حُرٍّ اَوْ مَمْلُوْكٍ غَنِيٍّ اَوْ فَقِيْرٍ اَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيْهِ اللّٰهُ وَاَمَّا فَقِيْرُكُمْ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ مِمَّا يُعْطِيْ.

حضرت عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر العذری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید الفطر سے دو دن پہلے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: (لوگو!) تم ہر دو آدمیوں کی طرف سے ایک صاع (چارکلو) گندم (بطور صدقہ فطر) ادا کرو، یا ایک صاع (چارکلو) کھجور یا ایک صاع جو آزاد، غلام چھوٹے اور بڑے پر (بطور صدقہ فطر ادا کرنا ضروری ہے) (انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر دو آدمیوں کی طرف سے ایک صاع (چارکلو) گندم ادا کرو، خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے، مرد ہوں یا عورتیں، آزاد ہوں یا غلام، غنی ہوں یا فقیر، تمہارے غنی کو اللہ تعالیٰ (گناہوں کی میل سے) پاک وصاف فرما دے (اور اس کے مال وعمل میں برکت فرمائے گا) اور تمہارے فقیر پر اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ لوٹا دے گا (عطا فرمائے گا) جتنا وہ دے گا۔

(۱۹۱/۳۱٤٤)- عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ كُنَّا نُؤَدِّيْ زَكٰوةَ الْفِطْرِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ بِالْمُدِّ الَّذِيْ تَقْتَاتُوْنَ بِهٖ.

حضرت اسماء بنت ابوبکر (صدیق) رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں دو مد (دوکلو) گندم صدقہ فطر ادا کیا کرتے تھے، اس مد (پیمانہ) کے مطابق جس سے تم پیمائش کرتے ہو۔

صدقہ فطر کی مقدار سے متعلق فقہی مسائل

ہر صاحب نصاب شخص (خواہ چھوٹا ہو بڑا ہو، مرد ہو یا عورت ہو) کی طرف سے دوکلو گندم یا اس کا آٹا یا ستو یا چارکلو جو یا اس کا آٹا، ستو، یا چارکلو کھجور یا چارکلو کشمش (یا چارکلو پنیر) ادا کرنا واجب ہے۔

گندم یا جو دینے سے ان کا آٹا دینا زیادہ بہتر ہے اور ان کی قیمت (نقد رقم کی صورت میں) دینا اس سے بھی زیادہ بہتر ہے، اسی طرح صدقہ فطر میں کھجور، کشمش یا پنیر کی قیمت دے دینا زیادہ افضل و بہتر ہے، کیونکہ نقد رقم دینے سے زیادہ ضرورتیں پوری ہو

ہیں، صدقہ فطر میں روٹی دینا جائز نہیں' البتہ قیمت کے اعتبار سے روٹی دینا جائز ہے۔

اگر کوئی شخص گندم جو اور کھجور وغیرہ کے علاوہ کوئی اور اناج مثلاً چاول' باجرہ جوار یا چنا وغیرہ دینا چاہے تو ان کی قیمت کا اعتبار ہوگا' یعنی اتنا دے کہ ان کی قیمت اتنے خالص گندم یا خالص جو یا کھجور وغیرہ کی قیمت کے برابر ہو جائے (بلکہ قیمت کا حساب لگا کر نقد رقم کی صورت میں دینا زیادہ بہتر ہے)۔

اگر گندم اور جو ملے ہوئے ہوں' تو اگر گندم جو سے زیادہ ہو تو نصف صاع (دوکلو) ادا کیا جائے اور اگر جو زیادہ ہوں (یا برابر ہوں) تو ایک صاع (چار کلو) ادا کیا جائے۔ (بدائع الصنائع فتاوی قاضی خاں' عالمگیری درمختار ردالمحتار)

پنیر کی قیمت ہی کا اعتبار ہوگا (یعنی صدقہ فطر میں پنیر نہیں دیا جائے گا بلکہ اس کی قیمت کا حساب لگا کر نقد رقم کی صورت میں ادا کیا جائے گا)۔ (فتاویٰ قاضی خاں مع ہندیہ ج ۱ ص ۲۳۱' بدائع الصنائع ج ۲ ص ۷۳۔۷۲)

قابل توجہ بات اور لمحہ فکریہ

شریعت نے صدقہ فطر کی مقدار (فی کس) دوکلو گندم یا چار کلو جو یا چار کلو کھجور یا چار کلو کشمش یا چار کلو پنیر کی ادائیگی مقرر کی ہے' جس کی تفصیل گزر چکی ہے۔

جب صدقہ فطر کی مقدار کا پیمانہ مقرر کیا گیا تو اس وقت دوکلو گندم کی قیمت چار کلو جو' چار کلو کھجور' چار کلو کشمش اور چار کلو پنیر کے برابر تھی (اگر فرق ہوگا تو معمولی ہوگا) لیکن عصر حاضر میں ان اشیاء میں سے ہر ایک کی قیمت دوسری سے مختلف ہے مہنگی و سستی کے اعتبار سے بہت زیادہ فرق ہے' مثلاً دوکلو گندم کی قیمت چار کلو کھجور کی قیمت کے برابر نہیں' ان میں بہت فرق ہے' چار کلو کھجور کی قیمت دوکلو گندم کی قیمت سے کہیں زیادہ ہے' اسی طرح چار کلو کشمش اور پنیر کی قیمتوں اور دوکلو گندم کی قیمت میں بہت زیادہ فرق ہے' یعنی دوسری اشیاء کی بہ نسبت سب سے کم قیمت گندم کی ہے۔

قابل غور اور لائق توجہ بات یہ ہے کہ آج تقریباً ہر شخص خواہ وہ سینکڑوں کی آمدنی والا ہے' خواہ ہزاروں کی آمدنی والا ہے' خواہ وہ لاکھوں پتی ہے اور خواہ وہ کروڑوں پتی ہے' وہ دوکلو گندم ہی کے حساب سے صدقہ فطر ادا کرتا ہے' چار کلو کھجور' چار کلو جو' چار کلو کشمش یا چار کلو پنیر کے حساب سے صدقہ فطر کی ادائیگی کو نظر انداز کر دیتا ہے اور اس کی طرف توجہ نہیں کرتا' ہر چند کہ دوکلو گندم سے صدقہ فطر ادا ہو جاتا ہے' لیکن خلوص و محبت کا تقاضا یہی ہے کہ ہر شخص اپنی اپنی حیثیت کے مطابق صدقہ فطر ادا کرے' مثلاً کروڑ پتی چار کلو پنیر کے حساب سے صدقہ فطر ادا کرے' لاکھوں پتی چار کلو کشمش کے حساب سے صدقہ فطر ادا کرے' ہزاروں کی آمدنی والا چار کلو کھجور یا چار کلو جو کے حساب سے صدقہ فطر ادا کرے اور سینکڑوں کی آمدنی والا دوکلو گندم کے حساب سے صدقہ فطر ادا کرے' سو جب ہر شخص اپنی اپنی حیثیت و استطاعت کے مطابق صدقہ فطر ادا کرے گا تو غریبوں اور مسکینوں کو زیادہ سے زیادہ نفع پہنچے گا۔

۳- بَابُ وَقْتِ اِخْرَاجِهَا

صدقہ فطر کی ادائیگی کا وقت

۱۹۲/۳۱۴۵- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِزَكٰوةِ الْفِطْرِ اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الْمُصَلّٰى وَقَالَ مَرَّةً اِلَى الصَّلٰوةِ وَقَدْ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کے نماز (عید) کے لیے جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم دیا (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے) الّا یہ کہ انہوں نے کہا ''لوگوں کے عید گاہ کی طرف جانے سے پہلے'' اور ایک مرتبہ کہا کہ ''نماز کی طرف''۔ اور عبد اللہ بن ثعلبہ کی حدیث میں یہ گزر چکا ہے کہ

تَقَدَّمَ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمَيْنِ فَقَالَ اَدُّوْا صَاعًا مِنْ بُرٍّ اَوْ قَمْحٍ بَيْنَ اِثْنَيْنِ وَتَقَدَّمَ اَيْضًا فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ.

رسول اللہ ﷺ نے عید الفطر سے دو دن پہلے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: تم ہر دو آدمیوں کی طرف سے ایک صاع (چار کلو) گندم صدقہ فطر ادا کرو اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں بھی یہ گزر چکا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کی وجہ سے صدقہ فطر مقرر فرمایا۔

صدقہ فطر کے واجب ہونے کا وقت اور اس سے متعلق مسائل

صدقہ فطر' عید الفطر کے دن طلوع فجر (صبح صادق) کے فوراً بعد واجب ہو جاتا ہے' لہٰذا جو شخص عید الفطر کی طلوع فجر سے پہلے فوت ہو گیا تو اس پر صدقہ فطر واجب نہیں' اور جو شخص اس سے پہلے مسلمان ہوا یا جو بچہ اس سے پہلے پیدا ہوا تو اس پر صدقہ فطر واجب ہوگا' اور جو شخص اس کے بعد مسلمان ہوا یا جو بچہ اس کے بعد پیدا ہوا تو اس پر صدقہ فطر واجب نہ ہوگا' اور اگر غریب آدمی اس سے پہلے مالدار ہو گیا تو اس پر صدقہ فطر واجب ہوگا' اور اگر مالدار آدمی اس سے پہلے غریب ہو گیا تو اس پر صدقہ فطر واجب نہ ہوگا' اور اگر کوئی شخص طلوع فجر کے بعد فوت ہوا یا مالدار طلوع فجر کے بعد غریب ہو گیا تو اس پر صدقہ فطر واجب ہوگا۔

(فتاویٰ قاضی خاں مع ہندیہ ج ۱ ص ۱۹۲ بدائع الصنائع ج ۲ ص ۷۴)

صدقہ فطر کی ادائیگی کے وقت سے متعلق مسائل

عید الفطر کے دن سے لے کر پوری زندگی صدقہ فطر کی ادائیگی کا وقت ہے تاخیر سے یہ ساقط نہ ہوگا' اگر ادا نہ کیا تو پوری زندگی میں جب بھی ادا کرے گا ادا ہو جائے گا' اگرچہ سنت یہ ہے کہ عید الفطر کی نماز سے پہلے ادا کر دیا جائے۔ (بدائع الصنائع ج ۲ ص ۷۴)

اگر کسی شخص نے عید الفطر کے دن سے پہلے (یعنی ماہ رمضان کے کسی بھی وقت) صدقہ فطر ادا کر دیا تو جائز ہے' ادا ہو جائے گا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۲)

ایک شخص صاحب نصاب نہ تھا' اس نے صدقہ فطر ادا کر دیا' پھر وہ صاحب نصاب ہو گیا تو اس کا صدقہ فطر ادا ہو گیا (دوبارہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں)۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۲)

صدقہ فطر کے مصارف

صدقہ فطر کے مصارف وہی ہیں جو زکوٰۃ کے مصارف ہیں' یعنی جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے ان کو صدقہ فطر دینا بھی جائز ہے اور جن کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ان کو صدقہ فطر دینا بھی جائز نہیں۔

ایک آدمی کا صدقہ فطر ایک مسکین کو دیا یا ایک آدمی کا صدقہ فطر کئی مسکینوں میں تقسیم کر دیا تو جائز ہے اور اگر کئی آدمیوں کا صدقہ فط ایک ہی مسکین کو دے دیا تب بھی جائز ہے۔ (بدائع الصنائع ج ۲ ص ۷۶' درمختار مع ردالمختار ج ۲ ص ۸۵)

اگر بہن بھائی' بھتیجے اور بھانجے وغیرہ نادار و غریب ہوں تو ان کو صدقہ فطر دینا زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے۔ صدقہ فطر میں زکوٰۃ کی طرح تملیک شرط ہے (یعنی جس کو صدقہ فطر دیا جائے اس کو اس کا مالک بنا دینا شرط ہے) اور اس کا مالک غریب آدمی ہی ہو سکتا ہے۔

سادات و بنو ہاشم کو زکوٰۃ کی طرح صدقہ فطر دینا بھی جائز نہیں ہے اور صدقہ فطر کو مساجد و مدارس اور دیگر رفاہی امور میں براہ

راست صرف کرنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی اس سے کسی غریب میت کو کفن دیا جا سکتا ہے اور غیر مسلم کو صدقہ فطر دینا جائز نہیں ہے۔

اَبْوَابُ صَدَقَةِ التَّطَوُّعِ

نفلی صدقہ کا بیان

١- بَابُ الْحَثِّ عَلَيْهَا وَفَضْلِهَا

نفلی صدقہ کی ترغیب اور اس کی فضیلت

٣١٤٦/١٩٣- عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَدْرِ النَّهَارِ قَالَ فَجَاءَهُ قَوْمٌ حُفَاةٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ اَوِ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِي السُّيُوْفِ عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ، بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَاٰى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ، قَالَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ وَاَقَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ الخ الْاٰيَةَ. اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا. وَقَرَاَ الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِيْ اٰخِرِ الْحَشْرِ ﴿وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ﴾ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِيْنَارِهٖ مِنْ دِرْهَمِهٖ مِنْ ثَوْبِهٖ مِنْ صَاعِ بُرِّهٖ مِنْ صَاعِ تَمْرِهٖ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهٗ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَاَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ حَتّٰى رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهٗ يَعْنِيْ كَاَنَّهٗ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ، وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ.

حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم دن کے پہلے پہر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں کچھ لوگ حاضر ہوئے جو ننگے پاؤں، ننگے بدن تھے اُون کی چادروں کی کفنیاں یا عبائیں پہنے ہوئے تھے اور تلواریں لٹکائے ہوئے تھے، ان میں سے اکثر کا تعلق قبیلہ مضر سے تھا، بلکہ ان سب کا تعلق قبیلہ مضر سے تھا، ان کے فقر و فاقہ (جیسے حال) کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ انور متغیر ہو گیا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اندر تشریف لے گئے، پھر باہر تشریف لائے اور حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) کو اذان دینے کا حکم دیا تو انہوں نے اذان دی اور اقامت کہی، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نماز پڑھائی، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! تم اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا فرمایا (پوری آیت پڑھی) اور سورۂ حشر کے آخری رکوع کی یہ آیت پڑھی (ترجمہ) ''اور انسان کو غور کرنا چاہیے کہ وہ کل (آخرت) کے لیے کیا بھیج رہا ہے''۔ (پھر فرمایا:) لوگ اپنے دینار، اپنے درہم، اپنے کپڑے، ایک صاع (چار کلو) گندم اور ایک صاع (چار کلو) کھجوریں صدقہ کریں، حتیٰ کہ فرمایا کہ لوگ صدقہ کریں خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ہو، راوی کا بیان ہے کہ ایک انصاری آدمی ایک تھیلی لے کر آیا جس کے اٹھانے سے اس کا ہاتھ عاجز تھا بلکہ (اس کے اٹھانے سے) ہاتھ لٹک گیا تھا، پھر اس کے بعد لوگ مسلسل صدقہ و خیرات لانے لگے یہاں تک کہ میں نے کھانے (پینے کی اشیاء) اور کپڑوں کے دو ڈھیر دیکھے حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ انور (خوشی و مسرت سے) اس طرح جگمگا رہا تھا گویا کہ وہ سونے کا ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری کیا تو اسے اس (نیک عمل) کا اجر بھی ملے گا اور اس کے بعد جو لوگ اس پر عمل کریں گے ان کا اجر بھی اسے ملے گا اور ان کے اجر میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی، اور جس شخص نے اسلام میں کوئی برا طریقہ جاری کیا تو اسے اس (برے عمل) کا بھی گناہ ہوگا اور اس کے بعد جو لوگ اس پر عمل کریں گے ان کے گناہ کا بوجھ بھی اس پر ہوگا اور ان کے گناہ

میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

۳۱۴۷/۱۹۴- عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ (بُرَیْدَةَ الْاَسْلَمِیِّ) رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ مَا یُخْرِجُ رَجُلٌ شَیْئًا مِنَ الصَّدَقَةِ حَتّٰی یَفُکَّ عَنْهَا لَحْیَ سَبْعِیْنَ شَیْطَانًا.

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب بھی کوئی شخص کوئی چیز بطور صدقہ نکالتا ہے تو وہ اس (صدقہ وخیرات کی وجہ) سے (اپنے آپ کو) ستر شیطانوں کے جبڑوں سے چھڑا لیتا ہے۔

۳۱۴۸/۱۹۵- عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَیُکَلِّمُهٗ رَبُّهٗ عَزَّوَجَلَّ لَیْسَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهٗ تَرْجُمَانٌ فَیَنْظُرُ عَمَّنْ اَیْمَنَ مِنْهُ فَلَا یَرٰی اِلَّا شَیْئًا قَدَّمَهٗ وَیَنْظُرُ عَمَّنْ اَشْاَمَ مِنْهُ فَلَا یَرٰی اِلَّا شَیْئًا قَدَّمَهٗ، وَیَنْظُرُ اَمَامَهٗ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ، فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یَتَّقِیَ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَلْیَفْعَلْ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یَتَّقِیَ النَّارَ فَلْیَتَصَدَّقْ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ یَجِدْ فَبِکَلِمَةٍ طَیِّبَةٍ.

حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص سے عنقریب اس کا رب تعالیٰ اس طرح کلام فرمائے گا کہ اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا، جب آدمی اپنی دائیں طرف دیکھے گا تو اسے صرف وہی عمل نظر آئے گا جو اس نے آگے بھیجا اور جب اپنی بائیں طرف دیکھے گا تو بھی اسے صرف وہی عمل نظر آئے گا جو اس نے آگے بھیجا، جب وہ اپنے سامنے دیکھے گا تو اس کے سامنے دوزخ ہوگی، سو تم میں سے جو شخص دوزخ سے بچ سکتا ہے وہ (اس دوزخ سے) بچے خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی سے بچے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو شخص دوزخ سے بچنے کی طاقت رکھتا ہے تو وہ صدقہ کرے خواہ کھجور کے ایک ہی ٹکڑے کے سبب سے (بچ سکے) اور جس شخص کو وہ (کھجور کا ٹکڑا) بھی نہ ملے تو وہ اچھی بات سے ہی (دوزخ سے بچے)۔

۳۱۴۹/۱۹۶- عَنْ یَزِیْدَ بْنِ حَبِیْبٍ اَنَّ اَبَا الْخَیْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّ امْرِیءٍ فِیْ ظِلِّ صَدَقَتِهٖ حَتّٰی یُفْصَلَ بَیْنَ النَّاسِ اَوْ قَالَ یُحْکَمَ بَیْنَ النَّاسِ قَالَ یَزِیْدُ وَکَانَ اَبُو الْخَیْرِ لَا یُخْطِئُهٗ یَوْمٌ اِلَّا تَصَدَّقَ فِیْهِ بِشَیْءٍ وَلَوْ کَعْکَةً اَوْ بَصَلَةً اَوْ کَذَا (وَعَنْهُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) قَالَ کَانَ مَرْثَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ لَا یَجِیْءُ اِلَی الْمَسْجِدِ اِلَّا وَمَعَهٗ شَیْءٌ یَتَصَدَّقُ بِهٖ، قَالَ فَجَاءَ ذَاتَ یَوْمٍ اِلَی الْمَسْجِدِ وَمَعَهٗ بَصَلٌ، فَقُلْتُ لَهٗ اَبَا الْخَیْرِ مَا تُرِیْدُ اِلٰی هٰذَا؟ یُنْتِنُ عَلَیْکَ ثَوْبَکَ، قَالَ یَا ابْنَ اَخِیْ اِنَّهٗ وَاللّٰهِ مَا کَانَ فِیْ مَنْزِلِیْ شَیْءٌ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ (قیامت کے دن) ہر آدمی اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوگا، حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے گا، یزید نامی راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابوالخیر کا کوئی بھی دن ایسا نہیں گزرتا تھا جس میں وہ کوئی چیز صدقہ نہ کرتے ہوں، خواہ روٹی یا پیاز یا کوئی اور چیز ہی ہوتی (اس کو صدقہ کرتے) (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت مرثد بن عبداللہ جب بھی مسجد میں آتے تو ان کے پاس کوئی چیز ہوتی جس کا وہ صدقہ کرتے، ایک دن وہ مسجد میں اس حال میں آئے کہ ان کے پاس پیاز تھا، میں نے ان سے کہا: اے ابوالخیر! اس (پیاز ا۔ نے) سے آپ کا کیا مقصد ہے؟ یہ تو آپ کے کپڑوں میں بدبو پھیلا دے گا، انہوں نے کہا: اے بھتیجے! اللہ کی قسم! آج میرے گھر میں صدقہ کرنے کے لیے اس (پیاز) کے سوا کوئی چیز نہ تھی، مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص

ـصَدَّقَ بِهٖ غَيْرُهُ اِنَّهُ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ ـنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ ـلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ظِلُّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقَتُهُ.

نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن مومن کا سایہ اس کا صدقہ ہوگا۔

۱۹۱/۳۱۵۰- عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ ـدَّثَنِي بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـقُوْلُ اِنَّ ظِلَّ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَقَتُهُ.

حضرت مرثد بن عبد اللہ یزنی کا بیان ہے کہ مجھے نبی کریم ﷺ کے ایک صحابی (حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے بتایا' انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بلا شبہ قیامت کے دن مومن کا سایہ اس کا صدقہ ہوگا۔

۱۹۷/۳۱۵۱- عَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـقُوْلُ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِنَّكَ اَنْ تَبْذُلَ الْخَيْرَ خَيْرٌ لَكَ وَاَنْ ـمْسِكَهُ شَرٌّ لَكَ وَلَا تُلَامُ عَلَى الْكَفَافِ وَابْدَأْ ـمَنْ تَعُوْلُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: اے ابن آدم! تیرا (اللہ تعالیٰ کے راستہ میں) مال خرچ کرنا یقیناً تیرے لیے بہتر ہے اور تیرا اس (مال) کو روک کر رکھنا (خرچ نہ کرنا) یقیناً تیرے لیے بہت برا ہے اور ضرورت کے مطابق خرچ کرنے پر تجھے ملامت نہیں کیا جائے گا' اپنی زیر کفالت (اہل وعیال) سے (خرچ کرنے کی) ابتداء کر اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

۱۹۹/۳۱۵۲- عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

۲۰۰/۳۱۵۳- وَعَنْهُ اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى ـلّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مَلَكًا بِبَابٍ مِنْ اَبْوَابِ ـلسَّمَاءِ يَقُوْلُ مَنْ يُقْرِضِ الْيَوْمَ يُجْزٰى غَدًا وَمَلَكًا ـبِبَابٍ اٰخَرَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَعَجِّلْ ـلِمُمْسِكٍ تَلَفًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر ایک فرشتہ (کھڑے ہو کر) کہتا ہے کہ کون ہے وہ جو آج قرض دے (صدقہ کرے) وہ (قرض) اسے کل (قیامت کے دن) کفایت کرے گا' اور دوسرے دروازے پر فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو مزید مال عطا فرما اور روک کر رکھنے (خرچ نہ کرنے) والے کا مال جلدی تباہ فرما۔

۲۰۱/۳۱۵۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ ـرَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ ـاسْتَتِرِيْ مِنَ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنَّهَا تَسُدُّ مِنَ ـالْجَائِعِ مَسَدَّهَا مِنَ الشَّبْعَانِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے عائشہ! تم دوزخ کی آگ سے (بچنے کے لیے) آڑ بنالو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی سے' کیونکہ وہ (کھجور کا ٹکڑا) بھی بھوکے کے لیے سیر شکم کے قائم مقام ہوجاتا ہے۔

۲۰۲/۳۱۵۵- قرعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَّقِ اَحَدُكُمْ وَجْهَهُ مِنَ النَّارِ وَلَوْبِشِقِّ تَمْرَةٍ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو دوزخ کی آگ سے بچائے خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی سے۔

۲۰۳/۳۱۵۶- عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ صدقہ وخیرات کرو' کیونکہ عنقریب (ایسا زمانہ

يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَيُوشِكُ الرَّجُلُ يَمْشِي بِصَدَقَتِهِ فَيَقُولُ الَّذِي أُعْطِيَهَا لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ قَبِلْتُهَا وَأَمَّا الْآنَ فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهَا فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا.

آئے گا کہ) آدمی اپنا صدقہ لے کر کسی کے پاس جائے گا، وہ جس کو (صدقہ) دے گا تو وہ کہے گا کہ تم اس صدقہ کو گزشتہ کل لے آتے تو میں اسے ضرور قبول کر لیتا لیکن آج مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے، سو اس کو صدقہ قبول کرنے والا کوئی نہیں ملے گا۔

۳۱۵۷/۲۰۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَخْلِ بَعْضِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَلَكَ الْمُكْثِرُونَ إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتّٰى بِكَفِّهِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ اہل مدینہ میں سے کسی کے کھجوروں کے باغ میں چل رہا تھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! زیادہ مال و دولت والے لوگ ہلاک ہو گئے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے ہاتھ سے تین بار اشارہ کر کے فرمایا کہ سوائے ان (مال و دولت والے) لوگوں کے جنہوں نے اپنا مال اپنے دائیں، بائیں اور آگے (اللہ کی راہ میں) خرچ کیا اور ایسے لوگ بہت تھوڑے ہیں۔

۳۱۵۸/۲۰۵- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (بْنِ مَسْعُودٍ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ قَالَ اِعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ مَالُكَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا قَدَّمْتَ وَمَالُ وَارِثِكَ مَا أَخَّرْتَ.

حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کون ایسا شخص ہے جس کو اپنے مال کی بہ نسبت اپنے وارث کا مال زیادہ پسند ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص کو اپنے وارث کے مال سے اپنا مال ہی زیادہ محبوب و پسند ہے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: یاد رکھو! تم میں سے ہر شخص اپنے مال کی بہ نسبت اپنے وارث کے مال سے زیادہ محبت کرتا ہے، تمہارا مال تو صرف وہی ہے جس کو تم نے (صدقہ و خیرات کی صورت میں) آگے بھیج دیا اور تمہارے وارث کا مال وہ ہے جس کو تم نے پیچھے چھوڑ دیا۔

۳۱۵۹/۲۰۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهُمْ ذَبَحُوا شَاةً قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَقِيَ إِلَّا كَتِفُهَا قَالَ كُلُّهَا قَدْ بَقِيَ إِلَّا كَتِفَهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ لوگوں نے ایک بکری ذبح کی، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس (بکری کے گوشت میں سے اس) کے شانے سوا کچھ باقی نہیں بچا، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اس کے شانے کے علاوہ باقی سب کچھ بچ گیا ہے۔

۳۱۶۰/۲۰۷- وَعَنْهَا أَيْضًا أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الصَّدَقَةِ فَذَكَرَتْ شَيْئًا قَلِيلًا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطِي وَلَا تُوعِي فَيُوعٰى عَلَيْكِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صدقہ کے معاملہ میں کسی چیز کے بارے میں پوچھا اور (اپنے پاس) تھوڑی سی چیز موجود ہونے کا ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم دیتی رہو اور جمع نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر رزق تنگ کر دے گا۔

۳۱۶۱/۲۰۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ إِلٰى رَجُلٍ يَصْرِفُ رَاحِلَتَهُ فِي نَوَاحِي الْقَوْمِ فَقَالَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا جو اپنی سواری کو لوگوں کے ارد گرد چکر لگوا رہا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس زائد سواری ہو وہ اس کو دے دے جس کے

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَ عِنْدَہٗ فَضْلٌ مِنْ ظَھْرٍ فَلْیَعُدْ بِہٖ عَلٰی مَنْ لَا ظَھْرَ لَہٗ، وَمَنْ کَانَ لَہٗ فَضْلٌ مِنْ زَادٍ فَلْیَعُدْ بِہٖ عَلٰی مَنْ لَا زَادَ لَہٗ حَتّٰی رَاَیْنَا اَنْ لَّا حَقَّ لِاَحَدٍ مِنَّا فِیْ فَضْلٍ۔

پاس کوئی سواری نہیں ہے اور جس شخص کے پاس ضرورت سے زائد کوئی چیز ہو وہ اس کو دے دے جس کے پاس کوئی چیز نہیں ہے' یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ ہم میں سے کسی کا زائد چیز میں کوئی حق نہیں ہے۔

نفلی صدقہ کی فضیلت میں مزید احادیث

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صدقہ وخیرات کرنے سے مال میں کبھی کمی نہیں آتی' اور جب کوئی بندہ صدقہ وخیرات کرنے کے لیے (سائل کی طرف) اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے تو وہ (صدقہ) سائل کے ہاتھ میں پہنچنے سے پہلے اللہ کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے۔ (معجم کبیر ج ۱۱' رقم الحدیث: ۱۲۱۵۰)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صدقہ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ (جامع ترمذی ج ۲ ص ۹۸)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صدقہ وخیرات سے گناہ اس طرح مٹ جاتے ہیں جس طرح بارش پتھر (پر پڑے ہوئے گردوغبار) کو صاف کر دیتی ہے۔ (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۶)

حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے بیٹے! جب تم سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو تم صدقہ وخیرات کرنا (تاکہ اس کی وجہ سے گناہ معاف ہو جائے)۔ (احیاء علوم الدین ج ۱ ص ۲۹۱)

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب (وغصہ) کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ (المعجم الاوسط' رقم الحدیث: ۶۱۷۷)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صدقہ کرنے میں جلدی کرو' کیونکہ مصیبتیں اور بلائیں صدقہ سے آگے نہیں بڑھ سکتیں۔ (شعب الایمان ج ۳ ص ۲۱۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صدقہ ستر (۷۰) قسم کی بیماریوں کو دفع کرتا ہے' جن میں سے سب سے چھوٹی بیماری جذام اور برص ہے۔ (جمع الجوامع ج ۵ رقم الحدیث: ۱۳۷۳۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صبح کے وقت کیا ہوا صدقہ پیش آنے والی آفات (وحادثات) کو دفع کرتا ہے۔ (جمع الجوامع ج ۵ رقم الحدیث: ۱۳۷۳۹)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صدقہ برائی کے ستر دروازوں کو بند کر دیتا ہے۔

(معجم کبیر ج ۴' رقم الحدیث: ۴۴۰۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب (وغصہ) کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے۔ (جامع ترمذی ج ۱ ص ۱۴۴)

اور ایک روایت میں ہے' بلاشبہ صدقہ وخیرات کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بری موت کے ستر دروازوں کو ہٹا دیتا ہے۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۷)

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کا صدقہ کرنا عمر میں اضافہ کرتا ہے اور بری موت کو

دور کرتا ہے اور اللہ اس (صدقہ) کی وجہ سے تکبر، فقر اور فخر و غرور کو دور کرتا ہے۔ (المعجم الکبیر ج ۱۷، رقم الحدیث: ۳۱)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: صدقہ قبر کی گرمی کو ٹھنڈا کرتا ہے۔
(المعجم الکبیر ج ۱۷، رقم الحدیث: ۷۸۷)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: صدقہ کرنے والے کی قبر کی گرمی کو صدقہ دور کرتا ہے اور مومن قیامت کے دن صرف اپنے صدقہ کے سائے میں ہوگا۔ (المعجم الکبیر ج ۱۷، رقم الحدیث: ۷۸۸)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر آدمی (قیامت کے دن) لوگوں کے درمیان فیصلہ ہونے تک اپنے صدقہ کے سائے میں ہوگا۔ (مسند امام احمد ج ۴ ص ۱۴۸، شعب الایمان ج ۳ ص ۲۱۲)

حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ہمیں صدقہ (کی فضیلت) کے بارے میں بتائیں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے فرمایا: جس شخص نے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے صدقہ کیا تو وہ صدقہ اس شخص کے لیے دوزخ سے پردہ (آڑ) ہوگا۔ (المعجم الکبیر ج ۲۵، رقم الحدیث: ۶۲، الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۱۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: صدقہ وخیرات کیا کرو، کیونکہ صدقہ تمہیں دوزخ سے چھڑائے گا۔ (شعب الایمان ج ۳ ص ۲۱۴، معجم اوسط رقم الحدیث: ۸۰۶۰)

ایک عابد کی ساٹھ سالہ عبادت اور صدقہ کی دو روٹیاں

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل میں ایک عابد (عبادت گزار آدمی) تھا جس نے اپنے گرجے میں ساٹھ سال عبادت کی۔ چنانچہ ایک مرتبہ زمین پر خوب بارش برسی جس سے زمین سرسبز و ہری بھری ہوگئی، تو راہب نے اپنے گرجے سے جھانک کر (دل میں) کہا کہ اگر میں (زمین پر) اتر جاؤں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں تو میری نیکیوں میں اضافہ ہوگا، پس وہ (گرجے سے) اتر کر زمین پر آیا اور اس وقت اس کے پاس دو روٹیاں تھیں، وہ زمین پر تھا کہ اسی دوران اس کی ایک عورت سے ملاقات ہوئی، وہ اس سے مسلسل گفتگو کرتا رہا اور وہ عورت اس سے گفتگو کرتی رہی حتیٰ کہ اس (راہب) نے اس (عورت) سے بدکاری کی، پھر وہ (بدکاری سے) فارغ ہوکر غسل کرنے کے لیے تالاب میں اترا تو ایک سائل آگیا تو اس (راہب) نے سائل کو دونوں روٹیاں لینے کا اشارہ کیا (اور وہ دونوں روٹیاں لے کر چلا گیا) پھر وہ راہب مرگیا تو اس کی ساٹھ سالہ عبادت کو اس عورت سے بدکاری کے مقابلہ میں وزن کیا گیا تو اس کی تمام نیکیوں سے وہ برا عمل بھاری ہوگیا، پھر اس کی (صدقہ کی ہوئی) ایک یا دو دو روٹیوں کو اس کی نیکیوں کے ساتھ رکھا گیا تو اس کی نیکیاں بھاری ہوگئیں اور اسے بخش دیا گیا۔

(درمنثور ج ا ص ۶۲۸، جمع الجوامع ج ۴، رقم الحدیث: ۱۰۴۴۶، کنزالعمال رقم الحدیث: ۱۶۱۷۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک راہب نے اپنے گرجے میں ساٹھ سال عبادت کی، پھر ایک عورت آئی اور وہ عورت اس (راہب) سے بغل گیر ہوئی اور وہ اس سے بغل گیر ہوا اور وہ اس سے چھ راتیں زنا کرتا رہا، پھر وہ (اس بدکاری پر) نادم و شرمندہ ہوکر بھاگ گیا اور اس نے مسجد میں آکر پناہ لی اور اس نے تین دن تک کچھ نہ کھایا، پھر اس کے پاس ایک روٹی لائی گئی تو اس نے اس روٹی کو دو حصوں میں تقسیم کیا، ایک حصہ (آدھی روٹی) اپنے دائیں طرف والے کو دے دیا اور دوسرا حصہ اپنے بائیں طرف والے آدمی کو دے دیا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف موت کا فرشتہ بھیجا اور اس (فرشتہ) نے اس کی روح کو قبض کرلیا، پھر (مرنے کے بعد) اس کی ساٹھ سالہ نیکیوں کو میزان (ترازو) کے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور چھ دن کے گناہوں کو دوسرے پلڑے میں رکھا گیا تو چھ دن

ے گناہ ساٹھ سالہ نیکیوں پر بھاری ہو گئے' پھر اس کی نیکیوں والے پلڑے میں (صدقہ کی ہوئی) روٹی رکھی گئی تو نیکیوں والا پلڑا بھاری ہو گیا (اور اسے بخش دیا گیا)۔ (درمنثور ج ۱ ص ۶۲۹۔۶۲۸)

یک عابد کی ستر سالہ عبادت اور صدقہ کی ایک روٹی

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ستر سال اللہ تعالیٰ کی عبادت کی' پھر اس سے بے حیائی والا کام (زنا) سرزد ہو گیا تو (اس زنا کی نحوست سے) اس کے (ستر سال کے) نیک اعمال ضائع ہو گئے' پھر وہ ایک مسکین کے پاس سے گزرا تو ں نے اس کو ایک روٹی صدقہ کر دی تو اللہ تعالیٰ نے اس کا گناہ معاف کر دیا اور اس کے ستر سال کے نیک اعمال واپس لوٹا دیئے۔

(احیاء علوم الدین ج ۱ ص ۲۹۱)

صدقہ کی ایک روٹی اور موت کا ٹلنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے کچھ لوگوں کا گزر ا تو آپ نے فرمایا: آج ''ان شاء اللہ'' ان لوگوں میں سے ایک آدمی مر جائے گا' پس وہ لوگ چلے گئے' پھر وہ شام کے وقت واپس ئے اور ان کے پاس لکڑیوں کے گٹھے تھے' حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے فرمایا: تم لکڑیوں کے گٹھے رکھ دو اور جس کے بارے میں پ نے فرمایا تھا کہ یہ آج مر جائے گا اسے فرمایا: تم اپنی لکڑیاں اتار دو' اس نے جب (اپنے سر سے) لکڑیاں اتاریں تو ان (لکڑیوں) ں سے ایک سیاہ سانپ نظر آیا' آپ نے فرمایا: آج تم نے کون سا نیک عمل کیا ہے؟ اس نے کہا کہ میں نے کوئی نیک عمل نہیں کیا' آپ نے فرمایا: غور کرو کہ تم نے کوئی نیک عمل کیا ہے' اس نے کہا: میں نے اس کے سوا کوئی نیک کام نہیں کیا کہ میرے پاس میرے ہاتھ میں ھی روٹی تھی اور میرے پاس سے ایک مسکین گزرا تو میں نے اس (آدھی روٹی) کا ایک ٹکڑا اسے دے دیا' آپ نے فرمایا: اسی (روٹی ے ایک ٹکڑا صدقہ کرنے کی) وجہ سے تجھ سے موت ٹل گئی ہے۔ (جمع الجوامع ج ۳' رقم الحدیث: ۷۹۶۴' کنز العمال رقم الحدیث: ۱۶۱۱۵)

احادیث باب اور دیگر مذکور احادیث سے حاصل شدہ فوائد اور احکام و مسائل

لوگوں کو اہم امور کے لیے اکٹھا کرنا' ان کو نصیحت کرنا' ان کو صدقہ و خیرات اور نیکی کے کاموں کی ترغیب دینا اور ان کو دل کی سختی' ں و کنجوسی اور برے کاموں کے انجام سے ڈرانا مستحب ہے۔

صدقہ و خیرات (یا کسی بھی نیک کام) کی ابتداء کرنے والے کی اقتداء میں جب کوئی شخص صدقہ و خیرات وغیرہ کرتا ہے تو ابتداء رنے والے کو بھی اس (اقتداء کرنے والے) کے اجر و ثواب کے برابر اجر و ثواب ملتا ہے اور اس کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں ہوتی۔

صدقہ کرنے والے کو تھوڑا صدقہ بھی نفع دیتا ہے' اگرچہ کھجور کے برابر معمولی صدقہ ہو۔

صدقہ و خیرات کرنے والے کے لیے روزانہ فرشتے اس کے مال میں اضافہ کی دعا کرتے ہیں جب کہ صدقہ نہ کرنے (بخل و وسی کرنے) والے کے لیے روزانہ فرشتے اس کے مال کے تباہ و برباد ہونے کی بددعا کرتے ہیں اور فرشتوں کی دعا یقیناً قبول ہوتی ہے۔

صدقہ کرنے والا قیامت کے دن اپنے صدقہ کے سائے میں آرام کر رہا ہوگا جب کہ لوگ حساب دینے میں مصروف ہوں گے۔

صدقہ و خیرات کی برکت سے گناہ مٹ جاتے ہیں' اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ کا غضب و غصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔

صدقہ و خیرات کی برکت سے پیش آمدہ مصیبتیں اور بلائیں ٹل جاتی ہیں اور اس کی برکت سے آدمی حادثات سے محفوظ رہتا ہے۔

صدقہ و خیرات کی برکت سے آدمی برائیوں سے محفوظ رہتا ہے اور شیطان کے خطرناک حملوں سے بچا رہتا ہے۔

صدقہ وخیرات کی برکت سے بری موت نہیں آتی' ایمان کی سلامتی پر خاتمہ ہوتا ہے' صدقہ وخیرات کی برکت سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے' فقر وفاقہ اور تنگدستی نہیں آتی اور فخر وغرور اور تکبر دور ہوتا ہے اور عاجزی پیدا ہوتی ہے۔

صدقہ دوزخ کے عذاب سے نجات کا سبب ہے اور یہ (صدقہ) قبر کی گرمی کو دور کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرنے والے مالدار لوگ ہلاکت میں ہیں۔

انسان کا وہی مال باقی ہے اور وہی مال اس کو نفع دے گا جو اس نے اپنی زندگی میں (اللہ تعالیٰ کی راہ خرچ کر کے) آگے بھیجا اور مال وہ چھوڑ کر مر گیا وہ اس کا نہیں ہے' اس کے وارثوں کا ہے' اس کا نفع صرف اس کے وارثوں کو ہوتا ہے۔

جس شخص کے پاس ضرورت سے زائد چیز ہو تو وہ اپنے ضرورت مند مسلمان بھائی کو زائد چیز دے دے۔

مسافر اگر ضرورت مند ہو تو اس سے ہمدردی وغمخواری کرتے ہوئے اس پر صدقہ کرنا جائز ہے' خواہ سواری پر ہو' اچھا لباس پہنے ہوئے ہو اور اپنے وطن میں مالدار ہو۔

اگر اللہ تعالیٰ نے انسان کو مال ودولت سے نوازا ہو اور صدقہ لینے والے غریب لوگ موجود ہوں تو وہ اس موقع کو غنیمت سمجھے اور غریب لوگوں پر صدقہ کر کے اجر وثواب حاصل کرے ہوسکتا ہے کہ ایسا وقت آجائے کہ سارے لوگ امیر ہو جائیں اور صدقہ قبول کرنے والا کوئی نہ ہو اور وہ صدقہ جیسی نیکی سے محروم ہو جائے۔

۲- بَابُ اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ

افضل صدقہ

۳۱۶۲/۲۰۹-عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ؟ قَالَ اَنْ تَصَدَّقَ وَاَنْتَ شَحِيْحٌ صَحِيْحٌ تَاْمُلُ الْعَيْشَ وَتَخْشَى الْفَقْرَ وَلَا تُمْهِلْ حَتّٰى اِذَا كَانَتْ بِالْحُلْقُوْمِ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ (وَفِیْ لَفْظٍ) اَلَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے پوچھا: یا رسول اللہ! کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم اس حال میں صدقہ کرو کہ تمہیں مال کی خواہش ہو اور تم تندرست ہو' تمہیں خوشحالی کی امید ہو اور تمہیں تنگدستی کا خوف ہو' اور تم (صدقہ کرنے میں) اس قدر ڈھیل نہ کرو کہ جب روح تمہارے حلقوم تک پہنچ جائے تو پھر اس وقت تم کہو کہ اتنا (مال) فلاں کے لیے ہے اور اتنا (مال) فلاں کے لیے ہے' اب اگر تم بھی کہو تو بھی وہ (مال) فلاں کے لیے ہو جائے گا۔

۳۱۶۳/۲۱۰- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ' وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى (قُلْتُ) لِاَيُّوْبَ مَا عَنْ ظَهْرِ غِنًى' قَالَ عَنْ فَضْلِ غِنَاكَ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہترین صدقہ وہ ہے جس کے دینے کے بعد بھی آدمی غنی رہے اور (صدقہ دینے کی) ابتداء اپنے اہل وعیال سے کرو اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے' (معمر راوی کہتے ہیں کہ) میں نے ایوب سے پوچھا کہ ''عن ظهر غنى'' سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا کہ اس کا معنی یہ ہے: ''صدقہ کرنے کے بعد تمہارے پاس اتنا زائد مال ہو جو تمہیں غنی کر دے۔'' (اور دوسرے طریق سے مروی ہے) حضرت صالح' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہترین صدقہ وہ جس کے دینے کے بعد بھی آدمی غنی رہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہا

لصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ قَالَ سُئِلَ أَبُوْهُرَيْرَةَ مَا مَنْ تَعُوْلُ؟ قَالَ اِمْرَاَتُكَ تَقُوْلُ أَطْعِمْنِيْ أَوْ أَنْفِقْ عَلَيَّ شَكَّ أَبُوْ عَامِرٍ أَوْ طَلِّقْنِيْ، خَادِمُكَ يَقُوْلُ أَطْعِمْنِيْ وَاسْتَعْمِلْنِيْ وَابْنَتُكَ تَقُوْلُ إِلٰى مَنْ تَذَرُنِيْ.

سے بہتر ہے اور (صدقہ کی) ابتداء اپنے زیر کفالت لوگوں سے کرو‘ حضرت صالح کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے کسی نے پوچھا کہ ”من تعول“ سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا: تمہاری بیوی کہے گی کہ تم مجھے کھلاؤ یا مجھ پر خرچ کرو یا مجھے طلاق دو‘ تمہارا خادم (نوکر) کہے گا کہ مجھے کھلاؤ اور مجھ سے کام لو اور تمہاری بیٹی کہے گی کہ تم مجھے کس کے سہارے چھوڑ رہے ہو۔

۳۱۶۴/۲۱۱- عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۳۱۶۵/۲۱۲- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا‘ غریب آدمی کی مشقت (یعنی غریب آدمی کا محنت ومزدوری کر کے صدقہ وخیرات کرنا) اور (صدقہ کی) ابتداء اپنے زیر کفالت (اہل وعیال) سے کرو۔

فَصْلٌ مِنْهُ فِي الْمَنِيْحَةِ

فصل: بطور عطیہ وہدیہ کوئی چیز دینا

۳۱۶۶/۲۱۳- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (بْنِ مَسْعُوْدٍ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَدْرُوْنَ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ، قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ الْمَنِيْحَةُ أَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ الدِّرْهَمَ أَوْ ظَهْرَ الدَّابَّةِ أَوْ لَبَنَ الشَّاةِ أَوْ لَبَنَ الْبَقَرَةِ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں‘ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: کوئی چیز بطور عطیہ وہدیہ دینا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کو بطور عطیہ وہدیہ درہم (روپیہ پیسہ) دے یا سواری کا جانور دے یا بکری کا دودھ دے یا گائے کا دودھ دے۔

۳۱۶۷/۲۱۴- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ الْمَنِيْحَةُ تَغْدُوْا بِأَجْرٍ وَتَرُوْحُ بِأَجْرٍ، مَنِيْحَةُ النَّاقَةِ كَعِتَاقَةِ الْأَحْمَرِ وَمَنِيْحَةُ الشَّاةِ كَعِتَاقَةِ الْأَسْوَدِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہترین صدقہ دودھ کا جانور ہے جو صبح وشام (عطیہ کرنے والے کے لیے) اجر وثواب کا باعث ہوتا ہے‘ دودھ دینے والی اونٹنی (بطور عطیہ وہدیہ) دینے کا اجر وثواب گورے غلام آزاد کرنے کے اجر وثواب کے برابر ہے اور دودھ دینے والی بکری (بطور عطیہ وہدیہ) دینے کا اجر وثواب کالے غلام آزاد کرنے کے اجر وثواب کے برابر ہے۔

۳۱۶۸/۲۱۵- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (بْنِ الْعَاصِ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعُوْنَ حَسَنَةً أَعْلَاهُنَّ مَنِيْحَةُ الْعَنْزِ لَا يَعْمَلُ الْعَبْدُ بِحَسَنَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا

حضرت عبد اللہ بن عمرو (بن عاص) رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چالیس نیکیاں وہ ہیں جن میں سے اعلیٰ نیکی دودھ والی بکری (عاریتاً) دینا ہے‘ جو بھی بندہ ان (چالیس نیکیوں) میں سے کوئی نیکی ثواب کی امید اور وعدہ کو سچا سمجھتے ہوئے کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اس کی وجہ

وَتَصْدِيْقَ مَوْعُوْدِهَا اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الْجَنَّةَ.　　سے جنت میں داخل فرمائے گا۔

فوائد ونتائج

آدمی کو وہی صدقہ فائدہ ونفع دیتا ہے جو وہ اپنی زندگی میں تندرستی کی حالت میں کرتا ہے، لیکن حالت مرض میں جب زندگی کی امید نہ رہے، موت کے آثار معلوم ہو جائیں اور روح حلق تک پہنچ جائے تو اس وقت میں کیا ہوا صدقہ نفع نہیں دیتا۔

افضل صدقہ یہ ہے کہ صدقہ کرنے کے بعد صدقہ کرنے والے اور اس کے اہل وعیال کے نان ونفقہ کے لیے مال بچ جائے۔

محنت ومشقت سے کمائی کرنے والے غریب آدمی کا تھوڑی سی چیز صدقہ کرنا امیر آدمی کے بہت زیادہ مال صدقہ کرنے کی بہ نسبت زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کی خاطر کسی مسلمان بھائی کو سواری کے لیے یا دودھ پینے کے لیے بطور ہدیہ یا عاریتاً کوئی جانور (گائے، بکری اور اونٹنی وغیرہ) دے دینا یا اپنی گائے وغیرہ کا دودھ دے دینا افضل صدقہ اور اعلیٰ نیکی ہے۔

۳- بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ کی فضیلت

۲۱۶/۳۱۶۹- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ مَالِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دُعِيَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ وَلِلْجَنَّةِ اَبْوَابٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلٰى اَحَدٍ مِنْ ضَرُوْرَةٍ مِنْ اَيِّهَا دُعِيَ فَهَلْ يُدْعٰى مِنْهَا كُلِّهَا اَحَدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ نَعَمْ وَاِنِّيْ اَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اپنے مال میں سے ایک جوڑا خرچ کیا تو اسے جنت کے (تمام) دروازوں سے بلایا جائے گا اور جنت کے کئی (یعنی آٹھ) دروازے ہیں، جو شخص نمازیوں میں سے ہوگا اسے نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا، جو شخص صدقہ دینے والوں میں سے ہوگا اسے صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا جو شخص جہاد کرنے والوں میں سے ہوگا اسے جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو شخص روزے رکھنے والوں میں سے ہوگا اسے ریان نامی دروازے سے بلایا جائے گا، حضرت ابو بکر (صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بخدا! کسی کو ان تمام دروازوں سے بلائے جانے کی ضرورت تو نہیں ہے، لیکن یا رسول اللہ! کیا کوئی ایسا شخص ہوگا جس کو ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ہاں! مجھے امید (یقین) ہے کہ تم ان میں سے ہوگے (یعنی تمہیں ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا)۔

۲۱۷/۳۱۷۰- وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجًا اَوْ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دَعَتْهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ يَا مُسْلِمُ هٰذَا خَيْرٌ هَلُمَّ اِلَيْهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں (اپنے مال میں سے) ایک جوڑا یا دو جوڑے خرچ کیا تو (قیامت کے دن) اسے جنت کے محافظ یوں بلائیں گے: اے مسلمان! یہ خیر و بھلائی ہے، تم اس (دروازے) کی طرف سے (جنت میں) آؤ۔

۳۱۷۱/۲۱۸- عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَهُ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوْهُ اِلٰى مَا عِنْدَهُ قُلْتُ وَكَيْفَ ذَاكَ؟ قَالَ اِنْ كَانَتْ رِجَالًا فَرَجُلَيْنِ وَاِنْ كَانَتْ اِبِلًا فَبَعِيْرَيْنِ وَاِنْ كَانَتْ بَقَرًا فَبَقَرَتَيْنِ.

حضرت صعصعہ بن معاویہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ہر قسم کے مال میں سے جوڑا جوڑا خرچ کیا تو (قیامت کے دن) جنت کے دربان اس کا استقبال کریں گے اور وہ سارے اسے اس (دروازے) کی طرف (سے جنت میں) بلائیں گے جو اس کے نزدیک ہوگا' راوی کا بیان ہے کہ میں نے پوچھا: وہ (جوڑا جوڑا خرچ کرنا) کیسے ہوگا؟ فرمایا: اگر کئی غلام ہوں تو (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) دو غلام آزاد کیے جائیں' اگر کئی اونٹ ہوں تو (اللہ تعالیٰ کی راہ میں) دو اونٹ دیئے جائیں اور اگر کئی گائیں ہو تو دو گائیں دی جائیں۔

۳۱۷۲/۲۱۹- عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ (الْبَجَلِيِّ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصُرَّةٍ مِنْ ذَهَبٍ تَمْلَأُ مَا بَيْنَ اَصَابِعِهِ' فَقَالَ هٰذِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ثُمَّ قَامَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَعْطٰى ثُمَّ قَامَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَعْطٰى ثُمَّ قَامَ الْمُهَاجِرُوْنَ فَاَعْطَوْا قَالَ فَاَشْرَقَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى رَاَيْتُ الْاِشْرَاقَ فِيْ وَجْنَتَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَنْ سَنَّ سُنَّةً صَالِحَةً فِي الْاِسْلَامِ فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كَانَ لَهُ مِثْلُ اُجُوْرِهِمْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ' وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ اَوْزَارِهِمْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْتَقِصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَثَّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ فَاَبْطَاَ النَّاسُ حَتّٰى رُؤِيَ فِيْ وَجْهِهِ الْغَضَبُ (وَقَالَ مَرَّةً بَانَ) ثُمَّ اِنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ بِصُرَّةٍ فَاَعْطَاهَا اِيَّاهُ' ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ فَاَعْطَوْا حَتّٰى رُؤِيَ فِيْ وَجْهِهِ السُّرُوْرُ فَقَالَ مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَذَكَرَ نَحْوَ الْحَدِيْثِ الْمُتَقَدِّمِ.

حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک انصاری آدمی سونے سے بھری ہوئی تھیلی لے کر حاضر ہوا جو اس کی انگلیوں کو بھرے ہوئے تھی' اس نے عرض کیا کہ یہ (سونا) اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہے' پھر حضرت ابو بکر (صدیق) رضی اللہ عنہ اٹھے اور انہوں نے کچھ دیا' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اٹھے اور انہوں نے کچھ دیا' پھر مہاجرین اٹھے اور دینے لگے' راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ انور (خوشی ومسرت سے) چمکنے لگا حتیٰ کہ میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے مبارک رخساروں پر چمک دیکھی' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: جس شخص نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری کیا اور اس کے بعد اس (طریقہ) پر عمل کیا گیا تو جو لوگ اس پر عمل کریں گے ان کے اجر وثواب کے برابر اس کو بھی اجر وثواب ملے گا اور ان کے اجر وثواب میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس شخص نے اسلام میں کوئی برا طریقہ جاری کیا' اس کے بعد اس (برے طریقے) پر عمل کیا گیا تو اس کو بھی ان کے گناہ کے برابر گناہ ہوگا اور ان کے گناہوں میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور (اس خطبہ میں) ہمیں صدقہ کی ترغیب دی' لوگوں نے اس میں تاخیر کی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے چہرہ انور پر غصہ کے آثار نمایاں ہو گئے' پھر ایک انصاری شخص نے ایک تھیلی لا کر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں پیش کر دی' پھر اس کے بعد لوگ مسلسل (اپنے صدقات) پیش کرنے لگے' حتیٰ کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے چہرہ انور پر خوشی ومسرت کے آثار نمایاں ہو گئے' اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: جس شخص نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری

کیا، باقی حدیث حسب مذکور ہے۔

۳۱۷۳/۲۲۰- خط عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ ظِلُّ فُسْطَاطٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ خِدْمَةُ خَادِمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ طَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ.

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کسی کو خیمہ کا سایہ مہیا کرنا یا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں کسی خدمت کرنے (جہاد وغیرہ کرنے) والے کی خدمت کرنا، یا اللہ تعالیٰ کے لیے نر جانور کو (عاریۃً) جفتی کے لیے کسی کو دینا۔

۳۱۷۴/۲۲۱- عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا تَصَدَّقَ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ لَیَاْتِیَنَّ اَوْ لَتَاْتِیَنَّ بِسَبْعِمِائَةِ نَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ.

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک اونٹنی جس کی ناک میں نکیل ڈالی ہوئی تھی صدقہ کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ (صدقہ کی ہوئی اونٹنی قیامت کے دن) سات سوایسی اونٹنیاں لے کر آئے گی جن کی ناکوں میں نکیل ڈالی گئی ہوگی۔

اس باب کی احادیث سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال میں سے جوڑا جوڑا خرچ کرنے کی فضیلت معلوم ہوئی، اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت معلوم ہوئی، اور یہ کہ کسی کے لیے سایہ مہیا کرنا، کسی کا کام کرنا اور کسی کو عاریتاً نر جانور جفتی کے لیے دینا بھی صدقہ ہے۔

٤- بَابُ خِصَالٍ تُعَدُّ مِنَ الصَّدَقَةِ وَمَا جَاءَ فِیْ صَدَقَةِ الْجَسَدِ

صدقہ کی متعدد اقسام اور جسم کے صدقہ کا بیان

۳۱۷۵/۲۲۲- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْكَلِمَةُ اللَّیِّنَةُ صَدَقَةٌ وَكُلُّ خُطْوَةٍ یَمْشِیْهَا اِلَی الصَّلٰوةِ اَوْ قَالَ اِلَی الْمَسْجِدِ صَدَقَةٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نرمی سے بات کرنا بھی صدقہ ہے اور ہر وہ قدم جو نماز کی طرف چل کر جاتا ہے یا فرمایا: مسجد کی طرف چل کر جاتا ہے وہ بھی صدقہ ہے۔

۳۱۷۶/۲۲۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَمِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقٰی اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِیْ اِنَائِهٖ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر نیکی صدقہ ہے اور اپنے (مسلمان) بھائی کو خندہ پیشانی و کشادہ روئی سے (خوش ہو کر) ملنا اور تمہارا اپنے ڈول سے اس کے برتن میں پانی (وغیرہ) ڈال دینا (خصوصاً جب اسے ضرورت ہو) یہ بھی صدقہ ہے۔

۳۱۷۷/۲۲۴- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ الْخَطْمِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ.

حضرت عبد اللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر نیکی صدقہ ہے۔

۳۱۷۸/۲۲۵- عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ

حضرت سعید بن ابی بردہ اپنے والد سے، وہ اپنے دادا سے روایت

اَبِیهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قَالَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ يَعْمَلُ بِيَدِهٖ فَيَنْفَعُ نَفْسَهٗ وَيَتَصَدَّقُ، قَالَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَفْعَلَ، قَالَ يُعِيْنُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يَاْمُرُ بِالْخَيْرِ اَوْ بِالْعَدْلِ قَالَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَفْعَلَ، قَالَ يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَاِنَّهٗ لَهٗ صَدَقَةٌ۔

کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان پر صدقہ کرنا ضروری ہے' انہوں نے عرض کیا: یہ بتائیں کہ اگر (صدقہ کرنے کے لیے) کوئی چیز نہ ملے (تو پھر کیا کرے) فرمایا: اپنے ہاتھ سے کام کرے (محنت مزدوری کرے) اور وہ خود بھی نفع اٹھائے (اپنی ذات اور اہل عیال پر خرچ کرے) اور صدقہ وخیرات بھی کرے' انہوں نے عرض کیا: یہ بتائیں کہ اگر وہ ایسا نہ کر سکے (تو پھر وہ کیا کرے) فرمایا: وہ کسی ضرورت مند مجبور ومظلوم کی مدد کرے' انہوں نے عرض کیا: یہ بتائیں کہ اگر وہ ایسا بھی نہ کر سکے (تو پھر وہ کیا کرے) فرمایا: وہ نیکی اور انصاف کرنے کا حکم دے' انہوں نے عرض کیا: یہ بتائیں کہ اگر وہ ایسا بھی نہ کر سکے تو؟ فرمایا: وہ (اپنے آپ کو) برائی سے بچائے رکھے' کیونکہ یہ (برائی سے بچنا) بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔

۳۱۷۹/۲۲۶- عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَلْمَعْرُوْفُ كُلُّهٗ صَدَقَةٌ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام نیکیاں صدقہ ہیں۔

فَصْلٌ مِنْهُ فِیْ صَدَقَةِ الْجَسَدِ

فصل: جسم (کے ہر جوڑ کی طرف سے) صدقہ (اور ہر اچھا کلمہ صدقہ ہے)

۳۱۸۰/۲۲۷- عَنْ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْاِنْسَانِ سِتُّوْنَ وَثَلَاثُ مِائَةِ مَفْصِلٍ فَعَلَيْهِ اَنْ يَتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِنْهَا صَدَقَةً قَالُوْا فَمَنِ الَّذِيْ يُطِيْقُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ النُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا وَالشَّيْءُ تُنَحِّيْهِ عَنِ الطَّرِيْقِ فَاِنْ لَمْ تَقْدِرْ فَرَكْعَتَا الضُّحٰى تُجْزِئُ عَنْكَ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر آدمی میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں' سو اس پر ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا ضروری ہے' لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کی کوئی طاقت رکھتا ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: مسجد میں تھوک (کھنکار یا بلغم) کو دفن کرنا (پانی وغیرہ سے صاف کرنا)' تکلیف دہ چیز (کانٹے اور پتھر وغیرہ) کو راستہ سے ہٹا دینا (ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ ہے) اور اگر تم سے یہ بھی نہ ہو سکے تو دو رکعت نماز چاشت پڑھنا تمہاری طرف سے کافی ہوگا۔

۳۱۸۱/۲۲۸- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ سُلَامٰى مِنِ ابْنِ اٰدَمَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ حِيْنَ يُصْبِحُ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں جو کچھ جانتا ہوں نبی کریم ﷺ کے حوالے سے جانتا ہوں' آپ (ﷺ) نے فرمایا: جب صبح ہوتی ہے تو ابن آدم کے ہر جوڑ پر صدقہ لازم ہوتا ہے' یہ بات مسلمانوں پر دشوار گزری تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا اللہ کے بندوں کو سلام کرنا بھی صدقہ ہے' تمہارا راستے سے کوئی تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا بھی صدقہ ہے'

وَسَلَّمَ اِنَّ سَلَامَكَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ صَدَقَةٌ، وَاِمَاطَتَكَ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ، وَاِنَّ اَمْرَكَ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيَكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَحَدَّثَ بِاَشْيَاءَ مِنْ نَحْوِ هٰذَا لَمْ اَحْفَظْهَا.

تمہارا نیکی کا حکم دینا بھی صدقہ ہے اور تمہارا برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے اور آپ (ﷺ) نے اس نوع کی کئی چیزیں بیان فرمائیں جو مجھے یاد نہیں۔

۲۲۹/۳۱۸۲- وَعَنْهُ اَيْضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ كُلُّ نَفْسٍ كُتِبَ عَلَيْهَا الصَّدَقَةُ كُلَّ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ فَمِنْ ذٰلِكَ اَنْ يَعْدِلَ بَيْنَ الْاِثْنَيْنِ صَدَقَةٌ وَاَنْ يُعِيْنَ الرَّجُلَ عَلٰى دَابَّتِهِ فَيَحْمِلَهُ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَيَرْفَعُ مَتَاعَهُ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَيُمِيْطُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ وَالْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ خُطْوَةٍ يَمْشِيْ اِلَى الصَّلٰوةِ صَدَقَةٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ہی بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر روز طلوع آفتاب کے بعد ہر انسان پر صدقہ لازم کر دیا جاتا ہے، پس دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا بھی صدقہ ہے، کسی کو اپنی سواری پر سوار کرنے میں مدد دینا بھی صدقہ ہے، سواری پر کسی کا سامان لادنا بھی صدقہ ہے، راستہ سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا بھی صدقہ ہے، اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے اور ہر وہ قدم جو نماز کی طرف چل کر جاتا ہے وہ بھی صدقہ ہے۔

۲۳۰/۳۱۸۳- عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ اَبِيْ سَلَّامٍ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ صَدَقَةٌ مِنْهُ عَلٰى نَفْسِهِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَيْنَ اَتَصَدَّقُ وَلَيْسَ لَنَا اَمْوَالٌ؟ قَالَ لِاَنَّ مِنْ اَبْوَابِ الصَّدَقَةِ التَّكْبِيْرَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَتَاْمُرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَتَعْزِلُ الشَّوْكَ عَنْ طَرِيْقِ النَّاسِ وَالْعَظْمَ وَالْحَجَرَ وَتَهْدِي الْاَعْمٰى وَتُسْمِعُ الْاَصَمَّ وَالْاَبْكَمَ حَتّٰى يَفْقَهَ وَتُدِلُّ الْمُسْتَدِلَّ عَلٰى حَاجَةٍ لَهُ قَدْ عَلِمْتَ مَكَانَهَا وَتَسْعٰى بِشِدَّةِ سَاقَيْكَ اِلَى اللَّهْفَانِ الْمُسْتَغِيْثِ وَتَرْفَعُ بِشِدَّةِ ذِرَاعَيْكَ مَعَ الضَّعِيْفِ، كُلُّ ذٰلِكَ مِنْ اَبْوَابِ الصَّدَقَةِ مِنْكَ عَلٰى نَفْسِكَ، وَلَكَ فِيْ جِمَاعِ زَوْجَتِكَ اَجْرٌ، قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ كَيْفَ يَكُوْنُ لِيْ اَجْرٌ فِيْ شَهْوَتِيْ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ وَلَدٌ فَاَدْرَكَ وَرَجَوْتَ خَيْرَهُ فَمَاتَ اَكُنْتَ تَحْتَسِبُ بِهٖ؟ قُلْتُ نَعَمْ، قَالَ فَاَنْتَ خَلَقْتَهُ؟ قَالَ بَلِ اللّٰهُ خَلَقَهُ، قَالَ فَاَنْتَ هَدَيْتَهُ؟ قَالَ بَلِ اللّٰهُ هَدَاهُ قَالَ

حضرت زید بن سلام، حضرت ابو سلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا (کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:) ہر روز طلوع آفتاب کے بعد ہر انسان پر اس کی اپنی ذات کی طرف سے صدقہ لازم ہوتا ہے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کہاں سے صدقہ کریں، ہمارے پاس تو اموال ہی نہیں ہیں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: بلا شبہ اللہ اکبر کہنا، سبحان اللہ کہنا، الحمد للہ کہنا، لا الہ الا اللہ کہنا، استغفر اللہ کہنا، ان تمام انواع کا ذکر صدقہ ہے۔ تمہارا نیکی کا حکم دینا، تمہارا برائی سے روکنا، تمہارا لوگوں کے راستہ سے کانٹے، ہڈی اور پتھر کا ہٹا دینا، تمہارا نابینا کو صحیح راستہ پر لگا دینا، تمہارا گونگے اور بہرے کو (اشارے سے) بات سمجھا دینا، تمہارا کسی ضرورت مند کو اس جگہ کی راہنمائی کرنا جہاں سے اس کی ضرورت کے پورا ہونے کا تمہیں علم ویقین ہو، اپنی کوشش وخوب تگ ودو کر کے کسی مجبور و پریشان اور فریادی کی فریاد رسی کرنا اور اپنے بازوؤں کی پوری طاقت سے کسی کمزور کو اٹھانا (اس کی مدد کرنا) اس نوع کی تمام نیکیوں میں سے ہر ایک تمہاری طرف سے تمہاری ذات پر صدقہ ہے اور تمہیں اپنی بیوی سے صحبت کرنے کا بھی اجر ملے گا، حضرت ابو ذر نے کہا کہ مجھے اپنی شہوت پوری کرنے کا کیسے اجر مل سکتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ذرا یہ بتاؤ کہ اگر تمہارے ہاں بیٹا پیدا ہو، وہ جوان ہو جائے اور تم اس سے خیر و بھلائی کی امید رکھتے ہو اور اگر وہ فوت ہو جائے تو کیا تم اس سے ثواب کی امید رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ (ﷺ) نے فرمایا: کیا تم نے

فَاَنْتَ تَرْزُقُهُ؟ قَالَ بَلِ اللّٰهُ كَانَ يَرْزُقُهُ قَالَ كَذٰلِكَ فَضَعْهُ فِيْ حَلَالِهِ وَجَنِّبْهُ حَرَامَهُ، فَإِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَحْيَاهُ وَاِنْ شَاءَ اَمَاتَهُ وَلَكَ اَجْرٌ.

اس کو پیدا کیا تھا؟ انہوں نے عرض کیا: (نہیں) بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے ہدایت دی تھی' آپ (ﷺ) نے فرمایا: کیا تم اسے رزق دیتے تھے؟ انہوں نے عرض کیا: (نہیں) بلکہ اللہ تعالیٰ اسے رزق دیتا تھا' آپ (ﷺ) نے فرمایا: اسی طرح تم حلال طریقے سے اپنی شہوت پوری کرو اور اسے اپنی حلال جگہ میں رکھو اور اسے حرام سے بچاؤ' پھر اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو اسے زندہ رکھے گا اور اگر چاہا تو اسے موت دے دے گا اور تمہیں اجر وثواب مل جائے گا۔

۳۱۸۴/۲۳۱- عَنْ (عُبَادَةَ) بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ عَنْ جَسَدِهِ بِشَيْءٍ كَفَّرَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِ.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے جسم کی طرف سے کوئی چیز صدقہ کی تو اللہ تعالیٰ اس کے صدقہ کی مقدار کے مطابق اس کے گناہوں کو مٹا دے گا۔

۵ - بَابُ مَنْ تَصَدَّقَ بِعُشْرِ مَالِهِ وَمَنْ تَصَدَّقَ بِثُلُثِهِ وَمَنْ تَصَدَّقَ بِنَاقَةٍ

جس نے اپنے مال کا دسواں حصہ صدقہ کیا' جس نے اس کا تیسرا حصہ صدقہ کیا اور جس نے اونٹنی صدقہ کی

۳۱۸۵/۲۳۲- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَتْ لِيْ مِائَةُ دِيْنَارٍ فَتَصَدَّقْتُ مِنْهَا بِعَشَرَةِ دَنَانِيْرَ، وَقَالَ الْاٰخَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَتْ لِيْ عَشَرَةُ دَنَانِيْرَ فَتَصَدَّقْتُ مِنْهَا بِدِيْنَارٍ، وَقَالَ الْاٰخَرُ كَانَ لِيْ دِيْنَارٌ فَتَصَدَّقْتُ بِعُشْرِهِ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّكُمْ فِي الْاَجْرِ سَوَاءٌ كُلُّكُمْ تَصَدَّقَ بِعُشْرِ مَالِهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں تین آدمی حاضر ہوئے' ان میں سے ایک نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پاس سو دینار تھے' میں نے ان میں سے دس دینار صدقہ کر دیئے' دوسرے نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پاس دس دینار تھے' میں نے ان میں سے ایک دینار صدقہ کر دیا اور تیسرے نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرے پاس ایک دینار تھا' میں نے اس کا دسواں حصہ صدقہ کر دیا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سارے اجر وثواب میں برابر ہو' تم سب نے اپنے اپنے مال کا دسواں حصہ صدقہ کیا ہے۔

۳۱۸۶/۲۳۳- عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ اَبِيْ لُبَابَةَ اَخْبَرَ اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ ابْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ لَمَّا تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَهْجُرَ دَارَ قَوْمِيْ وَاُسَاكِنَكَ وَاِنِّيْ اَنْخَلِعُ مِنْ مَالِيْ صَدَقَةً لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ؛ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يُجْزِئُ عَنْكَ الثُّلُثُ.

حضرت حسین بن سائب بن ابولبابہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابولبابہ بن عبد المنذر کی توبہ قبول فرمائی تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری توبہ میں سے یہ بھی ہے کہ میں اپنی قوم کے گھر کو چھوڑ دوں اور آپ کے پاس سکونت اختیار کر لوں اور اپنا مال اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (کی رضا وخوشنودی) کے لیے صدقہ کر دوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیسرا حصہ مال کو صدقہ کرنا تمہاری طرف سے کافی ہے۔

۳۱۸۷/۲۳۴- عَنْ اَبِی السَّلِیْلِ قَالَ وَقَفَ عَلَیْنَا رَجُلٌ فِیْ مَجْلِسِنَا بِالْبَقِیْعِ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ اَوْ عَمِّیْ اَنَّهٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَقِیْعِ وَهُوَ یَقُوْلُ مَنْ یَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ اَشْهَدُ لَهٗ بِهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ، قَالَ فَحَلَلْتُ مِنْ عِمَامَتِیْ لَوْثًا اَوْ لَوْثَیْنِ وَاَنَا اُرِیْدُ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِهِمَا فَاَدْرَكَنِیْ مَا یُدْرِكُ بَنِیْ اٰدَمَ فَعَقَدْتُ عَلٰی عِمَامَتِیْ، فَجَاءَ رَجُلٌ وَلَمْ اَرَ بِالْبَقِیْعِ رَجُلًا اَشَدَّ سَوَادًا اَصْفَرَ مِنْهُ وَلَا اٰدَمَ یُعِیْرُ بِنَاقَةٍ لَمْ اَرَ بِالْبَقِیْعِ نَاقَةً اَحْسَنَ مِنْهَا، فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَدَقَةٌ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ دُوْنَكَ هٰذِهِ النَّاقَةَ، قَالَ فَلَمَزَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ هٰذَا یَتَصَدَّقُ بِهٰذِهِ؟ فَوَاللّٰهِ لَهِیَ خَیْرٌ مِنْهُ، قَالَ فَسَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَذَبْتَ، بَلْ هُوَ خَیْرٌ مِنْكَ وَمِنْهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ، ثُمَّ قَالَ وَیْلٌ لِاَصْحَابِ الْمِئِیْنَ مِنَ الْاِبِلِ ثَلَاثًا قَالُوْا اِلَّا مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ اِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَجَمَعَ بَیْنَ كَفَّیْهِ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ قَدْ اَفْلَحَ الْمُزْهِدُ الْمُجْهِدُ ثَلَاثًا الْمُزْهِدُ فِی الْعَیْشِ الْمُجْهِدُ فِی الْعِبَادَةِ.

حضرت ابوسلیل کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ بقیع میں ہماری مجلس میں ایک آدمی ہمارے سامنے کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا کہ میرے والد یا میرے چچا نے مجھے یہ حدیث بیان کی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو بقیع میں دیکھا اور اس وقت آپ ﷺ یہ فرما رہے تھے: جس شخص نے صدقہ کیا قیامت کے دن میں اس صدقہ کی وجہ سے اس کے حق میں گواہی دوں گا' تو میں نے اپنے عمامہ کا ایک پیچ یا دو پیچ کھول دیئے اور میرا مقصد ان کو صدقہ کرنا تھا' پھر میرے دل میں بھی وہی خیال آیا جو اولادِ آدم کو آتا ہے تو میں نے اپنا عمامہ (دوبارہ سر پر) باندھ لیا' پھر ایک شخص آیا اور میں نے بقیع میں اس سے زیادہ سیاہ وگندمی رنگ کا کوئی شخص نہیں دیکھا' وہ اونٹنی کو لے کر آ رہا تھا اور میں نے بقیع میں اس (اونٹنی) سے زیادہ خوبصورت اونٹنی کوئی نہیں دیکھی' اس شخص نے (آ کر) عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں صدقہ دوں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ہاں! اس نے عرض کیا کہ یہ اونٹنی بطور صدقہ قبول فرمائیں۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک شخص نے اس کو طعنہ دیتے ہوئے کہا کہ یہ آدمی ایسی خوبصورت اونٹنی صدقہ کر رہا ہے' اللہ کی قسم! یہ (خوبصورت اونٹنی) اس آدمی سے بہتر ہے' رسول اللہ ﷺ نے یہ بات سن کر تین بار فرمایا: تم جھوٹ بول رہے ہو بلکہ وہ (اونٹنی صدقہ کرنے والا) شخص تم سے بھی بہتر ہے اور اس (اونٹنی) سے بھی بہتر ہے' پھر آپ (ﷺ) نے تین بار فرمایا: سینکڑوں اونٹ رکھنے والوں کے لیے ویل (ہلاکت وسخت عذاب) ہے' لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کن لوگوں کے لیے ویل (ہلاکت وسخت عذاب) نہیں ہے؟ آپ (ﷺ) نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کر کے اپنے دائیں بائیں اشارہ کر کے فرمایا: ان لوگوں کے لیے ہلاکت نہیں جو اس طرح اور اس طرح (فقراء ومساکین اور ضرورت مندوں پر) خرچ کرتے ہیں' پھر آپ (ﷺ) نے تین بار فرمایا: یقیناً وہ شخص کامیاب ہے جو زندگی میں تھوڑا مال رکھنے والا ہے (اور اسے دنیاوی عیش عشرت سے کوئی رغبت نہیں ہے) اور عبادت میں خوب محنت ومشقت کرنے والا ہے۔

٦- بَابُ مَنْ تُصُدِّقَ عَلَیْهِ بِثَوْبَیْنِ فَاَلْقٰی اَحَدَهُمَا یُرِیْدُ التَّصَدُّقَ بِهٖ

جس شخص پر دو کپڑے صدقہ کیے گئے' پھر اس نے صدقہ کرنے کی نیت سے ایک کپڑا ڈال دیا

۳۱۸۸/۲۳۵- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک آدمی جمعہ کے دن

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَدَعَاهُ فَأَمَرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ الْجُمُعَةَ الثَّانِيَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَدَعَاهُ فَأَمَرَهُ ثُمَّ دَخَلَ الْجُمُعَةَ الثَّالِثَةَ فَأَمَرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ تَصَدَّقُوْا فَفَعَلُوْا فَاَعْطَاهُ ثَوْبَيْنِ مِمَّا تَصَدَّقُوْا ثُمَّ قَالَ تَصَدَّقُوْا فَاَلْقَى اَحَدَ ثَوْبَيْهِ فَانْتَهَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَرِهَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ قَالَ انْظُرُوْا اِلٰى هٰذَا فَاِنَّهُ دَخَلَ فِي الْمَسْجِدِ فِيْ هَيْئَةٍ بَذَّةٍ فَدَعَوْتُهُ فَرَجَوْتُ اَنْ تُعْطُوْا لَهُ فَتَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ وَتَكْسُوْهُ فَلَمْ تَفْعَلُوْا فَقُلْتُ تَصَدَّقُوْا فَتَصَدَّقُوْا فَاَعْطَيْتُهُ ثَوْبَيْنِ مِمَّا تَصَدَّقُوْا ثُمَّ قُلْتُ تَصَدَّقُوْا فَاَلْقَى اَحَدَ ثَوْبَيْهِ، خُذْ ثَوْبَكَ وَانْتَهَرَهُ.

مسجد میں داخل ہوا اور اس وقت نبی کریم ﷺ منبر پر (خطبہ دے رہے) تھے، آپ (ﷺ) نے اسے بلایا اور اسے دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا، پھر وہ دوسرے جمعہ (مسجد میں) داخل ہوا اور اس وقت رسول اللہ ﷺ منبر پر (خطبہ دے رہے) تھے، آپ (ﷺ) نے اسے بلایا اور اسے (دو رکعت نماز پڑھنے کا) حکم دیا، پھر وہ تیسرے جمعہ (مسجد میں) داخل ہوا تو آپ (ﷺ) نے اسے دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا، پھر آپ ﷺ نے (لوگوں سے) فرمایا: تم صدقہ کرو تو لوگوں نے صدقہ کیا، آپ (ﷺ) نے صدقات میں سے اس شخص کو دو کپڑے عطا فرمائے، پھر آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم صدقہ کرو تو اس شخص نے اپنے دو کپڑوں میں سے ایک کپڑا (صدقات کے مال میں) ڈال دیا، رسول اللہ ﷺ نے اسے ڈانٹا اور آپ (ﷺ) کو اس کا یہ فعل ناگوار گزرا، پھر آپ (ﷺ) نے فرمایا: اس شخص کو دیکھو کہ یہ مسجد میں شکستہ و بدحالت میں آیا تھا، میں نے اسے بلایا، مجھے یہ امید تھی کہ تم اسے کچھ دو گے، اس پر صدقہ کرو گے اور اسے کپڑے پہناؤ گے، سو تم نے ایسا نہ کیا، پھر میں نے (تمہیں) کہا کہ صدقہ کرو تو تم نے صدقہ کیا اور میں نے اسے تمہارے صدقات میں سے دو کپڑے عطا کیے، پھر میں نے تمہیں صدقہ کرنے کے لیے کہا تو اس شخص نے اپنے دو کپڑوں میں سے ایک کپڑا (صدقات کے مال میں) ڈال دیا، پھر آپ (ﷺ) نے اسے ڈانٹ کر فرمایا: تم اپنا کپڑا لے لو۔

ف: جو شخص خود ضرورت مند و محتاج ہو اس کے لیے صدقہ کرنا مکروہ ہے، غریب لوگوں کی مدد و تعاون کرنے کا لوگوں کو شوق و رغبت دلانا جائز ہے اور ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اپنی استطاعت کے مطابق جس قدر ہو سکے غریب اور ضرورت مند لوگوں کی مدد کرے۔

۷- بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى الزَّوْجِ وَالْاَقَارِبِ وَتَقْدِيْمِهِمْ عَلٰى غَيْرِهِمْ وَمَرَاتِبِ الْمُسْتَحِقِّيْنَ

خاوند اور قریبی رشتہ داروں پر صدقہ کرنا، غیروں پر ان کو مقدم رکھنا اور حسب مراتب مستحقین پر صدقہ کرنا

۲۳۶/۳۱۸۹- عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ (وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمرو بن حارث حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے فرمایا: تم صدقہ و خیرات کیا کرو، خواہ اپنے زیورات سے کرو (ایک روایت میں ہے: حضرت زینب نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے عورتوں

فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ فَإِنَّكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) قَالَتْ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ خَفِيفَ ذَاتِ الْيَدِ فَقَالَتْ لَهُ أَيَسَعُنِي أَنْ أَضَعَ صَدَقَتِي فِيكَ وَفِي بَنِي أَخِي أَوْ بَنِي أَخٍ لِي يَتَامٰى فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ سَلِي عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا عَلٰى بَابِهِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ تَسْأَلُ عَمَّا أَسْأَلُ عَنْهُ، فَخَرَجَ إِلَيْنَا بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْنَا انْطَلِقْ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلْهُ عَنْ ذٰلِكَ وَلَا تُخْبِرْ مَنْ نَحْنُ، فَانْطَلَقَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هُمَا، فَقَالَ زَيْنَبُ فَقَالَ أَيُّ الزَّيَانِبِ، فَقَالَ زَيْنَبُ امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ وَزَيْنَبُ الْأَنْصَارِيَّةُ، فَقَالَ نَعَمْ لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ.

کی جماعت! تم صدقہ وخیرات کیا کرو، خواہ اپنے زیورات سے کیا کرو، کیونکہ قیامت کے دن دوزخ والوں میں تمہاری کثرت ہوگی) حضرت زینب کہتی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود مفلس وتنگدست تھے، حضرت زینب نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہا: اگر میں اپنا صدقہ آپ کو دے دوں اور اپنے یتیم بھتیجوں کو دے دوں تو کیا یہ مجھے کافی ہوگا؟ حضرت عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ یہ مسئلہ تم نبی کریم ﷺ سے پوچھو، وہ کہتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو دیکھا کہ ایک انصاری عورت '' جسے زینب کہا جاتا تھا'' آپ (ﷺ) کے دروازے پر کھڑی ہے اور وہ بھی اسی مسئلہ کے بارے میں پوچھنے آئی تھی جس کے بارے میں آپ (ﷺ) سے میں پوچھنے آئی تھی، چنانچہ حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) باہر ہمارے پاس آئے تو ہم نے (ان سے) کہا کہ تم رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور آپ (ﷺ) سے اس مسئلہ کے بارے میں پوچھو، لیکن یہ نہ بتانا کہ ہم کون ہیں، حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اور ساری بات بتائی) تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: وہ دونوں (عورتیں) کون ہیں؟ حضرت بلال نے کہا کہ ایک زینب ہے، فرمایا: کون سی زینب ہے؟ انہوں نے بتایا کہ ایک زینب حضرت عبداللہ بن مسعود کی بیوی ہے اور دوسری انصاریہ زینب ہے، آپ (ﷺ) نے فرمایا: ہاں! ان کو دو اجر ملیں گے، ایک قرابت داری کا اجر اور ایک صدقہ و خیرات کا اجر۔

۳۱۹۰/۲۳۷- عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ رَائِطَةَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأُمِّ وَلَدِهِ؟ وَكَانَتْ امْرَأَةً صَنَاعَ الْيَدِ قَالَ فَكَانَتْ تُنْفِقُ عَلَيْهِ وَعَلٰى وَلَدِهِ مِنْ صَنْعَتِهَا قَالَتْ فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ لَقَدْ شَغَلْتَنِي أَنْتَ وَوَلَدُكَ عَنِ الصَّدَقَةِ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَتَصَدَّقَ مَعَكُمْ بِشَيْءٍ فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا أُحِبُّ إِنْ لَمْ يَكُنْ فِي ذٰلِكَ أَجْرٌ أَنْ تَفْعَلِي، فَأَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ ذَاتُ صَنْعَةٍ أَبِيعُ مِنْهَا وَلَيْسَ لِي وَلَا لِوَلَدِي وَلَا لِزَوْجِي نَفَقَةٌ غَيْرُهَا، وَقَدْ شَغَلُونِي عَنِ الصَّدَقَةِ

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، حضرت عبداللہ بن مسعود کی بیوی حضرت رائطہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں، اور حضرت رائطہ حضرت عبداللہ بن مسعود کی ام ولد تھیں اور وہ اپنے ہاتھ سے کام کر کے کمانے والی خاتون تھیں اور وہ اپنے ہاتھ سے کمائے ہوئے مال کو حضرت عبداللہ بن مسعود اور ان کے بچوں پر خرچ کرتی تھیں''۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے (اپنے خاوند) حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) سے کہا کہ آپ نے اور آپ کے بچوں نے مجھے (فقراء و مساکین پر) صدقہ کرنے سے روک رکھا ہے، میں تمہارے ساتھ رہتے ہوئے کوئی چیز صدقہ نہیں کر سکتی، حضرت عبداللہ بن مسعود (رضی اللہ عنہ) نے ان سے کہا: اللہ کی قسم! اگر تمہارے اس خرچ کرنے میں (تمہارے لیے) کوئی اجر و ثواب نہیں ہے تو یہ (تمہارا ہم پر خرچ کرنا) مجھے پسند نہیں ہے، پس وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور

فَمَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِشَيْءٍ فَهَلْ لِيَ مِنْ اَجْرٍ فِيْمَا اَنْفَقْتُ؟ قَالَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْفِقِيْ عَلَيْهِمْ فَاِنَّ لَكِ فِيْ ذٰلِكَ اَجْرَ مَا اَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ.

عرض کیا: یارسول اللہ! میں اچھی کاری گر عورت ہوں چیزیں بنا کر ان کی تجارت کرتی ہوں' اور میرا میرے بچوں اور میرے خاوند کا گزر اوقات صرف اسی (میری کمائی) پر ہوتا ہے' اور انہوں (میرے بچوں اور میرے خاوند) نے مجھے صدقہ وخیرات کرنے سے روک رکھا ہے اور میں کوئی چیز صدقہ نہیں کرسکتی' تو جو کچھ میں (ان پر) خرچ کرتی ہوں کیا مجھے اس کا کوئی اجروثواب ملے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم ان (بچوں اور خاوند) پر خرچ کرتی رہو' کیونکہ تم ان پر جو کچھ بھی خرچ کروگی اس کا تمہیں اجروثواب ملے گا۔

۳۱۹۱/۲۳۸- عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ (الْكِنْدِيِّ اَبِيْ كَرِيْمَةَ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ مَا اَطْعَمْتَ نَفْسَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَمَا اَطْعَمْتَ وَلَدَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَمَا اَطْعَمْتَ زَوْجَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَمَا اَطْعَمْتَ خَادِمَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ.

حضرت مقدام بن معدیکرب (الکندی ابی کریمہ) رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کچھ تم خود کھاتے ہو وہ بھی تمہارے لیے صدقہ ہے' جو تم اپنی اولاد کو کھلاتے ہو وہ بھی تمہارے لیے صدقہ ہے' جو تم اپنی بیوی کو کھلاتے ہو وہ بھی تمہارے لیے صدقہ ہے اور جو تم اپنے خادم (نوکر وملازم) کو کھلاتے ہو وہ بھی تمہارے لیے صدقہ ہے۔

۳۱۹۲/۲۳۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فَقِيْرًا فَلْيَبْدَاْ بِنَفْسِهٖ وَاِنْ كَانَ فَضْلٌ فَعَلٰى عِيَالِهٖ، وَاِنْ كَانَ فَضْلٌ فَعَلٰى ذَوِيْ قَرَابَتِهٖ اَوْ قَالَ عَلٰى ذَوِيْ رَحِمِهٖ، وَاِنْ كَانَ فَضْلٌ فَهٰهُنَا وَهٰهُنَا.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی فقیر (تنگدست) ہو وہ (خرچ کرنے میں) اپنی ذات سے ابتداء کرے' پھر اگر کچھ بچ جائے تو وہ اپنے بال بچوں پر خرچ کرے' پھر اگر کچھ بچ جائے تو وہ اپنے قریبی رشتہ داروں پر خرچ کرے اور اگر کچھ بچ جائے تو وہ ادھر ادھر (فقراء اور ضرورت مندوں پر) خرچ کرے۔

۳۱۹۳/۲۴۰- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا قَالَ رَجُلٌ عِنْدِيْ دِيْنَارٌ، قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰى نَفْسِكَ، قَالَ عِنْدِيْ دِيْنَارٌ اٰخَرُ، قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰى زَوْجَتِكَ، قَالَ عِنْدِيْ دِيْنَارٌ اٰخَرُ، قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰى وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِيْ دِيْنَارٌ اٰخَرُ، قَالَ تَصَدَّقْ بِهٖ عَلٰى خَادِمِكَ، قَالَ عِنْدِيْ دِيْنَارٌ اٰخَرُ قَالَ اَنْتَ اَبْصَرُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدقہ کرو' ایک آدمی نے عرض کیا: میرے پاس ایک دینار ہے' فرمایا: اس دینار کو تم اپنی ذات پر صدقہ کرو' اس نے عرض کیا: میرے پاس ایک اور دینار ہے' فرمایا: اس دینار کو تم اپنی بیوی پر خرچ کرو' اس نے کہا: میرے پاس ایک اور دینار ہے' فرمایا: اس دینار کو تم اپنی اولاد پر صدقہ کرو' اس نے کہا: میرے پاس ایک اور دینار ہے' فرمایا: اس دینار کو تم اپنے خادم (نوکر وملازم) پر صدقہ کرو' اس نے کہا: میرے پاس ایک اور دینار ہے' فرمایا: تم بہتر جانتے ہو۔

۳۱۹۴/۲۴۱- عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَعَلٰى ذِي الْقَرَابَةِ اِثْنَتَانِ صِلَةٌ وَصَدَقَةٌ.

فرمایا: کسی (اجنبی) مسکین پر صدقہ وخیرات کرنے سے صرف ایک صدقہ (کا ثواب ملتا) ہے اور قریبی رشتہ داروں پر صدقہ وخیرات کرنے سے دو ثواب ملتے ہیں، ایک ثواب صلی رحمی کا اور ایک ثواب صدقہ کرنے کا۔

اپنے عزیز واقارب پر صدقہ کرنے کی فضیلت میں دیگر احادیث

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریبی رشتہ داروں پر صدقہ وخیرات کرنے سے دو ثواب ملتے ہیں (ایک ثواب صلہ رحمی کا اور ایک ثواب صدقہ کرنے کا)۔ (المعجم الکبیر ج ۸، رقم الحدیث: ۷۸۳۴)

حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دل میں کینہ ودشمنی رکھنے والے قریبی رشتہ دار پر صدقہ کرنا زیادہ افضل وبہتر ہے۔ (المستدرک ج ۱ ص ۴۱۳، المعجم الکبیر ج ۲۵، رقم الحدیث: ۲۰۴)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ابو سلمہ (سابق شوہر) کی اولاد پر خرچ کرنے سے مجھے ثواب ملے گا؟ جب کہ میں ان کو چھوڑنے والی نہیں ہوں، کیونکہ وہ ادھر ادھر بکھر جائیں گے، آخر وہ میرے بھی تو بچے ہیں، آپ (ﷺ) نے فرمایا: ہاں! تم ان پر جو کچھ خرچ کرو گی تمہیں اس کا اجر وثواب ملے گا۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۲۴، صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۰۹)

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسلمان اپنے اہل وعیال (بال بچوں) پر ثواب کی امید سے خرچ کرتا ہے تو یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۲۴، صحیح بخاری ج ۲ ص ۸۰۵)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنی ذات پر اپنی اولاد پر، اپنی بیوی پر، اپنے قریبی رشتہ داروں پر اور اپنے قربت داروں پر خرچ کرتا ہے تو وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔ (المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۶۸۹۶)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر وہ دینار ہے جسے کوئی شخص اپنے اہل وعیال پر خرچ کرتا ہے، افضل دینار وہ ہے جسے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اپنی سواری پر خرچ کرتا ہے اور بہترین دینار وہ ہے جسے کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔ حضرت ابو قلابہ نے کہا کہ حضور اقدس ﷺ نے اپنے گھر والوں سے خرچ شروع کیا تھا، پھر حضرت ابو قلابہ نے کہا کہ اس شخص سے زیادہ اور کس شخص کا اجر وثواب ہو سکتا ہے جو اپنے چھوٹے بچوں پر خرچ کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس شخص کی وجہ سے بچوں کو نفع دیتا ہے اور ان کو غنی کرتا ہے۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۲۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دینار (روپیہ پیسہ) وہ ہے جسے تم اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جسے تم غلام آزاد کرانے میں خرچ کرتے ہو، ایک دینار وہ ہے جسے تم مسکین (غریب آدمی) پر صدقہ کرتے ہو اور ایک دینار وہ ہے جسے تم اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے ہو، ان میں سب سے زیادہ اجر وثواب اس (دینار کے خرچ کرنے) کا ہے جس کو تم اپنے گھر والوں پر خرچ کرتے ہو۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۲۲)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! جو مال اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمایا ہے میں اس میں سے کن لوگوں پر خرچ کروں۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا: (اس مال خرچ کرنے کی) ابتداء اپنے ماں باپ سے کرو، پھر اپنے بہن بھائیوں پر خرچ کرو، پھر درجہ بدرجہ جو قریب ہوں ان پر خرچ کرو اور پڑوسیوں اور ضرورت مند لوگوں کو بھی نہ بھولو (ان پر بھی خرچ کرو)۔ (المعجم الکبیر ج ۲۰، رقم الحدیث: ۳۱۱)

حضرت صعصعہ بن ناجیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول

لله! بعض اوقات میرے پاس زائد مال ہوتا ہے جسے میں آفت و مصیبت زدہ لوگوں اور مسافروں کے لیے چھپا کر رکھ دیتا ہوں' رسول لله ﷺ نے فرمایا: تم وہ مال اپنے ماں باپ' اپنے بہن بھائیوں پر خرچ کرو' پھر درجہ بدرجہ قریبی رشتہ داروں پر خرچ کرو۔
(المعجم الکبیر ج ۸' رقم الحدیث: ۷۴۱۳)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنی ذات پر خرچ کیا تا کہ وہ اس کی وجہ سے پاک امن رہے تو یہ صدقہ ہے اور جس شخص نے اپنی بیوی پر' اپنی اولاد پر اور اپنے گھر والوں (ماں باپ اور بہن بھائیوں وغیرہ) پر خرچ کیا تو بھی صدقہ ہے۔ (بلوغ الامانی ج ۹ ص ۱۹۲-۱۹۳)

پنے ضرورت مند عزیز واقارب کو چھوڑ کر غیروں پر صدقہ وخرچ کرنے پر سخت وعید

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے اللہ تعالیٰ یامت کے دن اس شخص کو عذاب نہیں دے گا' جس نے یتیم پر رحم کیا' اس سے نرم گفتگو کی اور اس کی یتیمی اور اس کی کمزوری پر ترس کھایا' ر اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال و دولت سے اپنی پڑوسی پر فخر نہ کیا' پھر فرمایا: اے امت محمد! اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ماتھ بھیجا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کا صدقہ قبول نہیں فرماتا جس کے قریبی رشتہ داروں کو اس کے مال کی ضرورت ہو لیکن وہ (ان کو چھوڑ کر) بر رشتہ داروں پر اپنا مال خرچ کرے' اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو (نظر مت سے) نہیں دیکھے گا۔ (المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۸۸۲۸)

حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی غریب آدمی اپنے دولت مند رشتہ دار کے س آتا ہے اور وہ اس سے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مال میں سے کچھ مانگتا ہے اور وہ اس پر بخل کرتا ہے (یعنی وہ اسے کچھ نہیں دیتا) تو اللہ نالیٰ قیامت کے دن دوزخ سے ایک گنجا (انتہائی زہریلا) سانپ نکالے گا جو زبان کو پھیرتا ہوا اس کے گلے کا طوق بن جائے گا (یعنی ں کے گلے میں لپٹ کر اس کو ڈستا رہے گا)۔ (المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۵۵۹۳' المعجم الکبیر ج ۲' رقم الحدیث: ۲۳۴۳)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی شخص کے پس اس کا چچا زاد آیا اور اس نے اس سے اس کے مال میں سے کچھ مانگا اور اس نے دینے سے انکار کر دیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اپنی نعمتوں سے محروم کر دے گا۔ (المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۱۱۹۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی بھی شخص کے لیے یہی گناہ کافی ہے کہ وہ جس پر خرچ کرنے کا ذمہ دار ہے اس کا خرچ روک لے (یعنی اس پر خرچ نہ کرے)۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۲۲)

ِکورہ احادیث سے مستفاد امور

آدمی اپنی ذات پر' اپنی اولاد پر' اپنی بیوی پر' اپنے ماں باپ پر' اپنے بہن بھائیوں پر یا اپنے نوکر پر جو کچھ خرچ کرتا ہے تو اسے اس ِچ کرنے سے صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔

اجنبی غریب لوگوں پر صدقہ کرنے کی بہ نسبت اپنے ضرورت مند قریبی رشتہ داروں پر صدقہ کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور دوگنا ِاب ملتا ہے۔

اگر عورت بطور احسان و نیکی اپنے غریب خاوند پر خرچ کرے گی تو اسے بھی دوگنا ثواب ملے گا۔

صدقہ کرنے کی ابتداء اپنے اہل وعیال سے کی جائے' پھر درجہ بدرجہ قریبی رشتہ داروں پر صدقہ کیا جائے' پھر دوسرے غریب

لوگوں پر صدقہ کیا جائے۔
نفلی صدقہ ہر ایک کو دیا جا سکتا ہے' مثلاً ماں باپ' بیوی' اولاد' خاوند اور بہن بھائی وغیرہ ان میں سے ہر ایک کو نفلی صدقہ دینا جائز ہے' لیکن صدقہ واجبہ (زکوٰۃ' صدقہ فطر اور نذر وغیرہ) اپنے ماں باپ' بیوی' اولاد اور خاوند کو دینا جائز نہیں ہے' خواہ وہ کتنے ہی غریب و ضرورت مند ہوں' البتہ غریب بہن بھائیوں وغیرہ کو دینا جائز ہے۔
اپنے ضرورت مند و غریب قرابت داروں کو چھوڑ کر غیروں پر صدقہ کرنے والے کے لیے سخت ترین وعید ہے اور قیامت کے دن اسے سخت عذاب ہوگا۔

۸- بَابُ اِسْتِحْبَابِ اِعْطَاءِ الصَّدَقَةِ لِلصَّالِحِيْنَ وَكَرَاهَةِ اِعْطَائِهَا لِلْفَلِقِيْنَ

نیک لوگوں کو صدقہ دینے کا استحباب اور بدمذہب لوگوں کو صدقہ دینے کی کراہیت

۳۱۹۵/۲۴۲- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ وَمَثَلُ الْاِیْمَانِ کَمَثَلِ الْفَرَسِ فِیْ اٰخِیَّتِہٖ یَحُوْلُ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی اٰخِیَّتِہٖ، وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ یَسْھُوْ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلَی الْاِیْمَانِ ، فَاَطْعِمُوْا طَعَامَکُمُ الْاَتْقِیَاءَ وَاَوْلُوْا مَعْرُوْفَکُمُ الْمُؤْمِنِیْنَ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن کی مثال اور اس کے ایمان کی مثال کھونٹی پر بندھے ہوئے گھوڑے کی طرح ہے جو (کھونٹی کے اردگرد) چکر لگاتا رہتا ہے' پھر وہ اپنی کھونٹی کی طرف لوٹ آتا ہے' اور مومن (گناہوں کی وجہ سے اپنے رب کو) بھول جاتا ہے' پھر وہ (اپنے رب سے شرمندہ ہو کر توبہ کرتا ہے اور) ایمان کی طرف لوٹ آتا ہے' پس تم اپنا کھانا نیک و متقی لوگوں کو کھلاؤ اور (کامل) مومنوں پر احسان و نیکی کرو۔

۳۱۹۶/۲۴۳- عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو (بْنِ الْعَاصِ) رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَخْرَجَ صَدَقَۃً فَلَمْ یَجِدْ اِلَّا بَرْبَرِیًّا فَلْیَرُدَّھَا.

حضرت عبداللہ بن عمرو (بن عاص) رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صدقہ نکالے اور اسے بربری (دین سے بیزار آدمی کے علاوہ (اور کوئی صدقہ لینے والا) نہ ملا تو وہ اس (صدقہ) کو واپس اپنے پاس رکھ لے (اور اس دین سے بیزار آدمی کو وہ صدقہ نہ دے)۔

باب مذکور کی احادیث سے مستفاد فوائد جلیلہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں یہ دلیل ہے کہ آدمی کا اپنا صدقہ خصوصاً صالحین و نیک اور اہل مروت لوگوں پر کرنا مستحب ہے' کیونکہ ایسے لوگوں سے برکت کی امید ہوتی ہے اور ان کی دعا قبول ہوتی ہے اور ان کو صدقات دینا اللہ تعالیٰ کی عبادت پر مدد کرنا ہے۔

امام محمد بن محمد غزالی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: جب تم نیک و متقی لوگوں کو کھانا کھلاؤ گے (اور ان پر صدقہ و خیرات کرو گے) تو اس کی وجہ سے ان کو جو قوت و طاقت حاصل ہوگی وہ اسے اپنی نیکیوں اور عبادات میں صرف کریں گے تو گویا کہ تم نے ان کو کھانا کھلا کر (اور ان پر صدقہ و خیرات کر کے) ان کی نیکیوں میں ان کی مدد کی تو اس سے وہ جتنی نیکیاں کریں گے ان کے اجر و ثواب میں تم بھی شریک ہو گے۔ (احیاء علوم الدین ج ۱ ص ۲۸۲)

اسی طرح ہر احسان ونیکی کے لائق صرف یہی نیک ومتقی لوگ ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث میں یہ دلیل ہے کہ فاسق وفاجر کو صدقہ دینا مکروہ ہے اور یہ اس وقت (اس پر صدقہ کرنا مکروہ) ہے جب کہ اس کو معلوم ہو کہ یہ مکروہ کاموں میں صرف کرے گا اور اگر اس کو یہ معلوم ہو کہ یہ حرام کاموں میں صرف کرے گا تو پھر اس پر صدقہ کرنا حرام ہے اور اگر اسے کچھ معلوم نہ ہو، صرف یہی معلوم ہو کہ وہ اپنے کھانے پینے اور جائز ضرورتوں پر صرف کرے گا تو پھر اس کو (صدقہ) دینے میں کوئی کراہت نہیں، بلا کراہت جائز ہے اور اس کو اس کا ثواب ملے گا، اگر چہ وہ (جس پر صدقہ کیا ہے) کافر ہو، البتہ صدقہ واجبہ (زکوٰۃ وصدقہ فطر وغیرہ) کافر کو دینا ناجائز ہے۔

۹- بَابُ صَدَقَةِ الْمَرْاَةِ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا بِغَيْرِ اِذْنِهِ

عورت کا اپنے خاوند کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر صدقہ کرنا

۳۱۹۷/۲۴۴- عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهَا سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنَّ الزُّبَيْرَ رَجُلٌ شَدِيْدٌ وَيَاْتِيْنِيْ الْمِسْكِيْنُ اَتَصَدَّقُ عَلَيْهِ مِنْ بَيْتِهِ بِغَيْرِ اِذْنِهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ ارْضَخِيْ وَلَا تُوْعِيْ فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ، (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لِيْ اِلَّا مَا اَدْخَلَ الزُّبَيْرُ بَيْتِيْ قَالَ اَنْفِقِيْ وَلَا تُوْكِيْ فَيُوْكِيَ عَلَيْكِ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ بِنَحْوِهِ وَفِيْهِ) اِنْفَحِيْ اَوْ ارْضَخِيْ اَوْ اَنْفِقِيْ وَلَا تُوْعِيْ فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَلَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ.

حضرت اسماء بنت ابو بکر (صدیق) رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: کہنے لگیں کہ حضرت زبیر بہت سخت آدمی ہیں اور میرے پاس مسکین آ جاتا ہے تو کیا میں ان کے گھر سے ان کی اجازت کے بغیر اس (مسکین) پر صدقہ کر سکتی ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم (دستور کے مطابق) جس قدر ہو سکے (مسکین کو) دے دیا کرو اور جمع کر کے نہ رکھا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر تنگی فرمائے گا (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ میرے پاس صرف وہی مال ہوتا ہے جو حضرت زبیر میرے گھر میں لے کر آتے ہیں، آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم خرچ کرتی رہو اور جمع کر کے نہ رکھو ورنہ تم پر رزق تنگ کر دیا جائے گا (اور انہی سے تیسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے، البتہ اس میں ہے کہ) آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم حسب استطاعت خرچ کرتی رہو اور جمع کر کے نہ رکھو، ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر تنگی فرمائے گا اور گن گن کر نہ رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں گن گن کر دے گا۔

عورت کا اپنے خاوند کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر صدقہ کرنے یا نہ کرنے کے متعلق دیگر احادیث

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی عورت اپنے خاوند کے گھر سے (اس کے مال میں سے کچھ) خرچ (صدقہ) کرتی ہے، جب کہ وہ (خاوند کے مال کو) برباد کرنے والی نہ ہو تو اس (عورت) کو اس خرچ کرنے کی وجہ سے ثواب ملے گا اور اس کے خاوند کو اپنی کمائی کا اجر ملے گا اور خازن (مال کی حفاظت کرنے والے) کو بھی اتنا اجر ملے گا اور کسی کے اجر و ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۹۲، صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۲۹، سنن ابوداود ج ۱ ص ۲۳۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزے نہ رکھے اور اس کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر اس کے گھر میں کسی کو آنے کی اجازت نہ دے اور وہ اس

کی کمائی میں سے اس کی اجازت کے بغیر جو کچھ خرچ (صدقہ) کرے گی تو اس کا نصف اجر اس (خاوند) کو ملے گا۔
(صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۳۰' سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۲۴۷)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے صدقہ کرتی ہے تو اس (عورت) کو اجر ملتا ہے اور اس کے خاوند کو بھی اس کے برابر ثواب ملتا ہے اور ان دونوں میں سے کسی کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آتی' شوہر کو اپنی کمائی کا ثواب ملتا ہے اور عورت کو خرچ (صدقہ) کرنے کا ثواب ملتا ہے۔
(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۳)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطبہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر (صدقہ) نہ کرے' کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! طعام بھی خرچ نہ کرے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: یہ (طعام) ہمارے اموال میں سے افضل ہے۔ (جامع ترمذی ج ۱ ص ۱۴۵)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی عورت کے لیے اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر صدقہ کرنا جائز نہیں ہے۔ (سنن ابوداؤد ج ۲ ص ۴۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر صدقہ نہ کرے۔ (المعجم الاوسط' بلوغ الامانی ج ۹ ص ۱۸۹)

حضرت ام سعد (رضی اللہ عنہا) کا بیان ہے کہ میں حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور پوچھا: اے ام المومنین عورت اپنے شوہر کے گھر سے کوئی چیز بطور صدقہ دیتی ہے' تو کیا اس کا ثواب اس (عورت) کو ملے گا یا اس کے شوہر کو ملے گا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس صدقہ کا ثواب ان دونوں (میاں بیوی) کو ملے گا' یہ بات مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتائی ہے۔
(المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۳۵۶۴)

ابواللحم کے غلام حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب میں غلام تھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: کیا میں اپنے مالکوں کے اموال میں سے کچھ صدقہ وخیرات کر لیا کروں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ہاں! (کر لیا کرو) اور تم دونوں کو آدھا آدھا اجر ملے گا۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۳۰)

ابی اللحم کے غلام حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میرے مالک نے مجھے گوشت سکھانے (خشک) کرنے کا حکم دیا' اتنے میں میرے پاس ایک مسکین آ گیا تو میں نے اس (گوشت) میں سے اس کو کھلا دیا پس جب میرے مالک کو اس کا پتہ چلا تو اس نے مجھے مارا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس کو بلا کر اس سے پوچھا کہ تم نے اس کو کیوں مارا؟ اس نے کہا کہ یہ میرا طعام میرے حکم کے بغیر (لوگوں کو) دیتا ہے' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم دونوں کو اجر ملے گا۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۳۰)

احادیث باب اور دیگر مذکور احادیث سے مستفاد احکام ومسائل

اس باب کی حدیث اور دیگر مذکورہ احادیث میں سے بعض احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عورت کا اپنے خاوند اور نوکر کا اپنے مالک کی اجازت کے بغیر اس کے مال سے صدقہ کرنا جائز ہے اور اس صدقہ کے ثواب میں دونوں (میاں بیوی یا مالک ونوکر) شریک ہوں گے' دونوں کو ثواب ملے گا' جب کہ بعض احادیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ نہ عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اس کے مال سے

صدقہ کر سکتی ہے اور نہ نوکرا اپنے مالک کی اجازت کے بغیر اس کے مال سے صدقہ کر سکتا ہے' سو ان معارض احادیث میں اس طرح تطبیق وتاویل ہو سکتی ہے کہ اجازت کی دو قسمیں ہیں (۱) خرچ اور صدقہ کرنے میں صریح اجازت دینا' مثلاً شوہر اپنی بیوی کو یا مالک اپنے نوکر کو یہ کہے کہ فلاں شخص کو اتنی مقدار چیز دے دو۔ (۲) عرفی اجازت' مثلاً بیوی کو یا نوکر کو یہ معلوم ہو کہ تھوڑی مقدار مثلاً ایک روٹی یا اس کے برابر کوئی چیز صدقہ کرنے سے خاوند یا مالک ناراض نہیں ہوگا (یہ شوہر اور مالک کی طرف سے اجازت عرفی ہے) تو اتنی مقدار صدقہ دینا جائز ہے اور اس صورت میں بیوی اور خاوند اور نوکر و مالک کو ثواب ملے گا اور اگر مطلقاً اجازت نہ ہو' (نہ صریح نہ عرفی) اور یہ معلوم ہو کہ صدقہ کرنے پر شوہر یا مالک ناراض ہوگا تو اس کے مال سے اس کی اجازت کے بغیر صدقہ کرنا جائز نہیں ہے۔

۱۰ - بَابُ مَا جَاءَ فِیْ صَدَقَةِ السِّرِّ

پوشیدہ طور پر (چھپا کر) صدقہ دینے کا بیان (اور فضیلت)

۳۱۹۸/۲۴۵- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ یُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهِ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ' اَلْاِمَامُ الْعَادِلُ وَشَابٌّ نَشَأَ بِعِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُتَعَلِّقٌ بِالْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِجْتَمَعَا عَلَیْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَیْهِ' وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ اَخْفَاهَا لَا تَعْلَمُ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ یَمِیْنُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِیًا فَفَاضَتْ عَیْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ اِلٰی نَفْسِهَا فَقَالَ اَنَا اَخَافُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سات قسم کے لوگوں کو اس دن اپنے سائے میں رکھے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کسی کا سایہ نہیں ہوگا: (۱) عادل حکمران (۲) وہ جوان جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں پروان چڑھا (۳) وہ شخص جس کا دل مساجد کے ساتھ اٹکا رہا (۴) وہ دو آدمی جو اللہ تعالیٰ کی محبت میں اکٹھے ہوئے اور اسی کی محبت میں الگ ہوئے (۵) وہ آدمی جس نے اس طرح صدقہ چھپا کر دیا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہیں ہوا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے (۶) وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے (۷) اور وہ آدمی جس کو صاحب اقتدار اور خوبصورت عورت نے (گناہ کے لیے) اپنی طرف بلایا تو اس (آدمی) نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔

۳۱۹۹/۲۴۶- عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ اَشْیَاءَ مِنْهَا الصَّدَقَةُ قَالَ (قُلْتُ) یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالصَّدَقَةُ؟ قَالَ اَضْعَافٌ مُضَاعَفَةٌ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَیُّهَا اَفْضَلُ؟ قَالَ جُهْدٌ مِنْ مُقِلٍّ اَوْ سِرٌّ اِلٰی فَقِیْرٍ اَلْحَدِیْثَ.

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئی چیزوں کے بارے میں پوچھا جن میں سے ایک صدقہ تھا' ان کا بیان ہے کہ میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! صدقہ کا کتنا ثواب ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: کئی گنا (دس سے لے کر سات سو گنا تک) ثواب ملتا ہے' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: غریب آدمی کا حسب استطاعت صدقہ کرنا یا پوشیدہ طور پر کسی فقیر کو صدقہ دینا۔

۳۲۰۰/۲۴۷- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلند آواز سے قرآن پڑھنے والا اعلانیہ صدقہ کرنے والے کی مانند ہے اور آہستہ آواز سے قرآن پڑھنے والا پوشیدہ طور پر صدقہ کرنے والے کی

بِالْقُرْاٰنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ. مانند ہے۔

چھپا کر صدقہ دینے کی فضیلت میں دیگر احادیث اور احکام و مسائل

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پوشیدہ طور پر (لوگوں سے چھپا کر) صدقہ دینا اللہ تعالیٰ کے غضب (وغصہ) کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ (المعجم الکبیر ج ۱۹ 'رقم الحدیث: ۱۰۱۸)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نیکی کے کام برائی کے زور و طاقت سے بچاتے ہیں' پوشیدہ طور پر صدقہ دینا اللہ تعالیٰ کے غضب (وغصہ) کو ٹھنڈا کرتا ہے اور صلہ رحمی (رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک) کرنا عمر میں اضافہ کرتا ہے۔ (المعجم الاوسط' رقم الحدیث: ۶۰۸۶)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پوشیدہ طور صدقہ دینا رب تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے صلہ رحمی عمر میں اضافہ کا سبب بنتی ہے اور نیکی کا کام بری موت سے بچاتا ہے۔ (شعب الایمان رقم الحدیث: ۳۴۴۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے آدمیوں سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے: ایک وہ شخص جو رات کو اٹھ کر قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے' دوسرا وہ شخص جو اپنے دائیں ہاتھ سے صدقہ کرتا ہے اور اپنے بائیں ہاتھ سے اس (صدقہ) کو پوشیدہ رکھتا ہے اور تیسرا وہ شخص جو کسی لشکر میں تھا اور اس کے ساتھیوں کو شکست ہوئی (اور وہ بھاگ گئے) لیکن وہ دشمن کا مقابلہ کرتا رہا۔ (المعجم الکبیر ج ۱۰ 'رقم الحدیث: ۱۰۴۸۶' جمع الجوامع رقم الحدیث: ۱۰۸۷۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب زمین کو پیدا فرمایا تو وہ ہلنے لگی' پھر اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو پیدا فرمایا اور ان کو زمین پر نصب کر دیا تو وہ (زمین) ٹھہر گئی' پس فرشتوں کو پہاڑوں کی شدت و سختی پر تعجب ہوا تو انہوں نے عرض کیا: اے پروردگار! کیا تیری مخلوق میں سے کوئی چیز پہاڑوں سے بھی زیادہ سخت ہے؟ فرمایا: ہاں! لوہا (اس سے بھی زیادہ سخت ہے) انہوں نے عرض کیا: اے پرودگار! کیا تیری مخلوق میں سے کوئی چیز لوہے سے بھی زیادہ سخت ہے؟ فرمایا: ہاں! آگ ہے' انہوں نے عرض کیا: اے پروردگار! کیا تیری مخلوق میں سے کوئی چیز آگ سے بھی زیادہ سخت ہے؟ فرمایا: ہاں! پانی ہے' انہوں نے عرض کیا: اے پروردگار! کیا تیری مخلوق میں سے کوئی چیز پانی سے بھی زیادہ سخت ہے؟ فرمایا: ہاں! ہوا ہے' انہوں نے عرض کیا: اے پروردگار! کیا تیری مخلوق میں سے کوئی چیز ہوا سے بھی زیادہ سخت ہے؟ فرمایا: ہاں! ابن آدم (یعنی کوئی بھی شخص) جب اپنے دائیں ہاتھ سے صدقہ کرتا ہے اور اپنے بائیں ہاتھ سے اس کو پوشیدہ رکھتا ہے (تو اس کا یہ پوشیدہ طور پر صدقہ دینے کا عمل ہوا سے بھی زیادہ سخت ہے)۔

(جامع ترمذی ج ۲ ص ۱۷۴' مسند امام احمد ج ۳ ص ۱۲۴' شعب الایمان رقم الحدیث: ۳۴۴۱

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ صدقات واجبہ (زکوٰۃ اور صدقہ فطر وغیرہ) کو اعلانیہ طور پر ظاہر کر کے دینا افضل ہے اور نفلی صدقات کو چھپا کر دینا افضل ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نفلی صدقہ کو چھپا کر دینا ظاہر طور پر صدقہ دینے سے ستر درجہ افضل ہے اور فرض صدقہ کو ظاہری طور پر (لوگوں کے سامنے) دینا چھپا کر دینے سے پچیس درجہ افضل ہے۔

(روح المعانی ج ۳ ص ۴۴' الدر المنثور ج ۱ ص ۶۲۵

ہر چند کہ صدقات واجبہ کو علانیہ طور پر (لوگوں کے سامنے) دینا افضل ہے' لیکن اگر یہ معلوم ہو کہ لینے والا لوگوں کے سامنے لینے سے عار محسوس کرے گا یا نہیں لے گا تو پھر اسے چھپا کر دینا ہی بہتر ہے۔

اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:
زکوٰۃ اعلان کے ساتھ (یعنی لوگوں کے سامنے) دینا بہتر ہے اور خفیہ (چھپا کر) دینا بھی بے تکلف روا ہے اور اگر کوئی صاحب عزت حاجت مند ہو کر اعلانیہ نہ لے گا یا اس میں سبکی (عار و توہین) سمجھے گا تو اسے خفیہ دینا بھی بہتر ہے۔

(فتاویٰ رضویہ (طبع جدید) ج ۱۰ ص ۱۵۰)

اور نفلی صدقات کو پوشیدہ طور پر (لوگوں سے چھپا کر) دینا زیادہ بہتر و افضل ہے، لیکن اگر لوگوں کو صدقات دینے کی ترغیب و شوق دلانا مقصود ہو اور ریاء کاری کا خدشہ نہ ہو تو ظاہری طور پر دینا بھی اچھا ہے۔

۱۱- بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ الْجَارِيَةِ

صدقہ جاریہ کا بیان

۳۲۰۱/۲۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوا لَهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں، لیکن تین چیزوں کا ثواب (اس کے مرنے کے بعد) اسے ملتا رہتا ہے (۱) صدقہ جاریہ (۲) وہ علم جس سے نفع حاصل کیا جائے (۳) یا وہ نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔

۳۲۰۲/۲۴۹- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَرْبَعٌ تَجْرِي عَلَيْهِمْ أُجُورُهُمْ بَعْدَ الْمَوْتِ رَجُلٌ مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ عَلَّمَ عِلْمًا فَأَجْرُهُ يَجْرِي عَلَيْهِ مَا عُمِلَ بِهِ، وَرَجُلٌ أَجْرَى صَدَقَةً فَأَجْرُهَا يَجْرِي عَلَيْهِ مَا جَرَتْ عَلَيْهِ وَرَجُلٌ تَرَكَ وَلَدًا صَالِحًا يَدْعُوا لَهُ.

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ چار قسم کے لوگوں کا اجر و ثواب ان کے مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے (وہ ثواب ان کو ملتا رہتا ہے) (۱) وہ شخص جو (اسلامی سرحدوں کی) حفاظت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں فوت ہو جائے (۲) وہ شخص جس نے علم سکھایا تو جب تک اس پر عمل ہوتا رہے گا اس کا اجر و ثواب اسے ملتا رہے گا (۳) وہ شخص جس نے صدقہ جاریہ کیا تو جب تک وہ صدقہ جاری رہے گا اسے اس کا اجر ملتا رہے گا (۴) اور وہ شخص جس نے (اپنے پیچھے) نیک اولاد چھوڑی جو اس کے لیے دعا کرتی رہے۔

۳۲۰۳/۲۵۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَرْفَعُ الدَّرَجَةَ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَنّٰى لِي هٰذِهِ؟ فَيَقُولُ بِاسْتِغْفَارِ وَلَدِكَ لَكَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جنت میں نیک بندے کا درجہ بلند فرمائے گا، وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! یہ درجہ و کرامت مجھے کیسے ملا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیری اولاد کی تیرے لیے بخشش و مغفرت کی دعا کرنے کی وجہ سے (تجھے یہ درجہ ملا ہے)۔

۳۲۰۴/۲۵۱- عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَنٰى بُنْيَانًا مِنْ غَيْرِ ظُلْمٍ وَلَا اعْتِدَاءٍ أَوْ غَرَسَ غَرْسًا فِي غَيْرِ ظُلْمٍ وَلَا اعْتِدَاءٍ كَانَ لَهُ

حضرت سہل بن معاذ اپنے والد (حضرت معاذ) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی پر ظلم و زیادتی کیے بغیر کوئی عمارت بنائی یا کسی پر ظلم و زیادتی کیے بغیر کوئی درخت لگایا تو جب تک اللہ تعالیٰ کی مخلوق اس سے فائدہ حاصل کرتی رہے گی اس وقت

اَجْرٌ جَارٍ مَا انْتُفِعَ بِهٖ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى.

تک اس کو اس (عمارت بنانے یا درخت لگانے) کا اجر ملتا رہے گا۔

۳۲۰۵/۲۵۲- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ يَنْعَشُ لِسَانُهُ حَقًّا يُعْمَلُ بِهٖ بَعْدَهُ اِلَّا اَجْرَى اللّٰهُ عَلَيْهِ اَجْرَهُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ وَفَّاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ثَوَابَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی زبان حق بات پر قائم رہی، اس کے بعد اس پر عمل کیا گیا تو اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کے لیے اس کا اجر جاری فرما دے گا، پھر اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے پورا پورا ثواب عطا فرمائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

۱۲- كِتَابُ الصِّيَامِ

روزوں کا بیان

۱- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الصِّيَامِ مُطْلَقًا

روزوں کی مطلقاً فضیلت

۳۲۰۶/۱- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهُ اِلَّا الصِّيَامَ فَاِنَّهُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ، وَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَصْخَبْ (وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلَا يَجْهَلْ بَدَلَ وَلَا يَصْخَبْ) فَاِنْ شَاتَمَهُ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ امْرُؤٌ صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهٖ وَاِذَا لَقِيَ رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ فَرِحَ بِصِيَامِهٖ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهٖ وَفِيْهِ) يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهُ اِلَّا الصِّيَامَ فَهُوَ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ، اِنَّمَا يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ مِنْ اَجْلِيْ فَصِيَامُهُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ، كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ اِلَّا الصِّيَامَ فَهُوَ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہوتا ہے سوائے روزہ کے، کیونکہ وہ (روزہ) میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا، اور روزہ ڈھال ہے، جب تم میں سے کوئی شخص کسی دن روزہ سے ہو تو وہ اس دن نہ تو فحش بات کرے اور نہ ہی شور کرے (اور ایک روایت میں ''ولا یصخب'' کی بجائے ''و یجعل'' ہے، یعنی وہ جہالت کی بات نہ کرے)، اگر کوئی شخص اس (روزہ دار) کو گالی دے یا اس سے لڑائی کرے تو وہ دو بار یہ کہے کہ میں روزہ سے ہوں، اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے، روزہ دار کے منہ کی بو یقیناً اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن کستوری کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہوگی اور روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں جن سے وہ خوش ہوگا، ایک خوشی اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ افطار کرتا ہے اور دوسری خوشی اس وقت ہوگی جب وہ اپنے روزے کی وجہ سے اپنے رب سے ملاقات کرے گا (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے، البتہ اس میں ہے کہ) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہوتا ہے سوائے روزہ کے، سو وہ (روزہ) میرے لیے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا، وہ (روزہ دار) اپنا کھانا پینا میرے ہی لیے چھوڑتا ہے، اس کا روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا، ہر نیکی کا اجر و ثواب دس گناہ سے لے کر سات سو گنا تک ہوتا ہے سوائے روزہ کے کہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔

۳۲۰۷/۲- قر عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ حَسَنَةَ ابْنِ آدَمَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلَّا الصَّوْمَ، وَالصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ إِفْطَارِهِ وَفَرْحَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ.

فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کی ایک نیکی کا اجر دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک مقرر فرمایا ہے سوائے روزہ کے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا' اور روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہوتی ہیں' ایک خوشی اس کے افطار کے وقت اور دوسری خوشی قیامت کے دن ہوگی' روزہ دار کے منہ کی بو یقیناً اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ (و پسندیدہ) ہوتی ہے۔

۳۲۰۸/۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، وَفِيْهِ إِنَّ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَيْنِ، إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، وَإِذَا لَقِيَ اللّٰهَ فَجَزَاهُ فَرِحَ.

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کیا ہے' البتہ اس میں یہ ہے کہ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہوتی ہیں' جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو اس وقت خوش ہوتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا اور وہ اسے جزا دے گا تو وہ اس وقت خوش ہوگا۔

۳۲۰۹/۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ (و پسند) ہوتی ہے۔

۳۲۱۰/۵- عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ أَنَّ مُطَرِّفًا رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَا لَهُ بِلَبَنٍ لِيَسْقِيَهُ قَالَ مُطَرِّفٌ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الصِّيَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ.

حضرت مطرف کا بیان ہے کہ حضرت عثمان بن ابوالعاص ثقفی رضی اللہ عنہ نے ان (مطرف) کے لیے دودھ منگایا تا کہ وہ انہیں وہ دودھ پلائیں تو مطرف نے کہا: میں روزے سے ہوں' حضرت عثمان نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ روزہ دوزخ کی آگ سے اس طرح ڈھال ہے جس طرح تم میں سے کوئی شخص جنگ میں ڈھال استعمال کر کے اپنے آپ کو بچاتا ہے۔

۳۲۱۱/۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَبُّنَا عَزَّوَجَلَّ الصِّيَامُ جُنَّةٌ يَسْتَجِنُّ بِهَا الْعَبْدُ مِنَ النَّارِ وَهُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہمارا رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ ڈھال ہے' بندہ اس ڈھال کی وجہ سے دوزخ کی آگ سے بچتا ہے اور وہ (روزہ) میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔

۳۲۱۲/۷- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ قَالَ يُقَالُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَيْنَ الصَّائِمُوْنَ هَلُمُّوْا إِلَى الرَّيَّانِ فَإِذَا دَخَلَ آخِرُهُمْ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت کا ایک دروازہ ہے جس کو ''ریان'' کہا جاتا ہے' قیامت کے دن کہا جائے گا کہ روزہ رکھنے والے کہاں ہیں' (روزے رکھنے والو!) ریان کی طرف آؤ' جب ان (روزے رکھنے والوں) کا آخری آدمی داخل ہو جائے

اُغْلِقَ ذٰلِكَ الْبَابُ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهِ وَفِيْهِ) فَاِذَا دَخَلُوْهُ اُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ غَيْرُهُمْ.

گا تو اس دروازہ کو بند کر دیا جائے گا' (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے' البتہ اس میں یہ ہے کہ) جب وہ اس (دروازہ) سے داخل ہو جائیں گے تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا اور اس (دروازہ) سے ان کے علاوہ اور کوئی داخل نہیں ہوگا۔

۳۲۱۳/۸- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ اَهْلِ عَمَلٍ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يُدْعَوْنَ بِذٰلِكَ الْعَمَلِ وَلِاَهْلِ الصِّيَامِ بَابٌ يُدْعَوْنَ مِنْهُ يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ اَحَدٌ يُدْعٰى مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ نَعَمْ وَاَنَا اَرْجُوْا اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ يَا اَبَا بَكْرٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر عمل کرنے والے کے لیے جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے' اس عمل کی وجہ سے اسے اس (دروازہ) سے بلایا جائے گا' روزے رکھنے والے کے لیے ایک دروازہ ہے جس کو ''ریان'' کہا جاتا ہے' روزہ رکھنے والوں کو اسی دروازے سے بلایا جائے گا' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا کسی کو ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ہاں! اے ابوبکر! مجھے امید (یقین) ہے کہ تم بھی ان میں سے ہو (یعنی تمہیں بھی ان تمام دروازوں سے بلایا جائے گا)۔

۳۲۱٤/۹- عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُوْمُ عَبْدٌ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ النَّارَ عَنْ وَجْهِهٖ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بھی بندہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھے گا اللہ تعالیٰ اس دن (کے روزہ) کی وجہ سے اس کے چہرے سے دوزخ کی آگ کو ستر سال کی مسافت تک دور فرما دے گا۔

۳۲۱٥/۱۰- عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مُرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ ثُمَّ اَتَيْتُهُ الثَّانِيَةَ؟ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالصِّيَامِ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: مجھے ایسے عمل کا حکم دیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اپنے اوپر روزے لازم کر لو' کیونکہ اس (روزے) کی مثل کوئی عمل نہیں ہے' پھر میں دوسری مرتبہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اپنے اوپر روزے لازم کر لو۔

۳۲۱٦/۱۱- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (بْنِ الْعَاصِ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ وَالْقُرْاٰنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ اَيْ رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ' وَيَقُوْلُ الْقُرْاٰنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِيْ فِيْهِ قَالَ فَيُشَفَّعَانِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو (بن عاص) رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن روزہ اور قرآن (یہ دونوں) بندے کی شفاعت کریں گے' روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے اس (بندے) کو دن میں کھانے (پینے) اور خواہشات سے روکا تھا' تو اس کے حق میں میری شفاعت کو قبول فرما' اور قرآن کہے گا: میں نے اس (بندے) کو رات کو سونے سے روکا تھا' تو اس کے حق میں میری شفاعت کو قبول فرما' پس ان دونوں (روزہ اور قرآن) کی شفاعت کو قبول کیا جائے گا۔

۳۲۱۷/۱۲- عَنْ اُمِّ عُمَارَةَ بِنْتِ كَعْبٍ (الْاَنْصَارِيَّةِ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَتْ لَهُ بِطَعَامٍ فَقَالَ لَهَا كُلِي فَقَالَتْ اِنِّي صَائِمَةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّائِمَ اِذَا اَكَلَ عِنْدَهُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى يَفْرُغُوْا رُبَّمَا قَالَ حَتّٰى يَقْضُوْا اَكْلَهُمْ.

حضرت ام عمارہ بنت کعب (انصاریہ) رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے تو انہوں (ام عمارہ) نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے کھانا منگایا' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان سے فرمایا: تم بھی کھاؤ' انہوں نے کہا میں روزہ سے ہوں' نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب روزہ دار کے سامنے کچھ کھایا جاتا ہے تو جب تک کھانے والے اپنے کھانے سے فارغ نہیں ہو جاتے اس وقت تک فرشتے اس کے لیے بخشش ونزول رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔

۳۲۱۸/۱۳- عَنْ حَبِيْبِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مَوْلَاتِهِ لَيْلٰى عَنْ عَمَّتِهِ اُمِّ عُمَارَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا قَالَ وَثَابَ اِلَيْهَا رِجَالٌ مِنْ قَوْمِهَا، قَالَ فَقَدَّمَتْ اِلَيْهِمْ تَمْرًا فَاَكَلُوْا فَتَنَحّٰى رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُهُ؟ فَقَالَ اِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهُ مَا مِنْ صَائِمٍ يَاْكُلُ عِنْدَهُ فَوَاطِرُ اِلَّا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى يَقُوْمُوْا.

حضرت ام عمارہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے تو حضرت ام عمارہ کی قوم کے کچھ لوگ بھی ان کے ہاں آگئے' حضرت ام عمارہ نے ان (مہمانوں) کے سامنے کھجوریں رکھیں اور وہ لوگ کھجوریں کھانے لگے تو ان میں سے ایک آدمی الگ ہو گیا' نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: اسے کیا ہوا؟ اس نے کہا: میں روزے سے ہوں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سنو! جب کسی روزہ دار کے سامنے غیر روزہ دار (روزہ نہ رکھنے والے) کوئی چیز کھاتے ہیں تو جب تک وہ کھا کر اٹھ نہیں جاتے اس وقت تک فرشتے اس (روزہ دار) کے لیے بخشش ونزول رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔

۳۲۱۹/۱۴- عَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ الْجُمَحِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ الْغَنِيْمَةُ الْبَارِدَةُ.

حضرت عامر بن مسعود جمحی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: موسم سرما کا روزہ بلا مشقت حاصل ہونے والی (خوشگوار) غنیمت ہے۔

روزوں کی مطلقاً فضیلت میں مزید احادیث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابن آدم کا ہر عمل اس کے لیے ہے' ہر نیکی کا اجر دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: سوائے روزہ کے' پس وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا' کیونکہ وہ (روزہ دار) میری وجہ سے کھانا چھوڑتا ہے' میری وجہ سے پینا چھوڑتا ہے' میری وجہ سے اپنی لذت چھوڑتا ہے اور میری ہی وجہ سے اپنی بیوی چھوڑتا ہے اور روزہ دار کے منہ کی بو یقیناً اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ (وپسندیدہ) ہے اور روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہوتی ہیں' ایک خوشی افطار کے وقت ہوتی ہے اور ایک خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوگی۔ (صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث: ۱۸۹۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اعمال سات ہیں' دو عمل واجب کرنے والے ہیں اور دو عمل ان کی مثل ہیں' ایک عمل وہ ہے جس کا اجر دس گنا ہے' ایک عمل وہ ہے جس کا اجر سات سو گنا ہے اور ایک عمل وہ ہے جس کے عمل کرنے والے کے ثواب کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا' پس وہ دو عمل جو واجب کرنے والے ہیں' سو جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کی کہ وہ اخلاص کے ساتھ اس کی عبادت کرتا تھا اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کرتا تھا تو اس کے لیے جنت واجب ہے' اور

جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کی کہ وہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہراتا تھا تو اس کے لیے دوزخ واجب ہے اور جس شخص نے برائی کی اس کو (اس کی مثل) جزا دی جائے گی اور جس شخص نے نیکی کرنے کا ارادہ کیا' پھر اس نے وہ نیکی نہیں کی تو اس کو اس نیکی کی مثل جزا دی جائے گی اور جس شخص نے نیکی کی اس کو دس گنا اجر دیا جائے گا اور جس شخص نے اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کیا اس کو ایک درہم خرچ کرنے پر سات سو گنا اور ایک دینار خرچ کرنے پر سات سو گنا اجر دیا جائے گا اور روزہ وہ عمل ہے کہ اس کے عمل کرنے والے کے ثواب (کی مقدار) کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

(شعب الایمان رقم الحدیث ۳۵۸۹ المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۸۶۵)

روزہ ڈھال ہے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: کیا میں تمہیں نیکی کے دروازے نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیوں نہیں! (ضرور بتائیں) فرمایا: روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ (جامع ترمذی ج ۲ ص ۸۹)

حضرت عثمان بن ابو العاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ روزہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے (بچنے کے لیے) ڈھال ہے۔ (شعب الایمان رقم الحدیث: ۳۵۸۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ روزہ ڈھال ہے اور دوزخ کی آگ سے محفوظ رہنے کا ذریعہ ہے۔ (شعب الایمان رقم الحدیث: ۳۵۷۱)

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ روزہ ڈھال ہے جب تک کہ وہ (روزہ دار) اس (ڈھال) کو پھاڑ نہ دے۔ (سنن نسائی ج ۱ ص ۲۴۱' صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث: ۱۸۹۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے جب تک کہ وہ (روزہ دار) اس کو پھاڑ نہ دے۔ کسی نے عرض کیا کہ وہ کس چیز سے پھٹ جاتا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: جھوٹ اور غیبت سے۔ (المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۴۵۳۶)

روزہ دار اور جنت کا ''ریان'' نامی دروازہ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت کے آٹھ دروازے ہیں' اس کے ایک دروازے کا نام ''ریان'' ہے' اس (ریان نامی دروازے) سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔ (شعب الایمان رقم الحدیث: ۳۵۸۳)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزہ داروں کے لیے جنت کا ایک دروازہ ہے جس کو ''ریان'' کہا جاتا ہے' اس (دروازے) سے ان (روزہ داروں) کے علاوہ کوئی داخل نہ ہوگا' پس جب ان (روزہ داروں) کا آخری آدمی داخل ہوگا تو وہ (دروازہ) بند کر دیا جائے گا' جو (اس دروازے سے جنت میں) داخل ہوگا وہ (مشروب) پیے گا اور جس نے (مشروب) پی لیا اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔ (صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث: ۱۹۰۲)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں روزہ رکھنے کی فضیلت

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھا اس سے دوزخ سو سال کی مسافت تک دور ہو جائے گی۔ (المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۳۲۴۹)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھا اللہ تعالیٰ

اس کے اور دوزخ کے درمیان اتنی بڑی خندق بنا دے گا جتنا فاصلہ آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔ (المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۳۵۷۴)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے رمضان کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھا اسے تیز رفتار گھوڑے کی سو سال کی مسافت تک دوزخ سے دور کر دیا جائے گا۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۵۲' مسند ابی یعلیٰ رقم الحدیث: ۱۴۸۴)

مضمر اس گھوڑے کو کہا جاتا ہے جس کو خوب کھلایا پلایا جائے' پھر اسے چند دن بھوکا پیاسا رکھا جائے تاکہ وہ مشقت برداشت کرنے اور تیز دوڑنے کا عادی ہو جائے۔

حضرت عتبہ بن عبد السلمی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن فرض روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس سے دوزخ کو اتنی مسافت تک دور فرما دے گا جتنا فاصلہ آسمانوں اور سات زمینوں کے درمیان ہے اور جس شخص نے ایک دن نفلی روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس سے دوزخ کو اتنی مسافت تک دور فرما دے گا جتنی مسافت آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔

(معجم کبیر ج ۱۷' رقم الحدیث: ۲۹۵)

حضرت قیس بن زید جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ایک دن نفلی روزہ رکھا اس کے لیے جنت میں ایسا درخت لگا دیا جائے گا جس کا پھل انار سے چھوٹا اور سیب سے موٹا ہوگا' جو شہد کی طرح خوش ذائقہ اور کھجور کی طرح میٹھا ہوگا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن وہ پھل روزہ دار کو کھلائے گا۔ (معجم کبیر ج ۱۸' رقم الحدیث: ۹۳۵)

روزہ کے برابر کوئی عمل نہیں

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے ایسے عمل کا حکم دیں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا فرمائے' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم اپنے اوپر روزے لازم کر لو' کیونکہ اس (روزے) کے برابر کوئی عمل نہیں ہے۔

(سنن نسائی ج ۱ ص ۲۴۰)

جب روزہ دار کے سامنے کچھ کھایا جاتا ہے تو اس کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں اور فرشتے اس کے لیے ---- بخشش کی دعا کرتے ہیں

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) صبح کا کھانا کھا رہے (ناشتہ کر رہے) تھے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے بلال! ناشتہ کر لو' انہوں نے عرض کیا: میں روزے سے ہوں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں جب کہ بلال کا بقیہ رزق جنت میں ہے' (پھر فرمایا:) اے بلال! کیا تم جانتے ہو کہ جب روزہ دار کے سامنے کچھ کھایا جاتا ہے تو اس (روزہ دار) کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں اور اس کے لیے فرشتے بخشش و مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ (شعب الایمان' رقم الحدیث: ۳۵۸۶)

حضرت یزید بن خلیل بیان کرتے ہیں کہ جب روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے تو اس کے جوڑ تسبیح کرتے ہیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۴۹۸)

موسم سرما کا روزہ اور خوشگوار غنیمت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: موسم سرما مومن کی بہار ہے کہ اس (موسم سرما) کا دن چھوٹا ہوتا ہے تو وہ (مومن) روزہ رکھتا ہے اور اس کی رات لمبی ہوتی ہے تو وہ قیام (عبادت) کرتا ہے۔

(شعب الایمان رقم الحدیث: ۳۹۴۰)

حضرت عامر بن مسعود قرشی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: موسم سرما میں روزہ رکھنا ٹھنڈی (بلا مشقت حاصل ہونے والی خوشگوار) غنیمت ہے کیونکہ اس کا دن چھوٹا ہوتا ہے اور اس کی رات لمبی ہوتی ہے۔ (شعب الایمان رقم الحدیث: ۳۹۴۱)

روزہ دار کا سونا عبادت اور اس کا خاموش رہنا تسبیح ہے

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزہ دار کا سونا (نیند کرنا) عبادت ہے اس کا خاموش رہنا تسبیح ہے اس کے عمل کا ثواب کئی گنا کر دیا جاتا ہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(شعب الایمان رقم الحدیث: ۳۹۳۷)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزہ دار کا سونا (نیند کرنا) عبادت ہے اس کا خاموش رہنا تسبیح ہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کا عمل مقبول ہوتا ہے۔ (شعب الایمان رقم الحدیث: ۳۹۳۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزہ دار عبادت میں ہوتا ہے خواہ وہ اپنے بستر پر نیند کر رہا ہو۔

(کنز العمال رقم الحدیث: ۲۳۶۰۷)

روزہ جسم کی زکوٰۃ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے (جو اس کی پاکیزگی وصفائی کا باعث ہوتی ہے) اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے اور روزہ نصف صبر ہے۔ (سنن ابن ماجہ ص ۱۲۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزہ نصف صبر ہے اور ہر چیز پر زکوٰۃ ہوتی ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ (شعب الایمان رقم الحدیث: ۳۵۷۷)

روزہ صحت وتندرستی کی ضمانت ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزے رکھا کرو تندرست (وصحت مند) رہو گے۔

(الجامع الصغیر رقم الحدیث: ۵۰۶۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جہاد کیا کرو مال غنیمت پاؤ گے روزے رکھا کرو تندرست (وصحت مند) رہو گے اور سفر کیا کرو غنی (ومالدار) ہو جاؤ گے۔ (المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۸۳۱۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی کی طرف وحی فرمائی کہ اپنی قوم کو یہ خبر دے دیں کہ جس بندے نے بھی میری رضا وخوشنودی کی خاطر ایک دن روزہ رکھا تو میں اس کے جسم کو تندرست وصحت مند (بیماریوں سے بری) رکھوں گا اور اس کے اجر کو بڑا کر دوں گا۔ (جمع الجوامع رقم الحدیث: ۵۲۸۲، کنز العمال رقم الحدیث: ۲۳۵۸۷)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزہ (آدمی کے) گوشت کو سمیٹتا ہے (یعنی آدمی کو سمارٹ بناتا ہے موٹاپے جیسی بیماری کو ختم کرتا ہے) اور دوزخ کی گرمی کو دور کرتا ہے بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا دسترخوان ہے جس کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گزرا ہے اس دسترخوان پر صرف روزہ دار ہی بیٹھیں گے (اور اس پر رکھے گئے انواع واقسام کے ماکولات ومشروبات کھائیں پئیں گے)۔ (المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۹۴۴۳)

روزہ دار جو بھی کھائے پیئے اس سے کوئی حساب نہیں ہوگا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں کہ وہ جو بھی کھائیں (اور پئیں) ان پر کوئی حساب نہیں ہوگا جب کہ وہ (کھانا پینا) حلال ہو (۱) روزہ رکھنے والا (۲) سحری کھانے والا (۳) اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں سرحد کی حفاظت کرنے والا۔ (معجم کبیر ج ۱۱ رقم الحدیث: ۱۲۰۱۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین قسم کے آدمیوں سے نعمتوں کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا (۱) لوگوں کو کھلانے پلانے والا (۲) سحری کھانے والا (۳) اور مہمان نواز۔ اور تین قسم کے آدمیوں کو بداخلاقی کی وجہ سے ملامت نہیں کیا جائے گا (۱) بیمار (۲) روزہ دار حتیٰ کہ وہ روزہ افطار کر لے (۳) عادل حکمران۔ (کنز العمال رقم الحدیث: ۲۳۶۳۷)

روزہ کی حالت میں فوت ہونا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص روزہ کی حالت میں فوت ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے قیامت تک روزوں (کے ثواب) کو واجب کر دیتا ہے۔ (کنز العمال رقم الحدیث: ۲۳۶۴۳)

روزہ دار کے اعضاء کا تسبیح کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب بھی کوئی بندہ صبح (سحری کے وقت) اٹھ کر روزہ رکھتا ہے تو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' اس کے اعضاء تسبیح کرتے رہتے ہیں اور آسمان دنیا والے (فرشتے) اس کے لیے بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں' یہاں تک کہ سورج غروب ہو جاتا ہے' پھر جب وہ ایک یا دو رکعت نماز پڑھتا ہے تو اس کے لیے آسمان نور سے روشن ہو جاتے ہیں اور حور عین (خوبصورت آنکھوں والی حوروں) میں سے اس کی بیویاں کہتی ہیں: اے اللہ! اس کو قبض کر کے ہماری طرف بھیج دے' کیونکہ ہم اس کی زیارت و ملاقات کی مشتاق ہیں' جب وہ "لا الہ الا اللہ"، "سبحان اللہ" اور "اللہ اکبر" کہتا ہے تو ان کلمات کو ستر ہزار فرشتے لے لیتے ہیں اور غروب آفتاب تک ان (کلمات) کا ثواب لکھتے رہتے ہیں۔

(شعب الایمان رقم الحدیث: ۳۵۹۱)

روزہ دار اور قبولیت دعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزہ دار کے لیے ہر افطار کے وقت ایک دعا ہوتی ہے جو مسترد نہیں ہوتی (قبول ہوتی ہے)۔ (کنز العمال رقم الحدیث: ۲۳۵۸۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر روزہ دار بندے کے لیے ایک مقبول دعا ہوتی ہے' وہ (مقبول دعا) اسے دنیا میں عطا کی جاتی ہے یا اس کے لیے آخرت میں ذخیرہ کر دی جاتی ہے۔ (کنز العمال رقم الحدیث: ۲۳۲۱۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین آدمیوں کی دعا مسترد نہیں ہوتی (۱) روزہ دار جب روزہ افطار کرتا ہے (۲) عادل حکمران (۳) مظلوم کی دعا اللہ تعالیٰ اس (مظلوم کی دعا) کو بادلوں کے اوپر اٹھاتا ہے اور اس کے لیے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور رب تعالیٰ فرماتا ہے: میری عزت و جلال کی قسم! میں تیری ضرور مدد کروں گا' خواہ کچھ وقت کے بعد۔ (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۵۴' صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث: ۱۹۰۱' جامع ترمذی ج ۲ ص ۷۹)

روزہ دار اور قیامت کے دن سونے کا دستر خوان

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو روزہ دار اپنی قبروں سے اس حال میں نکلیں گے کہ انہیں ان کے روزوں کی خوشبو کی وجہ سے پہچانا جائے گا' ان کے مونہوں کی خوشبو مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہوگی' ان کے سامنے انواع واقسام کے کھانے اور پانی کے آفتابے رکھے جائیں گے جن پر مشک کی مہر لگی ہوئی ہوگی' ان سے کہا جائے گا: تم کھاؤ' کیونکہ تم بھوکے رہتے تھے' تم پیؤ' کیونکہ تم پیاسے رہتے تھے' لوگوں کو چھوڑو کہ جب تم تھکے ہوئے ہوتے تھے تو وہ آرام وسکون میں ہوتے تھے' پس وہ (روزہ دار) کھا رہے ہوں گے اور پی رہے ہوں گے جب کہ لوگ مشقت اور پیاس میں حساب میں الجھے ہوئے ہوں گے۔ (کنز العمال رقم الحدیث: ٢٣٦٤٤)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن روزہ داروں کے لیے سونے کا دستر خوان رکھا جائے گا اور وہ (روزہ دار) اس سے کھا رہے ہوں گے جب کہ لوگ دیکھ رہے ہوں گے۔ (کنز العمال رقم الحدیث: ٢٣٦٤٥)

ف: احادیث باب اور دیگر مذکورہ احادیث سے روزہ اور روزہ دار کی فضیلت معلوم ہوئی' روزہ خواہ فرض ہو' واجب ہو یا نفلی' اور یہ بھی معلوم ہوا کہ دیگر اعمال کی بہ نسبت روزہ کی اتنی بڑی فضیلت ہے اور اس کا اس قدر زیادہ ثواب ہے جس کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا' اور اس پر علماء کا اتفاق ہے۔ (بلوغ الامانی)

٢- بَابُ فَضْلِ صِيَامِ رَمَضَانَ وَقِيَامِهِ

رمضان کے روزوں اور اس (کی راتوں میں) قیام کرنے کی فضیلت

١٥/٣٢٢٠- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ (زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ وَمَا تَاَخَّرَ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ایمان (ویقین) کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان (کے مہینہ میں) روزے رکھے اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

١٦/٣٢٢١- وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ بِعَزِيْمَةٍ فَيَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهٖ وَفِيْهِ) وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ جَمَعَ النَّاسَ عَلَى الْقِيَامِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیام رمضان (نماز تراویح) کی ترغیب دیتے تھے' اس کا تاکید کے ساتھ حکم نہیں دیتے تھے' اور فرماتے تھے کہ جس شخص نے ایمان (ویقین) کے ساتھ رمضان میں قیام کیا اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی' ہے البتہ اس میں یہ ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (رمضان میں) قیام کے لیے لوگوں کو جمع نہیں کرتے تھے (بلکہ لوگ خود جمع ہو جاتے تھے)۔

١٧/٣٢٢٢- عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَاِحْتِسَابًا غُفِرَ

حضرت ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ایمان (ویقین) کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کیا اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جس نے ایمان (ویقین) کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے

لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

شب قدر میں قیام کیا اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۱۸/۳۲۲۳- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَعَرَفَ حُدُوْدَهُ وَتَحَفَّظَ مِمَّا كَانَ یَنْبَغِیْ لَهُ اَنْ یَتَحَفَّظَ فِیْهِ كَفَّرَ مَا قَبْلَهُ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اس کی حدود کو پہچانا (یعنی ثواب کے شوق میں عذاب سے ڈرتے ہوئے اور محض اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کی خاطر روزے رکھے) اور جن چیزوں (لغو بے ہودہ باتوں اور غیبت وغیرہ) سے اسے بچنا چاہیے تھا ان سے وہ بچار ہا تو وہ (روزے) اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ بن جائیں گے۔

۱۹/۳۲۲۴- عَنْ ثَوْبَانَ (مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ فَشَهْرٌ بِعَشَرَةِ اَشْهُرٍ وَصِیَامُ سِتَّةِ اَیَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ فَذٰلِكَ تَمَامُ صِیَامِ السَّنَةِ.

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے تو وہ (رمضان کا) ایک مہینہ دس مہینوں کے برابر ہوگا اور عید الفطر کے بعد (شوال کے مہینہ میں) چھ دنوں کے روزے رکھنا (دو مہینوں کے برابر ہوں گے) پس یہ پورے سال کے روزے ہو گئے۔

۲۰/۳۲۲۵- عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ لَقِیَ اللّٰهَ لَا یُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا یُصَلِّی الْخَمْسَ وَیَصُوْمُ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهُ قُلْتُ اَفَلَا اُبَشِّرُهُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ دَعْهُمْ یَعْمَلُوْا.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کی کہ اس نے اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنایا' پانچوں نمازیں ادا کیں اور رمضان کے روزے رکھے تو اسے بخش دیا جائے گا' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں لوگوں کو خوشخبری نہ سنادوں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: رہنے دوتا کہ وہ عمل کرتے رہیں۔

۲۱/۳۲۲۶- عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَرِیْفٌ مِنْ عُرَفَاءِ قُرَیْشٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ اَنَّهُ سَمِعَ مِنْ فَلْقِ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَشَوَّالًا وَالْاَرْبَعَاءَ وَالْخَمِیْسَ وَالْجُمُعَةَ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

حضرت عکرمہ بن خالد کا بیان ہے کہ مجھے قریش کے ایک سردار نے حدیث سنائی اس نے کہا کہ مجھے میرے والد نے حدیث سنائی' انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک منہ سے سنا کہ جس شخص نے رمضان اور شوال کے روزے رکھے اور بدھ' جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۲۲/۳۲۲۷- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّیْرِ عَنِ الْاَعْرَابِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةِ اَیَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ یُذْهِبْنَ وَحَرَ الصَّدْرِ.

حضرت عبد اللہ بن شخیر ایک اعرابی (دیہاتی آدمی) سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ صبر (رمضان) کے مہینے کے روزے رکھنا اور ہر مہینے تین روزے رکھنا سینے کے کینے (بغض وحسد اور برے وسوسوں) کو ختم کر دیتے ہیں۔

رمضان کے روزے اور گناہوں سے پاک ہونا

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان کے روزے فرض کیے

ہیں اور اس (کی راتوں) کے قیام (نماز تراویح) کو میں نے سنت قرار دیا ہے، سو جس شخص نے حصول ثواب کی نیت سے اس (رمضان) کے روزے رکھے اور اس میں قیام کیا تو وہ گناہوں سے اس دن کی طرح پاک وصاف ہو جائے گا جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ (مسند امام احمد ج ا ص ۱۹۱، سنن نسائی ج ا ص ۲۳۹)

رمضان کے روزے اور گناہوں کا کفارہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک رمضان کے روزے دوسرے رمضان تک ان کے درمیان ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔ (معجم کبیر ج ۶ رقم الحدیث: ۵۴۴۵)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رمضان کا مہینہ میری امت کا مہینہ ہے، لوگوں کا کوئی مریض بیمار ہوتا ہے تو وہ اس کی عیادت کرتے ہیں، سو جب کوئی مسلمان (رمضان میں) روزہ رکھتا ہے، اور وہ (روزہ کی حالت میں) نہ جھوٹ بولتا ہے اور نہ وہ غیبت کرتا ہے اور وہ پاکیزہ چیز سے روزہ افطار کرتا ہے اور وہ اپنے فرائض کی حفاظت (وپابندی) کرتے ہوئے شام کی نمازوں کی طرف سعی کرتا ہے تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے جس طرح سانپ اپنی کینچلی سے نکل جاتا ہے۔
(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۶۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے، اور (عید الفطر کی) صبح غسل کر کے عید گاہ کی طرف گیا اور صدقہ (فطرانہ) سے اس کا اختتام کیا تو وہ بخشا ہوا واپس لوٹے گا۔
(المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۵۷۸۴، کنز العمال رقم الحدیث: ۲۳۷۳۳)

رمضان کے روزے اور زمین وآسمان کی طرف سے جنت کی بشارت

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو کلام (گفتگو) کرنے کی اجازت دے دے تو یہ (زمین وآسمان) رمضان کے روزے رکھنے والوں کو جنت کی بشارت دیں۔ (کنز العمال رقم الحدیث: ۲۳۸۳۸)

رمضان کے روزے اور صدیقین وشہداء میں شمار

حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ قبیلہ قضاعہ کے ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! آپ یہ بتائیں کہ اگر میں اس بات کی گواہی دوں کہ "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں" اور یہ کہ میں پنجگانہ نماز ادا کروں، زکوٰۃ ادا کروں اور رمضان کے روزے رکھوں اور اس میں قیام کروں تو میرا شمار کن لوگوں میں ہوگا؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تمہارا شمار صدیقین اور شہدا میں ہوگا۔
(صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۳۴۳۸، صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث: ۲۲۱۲)

٣- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالْعَمَلِ فِيْهِ

رمضان کا مہینہ اور اس میں عمل کرنے کی فضیلت

٣٢٢٨/٢٣- عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا حَضَرَ رَمَضَانُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ اِفْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، تُفْتَحُ فِيْهِ اَبْوَابُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رمضان قریب آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس رمضان آگیا ہے یہ مبارک مہینہ ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض کیے ہیں، اس مہینے میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند کر

الْجَنَّةِ، وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ، وَتُغَلُّ فِيهِ الشَّيَاطِينُ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ.

دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو (زنجیروں سے) جکڑ دیا جاتا ہے' اس (مہینے) میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے' جو شخص اس کی خیر (اور برکت) سے محروم رہا وہ بالکل ہی محروم رہا۔

۳۲۲۹/۲۴- عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ رَمَضَانَ قَالَ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآهُ عُتْبَةُ هَابَهُ فَسَكَتَ قَالَ فَحَدَّثَ عَنْ رَمَضَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رَمَضَانَ تُغْلَقُ أَبْوَابُ النَّارِ وَتُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُصَفَّدُ فِيهِ الشَّيَاطِينُ، قَالَ وَيُنَادِي فِيهِ مَلَكٌ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَبْشِرْ، وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ، حَتَّى يَنْقَضِيَ رَمَضَانُ.

حضرت عرفجہ (بن عبداللہ ثقفی) کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں عتبہ بن فرقد کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور اس وقت وہ رمضان کے بارے میں بیان کر رہے تھے' اسی دوران ہمارے پاس سیدنا محمد ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی آ گیا' جب عتبہ نے اس شخص کو دیکھا تو ان پر ہیبت طاری ہو گئی اور وہ خاموش ہو گئے' پھر انہوں نے رمضان کے بارے میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رمضان میں دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں' جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو قید کر دیا جاتا ہے اور رمضان ختم ہونے تک ایک فرشتہ پکارتا رہتا ہے: اے نیکی و بھلائی کے طلب گار! خوش ہو جا' اے برائی کے طلبگار! (برائی سے) باز آ جا۔

۳۲۳۰/۲۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَى جِبْرِيلَ وَكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، قَالَ فَلَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ سخاوت کرنے والے تھے اور آپ (ﷺ) رمضان میں (اس وقت) سب سے زیادہ سخاوت کرتے تھے جب حضرت جبریل (علیہ السلام) سے ملاقات کرتے تھے اور حضرت جبریل (علیہ السلام) آپ (ﷺ) سے رمضان کی ہر رات میں ملاقات کرتے تھے اور آپ (ﷺ) کے ساتھ قرآن کا دَور کرتے تھے (یعنی وہ ایک دوسرے کو قرآن سناتے تھے) پس رسول اللہ ﷺ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) بھیجی ہوئی تیز ہواؤں سے بھی زیادہ خیر کی سخاوت کرتے تھے۔

۳۲۳۱/۲۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ أُعْطِيَتْ أُمَّتِي خَمْسَ خِصَالٍ فِي رَمَضَانَ لَمْ تُعْطَهَا أُمَّةٌ قَبْلَهُمْ خُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَتَسْتَغْفِرُ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يُفْطِرُوا، وَيُزَيِّنُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ كُلَّ يَوْمٍ جَنَّتَهُ ثُمَّ يَقُولُ يُوشِكُ عِبَادِي الصَّالِحُونَ أَنْ يُلْقُوا عَنْهُمُ الْمُؤْنَةَ وَالْأَذَى وَيَصِيرُوا إِلَيْكِ، وَيُصَفَّدُ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ فَلَا يَخْلُصُوا إِلَى مَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کو رمضان میں پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو اس سے پہلے کسی امت کو نہیں دی گئیں' روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے' روزہ دار جب تک روزہ افطار نہیں کر لیتے اس وقت تک فرشتے ان کے لیے بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں' اللہ تعالیٰ ہر روز (ان کے لیے) اپنی جنت کو آراستہ کرتا ہے' پھر وہ (جنت سے) فرماتا ہے کہ عنقریب میرے نیک بندے (دنیا کی) مشقتیں اور تکلیفیں اپنے اوپر سے پھینک کر تیری طرف آئیں گے' اس (رمضان) میں سرکش شیطانوں کو قید کر دیا جاتا ہے' وہ اس میں (برائی و شر پھیلانے میں) اس قدر آزاد نہیں

كَانُوْا يَخْلُصُوْنَ فِيْ غَيْرِهٖ وَيُغْفَرُلَهُمْ فِيْ اٰخِرِ لَيْلَةٍ، قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ؟ قَالَ لَا وَلٰكِنِ الْعَامِلُ اِنَّمَا يُوَفّٰى اَجْرَهٗ اِذَا قَضٰى عَمَلَهٗ.

ہوتے جس قدر وہ غیر رمضان میں آزاد ہوتے ہیں اور (رمضان کی) آخری رات میں ان (روزہ داروں) کو بخش دیا جاتا ہے، کسی نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا وہ (بخشش والی رات) شب قدر ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا نہیں! بلکہ (دستور یہ ہے کہ) جب کام کرنے والا (مزدور) اپنا کام ختم کرتا ہے تو اسے اس کی پوری اجرت دے دی جاتی ہے۔

٣٢٣٢/٢٧- وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ فَانْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُغْفَرَلَهٗ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو (یعنی وہ ذلیل و رسوا ہو) جس کے پاس رمضان آیا اور اس کی بخشش سے پہلے وہ ختم ہو گیا۔

٣٢٣٣/٢٨- زعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ رَجَبٌ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ رَمَضَانَ وَكَانَ يَقُوْلُ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ غَرَّاءُ وَيَوْمُهَا اَزْهَرُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب رجب (کا مہینہ) شروع ہوتا تو رسول اللہ ﷺ یوں دعا کرتے تھے: اے اللہ! رجب اور شعبان میں ہمیں برکتیں عطا فرما اور رمضان میں ہمیں برکتیں عطا فرما، اور آپ (ﷺ) فرماتے تھے کہ جمعہ کی رات روشن ہوتی ہے اور جمعہ کا دن (دوسرے دنوں کی بہ نسبت) زیادہ چمکدار ہوتا ہے۔

٣٢٣٤/٢٩- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَحْلُوْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَتٰى عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ شَهْرٌ خَيْرٌ لَهُمْ مِنْ رَمَضَانَ وَلَا اَتٰى عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ شَهْرٌ شَرٌّ لَهُمْ مِنْ رَمَضَانَ، وَذٰلِكَ لِمَا يُعِدُّ الْمُؤْمِنُوْنَ فِيْهِ مِنَ الْقُوَّةِ لِلْعِبَادَةِ وَمَا يُعِدُّ فِيْهِ الْمُنَافِقُوْنَ مِنْ غَفَلَاتِ النَّاسِ وَعَوْرَاتِهِمْ هُوَ غَنَمٌ لِلْمُؤْمِنِ يَغْتَنِمُهُ الْفَاجِرُ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَظَلَّكُمْ شَهْرُكُمْ هٰذَا بِمَحْلُوْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَرَّ بِالْمُؤْمِنِيْنَ شَهْرٌ خَيْرٌ لَهُمْ مِنْهُ، وَلَا بِالْمُنَافِقِيْنَ شَهْرٌ شَرٌّ لَهُمْ مِنْهُ، اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَكْتُبُ اَجْرَهٗ وَنَوَافِلَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُدْخِلَهٗ، وَيَكْتُبُ اِصْرَهٗ وَشِقَاءَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُدْخِلَهٗ، وَذٰلِكَ اَنَّ الْمُؤْمِنَ يُعِدُّ فِيْهِ الْقُوَّةَ لِلْعِبَادَةِ مِنَ النَّفَقَةِ وَيُعِدُّ الْمُنَافِقُ اتِّبَاعَ غَفْلَةِ النَّاسِ وَاتِّبَاعَ عَوْرَاتِهِمْ، فَهُوَ غَنَمٌ لِلْمُؤْمِنِ يَغْتَنِمُهُ الْفَاجِرُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی قسم کے ساتھ بیان کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا: مسلمانوں کے پاس رمضان سے بہتر ان کے لیے کوئی مہینہ نہیں آتا اور منافقوں کے پاس رمضان سے بڑا (زیادہ سخت) ان کے لیے کوئی مہینہ نہیں آتا، اور ایسا اس لیے ہے کہ مسلمان رمضان میں عبادت کے لیے تیاری کرتے ہیں اور منافقین رمضان میں لوگوں کی غفلتوں اور ان کے عیبوں کی تلاش میں مصروف ہو جاتے ہیں، سو وہ (رمضان کا مہینہ) مومن کے لیے غنیمت ہے جسے فاسق غنیمت سمجھتا ہے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی قسم کے ساتھ بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا یہ (رمضان کا) مہینہ تم پر سایہ فگن ہو گیا ہے، مسلمانوں کے پاس رمضان سے بہتر ان کے لیے کوئی مہینہ نہیں آتا، اور منافقوں کے پاس رمضان سے برا (زیادہ سخت) ان کے لیے کوئی مہینہ نہیں آتا، اللہ تعالیٰ اس (رمضان) کے آنے سے پہلے اس کا اجر اور نوافل (عبادات) لکھ دیتا ہے اور اس کے آنے سے پہلے منافقین کے گناہ اور ان کی بدبختی لکھ دیتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان اس مہینہ میں عبادت کے لیے خوراک و غذا سے قوت تیار (حاصل) کرتا ہے جب کہ منافق (اس مہینہ میں) لوگوں کی غفلتوں (خامیوں) اور ان کے عیبوں کی تلاش میں مصروف رہتا ہے، پس وہ (ماہ

رمضان) مسلمان کے لیے غنیمت ہے جسے فاسق بھی غنیمت سمجھتا ہے۔

ماہ رمضان اور اس میں نیک عمل کرنے کی فضیلت میں مزید احادیث

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شعبان کے آخری دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک عظیم' مبارک مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے' اس مہینہ میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے' یہ وہ مہینہ ہے جس کے روزوں کو اللہ تعالیٰ نے فرض قرار دیا ہے اور اس کی رات میں قیام کو نفل قرار دیا ہے' جس شخص نے اس مہینہ میں کوئی نفلی نیکی کی وہ اس مہینہ کے علاوہ دوسرے مہینہ میں فرض ادا کرنے کی مثل ہے اور جس شخص نے اس مہینہ میں کوئی فرض ادا کیا وہ اس مہینہ کے علاوہ دوسرے مہینہ میں ستر فرض ادا کرنے کی مثل ہے' یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے اور یہ غمخواری کرنے کا مہینہ ہے' یہ وہ مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق زیادہ کر دیا جاتا ہے' جس شخص نے اس (مہینہ) میں کسی روزہ دار کو روزہ افطار کرایا تو یہ اس کے گناہوں کی مغفرت (کا باعث) ہے اور اس کی گردن کی دوزخ سے آزادی ہے اور اس کو بھی روزہ دار کے اجر و ثواب کے برابر اجر و ثواب ملے گا اور روزہ دار کے اجر و ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی' لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص روزہ دار کو روزہ افطار کرانے کی طاقت نہیں رکھتا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ اجر و ثواب اس کو بھی عطا فرمائے گا جس نے روزہ دار کو ایک کھجور سے روزہ افطار کرایا یا پانی کے ایک گھونٹ سے روزہ افطار کرایا یا تھوڑے سے پانی ملے دودھ سے روزہ افطار کرایا' اور یہ وہ مہینہ ہے جس کا اول (عشرہ) رحمت ہے' اس کا درمیانہ (عشرہ) مغفرت ہے اور اس کا آخری (عشرہ) دوزخ سے آزادی ہے' اور جس شخص نے اس مہینہ میں اپنے ماتحت (نوکروں اور ملازموں) کے کام میں تخفیف (کمی، نرمی) کی اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا اور اس کو دوزخ سے آزاد کر دے گا۔ اور اس مہینہ میں تم چار کام کثرت سے کرو (ان میں سے) دو کام ایسے ہیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو گے اور دو کام ایسے ہیں جن کے بغیر تمہارے لیے کوئی چارہ کار نہیں' سو وہ دو کام جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو گے وہ یہ ہیں کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' اور تم اللہ تعالیٰ سے بخشش و مغفرت طلب کرو اور وہ دو کام جن کے بغیر تمہارے لیے کوئی چارہ کار نہیں وہ یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو اور اللہ تعالیٰ سے دوزخ سے پناہ مانگو' اور جس شخص نے اس مہینہ میں کسی روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا اور پانی پلایا تو اللہ تعالیٰ اس کو (قیامت کے دن) میرے حوض سے ایسا پانی پلائے گا کہ اسے پیاس نہیں لگے گی حتیٰ کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا (یعنی اس پانی پینے سے جنت میں داخل ہونے تک اسے پیاس نہیں لگے گی)۔

(صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث: ۱۸۸۷' شعب الایمان رقم الحدیث: ۳۶۰۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان کے مہینے کی پہلی رات آتی ہے تو شیطانوں اور سرکش جنوں کو (زنجیروں سے سخت باندھ کر) قید کر دیا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں' اس کا کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' اس کا کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور ایک منادی (پکارنے والا) یہ ندا کرتا ہے: اے نیکی و بھلائی کے طلبگار! آگے بڑھ اور اے شر (برائی) کے طلبگار! (اپنی برائی میں) کمی کر اور (کچھ لوگ) اللہ کے لیے دوزخ سے آزاد کر دیئے جاتے ہیں اور یہ ہر رات ہوتا ہے۔ (جامع ترمذی ج ۱ ص ۱۴۷' صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث: ۱۸۸۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ داخل (شروع) ہوتا ہے تو آسمان (اور جنت اور رحمت) کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۵۵' صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۴۶)

ماہ رمضان تمام مہینوں کا سردار ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رمضان کا مہینہ تمام مہینوں کا سردار ہے۔
(شعب الایمان رقم الحدیث: ۳۶۳۷)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رمضان کا مہینہ تمام مہینوں کا سردار ہے اور جمعہ کا دن باقی دنوں کا سردار ہے۔
(شعب الایمان رقم الحدیث: ۳۶۳۸)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رمضان کا مہینہ باقی مہینوں کا سردار ہے اور حرمت وعظمت کے اعتبار سے سب سے عظیم مہینہ ذوالحجہ کا مہینہ ہے۔ (کنزالعمال رقم الحدیث: ۲۳۷۳۴)

ماہ رمضان کو رمضان کہنے کی وجہ تسمیہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رمضان کو محض اس لیے رمضان کہا جاتا ہے کہ وہ (رمضان) گناہوں کو جلا دیتا ہے۔ (کنزالعمال رقم الحدیث: ۲۳۶۸۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رمضان کا مہینہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور شعبان کا مہینہ میرا مہینہ ہے' شعبان کا مہینہ (گناہوں سے) پاک کرنے والا ہے اور رمضان کا مہینہ (گناہوں کو) مٹانے والا ہے۔ (کنزالعمال رقم الحدیث: ۲۳۶۸۵)

ماہ رمضان میں کھلا خرچ کرنے کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس رمضان کا مبارک مہینہ آ گیا ہے' سو تم اس مہینہ میں نیت کو سامنے (پاک وصاف) رکھو اور اس مہینہ میں تم اپنی ذات' اپنے اہل وعیال اور غریب لوگوں پر خرچ کرو۔
(کنزالعمال رقم الحدیث: ۲۳۶۸۹)

حضرت راشد بن سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم رمضان کے مہینے کھلا خرچ کرو' کیونکہ اس مہینہ میں خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں خرچ کرنے کی طرح ہے۔ (کنزالعمال رقم الحدیث: ۲۳۶۷۲)

ماہ رمضان اور اس میں نیک عمل کرنے کی فضیلت کے بارے میں جامع احادیث

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آمد رمضان کے قریب ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے پاس رمضان آ گیا ہے جو برکت والا مہینہ ہے' اللہ تعالیٰ اس مہینہ میں تمہاری طرف خصوصی توجہ فرماتا ہے اور رحمتیں نازل فرماتا ہے' خطاؤں کو معاف فرماتا ہے اور دعا قبول فرماتا ہے' اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ (نیکیوں میں) تمہارے ذوق وشوق کو دیکھتا ہے اور تمہاری وجہ سے اپنے فرشتوں سے فخر ومباہات فرماتا ہے' پس تم اللہ تعالیٰ کو اپنی نیکی دکھاؤ' وہ شخص بدبخت (وبدنصیب) ہے جو اس مہینہ میں بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہ جائے۔ (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۶۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب رمضان کا مہینہ شروع ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار فرمایا: سبحان اللہ! کوئی چیز تمہارے پاس آ گئی ہے اور تمہارا اس سے سامنا ہے' حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے عرض کیا: یارسول! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں' کیا کوئی وحی (کے ذریعے حکم) نازل ہوا ہے؟ فرمایا: نہیں! عرض کیا: کیا کوئی دشمن قریب آ پہنچا ہے؟ فرمایا: نہیں! عرض کیا: تو پھر وہ کون سی چیز ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے ہاتھ سے قبلہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: اللہ تعالیٰ رمضان کے مہینہ کی پہلی رات میں اس قبلہ والوں میں سے ہر ایک کو بخش دیتا ہے' لوگوں میں سے ایک شخص اپنے سر کو ہلا ہلا کر (جھوم جھوم کر) کہنے لگا: آفرین'

آفرین، رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: اے فلاں! لگتا ہے کہ یہ بات سن کر تمہارا دل تنگ ہوا ہے، اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! نہیں! (دل تنگ نہیں ہوا) لیکن مجھے منافق یاد آ گیا تھا، آپ (ﷺ) نے فرمایا: بلاشبہ منافق ہی کافر ہیں، اور کافر کے لیے اس میں سے کوئی چیز نہیں ہے۔ (شعب الایمان رقم الحدیث: ۳۶۲۱، صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث: ۱۸۸۵، الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۶۴)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان کے مہینہ میں میری امت کو ایسی پانچ چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئیں (۱) جب رمضان کے مہینہ کی پہلی رات آتی ہے تو اللہ تعالیٰ میری امت پر نظر فرماتا ہے اور جس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر فرماتا ہے اسے وہ کبھی عذاب نہیں دیتا (۲) شام کے وقت روزہ داروں کی مونہوں کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے (۳) روزہ داروں کے لیے فرشتے ہر رات و دن میں بخشش کی دعاء کرتے ہیں (اور ایک روایت میں ہے کہ روزہ داروں کے لیے سمندروں میں مچھلیاں بخشش کی دعا کرتی ہیں) (۴) اللہ تعالیٰ جنت کو حکم دے کر فرماتا ہے کہ تو میرے بندوں کے لیے تیار ہو جا اور آراستہ ہو جا کہ وہ عنقریب دنیا کی تکلیفوں سے راحت پا کر میرے گھر اور میری کرامت کی طرف آئیں گے (۵) اور جب (رمضان کی) آخری رات ہوتی ہے تو ان سب کو بخش دیا جاتا ہے، لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا: کیا وہ (آخری رات سے مراد) شب قدر ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: کیا تم نے مزدوروں کو کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا کہ جب وہ اپنے کاموں سے فارغ ہوتے ہیں تو ان کو ان کی پوری پوری اجرت دی جاتی ہے۔ (شعب الایمان رقم الحدیث: ۳۶۰۳)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ شروع ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ حاملین عرش (عرش کو اٹھانے والے فرشتوں) کو حکم دیتا ہے کہ وہ تسبیح کرنے سے رک جائیں اور محمد (ﷺ) کی مسلمان امت کے لیے بخشش کی دعا کرتے رہیں۔ (کنز العمال رقم الحدیث: ۲۳۷۱۶)

حضرت کعب احبار (رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی، فرمایا: اے موسیٰ! میں نے رمضان میں آسمانوں، زمینوں، پہاڑوں، ندیوں، چوپایوں، اور زمین میں رینگنے والے (تمام) جانوروں کو حکم دیا ہے کہ وہ رمضان کے روزے رکھنے والوں کے لیے بخشش کی دعا کریں، اے موسیٰ! آپ رمضان کے روزے رکھنے والے تین آدمیوں کو تلاش کریں اور ان کے ساتھ نماز پڑھیں اور ان کے ساتھ کھائیں پئیں، کیونکہ زمین کے جس حصہ پر رمضان کے روزے رکھنے والے تین آدمی بھی ہوتے ہیں تو میں ان پر اپنا عذاب نازل نہیں کرتا اور نہ میں ان پر ناراض ہوتا ہوں، اے موسیٰ! اگر آپ مسافر ہیں تو واپس لوٹ آئیں، اور اگر آپ بیمار ہیں تو آپ ان کو حکم دیں کہ وہ آپ (کی باتوں) کو برداشت کریں، اور آپ عورتوں، جوان لڑکیوں اور چھوٹے بچوں کو حکم دیں کہ رمضان کے اختتام کے وقت وہ آپ کے ساتھ وہاں جائیں جہاں رمضان کے روزے رکھنے والے جائیں گے، اگر میں اپنے آسمان اور اپنی زمین کو اجازت دے دوں تو وہ (آسمان اور زمین) ان (روزہ داروں) کو سلام کریں اور ان سے کلام کریں اور ان کو اس چیز کی بشارت دیں جس کی میں ان کو خبر دیتا ہوں، میں اپنے ان بندوں سے کہتا ہوں جنہوں نے رمضان کے روزے رکھے کہ تم اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ میں تم سے راضی ہو گیا اور میں نے تمہیں تمہارے روزوں کا ثواب اس طرح عطا فرمایا کہ میں تمہیں (قیامت کے دن) دوزخ سے آزاد کر دوں گا اور تم سے آسان حساب لوں گا، تمہاری لغزشوں کو معاف کر دوں گا، تمہیں بہترین بدلہ عطا کروں گا اور تمہیں کسی کے سامنے رسوا نہیں کروں گا، تم رمضان کے روزوں کے بعد اپنے اس مقام (عیدگاہ) میں اپنی آخرت کے بارے مجھ سے جس چیز کا بھی سوال کرو گے وہ میں تمہیں عطا کروں گا، اور تم اپنی دنیا کے معاملہ میں مجھ سے جس چیز کا بھی سوال کرو گے (اس میں) تمہاری مصلحت کو دیکھوں گا۔ (کنز العمال، رقم الحدیث: ۲۳۷۱۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رمضان کا مہینہ کتنا بہترین مہینہ ہے کہ اس مہینہ میں جنت

کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں' شیطانوں کو جکڑ کر قید کر دیا جاتا ہے اور سب کو بخش دیا جاتا ہے' لیکن نافرمان کو نہیں بخشا جاتا۔ (کنز العمال' رقم الحدیث: ۲۳۷۰۴)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان کے مہینہ کی پہلی رات آتی ہے تو جنتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور پورا مہینہ ان (جنتوں) کا کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا' اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور پورا مہینہ اس کا کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا اور سرکش جنوں کو زنجیروں سے جکڑ کر قید کر دیا جاتا ہے اور ہر رات طلوع فجر تک آسمان سے ایک منادی یہ نداء کرتا ہے: اے نیکی و بھلائی کے طلبگار! نیکی کرنے کا ارادہ کر' اے شر (برائی) کے طلبگار! (برائی میں) کمی کر اور خوب غور و فکر کر' ہے کوئی بخشش طلب کرنیوالا کہ اسے بخش دیا جائے؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اس کی توبہ قبول کی جائے؟ ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اس کی دعا قبول کی جائے؟ ہے کوئی سوال کرنے والا کہ اس کو عطا کیا جائے؟ اور ماہ رمضان کی ہر رات میں ہر افطار کے وقت اللہ تعالیٰ ساٹھ ہزار لوگوں کو دوزخ سے آزاد فرماتا ہے' پھر جب عید الفطر کا دن آتا ہے تو تمام مہینوں میں جو تیس مرتبہ ساٹھ ہزار لوگ (دوزخ سے) آزاد کیے جا چکے تھے ان کے برابر (تین ارب اور ساٹھ کروڑ) عید الفطر کے دن دوزخ سے (آزاد کر دیئے جاتے ہیں)۔

(شعب الایمان' رقم الحدیث: ۳۶۰۶)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شروع سال سے آخر سال تک جنت کو آمد رمضان کے لیے خوشبوؤں سے بسا دیا جاتا ہے اور اسے مزین و آراستہ کر دیا جاتا ہے' پس جب رمضان کے مہینہ کی پہلی رات آتی ہے تو عرش کے نیچے سے ''مشیرہ نامی'' ہوا چلتی ہے (جس کے جھونکوں سے) جنت کے درختوں کے پتے اور کواڑوں کے حلقے بجنے لگتے ہیں اور ان سے ایسی دل آویز اور سریلی آواز نکلتی ہے کہ سننے والوں نے اس سے زیادہ اچھی آواز کبھی نہیں سنی ہو گی' پھر خوبصورت آنکھوں والی حوریں اپنے مکانوں سے نکل کر جنت کے بالا خانوں کے درمیان کھڑی ہو جاتی ہیں اور ندا کرتی ہیں: کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں (ہم سے) منگنی کرے اور اللہ تعالیٰ اس سے ہماری شادی کر دے؟ پھر وہی خوبصورت آنکھوں والی حوریں کہتی ہیں: اے جنت کے داروغہ رضوان! یہ کیسی رات ہے؟ وہ ان (حوروں) کو لبیک کہہ کر جواب دیتا ہے کہ یہ رمضان کے مہینہ کی پہلی رات ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے روزہ داروں کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ضوان! (داروغہ جنت!) جنت کے دروازے کھول دے' اے مالک! (داروغہ دوزخ!) احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے روزہ داروں پر دوزخ کے دروازے بند کر دے' اے جبریل! زمین پر جا کر سرکش شیطانوں کو زنجیروں سے باندھ کر قید کر دو اور ان کے گلے میں طوق ڈال دو پھر ان کو سمندروں میں پھینک دو تا کہ وہ میرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے روزوں کو خراب نہ کریں۔ اور اللہ تعالیٰ رمضان کے مہینہ کی ہر رات کو ایک منادی کو حکم دیتا ہے کہ وہ تین مرتبہ یہ ندا دے: ہے کوئی سوال کرنے والا کہ اسے میں عطا کر دوں؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ میں اس کی توبہ کو قبول کر لوں؟ ہے کوئی بخشش طلب کرنے والا کہ میں اس کو بخش دوں؟ ہے کوئی جو غنی کو قرض دے ایسا غنی جو نادار نہیں ہے' وہ ایسا پورا پورا ادا کرنیوالا ہے جو ذرا بھی کمی نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ رمضان کے مہینہ کے ہر دن افطار کے وقت ایسے دس لاکھ لوگوں کو دوزخ سے آزاد فرماتا ہے جو دوزخ کے مستحق ہو چکے ہوتے ہیں' اور جب ماہ رمضان کا آخری دن ہوتا ہے تو ابتداء رمضان سے آخر رمضان تک جس قدر دوزخ سے آزاد ہو چکے ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے برابر لوگوں کو دوزخ سے آزاد فرما دیتا ہے' اور جب شب قدر آتی ہے تو اللہ تعالیٰ حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم دیتا ہے تو فرشتوں کی ایک بہت بڑی جماعت کو لے کر زمین پر اترتے ہیں اور ان (فرشتوں) کے پاس ایک سبز جھنڈا ہوتا ہے جس کو وہ خانہ کعبہ کے اوپر گاڑ دیتے ہیں اور اس (حضرت جبریل علیہ السلام) کے سو بازو (پر) ہیں اور وہ ان (سو بازوؤں) میں دو بازو (دو پر) صرف اسی رات میں پھیلاتے ہیں' پس جب وہ اس رات میں ان دو پروں کو پھیلاتے ہیں تو وہ دونوں

پر مشرق سے لے کر مغرب تک پھیل جاتے ہیں، پھر حضرت جبریل علیہ السلام اس رات میں فرشتوں کو اس بات پر برانگیختہ کرتے ہیں کہ وہ طلوع صبح تک ہر کھڑے ہوئے، بیٹھے ہوئے، نماز پڑھنے والے اور ذکر کرنے والے کو سلام کریں، ان سے مصافحہ کریں اور ان کی دعا پر آمین کہیں، پس جب صبح طلوع ہوتی ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام ندا دیتے ہیں: اے فرشتوں کی جماعت! اب تم چلے جاؤ، اب تم چلے جاؤ، فرشتے پوچھتے ہیں: اے جبریل! اللہ تعالیٰ نے احمد ﷺ کی امت کے مومنوں کی حاجتوں و ضرورتوں کے بارے میں کیا معاملہ فرمایا ہے؟ حضرت جبریل علیہ السلام جواب دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس رات میں ان کی طرف نظر (خصوصی توجہ) فرمائی اور چار قسم کے آدمیوں کے علاوہ باقی سب کو معاف فرما دیا اور ان کو بخش دیا، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ (چار قسم کے) آدمی کون ہیں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: (۱) عادی شرابی (۲) اپنے ماں باپ کا نافرمان (۳) رشتہ داروں سے تعلق توڑنے والا (۴) اور مشاحن، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! مشاحن سے کیا مراد ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: (دل میں) بغض و کینہ رکھنے والا اور باہم قطع تعلق کرنے والا، پس جب عید الفطر کی رات آتی ہے تو اس رات کو انعام کی رات کہا جاتا ہے، پھر جب عید الفطر کی صبح ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو ہر شہر (وبستی) میں بھیج دیتا ہے، سو وہ (فرشتے) زمین پر اتر کر گلیوں، راستوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایسی آواز سے پکارتے ہیں جو جنوں اور انسانوں کے سوا اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق سنتی ہے، وہ (پکار کر) کہتے ہیں: اے محمد ﷺ کی امت! تم اس کریم پروردگار کی طرف جاؤ جو بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے اور بڑے بڑے گناہوں کو معاف فرمانے والا ہے، پس جب لوگ اپنی عید گاہ کی طرف جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: جو مزدور اپنا کام کر چکے اس کی کیا جزا (اجرت) ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے معبود، اے ہمارے آقا و مالک! اس کی جزاء (اجرت) یہی ہے کہ اسے اس کی پوری پوری اجرت و مزدوری دی جائے، اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتا ہے: اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو ماہ رمضان کے روزہ اور قیام (نماز تراویح) کا ثواب اس طرح عطا فرمایا ہے کہ میں ان پر راضی و خوش ہو گیا ہوں اور ان کو بخش دیا ہے، پھر اللہ تعالیٰ (اپنے بندوں سے مخاطب ہو کر) فرماتا ہے: اے میرے بندو! تم مجھ سے مانگو، میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! تم آج اپنے اس اجتماع میں مجھ سے اپنی آخرت کے بارے میں جو سوال کرو گے میں اس میں تمہاری مصلحت کو دیکھوں گا، میری عزت کی قسم! جب تک تم میرا خیال رکھو گے (میرا ذکر کرتے رہو گے) اس وقت تک میں تمہاری لغزشوں (خطاؤں) کو چھپاتا رہوں گا، میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! میں تمہیں مجرموں (اور کافروں) کے سامنے ذلیل و رسوا نہیں کروں گا، سو اب تم بخشے ہوئے (اپنے گھروں کو) لوٹ جاؤ، تم نے مجھے راضی (خوش) کر دیا اور میں تم سے راضی (خوش) ہو گیا، پس ماہ رمضان کے روزوں کے اختتام پر (عید الفطر کے دن) اللہ تعالیٰ اس امت کو جو اجر و انعام عطا فرماتا ہے فرشتے اس کو دیکھ کر خوش ہو جاتے ہیں اور خوشیاں مناتے ہیں۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۶۰-۶۳، شعب الایمان رقم الحدیث: ۳۶۹۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ شروع سال سے آئندہ سال تک رمضان کی خاطر جنت کو آراستہ کیا جاتا ہے، پس جب رمضان کا پہلا دن آتا ہے تو عرش کے نیچے سے ہوا چلتی ہے جو جنت کے پتوں سے ٹکراتی ہوئی حوروں پر گزرتی ہے تو وہ کہتی ہیں: اے ہمارے رب! تو اپنے بندوں کو ہمارے شوہر بنا دے کہ ہماری آنکھیں ان سے ٹھنڈی ہوں اور ان کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہوں۔ (شعب الایمان رقم الحدیث: ۳۶۳۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان کے مہینہ کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف نظر فرماتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کی طرف نظر فرماتا ہے تو اسے کبھی عذاب نہیں دیتا، اور اللہ تعالیٰ روزانہ دس لاکھ (بندوں) کو دوزخ سے آزاد فرماتا ہے اور جب (رمضان کی) انتیسویں رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے پورے مہینہ میں جتنے آزاد کیے

تھے ان کے برابر اس رات میں آزاد فرماتا ہے' پھر جب عید الفطر کی رات آتی ہے تو فرشتے خوشی سے جھوم اٹھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کی ایسی خاص تجلی فرماتا ہے جس کی صفت کوئی بیان نہیں کر سکتا' پھر عید کے دن اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: اے فرشتوں کی جماعت! جب کوئی مزدور اپنا کام پورا کر لے تو اس کی کیا جزا (اجرت) ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اس کو پوری پوری اجرت دی جائے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (اے فرشتو!) میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان سب کو بخش دیا۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۵۹' کنز العمال ج ۸ ص ۴۷۱' بلوغ الامانی ج ۹ ص ۲۳۴-۲۳۵)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور رمضان کی آخری رات تک اس کا کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور جب کوئی مسلمان بندہ اس (رمضان) کی رات میں نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر سجدہ کے عوض اس کے نامہ اعمال میں پندرہ سو نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے لیے جنت میں سرخ یاقوت کا ایک ایسا گھر بنا دیتا ہے جس کے ستر ہزار دروازے ہوتے ہیں' اس کے ہر دروازے کے لیے ایک سونے کا محل ہوتا ہے جس میں سرخ یاقوت جڑے ہوتے ہیں' پس جب مسلمان بندہ رمضان کے پہلے دن روزہ رکھتا ہے تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں حتیٰ کہ رمضان کے مہینہ کے اس (پہلے) دن کی طرح (ہر دن روزہ رکھنے سے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں) اور ہر روز صبح کی نماز سے غروب آفتاب تک ستر ہزار فرشتے اس (روزہ دار) کے لیے بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں اور جب وہ (مسلمان بندہ) رمضان کے مہینہ کی رات یا دن میں سجدہ کرتا ہے تو اس کے ہر سجدہ کے عوض اس کے لیے (جنت میں) ایک ایسا درخت ہوگا جس کے سایہ میں گھوڑے پر سوار پانچ سو سال تک چلتا رہے گا (تب بھی وہ سایہ ختم نہ ہوگا)۔ (شعب الایمان رقم الحدیث: ۳۶۳۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب ماہ رمضان کا پہلا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا منادی داروغہ جنت رضوان کو آواز دے کر کہتا ہے: اے رضوان! وہ کہتا ہے: لبیک وسعدیک یا سیدی! وہ منادی کہتا ہے: تم محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی امت کے روزہ داروں اور قیام (رمضان کی راتوں میں عبادت) کرنے والوں کے لیے جنت کو مزین و آراستہ کر دو اور مہینہ ختم ہونے تک اس (کے کسی دروازے) کو بند نہ کرنا' پھر جب دوسرا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ دوزخ کے داروغہ مالک کو فرماتا ہے: اے مالک! محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی امت کے روزہ داروں اور قیام کرنے والوں سے دوزخ کے دروازے بند کر دو اور مہینہ ختم ہونے تک اس کا کوئی دروازہ نہ کھولا جائے' پھر جب تیسرا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرماتا ہے: اے جبریل! تم زمین پر اتر جاؤ اور سرکش شیطانوں اور سرکش جنوں کو (زنجیروں سے جکڑ کر) قید کر دو تا کہ وہ میرے روزہ دار بندوں کو خراب نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا فرشتہ ہے جس کا سر عرش کے نیچے ہے اور اس کے پاؤں ساتوں زمینوں کے نیچے ہیں اور اس کے دو پر (بازو) ہیں' ایک پر مشرق میں ہے اور دوسرا پر مغرب میں ہے' ایک پر سرخ یاقوت کا ہے اور دوسرا پر سبز زبرجد کا ہے' وہ (فرشتہ) رمضان کے مہینہ کی ہر رات میں یہ ندا دیتا ہے: ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اس کی توبہ قبول کی جائے؟ ہے کوئی بخشش طلب کرنیوالا کہ اس کو بخش دیا جائے؟ ہے کوئی ضرورت مند کہ وہ اپنی ضرورت کو پیش کرے (اور اس کی وہ ضرورت پوری کی جائے)۔ اے خیر (نیکی و بھلائی) کے طلبگار! خوش ہو جا (اور نیکی کر) اے شر (برائی) کے طلبگار! (برائی میں) کمی کر اور خوب غور وفکر کر' اور اللہ تعالیٰ ہر رات میں سحری اور افطاری کے وقت ایسے سات لاکھ آدمیوں کو دوزخ سے آزاد فرماتا ہے جو رب العالمین کی طرف سے عذاب کے مستحق ہو چکے ہوتے ہیں' پھر جب شب قدر آتی ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک (بہت بڑی) جماعت کے ساتھ (زمین پر) اترتے ہیں' حضرت جبرئیل علیہ السلام کے دو سبز پر ہیں جو موتیوں اور یاقوت سے آراستہ ہیں' اور وہ ان دو پروں کو ہر سال میں صرف ایک رات (شب قدر) میں پھیلاتے ہیں' جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''فرشتے اور روح (جبریل) اس (شب قدر) میں اپنے رب کے حکم سے (زمین پر) اترتے ہیں''۔ (سورۂ قدر: ۴) اور رہے فرشتے

وہ سدرۃ المنتہیٰ کے نیچے ہوتے ہیں، اور رہے روح تو وہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں، وہ اپنے ایک پر سے (فرشتوں کو) چھوتے ہیں، پس وہ (جبرئیل) خشکی اور سمندروں میں روزہ داروں، قیام (عبادت) کرنے والوں اور نماز پڑھنے والوں کو اس طرح سلام کرتے ہیں: اے مومن! تم پر سلام ہو، اے مومن! تم پر سلام ہو، یہاں تک کہ جب فجر طلوع ہوتی ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام اور فرشتے اوپر (آسمانوں پر) چلے جاتے ہیں اور حضرت جبرئیل سے آسمانوں والے (فرشتے) ملاقات کرتے ہیں تو وہ ان سے پوچھتے ہیں: اے جبریل! اللہ تعالیٰ نے ''لا الہ الا اللہ'' کہنے والوں (مسلمانوں) کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ حضرت جبریل کہتے ہیں کہ بہترین معاملہ فرمایا، پھر حضرت جبریل سے کروبیین (مقرب فرشتے) ملاقات کرتے ہیں تو وہ ان سے پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان کے روزے رکھنے والوں کیساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ حضرت جبریل کہتے ہیں کہ بہترین معاملہ فرمایا: پھر حضرت جبریل علیہ السلام اور ان کے ساتھ (زمین پر اترنے والے) فرشتے سجدہ کرتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! تم (سجدوں سے) اپنے سروں کو اٹھاؤ، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ماہ رمضان کے روزے رکھنے والوں کو بخش دیا، ماسوا اس شخص کے جس کو جبریل نے سلام نہیں (کیا وہ بخشش سے محروم رہا) اور حضرت جبریل علیہ السلام اس رات میں عادی شرابی، ناجائز ٹیکس وصول کرنے والے، جادوگر، طبلہ وطنبور (آلات موسیقی) بجانے والے اور اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرنے والے کو سلام نہیں کرتے، پھر جب عید الفطر کا دن آتا ہے تو فرشتے نازل ہو کر سر راہ کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں: اے محمد (ﷺ) کی امت! تم اپنے کریم رب کی طرف جاؤ، پس جب وہ عید گاہ میں جاتے ہیں (اور نماز عید پڑھتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! اس مزدور کی کیا اجرت ہے جب وہ اپنے کام سے فارغ ہو جائے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! اس کی اجرت یہی ہے کہ اس کو اس کی پوری پوری اجرت دی جائے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ میرے بندے ہیں اور میرے بندوں کے بیٹے ہیں، میں نے ان کو روزے رکھنے کا حکم دیا تو انہوں نے روزے رکھے، انہوں نے میرا حکم مانا اور میرے فریضہ کو ادا کیا، پھر منادی یہ ندا دیتا ہے: اے محمد (ﷺ) کی امت! تم ہدایت یافتہ ہو کر (اپنے گھروں کو) لوٹ جاؤ، تمہیں بخش دیا گیا ہے۔ (کنز العمال، رقم الحدیث: ۲۳۷۰۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رمضان کے مہینہ میں ہر رات افطار کے وقت دس لاکھ لوگوں کو دوزخ سے آزاد فرماتا ہے اور جب جمعہ کی رات آتی ہے تو (اللہ تعالیٰ اس کی) ہر گھڑی میں ایسے دس لاکھ لوگوں کو دوزخ سے آزاد فرماتا ہے جو دوزخ کے مستحق ہو چکے ہوتے ہیں۔ (کنز العمال، رقم الحدیث: ۲۳۷۱۲)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رمضان میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بخشا ہوا ہوتا ہے اور اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرنیوالا نامراد نہیں ہوتا۔

(معجم اوسط، رقم الحدیث: ۷۳۴۱، شعب الایمان رقم الحدیث: ۳۶۲۷)

حضرت کعب احبار (رضی اللہ) بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ میں نے اپنے بندوں پر ماہ رمضان کے روزے فرض کیے ہیں، اے موسیٰ! جب رمضان کا مہینہ شروع ہوتا ہے تو میں حاملین عرش (عرش اٹھانیوالے فرشتوں) کو حکم دیتا ہوں کہ وہ عبادت سے رک جائیں اور جب رمضان کے روزے رکھنے والے دعا کریں تو وہ (ان کی دعا پر) آمین کہیں اور میں نے اپنی ذات پر یہ بات لازم کر دی ہے کہ میں رمضان کے روزے رکھنے والوں کی دعا کو مسترد نہیں کروں گا (قبول کروں گا)۔

(شعب الایمان، رقم الحدیث: ۳۷۱۸)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رمضان کے مہینہ میں جمعہ کی فضیلت باقی (غیر رمضان میں) جمعوں پر اس طرح ہے جس طرح رمضان کی باقی مہینوں پر فضیلت ہے۔ (کنز العمال، رقم الحدیث: ۲۳۷۳۷)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے مکہ مکرمہ میں رمضان کو پایا اور اس کے روزے رکھے اور جتنی اسے توفیق ملی اتنا قیام کیا (راتوں کو عبادت کی) تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ایک لاکھ رمضان کا ثواب لکھ دے گا' ہر دن (روزے) کے عوض ایک غلام آزاد کرنے اور ہر رات (عبادت) کے عوض ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھ دے گا اور اسے ہر روز اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک گھوڑے پر سوار کرنے کا اجر ملے گا اور ہر دن میں ایک نیکی اور ہر رات میں ایک نیکی لکھی جائے گی۔ (سنن ماجہ ص ۲۲۵)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے مکہ مکرمہ میں رمضان کا مہینہ شروع سے آخر تک پایا' اس کے روزے رکھے اور اس میں قیام (عبادت کی) تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ایک لاکھ رمضان کا ثواب لکھ دے گا' اور اس کے لیے ہر دن (کے روزے) کے عوض بخشش اور شفاعت ہوگی' اس کے لیے ہر رات (عبادت) کے عوض بخشش اور شفاعت ہوگی اور اسے ہر دن کے عوض اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک گھوڑے پر سوار کرنے کا اجر وثواب ملے گا اور ہر روز اس کی دعا قبول ہو گی۔ (شعب الایمان' رقم الحدیث: ۳۷۲۹)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ رمضان کی ہر رات و دن میں لوگوں کو دوزخ سے آزاد فرماتا ہے اور (رمضان کے) ہر دن اور رات میں ہر مسلمان کی ایک دعا قبول ہوتی ہے۔ (الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۶۳)

بلا عذر شرعی رمضان کے روزے نہ رکھنے والوں کے لیے سخت ترین وعید

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو (تین مرتبہ) کہا: آمین آمین' آمین' آمین' کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب آپ منبر پر جلوہ فرما ہوئے تو آپ نے کہا: آمین' آمین' آمین (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا: جس شخص نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کی بخشش نہ ہوئی تو وہ دوزخ میں جائے اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور رکھے' کہو: آمین' تو میں نے کہا: آمین (یعنی یا اللہ اس بد دعا کو قبول فرما) اور جس نے اپنے ماں باپ دونوں کو یا ان میں سے کسی ایک کو پایا اور اس نے ان سے اچھا سلوک نہ کیا اور وہ مر گیا تو وہ دوزخ میں جائے اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور رکھے' کہو! آمین' تو میں نے کہا: آمین' اور جس شخص کے سامنے آپ کا ذکر کیا گیا اور اس نے آپ پر درود نہ پڑھا اور وہ مر گیا تو وہ دوزخ میں جائے اور اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور رکھے' کہو! آمین' تو میں نے کہا: آمین۔

(صحیح ابن حبان رقم الحدیث: ۹۰۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو (تین مرتبہ) کہا: آمین' آمین' آمین' کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ یہ کیوں کہہ رہے تھے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: حضرت جبریل علیہ السلام نے مجھ سے کہا کہ جس شخص کے پاس ماہ رمضان آیا اور اس کی بخشش نہیں ہوئی تو اس کی ناک خاک آلود ہو (یعنی وہ تباہ و برباد ہو جائے) تو میں نے کہا: آمین (یا اللہ اس بد دعا کو قبول فرما) پھر انہوں نے کہا کہ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے ماں باپ دونوں یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور وہ جنت میں داخل نہ ہو سکا تو میں نے کہا: آمین' پھر انہوں نے کہا کہ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے آپ کا ذکر کیا گیا اور اس نے آپ پر درود نہیں پڑھا تو میں نے (ان کی بد دعا پر) کہا: آمین۔

(جلاء الافہام ص ۲۳' الادب المفرد ص ۲۲۵)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ یہ رمضان (کا مبارک مہینہ) آ

گیا ہے، اس مہینہ میں جنت کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں، دوزخ کے دروازے بند کر دیئے گئے ہیں اور شیطان کو جکڑ کر قید کر دیا گیا ہے، وہ شخص (اللہ کی رحمت سے) دور ہو جس نے رمضان (کا مہینہ) پایا اور اس کی بخشش نہیں ہوئی، جب اس کی اس مہینہ میں بھی بخشش نہ ہوئی تو پھر کب ہوگی؟ (معجم اوسط رقم الحدیث: ۷۶۲۷، الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۶۰)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں سویا تھا کہ (خواب میں) میرے پاس دو آدمی آئے اور انہوں نے میرا بازو پکڑا اور وہ مجھے سخت دشوار گزار (لمبے چوڑے اور اونچے) پہاڑ کے پاس لے آئے، اور انہوں نے مجھ سے کہا: آپ اس پہاڑ پر چڑھیں، میں نے کہا کہ میں اس پہاڑ پر نہیں چڑھ سکتا، انہوں نے کہا: ہم آپ کے لیے اس پر چڑھنا آسان کر دیں گے، پس میں اس (پہاڑ) پر چڑھنے لگا یہاں تک کہ میں پہاڑ کے درمیانی حصہ پر پہنچ گیا تو وہاں میں نے سخت (چیخنے چلانے کی) آوازیں سنیں تو میں نے پوچھا: یہ آوازیں کیسی ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ دوزخیوں کے چیخنے چلانے کی آوازیں ہیں، پھر مجھے آگے لے جایا گیا تو میں نے کچھ ایسے لوگ دیکھے جو اپنی ایڑیوں کے بل (الٹے) لٹکے ہوئے تھے، ان کے جبڑے چیرے ہوئے تھے اور ان کے جبڑوں سے خون بہہ رہا تھا، میں نے پوچھا: یہ لوگ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے روزوں کو افطار کے وقت سے پہلے ہی افطار کر لیتے تھے (یعنی وہ روزہ رکھ کر توڑ دیتے تھے یا وہ روزہ رکھتے ہی نہیں تھے)، پھر مجھے آگے لے جایا گیا تو میں نے کچھ ایسے لوگ دیکھے جن کے پیٹ پھولے ہوئے تھے اور ان سے انتہائی گندی بدبو آرہی تھی اور ان کی شکلیں انتہائی بری تھیں (دیکھنے کے قابل نہ تھیں) میں نے پوچھا: یہ لوگ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ مقتول کفار ہیں، پھر مجھے آگے لے جایا گیا تو میں نے کچھ ایسے لوگ دیکھے جن کے پیٹ پھولے ہوئے تھے اور ان سے اس طرح گندی بو آرہی تھی جس طرح پیشاب و پاخانہ کرنے کی جگہ (گٹر وغیرہ) سے گندی بو آتی ہے، میں نے پوچھا: یہ لوگ کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ زنا کار مرد اور زنا کار عورتیں ہیں، پھر مجھے آگے لے جایا گیا تو میں نے ایسی عورتوں کو دیکھا (جو سینوں کے بل لٹکی ہوئی تھیں) جن کے پستانوں کو سانپ نوچ رہے تھے، میں نے پوچھا: (یہ عورتیں اس طرح کیوں لٹکی ہوئی ہیں اور ان کے پستانوں کو سانپ کیوں نوچ رہے ہیں) یہ عورتیں اس عذاب میں کیوں مبتلا ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ عورتیں اپنے بچوں کو (بغیر کسی عذر کے) اپنا دودھ نہیں پلاتی تھیں، پھر مجھے آگے لے جایا گیا تو میں نے دو دریاؤں کے درمیان بچوں کو کھیلتے ہوئے دیکھا، میں نے پوچھا: یہ بچے کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ مسلمانوں کے بچے ہیں، پھر (مجھے مزید) اوپر لے جایا گیا تو میں نے تین آدمیوں کو دیکھا جنہیں (جنتی پاکیزہ) شراب پلائی جارہی تھی، میں نے پوچھا: یہ (تین آدمی) کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ (تین آدمی) حضرت جعفر، حضرت زید اور حضرت ابن رواحہ (رضی اللہ عنہم) ہیں، پھر وہ مجھے دوسرے بلند مقام پر لے گئے تو (وہاں) میں نے تین آدمیوں کو دیکھا تو میں نے پوچھا: یہ (تین بزرگ) کون ہیں؟ انہوں نے بتایا کہ یہ (تین بزرگ) حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ (علیہم الصلوٰۃ والسلام) ہیں، اور وہ (تینوں حضرات) مجھے دیکھ رہے تھے۔ (صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث: ۱۹۸۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے (جان بوجھ کر) بغیر کسی (شرعی) رخصت کے اور بغیر کسی بیماری کے رمضان کے ایک دن کا روزہ چھوڑ دیا وہ خواہ ساری زندگی روزے رکھتا رہے اس (رمضان میں چھوڑے ہوئے روزے) کی قضا نہیں ہو سکتی۔ (جامع ترمذی ج ۱ ص ۱۵۳-۱۵۴)

اور ایک روایت میں ہے: جس شخص نے بغیر کسی (شرعی) عذر کے اور بغیر کسی بیماری کے رمضان کے ایک دن کا روزہ چھوڑ دیا تو وہ خواہ ساری زندگی (غیر رمضان میں) روزے رکھتا رہے اس کی قضا نہیں ہو سکتی۔ (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۶۶)

٤- بَابُ وَعِيدِ مَنْ تَهَاوَنَ بِصِيَامِ رمضان کے روزوں اور اس میں عمل کرنے کو

رَمَضَانَ وَالْعَمَلِ فِيْهِ

۳۲۳۵/۳۰- عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ فَرَضَهُنَّ اللّٰهُ فِي الْاِسْلَامِ فَمَنْ جَاءَ بِثَلَاثٍ لَمْ يُغْنِيْنَ عَنْهُ شَيْئًا حَتّٰى يَأْتِيَ بِهِنَّ جَمِيْعًا اَلصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَحَجُّ الْبَيْتِ.

حقیر و ہیچ جاننے والوں کے لیے وعید

حضرت زیاد بن نعیم حضرمی (رضی اللہ) کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اسلام میں چار چیزوں کو فرض کیا ہے' پس جس شخص نے (ان چاروں میں سے) تین پر عمل کیا (اور کسی ایک کو چھوڑ دیا) تو وہ (تین) اسے کچھ فائدہ نہ دیں گی' یہاں تک کہ وہ ان سب پر عمل کرے (اور وہ چار چیزیں یہ ہیں) نماز' زکوٰۃ' ماہ رمضان کے روزے اور بیت اللہ کا حج۔

باب مذکور کی حدیث سے متعلق دیگر احادیث

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسلام کے مضبوط حلقے اور دین کے قواعد تین ہیں جن پر اسلام کی بنیاد رکھی گئی ہے' جس شخص نے ان میں سے کسی ایک کو چھوڑ دیا وہ اس کا کافر (انکار کرنے والا) ہے' اس کا خون حلال ہے' (وہ تین یہ ہیں) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے' فرض نماز' اور رمضان کے روزے۔

(مسند ابی یعلیٰ' رقم الحدیث: ۲۳۴۵)

اور ایک روایت میں ہے: جس شخص نے ان میں سے کسی ایک کو ترک کر دیا وہ اللہ تعالیٰ کا کفر (انکار) کرنے والا ہے' اس کی نہ تو فرض عبادت قبول کی جائے گی اور نہ ہی نفل عبادت قبول کی جائے گی اور اس کا خون اور اس کا مال حلال ہوگا۔ (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۶۶)

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت اس وقت تک ہرگز رسوا نہ ہوگی جب تک وہ رمضان کے روزے پابندی سے رکھے گی' کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ماہ رمضان کے ضائع کرنے میں ان کی کیا رسوائی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس مہینہ میں محارم کی آبروریزی کرنا' جس شخص نے اس مہینہ مین زنا کیا یا شراب پی تو شروع سال سے آئندہ شروع سال تک (پورا سال) اللہ تعالیٰ اس پر لعنت فرمائے گا اور آسمانوں میں رہنے والے (فرشتے) بھی اس پر لعنت کریں گے' اور اگر وہ (اگلے) ماہ رمضان کو پانے سے پہلے مر گیا تو اللہ تعالیٰ کے پاس اس کی کوئی ایسی نیکی نہیں ہوگی جس کی وجہ سے وہ دوزخ سے بچ سکے' پس تم ماہ رمضان (میں گناہ کرنے سے اللہ تعالیٰ) سے ڈرو' کیونکہ اس مہینہ میں جس طرح نیکیوں کو کئی گنا بڑھا کر زیادہ کر دیا جاتا ہے اس کے علاوہ کسی اور مہینہ میں ان کو کئی گنا نہیں کیا جاتا' اسی طرح (دیگر مہینوں کی بہ نسبت اس مہینہ میں) گناہوں کو بھی (کئی گنا بڑھا کر زیادہ کر دیا جاتا ہے)۔ (معجم اوسط' رقم الحدیث: ۴۸۲۷' کنز العمال' رقم الحدیث: ۲۳۷۲۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شروع سال سے آخر سال تک ماہ رمضان کی خاطر جنت کو مزین و آراستہ کیا جاتا ہے اور شروع سال سے آخر سال تک رمضان کے روزے رکھنے والوں کے لیے حوروں کو آراستہ کیا جاتا ہے' پس جب رمضان شروع ہوتا ہے تو جنت کہتی ہے: اے اللہ! اس مہینہ میں میرے لیے (حوروں کے) خاوند مقرر فرما' پس جس شخص نے اس (رمضان کے) مہینہ میں (اپنے آپ کو گناہوں سے محفوظ رکھا اور) کسی مسلمان پر بہتان نہ لگایا اور نہ شراب پی (اور نہ اس میں کوئی گناہ کیا) تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو مٹا دے گا' اور جس شخص نے اس (ماہ رمضان) میں کسی مسلمان پر کوئی بہتان لگایا اور شراب پی (اور اس میں کوئی گناہ کیا) تو اللہ تعالیٰ اس کے ایک سال کے (نیک) اعمال ضائع فرما دے گا' سو تم رمضان کے مہینہ (میں گناہ کرنے) سے ڈرو' کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے' تمہارے لیے گیارہ مہینے ہیں جن میں تم کھاتے' پیتے ہو اور لذتیں حاصل کرتے ہو' جبکہ اس (رمضان کے) مہینہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لیے مخصوص فرمایا ہے' پس تم رمضان کے مہینہ سے ڈرو' کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا

مہینہ ہے۔ (شعب الایمان رقم الحدیث: ۳۶۳۲' کنز العمال ج ۸ ص ۶ ۷ ۴)

مذکورہ احادیث کی روشنی میں مستفاد امور

جس طرح نماز' زکوٰۃ اور حج فرض ہیں' اس طرح رمضان کے روزے بھی فرض ہیں' جس طرح نماز وزکوٰۃ کا تارک فاسق وفاجر کہلاتا ہے' اسی طرح بلاعذر شرعی رمضان کے روزوں کا تارک بھی فاسق وفاجر کہلاتا ہے' جس طرح نماز وزکوٰۃ کا منکر اوران کو حقیر جاننے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے' اسی طرح رمضان کے روزوں کا منکر اوراس کو حقیر جاننے والا بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے' جس طرح دیگر عبادات کا احترام ضروری ہے' اسی طرح ماہ رمضان کے روزوں کا احترام بھی ضروری ہے' اگر چہ زنا کاری' شراب نوشی' الزام تراشی اور دیگر ہر قسم کے گناہ کرنا ہر وقت منع ہیں' بہت ہی مذموم ہیں اور غضب الٰہی کا باعث ہیں' لیکن ماہ رمضان میں یہ گناہ اللہ تعالیٰ کے انتہائی غضب کا باعث ہیں کہ ان سے پورے سال کی نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں' پورا سال اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کی لعنت رہتی ہے' جس طرح ماہ رمضان میں نیکیوں کے اجر وثواب میں کئی گنا اضافہ ہوتا ہے' اسی طرح اس میں گناہوں کی سزا میں بھی کئی گنا اضافہ ہوتا ہے۔

الغرض! مذکورہ احادیث میں رمضان کا احترام نہ کرنے والوں' اس میں بلاعذر شرعی روزے نہ رکھنے والوں' ان کو حقیر سمجھنے والوں اور رمضان میں گناہ کرنے والوں کے لیے شدید ترین وعید ہے۔

۵- بَابُ الْاَحْوَالِ الَّتِیْ عَرَضَتْ لِلصِّیَامِ وَوُجُوْبِ صِیَامِ رَمَضَانَ وَمَبْدَاِ فَرْضِہٖ

روزوں کو پیش آنے والے احوال' رمضان کے روزوں کی فرضیت اور روزوں کی فرضیت کی ابتداء

۳۲۳۶/۳۱- عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اُحِیْلَتِ الصَّلٰوۃُ ثَلَاثَۃَ اَحْوَالٍ وَاُحِیْلَ الصِّیَامُ ثَلَاثَۃَ اَحْوَالٍ فَاَمَّا اَحْوَالُ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ وَھُوَ یُصَلِّیْ سَبْعَۃَ عَشَرَ شَھْرًا اِلٰی بَیْتِ الْمَقْدِسِ (اَلْحَدِیْثُ) قَالَ وَاَمَّا اَحْوَالُ الصِّیَامِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ فَجَعَلَ یَصُوْمُ مِنْ کُلِّ شَھْرٍ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ وَقَالَ یَزِیْدُ فَصَامَ سَبْعَۃَ عَشَرَ شَھْرًا مِنْ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ اِلٰی رَمَضَانَ مِنْ کُلِّ شَھْرٍ ثَلَاثَۃَ اَیَّامٍ وَصَامَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ ثُمَّ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ فَرَضَ عَلَیْہِ الصِّیَامَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ ﴿یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ (اِلٰی ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ) وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَہٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ﴾ قَالَ فَکَانَ مَنْ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نماز تین حالتوں میں تبدیل ہوئی اور روزے بھی تین حالتوں میں تبدیل ہوئے' نماز کی (تبدیلی کی) حالتیں اس طرح ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف (منہ کرکے) نماز پڑھتے رہے (الحدیث) اور روزوں کی (تبدیلی کی) حالتیں اس طرح ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہر مہینے تین روزے رکھتے تھے' یزید کی روایت کے مطابق آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ربیع الاول سے رمضان تک سترہ مہینے' ہر مہینے تین روزے رکھتے تھے اور عاشورا کا روزہ رکھا' پھر اللہ تعالیٰ نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر (ماہ رمضان کے) روزے فرض فرمائے' اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے' اور جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے ان پر ایک مسکین کو کھانا کھلانے کا فدیہ ہے'' حضرت معاذ کہتے ہیں کہ پھر جو شخص چاہتا روزے رکھتا اور جو شخص چاہتا مسکین کو کھانا کھلاتا اور یہ اس کی

شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَطْعَمَ مِسْكِينًا فَاَجْزَاَ ذٰلِكَ عَنْهُ قَالَ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَنْزَلَ الْاٰيَةَ الْاُخْرٰى ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِىْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ (اِلٰى قَوْلِهٖ) فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ قَالَ فَاَثْبَتَ اللّٰهُ صِيَامَهُ عَلَى الْمُقِيْمِ الصَّحِيْحِ وَرَخَّصَ فِيْهِ لِلْمَرِيْضِ وَالْمُسَافِرِ وَثَبَتَ الْاِطْعَامُ لِلْكَبِيْرِ الَّذِىْ لَا يَسْتَطِيْعُ الصِّيَامَ فَهٰذَانِ حَالَانِ قَالَ وَكَانُوْا يَاْكُلُوْنَ وَيَشْرَبُوْنَ وَيَاْتُوْنَ النِّسَاءَ مَا لَمْ يَنَامُوْا فَاِذَا نَامُوْا اِمْتَنَعُوْا قَالَ ثُمَّ اِنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ صِرْمَةُ ظَلَّ يَعْمَلُ صَائِمًا حَتّٰى اَمْسٰى فَجَاءَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ نَامَ فَلَمْ يَاْكُلْ وَلَمْ يَشْرَبْ حَتّٰى اَصْبَحَ فَاَصْبَحَ صَائِمًا قَالَ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ جَهِدَ جُهْدًا شَدِيْدًا قَالَ مَالِىْٓ اَرَاكَ قَدْ جَهِدْتَ جُهْدًا شَدِيْدًا؟ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ عَمِلْتُ اَمْسِ فَجِئْتُ حِيْنَ جِئْتُ فَاَلْقَيْتُ نَفْسِىْ فَنِمْتُ وَاَصْبَحْتُ حِيْنَ اَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَ وَكَانَ عُمَرُ قَدْ اَصَابَ مِنَ النِّسَاءِ مِنْ جَارِيَةٍ اَوْ مِنْ حُرَّةٍ بَعْدَ مَا نَامَ وَاَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَائِكُمْ (اِلٰى قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ) ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيْلِ﴾.

طرف سے کافی ہو جاتا' پھر اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ''رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے' الی قولہ سوتم میں سے جو شخص (رمضان کا) مہینہ پائے وہ اس کے روزے رکھے'' پس اللہ تعالیٰ نے مقیم و تندرست آدمی پر اپنے روزوں کو ثابت و قائم رکھا' مریض اور مسافر کو اس میں رخصت دے دی اور ایسا بوڑھا آدمی جو روزے رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا اس کے لیے کھانا کھلانے کی اجازت باقی رکھی' سو یہ روزوں کی تبدیلی کی دو حالتیں ہیں' حضرت معاذ کہتے ہیں کہ (شروع میں) مسلمان سونے سے پہلے کھاتے' پیتے رہتے تھے اور اپنی بیویوں سے جماع کرتے تھے' لیکن سونے کے بعد ان کے لیے کھانا پینا اور جماع کرنا منع تھا' پھر ایک انصاری شخص جس کو صرمہ کہا جاتا تھا' وہ ایک دن روزہ کی حالت میں شام تک (کھیتی باڑی کا) کام کرتا رہا' پھر وہ اپنے گھر آیا اور اس نے عشاء کی نماز پڑھی' پھر وہ کھائے پیئے بغیر سو گیا حتیٰ کہ صبح ہو گئی اور اس نے روزہ کی حالت میں صبح کی' رسول اللہ ﷺ نے اسے انتہائی مشقت و تکلیف میں بے حال دیکھا تو اس سے پوچھا: کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں انتہائی مشقت و تکلیف میں بے حال دیکھ رہا ہوں؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کل میں نے (شام تک کھیتی باڑی کا) کام کیا' پھر میں جب گھر آیا تو میں (کھائے پیئے بغیر) لیٹ گیا اور مجھے نیند آ گئی اور میں نے روزہ کی حالت میں صبح کی' حضرت معاذ کہتے ہیں کہ حضرت عمر (رضی اللہ) نے سونے کے بعد اپنی باندی یا بیوی کے ساتھ جماع کیا' پھر انہوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ (ﷺ) سے وہ واقعہ ذکر کیا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ''تمہارے روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانا (جماع کرنا) حلال کر دیا گیا ہے...... الی قولہ...... پھر تم رات تک روزے کو پورا کرو''۔

۳۲۳۷/۳۲- عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ لَقِيْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ (يَعْنِى ابْنَ عَوْفٍ) قُلْتُ حَدِّثْنِىْ عَنْ شَىْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ اَبِيْكَ سَمِعَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ شَهْرِ رَمَضَانَ' قَالَ نَعَمْ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَرَضَ صِيَامَ رَمَضَانَ وَسَنَنْتُ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ

حضرت نضر بن شیبان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن (بن عوف) سے ملاقات کی تو میں نے (ان سے) کہا کہ آپ مجھے یہ حدیث سنائیں جو آپ نے اپنے والد کے واسطے سے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ماہ رمضان کے بارے میں سنی ہے' انہوں نے کہا: ہاں! میرے والد (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے مجھے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلا شبہ رمضان کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کیے ہیں اور اس کے قیام (نماز تراویح) کو میں

وَقَامَهُ اِحْتِسَابًا خَرَجَ مِنَ الذُّنُوْبِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ.

نے سنت قرار دیا ہے، سو جس شخص نے ثواب کی نیت سے اس میں روزے رکھے اور اس (کی راتوں) میں قیام کیا (نماز تراویح پڑھی) تو وہ گناہوں سے اس دن کی طرح پاک وصاف ہو جائے گا جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

۳۲۳۸/۳۳- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الصَّوْمُ؟ قَالَ فَرْضٌ مُجْزِیءٌ.

حضرت عوف بن مالک حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! روزہ کیا ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: وہ کفایت کرنے والا (ادا ہونے والا) فرض ہے۔

٦- بَابُ ثُبُوْتِ الشَّهْرِ بِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ فِي الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ اَوْ اِكْمَالِ الْعِدَّةِ ثَلَاثِيْنَ اِنْ كَانَ غُمَّ

روزہ رکھنے اور روزہ چھوڑنے (عید الفطر کرنے) کے سلسلہ میں رؤیت ہلال سے مہینہ کا ثبوت اور چاند پوشیدہ (مطلع ابر آلود) ہونے کی صورت میں تیس دنوں کی گنتی کو پورا کرنے کا حکم

۳۲۳۹/۳۴- عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ هٰذِهِ الْاَهِلَّةَ مَوَاقِيْتَ لِلنَّاسِ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَتِمُّوْا الْعِدَّةَ.

حضرت طلق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ان نئے چاندوں کو لوگوں (کے دینی اور دنیاوی کاموں) کے اوقات کی نشانیاں بنایا ہے، سو تم چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو (یعنی چاند دیکھ کر عید الفطر کرو) اور اگر تم پر چاند (بادلوں یا گرد وغبار کی وجہ سے) چھپا ہوا ہو تو تم (مہینے کے دنوں کی) گنتی پوری کرو۔

۳۲۴۰/۳۵- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمُ الشَّهْرُ فَاَكْمِلُوْا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر روزہ چھوڑو اور اگر تم پر مہینہ کا چاند چھپا ہوا ہو تو تیس (دنوں) کی گنتی کو پورا کرو۔

۳۲۴۱/۳۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

۳۲۴۲/۳۷- عَنْ اَبِی الْبَخْتَرِيِّ قَالَ اَهْلَلْنَا هِلَالَ رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ قَالَ فَاَرْسَلْنَا رَجُلًا اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهُ فَسَاَلَهُ قَالَ هَاشِمٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ مَدَّ رُؤْيَتَهُ قَالَ هَاشِمٌ لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ اُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوْا الْعِدَّةَ.

حضرت ابو البختری کا بیان ہے کہ ہم نے ذات عرق میں رمضان کا چاند دیکھا تو ہم نے حضرت عبد اللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) کے پاس چاند کے بارے میں پوچھنے کے لیے ایک آدمی بھیجا، اس آدمی نے آکر پوچھا تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے چاند کو دیکھنے والوں کے لیے بڑھا دیا، سو اگر تم پر چاند (بادلوں یا گرد وغبار کی وجہ سے) چھپا ہو تو تم (تیس دنوں کی) گنتی کو پورا کرو۔

۳۲۴۳/۳۸- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے اس شخص پر تعجب

عَجِبْتُ مِمَّنْ يَتَقَدَّمُ الشَّهْرَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ اَوْ قَالَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ.

ہوتا ہے جو (رمضان کے) مہینے سے (ایک دن یا دو دن) پہلے روزہ رکھنا شروع کر دیتا ہے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تک روزہ نہ رکھو جب تک کہ رمضان کا چاند نہ دیکھ لو یا فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھو۔

۳۲۴۴/۳۹- عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقَدِّمُوْا الشَّهْرَ حَتّٰى تُكْمِلُوْا الْعِدَّةَ اَوْ تَرَوُا الْهِلَالَ وَصُوْمُوْا وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تُكْمِلُوْا الْعِدَّةَ اَوْ تَرَوُا الْهِلَالَ.

حضرت ربعی بن حراش رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ اس (صحابی) نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ماہ رمضان سے پہلے (احتیاط کی نیت سے) روزہ نہ رکھو، یہاں تک کہ تم (ماہ شعبان کی) گنتی پوری کر لو، یا تم چاند دیکھ کر روزہ رکھو، اور تم افطار نہ کرو (عید نہ کرو۔ یہاں تک کہ (ماہ رمضان کے دنوں کی) گنتی پوری کر لو، یا چاند دیکھ کر عید کرو۔

۳۲۴۵/۴۰- عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهُ قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ (يَعْنِيْ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) اِذَا مَضٰى مِنْ شَعْبَانَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ يَبْعَثُ مَنْ يَنْظُرُ فَاِنْ رُؤِيَ فَذَاكَ وَاِنْ لَمْ يَرَ وَلَمْ يَحُلْ دُوْنَ مَنْظَرِهٖ سَحَابٌ اَوْ قَتَرٌ اَصْبَحَ مُفْطِرًا وَاِنْ حَالَ دُوْنَ مَنْظَرِهٖ سَحَابٌ اَوْ قَتَرٌ اَصْبَحَ صَائِمًا.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہینہ انتیس (۲۹) دن کا بھی ہوتا ہے، سو تم جب تک چاند نہ دیکھ لو اس وقت تک روزہ نہ رکھو اور نہ ہی چاند دیکھے بغیر عید کرو، اور اگر تم پر چاند (ابرو غبار کی وجہ سے) چھپا ہوا ہو تو تم اس کے پورے تیس دنوں کے حساب سے روزے رکھو، حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ معمول تھا کہ جب شعبان کے انتیس دن پورے ہو جاتے تو وہ رمضان کا چاند دیکھنے کے لیے کسی کو بھیجتے تھے، اگر چاند نظر آ جاتا تو صبح کو روزہ رکھتے تھے اور اگر چاند نظر نہ آتا اور مطلع بھی ابر آلود یا غبار آلود نہ ہوتا تو روزہ نہ رکھتے، اور اگر (چاند نظر نہ آتا اور) مطلع ابر آلود یا غبار آلود ہوتا تو صبح کو روزہ رکھ لیتے تھے۔

۳۲۴۶/۴۱- عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ صَفَّقَ الثَّالِثَةَ وَقَبَضَ اِبْهَامَهٗ (وَفِيْ رِوَايَةٍ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ) فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا غَفَرَ اللّٰهُ لِاَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّهٗ وَهَلَ اِنَّمَا هَجَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهٗ شَهْرًا فَنَزَلَ لِتِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ نَزَلْتَ لِتِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ.

حضرت یحییٰ بن عبد الرحمن بن حاطب سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے، آپ (ﷺ) نے دو مرتبہ اپنے دونوں ہاتھوں کو کھول کر اشارہ کیا اور تیسری مرتبہ ہاتھوں کو کھولا اور انگوٹھا بند کر لیا (اور ایک روایت میں ہے کہ لوگوں نے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے اس کا ذکر کیا تو) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمن (عبد اللہ بن عمر) کی مغفرت فرمائے، ان کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ اپنی بیویوں سے ایک مہینہ الگ رہے، پھر آپ (ﷺ) نے انتیس دن گزرنے کے بعد رجوع فرمایا، لوگوں نے عرض کیا: رسول اللہ! آپ نے انتیس دن کے بعد رجوع فرمایا ہے (مہینے کے تیس دن پورے نہیں ہوئے)، آپ (ﷺ) نے فرمایا: مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

۳۲۴۷/۴۲- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اَنَا اُمَّةٌ اُمِيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسَبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا، وَعَقَدَ الْاِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ وَالشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا، يَعْنِي تَمَامَ ثَلَاثِيْنَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم امی لوگ ہیں، نہ لکھتے ہیں اور نہ حساب کرتے ہیں، مہینہ ایسا ہوتا ہے مہینہ ایسا ہوتا ہے اور ایسا ہوتا ہے، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے تیسری بار انگوٹھے کو بند کر کے اشارہ فرمایا کہ مہینہ ایسا ہوتا ہے، ایسا ہوتا ہے اور ایسا ہوتا ہے، یعنی پورے تیس دن کا ہوتا ہے۔

فَصْلٌ مِنْهُ فِيْمَا جَاءَ خَاصًّا بِاِكْمَالِ شَعْبَانَ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا اِذَا غُمَّ عَلٰى هِلَالِ رَمَضَانَ

فصل: جب رمضان کا چاند چھپا ہوا ہو تو اس وقت خاص طور پر شعبان کے تیس دن پورے کرنے کا حکم

۳۲۴۸/۴۳- عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهِ فَاِنْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَحَابٌ فَكَمِّلُوْا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ وَلَا تَسْتَقْبِلُوْا الشَّهْرَ اِسْتِقْبَالًا قَالَ حَاتِمٌ يَعْنِي عِدَّةَ شَعْبَانَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ مِثْلَهُ وَفِيْهِ) فَاِنْ حَالَ دُوْنَهُ غَيَابَةٌ فَاَكْمِلُوْا الْعِدَّةَ وَالشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ يَعْنِي اَنَّهُ نَاقِصٌ.

حضرت عکرمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو اور اگر تمہارے اور چاند کے درمیان بادل حائل ہو جائے تو تیس (۳۰) دن کی گنتی پوری کرو، اور (رمضان کی احتیاط کی نیت سے) ماہ رمضان کا روزہ (ایک دن یا دو دن) پہلے نہ رکھو، حاتم راوی نے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ شعبان کی گنتی پوری کرو۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے، البتہ اس میں یہ ہے کہ) اگر مطلع ابر آلود (یا غبار آلود) ہو تو (شعبان کے مہینہ کے دنوں کی) گنتی پوری کرو اور مہینہ انتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے، یعنی وہ ناقص (تیس دن سے کم) ہوتا ہے۔

۳۲۴۹/۴۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَفَّظُ مِنْ هِلَالِ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ ثُمَّ يَصُوْمُ بِرُؤْيَةِ رَمَضَانَ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس قدر اہتمام کے ساتھ شعبان کے چاند کا خیال رکھتے تھے اتنا کسی اور مہینے کا خیال نہیں رکھتے تھے، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے تھے، اور اگر مطلع ابر آلود ہوتا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تیس دن کی گنتی پوری کرتے، پھر روزہ رکھتے۔

فَصْلٌ مِنْهُ فِيْمَا جَاءَ خَاصًّا بِاِكْمَالِ رَمَضَانَ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا اِذَا غُمَّ عَلٰى هِلَالِ شَوَّالٍ

فصل: جب شوال کا چاند چھپا ہوا ہو تو اس وقت خاص طور پر رمضان کے تیس دن پورے کرنے کا حکم

۳۲۵۰/۴۵- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم چاند کو دیکھو تو روزہ رکھو اور جب تم چاند کو دیکھو تو عید کرو، اور اگر تم پر

وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَیْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَصُوْمُوْا ثَلَاثِیْنَ یَوْمًا.

چاند (بادل کی وجہ سے) پوشیدہ ہو جائے تو پورے تیس دن روزے رکھو۔

۳۲۵۱/۴۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ فَعُدُّوْا ثَلَاثِیْنَ یَوْمًا.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے الا یہ کہ فرمایا: تم تیس دنوں کی گنتی پوری کرو۔

۳۲۵۲/۴۷- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقَدِّمُوا الشَّهْرَ بِیَوْمٍ وَلَا یَوْمَیْنِ اِلَّا اَنْ یُّوَافِقَ اَحَدُکُمْ صَوْمًا کَانَ یَصُوْمُهٗ صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاَتِمُّوْا ثَلَاثِیْنَ یَوْمًا ثُمَّ اَفْطِرُوْا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ماہ رمضان سے ایک دن یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو، لیکن تم میں سے کسی شخص کی (ایک دن یا دو دن پہلے) روزہ رکھنے کی عادت ہو تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے، سو تم چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو اور اگر تم پر چاند پوشیدہ ہو تو تیس دن پورے کرو، پھر عید کرو۔

فَصْلٌ مِنْهُ فِیْمَا جَاءَ فِیْ اِسْتِقْبَالِ رَمَضَانَ بِیَوْمٍ اَوْ یَوْمَیْنِ وَ حُکْمِ صَوْمِ یَوْمِ الشَّكِّ

فصل: رمضان کی آمد سے پہلے ایک دن یا دو دن روزہ رکھنے اور شک کے دن روزہ رکھنے کا حکم

۳۲۵۳/۴۸- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ رَمَضَانَ بِیَوْمٍ وَلَا یَوْمَیْنِ اِلَّا رَجُلًا کَانَ یَصُوْمُ صَوْمًا فَلْیَصُمْهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رمضان سے ایک دن یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو، البتہ جس شخص کی (رمضان سے پہلے ایک دن یا دو دن) روزہ رکھنے کی عادت ہو تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے۔

۳۲۵۴/۴۹- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (وَرَضِیَ عَنْهَا) عَنِ الْیَوْمِ الَّذِیْ یُخْتَلَفُ فِیْهِ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ لَاَنْ اَصُوْمَ یَوْمًا مِنْ شَعْبَانَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اُفْطِرَ یَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَسَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ وَاَبَا هُرَیْرَةَ فَکُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا قَالَ اَزْوَاجُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمُ بِذَاكَ مِنَّا.

حضرت عبد اللہ بن ابو موسیٰ (رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رمضان کے اس دن کے بارے میں پوچھا جس میں اختلاف ہو جائے، تو انہوں نے فرمایا: میرے نزدیک شعبان کے ایک دن کا روزہ رکھنا رمضان کے ایک دن کے روزہ نہ رکھنے سے زیادہ پسندیدہ ہے، حضرت عبد اللہ بن موسیٰ کہتے ہیں کہ پھر میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے آ کر پوچھا تو ان دونوں میں سے ہر ایک نے یہی جواب دیا کہ اس مسئلہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات ہم سے زیادہ جانتی ہیں۔

فوائد و مسائل

قمری مہینہ کبھی تیس دن کا ہوتا ہے اور کبھی انتیس دن کا ہوتا ہے، شعبان کے مہینہ کے انتیس دن پورے ہونے کے بعد اگر رمضان کا چاند نظر آ جائے تو رمضان کا روزہ رکھا جائے اور چاند نظر نہ آنے کی صورت میں شعبان کے دن پورے کیے جائیں اور اگر انتیس دن

گزرنے کے بعد مطلع صاف نہ ہو، ابر آلود و غبار آلود ہو جس کی وجہ سے چاند نظر نہ آئے تب بھی تیس دن پورے کیے جائیں، اور یہ کہ رمضان سے ایک دن یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھا جائے، الا یہ کہ اگر رمضان سے ایک دن یا دو دن روزہ رکھنے کی عادت و معمول ہو تو پھر اس سے پہلے روزہ رکھا جا سکتا ہے، اور شک کا روزہ نہ رکھا جائے، شک کا روزہ یہ ہے کہ آدمی یہ نیت کر کے روزہ رکھے کہ اگر صبح رمضان ہوا تو اس کا روزہ ہوگا، ورنہ نفلی روزہ ہوگا، اور شک کا روزہ رکھنا مکروہ ہے، اسی طرح ماہ رمضان کے انتیس دن پورے ہونے کے بعد جب تک شوال کا چاند نظر نہ آجائے روزہ نہ چھوڑا جائے، تیس روزے پورے کیے جائیں اور مطلع ابر آلود یا غبار آلود ہونے کی صورت میں بھی تیس روزے پورے کیے جائیں۔

۷- بَابُ مَنْ يَكْتَفِيْ بِشَهَادَتِهِ بِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ فِي الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ

روزہ رکھنے اور عید الفطر کرنے کے سلسلہ میں رؤیت ہلال کی گواہی کا کافی ہونا

۳۲۵۵/۵۰- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ خَطَبَ فِي الْيَوْمِ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَالَ اَلَا اِنِّيْ قَدْ جَالَسْتُ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاَلْتُهُمْ اَلَا وَاِنَّهُمْ حَدَّثُوْنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ قَالَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهِ وَانْسُكُوْا لَهَا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَتِمُّوْا ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا وَاِنْ شَهِدَ شَاهِدَانِ مُسْلِمَانِ فَصُوْمُوْا وَاَفْطِرُوْا.

حضرت عبد الرحمٰن بن زید بن خطاب سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے اس دن خطاب کیا جس دن (چاند کے ہونے یا ہونے کے بارے) میں (لوگوں کو) شک تھا، انہوں نے (دوران خطاب) کہا: سنو! میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام کی صحبت میں رہ چکا ہوں اور ان سے میں پوچھ چکا ہوں، سنو! انہوں نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو، اور چاند سے (رمضان کے روزے رکھ کر، شوال کے پہلے دن عید کر کے اور قربانی و حج جیسے اعمال کر کے) اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرو، اور اگر چاند تم پر چھپا ہوا ہو تو تیس دن پورے کرو، البتہ اگر دو مسلمان آدمی (چاند دیکھنے کی) گواہی دے دیں تو پھر تم روزہ رکھو اور عید کرو۔

۳۲۵۶/۵۱- عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْبَحَ النَّاسُ لِتَمَامِ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا فَجَاءَ اَعْرَابِيَّانِ فَشَهِدَا اَنَّهُمَا اَهَلَّاهُ بِالْاَمْسِ عَشِيَّةً فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ اَنْ يُفْطِرُوْا.

حضرت ربعی بن حراش رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ لوگوں نے (رمضان کے) تیسویں (۳۰) دن روزہ رکھا ہوا تھا کہ دو دیہاتیوں نے آکر یہ گواہی دی کہ انہوں نے کل شام کو چاند دیکھا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو روزہ ختم کرنے کا حکم دیا۔

۳۲۵۷/۵۲- عَنْ اَبِيْ عُمَيْرِ بْنِ اَنَسٍ حَدَّثَنِيْ عُمُوْمَةٌ لِيْ مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غُمَّ عَلَيْنَا هِلَالُ شَوَّالٍ فَاَصْبَحْنَا صِيَامًا فَجَاءَ رَكْبٌ مِنْ اٰخِرِ النَّهَارِ فَشَهِدُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ رَاَوُا الْهِلَالَ بِالْاَمْسِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابو عمیر بن انس کا بیان ہے کہ مجھے میرے انصاری چچا'' جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے'' نے حدیث سنائی، انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ ہم پر شوال کا چاند چھپا رہا تو ہم نے صبح روزہ رکھ لیا، دن کے آخری حصہ میں کچھ لوگ سوار ہو کر آئے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس بات کی گواہی دی کہ انہوں نے کل چاند دیکھا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو اس دن کے روزے کو ختم کرنے اور اگلے دن عید

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُفْطِرُوْا مِنْ يَوْمِهِمْ وَاَنْ يَخْرُجُوْا لِعِيْدِهِمْ مِنَ الْغَدِ.

کے لیے نکلنے کا حکم دیا۔

۳۲۵۸/۵۳- قط عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ عُمُوْمَةً لَهُ شَهِدُوْا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ عَلٰى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ فَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يُفْطِرُوْا وَاَنْ يَخْرُجُوْا لِعِيْدِهِمْ مِنَ الْغَدِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے چچاؤں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے چاند دیکھنے کی گواہی دی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے لوگوں کو روزہ کھولنے اور اگلے دن عید کے لیے نکلنے کا حکم دیا۔

۳۲۵۹/۵۴- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ كُنْتُ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْهِلَالَ هِلَالَ شَوَّالٍ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَفْطِرُوْا.

حضرت عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کا بیان ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس ایک آدمی نے آ کر کہا کہ میں نے شوال کا چاند دیکھا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگو! روزہ ختم کر دو۔

رمضان وشوال کے رؤیت ہلال کی گواہی کے ثبوت میں مزید احادیث

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک اعرابی (دیہاتی) نے حاضر ہو کر عرض کیا: بلاشبہ میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اے بلال! تم لوگوں میں یہ اعلان کر دو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

(جامع ترمذی ج ۱ ص ۱۴۸' سنن ابوداود ج ۱ ص ۳۲۰)

حضرت عکرمہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ لوگوں کو رمضان کے چاند (کے ثبوت) میں شک ہوا تو انہوں نے قیام نہ کرنے اور روزہ نہ رکھنے کا ارادہ کیا' اتنے میں حرہ کے مقام سے ایک اعرابی نے آ کر یہ گواہی دی کہ اس نے چاند دیکھا ہے' پس اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے (اس سے) فرمایا: کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور میں (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! اور اس نے چاند دیکھنے کی گواہی دی' تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت بلال کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں یہ اعلان کر دیں کہ وہ قیام بھی کریں (نماز تراویح پڑھیں) اور روزہ بھی رکھیں۔

(سنن ابوداود ج ۱ ص ۳۲۰)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگ چاند دیکھ رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی کہ بلاشبہ میں نے چاند دیکھا ہے' پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے (ابن عمر کی گواہی پر) روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (سنن ابوداود ج ۱ ص ۳۲۰)

حضرت حسین بن حارث جدلی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ امیر مکہ نے خطبہ دیتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ نے ہم سے یہ عہد لیا تھا کہ ہم چاند کو دیکھ کر مناسک حج ادا کریں' اور اگر ہم خود چاند نہ دیکھ سکیں اور دو عادل گواہ (چاند دیکھنے کی) گواہی دے دیں تو ان کی گواہی پر ہم مناسک ادا کریں' (ابو مالک اشجعی کہتے ہیں کہ) میں نے حسین بن حارث سے پوچھا کہ (اس وقت) امیر مکہ کون تھے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم' پھر اس کے بعد ان سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ وہ محمد بن حاطب کے بھائی حارث بن حاطب تھے' پھر

امیر نے کہا کہ تم میں وہ شخص موجود ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا مجھ سے زیادہ عالم ہے' اور اپنے ہاتھ سے اس کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ شخص رسول اللہ ﷺ کی طرف سے گواہ ہے' حسین کا بیان ہے کہ میں نے اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے بزرگ سے پوچھا کہ جس شخص کی طرف امیر نے اشارہ کیا ہے یہ کون ہے؟ اس (بزرگ) نے کہا کہ یہ حضرت عبداللہ بن عمر ہیں' اور اس نے (واقعی) سچ کہا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا اس سے زیادہ علم رکھتے ہیں' انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اسی طرح حکم دیا ہے۔

(سنن ابوداد ج ا ص ۳۱۹)

حضرت عبدالملک بن میسرہ کا بیان ہے کہ میں مدینہ منورہ میں موجود تھا اور حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) بھی وہاں موجود تھے کہ ایک شخص نے امیر مدینہ کے پاس آ کر رمضان کے مہینہ کے چاند دیکھنے کی گواہی دی تو اس (امیر مدینہ) نے حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے اس شخص کی گواہی کے بارے میں پوچھا تو ان دونوں حضرات نے امیر مدینہ کو اس گواہی کو قبول کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے چاند کی رؤیت پر ایک شخص کی گواہی کو قبول فرمایا' جبکہ رسول اللہ ﷺ عیدالفطر کے چاند کی رویت پر دو آدمیوں کی گواہی کو قبول فرماتے تھے۔ (المعجم الاوسط)

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ لوگوں نے رمضان کے تیسویں دن روزہ رکھ کر صبح کی' پھر دو آدمیوں نے آ کر یہ گواہی دی کہ انہوں نے کل شام چاند دیکھا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو (روزہ کھولنے) کا حکم دیا تو انہوں نے روزہ کھول دیا۔

(المعجم الکبیر ج ۱۷' رقم الحدیث: ۶۶۳)

احادیث باب اور دیگر احادیث کی روشنی میں فقہی مسائل

فقہاء کرام کا اس بات پر اختلاف ہے کہ رمضان اور شوال کے چاند کی رویت کے ثبوت میں ایک آدمی کی گواہی کافی ہے یا کم از کم دو آدمیوں کی گواہی ضروری ہے۔

احناف کے نزدیک رمضان کے چاند کی رؤیت میں اگر مطلع ابر آلود ہو تو اس کے ثبوت میں ایک عادل آدمی کی گواہی کافی ہے اور اگر مطلع ابر آلود نہ ہو تو ایک بہت بڑی جماعت کی گواہی ضروری ہے' اور عید کے چاند کی رویت میں اگر مطلع ابر آلود ہو تو (کم از کم) دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی ضروری ہے' اور اگر مطلع ابر آلود نہ ہو تو اتنی بڑی جماعت کی گواہی ضروری ہے جس کی خبر سے یقین ہو جائے۔

علامہ مرغینانی حنفی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

جب آسمان ابر آلود ہو تو امام (حکمران) رمضان کے چاند کی رویت میں ایک عادل آدمی کی گواہی قبول کرے' خواہ وہ (گواہی دینے والا) مرد ہو یا عورت ہو' کیونکہ یہ دینی معاملہ ہے' اور یہ (ایک عادل کی گواہی کو قبول کرنا) احادیث کی روایت کے مشابہ ہے' اور صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے رمضان کے چاند کی رؤیت میں ایک آدمی کی گواہی قبول فرمائی' اور جب آسمان ابر آلود نہ ہو اس وقت تک گواہی قبول نہیں کی جائے گی جب تک کہ اتنی کثیر جماعت چاند کو نہ دیکھ لے جس کی خبر سے یقین حاصل ہو جائے' اور عید کے چاند کی رؤیت میں اگر مطلع ابر آلود ہو تو (کم از کم) دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی قبول کی جائے گی اور اگر آسمان ابر آلود نہ ہو (مطلع صاف ہو) تو اتنی بڑی جماعت کی ہی گواہی قبول کی جائے گی جس کی خبر سے یقین حاصل ہو جائے۔

(ہدایہ اولین ص ۱۹۶-۱۹۵)

رمضان کی پہلی تاریخ جاننے کے لیے تجربہ شدہ ضابطہ

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رمضان کے مہینے کی پہلی تاریخ کے بارے میں تمہیں شبہ ہو تو تم گزشتہ رمضان

کی پانچویں تاریخ کو شمار کرلو تو گزشتہ رمضان کا جو پانچواں دن ہوگا وہی اس سال کی رمضان کی پہلی تاریخ ہوگی۔ (مثلاً اگر گزشتہ رمضان کا پہلا روزہ جمعہ کا تھا تو چونکہ پانچواں دن منگل بنتا ہے اس لیے موجودہ سال کے رمضان کا پہلا روزہ منگل کا ہوگا' علی ہذا القیاس) علماء کرام نے پچاس سال تک اس کا تجربہ کیا تو یہ تجربہ ہر سال صحیح ثابت ہوا۔ (عجائب المخلوقات برحاشیہ حیوۃ الحیوان ج ۱ ص ۱۲۰)

۸- بَابُ إِذَا رُؤِیَ الْهِلَالُ فِیْ بَلَدٍ دُوْنَ غَیْرِهٖ هَلْ یَلْزَمُ بَقِیَّةُ الْبِلَادِ الصَّوْمَ اَمْ لَا؟

جب ایک ملک (یا شہر) میں چاند نظر آئے اور دوسرے ملکوں میں نظر نہ آئے تو کیا باقی ملکوں (جن میں چاند نظر نہیں آیا) میں روزہ رکھنا لازم ہے یا نہیں؟

۳۲۶۰/۵۵- عَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ اِلٰی مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ رَمَضَانُ وَاَنَا بِالشَّامِ فَرَاَيْنَا الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فِيْ اٰخِرِ الشَّهْرِ فَسَاَلَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتٰی رَاَيْتُمُوْهُ؟ فَقُلْتُ رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَنْتَ رَاَيْتَهُ؟ قُلْتُ نَعَمْ، وَرَاٰهُ النَّاسُ وَصَامُوْا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ لٰكِنَّا رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُوْمُ حَتّٰی نُكْمِلَ ثَلَاثِيْنَ اَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ اَوَلَا تَكْتَفِيْ بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهٖ؟ فَقَالَ لَا هٰكَذَا اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ.

حضرت کریب کا بیان ہے کہ حضرت ام فضل بنت حارث (رضی اللہ عنہا) نے ان کو حضرت معاویہ (رضی اللہ عنہ) کے پاس ملک شام میں بھیجا' حضرت کریب کہتے ہیں کہ میں ملک شام پہنچا اور حضرت ام فضل کا کام پورا کیا' اور میں ملک شام میں ہی تھا کہ رمضان کا چاند نظر آ گیا اور ہم نے جمعہ کی رات چاند دیکھا' پھر میں ماہ رمضان کے آخر میں مدینہ منورہ آیا' پھر جب چاند کا تذکرہ ہوا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے پوچھا: تم نے چاند کو کب دیکھا تھا؟ میں نے کہا کہ ہم نے چاند کو جمعہ کی رات دیکھا تھا' انہوں نے کہا: کیا تم نے خود چاند دیکھا تھا؟ میں نے کہا: جی ہاں! اور لوگوں نے بھی چاند دیکھا اور انہوں نے روزہ بھی رکھا اور حضرت معاویہ (رضی اللہ عنہ) نے بھی روزہ رکھا' حضرت ابن عباس نے کہا لیکن ہم نے تو ہفتہ کی رات چاند دیکھا تھا' ہم اس وقت تک روزے رکھیں گے جب تک پورے تیس روزے نہ ہو جائیں یا جب تک چاند کو نہ دیکھ لیں' میں نے کہا: کیا آپ حضرت معاویہ (رضی اللہ عنہ) کے چاند دیکھنے اور ان کے روزہ رکھنے کو کافی نہیں سمجھتے؟ انہوں نے کہا: نہیں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (ہمیں) اسی طرح حکم دیا ہے۔

حدیث باب کی روشنی میں احکام ومسائل

اس باب کی حدیث میں یہ دلیل ہے کہ جب ایک ملک میں چاند کی رؤیت ثابت ہو جائے تو دوسرے ملک کے لوگوں کے لیے اس رؤیت پر عمل کرنا ضروری نہیں۔

علامہ علاؤالدین ابوبکر بن مسعود کاسانی حنفی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

جب دو ملکوں کے درمیان فاصلہ تھوڑا ہو (یعنی وہ ایک دوسرے کے قریب ہوں) تو ان میں مطالع مختلف نہیں ہوں گے' لیکن جب فاصلہ بعید ہو (یعنی وہ ایک دوسرے سے زیادہ دور ہوں) تو ان دونوں میں سے کسی کا حکم دوسرے ملک پر لاگو نہیں ہوگا' کیونکہ دو ملکوں کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ ہونے کی صورت میں ان کے مطالع مختلف ہو جاتے ہیں' پس ہر ملک کے رہنے والوں میں ان کے اپنے ملک کے مطالع کا اعتبار ہوگا۔ (بدائع الصنائع ج ۲ ص ۸۳)

یعنی اگر دو ملک ایک دوسرے کے قریب ہوں تو ان دونوں کا حکم ایک ملک کا ہے' ایک ملک میں چاند کی رؤیت ثابت ہونے پر دوسرے قریبی ملک میں رؤیت ثابت ہو جائے گی اور اگر وہ ایک دوسرے سے بہت زیادہ دور ہوں تو (مطالع مختلف ہونے کی وجہ سے) ایک ملک میں چاند کی رؤیت دوسرے ملک میں ثابت نہ ہوگی اور اس کے احکام اس (دوسرے ملک) پر لاگو نہیں ہوں گے۔

۹- بَابُ مَا جَاءَ خَاصًّا بِنَقْصِ الشَّهْرِ مَعَ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَانِ لَا يَنْقُصَانِ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد کہ دو مہینے ناقص نہیں ہوتے

۳۲۶۱/۵۶- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَمَّ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا: انتیس دن کا مہینہ پورا ہوتا ہے۔

۳۲۶۲/۵۷- عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قِيْلَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رُؤِيَ هٰذَا الشَّهْرُ لِتِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ قَالَتْ وَمَا يُعَجِّبُكُمْ مِنْ ذَاكَ؟ لَمَا صُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ اَكْثَرُ مِمَّا صُمْتُ ثَلَاثِيْنَ.

حضرت اسحاق بن سعید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے کہا: اے ام المومنین! یہ مہینہ تو انتیس دن کا ہی دیکھا گیا ہے' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تمہیں اس بارے میں کس چیز نے تعجب میں ڈال دیا ہے؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ انتیس روزے رکھے ہیں اور ان سے زیادہ تیس روزے بھی رکھے ہیں۔

۳۲۶۳/۵۸- عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَا صُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ اَكْثَرُ مِمَّا صُمْتُ مَعَهُ ثَلَاثِيْنَ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ انتیس روزے رکھے ہیں اور ان سے زیادہ تیس روزے بھی رکھے ہیں۔

۳۲۶۴/۵۹- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَهْرَانِ لَا يَنْقُصَانِ فِيْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عِيْدٌ رَمَضَانُ وَذُوْ الْحِجَّةِ.

حضرت عبد الرحمن بن ابو بکرہ اپنے والد (حضرت ابو بکرہ) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو مہینے ناقص نہیں ہوتے' اور ان دونوں (مہینوں) میں سے ہر ایک میں عید ہوتی ہے' ایک رمضان کا مہینہ ہے اور دوسرا ذوالحجہ کا مہینہ ہے۔

قمری مہینہ کبھی انتیس دنوں کا ہوتا ہے' کبھی تیس دنوں کا ہوتا ہے' یہ حقیقت ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے' اور یہ کہ تیس دنوں کے مہینوں کی بہ نسبت انتیس دنوں کے مہینے زیادہ ہوتے ہیں۔

مہینہ خواہ انتیس دنوں کا ہو ناقص نہیں ہوتا' پورا ہوتا ہے۔

رمضان اور ذوالحجہ کے مہینے خواہ انتیس دنوں کے ہوں ناقص نہیں ہوتے پورے ہوتے ہیں' یعنی اللہ تعالیٰ ان مہینوں میں عبادت کے اجر وثواب میں کمی نہیں کرتا' پورے تیس دنوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ (بلوغ الامانی)

۱۰- بَابُ وُجُوْبِ النِّيَّةِ فِي الصَّوْمِ مِنَ اللَّيْلِ (وَحُكْمِ مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ الصَّوْمُ فِي أَثْنَاءِ الشَّهْرِ أَوِ الْيَوْمِ)

رات کو روزہ کی نیت کرنے کا وجوب (اور جس شخص نے مہینہ کے دوران یا دن کے وقت اپنے ذمہ روزہ لازم کرلیا ہو اس کا حکم)

۳۲۶۵/۶۰- عَنْ حَفْصَةَ (زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ لَمْ يَجْمَعِ الصِّيَامَ مَعَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ.

(سیدنا نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ظہور فجر کے ساتھ (یا اس سے پہلے) روزے کی (مصمم) نیت نہیں کی اس کا روزہ نہیں ہے۔

۳۲۶۶/۶۱- عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيْهَا وَهُوَ صَائِمٌ فَيَقُوْلُ أَصْبَحَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ تُطْعِمُوْنِيْهِ؟ فَتَقُوْلُ لَا، مَا أَصْبَحَ عِنْدَنَا شَيْءٌ كَذَاكَ فَيَقُوْلُ إِنِّيْ صَائِمٌ ثُمَّ جَاءَ هَا بَعْدَ ذٰلِكَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا آخَرَ) فَقَالَتْ أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ فَخَبَأْنَاهَا لَكَ، قَالَ مَا هِيَ؟ قَالَتْ حَيْسٌ قَالَ قَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلَ.

حضرت عائشہ بنت طلحہ، ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ ان کے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لاتے جبکہ آپ (ﷺ) روزے سے ہوتے اور پوچھتے کہ کیا تمہارے پاس مجھے کھلانے کے لیے کوئی چیز ہے؟ سو اگر وہ کہتیں کہ ہمارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز نہیں ہے (جو ہم آپ کو کھلا سکیں) تو آپ (ﷺ) فرماتے کہ پھر میں روزے سے ہوں، پھر آپ (ﷺ) اس کے بعد (اور ایک روایت میں ہے: پھر آپ (ﷺ) دوسرے دن) تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، ہمیں کچھ ہدیہ کیا گیا جسے ہم نے آپ کے لیے چھپا کر رکھ دیا تھا، آپ (ﷺ) نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: وہ حیس (ایک قسم کا حلوہ) ہے، فرمایا: میں صبح سے روزے سے تھا، پھر آپ (ﷺ) نے (وہ حلوہ) کھالیا۔

۳۲۶۷/۶۲- عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ قَالَ سَأَلْتُ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا) عَنْ صَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ صَائِمًا؟ قَالَ قَالُوْا مِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ قَالَ فَأَتِمُّوْا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَأَرْسِلُوْا إِلٰى مَنْ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ فَلْيُتِمُّوْا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ حَدَّثَتْنِيْ رُبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذٍ قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُرَى الْأَنْصَارِ قَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ صَائِمًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ وَمَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ عَشِيَّةِ يَوْمِهِ

حضرت خالد بن ذکوان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء (رضی اللہ عنہا) سے عاشوراء کے روزے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے عاشوراء کے دن فرمایا: تم میں سے کون روزے سے ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ہم میں سے بعض روزے سے ہیں اور بعض بغیر روزے کے ہیں، آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم اپنے باقی دن (کے روزے) کو پورا کرو اور مدینہ کے ارد گرد رہنے والے لوگوں کو بھی پیغام پہنچا دو کہ وہ بھی اپنے بقیہ دن (کے روزے) کو پورا کریں (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے) انہوں نے بیان کیا کہ مجھے ربیع بنت معوذ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے (عاشوراء کی صبح) انصار کے گاؤں میں یہ پیغام بھیج کر فرمایا کہ تم میں سے جو شخص روزے سے ہو تو وہ اپنا روزہ پورا کرے اور جس نے کھا لیا ہو (روزہ نہ رکھا ہو) تو وہ بقیہ دن شام

تک (کھانے پینے سے) رکا رہے۔

٣٢٦٨/٦٣- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

٣٢٦٩/٦٤- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبِی الْمِنْهَالِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْخُزَاعِیِّ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَسْلَمَ صُوْمُوْا الْیَوْمَ قَالُوْا اِنَّا قَدْ اَكَلْنَا قَالَ صُوْمُوْا بَقِیَّةَ یَوْمِكُمْ یَعْنِیْ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ.

حضرت عبدالرحمٰن ابوالمنہال بن مسلمہ خزاعی اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلہ اسلم (کے لوگوں) سے فرمایا: تم آج (عاشورا) کے دن روزہ رکھو انہوں نے عرض کیا کہ ہم تو کھا چکے ہیں' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم اپنے بقیہ دن کھانے پینے سے رکے رہو۔

روزہ کی نیت کے بارے میں ائمہ اربعہ کی آراء اور احناف کا موقف

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں یہ دلیل ہے کہ جو شخص رات کو روزہ کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں ہے' خواہ اس کا روزہ فرض ہو' واجب ہو یا نفلی ہو' جبکہ اس باب کی دیگر احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رات کو روزہ کی نیت کرنا ضروری نہیں ہے' دن کو بھی روزہ کی نیت کی جا سکتی ہے' روزہ خواہ فرض ہو یا نفلی ہو۔

علامہ بدرالدین عینی حنفی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں:

صبح صادق کے ظہور کے وقت روزہ کی نیت کرنے والے شخص کے بارے میں علماء کرام کا اختلاف ہے (کہ آیا اس کا روزہ صحیح ہے کہ نہیں) اوزاعی' امام مالک' امام شافعی' امام احمد بن حنبل اور اسحاق نے کہا ہے کہ رمضان کے روزہ کی نیت رات کو ہی کرنا ضروری ہے اور یہی مذہب ظاہریہ (غیر مقلدین) کا ہے اور نخعی' ثوری' امام ابوحنیفہ' امام ابو یوسف' امام محمد اور امام زفر نے کہا ہے: رمضان کا روزہ' نذر معین کا روزہ اور نفلی روزہ کی نیت دن میں زوال آفتاب سے پہلے کرنا جائز ہے۔ (عمدۃ القاری ج ۸ ص ۷۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے

اَبْوَابُ الْاِفْطَارِ وَالسُّحُوْرِ وَاٰدَابِهِمَا وَمَا یَتَعَلَّقُ بِهِمَا

روزہ افطار کرنے اور سحری کھانے اور ان کے آداب اور ان سے متعلق احکام کا بیان

١- بَابُ وَقْتِ جَوَازِ الْفِطْرِ

روزہ افطار کرنے کے جواز کا وقت

٣٢٧٠/٦٥- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ شَهْرِ رَمَضَانَ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ اَنْزِلْ یَا فُلَانُ فَاجْدَحْ لَنَا ، قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَیْكَ نَهَارٌ قَالَ اَنْزِلْ فَاجْدَحْ، قَالَ فَفَعَلَ، فَنَاوَلَهٗ فَشَرِبَ، فَلَمَّا شَرِبَ اَوْمَا بِیَدِهٖ اِلَی الْمَغْرِبِ فَقَالَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ هٰهُنَا جَاءَ اللَّیْلُ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم ماہ رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے' جب سورج غروب ہو گیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اے فلاں! تم (سواری سے) اترو اور ہمارے لیے ستو تیار کرو' اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ابھی آپ کے اوپر دن ہے' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم (سواری سے) اترو اور ہمارے لیے ستو تیار کرو' چنانچہ اس نے ایسا کیا (یعنی سواری سے اتر کر ستو تیار کیے) اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں پیش کر دیئے اور آپ

اَفْطَرَ الصَّائِمُ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَدَعَا صَاحِبَ شَرَابِهِ بِشَرَابٍ فَقَالَ صَاحِبُ شَرَابِهِ لَوْ اَمْسَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ لَوْ اَمْسَيْتَ ثَلَاثًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ حَلَّ الْإِفْطَارُ اَوْ كَلِمَةً هٰذَا مَعْنَاهَا (وَفِيْ لَفْظٍ) إِذَا رَاَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ.

(ﷺ) نے ستو پیے' پھر جب آپ (ﷺ) نے ستو پی لیے تو اپنے ہاتھ سے مغرب کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: جب سورج اس طرف غروب ہو جائے اور اس طرف سے رات آ جائے تو روزہ دار روزہ افطار کر لے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں سفر میں تھے' آپ (ﷺ) نے پانی پینے کے لیے اپنے پانی پلانے والے کو بلایا' پانی پلانے والے نے عرض کیا: یارسول اللہ! اگر آپ شام ہونے دیں (تو بہتر ہے)' پھر آپ ﷺ نے اس سے پانی منگایا تو اس نے آپ (ﷺ) کی خدمت میں تین بار یہی عرض کیا: اگر آپ شام ہونے دیں (تو بہتر ہے)' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رات اس طرف سے آ جائے تو اس وقت روزہ افطار کرنا جائز ہو جاتا ہے' یا کوئی ایسی بات کہی جس کا یہی مطلب ہے (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں) جب تم دیکھو کہ رات اس طرف سے آ گئی ہے تو اس وقت روزہ دار روزہ افطار کر لے۔

۳۲۷۱/۶۶- عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَقَالَ مَرَّةً جَاءَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا وَذَهَبَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ، يَعْنِي الْمَشْرِقَ وَالْمَغْرِبَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ.

حضرت عاصم بن عمر اپنے والد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اس طرف سے رات آ جائے اور اس طرف سے دن چلا جائے تو روزہ دار روزہ افطار کر لے'' اور سمت سے مراد مشرق اور مغرب ہے''۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب رات آ جائے' دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار روزہ افطار کر لے۔

۳۲۷۲/۶۷- زعَنْ قُطْبَةَ بْنِ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ.

حضرت قطبہ بن قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ روزہ اس وقت افطار کرتے جب سورج غروب ہو جاتا۔

فوائد ومسائل

سورج غروب ہوتے ہی روزہ کا وقت ختم ہو جاتا ہے' جب سورج غروب ہونے کا تحقق ہو جائے تو اس وقت روزہ افطار کرنا جائز ہے اور اسی پر اجماع ہے۔

رات کے ایک حصہ گزرنے تک روزہ افطار کرنے میں تاخیر کرنا مکروہ ہے۔

غروب آفتاب کے بعد جلدی روزہ افطار کرنے میں حکمت یہ ہے کہ اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) سے مشابہت نہ ہو' کیونکہ وہ غروب آفتاب کے بعد تاخیر سے روزہ افطار کرتے ہیں۔

سفر میں روزہ رکھنا جائز ہے' لیکن نہ رکھنا افضل ہے' کیونکہ سفر میں روزہ رکھنے سے مشقت لاحق ہوتی ہے۔

۲- بَابُ فَضْلِ تَعْجِيْلِ الْفِطْرِ وَمَا يُسْتَحَبُّ الْاِفْطَارُ بِهٖ

جلدی روزہ افطار کرنے کی فضیلت اور جس چیز سے روزہ افطار کرنا مستحب ہے

۳۲۷۳/۶۸- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الدِّيْنُ ظَاهِرًا مَا عَجَّلَ النَّاسُ الْفِطْرَ، اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى يُؤَخِّرُوْنَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دین ہمیشہ اس وقت تک غالب رہے گا جب تک لوگ روزہ افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے' کیونکہ یہودی اور عیسائی (روزہ افطار کرنے میں) تاخیر کرتے ہیں۔

۳۲۷۴/۶۹- وَعَنْهُ اَيْضًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّ اَحَبَّ عِبَادِیْ اِلَیَّ اَعْجَلُهُمْ فِطْرًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے نزدیک میرے وہ بندے مجھے زیادہ محبوب ہیں جو روزہ افطار کرنے میں جلدی کرتے ہیں۔

۳۲۷۵/۷۰- عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ اَحْيَانًا يَبْعَثُهُ وَهُوَ صَائِمٌ فَيُقَدَّمُ لَهٗ عَشَائُهٗ وَقَدْ نُوْدِیَ بِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ ثُمَّ تُقَامُ وَهُوَ يَسْمَعُ فَلَا يَتْرُكُ عَشَائَهٗ وَلَا يَعْجَلُ حَتّٰى يَقْضِیَ عَشَائَهٗ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّیْ قَالَ وَقَدْ كَانَ يَقُوْلُ قَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ لَا تُعَجِّلُوْا عَنْ عَشَائِكُمْ اِذَا قُدِّمَ اِلَيْكُمْ.

حضرت نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بعض اوقات روزے سے ہوتے اور نافع کو (کھانا لانے کے لیے) بھیجتے' شام کا کھانا ان کے سامنے اس وقت پیش کیا جاتا جب مغرب کی نماز کی اذان ہو جاتی' پھر اقامت کہی جاتی (اور جماعت کھڑی ہو جاتی) اور وہ (نماز کی آواز) سن رہے ہوتے تھے لیکن کھانا نہیں چھوڑتے تھے (یعنی کھانا کھاتے رہتے تھے) اور جلدی نہیں کرتے تھے حتیٰ کہ اپنے کھانے سے فارغ ہو جاتے' پھر باہر آتے اور نماز پڑھتے' اور وہ کہا کرتے تھے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے سامنے شام کا کھانا پیش کیا جائے تو تم اپنے کھانے کو چھوڑ کر (نماز کے لیے) جلدی نہ کرو (یعنی پہلے تسلی سے کھانا کھاؤ پھر نماز پڑھو' خواہ جماعت رہ جائے)۔

۳۲۷۶/۷۱- عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَفْطَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى تَمْرٍ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰى مَاءٍ فَاِنَّهٗ طَهُوْرٌ (وَفِیْ لَفْظٍ) فَاِنَّهٗ لَهٗ طَهُوْرٌ (وَفِیْ لَفْظٍ اٰخَرَ) فَاِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ.

حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص روزہ افطار کرے تو اسے چاہیے کہ وہ کھجور سے روزہ افطار کرے اور اگر اسے کھجور نہ ملے تو وہ پانی سے روزہ افطار کرے' کیونکہ وہ (پانی) پاک ہے (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں) وہ (پانی) اس کے لیے طہارت کا باعث ہے (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں) بلاشبہ پانی پاک ہے۔

مذکورہ باب کی احادیث سے متعلق مزید احادیث

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھنے سے پہلے کھجور سے روزہ افطار کرتے تھے' اگر کھجور نہ ہوتی تو چھواروں سے روزہ افطار کرتے اور اگر چھوارے بھی نہ ہوتے تو پانی کے چند گھونٹ سے روزہ افطار کرتے تھے۔

(سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۳۲۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب روزہ سے ہوتے تو (مغرب کی) نماز نہیں پڑھتے تھے' حتیٰ کہ جب تازہ کھجوریں ہوتیں تو ہم آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں تازہ کھجوریں اور پانی پیش کرتے' پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کھجوریں کھاتے اور پانی پیتے (یعنی کھجوروں اور پانی سے روزہ افطار کرنے کے بعد نماز پڑھتے تھے) اور جب سردی کا موسم ہوتا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نماز نہیں پڑھتے تھے حتیٰ کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں چھوارے اور پانی پیش کرتے تھے۔ (المعجم الاوسط' رقم الحدیث: ۳۸۶۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس کھجوریں ہوں وہ ان سے روزہ افطار کرے اور جس کے پاس کھجوریں نہ ہوں وہ پانی سے روزہ افطار کرے' کیونکہ وہ پاک ہے۔

مذکورہ احادیث کی روشنی میں مستفاد امور و مسائل

سورج غروب ہوتے ہی روزہ جلدی افطار کرنا مستحب ہے' روزہ جلدی افطار کرنے میں حکمت یہ ہے کہ روزہ دار کے لیے زیادہ سہولت و نرمی ہے اور عبادت پر زیادہ قوت حاصل ہوتی ہے' اور تاخیر سے روزہ افطار کرنے میں یہودیوں کی مشابہت ہے' کیونکہ وہ اس وقت تک روزہ افطار نہیں کرتے جب تک کہ ستارے ظاہر نہ ہو جائیں' اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ان کے افعال و اقوال کی مخالفت کرنے کا حکم دیا ہے۔

روزہ اس وقت افطار کیا جائے جب دیکھنے سے یہ یقین ہو جائے کہ سورج غروب ہو گیا ہے' یا ایک یا دو عادل آدمی سورج کے غروب ہونے کی گواہی دے دیں۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب بندہ وہ ہے جو سورج غروب ہوتے ہی جلدی روزہ افطار کرے' اور اس صفت کے ساتھ متصف ہونے سے صرف وہی شخص اعراض کر سکتا ہے جس کا دین میں بہت کم حصہ ہے جیسا کہ رافضی لوگ کرتے ہیں۔

اور اس میں یہ دلیل ہے کہ نماز مغرب سے پہلے روزہ افطار کیا جائے' افطار کے بعد نماز پڑھی جائے' خواہ جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھی جا سکے۔

اگر تازہ کھجوریں میسر ہوں تو ان سے روزہ افطار کرنا مستحب ہے' اگر تازہ کھجوریں میسر نہ ہوں تو چھواروں سے افطار کیا جائے' ورنہ پانی سے افطار کیا جائے' اگر کھجوریں اور پانی دونوں موجود ہوں تو پہلے کھجوروں سے روزہ افطار کیا جائے' پھر پانی پیا جائے' اور اگر پہلے پانی سے روزہ افطار کر لیا بعد میں کھجوریں کھائیں تو اس سے سنت فوت ہو جائے گی' اسی طرح اگر تازہ کھجوریں اور چھوارے دونوں موجود ہوں تو پہلے تازہ کھجوروں سے روز افطار کیا جائے' اس کے بعد چھوارے کھاتے جائیں۔

فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ کھجوروں (خواہ تازہ ہوں یا چھوارے ہوں) سے روزہ افطار کرنے میں حکمت یہ ہے کہ وہ میٹھی ہوتی ہیں اور روزہ کی وجہ سے جو آنکھوں کی بصارت میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے ہر میٹھی چیز اس کے ضعف کو دور کر کے اسے تقویت دیتی ہے' اور بعض کہتے ہیں کہ میٹھی چیز ایمان کے موافق ہے اور وہ دل میں نرمی پیدا کرتی ہے' ابن حجر فرماتے ہیں کہ کھجور کے خواص میں سے یہ ہے کہ جب وہ معدہ میں پہنچتی ہے تو اگر معدہ خالی ہوتا ہے تو اس سے غذائیت حاصل ہوتی ہے' ورنہ وہ بقایا طعام کو وہاں سے خارج کر دیتی ہے۔

(بلوغ الامانی ج۱۰ ص۹۔۸)

۳- بَابُ فَضْلِ وَقْتِ الْإِفْطَارِ وَمَا يُقَالُ عِنْدَهُ وَفَضْلِ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا

افطار کے وقت کی فضیلت اور افطار کے وقت کہا جائے اور روزہ افطار کرانے کی فضیلت

۳۲۷۷/۷۲- عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ عُتَقَاءَ.

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (ماہ رمضان میں) ہر (روز روزہ) افطار کے وقت (بیشمار لوگوں کو دوزخ سے) آزاد فرماتا ہے۔

۳۲۷۸/۷۳- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ الصَّائِمِ لَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِ الصَّائِمِ شَيْءٌ.

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا تو اس کے نامہ اعمال میں اس روزہ دار کے اجروثواب کے برابر اجروثواب لکھا جائے گا اور روزہ دار کے اجروثواب میں بھی کچھ کمی نہیں ہوگی۔

روزہ افطار کرانے کی فضیلت میں دیگر احادیث

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ماہ رمضان میں اپنی حلال کمائی سے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا تو رمضان کی تمام راتوں میں فرشتے اس کے لیے نزول رحمت کی دعا کرتے رہیں گے اور شب قدر میں حضرت جبرئیل اس سے مصافحہ کریں گے، اور جس شخص سے حضرت جبرئیل مصافحہ کرتے ہیں اس کے آنسو بکثرت جاری ہو جاتے ہیں اور اس دل میں رقت طاری ہو جاتی ہے، ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر کسی کے (روزہ افطار کرانے کے لیے) کوئی چیز نہ ہو؟ فرمایا: روٹی کے ایک ٹکڑے سے روزہ افطار کرادے، اس نے عرض کیا: اگر اس کے پاس یہ بھی نہ ہو؟ فرمایا: مٹھی بھر طعام سے روزہ افطار کرادے، اس نے عرض کیا: اگر اس کے پاس یہ بھی نہ ہو؟ فرمایا: تھوڑے سے پانی ملے دودھ سے روزہ افطار کرادے، اس نے عرض کیا: گر اس کے پاس یہ بھی نہ ہو؟ فرمایا: پانی کے ایک گھونٹ سے روزہ افطار کرادے۔ (جمع الجوامع ج۷، رقم الحدیث: ۲۲۵۳۴، کنز العمال ج۸ ص۴۵۹)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے رمضان میں اپنی حلال کمائی کے طعام اور مشروب سے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا تو رمضان کی تمام ساعتوں میں فرشتے اس کے لیے نزول رحمت کی دعا کرتے رہیں گے اور شب قدر میں حضرت جبریل علیہ السلام اس کے لیے نزول رحمت کی دعا کریں گے۔

(المعجم الکبیر ج۶، رقم الحدیث: ۶۱۶۲، جمع الجوامع رقم الحدیث: ۲۲۵۳۳)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا تو اس کو بھی روزہ دار کے اجر کی مثل اجر ملے گا اور روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ (المعجم الکبیر ج۵، رقم الحدیث: ۵۲۷۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اور اسے کھلایا اور پلایا تو اس کو بھی روزہ دار کے اجر کے برابر اجروثواب ملے گا۔ (جمع الجوامع ج۷، رقم الحدیث: ۲۲۵۳۵، کنز العمال ج۸ ص۴۵۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا تو اس کو بھی روزہ دار کے اجر کے برابر اجروثواب ملے گا اور روزہ دار کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور روزہ دار جو بھی نیکی کرے گا تو (روزہ دار کو) کھانا کھلانے والے کو اس نیکی کا ثواب اس وقت تک ملتا رہے گا جب تک کھانے کی قوت روزہ دار میں رہے گی۔

(جمع الجوامع ج ۷، رقم الحدیث: ۲۲۵۳۶، کنز العمال ج ۸ ص ۴۵۹)

روزہ افطار کرتے وقت کہے جانے والے کلمات اور دعائیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو یوں کہتے تھے:

ذهب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجران شاء الله. پیاس بجھ گئی، رگیں تروتازہ ہوگئیں اور انشاء اللہ اجر وثواب ثابت ہو گیا۔ (سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۳۲۱)

حضرت معاذ بن زہرہ سے روایت ہے کہ ان کو یہ خبر پہنچی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو یہ کہتے تھے:

اللهم لك صمت وعلى رزقك افطرت. اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے میں نے روزہ افطار کیا۔ (سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۳۲۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو یہ کہتے تھے:

بسم الله اللهم لك صمت وعلى رزقك افطرك. اللہ کے نام سے شروع، اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے میں نے روزہ افطار کیا۔ (المعجم الاوسط، رقم الحدیث: ۷۵۴۹)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو یوں کہتے تھے:

لك صمت و على رزقك افطرت فتقبل منى انك انت السميع العليم. (اے اللہ!) میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے میں نے روزہ افطار کیا، پس میری طرف سے (یہ روزہ) قبول فرما، بلاشبہ تو سننے والا جاننے والا ہے۔ (المعجم الکبیر ج ۱۲، رقم الحدیث: ۱۲۷۲۰)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ کے ہاں روزہ افطار کیا، پھر فرمایا: روزہ دار تمہارے ہاں روزہ افطار کریں، تمہارا کھانا نیک لوگ کھائیں اور فرشتے تمہارے لیے نزول رحمت کی دعاء کریں۔

(بلوغ الامانی ج ۱۰ ص ۱۱)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: افطار کے وقت روزہ دار کی دعا مسترد نہیں ہوتی (قبول ہوتی ہے)، حضرت ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو کو روزہ افطار کرتے وقت یہ دعا کرتے ہوئے سنا:

اللهم انى اسألك برحمتك التى وسعت كل شى ان تغفرلى. اے اللہ! میں تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں جو ہر چیز پر محیط ہے کہ تو مجھے بخش دے۔ (سنن ابن ماجہ ص ۱۲۵)

فوائد ونتائج

افطار کا وقت مبارک وقت ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ روزہ داروں کی دعائیں قبول فرماتا ہے، گناہ گاروں کی مغفرت فرماتا ہے اور ان کو دوزخ کے عذاب سے آزاد فرماتا ہے۔

جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کراتا ہے تو اسے روزہ دار کے اجر کے برابر اجر ملتا ہے اور روزہ دار کے اجر میں بھی کوئی کمی نہیں ہوتی، فرشتے اس کے لیے بخشش اور نزول رحمت کی دعا کرتے ہیں اور حضرت جبرئیل علیہ السلام شب قدر میں اس سے مصافحہ کرتے ہیں اور اس پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں، سو اس شخص کے لیے کتنی خوشی اور مبارک بات ہے جس نے اس عظیم فضل اور بہت بڑے ثواب کو سمیٹا۔

ان مذکورہ احادیث میں یہ بھی دلیل ہے کہ افطار کے وقت دعا کرنا مشروع ہے اور دعاؤں کو قبول کرنا اللہ تعالیٰ کی شان کے زیادہ

لائق ہے۔

٤- بَابُ مَا جَاءَ مُشْتَرَكًا فِي تَعْجِيْلِ الْفِطْرِ وَتَاْخِيْرِ السُّحُوْرِ

روزہ جلدی افطار کرنے اور سحری تاخیر سے کرنے کے بارے میں مشترکہ بیان

۳۲۷۹/۷٤- عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ اُمَّتِيْ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوْا الْفِطْرَ وَاَخَّرُوْا السُّحُوْرَ.

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت اس وقت تک خیر و بھلائی کے ساتھ رہے گی جب تک وہ افطار میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرتی رہے گی۔

۳۲۸۰/۷۵- عَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْنَا لَهَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ قَالَ فَقُلْتُ اَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ؟ قَالَ قُلْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ كَذَاكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ مُوْسٰى (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ قُلْنَا لِعَائِشَةَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَيُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ، وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَيُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ فَذَكَرَهُ.

حضرت ابوعطیہ کا بیان ہے کہ میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے ان سے عرض کیا: اے ام المومنین! سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے دو شخص ایسے ہیں کہ ان میں سے ایک شخص روزہ جلدی افطار کرتا ہے اور جلدی نماز پڑھتا ہے، جبکہ دوسرا شخص تاخیر سے روزہ افطار کرتا ہے اور تاخیر سے نماز پڑھتا ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: ان دونوں میں سے کون جلدی افطار کرتا ہے اور جلدی نماز پڑھتا ہے، ہم نے عرض کیا: وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود ہیں، حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے، اور دوسرے شخص حضرت ابو موسیٰ (اشعری) تھے۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے) انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) سے پوچھا: سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے دو آدمی وہ ہیں کہ ان میں سے ایک آدمی مغرب کی نماز جلدی پڑھتا ہے اور روزہ بھی جلدی افطار کرتا ہے جبکہ دوسرا آدمی مغرب کی نماز تاخیر سے پڑھتا ہے، اور روزہ بھی تاخیر سے افطار کرتا ہے، پھر راوی نے بقیہ حدیث بیان کی۔

روزہ جلدی افطار کرنے اور سحری تاخیر سے کرنے کے متعلق دیگر احادیث

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہم انبیاء کی جماعت کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم روزہ جلدی افطار کریں، سحری تاخیر سے کریں اور نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھیں۔
(المعجم الاوسط، رقم الحدیث: ۱۸۸۴)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم گروہ انبیاء کو تین چیزوں کا حکم دیا گیا ہے، روزہ افطار کرنے میں جلدی کرنا، سحری کو تاخیر سے کرنا اور نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا۔ (المعجم الاوسط، رقم الحدیث: ۳۰۲۹)

حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تین چیزوں کو پسند فرماتا ہے، روزہ جلدی افطار کرنا، سحری کو تاخیر سے کرنا اور نماز میں ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مارنا۔ (المعجم الاوسط، رقم الحدیث: ۷۴۷۰)

حضرت ام حکیم بنت وداع رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ روزہ افطار کرنے میں

جلدی کرو اور سحری کرنے میں تاخیر کرو۔ (المعجم الکبیر ج ۲۵، رقم الحدیث: ۳۹۵)

حضرت عمرو بن میمون کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام روزہ افطار کرنے میں جلدی کرتے تھے اور سحری تاخیر سے کرتے تھے۔ (المعجم الکبیر)

فوائد ومسائل

ان احادیث مبارکہ میں روزہ جلدی افطار کرنے اور سحری تاخیر سے کرنے کی مشروعیت کی دلیل ہے، اور یہ سنت ہے، نبی کریم ﷺ نے ایسا کیا ہے اور آپ (ﷺ) کے بعد صحابہ کرام نے اس پر مواظبت کی ہے اور اس پر تمام امت کا اجماع ہے، اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ (بلوغ الامانی ج ۱۰ ص ۱۴)

رات کے آخری وقت (آخری چھٹے حصہ) میں سحری کرنا مستحب ہے، اور ایسے وقت تک سحری میں تاخیر کرنا جس میں شک واقع ہو، مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۰)

سحری کھانے کے بعد کی دعا

سحری کھانے کے بعد یہ دعا کی جائے:

وصوم الغدمن شهر رمضان نويت و اغفرلی ما قدمت وما اخرت.

(اے اللہ!) میں نے ماہ رمضان کے کل کے روزہ کی نیت کی، پس تو میرے اگلے اور پچھلے گناہوں کو بخش دے۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۰)

۵- بَابُ فَضْلِ السُّحُوْرِ وَالْاَمْرِ بِهٖ

سحری کھانے کی فضیلت اور اس کا حکم دینا

۳۲۸۱/۷۶- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السُّحُوْرِ بَرَكَةً.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سحری کھایا کرو، کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

۳۲۸۲/۷۷- وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ فِی السُّحُوْرِ وَالثَّرِيْدِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سحری اور ثرید میں برکت کی دعا کی۔

۳۲۸۳/۷۸- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ فَقَالَ اِنَّهٗ بَرَكَةٌ اَعْطَاكُمُوْهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَلَا تَدَعُوْهُ.

حضرت عبداللہ بن حارث نبی کریم ﷺ کے صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس وقت آپ (ﷺ) سحری کھا رہے تھے، آپ (ﷺ) نے فرمایا: بلاشبہ یہ (سحری کا کھانا) وہ برکت ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں عطا فرمائی ہے، سو تم اسے نہ چھوڑو۔

۳۲۸۴/۷۹- عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَعَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى السُّحُوْرِ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلُمَّ اِلٰى هٰذَا الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ.

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں مجھے سحری کھانے کی دعوت دی اور فرمایا: اس مبارک غذا کی طرف آؤ۔

۳۲۸۵/۸۰- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلسُّحُوْرُ اَکْلُہُ بَرَکَۃٌ فَلَا تَدَعُوْہُ وَلَوْ اَنْ یَجْرَعَ اَحَدُکُمْ جُرْعَۃً مِنْ مَاءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ وَمَلَائِکَتَہُ یُصَلُّوْنَ عَلَی الْمُتَسَحِّرِیْنَ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سحری کھانا برکت ہے، سوتم اس کو نہ چھوڑو، خواہ تم میں سے کوئی شخص پانی کا ایک گھونٹ پی لے کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔

۳۲۸۶/۸۱- عَنْ جَابِرٍ (بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا) عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَصُوْمَ فَلْیَتَسَحَّرْ بِشَیْءٍ.

حضرت جابر (بن عبداللہ رضی اللہ عنہما) کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص روزہ رکھنے کا ارادہ کرے وہ کسی چیز کے ساتھ سحری کرے۔

۳۲۸۷/۸۲- عَنْ اَبِیْ قَیْسٍ مَوْلٰی عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَانَ یَسْرُدُ الصَّوْمَ، وَقَلَّمَا کَانَ یُصِیْبُ مِنَ الْعَشَاءِ اَوَّلَ اللَّیْلِ اَکْثَرَ مَا کَانَ یُصِیْبُ مِنَ السَّحَرِ قَالَ وَسَمِعْتُہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ فَصْلًا بَیْنَ صِیَامِنَا وَصِیَامِ اَہْلِ الْکِتَابِ اَکْلَۃُ السَّحَرِ.

حضرت عمرو بن عاص کے آزاد کردہ غلام حضرت ابوقیس کا بیان ہے کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ متواتر روزے رکھتے تھے، رات کا کھانا بہت کم کھاتے اور زیادہ تر سحری کا کھانا کھاتے تھے (یعنی سحری ضرور کھاتے تھے) اور فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہمارے روزوں اور اہل کتاب کے روزوں کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے۔

سحری کھانے کی فضیلت میں دیگر احادیث

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ (المعجم الاوسط، رقم الحدیث: ۶۴۳۴)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے ایک صحابی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سحری کھانے والوں کے لیے نزول رحمت اور بخشش کی دعا کی۔ (المعجم الکبیر ج ۲۲، رقم الحدیث: ۸۴۵)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے میری طرف پیغام بھیج کر مجھے بلایا اور مجھے سحری کھانے کی دعوت دی اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس (سحری کے کھانے) کا نام مبارک غذا رکھا ہے۔ (المعجم الاوسط، رقم الحدیث: ۵۰۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (مجھ سے) فرمایا: (سحری کی) مبارک غذا میرے پاس لے آؤ، اور بعض اوقات دو کھجوروں کے سوا (سحری کھانے کے لیے) کوئی چیز نہ ہوتی (اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دو کھجوروں سے سحری کر لیتے)۔

(مسند ابویعلیٰ، رقم الحدیث: ۴۶۶۰)

حضرت عتبہ بن عبد اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم رات کے آخری حصہ میں سحری کیا کرو، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرماتے تھے کہ یہ (سحری کا کھانا) مبارک غذا ہے۔ (المعجم الکبیر ج ۱۷، رقم الحدیث: ۳۲۲)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین چیزوں میں برکت ہے، جماعت میں، ثرید میں اور سحری کے کھانے میں۔ (المعجم الکبیر ج ۶، رقم الحدیث: ۶۱۲۷)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہترین سحری کھجور ہے اور اللہ تعالیٰ سحری کرنے والوں پر رحم فرماتا ہے۔ (المعجم الکبیر ج ۷، رقم الحدیث: ۶۶۸۹)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دن کے روزہ پر سحری کے کھانے سے مدد حاصل کرو اور رات کے قیام (عبادت) پر قیلولہ (دوپہر کے وقت سونے) سے مدد حاصل کرو۔ (سنن ابن ماجہ ص ۱۲۱)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سحری کھایا کرو اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کی مخالفت کرو (کیونکہ وہ سحری نہیں کھاتے)۔ (کنز العمال ج ۸ ص ۵۲۵)

فوائد واحکام

ان احادیث میں یہ دلیل ہے کہ سحری کھانا مشروع ہے اور سحری کھانے کا حکم استحبابی ہے وجوبی نہیں ہے۔

قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ فقہاء کا اس پر اجماع ہے کہ سحری کھانا مستحب ہے واجب نہیں ہے۔ (عمدۃ القاری ج ۸ ص ۶۸)

سحری کا کھانا مبارک کھانا ہوتا ہے، سحری کھانے والوں پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں، سحری کھانے والوں پر اللہ تعالیٰ رحم فرماتا ہے، سحری کھانے سے قوت حاصل ہوتی ہے، سحری کھانا سیدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک سنت ہے، سحری کھانے میں اہل کتاب کی مخالفت ہے، کیونکہ وہ سحری نہیں کھاتے، اگر کسی نے سحری میں صرف پانی ہی پی لیا تو اسے بھی سحری کی فضیلت حاصل ہو جائے گی، اگر کسی کو سحری کھانے کا وقت نہیں ملا اور اس نے روزہ رکھ لیا یا وقت تو ملا لیکن بغیر سحری کھائے روزہ رکھ لیا تو اس کا روزہ ہو جائے گا۔

٦- بَابُ وَقْتِ السُّحُوْرِ وَاسْتِحْبَابِ تَأْخِيْرِهِ

سحری کھانے کا وقت اور اس کو تاخیر سے کرنے کا استحباب

۳۲۸۸/۸۳- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ (الطَّائِيِّ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ وَالصِّيَامَ قَالَ صَلِّ كَذَا وَكَذَا وَصُمْ فَإِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ فَكُلْ وَاشْرَبْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ وَصُمْ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا اِلَّا اَنْ تَرَى الْهِلَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَاَخَذْتُ خَيْطَيْنِ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ وَاَبْيَضَ فَكُنْتُ اَنْظُرُ فِيْهِمَا فَلَا يَتَبَيَّنُ لِيْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ وَقَالَ يَا ابْنَ حَاتِمٍ اِنَّمَا ذَاكَ بَيَاضُ النَّهَارِ مِنْ سَوَادِ اللَّيْلِ.

حضرت عدی بن حاتم (طائی) رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے نماز اور روزے کی تعلیم دی، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اس طرح، اس طرح نماز پڑھا کرو اور روزے رکھا کرو، جب سورج غروب ہو جائے تو جب تک سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ممتاز نہ ہو جائے اس وقت تک تم کھاتے پیتے رہو اور تم تیس دن روزے رکھو، الا یہ کہ اس سے پہلے تمہیں چاند نظر آ جائے، حضرت عدی کہتے ہیں کہ میں نے بالوں کے دو سیاہ سفید دھاگے لیے اور انہیں دیکھتا رہا لیکن مجھ پر (ان کی سیاہی سے سفیدی) واضح نہ ہوئی، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہنسے اور فرمایا: اے ابن حاتم! اس سے مراد رات کی سیاہی سے دن کی سفیدی (کا ممتاز ہونا) ہے۔

۳۲۸۹/۸۴- عَنِ ابْنِ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَبِيْتَ عِنْدَكَ اللَّيْلَةَ فَاُصَلِّيْ بِصَلٰوتِكَ، قَالَ لَا تَسْتَطِيْعُ صَلٰوتِيْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں آج رات آپ کی نماز کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے آپ کے پاس رات گزارنا چاہتا ہوں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم میری نماز جیسی نماز نہیں پڑھ سکتے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ فَيُسْتَرُ بِثَوْبٍ وَاَنَا مُحَوِّلٌ عَنْهُ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ فَعَلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي وَقُمْتُ مَعَهُ حَتّٰى جَعَلْتُ اَضْرِبُ بِرَاْسِيَ الْجُدْرَانَ مِنْ طُوْلِ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ لِلصَّلٰوةِ فَقَالَ اَفَعَلْتَ، قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ اِنَّكَ لَتُؤَذِّنُ اِذَا كَانَ الصُّبْحُ سَاطِعًا فِي السَّمَاءِ وَلَيْسَ ذٰلِكَ الصُّبْحُ اِنَّمَا الصُّبْحُ هٰكَذَا مُعْتَرِضًا، ثُمَّ دَعَا بِسُحُوْرٍ فَتَسَحَّرَ.

غسل کرنے کے لیے اٹھے' ایک کپڑے سے پردہ کیا گیا اور میں منہ پھیر کر بیٹھا رہا' پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے غسل کیا' پھر میں نے بھی اسی طرح کیا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے اور میں بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ یہاں تک کہ میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طویل نماز کے سبب (تھکاوٹ اور نیند کے غلبہ کی وجہ سے) دیواروں پر اپنا سر مارنے لگا' پھر حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) نے نماز کے لیے اذان دی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے پوچھا: کیا تم نے ایسا کیا؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اے بلال! تم اس وقت اذان دیتے ہو جب آسمان پر صبح پھیل جاتی ہے حالانکہ وہ صبح نہیں ہوتی' صبح چوڑائی میں اس طرح نمودار ہوتی ہے' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے سحری کا کھانا منگا کر کھایا۔

۳۲۹۰/۸۵- عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ تَسَحَّرْتُ ثُمَّ انْطَلَقْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَمَرَرْتُ بِمَنْزِلِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَاَمَرَ بِلَقْحَةٍ فَحُلِبَتْ وَبِقِدْرٍ فَسُخِّنَتْ ثُمَّ قَالَ اُدْنُ فَكُلْ فَقُلْتُ اِنِّي اُرِيْدُ الصَّوْمَ، فَقَالَ وَاَنَا اُرِيْدُ الصَّوْمَ فَاَكَلْنَا وَشَرِبْنَا ثُمَّ اَتَيْنَا الْمَسْجِدَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ قَالَ حُذَيْفَةُ هٰكَذَا فَعَلَ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ) هٰكَذَا صَنَعْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعَ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اَبَعْدَ الصُّبْحِ؟ قَالَ نَعَمْ، هُوَ الصُّبْحُ غَيْرَ اَنْ لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ.

حضرت زر بن حبیش کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے سحری کھائی' پھر میں مسجد کی طرف چل پڑا' جب میں حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس سے گزرا تو میں ان کے پاس چلا گیا' انہوں نے اونٹنی کا دودھ دوہنے کا حکم دیا تو دودھ دوہا گیا اور اسے ہانڈی میں گرم کیا گیا' پھر انہوں نے (مجھ سے) فرمایا: تم قریب ہو جاؤ اور کھاؤ' میں نے کہا کہ میں روزے کی نیت کر چکا ہوں' انہوں نے کہا کہ میں بھی روزہ رکھنا چاہتا ہوں' پس ہم نے کھایا اور پیا' پھر ہم مسجد میں پہنچے تو نماز کھڑی ہو گئی' پھر (نماز سے فراغت کے بعد) حضرت حذیفہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے ساتھ بھی اسی طرح کیا تھا (اور ایک روایت میں ہے) اسی طرح میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ (اسی طرح) کیا' میں نے پوچھا: کیا صبح (صادق) کے بعد؟ انہوں نے کہا: ہاں! وہ یہی صبح تھی لیکن سورج طلوع نہیں ہوا تھا۔

۳۲۹۱/۸۶- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا مُؤَمَّلٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ نَصْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بِلَالٌ يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَسَحَّرُ وَاِنِّي لَاُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِيْ قُلْتُ اَبَعْدَ الصُّبْحِ؟ قَالَ بَعْدَ الصُّبْحِ اِلَّا اَنَّهَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ قُلْتُ لِحُذَيْفَةَ اَيَّ سَاعَةٍ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سحری کھا رہے تھے اور میں اس وقت اپنے تیر گرنے کی جگہ دیکھ رہا تھا' میں نے پوچھا: کیا صبح کے بعد؟ انہوں نے کہا: صبح کے بعد' لیکن سورج طلوع نہیں ہوا تھا (اور دوسرے طریق سے مروی ہے) حضرت عاصم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حذیفہ (رضی اللہ عنہ) سے پوچھا: آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کون سے وقت میں سحری کھائی تھی؟ انہوں نے کہا کہ صبح دن کی طرح روشن ہو چکی تھی لیکن سورج طلوع نہیں ہوا تھا۔

تَسَحَّرْتُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ؟ قَالَ هُوَ النَّهَارُ إِلَّا أَنَّ الشَّمْسَ لَمْ تَطْلُعْ.

۳۲۹۲/۸۷- عَنْ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُوْذِنُهُ بِالصَّلٰوةِ قَالَ أَبُوْ أَحْمَدَ وَهُوَ يُرِيْدُ الصِّيَامَ فَدَعَا بِقَدَحٍ فَشَرِبَ وَسَقَانِيْ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ لِلصَّلٰوةِ فَقَامَ يُصَلِّيْ بِغَيْرِ وُضُوْءٍ يُرِيْدُ الصَّوْمَ.

حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نماز کی اطلاع دینے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' ابواحمد راوی نے کہا کہ اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) روزہ رکھنے کا ارادہ کر رہے تھے' پس آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے (دودھ یا پانی کا) پیالہ منگایا اور خود بھی پیا اور مجھے بھی پلایا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نماز کے لیے مسجد میں تشریف لے گئے اور (تازہ) وضو کیے بغیر نماز پڑھائی' اس وقت آپ روزہ رکھنے کا ارادہ کر رہے تھے۔

۳۲۹۳/۸۸- عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذٰلِكَ فِي السَّحَرِ يَا أَنَسُ إِنِّيْ أُرِيْدُ الصِّيَامَ فَأَطْعِمْنِيْ شَيْئًا قَالَ فَجِئْتُهُ بِتَمْرٍ وَإِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ بَعْدَ مَا أَذَّنَ بِلَالٌ فَقَالَ يَا أَنَسُ انْظُرْ إِنْسَانًا يَأْكُلُ مَعِيْ قَالَ فَدَعَوْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ شَرِبْتُ شَرْبَةَ سَوِيْقٍ فَأَنَا أُرِيْدُ الصِّيَامَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُرِيْدُ الصِّيَامَ فَتَسَحَّرَ مَعَهُ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَأُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ.

حضرت قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے سحری کے وقت فرمایا: اے انس! میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں' مجھے کوئی چیز کھلا دو' حضرت انس کہتے ہیں کہ میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پاس کچھ کھجوریں اور برتن میں پانی لے کر آیا' جبکہ حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) اس سے پہلے اذان دے چکے تھے' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اے انس! کسی آدمی کو دیکھو (تلاش کر کے لاؤ) جو میرے ساتھ کھائے' تو میں حضرت زید بن ثابت کو بلا کر لے آیا' انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے روزہ رکھنے کی نیت سے ستو پیے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں بھی روزہ رکھنا چاہتا ہوں' پھر زید بن ثابت نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ سحری کھائی' اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دو رکعت (سنت) پڑھی' پھر (مسجد میں) تشریف لے گئے اور نماز (جماعت) کھڑی ہوگئی۔

۳۲۹۴/۸۹- عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الرَّجُلِ يُرِيْدُ الصِّيَامَ وَالْإِنَاءُ عَلٰى يَدِهٖ لِيَشْرَبَ مِنْهُ فَيَسْمَعُ النِّدَاءَ؟ قَالَ جَابِرٌ كُنَّا نُحَدَّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَشْرَبْ.

حضرت ابوزبیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارے میں پوچھا جو روزہ رکھنا چاہتا ہے' پینے کے لیے برتن اس کے ہاتھ میں ہے اور وہ اذان بھی سن رہا ہے؟ حضرت جابر (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ ہم بیان کیا کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے پی لینا چاہیے۔

۳۲۹۵/۹۰- عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَحَرُمَ الطَّعَامُ، وَكَانَ لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ جب مؤذن اذان دیتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو رکعت (نماز سنت) پڑھتے تھے اور اس وقت کھانا جائز نہ ہوتا' اور مؤذن اس وقت تک اذان نہ دیتا جب تک فجر طلوع نہ ہو جاتی۔

فَصْلٌ مِنْهُ فِیْ صِفَةِ الْفَجْرِ الصَّادِقِ وَالْفَجْرِ الْكَاذِبِ، وَمَا جَاءَ فِیْ اَذَانِ بِلَالٍ وَابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ

فصل: صبح صادق اور صبح کاذب کی صفت اور حضرت بلال اور حضرت ابن ام مکتوم کی اذان کا بیان

۳۲۹۶/۹۱- عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سُحُوْرِكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْلُ، وَلٰكِنِ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْرُ فِی الْاُفُقِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ وَهٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ اَوْ يَطْلَعَ الْفَجْرُ.

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلال کی اذان اور لمبائی میں پھیلنے والی فجر کی سفیدی تمہیں اپنی سحری کھانے سے نہ روکے، لیکن جب افق پر چوڑائی میں فجر کی سفیدی پھیل جائے (تو پھر تم سحری کھانے سے رک جاؤ اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت سمرہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں بلال کی اذان دھوکہ نہ دے اور نہ ہی تمہیں یہ (افق کی لمبی) سفیدی دھوکہ دے، یہاں تک کہ فجر طلوع (ظاہر) ہو جائے۔

۳۲۹۷/۹۲- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعُكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ مِنَ السُّحُوْرِ فَاِنَّ فِیْ بَصَرِهٖ شَيْئًا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں بلال کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے، کیونکہ ان کی آنکھ (کی بصارت) میں کچھ (ضعف) ہے۔

۳۲۹۸/۹۳- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلال رات کو اذان دیتے ہیں، سو تم ابن ام مکتوم کے اذان دینے تک کھاتے پیتے رہو۔

۳۲۹۹/۹۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَتْ فَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا كَانَ قَدْرَ مَا يَنْزِلُ هٰذَا وَيَرْقٰی هٰذَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلال رات کو اذان دیتے ہیں، سو تم ابن ام مکتوم کے اذان دینے تک کھاتے پیتے رہو۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں ان (دونوں مؤذنوں) میں سے ایک کے نیچے اترنے اور دوسرے کے اوپر چڑھنے کی مقدار کو خوب جانتی ہوں۔

۳۳۰۰/۹۵- عَنْ خُبَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّتِیْ تَقُوْلُ وَكَانَتْ حَجَّتْ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ ابْنَ اُمِّ مَكْتُوْمٍ يُنَادِیْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِیَ بِلَالٌ اَوْ اِنَّ بِلَالًا يُنَادِیْ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا

حضرت خبیب کا بیان ہے کہ میں نے اپنی پھوپھی سے سنا، اور ان کی پھوپھی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کیا تھا''۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ ابن ام مکتوم رات کو اذان دیتے ہیں، سو تم بلال کے اذان دینے تک کھاتے پیتے رہو یا (راوی کو شک ہے) بلال رات کو اذان دیتے ہیں، سو تم ابن ام مکتوم کے اذان دینے تک کھاتے پیتے

وَاشْرَبُوْا حَتّٰی یُنَادِیَ اِبْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ وَکَانَ یَصْعَدُ هٰذَا وَیَنْزِلُ هٰذَا فَنَتَعَلَّقُ بِهٖ فَنَقُوْلُ کَمَا اَنْتَ حَتّٰی نَتَسَحَّرَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) عَنْ عَمَّتِهٖ اُنَیْسَةَ بِنْتِ خُبَیْبٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَذَّنَ اِبْنُ اُمِّ مَکْتُوْمٍ فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَاِذَا اَذَّنَ بِلَالٌ فَلَا تَاْکُلُوْا وَلَا تَشْرَبُوْا قَالَتْ وَاِنْ کَانَتِ الْمَرْاَةُ لَیَبْقٰی عَلَیْهَا مِنْ سُحُوْرِهَا فَتَقُوْلُ لِبِلَالٍ اَمْهِلْ حَتّٰی اَفْرُغَ مِنْ سُحُوْرِیْ.

رہو اور ایک موذن اذان دینے کے لیے (بلند جگہ پر) چڑھ جاتا تھا اور دوسرا موذن اذان دے کر اتر آتا تھا' اور (سحری ختم ہونے کا) تعلق اس (آخری موذن) سے تھا' پس ہم (دوسرے مؤذن سے) کہتے کہ تم ابھی اذان نہ دو تاکہ ہم سحری کھالیں (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے) وہ اپنی پھوپھی حضرت انیسہ بنت خبیب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب ابن ام مکتوم اذان دیں تو تم کھاتے پیتے رہو اور جب بلال اذان دیں تو تم مت کھاؤ پیؤ حضرت انیسہ کہتی ہیں کہ کسی عورت کی سحری باقی رہ جاتی تو وہ حضرت بلال (رضی اللہ عنہ) سے کہتی کہ (اے بلال!) ذرا رک جاؤ' تاکہ میں اپنی سحری سے فارغ ہو جاؤں۔

فَصْلٌ مِنْهُ فِیْ مِقْدَارِ مَا بَیْنَ الْفَرَاغِ مِنَ السَّحُوْرِ وَصَلٰوةِ الصُّبْحِ

فصل: سحری سے فراغت اور صبح کی نماز کے درمیان وقت کی مقدار

۹۶/۳۳۰۱- عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَزَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ تَسَحَّرَا فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سَحُوْرِهِمَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَصَلّٰی فَقُلْنَا لِاَنَسٍ کَمْ کَانَ بَیْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سَحُوْرِهِمَا وَدُخُوْلِهِمَا فِی الصَّلٰوةِ قَالَ قَدْرُ مَا یَقْرَاُ رَجُلٌ خَمْسِیْنَ اٰیَةً.

حضرت قتادہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت زید بن ثابت (رضی اللہ عنہ) نے (اکٹھے) سحری کی' جب وہ دونوں (حضور ﷺ اور حضرت زید) اپنی سحری سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی' ہم نے حضرت انس (رضی اللہ عنہ) سے پوچھا: ان دونوں (حضور ﷺ اور حضرت زید) کے سحری سے فراغت اور ان کے نماز میں دخول کے درمیان کتنے وقت کا وقفہ تھا' انہوں نے کہا: اتنی مقدار کا وقفہ تھا جتنی دیر میں آدمی پچاس آیات پڑھ لیتا ہے۔

۹۷/۳۳۰۲- وَعَنْهُ اَیْضًا عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْنَا اِلَی الْمَسْجِدِ فَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ قُلْتُ (وَفِیْ رِوَایَةٍ قُلْتُ لِزَیْدٍ) کَمْ کَانَ بَیْنَهُمَا؟ قَالَ قَدْرُ مَا یَقْرَاُ الرَّجُلُ خَمْسِیْنَ اٰیَةً.

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سحری کھائی' پھر ہم مسجد کی طرف چلے گئے اور نماز کھڑی ہوگئی' (حضرت انس کہتے ہیں کہ) میں نے پوچھا: (اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے حضرت زید سے پوچھا) ان دونوں (تمہارے سحری کھانے اور نماز پڑھنے) کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ انہوں نے کہا کہ جتنے وقت کی مقدار میں آدمی پچاس آیات پڑھتا ہے۔

صحابہ کرام' تابعین عظام' ائمہ اربعہ اور دیگر تمام علماء کرام کا یہی مذہب ہے کہ صبح صادق کے طلوع (ظہور) سے روزہ شروع ہو جاتا ہے (سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے) اور (روزہ دار کے لیے) کھانا' پینا اور جماع کرنا حرام ہو جاتا ہے۔ (بلوغ الامانی ج ۱۰ ص ۳۰)

یاد رہے کہ صبح کی اذان اس وقت ہوتی ہے جب سحری کا وقت ختم ہو چکا ہوتا ہے' لہٰذا جس نے اذان ہوتے وقت کھانا کھایا یا ایک

ہی لقمہ کھایا یا ایک گھونٹ پانی پیا اس کا روزہ نہیں ہوگا۔

اَبْوَابُ مَا يَبْطُلُ الصَّوْمُ وَمَا يُكْرَهُ وَمَا يُبَاحُ

روزہ کے ٹوٹنے، مکروہ ہونے اور مباح ہونے کے اسباب

١- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کے لیے پچھنے (فصد) لگوانے کا حکم

٣٣٠٣/٩٨- عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ مَرَّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْفَتْحِ عَلٰى رَجُلٍ يَحْتَجِمُ بِالْبَقِيْعِ لِثَمَانِيْ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ وَهُوَ اٰخِذٌ بِيَدِيْ فَقَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ وَاَنَا اَحْتَجِمُ فِيْ ثَمَانِيْ عَشْرَةَ خَلَوْنَ مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ.

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ فتح (مکہ) کے زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک آدمی کے پاس سے گزرے، وہ بقیع میں فصد (پچھنے) لگوا رہا تھا، اس دن رمضان کی اٹھارہ تاریخ تھی، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: فصد لگانے والے اور فصد لگوانے والے (دونوں) کا روزہ ٹوٹ گیا (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے) ان کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس سے گزرے اور میں پچھنے لگوا رہا تھا، اس دن رمضان کی اٹھارہ تاریخ تھی، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: پچھنے لگانے والے اور پچھنے لگوانے والے (دونوں) کا روزہ ٹوٹ گیا۔

٣٣٠٤/٩٩- عَنْ مَعْقِلِ بْنِ سِنَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَحْتَجِمُ الثَّمَانِيْ عَشْرَةَ قَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ.

حضرت معقل بن سنان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھارہ رمضان کو ان کے پاس سے گزرے اور وہ اس وقت پچھنے لگوا رہے تھے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: پچھنے لگانے والے اور پچھنے لگوانے والے (دونوں) کا روزہ ٹوٹ گیا۔

٣٣٠٥/١٠٠- عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ اَتٰى عَلٰى رَجُلٍ يَحْتَجِمُ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان میں ایک آدمی کے پاس تشریف لائے اور وہ پچھنے لگوا رہا تھا، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: پچھنے لگانے والے اور پچھنے لگوانے والے (دونوں) کا روزہ ٹوٹ گیا۔

٣٣٠٦/١٠١- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ.

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پچھنے لگانے والے اور پچھنے لگوانے والے (دونوں) کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

٣٣٠٧/١٠٢- عَنْ بِلَالِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت بلال بن ابی رباح رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

٣٣٠٨/١٠٣- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کیا

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

ہے۔

۱۰۴/۳۳۰۹- عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

فَصْلٌ مِنْهُ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

فصل: پچھنے لگوانے کی رخصت

۱۰۵/۳۳۱۰- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصِّيَامِ وَالْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ اِبْقَاءً عَلٰى اَصْحَابِهٖ وَلَمْ يُحَرِّمْهُمَا (وَفِيْ لَفْظٍ) وَلَمْ يُحَرِّمْهُمَا عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ.

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلٰی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصال کے روزے رکھنے اور روزہ دار کے لیے پچھنے لگوانے سے منع فرمایا، (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال کے روزے رکھنے اور پچھنے لگوانے سے منع فرمانا) یہ اپنے اصحاب (مسلمانوں) پر (رحمت تھی اور ان کو) ان کی طاقت پر برقرار رکھنا تھا، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان (وصال کے روزوں اور پچھنے لگوانے) کو حرام قرار نہیں دیا (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان دونوں کو اپنے اصحاب میں سے کسی پر حرام نہیں کیا۔

۱۰۶/۳۳۱۱- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ صَائِمًا مُحْرِمًا فَغُشِيَ عَلَيْهِ قَالَ فَلِذٰلِكَ كُرِهَ الْحِجَامَةُ لِلصَّائِمِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ بِالْقَاحَةِ وَهُوَ صَائِمٌ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ رَابِعٍ) قَالَ اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتِجَامَةً فِيْ رَاْسِهٖ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزہ و احرام کی حالت میں (یعنی روزہ بھی رکھا ہوا تھا اور احرام بھی باندھا ہوا تھا اس حالت میں) پچھنے لگوائے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر غشی طاری ہوگئی، سو اس لیے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے روزہ دار کے لیے پچھنے لگوانا مکروہ قرار دیا (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان پچھنے لگوائے اور اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے روزہ بھی رکھا ہوا تھا اور احرام بھی باندھا ہوا تھا (اور انہی سے تیسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزہ کی حالت میں ''قاحہ'' کے مقام پر پچھنے لگوائے (اور انہی سے چوتھے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احرام کی حالت میں اپنے سر مبارک میں پچھنے لگوائے۔

۱۰۷/۳۳۱۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَحَسَنٌ قَالَا ثَنَا ثَابِتٌ ثَنَا هِلَالُ بْنُ عِكْرِمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عِكْرِمَةَ عَنِ الصَّائِمِ اَيَحْتَجِمُ؟ فَقَالَ اِنَّمَا كُرِهَ لِلضَّعْفِ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِنْ اَكْلَةٍ اَكَلَهَا

حضرت ہلال بن عکرمہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عکرمہ سے پوچھا: کیا روزہ دار پچھنے لگوا سکتا ہے؟ انہوں نے کہا: پچھنے لگوانا مکروہ قرار دیا گیا ہے، کیونکہ اس سے (روزہ دار کو) کمزوری لاحق ہو جاتی ہے، پھر انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے، اس (پچھنے لگوانے) کی وجہ یہ تھی کہ (ایک بار) خیبر کی ایک عورت نے بکری (کے گوشت) میں

مِنْ شَاةٍ مَسْمُوْمَةٍ سَمَّتْهَا امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ خَيْبَرَ.

زہر ملا دیا تھا (اور اس نے وہ زہریلا گوشت آپ (ﷺ) کی خدمت میں پیش کیا) اور آپ (ﷺ) نے اس زہریلے گوشت میں سے ایک لقمہ کھا لیا تھا۔

روزہ دار کو اگر اپنی کمزوری کا خطرہ نہ ہو تو اس کے لیے پچھنے لگوانے (فصد سے خون نکلوانے) میں کوئی حرج نہیں ہے، جائز ہے۔ اور اگر اسے اپنے کمزور ہونے کا خطرہ ہو تو پھر فصد سے خون نکلوانا مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۰-۱۹۹)

انجکشن لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے

علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

تحقیق یہ ہے کہ انجکشن لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، قدیم فقہاء کے دور میں انسانی جسم کی اور اس کے تمام اعضاء کی مکمل تحقیق نہیں ہوئی تھی اور ان کے نظریات محض مفروضات پر مبنی تھے، انہوں نے انسان کے جسم کا مکمل مشاہدہ اور تجربہ نہیں کیا تھا اور اب تحقیق اور تجربہ سے ان کے کئی نظریات غلط ثابت ہو گئے، مثلاً ان کا مفروضہ تھا کہ دماغ اور معدہ کے درمیان ایک منفذ (راستہ) ہے اور دماغ سے معدہ میں یا معدہ سے دماغ میں کوئی چیز چلی جاتی ہے حالانکہ دماغ اور معدہ میں کوئی منفذ نہیں ہے، نیز ان کا مفروضہ تھا کہ کان اور معدہ میں منفذ ہے حالانکہ کان اور معدہ میں کوئی منفذ نہیں ہے، انہیں مفروضات کی بنا پر انہوں نے یہ کہا کہ جوف معدہ یا جوف دماغ میں کوئی غذا یا دوا چلی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا، لیکن یہ فقہاء اس غلطی میں معذور تھے، کیونکہ اس زمانہ میں پوسٹ مارٹم کے ذریعے جسم کے تمام رگ و ریشہ کا مکمل مطالعہ اور مشاہدہ نہیں کیا گیا تھا، نیز ان کے زمانہ میں جسم کو غذا یا دوا کے منفعت پہنچانے کا ذریعہ صرف معدہ کا نظام ہضم تھا، اس لیے انہوں نے کہا دوا یا غذا معدہ میں پہنچ جائے تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، جب ہم منہ کے ذریعہ دوا کھاتے ہیں تو معدہ کے ہضم کرنے کے بعد وہ دوا خون میں پہنچ جاتی ہے اور جب تک وہ دوا خون میں نہ مل جائے اس کا کوئی اثر مرتب نہیں ہوتا، پہلے دوا سے استفادہ کا صرف یہی ایک طریقہ تھا، لیکن اب میڈیکل سائنس نے ترقی کر لی ہے اور انجکشن کے ذریعہ دوا کو براہ راست خون میں پہنچا دیا جاتا ہے، بعض اوقات کسی عارضہ کی وجہ سے معدہ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے اور منہ سے دوا کھانے کا کوئی اثر نہیں ہوتا، بعض دفعہ اس قدر الٹیاں آتی ہیں کہ جو دوا کھاؤ وہ فوراً الٹی کے ذریعہ نکل جاتی ہے، پہلے اس مسئلہ کا کوئی حل نہیں تھا، لیکن اب جب معدہ کام نہ کرے یا کسی چیز کو قبول نہ کرے یا دوا کا اثر جلدی مطلوب ہو تو دوا کو انجکشن کے ذریعے براہ راست خون میں پہنچا دیا جاتا ہے۔ لہٰذا منہ کے ذریعے دوا کھانے سے جو فائدہ مطلوب ہوتا ہے وہ انجکشن کے ذریعہ دوا خون میں پہنچانے سے بطریق اتم اور اکمل حاصل ہو جاتا ہے، فرق یہ ہے کہ منہ کے ذریعے دوا کھانے سے معدہ کے عمل ہضم کے بعد دوا خون میں پہنچتی ہے اور انجکشن کے ذریعہ اسی وقت براہ راست دوا خون میں پہنچ جاتی ہے اور اثر کرتی ہے اس لیے جس طرح منہ کے ذریعہ دوا کھانے سے روزہ ٹوٹتا ہے اسی طرح دوا کا انجیکشن لگوانے سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا (البتہ روزہ میں انجیکشن لگوانے سے صرف روزہ کی قضا لازم ہوگی، کفارہ لازم نہیں ہوگا)۔

(تبیان القرآن ج ۱ ص ۷۰۷)

۲- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَيْءِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کا قے کرنا

۱۰۸/۳۳۱۳- عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفْطَرَ قَالَ فَلَقِيْتُ ثَوْبَانَ

حضرت معدان بن ابو طلحہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے قے کی تو آپ (ﷺ) نے روزہ افطار کر لیا، حضرت معدان کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد

مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقُلْتُ اِنَّ اَبَا الدَّرْدَاءِ اَخْبَرَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ قَالَ صَدَقَ اَنَا صَبَبْتُ لَہٗ وَضُوْءَ ہٗ (وَعَنْہُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِسْتَقَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَفْطَرَ فَاُتِیَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ.

کردہ غلام حضرت ثوبان (رضی اللہ عنہ) سے دمشق کی مسجد میں ملاقات کی تو میں نے (ان سے) کہا کہ حضرت ابو درداء (رضی اللہ عنہ) نے مجھے خبر دی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قے کی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے روزہ افطار کر لیا تھا' انہوں نے کہا کہ حضرت ابو درداء نے سچ کہا ہے' میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو وضو کرانے کے لیے پانی انڈیلا تھا (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جان بوجھ کر قے کی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے روزہ کھول لیا' پھر پانی لایا گیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے (لغوی یا شرعی) وضو کیا۔

۱۰۹/۳۳۱۴- عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ ذَرَعَہُ الْقَیْءُ فَلَیْسَ عَلَیْہِ قَضَاءٌ وَمَنِ اسْتَقَاءَ فَلْیَقْضِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو از خود قے آ جائے تو اس پر (روزہ کی) قضا نہیں ہے اور جس شخص نے جان بوجھ کر قے کی تو وہ (روزہ کی) قضا کرے۔

۱۱۰/۳۳۱۵- عَنْ اَبِیْ مَرْزُوْقٍ عَنْ فُضَالَۃَ الْاَنْصَارِیِّ سَمِعْتُہُ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَیْھِمْ فِیْ یَوْمٍ کَانَ یَصُوْمُہُ فَدَعَا بِاِنَاءٍ فِیْہِ مَاءٌ فَشَرِبَ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ ھٰذَا الْیَوْمَ کُنْتَ تَصُوْمُہُ قَالَ اَجَلْ وَلٰکِنْ قِئْتُ.

حضرت ابو مرزوق کا بیان ہے کہ میں نے فضالہ انصاری کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے اور اس دن آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے روزہ رکھا ہوا تھا' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے برتن میں پانی منگایا اور (پانی) پی لیا' ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آج تو آپ روزے سے تھے' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ہاں! لیکن مجھے قے آ گئی تھی۔

۱۱۱/۳۳۱۶- عَنْ اَبِی الْجُوْدِیِّ عَنْ بَلْجٍ عَنْ اَبِیْ شَیْبَۃَ الْمَھْرِیِّ قَالَ وَکَانَ قَاصَّ النَّاسِ بِقُسْطَنْطِیْنِیَّۃَ قَالَ قِیْلَ لِثَوْبَانَ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَاَفْطَرَ.

حضرت ابو الجودی حضرت بلج سے اور وہ حضرت ابو شیبہ مہری سے روایت کرتے ہیں'' اور ابو شیبہ مہری قسطنطنیہ میں لوگوں کو وعظ و نصیحت کیا کرتے تھے اور ان کو ماضی کی خبریں اور قصے سنایا کرتے تھے''۔ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ثوبان سے کسی نے کہا کہ آپ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث سنائیں' انہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قے کی اور روزہ کھول لیا۔

فوائد ومسائل

اس باب کی احادیث میں یہ ثبوت ہے کہ اگر روزہ دار کو بلا اختیار قے آ جائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا' اور اگر اس نے جان بوجھ کر قے کی تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس پر اس روزہ کی قضا واجب ہوگی' کفارہ نہیں ہوگا۔

فقہ کی روشنی میں قے کی وجہ سے روزہ ٹوٹنے یا نہ ٹوٹنے کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

روزہ دار کو بلا اختیار قے آئی اور وہ واپس (پیٹ میں) نہیں گئی تو اس سے مطلقاً روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

روزہ دار کو بلا اختیار قے آئی اور وہ بلا اختیار واپس (پیٹ میں) چلی گئی جبکہ روزہ بھی یاد ہو تو اگر وہ قے منہ بھر کر ہو تو روزہ ٹوٹ

جائے گا' اس سے صرف قضا ہوگی' کفارہ نہیں ہوگا' اور اگر قے منہ بھر کر نہ ہو تو پھر روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

روزہ دار کو منہ بھر قے آئی اور اس نے اپنے اختیار سے اسے نگل لیا' خواہ اس میں سے صرف چنے کے برابر نگلا تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا' اس صورت میں صرف قضا ہوگی۔

روزہ دار نے جان بوجھ کر قے کی جبکہ روزہ بھی یاد ہو تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا' خواہ منہ بھر کر قے لی ہو یا کم قے کی ہو۔ (ہدایہ اولین ص ۱۹۸' درمختار مع ردالمحتار ج ۲ ص ۱۲۱۔۱۲۰)

٣ - بَابُ جَوَازِ السِّوَاكِ وَالْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ وَالْاِغْتِسَالِ مِنَ الْحَرِّ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کے لیے مسواک کرنے' کلی کرنے' ناک میں پانی ڈالنے اور گرمی دور کرنے کے لیے غسل کرنے کا جواز

۳۳۱۷/۱۱۲- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ مَا لَا اَعُدُّ وَمَا لَا اُحْصِيْ يَسْتَاكُ (وَفِيْ لَفْظٍ يَتَسَوَّكُ) وَهُوَ صَائِمٌ.

حضرت عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روزہ کی حالت میں اتنی بار مسواک کرتے ہوئے دیکھا جس کا میں شمار و حساب نہیں کر سکتا۔

۳۳۱۸/۱۱۳- عَنْ (عَمْرِو) بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ فِيْ رَمَضَانَ.

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رمضان میں کلی اور ناک میں پانی ڈالتے ہوئے دیکھا ہے۔

۳۳۱۹/۱۱٤- عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْكُبُ عَلٰى رَاْسِهِ الْمَاءَ بِالسُّقْيَا اِمَّا مِنَ الْحَرِّ وَاِمَّا مِنَ الْعَطَشِ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ صَائِمًا حَتّٰى اَتٰى كَدِيْدًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَاَفْطَرَ وَاَفْطَرَ النَّاسُ وَهُوَ عَامُ الْفَتْحِ زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ قَالَ الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلٰى رَاْسِهِ مِنَ الْحَرِّ وَهُوَ صَائِمٌ.

حضرت ابوبکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روزہ کی حالت میں ''سقیا کے مقام پر'' گرمی یا پیاس کو دور کرنے کے لیے اپنے سر پر پانی ڈالتے ہوئے دیکھا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مسلسل روزے سے رہے حتیٰ کہ ''مقام کدید'' پہنچے' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے پانی منگایا اور روزہ افطار کیا اور لوگوں نے بھی روزہ افطار کیا' اور یہ فتح مکہ کا سال تھا' اور ایک روایت میں راوی نے یہ اضافہ کیا ہے کہ اس شخص نے مجھے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روزہ کی حالت میں گرمی کی وجہ سے اپنے سر پر پانی ڈالتے ہوئے دیکھا ہے۔

روزہ کی حالت میں مسواک کرنے سے متعلق دیگر احادیث

حضرت علی اور حضرت خباب رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم روزہ رکھو تو تم صبح کے وقت (دن کے پہلے حصہ میں دوپہر تک) مسواک کرو اور شام کے وقت (دوپہر کے بعد دن کے آخری حصہ) میں مسواک نہ کرو' کیونکہ شام کے وقت

(دوپہر کے بعد) جس روزہ دار کے ہونٹ خشک ہوں گے تو وہ (ہونٹوں کی) خشکی قیامت کے دن اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان نور (روشنی) ہوگی۔(المعجم الکبیرج ۴ رقم الحدیث: ۳۶۹۶)

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا میں روزہ کی حالت میں مسواک کرسکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! (کرسکتے ہو) میں نے پوچھا: دن کے کون سے وقت میں مسواک کرسکتا ہوں؟ فرمایا: دن کے کسی بھی وقت جب تم چاہو صبح اور شام کے کسی بھی وقت جب تم چاہو مسواک کرسکتے ہو میں نے کہا کہ لوگ شام کے وقت مسواک کرنے کو مکروہ قرار دیتے ہیں انہوں نے فرمایا: کیوں (مکروہ قرار دیتے ہیں)؟ میں نے کہا کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے انہوں نے کہا: سبحان اللہ! بلاشبہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو (روزہ کی حالت میں) مسواک کرنے کا حکم دیا تھا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ جانتے تھے کہ مسواک کرنے کے باوجود روزہ دار کے منہ کی بو زائل نہ ہوگی اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لوگوں کو جو ایسا حکم نہیں دیتے تھے جس سے وہ جان بوجھ کر اپنے مونہوں کو بدبودار رکھیں اس (جان بوجھ کر منہ کو بدبودار رکھنے) میں کوئی خیر (نیکی) نہیں ہے بلکہ اس میں شر (برائی) ہے البتہ جو شخص کسی بیماری میں مبتلا ہو (دانتوں میں بیماری کی وجہ سے منہ بدبودار ہو) اور اس سے چھٹکارے کا کوئی چارہ نہ ہو تو وہ مستثنیٰ ہے میں نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ کے راستہ میں غبار بھی اسی طرح ہے اس شخص کو اجر ملے گا جو مجبور ہو اور اسے اس سے چھٹکارے کا کوئی راستہ نہ ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں! لیکن جس نے جان بوجھ کر اپنے آپ کو کسی مصیبت میں ڈال دیا تو اس میں اس کے لیے کوئی اجر نہیں ہوگا۔(المعجم الکبیرج ۲۰ رقم الحدیث: ۱۳۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: روزہ دار کی بہترین خصلت (عمل) مسواک کرنا ہے۔

(سنن ابن ماجہ ص ۱۲۱ سنن دارقطنی رقم الحدیث: ۲۳۴۶)

مذکورہ احادیث کی روشنی میں مستفاد فقہی مسائل

روزہ دار کے لیے مسواک کرنا ہر وقت جائز ہے خواہ صبح کے وقت کرے شام کے وقت کرے زوال سے پہلے کرے یا زوال کے بعد کرے اور روزہ کی حالت میں مسواک کرنا بہترین عمل و نیکی ہے روزہ دار کے منہ کی جو بو اللہ تعالیٰ کو پسندیدہ ہے وہ مسواک کرنے سے زائل نہیں ہوتی' مسواک صرف دانتوں کی زردی اور ان کے میل کو دور کرتا ہے بو کو زائل نہیں کرتا ہے' کیونکہ وہ بو معدہ کے خالی ہونے کی وجہ سے آتی ہے یعنی مسواک منہ کی بدبو اور دانتوں کی زردی کو دور کرتا ہے خالی معدہ سے منہ میں آنے والی بو کو ختم نہیں کرتا۔

جان بوجھ کر منہ کو بدبودار نہیں رکھنا چاہیے الا یہ کہ کسی بیماری وغیرہ کی وجہ کوئی مجبوری ہو۔

روزہ کی حالت میں کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں کوئی حرج نہیں البتہ کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرنا مکروہ ہے' کیونکہ اس سے پیٹ میں پانی جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔

روزہ دار کے لیے غسل کرنا جائز ہے خواہ وہ غسل واجب ہو مسنون ہو یا مباح ہو۔

روزہ دار کے لیے گرمی کی حدت کو توڑنے کے لیے اپنے پورے جسم پر یا جسم کے بعض حصہ (سر وغیرہ) پر پانی ڈالنا اور جسم پر گیلا کپڑا لپیٹنا جائز ہے۔

روزہ کی حالت میں سرمہ لگانے کے ثبوت میں احادیث و آثار

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزہ کی حالت میں (اپنی آنکھوں میں) اثمد سرمہ لگایا کرتے تھے۔

(المعجم الکبیرج ۱ رقم الحدیث: ۹۳۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ باندی کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روزہ کی حالت میں اثمد سرمہ لگائے ہوئے دیکھا۔ (المعجم الاوسط، رقم الحدیث: ۶۹۱۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان میں روزہ کی حالت میں (اپنی آنکھوں میں) سرمہ لگایا۔
(سنن ابن ماجہ ص ۱۲۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان میں روزہ کی حالت میں ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی دونوں آنکھیں اثمد سرمہ سے بھری ہوئی تھیں۔ (بلوغ الامانی ج ۱۰ ص ۵۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میری آنکھوں میں تکلیف ہے' کیا میں روزہ کی حالت میں سرمہ لگا سکتا ہوں؟ فرمایا: ہاں! (لگا سکتے ہو)۔ (جامع ترندی ج ۱ ص ۱۵۴)

حضرت عبیداللہ بن ابی بکر بن انس کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روزہ کی حالت میں سرمہ لگاتے تھے۔
(سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۳۲۳)

حضرت اعمش کا بیان ہے کہ میں نے اپنے اصحاب میں سے کسی کو بھی نہیں دیکھا کہ وہ روزہ کی حالت میں سرمہ لگانے کو مکروہ قرار دیتا ہو' اور حضرت ابراہیم (نخعی) روزہ دار کو صبر نامی سرمہ لگانے کی اجازت دیتے تھے۔ (سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۳۲۴-۳۲۳)

ان احادیث و آثار سے یہ بات واضح ہوگئی کہ روزہ کی حالت میں آنکھوں میں سرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور نہ ہی مکروہ ہوتا ہے' سو روزہ کی حالت میں سرمہ لگانا بلا کراہت جائز ہے۔

اگر آنکھوں میں دوا کے قطرے ٹپکائے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا خواہ اس کا ذائقہ حلق میں محسوس ہو۔ (عالمگیری)

٤- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کے لیے بوسہ لینے کا حکم

۱۱۵/۳۳۲۰- عَنْ مَيْمُوْنَةَ (بِنْتِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا) مَوْلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ قَبَّلَ اِمْرَاَتَهُ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ قَدْ اَفْطَرَ.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آزاد کردہ باندی حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لیا' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اس کا روزہ ٹوٹ گیا۔

۱۱۶/۳۳۲۱- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ شَابٌّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُقَبِّلُ وَاَنَا صَائِمٌ؟ قَالَ لَا، فَجَاءَ شَيْخٌ فَقَالَ اُقَبِّلُ وَاَنَا صَائِمٌ؟ قَالَ نَعَمْ. قَالَ فَنَظَرَ بَعْضُنَا اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَلِمْتُ لِمَ نَظَرَ بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ اِنَّ الشَّيْخَ يَمْلِكُ نَفْسَهُ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک نوجوان نے آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں روزہ کی حالت میں (اپنی بیوی کو) بوسہ دے سکتا ہوں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: نہیں! پھر ایک بزرگ آیا اور اس نے پوچھا: کیا میں روزہ کی حالت میں (اپنی بیوی کو) بوسہ دے سکتا ہوں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ہاں! حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ ہم (تعجب کی نگاہ سے) ایک دوسرے کو دیکھنے لگے' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں جان چکا ہوں کہ تم ایک دوسرے کو (تعجب کی نگاہ سے) کیوں دیکھ رہے ہو' بوڑھا آدمی اپنی نفسانی خواہش کو ضبط (کنٹرول) کرتا ہے۔

۳۳۲۲/۱۱۷- عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ الْعُذْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ عَلٰى وَجْهِهِ وَاَدْرَكَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانُوْا يَنْهَوْنِيْ عَنِ الْقُبْلَةِ تَخَوُّفًا اَنْ اَتَقَرَّبَ لِاَكْثَرَ مِنْهَا ثُمَّ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَوْمَ يَنْهَوْنَ عَنْهَا وَيَقُوْلُ قَائِلُهُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهُ مِنْ حِفْظِ اللّٰهِ مَا لَيْسَ لِاَحَدٍ.

حضرت ابن شہاب حضرت عبد اللہ بن ثعلبہ بن صعیر عذری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں'' حضرت عبد اللہ بن ثعلبہ کے چہرے پر رسول اللہ ﷺ نے اپنا مبارک ہاتھ پھیرا تھا اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کو پایا تھا''۔ انہوں نے بیان کیا کہ لوگ (صحابہ کرام) مجھے (اپنی بیوی کو) بوسہ دینے سے اس خطرے کی بنا پر منع کرتے تھے کہ کہیں قریب ہو کر اس سے زیادہ آگے نہ بڑھ جاؤں، پھر آج مسلمان (تابعین عظام) اس سے (مطلقاً) منع کرتے ہیں، اور وہ کہتے ہیں کہ جس قدر رسول اللہ ﷺ کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت میسر تھی وہ کسی اور کے لیے نہیں ہے۔

فَصْلٌ مِنْهُ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْقُبْلَةِ وَالْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ اِلَّا لِمَنْ يَخَافُ عَلٰى نَفْسِهِ

فصل: روزہ دار کے لیے بوسہ لینے اور مباشرت کرنے کی رخصت ہے، لیکن جس کو اپنے آپ پر خطرہ ہو اس کے لیے رخصت نہیں

۳۳۲۳/۱۱۸- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَشَشْتُ يَوْمًا فَقَبَّلْتُ وَاَنَا صَائِمٌ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ صَنَعْتُ الْيَوْمَ اَمْرًا عَظِيْمًا فَقَبَّلْتُ وَاَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ لَوْ تَمَضْمَضْتَ بِمَاءٍ وَاَنْتَ صَائِمٌ؟ قُلْتُ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ فَفِيْمَ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں بہت خوش تھا (اسی خوشی میں) میں نے روزہ کی حالت میں (اپنی بیوی کا) بوسہ لے لیا، پھر میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آج میں نے ایک بہت بڑا کام (گناہ) کیا ہے، میں نے روزہ کی حالت میں (اپنی بیوی کا) بوسہ لے لیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے! اگر تم روزہ کی حالت میں کلی کر لو تو؟ میں نے عرض کیا کہ اس میں تو کوئی حرج نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو پھر تم کس چیز کے بارے میں سوال کر رہے ہو؟ (روزہ کی حالت میں بیوی کو بوسہ دینے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے)۔

۳۳۲۴/۱۱۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ يَجْعَلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا ثَوْبًا تَعْنِي الْفَرْجَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں ان سے مباشرت (بلا حائل کپڑے کے ان کے جسم کو اپنے جسم کے ساتھ لگایا) کرتے تھے اور اپنی اور ان کی شرمگاہ کے درمیان کپڑا حائل کر لیتے تھے۔

۳۳۲۵/۱۲۰- عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ خَرَجَ عَلْقَمَةُ وَاَصْحَابُهُ حُجَّاجًا فَذَكَرَ بَعْضُهُمُ الصَّائِمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ قَدْ قَامَ سَنَتَيْنِ

حضرت ابراہیم (نخعی) حضرت علقمہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علقمہ اور ان کے ساتھی حج کرنے گئے، ان میں سے کسی نے اس بات کا ذکر کیا کہ روزہ دار (اپنی بیوی کو) بوسہ دے سکتا ہے اور اس سے

وَصَامَهُمَا هَمَمْتُ اَنْ اٰخُذَ قَوْسِيْ فَاَضْرِبَكَ بِهَا قَالَ فَكُفُّوْا حَتّٰى تَاْتُوْا عَائِشَةَ فَدَخَلُوْا عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَاَلُوْهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاَرَبِهٖ قَالُوْا يَا اَبَا شِبْلٍ سَلْهَا قَالَ لَا اَرْفُثُ عِنْدَهَا الْيَوْمَ فَسَاَلُوْهَا فَقَالَتْ كَانَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ.

مباشرت بھی کر سکتا ہے‘ تو ان میں سے ایک آدمی (جو دو سال رات کو قیام اور دن کو روزے رکھ چکا تھا) نے کہا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں اپنی کمان پکڑ کر تمہیں اس سے ماروں‘ اس نے کہا کہ تم باز رہو‘ یہاں تک کہ تم حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس جاؤ (اور ان سے یہ مسئلہ پوچھو) چنانچہ وہ لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور انہوں نے ان سے اس مسئلہ کے بارے میں پوچھا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اپنی ازواج کو روزہ کی حالت میں) بوسہ بھی دیا کرتے تھے اور (ان سے) مباشرت بھی کیا کرتے تھے‘ اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی خواہش پر تم سب سے زیادہ قابو رکھنے والے تھے‘ لوگوں نے کہا: اے ابو شبل! حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مزید تفصیل پوچھیں‘ انہوں نے کہا کہ آج میں ان کے پاس فحش گفتگو نہیں کر سکتا‘ پھر لوگوں نے خود ہی ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) روزہ کی حالت میں (اپنی ازواج کو) بوسہ بھی دیا کرتے تھے اور (ان سے) مباشرت بھی کیا کرتے تھے۔

۳۳۲۶/۱۲۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَهْوٰى اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ لِيُقَبِّلَنِيْ فَقُلْتُ اِنِّيْ صَائِمَةٌ فَقَالَ وَاَنَا صَائِمٌ قَالَتْ فَاَهْوٰى اِلَيَّ فَقَبَّلَنِيْ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَبَّلَ امْرَاَةً مِنْ نِسَائِهٖ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ ضَحِكَتْ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ لَيَظَلُّ صَائِمًا يُقَبِّلُ مَا شَاءَ مِنْ وَجْهِيْ حَتّٰى يُفْطِرَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے بوسہ دینے کے لیے میری طرف بڑھے تو میں نے عرض کیا کہ میں روزے سے ہوں‘ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں بھی روزے سے ہوں‘ پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میری طرف بڑھے اور مجھے بوسہ دیا (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزے کی حالت میں اپنی کسی بیوی کا بوسہ لیا‘ پھر وہ ہنس پڑیں (اور انہی سے تیسرے طریق سے مروی ہے) انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزے سے ہوتے تھے‘ اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) روزہ افطار کرنے تک جب چاہتے میرے چہرے پر بوسہ دیتے تھے۔

۳۳۲۷/۱۲۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا عَفَّانُ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ مِصْدَعٍ اَبِيْ يَحْيَى الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ وَيَمُصُّ لِسَانَهَا قُلْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ سَعْدِ بْنِ اَوْسٍ؟ قَالَ نَعَمْ.

حضرت مصدع ابو یحییٰ انصاری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزہ کی حالت میں ان کا بوسہ لیا کرتے تھے اور ان کی زبان چوستے تھے‘ عفان نامی راوی کہتے ہیں کہ میں نے محمد بن دینار سے پوچھا کہ کیا تم نے سعد بن اوس سے یہ حدیث سنی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں!

۳۳۲۸/۱۲۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ

حضرت سفیان کا بیان ہے کہ میں نے عبد الرحمٰن بن قاسم سے پوچھا:

ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ اَسَمِعْتَ اَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ فَسَكَتَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ نَعَمْ.

کیا تم نے اپنے والد کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزہ کی حالت میں ان (حضرت عائشہ) کو بوسہ دیا کرتے تھے؟ عبدالرحمٰن بن قاسم تھوڑی دیر خاموش رہے پھر انہوں نے کہا: ہاں!

١٢٤/٣٣٢٩- عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ اَرْسَلَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ اَسْاَلُهَا هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ؟ فَاِنْ قَالَتْ لَا فَقُلْ لَهَا اِنَّ عَائِشَةَ تُخْبِرُ النَّاسَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَ فَسَاَلْتُهَا اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ؟ قَالَتْ لَا قُلْتُ اِنَّ عَائِشَةَ تُخْبِرُ النَّاسَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَتْ لَعَلَّهُ اِيَّاهَا، كَانَ لَا يَتَمَالَكُ عَنْهَا حُبًّا، اَمَّا اِيَّايَ فَلَا.

حضرت ابوقیس کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے مجھے حضرت ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزہ کی حالت میں (اپنی ازواج کو) بوسہ دیتے تھے؟ سو اگر وہ نفی میں جواب دیں تو ان سے کہنا کہ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے تو لوگوں کو یہ بتایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ دیا کرتے تھے، ابوقیس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزہ کی حالت میں (اپنی ازواج کو) بوسہ دیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں! میں نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تو لوگوں کو یہ بتاتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ دیا کرتے تھے، انہوں نے کہا کہ شاید ان کو بوسہ دیتے ہوں، ان سے محبت کی وجہ سے ضبط نہ کر سکتے ہوں، لیکن میرے ساتھ ایسا معاملہ نہیں ہوا۔

١٢٥/٣٣٣٠- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فَرُّوْخٍ اَنَّ اِمْرَاَةً سَاَلَتْ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجِيْ يُقَبِّلُنِيْ وَهُوَ صَائِمٌ وَاَنَا صَائِمَةٌ فَمَا تَرَيْنَ؟ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُنِيْ وَهُوَ صَائِمٌ وَاَنَا صَائِمَةٌ.

حضرت عبداللہ بن فروخ کا بیان ہے کہ ایک عورت نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ میرا خاوند مجھے بوسہ دیتا ہے جبکہ وہ بھی روزے سے ہوتا ہے اور میں بھی روزے سے ہوں تو اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے بوسہ دیا کرتے تھے جبکہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی روزے سے ہوتے تھے اور میں بھی روزے سے ہوتی تھی۔

١٢٦/٣٣٣١- عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنَالُ مِنْ وَجْهِ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ صَائِمٌ.

حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ لیا کرتے تھے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزہ کی حالت میں اپنی بعض ازواج کے چہرے پر بوسہ دیا کرتے تھے۔

١٢٧/٣٣٣٢- عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ (زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ.

(سیدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ) حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

(۳۳۳۳/۱۲۸)- عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ شَیْخٍ مِنْ بَنِیْ سَدُوْسٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ فَقَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصِیْبُ مِنَ الرُّؤُوْسِ وَهُوَ صَائِمٌ۔

حضرت ایوب قبیلہ بنوسدوس کے ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روزہ دار کے لیے بوسہ لینے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ روزہ کی حالت میں اپنی ازواج کے چہروں کو بوسہ دیا کرتے تھے۔

(۳۳۳۴/۱۲۹)- عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ الْاَنْصَارِیَّ اَخْبَرَ عَطَاءً اَنَّهُ قَبَّلَ امْرَاَتَهُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَائِمٌ فَسَاَلَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُ ذٰلِكَ فَاَخْبَرَتْهُ امْرَاَتُهُ فَقَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُرَخَّصُ لَهُ فِیْ اَشْیَاءَ فَارْجِعِیْ اِلَیْهِ فَقُوْلِیْ لَهُ فَرَجَعَتْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُرَخَّصُ لَهُ فِیْ اَشْیَاءَ فَقَالَ اَنَا اَتْقَاکُمْ لِلّٰهِ وَاَعْلَمُکُمْ بِحُدُوْدِ اللّٰهِ۔

حضرت عطاء بن یسار ایک انصاری آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ اس انصاری آدمی نے عطاء کو بتایا کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کو بوسہ دیا تھا تو اس (عورت) نے نبی کریم ﷺ سے اس بارے میں پوچھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ خود رسول اللہ ﷺ بھی ایسا کرتے ہیں' پھر اس (انصاری) کی بیوی نے اس (اپنے خاوند انصاری) کو یہ بات بتائی تو اس نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کے لیے تو بہت ساری چیزوں میں رخصت دی گئی ہے' سو تم پھر واپس آپ (ﷺ) کی خدمت میں جاؤ اور آپ (ﷺ) سے (اس بارے میں) پوچھو' پس وہ عورت دوبارہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرے خاوند یہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے لیے تو بہت ساری چیزوں میں رخصت دی گئی ہے' آپ (ﷺ) نے فرمایا: میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں اور تم میں سے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی حدود کو جاننے والا ہوں۔

روزہ کی حالت میں اپنی بیوی کو بوسہ دینے اور مباشرت کرنے سے متعلق دیگر احادیث

حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا' سو میں نے آپ (ﷺ) کو دیکھا کہ آپ (ﷺ) مجھے نہیں دیکھ رہے تھے' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ سے کیا غلطی ہوئی ہے (کہ آپ مجھ سے نظریں پھیرے ہوئے ہیں)' آپ (ﷺ) نے فرمایا: کیا تم روزہ کی حالت میں (اپنی بیوی کو) بوسہ دینے والے نہیں ہو؟ میں نے عرض کیا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں عمر کی جان ہے' اب میں تا حیات روزہ کی حالت میں بیوی کو بوسہ نہیں دوں گا۔ (السنن الکبریٰ ج ۴ ص ۲۳۲' بلوغ الامانی ج ۱۰ ص ۵۹)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روزہ دار کو بوسہ دینے سے منع کیا کرتے تھے' اور فرمایا کرتے تھے کہ جو عصمت رسول اللہ ﷺ کو حاصل ہے وہ تم میں سے کسی کو بھی حاصل نہیں ہے۔ (المعجم الاوسط' بلوغ الامانی ج ۱۰ ص ۵۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی جوان آدمی رسول اللہ ﷺ سے بوسہ کے بارے میں پوچھتا تو آپ (ﷺ) اسے منع فرماتے اور جب کوئی بوڑھا آدمی پوچھتا تو آپ (ﷺ) اسے اجازت دے دیتے تھے اور فرماتے تھے: بلاشبہ نوجوان آدمی (اپنے نفس پر کنٹرول کرنے میں) بوڑھے آدمی کی طرح نہیں ہوتا۔ (المعجم الاوسط' رقم الحدیث: ۸۴۲۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بوڑھے آدمی کو روزہ کی حالت میں بوسہ دینے کی اجازت دی اور نوجوان آدمی کو روزہ کی حالت میں بوسہ دینے سے منع فرمایا۔ (المعجم الکبیر ج ۱۱ 'رقم الحدیث: ۱۱۰۴۰)

حضرت عطیہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک نوجوان نے پوچھا: کیا وہ روزہ کی حالت میں (اپنی بیوی کو) بوسہ دے سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں! پھر ایک بوڑھا آدمی آیا اور اس نے پوچھا: کیا وہ روزہ کی حالت میں بوسہ دے سکتا ہے؟ فرمایا: ہاں! نوجوان نے (حضرت ابن عباس سے) کہا کہ میں نے آپ سے پوچھا کہ میں روزہ کی حالت میں بوسہ دے سکتا ہوں تو آپ نے جواب دیا: نہیں! جبکہ اس (بوڑھے آدمی) نے آپ سے روزہ کی حالت میں بوسہ دینے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ہاں! سو جو چیز اس کے لیے حلال ہے وہ چیز مجھ پر کیسے حرام ہوگئی ہے' جبکہ میں اور وہ ایک ہی دین پر ہیں؟ حضرت ابن عباس نے اس سے فرمایا: (جواب دیا کہ) خصیتین (کپوروں) کی رگوں کا تعلق ناک سے ہوتا ہے' جب ناک (عورت کے جسم کی بو) سونگھتی ہے تو ذکر (آلہ تناسل) حرکت کرتا ہے اور جب ذکر (آلہ تناسل) حرکت کرتا ہے تو وہ اس (بوسہ) سے بڑی چیز (جماع) کی طرف دعوت دیتا ہے' جبکہ بوڑھا آدمی اپنی خواہش پر سب سے زیادہ ضبط کرنے والا ہوتا ہے۔
(المعجم الکبیر ج ۱۰ 'رقم الحدیث: ۱۰۶۰۴ 'بلوغ الامانی ج ۱۰ ص ۶۰-۵۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بوڑھے آدمی کو روزہ کی حالت میں (اپنی بیوی کو) بوسہ دینے کی اجازت دی اور جوان آدمی کو اس سے منع فرمایا' اور فرمایا: بوڑھا آدمی اپنی خواہش کو ضبط کر لیتا ہے جبکہ جوان آدمی اپنے روزہ کو فاسد کر دیتا ہے۔
(السنن الکبریٰ بیہقی ج ۴ ص ۲۳۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے پوچھا: کیا آدمی روزہ کی حالت میں (اپنی بیوی کو) بوسہ دے سکتا ہے؟ فرمایا: بوسہ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے' بوسہ دینا پھول سونگھنے کی مانند ہے۔ (المعجم الاوسط' بلوغ الامانی ج ۱۰ ص ۶۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزہ کی حالت میں (اپنی ازواج کو) بوسہ دیا کرتے تھے۔ (المعجم الاوسط)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: اے عائشہ! کیا کوئی روٹی کا ٹکڑا ہے؟ تو میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں ایک روٹی پیش کی' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس (روٹی) کو اپنے منہ پر رکھ کر فرمایا: اے عائشہ! کیا منہ پر روٹی رکھنے سے میرے پیٹ میں کوئی چیز داخل ہوئی ہے' سو اسی طرح روزہ دار کا بوسہ لینا ہے' روزہ اسی چیز سے ٹوٹتا ہے جو (پیٹ میں) داخل ہو اور جو چیز (جسم سے) خارج ہو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (بلوغ الامانی ج ۱۰ ص ۶۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روزہ دار کے لیے مباشرت کے بارے میں پوچھا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اسے (بیوی سے مباشرت کی) اجازت دے دی' پھر ایک اور آدمی نے حاضر ہو کر یہی مسئلہ پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو اس (مباشرت) سے منع فرما دیا' سو جس کو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اجازت دی تھی وہ بوڑھا تھا اور جس شخص کو (مباشرت) سے منع فرمایا تھا وہ جوان تھا۔ (سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۳۲۴)

مذکورہ احادیث کی روشنی میں مستفاد احکام ومسائل

اس باب کی احادیث اور دیگر مذکورہ احادیث میں سے بعض احادیث میں روزہ دار کے لیے اپنی بیوی کے بوسہ لینے اور مباشرت کرنے کے مطلقاً جواز کی دلیل ہے اور بعض احادیث میں مطلقاً ممانعت کی دلیل ہے' جبکہ بعض احادیث میں یہ دلیل ہے کہ روزہ کی حالت میں جوان آدمی کے لیے بوسہ دینا اور مباشرت کرنا منع ہے اور بوڑھے آدمی کے لیے جائز ہے' اسی لیے اس میں علماء کے نظریات

مختلف ہیں، امام نووی فرماتے ہیں کہ اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ بوسہ دینے اور مباشرت کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، الا یہ کہ اس حالت میں انزال ہو جائے (تو انزال کی صورت میں روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس پر کفارہ نہیں ہوگا)۔ (بلوغ الامانی ج ۱۰ ص ۶۰)

فتاوی عالمگیری میں ہے:

اگر روزہ دار کو جماع یا انزال کا خطرہ نہ ہو تو اس کے لیے اپنی بیوی کے بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے، اور اگر اسے جماع یا انزال کا خطرہ ہو تو اس کے لیے بوسہ لینا مکروہ ہے، بیوی کو مس کرنا بھی بوسہ کے حکم میں ہے، اور ہونٹوں کو چوسنا مطلقاً مکروہ ہے، شرم گاہ کے علاوہ جماع کرنا اور مباشرت کرنا بھی بوسہ کے حکم میں ہے، اور مباشرت فاحشہ بھی مکروہ ہے، خواہ انزال کا خطرہ ہو یا نہ ہو، مباشرت فاحشہ یہ ہے مرد اور عورت دونوں ننگے ہوں اور ایک دوسرے کو چمٹے ہوئے ہوں اور مرد کی شرمگاہ (آلہ تناسل) عورت کی شرمگاہ کو چھو رہی ہو، اور یہ بلا اختلاف مکروہ ہے، اگر روزہ دار کو انزال کا خطرہ نہ ہو تو بیوی کو گلے لگانے میں کوئی حرج نہیں ہے (مکروہ نہیں ہے)۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۰)

اگر بیوی کو بوسہ دیا یا گلے لگایا مباشرت کی اور انزال ہو گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس صورت میں صرف قضا ہوگی، کفارہ نہیں ہو گا۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۴)

۵- بَابُ مَنْ اَكَلَ اَوْ شَرِبَ نَاسِيًا اَوْ مُتَاَوِّلًا

جس روزہ دار نے بھول کر یا وقت سے پہلے کھا لیا یا پی لیا

۱۳۰/۳۳۳۵- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا صَامَ اَحَدُكُمْ يَوْمًا فَنَسِيَ فَاَكَلَ وَشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ.

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت حسن رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص دن کو روزہ رکھے، پھر وہ بھول کر کھا پی لے تو وہ اپنا روزہ پورا کرے، اس کو اللہ تعالیٰ نے ہی کھلایا اور پلایا ہے۔

۱۳۱/۳۳۳۶- عَنْ اُمِّ حَكِيْمٍ بِنْتِ دِيْنَارٍ عَنْ مَوْلَاتِهَا اُمِّ اِسْحَاقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِقَصْعَةٍ مِنْ ثَرِيْدٍ فَاَكَلَتْ مَعَهٗ وَمَعَهٗ ذُوْ الْيَدَيْنِ فَنَاوَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرْقًا فَقَالَ يَا اُمَّ اِسْحَاقَ اَصِيْبِيْ مِنْ هٰذَا، فَذَكَرْتُ اَنِّيْ كُنْتُ صَائِمَةً فَرَدَدْتُ يَدِيْ لَا اُقَدِّمُهَا وَلَا اُؤَخِّرُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَكِ؟ قَالَتْ كُنْتُ صَائِمَةً فَنَسِيْتُ. فَقَالَ ذُوْ الْيَدَيْنِ الْاٰنَ بَعْدَ مَا شَبِعْتِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَتِمِّيْ صَوْمَكِ فَاِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ سَاقَهٗ

حضرت ام حکیم بنت دینار اپنی آزاد کردہ باندی حضرت ام اسحاق رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھیں کہ کسی نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں ثرید کا پیالہ پیش کیا، تو ام اسحاق اور حضرت ذوالیدین (یہ دونوں) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ (ثرید) کھانے لگے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس (ام اسحاق) کو گوشت سے پُر ہڈی دے کر فرمایا: اے ام اسحاق! اس ہڈی سے گوشت اتار کر کھاؤ، (ام اسحاق کہتی ہیں کہ) مجھے یاد آ گیا کہ میں تو روزے سے تھی، پس میں نے اپنا ہاتھ روک لیا، نہ اسے آگے بڑھا سکی اور نہ پیچھے ہٹا سکی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں کیا ہوا؟ عرض کیا کہ میں روزے سے تھی اور بھول گئی، حضرت ذوالیدین کہنے لگے: کیا تمہیں اب روزہ یاد آیا ہے جب کہ تم نے خوب پیٹ بھر کر کھا لیا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنا روزہ پورا کرو، بلاشبہ

اللّٰهُ اِلَيْكِ.

یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق تھا جسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے پاس بھیجا۔

۱۳۲/۳۳۳۷- عَنْ اَسْمَاءَ (بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ) رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ اَفْطَرْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ يَوْمِ غَيْمٍ فِیْ رَمَضَانَ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ قُلْتُ لِهِشَامٍ اُمِرُوْا بِالْقَضَاءِ قَالَ وَبُدٌّ مِنْ ذَاكَ.

حضرت اسماء بنت ابوبکر (صدیق) رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں رمضان میں ایک ابر آلود دن میں روزہ افطار کیا' پھر سورج طلوع ہو گیا (ابواسامہ نامی راوی کہتے ہیں کہ) میں نے ہشام سے پوچھا کہ کیا ان کو روزہ قضا کرنے کا حکم دیا گیا؟ انہوں نے کہا: اس (قضاء) کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔

حالت روزہ میں بھول کر کھانے' پینے سے متعلق دیگر احادیث

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس روزہ دار کے بارے میں پوچھا گیا جس نے بھول کر کھا پی لیا تھا' تو آپ (ﷺ) نے اس کو قضا کرنے کا حکم نہیں دیا' اور فرمایا: یہ وہ کھانا تھا جو اللہ تعالیٰ نے اسے کھلا دیا۔

(المعجم الاوسط' رقم الحدیث: ۶۳۶۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان میں (روزہ کی حالت میں) بھول کر کھا لیا یا پی لیا اس پر (اس روزہ کی) نہ قضا ہے اور نہ ہی کفارہ ہے۔ (المعجم الاوسط)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے روزہ کی حالت میں بھول کر کھا' پی لیا ہے' آپ (ﷺ) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلا دیا ہے اور پلا دیا ہے۔

(سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۳۲۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس (روزہ دار) نے بھول کر کھا لیا یا بھول کر پی لیا تو اس پر کوئی حرج (گناہ و قضا لازم) نہیں ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلا دیا ہے اور پلا دیا ہے۔ (مصنف عبدالرزاق ج ۴ ص ۱۷۳)

حضرت عطاء کا بیان ہے کہ اگر کسی (روزہ دار) آدمی نے بھول کر کھا لیا تو وہ اپنے روزے کو پورا کرے اور وہ اس کی قضاء نہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلا دیا ہے اور پلا دیا ہے۔ (مصنف عبدالرزاق ج ۴ ص ۱۷۳)

ان احادیث میں یہ دلیل ہے کہ روزہ دار کے بھول کر کھانے اور پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا' خواہ تھوڑا کھائے' پیئے یا پیٹ بھر کر کھائے' پیئے' روزہ خواہ فرض ہو' واجب ہو یا نفلی ہو۔ سو جب روزہ نہیں ٹوٹا تو قضا بھی لازم نہیں اور بھول کر کھانے' پینے کی صورت میں بقیہ دن کھانے' پینے سے رکا رہے اور اپنا روزہ پورا کرے۔

اگر کسی نے روزہ دار کو زبردستی کھلا' پلا دیا تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا' اور اس پر صرف قضاء لازم ہو گی' کفارہ نہ ہو گا۔

(عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۲)

اگر کوئی شخص کسی روزہ دار کو بھول کر کھاتے ہوئے دیکھے تو اگر وہ اس میں اتنی قوت محسوس کرے کہ یہ رات تک اپنا روزہ پورا کر لے گا تو وہ اس کو (اس کا روزہ دار ہونا) یاد دلا دے' یاد نہ دلانا مکروہ ہے' اور اگر وہ اس میں ضعف محسوس کرے' مثلاً وہ بہت بوڑھا ہے تو وہ اس کو (اس کا روزہ دار ہونا) یاد نہ دلائے (اسے کھانے دے)۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۲)

سورج کے غروب ہونے کے گمان میں روزہ افطار کیا' پھر معلوم ہوا کہ سورج غروب نہیں ہوا

حضرت خالد بن اسلم کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رمضان میں ابر آلود دن یہ سمجھ کر روزہ افطار کیا کہ شام ہو چکی ہے اور سورج غروب ہو چکا ہے' پھر ان کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا: اے امیر المومنین! سورج ظاہر ہو گیا ہے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ حال آسان ہے' ہم پوری کوشش کر چکے ہیں' امام شافعی فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس دن کے روزہ کی جگہ روزہ رکھا جائے گا۔ (سنن کبریٰ ج ۴ ص ۲۱۷)

حضرت بشر بن قیس کا بیان ہے کہ میں رمضان میں شام کے وقت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور اس دن بادل چھائے ہوئے تھے' اور انہوں نے یہ گمان کیا کہ سورج غروب ہو چکا ہے' چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشروب پی (کر روزہ کھول) لیا اور مجھے بھی پلا دیا' پھر لوگوں نے سورج کو پہاڑ کے دامن میں دیکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں پرواہ نہیں ہے' اللہ کی قسم! ہم اس کی جگہ روزہ رکھیں گے۔ (سنن کبریٰ ج ۴ ص ۲۱۷)

حضرت علی بن حنظلہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ ہم رمضان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' ان کے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا (تو انہوں نے وہ دودھ پی کر روزہ افطار کر لیا اور ہم نے بھی پیا) پھر مؤذن نے کہا کہ سورج ظاہر ہو گیا ہے' حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ہم نے تم کو داعی (احکام نافذ کرنے والا) نہیں بنایا' ہم نے تم کو داعی (نماز کی دعوت دینے والا) بنایا ہے' (پھر فرمایا:) اے لوگو! تم میں سے جس شخص نے روزہ کھول لیا ہے وہ اس دن کے روزہ کی قضاء کرے' اور یہ قضاء کرنا آسان ہے' اور جس نے روزہ نہیں کھولا وہ اپنے روزہ کو پورا کرے۔ (سنن کبریٰ ج ۴ ص ۲۱۷)

اس باب کی حدیث نمبر ۱۳۲ اور دیگر مذکورہ احادیث میں یہ دلیل ہے کہ جس روزہ دار نے رمضان کا روزہ (مطلع ابر آلود ہونے یا گرد و غبار وغیرہ کی وجہ سے) اس گمان میں افطار کر لیا کہ سورج غروب ہو چکا ہے' پھر معلوم ہوا کہ جب روزہ افطار کیا تھا اس وقت سورج غروب نہیں ہوا تھا' محض چھپا ہوا تھا تو اس صورت میں اس پر اس روزہ کی صرف قضاء واجب ہے' اور امام ابوحنیفہ' امام مالک' امام احمد' ابو ثور اور جمہور فقہاء کا یہی مذہب ہے۔ (بلوغ الامانی ج ۱۰ ص ۶۵)

روزہ کی حالت میں بھول کر بیوی سے جماع کرنا

ابن جریج کا بیان ہے کہ حضرت مجاہد نے کہا: اگر کسی شخص نے رمضان میں روزہ کی حالت میں بھول کر اپنی بیوی سے جماع کر لیا تو اس پر کوئی چیز (قضاء وغیرہ) لازم نہیں ہے۔ (مصنف عبدالرزاق ج ۴ ص ۱۷۴)

فتاوٰی عالمگیری میں ہے:

جب روزہ دار نے بھول کر کھا لیا یا پی لیا یا جماع کر لیا تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا' اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ روزہ خواہ فرض ہو یا نفلی ہو۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۲)

٦ - بَابُ حُكْمِ مَنْ اَصْبَحَ جُنُبًا وَهُوَ صَائِمٌ

روزہ دار کے حالت جنابت میں صبح کرنے کا حکم

۳۳۳۸/۱۳۳ - عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ صَلٰوةِ الصُّبْحِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب صبح کی نماز کے لیے اذان ہو جائے اور تم میں سے کوئی شخص جنبی ہو تو وہ اس دن روزہ نہ رکھے۔

وَاَحَدُكُمْ جُنُبٌ فَلَا يَصُمْ يَوْمَئِذٍ.

۱۳۴/۳۳۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ اَنْبَاَنَا ابْنُ عَوْفٍ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَعْلَى بْنُ مُنْبَهٍ فِيْ رَمَضَانَ فَاَصْبَحَ هُوَ جُنُبٌ فَلَقِيَ اَبَا هُرَيْرَةَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ اَفْطِرْ، قَالَ اَفَلَا اَصُوْمُ هٰذَا الْيَوْمَ وَاُجْزِئُهُ مِنْ يَوْمٍ اٰخَرَ؟ قَالَ اَفْطِرْ فَاَتٰى مَرْوَانَ فَحَدَّثَهُ فَاَرْسَلَ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ اِلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَاَلَهَا قَالَتْ فَقَالَتْ قَدْ كَانَ يُصْبِحُ فِيْنَا جُنُبًا مِنْ غَيْرِ اِحْتِلَامٍ ثُمَّ يُصْبِحُ صَائِمًا فَرَجَعَ اِلٰى مَرْوَانَ فَحَدَّثَهُ فَقَالَ اِلْقَ بِهَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ جَارٌ جَارٌ، فَقَالَ اَعْزِمُ عَلَيْكَ لَتَلْقَ بِهٖ فَلَقِيَهُ فَحَدَّثَهُ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَنْبَاَنِيْهِ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَقِيْتُ رَجَاءَ فَقُلْتُ حَدِيْثُ يَعْلٰى مَنْ حَدَّثَكَهُ فَقَالَ اِيَّايَ حَدَّثَهُ.

حضرت ابن عوف حضرت رجاء بن حیوۃ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ مجھے یعلیٰ بن منبہ نے بتایا کہ وہ رمضان میں جنابت کی حالت میں صبح کو اٹھے تو وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملے اور ان سے (روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کے بارے میں مسئلہ) پوچھا تو انہوں نے کہا کہ تم روزہ چھوڑ دو یعلیٰ نے کہا: کیا میں اس دن روزہ نہ رکھوں اور اس کے بدلے دوسرے دن روزہ رکھ لوں تو وہ مجھے کافی ہوگا؟ انہوں نے کہا: تم روزہ چھوڑ دو پھر یعلیٰ مروان کے پاس آئے اور ان کو یہ بات بتائی تو انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث کو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس (یہ مسئلہ پوچھنے کے لیے) بھیجا' ابوبکر نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (یہ مسئلہ) پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ بعض اوقات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بغیر احتلام کے جنابت کی حالت میں صبح کو اٹھتے تھے' پھر روزے کی نیت کر لیتے تھے' ابوبکر نے واپس مروان کے پاس آ کر ان کو یہ بات بتائی تو مروان نے کہا کہ حضرت ابو ہریرہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بات بتاؤ' انہوں نے کہا کہ حضرت ابو ہریرہ میرے پڑوسی ہیں' میرے پڑوسی ہیں' مروان نے کہا کہ میں قسم دیتا ہوں کہ تم ان سے ضرور مل کر حضرت عائشہ والی بات بتاؤ' چنانچہ وہ ان سے ملے اور ان کو بات بتائی تو حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ وہ بات میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (براہ راست) نہیں سنی بلکہ فضل بن عباس نے مجھے وہ بات بتائی تھی' ابن عوف کہتے ہیں کہ اس کے بعد میری ملاقات حضرت رجاء سے ہوئی تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کو حضرت یعلیٰ کی حدیث کس نے سنائی تھی؟ انہوں نے بتایا کہ وہ حدیث مجھے خود حضرت یعلیٰ نے سنائی تھی۔

۱۳۵/۳۳۴۰- عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَتَّابٍ قَالَ كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ مَنْ اَصْبَحَ جُنُبًا فَلَا صَوْمَ لَهُ، قَالَ فَاَرْسَلَنِيْ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ اَنَا وَرَجُلٌ اٰخَرُ اِلٰى عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا نَسْاَلُهُمَا عَنِ الْجُنُبِ يُصْبِحُ فِيْ رَمَضَانَ قَبْلَ اَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ فَقَالَتْ اِحْدَاهُمَا قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيُتِمُّ صِيَامَ يَوْمِهٖ وَقَالَتِ الْاُخْرٰى كَانَ

حضرت ابو قلابہ حضرت عبدالرحمٰن بن عتاب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے کہ جس شخص نے حالت جنابت میں صبح کی اس کا روزہ نہیں ہوتا' عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ مروان بن حکم نے مجھے اور ایک اور آدمی کو حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ (رضی اللہ عنہما) کے پاس یہ مسئلہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ ایک آدمی رمضان میں جنبی ہو گیا' ابھی غسل نہیں کیا تھا کہ صبح ہو گئی' (تو اس کا کیا حکم ہے؟) عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ ان دونوں (حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا) میں سے ایک نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حالت جنابت میں صبح اٹھتے تھے'

يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَحْتَلِمَ ثُمَّ يُتِمُّ صَوْمَهُ قَالَ فَرَجَعَا فَاَخْبَرَا مَرْوَانَ بِذٰلِكَ فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبِرْ اَبَا هُرَيْرَةَ بِمَا قَالَتَا فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ كَذَا كُنْتُ اَحْسَبُ وَكَذَا كُنْتُ اَظُنُّ قَالَ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ بِاَظُنُّ وَبِاَحْسَبُ تُفْتِي النَّاسَ؟

پھر غسل کر کے اس دن کے روزے کو پورا کرتے تھے' جبکہ دوسری نے کہا کہ آپ (ﷺ) بغیر احتلام کے حالت جنابت میں صبح اٹھتے تھے' پھر اپنے روزے کو پورا کرتے تھے' پس وہ دونوں آدمی واپس (مروان کے پاس) لوٹے اور انہوں نے مروان کو حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما کی بات بتائی' تو مروان نے عبدالرحمٰن سے کہا کہ تم ان کی یہی بات حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) کو بتاؤ' حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے کہا کہ میں نے اپنے قوی گمان اور غالب ظن کی بنا پر یہ فتویٰ دیا تھا۔ مروان نے کہا کہ کیا تم اپنے قوی گمان اور غالب ظن کی بنا پر لوگوں کو فتویٰ دیتے ہو؟

١٣٦/٣٣٤١- عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا ثُمَّ يَغْتَسِلُ ثُمَّ يَغْدُوْ اِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاْسُهُ يَقْطُرُ ثُمَّ يَصُوْمُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ، فَاَخْبَرْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ بِقَوْلِهَا فَقَالَ لِيْ اَخْبِرْ اَبَا هُرَيْرَةَ بِقَوْلِ عَائِشَةَ فَقُلْتُ اِنَّهُ لِيْ صَدِيْقٌ فَاُحِبُّ اَنْ تُعْفِيَنِيْ فَقَالَ عَزَمْتُ عَلَيْكَ لَمَا اِنْطَلَقْتَ اِلَيْهِ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَهُوَ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَاَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِهَا. فَقَالَ عَائِشَةُ اِذَنْ اَعْلَمُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبِيْ عَلٰى عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَتَا اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا ثُمَّ يَصُوْمُ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاُمُّ سَلَمَةَ زَوْجَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ مِنْ اَهْلِهِ جُنُبًا فَيَغْتَسِلُ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ الْفَجْرَ ثُمَّ يَصُوْمُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَا اَدْرِيْ اَخْبَرَنِيْ ذٰلِكَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ رَابِعٍ بِنَحْوِهِ وَفِيْهِ) كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَيْرِ اِحْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُوْمُ وَقَالَتْ فِيْ حَدِيْثِ

حضرت ابو بکر بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ حالت جنابت میں صبح اٹھتے تھے' پھر غسل کرتے' پھر مسجد کی طرف تشریف لے جاتے درانحالیکہ آپ (ﷺ) کے سر مبارک سے پانی کے قطرے گر رہے ہوتے تھے' پھر آپ (ﷺ) اس دن روزہ کی نیت کر لیتے تھے' عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے مروان بن حکم کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ حدیث سنائی تو اس نے مجھ سے کہا کہ تم حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہی حدیث سناؤ' میں نے کہا کہ وہ میرے دوست ہیں' میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے معاف رکھیں' اس نے کہا کہ میں تمہیں تاکیداً کہتا ہوں کہ تم ان کے پاس ضرور جاؤ' پس میں اور وہ حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) کے پاس پہنچے' میں نے ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بات بتائی تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ (کے حالات) کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بہتر جانتی ہیں (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے) انہوں نے بیان کیا کہ میں اور میرے والد حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ حالت جنابت میں صبح کو اٹھتے تھے' پھر روزے کی نیت کر لیتے تھے (اور انہی سے تیسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی اہلیہ کے ساتھ جماع سے حالت جنابت میں صبح اٹھتے اور نماز فجر سے پہلے غسل کرتے' پھر اس دن کے روزے کی نیت کر لیتے تھے' راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نہیں جانتا' مجھے تو یہ حدیث

عَبْدِ رَبِّهٖ فِیْ رَمَضَانَ.

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے سنائی تھی (اور انہی سے چوتھے طریق سے اسی طرح مروی ہے، البتہ اس میں یہ ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بغیر احتلام کے جماع سے جنابت کی حالت میں صبح اٹھتے تھے، پھر روزہ رکھ لیتے تھے، اور عبدربہ (نامی راوی) کی حدیث میں ''فی رمضان'' کے الفاظ ہیں۔

۳۳۴۲/۱۳۷- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَا وَرَبِّ هٰذَا الْبَیْتِ مَا اَنَا قُلْتُ مَنْ اَصْبَحَ جُنُبًا فَلَا یَصُوْمُ، مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَرَبِّ الْبَیْتِ قَالَهٗ، مَا اَنَا نَهَیْتُ عَنْ صِیَامِ یَوْمِ الْجُمُعَةِ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْهُ وَرَبِّ الْبَیْتِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس بیت (خانہ کعبہ) کے رب کی قسم! یہ بات میں نے نہیں کہی کہ جس شخص نے جنابت کی حالت میں صبح کی وہ روزہ نہ رکھے، رب کعبہ کی قسم! یہ بات (سیدنا) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہی ہے اور جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے میں نے منع نہیں کیا، رب کعبہ کی قسم! اس (جمعہ کے دن روزہ رکھنے) سے (سیدنا) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

۳۳۴۳/۱۳۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُدْرِکُنِی الصَّلٰوةُ وَاَنَا جُنُبٌ وَاَنَا اُرِیْدُ الصِّیَامَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا تُدْرِکُنِی الصَّلٰوةُ وَاَنَا جُنُبٌ وَاَنَا اُرِیْدُ الصِّیَامَ فَاَغْتَسِلُ ثُمَّ اَصُوْمُ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنَّا لَسْنَا مِثْلَكَ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ، فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَکُوْنَ اَخْشَاکُمْ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَعْلَمُکُمْ بِمَا اَتَّقِیْ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں (صبح) نماز کے وقت اٹھتا ہوں اور اس وقت میں جنبی ہوتا ہوں اور میں روزہ بھی رکھنا چاہتا ہوں (تو کیا اس وقت میں روزہ رکھ سکتا ہوں؟) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں بھی (صبح) نماز کے وقت اٹھتا ہوں اور اس وقت میں جنبی ہوتا ہوں اور میں روزہ بھی رکھنا چاہتا ہوں تو میں غسل کر لیتا ہوں، پھر میں روزے کی نیت کر لیتا ہوں، اس آدمی نے عرض کیا: ہم تو آپ کی مثل نہیں ہو سکتے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے خلاف اولیٰ کاموں کی مغفرت فرما دی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غضبناک ہو کر فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے امید (یقین) ہے کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں اور میں تم سب سے زیادہ اپنے تقویٰ کو جانتا ہوں۔

۳۳۴۴/۱۳۹- وَعَنْهَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُدْرِکُهُ الصُّبْحُ وَهُوَ جُنُبٌ فَیَغْتَسِلُ وَیَصُوْمُ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهٖ وَفِیْهِ) کَانَ تَعْنِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصْبِحُ جُنُبًا ثُمَّ یَغْتَسِلُ ثُمَّ یَغْدُوْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاَسْمَعُ قِرَائَتَهٗ وَیَصُوْمُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنابت کی حالت میں صبح اٹھتے، پھر غسل کر کے روزہ کی نیت کر لیتے تھے (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے، البتہ اس میں یہ ہے کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنابت کی حالت میں صبح اٹھتے تھے، پھر غسل کرتے، پھر نماز پڑھنے تشریف لے جاتے اور میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی قرات سنتی تھی اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) روزے سے ہوتے تھے۔

ف: جس شخص نے حالت جنابت میں صبح کی تو اس کا روزہ صحیح ہے، اس میں کوئی فرق نہیں ہے کہ وہ جنابت جماع کی وجہ سے ہو یا غیر جماع (احتلام وغیرہ) کی وجہ سے ہو، اگر کوئی شخص جنابت کی حالت میں اٹھا تو اگر وقت زیادہ ہے تو غسل کر کے سحری کھائے اور اگر وقت کم ہو تو سحری کھا کر غسل کر لے اور وقت میں گنجائش ہونے کے باوجود اگر جنابت کی حالت میں سحری کھا لی تب بھی جائز ہے۔

۷- بَابُ تَحْذِيْرِ الصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَالْغِيْبَةِ وَاَنَّ ذٰلِكَ مُبْطِلٌ لِثَوَابِ الصَّوْمِ

روزہ دار بے ہودہ فحش باتوں اور غیبت سے پرہیز واحتیاط کرے، اور یہ چیزیں روزے کے ثواب کو ضائع کر دیتی ہیں

۱۴۰/۳۳۴۵- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهُ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهُ اَحَدٌ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ امْرَؤٌ صَائِمٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی دن روزہ رکھے تو وہ اس دن نہ تو فحش (بیہودہ و بے حیائی والی) باتیں کرے اور نہ ہی وہ شور وغل (لڑائی جھگڑا) کرے اور اگر اسے کوئی شخص گالی دے یا اس سے کوئی شخص لڑائی جھگڑا کرے تو وہ کہہ دے کہ میں روزہ دار آدمی ہوں۔

۱۴۱/۳۳۴۶- وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّ صَائِمٍ حَظُّهُ مِنْ صِيَامِهِ الْجُوْعُ وَالْعَطَشُ وَرُبَّ قَائِمٍ حَظُّهُ مِنْ قِيَامِهِ السَّهَرُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہیں کہ جن کے روزوں میں سے اس کا حصہ (صرف) بھوک اور پیاس (کی مشقت) ہوتی ہے اور بہت سے رات کو قیام (نماز تراویح اور دیگر عبادت) کرنے والے ایسے ہیں کہ جن کے قیام میں سے ان کا حصہ (صرف) شب بیداری (کی مشقت) ہوتی ہے۔

۱۴۲/۳۳۴۷- وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ وَالْجَهْلَ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ اَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے جھوٹ بولنا، اس پر عمل کرنا اور جہالت کی باتیں کرنا نہیں چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانے اور پینے کے چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

۱۴۳/۳۳۴۸- عَنْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ صَامَتَا وَاَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هَاهُنَا امْرَاَتَيْنِ قَدْ صَامَتَا وَاَنَّهُمَا قَدْ كَادَتَا اَنْ تَمُوْتَا مِنَ الْعَطَشِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ اَوْ سَكَتَ ثُمَّ عَادَ وَاُرَاهُ قَالَ بِالْهَاجِرَةِ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّهُمَا وَاللّٰهِ قَدْ مَاتَتَا اَوْ كَادَتَا اَنْ تَمُوْتَا قَالَ ادْعُهُمَا قَالَ فَجَاءَتَا قَالَ فَجِيْءَ بِقَدَحٍ اَوْ عُسٍّ فَقَالَ لِاِحْدَاهُمَا قِيْئِيْ فَقَاءَتْ قَيْحًا وَدَمًا وَصَدِيْدًا وَلَحْمًا حَتّٰى قَاءَتْ نِصْفَ الْقَدَحِ ثُمَّ قَالَ لِلْاُخْرٰى قِيْئِيْ فَقَاءَتْ مِنْ قَيْحٍ وَدَمٍ وَصَدِيْدٍ وَلَحْمٍ عَبِيْطٍ وَغَيْرِهٖ حَتّٰى مَلَاَتِ الْقَدَحَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هَاتَيْنِ صَامَتَا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت عبید (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ دو عورتوں نے روزہ رکھا ہوا تھا، ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہاں دو عورتیں ہیں جنھوں نے روزہ رکھا ہوا ہے اور وہ (دونوں) پیاس کی وجہ سے مرنے کے قریب ہیں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس سے منہ پھیر لیا یا خاموش ہو گئے، اس شخص نے پھر وہی بات دہرائی'' راوی کہتے ہیں کہ میرے خیال کے مطابق وہ دوپہر کا وقت تھا''۔ اس شخص نے عرض کیا: یا نبی اللہ! وہ عورتیں مرنے کے قریب ہیں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ان کو بلا کر لاؤ، چنانچہ وہ عورتیں حاضر خدمت ہوئیں تو ایک بڑا پیالہ لایا گیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان دونوں (عورتوں) میں سے ایک سے فرمایا: قے کرو تو اس نے کچا لہو، خون، پیپ اور گوشت کی قے کی حتیٰ کہ اس قے سے آدھا پیالہ بھر گیا، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دوسری عورت سے فرمایا: قے

عَمَّا اَحَلَّ اللّٰهُ وَاَفْطَرَتَا عَلٰی مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَیْهِمَا جَلَسَتْ اِحْدَاهُمَا اِلَی الْاُخْرٰی فَجَعَلَتَا یَاْكُلَانِ لُحُوْمَ النَّاسِ (وَمِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِیَاثٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِیْ عُثْمَانَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ ثَنَا سَعْدٌ اَوْ عُبَیْدٌ، عُثْمَانُ بْنُ غِیَاثٍ الَّذِیْ یَشُكُّ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ اُمِرُوْا بِصِیَامٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ بَعْضَ النَّهَارِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانًا وَفُلَانَةً قَدْ بَلَغَهُمَا الْجُهْدُ فَذَكَرَ مَعْنٰی حَدِیْثِ یَزِیْدَ وَابْنِ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ سُلَیْمَانَ (وَمِنْ طَرِیْقٍ ثَالِثٍ) عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعْدٌ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُمْ اُمِرُوْا بِصِیَامِ یَوْمٍ فَجَاءَ رَجُلٌ بَعْضَ النَّهَارِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانًا وَفُلَانَةً قَدْ بَلَغَهُمَا الْجُهْدُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَذَكَرَ الْحَدِیْثَ.

کر دتو اس نے بھی کچا لہو، خون، پیپ اور تازہ گوشت وغیرہ کی قے کی حتیٰ کہ پیالہ بھر گیا۔ پھر آپ (ﷺ) نے فرمایا: ان دو عورتوں نے اس چیز سے روزہ رکھا جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے حلال کی تھی اور انہوں نے اس چیز سے اپنے روزے کو توڑا جو اللہ تعالیٰ نے ان پر حرام کی تھی، ان میں سے ایک دوسری کے پاس بیٹھ گئی، پھر وہ دونوں لوگوں کا گوشت کھانے لگیں (یعنی لوگوں کی غیبت کرنے لگیں) (اور دوسرے طریق سے مروی ہے) حضرت عثمان بن غیاث کا بیان ہے کہ میں اپنے والد عثمان کے ساتھ (بیٹھا ہوا) تھا، انہوں نے کہا کہ لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ ہمیں سعد نے یا عبید نے حدیث سنائی کہ لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا (اور انہوں نے روزہ رکھا) راوی کا بیان ہے کہ جب دن کا کچھ حصہ گزرا تو ایک شخص نے آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! فلاں آدمی اور فلاں عورت (نے روزہ رکھا ہوا ہے اور) وہ دونوں انتہائی مشقت و تکلیف میں مبتلا ہیں، پھر راوی نے سلیمان کے حوالے سے یزید اور ابن عدی کی حدیث معناً ذکر کی۔ (اور تیسرے طریق سے مروی ہے) حضرت ابو عثمان کا بیان ہے کہ مجھے ''رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام'' حضرت سعد نے حدیث سنائی کہ لوگوں کو ایک دن روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا، جب دن کا کچھ حصہ گزرا تو ایک آدمی نے آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! فلاں آدمی اور فلاں عورت وہ دونوں انتہائی مشقت و تکلیف میں مبتلا ہیں، تو آپ (ﷺ) نے اس سے منہ پھیر لیا، پھر راوی نے بقیہ حدیث بیان کی۔

روزہ دار کے بے ہودہ باتوں، جھوٹ اور غیبت وغیرہ سے پرہیز کرنے کے متعلق مزید احادیث

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے (روزہ رکھ کر) بدزبانی و بدعہدی اور جھوٹ کو نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانے اور پینے کے چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ (المعجم الاوسط، رقم الحدیث: ۳۶۲۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزہ صرف کھانے، پینے کو ترک کرنے کا نام نہیں ہے، بلکہ روزہ لغو اور بے ہودہ باتوں کو ترک کرنے کا نام ہے۔ (صحیح ابن حبان، رقم الحدیث: ۳۴۷۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم روزہ کی حالت میں کسی کو گالی نہ دو اور اگر کوئی تمہیں گالی دے تو تم کہہ دو کہ میں روزہ سے ہوں اور اگر تم کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ۔ (صحیح ابن خزیمہ، رقم الحدیث: ۱۹۹۴)

حضرت سلیمان بن موسیٰ کا بیان ہے کہ حضرت جابر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: جب تم روزہ رکھو تو تمہارے کانوں، تمہاری آنکھوں اور تمہاری زبان کا جھوٹ اور گناہ سے روزہ ہونا چاہیے اور تم اپنے خادم (ملازم و نوکر) کی تکلیف پر اسے کچھ نہ کہو (درگزر کر دو) اور تمہیں اپنے روزہ کے دن وقار اور سکون کے ساتھ رہنا چاہیے اور تم اپنے روزہ چھوڑنے (روزہ نہ رکھنے) کے دن کو اور روزہ رکھنے کے دن کو

برابر (ایک جیسا) قرار نہ دو۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ص ۳۲۲)

حضرت شعبی کا بیان ہے کہ حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: روزہ صرف کھانے' پینے کو چھوڑنے کا نام نہیں ہے' بلکہ روزہ جھوٹ' باطل' بے ہودہ باتوں اور (جھوٹی) قسموں کو چھوڑنے کا نام ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ص ۳۲۲)

حضرت شعبی کا بیان ہے کہ حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: روزہ صرف کھانے پینے کو چھوڑنے کا نام نہیں ہے بلکہ روزہ جھوٹ' باطل اور بے ہودہ باتوں کو چھوڑنے کا نام ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ص ۳۲۲)

حضرت حفصہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو العالیہ نے فرمایا: روزہ دار اس وقت تک عبادت میں رہتا ہے جب تک کہ وہ غیبت نہ کرے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ص ۳۲۲)

فوائد واحکام اور آنکھ' کان' زبان' ہاتھ' پاؤں اور پیٹ کا روزہ

بعض علماء کرام ظاہر پر حکم لگاتے ہوئے کہتے ہیں کہ جھوٹ اور غیبت وغیرہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے' لیکن جمہور علماء کے نزدیک روزہ نہیں ٹوٹتا تو نہیں البتہ اس کی برکات ختم ہو جاتی ہیں اور روزہ کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔

صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ جس طرح دیگر عبادات کے آداب ہیں جن سے عبادات کے اصل مقاصد اور برکات حاصل ہوتے ہیں' اسی طرح روزہ کے بھی آداب ہیں جن سے روزہ کا اصل مقصد حاصل ہوتا ہے' لہٰذا کھانے' پینے اور جماع کے چھوڑنے کے علاوہ ہر اس فعل وعمل کو ترک کر دینا چاہیے جو روزہ کی برکات کے ختم ہونے' اس کے ثواب کے ضائع ہونے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ناراضگی کا سبب بنے' آنکھ کا روزہ یہ ہے کہ روزہ دار غیر محرم عورت پر نگاہ نہ ڈالے اور نہ ہی ان مقامات کو دیکھے جن پر غیر شرعی حرکات و افعال ہو رہے ہوں' کان کا روزہ یہ ہے کہ روزہ دار ہر غیر شرعی چیز کو نہ سنے' مثلاً جھوٹے قصے کہانیاں' لغو بے ہودہ باتیں اور بیہودہ قسم کے گانے اور آلات موسیقی اور غیبت وغیرہ' زبان کا روزہ یہ ہے کہ روزہ دار جھوٹ' غیبت' چغل خوری' لغو و بیہودہ' بدگوئی' بداخلاقی اور لڑائی جھگڑے سے بچتا رہے' اگر کوئی آدمی روزہ دار سے بدتمیزی اور تمسخر و مذاق کرے تو وہ اس سے صرف یہی کہے کہ میں روزے سے ہوں' ہاتھ کا روزہ یہ ہے کہ روزہ دار ہر اس چیز کو ہاتھ نہ لگائے جس سے شریعت نے منع کیا ہو' مثلاً چوری نہ کرے' ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور لڑائی جھگڑا نہ کرے' اور نہ غیر محرم عورت کو ہاتھ لگائے وغیرہ وغیرہ' پیروں کا روزہ یہ ہے کہ روزہ دار ان مقامات کی طرف چل کر نہ جائے جہاں غیر شرعی حرکات و افعال ہو رہے ہوں اور پیٹ کا روزہ یہ ہے کہ روزہ دار حلال و پاکیزہ مال سے روزہ رکھے اور حلال و پاکیزہ مال سے روزہ افطار کرے' حرام اشیاء سے مکمل طور پر پرہیز کرے' بلکہ ہر اس چیز سے بچے جو مشتبہ ہو' ایک روایت میں ہے: حرام کھانے والے کی نہ تو عبادت قبول ہوتی ہے اور نہ ہی اس کی کوئی دعا قبول ہوتی ہے۔

٨- بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوِصَالِ لِلصَّائِمِ وَفِيْهِ فُصُوْلٌ

وصال کے روزوں کا بیان اور اس میں چند فصلیں ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِي النَّهْيِ عَنْهُ وَإِبَاحَتِهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُصُوْصِيَّةً لَهُ

فصل اول: وصال کے روزے رکھنا منع ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے وصال کے روزے رکھنا مباح ہے اور یہ آپ کی خصوصیت ہے

۳۳۴۹/۱۴۴- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِیَّاکُمْ وَالْوِصَالَ قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالُوْا فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّکُمْ لَسْتُمْ فِیْ ذٰلِكَ مِثْلِیْ اِنِّیْ اَبِیْتُ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ فَاکْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِیْقُوْنَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا: تم وصال کے روزے رکھنے (روزہ کو روزہ کے ساتھ ملانے) سے باز رہو لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ بھی تو وصال کے روزے رکھتے ہیں' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اس معاملہ میں تم میری مثل نہیں ہو' کیونکہ میں (اپنے رب کے پاس) رات گزارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلا بھی دیتا ہے اور مجھے پلا بھی دیتا ہے' سوتم اپنی طاقت کے مطابق عمل کیا کرو۔

۳۳۵۰/۱۴۵- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْوِصَالِ فِی الصِّیَامِ فَقِیْلَ لَهُ اِنَّكَ تَفْعَلُهُ فَقَالَ اِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدِکُمْ اِنِّیْ اَظَلُّ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَاصَلَ فِیْ رَمَضَانَ فَوَاصَلَ النَّاسُ فَنَهَاهُمْ فَقِیْلَ لَهُ اَنْتَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلَکُمْ اِنِّیْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰی.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا' کسی نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے عرض کیا کہ آپ بھی تو ایسا کرتے ہیں' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: میں تم میں سے کسی کی مثل نہیں ہوں' میں اس حال میں (اپنے رب کے پاس) ہوتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلا بھی دیتا ہے اور وہ مجھے پلا بھی دیتا ہے' (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان میں وصال کے روزے رکھے تو لوگوں نے بھی وصال کے روزے رکھنے شروع کر دیئے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان کو منع فرمایا' کسی نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے عرض کیا: آپ بھی تو وصال کے روزے رکھتے ہیں' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: بلاشبہ میں تمہاری مثل نہیں ہوں' مجھے تو کھلایا بھی جاتا ہے اور پلایا بھی جاتا ہے۔

۳۳۵۱/۱۴۶- عَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا وَاَنَا شَاهِدَةٌ عَنْ وَصْلِ صِیَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهَا اَتَعْمَلِیْنَ کَعَمَلِهٖ؟ فَاِنَّهٗ قَدْ کَانَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ وَکَانَ عَمَلُهٗ نَافِلَةً لَهٗ.

حضرت معاذہ بیان کرتی ہیں کہ میری موجودگی میں ایک عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے روزوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس سے فرمایا: کیا تم آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے عمل جیسا عمل کرسکتی ہو؟ اللہ تعالیٰ نے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اگلے پچھلے ذنب (خلاف اولیٰ کاموں) کی مغفرت فرما دی ہے' اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا عمل تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے زائد عبادت تھی۔

۳۳۵۲/۱۴۷- عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوَاصِلُ مِنَ السَّحَرِ اِلَی السَّحَرِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سحری سے دوسری سحری تک روزے کو ملا دیتے تھے۔

۳۳۵۳/۱۴۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فِی الصِّیَامِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا۔

۳۳۵۴/۱۴۹- عَنْ لَیْلٰی اِمْرَاَةِ بَشِیْرٍ قَالَتْ اَرَدْتُ اَنْ اَصُوْمَ یَوْمَیْنِ مُوَاصَلَةً فَمَنَعَنِیْ بَشِیْرٌ

حضرت بشیر کی بیوی لیلیٰ کا بیان ہے کہ میں نے دو دن کے وصال کا روزہ رکھنے کا ارادہ کیا تو بشیر نے مجھے اس سے منع کر دیا اور کہا کہ رسول اللہ

وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُ وَقَالَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ النَّصَارٰى وَلٰكِنْ صُوْمُوْا كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَاَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيْلِ فَاِذَا كَانَ اللَّيْلُ فَاَفْطِرُوْا.

ﷺ نے اس سے منع فرمایا اور فرمایا کہ ایسا عیسائی کرتے ہیں، لیکن تم اس طرح روزہ رکھو جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہیں (روزہ رکھنے کا) حکم دیا ہے، تم رات تک روزہ پورا کرو، اور جب رات ہو جائے تو روزہ افطار کرو۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِيْ مُوَاصَلَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصْحَابِهٖ يَوْمَيْنِ وَلَيْلَتَيْنِ حِيْنَ اَبَوْا اَنْ يَنْتَهُوْا كَالْمُنَكِّلِ بِهِمْ

فصل ثانی: نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب کے ساتھ دو دن اور دو راتیں وصال کے روزے رکھے جب وہ منع کرنے کے باوجود باز نہ آئے اور یہ آپ کا ان کو سزا دینا تھا

۱۵۰/۳۳۵۵- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوَاصِلُوْا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ اِنِّيْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ قَالَ فَلَمْ يَنْتَهُوْا عَنِ الْوِصَالِ فَوَاصَلَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَيْنِ وَلَيْلَتَيْنِ ثُمَّ رَاَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ لَوْ تَاَخَّرَ الْهِلَالُ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ بِهِمْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم وصال کے روزے نہ رکھو، صحابہ (کرام) نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ بھی تو وصال کے روزے رکھتے ہیں، آپ (ﷺ) نے فرمایا: میں تمہاری مثل نہیں ہوں، میں اس حال میں (اپنے رب کے پاس) رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلا بھی دیتا ہے اور مجھے پلا بھی دیتا ہے، راوی کا بیان ہے کہ صحابہ کرام (حضور ﷺ کے منع کرنے کے باوجود) وصال کے روزے رکھنے سے باز نہ آئے تو نبی کریم ﷺ نے ان کے ساتھ دو دن اور دو راتیں مسلسل وصال کے روزے رکھے، پھر انہوں نے چاند دیکھا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر چاند تاخیر سے نکلتا تو میں مزید وصال کے روزے رکھتا، گویا کہ آپ (ﷺ) ان کو سزا دے رہے تھے۔

۱۵۱/۳۳۵۶- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصَلَ فِيْ رَمَضَانَ فَوَاصَلَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَاُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ لَوْ مُدَّلِيَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا يَدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَهُمْ اِنِّيْ اَظَلُّ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں وصال کے روزے رکھے تو آپ (ﷺ) کے اصحاب میں سے بعض لوگوں نے وصال کے روزے رکھنے شروع کیے، نبی کریم ﷺ کو اس کی خبر دی گئی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر یہ مہینہ میرے لیے مزید بڑھا دیا جاتا تو میں اس قدر وصال کے روزے رکھتا کہ یہ شرعی امور میں حد سے تجاوز کرنے والے لوگ اپنے آپ پر ہونے والی سختی کو چھوڑ دیتے، بلا شبہ میں تو اس حال میں (اپنے رب کے پاس) ہوتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلا بھی دیتا ہے اور مجھے پلا بھی دیتا ہے۔

۱۵۲/۳۳۵۷- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

حضرت عبد اللہ بن ابو موسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وصال کے روزوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں

عَنِ الْوِصَالِ فَقَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ وَاصَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَلَمَّا رَاَوُا الْهِلَالَ اَخْبَرُوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ زَادَ لَزِدْتُ فَقِيْلَ لَهُ اِنَّكَ تَفْعَلُ ذَاكَ اَوْ شَيْئًا نَحْوَهُ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ اِنِّيْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ.

نے فرمایا کہ غزوہ احد کے دن رسول اللہ ﷺ اور آپ (ﷺ) کے اصحاب نے وصال کے روزے رکھے تو صحابہ کرام پر بہت دشواری ہوئی' وہ مشقت وتکلیف میں مبتلا ہو گئے' پس جب انہوں نے چاند دیکھا تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کو (اپنے وصال کے روزے رکھنے اوران کے نتیجہ میں ہونے والی مشقت وتکلیف کی) خبر دی تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: اگر یہ مہینہ اور زیادہ ہوتا تو میں بھی اور زیادہ وصال کے روزے رکھتا' کسی نے آپ (ﷺ) سے عرض کیا: آپ خود بھی تو ایسا کرتے ہیں' آپ (ﷺ) نے فرمایا: بلا شبہ میں تمہاری مثل نہیں ہوں' کیونکہ میں اس حال میں (اپنے رب کے پاس) رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلا بھی دیتا ہےاور مجھے پلا بھی دیتا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْوِصَالِ اِلَى السَّحَرِ

فصل ثالث: روزے کوسحری تک ملا دینے کی رخصت

۳۳۵۸/۱۵۳- عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُوَاصِلُوْا فَاَيُّكُمْ اَرَادَ اَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ فَقَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ اِنِّيْ اَبِيْتُ لِيْ مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِيْ وَسَاقٍ يَسْقِيْنِيْ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم وصال کے روزے نہ رکھو' سو تم میں سے جو شخص وصال کے روزے رکھنا چاہے تو وہ سحری تک وصال کر لے (یعنی اپنے روزے کو سحری تک ملا لے) صحابہ کرام نے عرض کیا: بلا شبہ آپ بھی وصال کے روزے رکھتے ہیں' آپ (ﷺ) نے فرمایا: میں تمہاری (حالت وصفت کی) مثل نہیں ہوں' کیونکہ میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ مجھے ایک کھلانے والا ہے جو مجھے کھلا دیتا ہے اور ایک پلانے والا ہے جو مجھے پلا دیتا ہے۔

وصال کے روزوں سے متعلق دیگر احادیث

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دو دن اور ایک رات وصال کا روزہ رکھا (یعنی دو دن اور ایک رات کا طویل روزہ رکھا)' پس آپ (ﷺ) کی خدمت میں حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے وصال کے روزہ کو قبول فرما لیا ہے اور یہ آپ کے بعد کسی کے لیے جائز نہیں' اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''پھر تم روزوں کو رات تک پورا کرو'' سو رات کے بعد روزہ نہیں ہے (یعنی رات کو روزہ نہیں ہوتا) اور (آپ ﷺ نے فرمایا:) اللہ تعالیٰ نے مجھے صبح کاذب کے بعد وتر پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ (المعجم الاوسط' رقم الحدیث: ۳۱۳۸)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین دنوں (کے روزوں) کے ملانے سے منع فرمایا' صحابہ کرام نے عرض کیا کہ آپ بھی تو روزوں کو ملا دیتے ہیں' آپ (ﷺ) نے فرمایا: میں اس حالت میں ہوتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلا بھی دیتا

ہے اور مجھے پلا بھی دیتا ہے۔ (المعجم الکبیر ج ۱۲ رقم الحدیث: ۱۳۳۰۰)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ روزہ کو ایک سحری سے دوسری سحری تک ملا دیتے تھے۔ (المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۳۷۵۶)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا' اور یہ (ممانعت) تاکیدی نہیں تھی۔ (المعجم الکبیر)

حضرت ابوالملیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم صبح سے صبح تک روزہ رکھو۔ (المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۲۹۰۰)

مذکورہ احادیث کی روشنی میں احکام وفوائد

دو یا دو سے زیادہ دن بغیر سحری وافطاری کے مسلسل روزے رکھنے کو وصال کے روزے کہا جاتا ہے' جمہور علماء کے نزدیک وصال کے روزے رکھنا مکروہ تحریمی ہے' کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے' اور آپ (ﷺ) کا اس سے منع فرمانا امت پر شفقت ورحمت کی بنا پر ہے' تاکہ اس سے کمزوری لاحق نہ ہو جائے۔

اور نبی کریم ﷺ کے لیے وصال کے روزے رکھنا مباح تھا اور یہ آپ (ﷺ) کے خصائص میں سے ہے' اس کا قرینہ یہ ہے کہ آپ (ﷺ) نے فرمایا: ''تم وصال کے روزے رکھنے میں میری مثل نہیں ہو''۔ کیونکہ میں اپنے رب کے پاس ہوتا ہوں وہ مجھے کھلا' پلا دیتا ہے' جب نبی کریم ﷺ اپنے محبوب رب کریم کی جناب قدسیہ میں عزت وکرامت کے ساتھ رہیں اور رات گزاریں اور وہ محبوب رب کریم آپ ﷺ کو جنت کے ماکولات کھلائے اور جنت کے مشروبات پلائے اور اپنے دیدار کی لذت سے شاد کام فرمائے تو پھر آپ (ﷺ) کی مثل کون ہوسکتا ہے' نیز یہ کہ جب حضور اقدس ﷺ خود فرما دیں کہ ''تم میں سے کوئی بھی میری مثل نہیں ہے'' تو پھر آپ (ﷺ) کے مثل اور ہمسر ہونے کا دعویٰ کرنے والا احمق وگمراہ ہی ہوسکتا ہے' اور یہ کہ روزہ کی حالت میں حضور اکرم ﷺ کا جنتی کھانا کھانے اور مشروبات پینے کے باوجود روزہ نہیں ٹوٹتا اور نہ ہی آپ کے اجر وثواب میں کوئی کمی آتی ہے۔

۹- بَابُ كَفَّارَةِ مَنْ جَامَعَ فِيْ نَهَارِ رَمَضَانَ

رمضان کے دنوں میں (حالت روزہ میں) جماع کرنے والے پر کفارہ

۱۵۴/۳۳۵۹- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ يَلْطُمُ وَجْهَهُ وَيَنْتِفُ شَعْرَهُ وَيَقُوْلُ مَا أُرَانِيْ إِلَّا قَدْ هَلَكْتُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَهْلَكَكَ؟ قَالَ أَصَبْتُ أَهْلِيْ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ أَتَسْتَطِيْعُ أَنْ تَعْتِقَ رَقَبَةً؟ قَالَ لَا قَالَ أَتَسْتَطِيْعُ أَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ لَا قَالَ أَتَسْتَطِيْعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا وَذَكَرَ الْحَاجَةَ قَالَ فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَنْبِيْلٍ وَهُوَ الْمِكْتَلُ فِيْهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا أَحْسَبُهُ تَمْرًا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک اعرابی (دیہاتی) اپنا چہرہ پیٹتا ہوا' اپنے بال نوچتا ہوا اور یہ کہتے ہوئے آیا کہ میرا گمان ہے کہ میں یقیناً ہلاک ہو چکا ہوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کس چیز نے ہلاک کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: میں نے رمضان میں (روزے کی حالت میں) اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرلیا ہے' آپ (ﷺ) نے فرمایا: کیا تم ایک غلام آزاد کر سکتے ہو؟ اس نے عرض کیا: نہیں! آپ (ﷺ) نے فرمایا: کیا تم متواتر دو مہینے روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کیا: نہیں! آپ (ﷺ) نے فرمایا: کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے عرض کیا: نہیں! اور اس نے اپنے حاجت مند ہونے کا ذکر کیا' راوی کا بیان ہے کہ پھر کسی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک بڑا تھیلا (ٹوکرا)

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَيْنَ الرَّجُلُ؟ قَالَ اَطْعِمْ هٰذَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَحَدٌ اَحْوَجَ مِنَّا اَهْلُ بَيْتٍ قَالَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهُ قَالَ اَطْعِمْ اَهْلَكَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَنْتِفُ شَعْرَهُ وَيَدْعُوْ وَيْلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَكَ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَى امْرَاَتِهٖ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَا اَجِدُهَا قَالَ صُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ اَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا اَجِدُ قَالَ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ قَالَ خُذْ هٰذَا فَاَطْعِمْهُ عَنْكَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَفْقَرَ مِنَّا قَالَ كُلْهُ اَنْتَ وَعِيَالُكَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ بِمِثْلِهٖ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ بُدْنَةً وَقَالَ عَمْرٌو فِيْ حَدِيْثِهٖ وَاَمَرَهُ اَنْ يَصُوْمَ يَوْمًا مَكَانَهُ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ رَابِعٍ) بِنَحْوِ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ حَفْصَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَفِيْهِ قَالَ فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فِيْهِ تَمْرٌ قَالَ اذْهَبْ فَتَصَدَّقْ بِهَا اَلْحَدِيْثَ.

پیش کیا جس میں پندرہ صاع (ساٹھ کلو) کھجوریں تھیں' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی کہاں ہے؟ (اس نے کہا: میں حاضر ہوں) آپ (ﷺ) نے (اس سے) فرمایا: تم یہ کھجوریں (اپنی طرف سے مسکینوں کو) کھلا دو (تمہارا کفارہ ادا ہو جائے گا)' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس (مدینہ منورہ) کے دونوں کناروں کے درمیان کوئی بھی گھرانہ مجھ سے زیادہ محتاج نہیں ہے' رسول اللہ ﷺ (اس کی یہ بات سن کر) ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ (ﷺ) کی مبارک ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں' پھر آپ (ﷺ) نے فرمایا: (یہ کھجوریں) تم اپنے گھر والوں کو کھلا دو (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک آدمی اپنے بال نوچتا ہوا اور ہائے وائے پکارتا ہوا آیا' رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: تمہیں کیا ہوا؟ اس نے عرض کیا: رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ جماع ہو گیا ہے' آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم ایک غلام آزاد کر دو' اس نے عرض کیا: میرے پاس غلام نہیں ہے' آپ (ﷺ) نے فرمایا: متواتر دو مہینے روزے رکھو' اس نے عرض کیا: میں یہ بھی نہیں کر سکتا' آپ (ﷺ) نے فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ' اس نے عرض کیا: میرے پاس اتنا کھانا نہیں' راوی کا بیان ہے کہ اسی دوران رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کسی نے ایک تھیلا (ٹوکرا) پیش کیا جس میں پندرہ صاع (ساٹھ کلو) کھجوریں تھیں' آپ ﷺ نے (اس سے) فرمایا: تم یہ (کھجوریں) لے جاؤ اور اپنی طرف سے ساٹھ مسکینوں کو کھلا دو' اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس (مدینہ منورہ) کے دونوں کناروں کے درمیان ہم سے زیادہ غریب و محتاج کوئی گھرانہ نہیں ہے' آپ (ﷺ) نے فرمایا: یہ (کھجوریں) تم کھاؤ اور تمہارے بال بچے کھائیں (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی کی مثل مروی ہے) البتہ اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اسے اونٹ صدقہ کرنے کا حکم دیا' اور عمرو (راوی) نے اپنی حدیث میں کہا کہ آپ (ﷺ) نے اسے اس (جماع) کے عوض میں ایک دن روزہ رکھنے کا حکم دیا (اور انہی سے چوتھے طریق سے مروی ہے' البتہ اس میں یہ ہے کہ) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کسی نے ایک ٹوکرا پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں' آپ (ﷺ) نے فرمایا: جاؤ اور ان (کھجوروں) کو صدقہ کر دو۔

۱۵۵/۳۳۶۰- وَعَنْهُ اَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا اَفْطَرَ فِيْ رَمَضَانَ اَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً اَوْ يَصُوْمَ شَهْرَيْنِ اَوْ يُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے رمضان میں روزہ توڑ لیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے حکم دیا کہ وہ ایک غلام کو آزاد کرے یا وہ دو مہینے روزے رکھے یا وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

۱۵۶/۳۳۶۱- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ فَارِعِ اَجُمِ حَسَّانَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ احْتَرَقْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا شَاْنُكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰى امْرَاَتِيْ وَاَنَا صَائِمٌ قَالَ وَذَاكَ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْلِسْ فَجَلَسَ فِيْ نَاحِيَةِ الْقَوْمِ فَاَتٰى رَجُلٌ بِحِمَارٍ عَلَيْهِ غِرَارَةٌ فِيْهَا تَمْرٌ قَالَ هٰذِهٖ صَدَقَتِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ الْمُحْتَرِقُ اٰنِفًا؟ فَقَالَ هَا هُوَ ذَا اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهٖ، قَالَ وَاَيْنَ الصَّدَقَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا عَلَيَّ وَلِيَ فَوَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدُ اَنَا وَعِيَالِيْ شَيْئًا قَالَ فَخُذْهَا فَاَخَذَهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسان کے بلند قلعہ کے سائے میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ! میں (دوزخ کے عذاب سے) جل گیا، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے پوچھا: تمہیں کیا ہوا؟ اس نے عرض کیا: میں نے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا ہے، اور یہ واقعہ رمضان میں ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیٹھ جاؤ تو وہ لوگوں سے الگ ہو کر ایک طرف بیٹھ گیا، پھر ایک آدمی گدھا لے کر آیا جس پر کھجوروں کا ٹوکرا تھا، اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ میرا صدقہ ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اب وہ جلنے والا کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں یہاں حاضر ہوں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: یہ (کھجوریں) لے لو اور ان کو (ساٹھ مسکینوں پر) صدقہ کر دو، اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے علاوہ اس صدقہ کا اور کون زیادہ مستحق ہو سکتا ہے؟ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میرے اور میرے بال بچوں کے پاس کوئی چیز بھی نہیں ہے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم ہی اس کو لے لو، سو اس نے وہ لے لیا۔

اس باب کی احادیث میں یہ دلیل ہے کہ جس شخص نے رمضان میں روزہ کی حالت میں جان بوجھ کر اپنی بیوی سے جماع کر لیا تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس پر کفارہ واجب ہوگا، اور قضا بھی لازم ہوگی۔

جن چیزوں سے کفارہ اور قضاء دونوں لازم ہوتے ہیں

رمضان میں روزہ دار مکلّف مقیم نے اداء رمضان کی نیت سے روزہ رکھا اور روزہ کی حالت میں جان بوجھ کر کھا لیا، پی لیا (خواہ دوائی وغیرہ ہی ہو) یا سبیلین (قبل و دبر) میں سے کسی مقام میں جماع کیا، خواہ انزال ہوا ہو یا نہ ہوا ہو (اگر چہ صرف حشفہ داخل کیا ہو) تو روزہ ٹوٹ جائے گا، اس صورت میں قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔

مٹی کھانے سے کفارہ واجب نہیں، مگر ایسی مٹی جس کے کھانے کی اسے عادت ہے وہ کھا لی تو کفارہ واجب ہے، اور نمک اگر تھوڑا کھایا تو کفارہ واجب ہے اور زیادہ کھایا تو کفارہ واجب نہیں۔

رمضان میں بلا عذر شرعی روزہ توڑ دینے کا کفارہ

رمضان میں بلا عذر شرعی روزہ توڑ دینے کا کفارہ یہ ہے کہ روزہ توڑنے والا مسلسل دو ماہ کے روزے رکھے، اگر کسی وجہ سے درمیان میں کوئی روزہ چھوٹ گیا تو اب دوبارہ پھر سے شروع کرے۔

کفارہ کے روزے رکھنے شروع کیے تھے کہ رمضان کا مہینہ آ گیا تو پہلے رمضان کے روزے رکھے بعد میں کفارہ کے روزے پھر سے دوبارہ رکھنے شروع کرے۔

عورت نے کفارہ کے روزے رکھنے شروع کیے تھے کہ درمیان میں ماہواری آ گئی' تو یہ چونکہ شرعی مجبوری ہے اس لیے پاک ہونے کے فوراً بعد باقی روزے پورے کرے۔

کفارہ کے روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت کا کھانا پیٹ بھر کر کھلا دے' یہ مسکین سب کے سب بالغ ہوں' نابالغ کوئی نہ ہو۔

ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی بجائے کچا اناج دے دینا بھی جائز ہے' اور اگر اناج کی قیمت دینا چاہے تب بھی جائز ہے۔

صرف ایک ہی مسکین کو ساٹھ دن تک صبح وشام کھانا کھلانا یا اس سے اناج یا اس کی قیمت ہر روز دے دینا بھی جائز ہے۔

اگر ایک ہی مسکین کو حساب کر کے ساٹھ دن کا اناج دے دیا تو درست نہیں' اس طرح ایک دن کا کفارہ ادا ہوگا' ایک مسکین کو ایک روزہ کے کفارہ سے کم یا زیادہ اناج دینا جائز نہیں' اگر کم دے گا تو کفارہ ادا نہ ہوگا اور اگر زیادہ دے گا تو ایک ہی دن کا کفارہ ادا ہوگا۔

ایک ہی رمضان میں دو یا تین روزے توڑ ڈالے تو سب روزوں کا ایک ہی کفارہ ہوگا۔ (عالمگیری' درمختار و شامی وغیرہ)

أَبْوَابُ مَا يُبِيحُ الْفِطْرَ وَأَحْكَامِ الْقَضَاءِ

روزہ چھوڑنے کی اجازت کا سبب اور قضاء کے احکام کا بیان

١- بَابُ جَوَازِ الْفِطْرِ وَالصَّوْمِ فِي السَّفَرِ

سفر میں روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کا جواز

٣٣٦٢/١٥٧- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ حَمْزَةُ (بْنُ عَمْرٍو) الْأَسْلَمِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ أَفَأَصُوْمُ فِي السَّفَرِ؟ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت حمزہ (بن عمرو) اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں مسلسل روزے رکھتا ہوں' تو کیا میں سفر میں بھی روزے رکھوں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو (سفر میں) روزے رکھو اور اگر تم چاہو تو (سفر میں) روزے چھوڑ دو۔

٣٣٦٣/١٥٨- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ وَإِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا مِنَّا صَائِمٌ إِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ رَوَاحَةَ.

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم کسی سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے' ہم میں سے کوئی شخص سخت گرمی کی وجہ سے اپنے سر پر اپنا ہاتھ رکھ لیتا تھا اور ہم میں سے کوئی شخص روزے سے نہیں تھا سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت عبد اللہ بن رواحہ کے (کہ وہ دونوں حضرات روزے سے تھے)۔

٣٣٦٤/١٥٩- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ رَضِيَ

حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ حَمُوْلَۃٌ تَاْوِیْ اِلٰی شِبَعٍ فَلْیَصُمْ رَمَضَانَ حَیْثُ اَدْرَکَہٗ.

جس کے پاس ایسی سواری ہو جو اسے کھانے پینے اور آرام دہ جگہ پر (آسانی سے) پہنچا دے تو وہ جہاں بھی رمضان کو پائے وہ روزہ رکھ لے۔

۳۳۶۵/۱۶۰- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا نَغْزُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَا یَجِدُ الصَّائِمُ عَلَی الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَی الصَّائِمِ یَرَوْنَ اَنَّہٗ یَعْنِیْ اَنَّہٗ مَنْ وَجَدَ قُوَّۃً فَصَامَ فَاِنَّ ذٰلِکَ حَسَنٌ وَیَرَوْنَ اَنَّ مَنْ وَجَدَ ضَعْفًا فَاَفْطَرَ فَاِنَّ ذٰلِکَ حَسَنٌ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جہاد کر رہے تھے کہ ہم میں سے بعض لوگ روزے سے تھے اور بعض لوگ روزے سے نہیں تھے، پس روزہ دار نے روزہ چھوڑنے والے کو ملامت نہ کی اور نہ ہی روزہ چھوڑنے والے نے روزہ رکھنے والے کو ملامت کی، اور وہ یہ سمجھتے تھے کہ جس شخص میں (سفر میں) روزہ رکھنے کی ہمت و طاقت ہو اور وہ (سفر میں) روزہ رکھ لے تو اس کے لیے روزہ رکھنا بہتر اور افضل ہے اور جس شخص میں (سفر میں) روزہ رکھنے کی ہمت و طاقت نہ ہو اور وہ (سفر میں) روزہ نہ رکھے تو اس کے لیے روزہ نہ رکھنا بہتر و افضل ہے۔

۳۳۶۶/۱۶۱- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ لَا تَعِبْ عَلٰی مَنْ صَامَ فِی السَّفَرِ وَلَا عَلٰی مَنْ اَفْطَرَ قَدْ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی السَّفَرِ وَاَفْطَرَ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سفر میں روزہ رکھنے والے کو برا نہ کہو اور سفر میں روزہ نہ رکھنے والے کو بھی برا نہ کہو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سفر میں روزہ رکھا ہے اور نہیں بھی رکھا۔

۳۳۶۷/۱۶۲- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی مَکَّۃَ وَنَحْنُ صِیَامٌ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّکُمْ وَالْفِطْرُ اَقْوٰی لَکُمْ فَکَانَتْ رُخْصَۃً فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ اَفْطَرَ ثُمَّ نَزَلْنَا مَنْزِلًا اٰخَرَ فَقَالَ اِنَّکُمْ مُصَبِّحُوْا عَدُوِّکُمْ وَالْفِطْرُ اَقْوٰی لَکُمْ فَاَفْطِرُوْا فَکَانَتْ عَزِیْمَۃً فَاَفْطَرْنَا، وَلَقَدْ رَاَیْتُنَا تَصُوْمُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِکَ فِی السَّفَرِ (وَعَنْہُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ) قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مَرَّ الظَّہْرَانِ اٰذَنَنَا بِلِقَاءِ الْعَدُوِّ فَاَمَرَنَا بِالْفِطْرِ فَاَفْطَرْنَا اَجْمَعُوْنَ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف سفر کیا اور اس وقت ہم روزے سے تھے، جب ہم ایک منزل پر پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے دشمن کے قریب آ چکے ہو اور اب تمہارے لیے روزہ نہ رکھنا زیادہ قوت و طاقت کا باعث ہوگا، یہ (ہمارے لیے روزہ نہ رکھنے کی) رخصت تھی، پھر ہم میں سے بعض لوگوں نے روزہ رکھا اور بعض لوگوں نے روزہ نہ رکھا، پھر ہم دوسری منزل پر پہنچے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم صبح کو اپنے دشمن کے پاس ہو گے اور روزہ نہ رکھنے سے تمہاری قوت و طاقت زیادہ ہو گی، اس لیے تم روزہ نہ رکھو، یہ (ہمارے لیے روزہ نہ رکھنے کا) تاکیدی حکم تھا، سو ہم نے روزہ نہیں رکھا، اور اس کے بعد ہم پر ایک وقت آیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر میں روزے رکھتے تھے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت ابوسعید خدری کا بیان ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ''مر الظہران'' کے مقام پر پہنچے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہمیں دشمن سے ملاقات سے آگاہ فرمایا اور ہمیں روزہ نہ رکھنے کا حکم دیا تو ہم سب نے

روزہ نہ رکھا۔

۱۶۳/۳۳۶۸- عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَامَ فِیْ سَفَرٍ عَامَ الْفَتْحِ وَاَمَرَ اَصْحَابَهُ بِالْاِفْطَارِ، وَقَالَ اِنَّكُمْ تَلْقَوْنَ عَدُوَّكُمْ فَتَقَوَّوْا فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَامُوْا لِصِیَامِكَ فَلَمَّا اَتَی الْكَدِیْدَ اَفْطَرَ قَالَ الَّذِیْ حَدَّثَنِیْ فَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُبُّ الْمَاءَ عَلٰی رَاْسِهٖ مِنَ الْحَرِّ وَهُوَ صَائِمٌ.

حضرت ابوبکر بن عبد الرحمٰن بن حارث بن ہشام نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے سال سفر میں خود روزہ رکھا اور اپنے اصحاب کو روزہ نہ رکھنے کا حکم دیا اور فرمایا: تم اپنے دشمن سے ملاقات (مقابلہ) کرنے والے ہو اس لیے تم (روزہ نہ رکھ کر) قوت وطاقت حاصل کرو، کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے روزہ رکھنے کی وجہ سے لوگوں نے روزہ رکھ لیا ہے، پس جب آپ (ﷺ) کدید کے مقام پر پہنچے تو آپ ﷺ نے روزہ افطار کر لیا، راوی کا بیان ہے کہ جس نے مجھے حدیث سنائی اس نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے روزہ کی حالت میں گرمی کی شدت کی وجہ سے اپنے سر مبارک پر پانی ڈالا۔

۱۶۴/۴۴۶۹- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ فِیْ سَفَرٍ فِیْ رَمَضَانَ فَاُتِیَ بِاِنَاءٍ فَوَضَعَهُ عَلٰی یَدِهٖ فَلَمَّا رَاٰهُ النَّاسُ اَفْطَرُوْا.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان میں سفر میں تھے، آپ (ﷺ) کے پاس (پانی کا) برتن لایا گیا تو آپ (ﷺ) نے اس (برتن) کو اپنے ہاتھ پر رکھا، جب لوگوں نے اس (پانی کے برتن) کو (آپ ﷺ کے ہاتھ پر) دیکھا تو انہوں نے روزہ افطار کر لیا۔

۱۶۵/۳۳۷۰- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ وَالْفَتْحُ فِیْ رَمَضَانَ فَاَفْطَرْنَا فِیْهِمَا.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان میں (غزوہ بدر کی) جنگ لڑی اور فتح مکہ بھی رمضان میں ہوا تو ہم نے ان دونوں (غزوہ بدر اور فتح مکہ) میں روزہ نہیں رکھا تھا۔

فَصْلٌ مِنْهُ فِیْ حُجَّةِ مَنْ رَاٰی اَفْضَلِیَّةَ الْفِطْرِ فِی السَّفَرِ

فصل: سفر میں روزہ نہ رکھنے کو افضل سمجھنے والوں کی دلیل

۱۶۶/۳۳۷۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَرَاٰی رَجُلًا قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَیْهِ وَقَدْ ظُلِّلَ عَلَیْهِ، قَالُوْا هٰذَا رَجُلٌ صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْبِرُّ اَنْ تَصُوْمُوْا فِی السَّفَرِ. (وَعَنْهُ مِنْ طَرِیْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهٖ وَزَادَ) فَدَعَاهُ فَاَمَرَهُ اَنْ یُفْطِرَ، فَقَالَ اَمَا یَكْفِیْكَ فِیْ سَبِیْلِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے کہ آپ (ﷺ) نے ایک آدمی کو دیکھا جس کے اردگرد لوگ جمع تھے اور اس پر سایہ کیا ہوا تھا، (آپ ﷺ کے پوچھنے پر) لوگوں نے بتایا کہ یہ آدمی روزے سے ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ) آپ (ﷺ) نے اسے بلایا اور اسے روزہ افطار کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: کیا تمہیں یہی (فضیلت واجر) کافی نہیں

اللّٰهِ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَصُوْمَ.

ہے کہ تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کر رہے ہو حتیٰ کہ تم روزہ رکھو۔

١٦٧/٣٣٧٢- عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمِ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ السَّقِيْفَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ مِنَ امْبِرِّ امْصِيَامُ فِيْ مُسْفَرٍ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ.

حضرت کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ ''اور یہ اصحاب سقیفہ میں سے ہیں'' کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔

١٦٨/٣٣٧٣- عَنْ اَبِيْ طُعْمَةَ اَنَّهٗ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ، فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنِّيْ اَقْوٰى عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ لَّمْ يَقْبَلْ رُخْصَةَ اللّٰهِ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ جِبَالِ عَرَفَةَ.

حضرت ابوطعمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک ایک آدمی ان کے پاس آ کر کہنے لگا: اے ابو عبدالرحمن! میں سفر میں روزے رکھنے کی بہت طاقت رکھتا ہوں، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (اس کی یہ بات سن کر) فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رخصت کو قبول نہیں کرتا اس پر عرفات کے پہاڑوں کے برابر گناہ کا بوجھ ہوگا۔

١٦٩/٣٣٧٤- عَنْ بِشْرِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ مَا تَقُوْلُ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ؟ قَالَ تَاْخُذُ اِنْ حَدَّثْتُكَ؟ قُلْتُ نَعَمْ، قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنْ هٰذِهِ الْمَدِيْنَةِ قَصَرَ الصَّلٰوةَ وَلَمْ يَصُمْ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْهَا.

حضرت بشر بن حرب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: آپ سفر میں روزہ رکھنے کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اگر میں تمہیں بتا دوں تو کیا تم اس پر عمل کرو گے؟ میں نے کہا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ اس مدینہ منورہ سے باہر (سفر میں) تشریف لے جاتے تو قصر نماز پڑھتے اور اس (مدینہ منورہ) کی طرف واپس آنے تک روزہ نہیں رکھتے تھے۔

سفر میں روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کے بارے میں دیگر احادیث

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ (سفر کو) نکلے، ہم میں سے بعض لوگ روزہ دار تھے جبکہ بعض لوگ روزے سے نہیں تھے، تو روزہ داروں نے روزہ چھوڑنے والوں کو ملامت نہ کیا اور نہ ہی روزہ چھوڑنے والوں نے روزہ داروں کو ملامت کی۔ (بلوغ الامانی ج۱۰ ص۱۰۸)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں روزہ رکھتے بھی تھے اور نہیں بھی رکھتے تھے، پس میں (سفر میں) روزہ رکھتا بھی ہوں اور چھوڑ بھی دیتا ہوں۔ (بلوغ الامانی ج۱۰ ص۱۰۸)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم (ایک سفر میں) رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، ہم میں سے بعض لوگ روزہ دار تھے جبکہ بعض لوگ روزے سے نہیں تھے، سو روزہ داروں نے روزہ چھوڑنے والوں کو ملامت نہ کی اور نہ ہی روزہ چھوڑنے والوں نے

روزہ داروں کو ملامت کی۔ (بلوغ الامانی ج۱۰ ص۱۰۸)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ غزوہ خیبر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم ان (دشمنوں) پر حملہ کرنے والے ہیں سو تم روزہ نہ رکھو اور قوت حاصل کرو۔ (المعجم الکبیر ج۸، رقم الحدیث: ۷۹۳۴)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوہ سے آئے، ہم سخت گرمی کے دن چلتے رہے، پھر ہم نے کسی راستہ پر پڑاؤ کیا تو ہم میں سے ایک آدمی چلا گیا اور درخت کے نیچے لیٹ گیا اور اس کے ساتھی اس کے ارد گرد جمع ہو گئے اور وہ تکلیف و درد کی حالت کی طرح لیٹا ہوا تھا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں کو دیکھا تو فرمایا: تمہارے ساتھی کو کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: وہ روزے سے ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے، سو تم اللہ تعالیٰ کی اس رخصت کو قبول کرو جو اس نے تمہیں رخصت دی ہے۔ (بلوغ الامانی ج۱۰ ص۱۰۹)

حضرت زرارہ بن اوفیٰ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانا کھا رہے تھے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے (اس سے) فرمایا: آؤ کھانا کھاؤ، اس نے عرض کیا: میں روزے سے ہوں، فرمایا: آؤ میں تمہیں بتاتا ہوں، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے روزہ کو اور آدھی نماز کو ساقط کر دیا ہے۔ (بلوغ الامانی ج۱۰ ص۱۰۹)

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رخصت کو قبول نہ کیا اس پر عرفات کے پہاڑوں کے برابر گناہوں کا بوجھ ہوگا۔ (المعجم الکبیر، بلوغ الامانی ج۱۰ ص۱۰۹)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنی رخصت دینے کو اس طرح پسند فرماتا ہے جس طرح اپنا تاکیدی حکم دینے کو پسند فرماتا ہے۔ (المعجم الکبیر ج۱۱، رقم الحدیث: ۱۱۸۸۱-۱۱۸۸۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنی رخصت کے قبول کرنے کو اس طرح پسند فرماتا ہے جس طرح بندہ اپنے رب کی مغفرت کو پسند کرتا ہے۔ (المعجم الکبیر، بلوغ الامانی ج۱۰ ص۱۰۹)

حضرت عثمان بن ابو العاص فرماتے ہیں کہ سفر میں روزہ چھوڑ دینا رخصت ہے۔ (المعجم الکبیر، بلوغ الامانی ج۱۰ ص۱۰۹)

حضرت عثمان بن ابو العاص سفر میں روزہ رکھنا مستحب قرار دیتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ یہ (سفر میں روزہ رکھنا) رخصت ہے۔ (المعجم الکبیر، بلوغ الامانی ج۱۰ ص۱۰۹)

سفر میں روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کے بارے میں علماء کے نظریات اور احناف کا موقف

ان احادیث میں سے بعض احادیث میں یہ دلیل ہے کہ سفر میں روزہ رکھنے والوں کی روزہ چھوڑنے والوں پر فضیلت ہے اور بعض احادیث میں یہ دلیل ہے کہ سفر میں روزہ چھوڑنے والوں کو روزہ رکھنے والوں پر فضیلت ہے جبکہ بعض احادیث میں یہ دلیل ہے کہ سفر میں روزہ رکھنے والوں اور نہ رکھنے والوں میں سے کسی کو کسی پر کوئی فضیلت نہیں ہے (دونوں برابر ہیں) اس لیے اس مسئلہ میں علماء کے نظریات مختلف ہیں، یعنی سفر میں رمضان کے روزے رکھنے کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے، سو جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ سفر میں روزہ رکھنا بھی جائز ہے اور روزہ نہ رکھنا بھی جائز ہے، امام ابو حنیفہ، امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک سفر میں اس شخص کے لیے روزہ رکھنا افضل ہے جو قوی ہو اور اس پر روزہ رکھنا دشوار نہ ہو (ورنہ نہ رکھنا افضل ہے)۔ (بلوغ الامانی ملخصاً ج۱۰ ص۱۱۱-۱۱۰)

سفر میں جو رمضان کے روزے چھوٹ جائیں ان کی قضا لازم ہے۔

۲- بَابُ مَنْ شَرَعَ فِي الصَّوْمِ ثُمَّ أَفْطَرَ روزہ رکھ کر سفر شروع کیا، پھر اسی دن

فِيْ يَوْمِهِ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ

۱۷۰/۳۳۷۵- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ إِلٰى مَكَّةَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ (وَفِيْ لَفْظٍ لِعَشْرٍ مَضَيْنَ مِنْ رَمَضَانَ) فَصَامَ حَتّٰى مَرَّ بِغَدِيْرٍ فِي الطَّرِيْقِ وَذٰلِكَ فِيْ بَحْرِ الظَّهِيْرَةِ قَالَ فَعَطِشَ النَّاسُ وَجَعَلُوْا يَمُدُّوْنَ أَعْنَاقَهُمْ وَتَتُوْقُ أَنْفُسُهُمْ إِلَيْهِ قَالَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيْهِ مَاءٌ فَأَمْسَكَهُ عَلٰى يَدِهِ حَتّٰى رَآهُ النَّاسُ ثُمَّ شَرِبَ فَشَرِبَ النَّاسُ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ وَصَامَ الْمُسْلِمُوْنَ مَعَهُ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالْكَدِيْدِ دَعَا بِمَاءٍ فِيْ قَعْبٍ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ يُعْلِمُهُمْ أَنَّهُ قَدْ أَفْطَرَ فَأَفْطَرَ الْمُسْلِمُوْنَ.

سفر میں روزہ کھول دیا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے سال ماہ رمضان میں مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رمضان کے دس دن گزرنے کے بعد روانہ ہوئے) تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے روزہ رکھا۔ یہاں تک کہ راستہ میں جب ''غدیر'' کے مقام پر پہنچے'' اور وہ دوپہر کا وقت تھا'' تو لوگوں کو سخت پیاس لگی اور وہ اپنی گردنیں اونچی کرنے لگے اور ان کو پانی کی خواہش شدت سے محسوس ہونے لگی' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانی کا ایک پیالہ منگایا اور اسے اپنے ہاتھ پر رکھا تا کہ لوگ اسے دیکھ لیں' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے پانی پی لیا تو لوگوں نے بھی پانی پی لیا (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان میں (مکہ مکرمہ کی طرف) روانہ ہوئے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے روزہ رکھا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ مسلمانوں نے بھی روزہ رکھا' یہاں تک کہ جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مقام کدید پر پہنچے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے پانی کا ایک پیالہ منگایا اور پانی پی لیا اور اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی سواری پر تھے' اور لوگ دیکھ رہے تھے' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان کو اپنا روزہ کھولنے کا یقین دلا رہے تھے' پھر مسلمانوں نے روزہ کھول دیا۔

۱۷۱/۳۳۷۶- وَعَنْهُ أَيْضًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ حَتّٰى أَتٰى قَدِيْدًا فَأُتِيَ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَأَفْطَرَ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يُفْطِرُوْا.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر (رمضان میں) روزہ رکھا' یہاں تک کہ جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قدید کے مقام پر پہنچے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں ایک دودھ کا پیالہ پیش کیا گیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے روزہ افطار کر لیا اور لوگوں کو بھی روزہ افطار کرنے کا حکم دیا۔

۱۷۲/۳۳۷۷- عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ يُرِيْدُ مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى أَتٰى عُسْفَانَ قَالَ فَدَعَا بِإِنَاءٍ فَوَضَعَهُ عَلٰى يَدِهِ حَتّٰى نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ ثُمَّ أَفْطَرَ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ.

حضرت طاؤس حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے روزہ رکھا' یہاں تک کہ جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) عسفان کے مقام پر پہنچے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے پانی کا برتن منگا کر اپنے ہاتھ پر رکھا تا کہ لوگ اسے دیکھ لیں' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے روزہ افطار کر لیا' حضرت طاؤس کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے روزہ

چھوڑ دے۔

۳۳۷۸/۱۷۳- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَصَامَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْكَدِيْدِ اَفْطَرَ وَاِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْاٰخِرِ مِنْ فِعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قِيْلَ لِسُفْيَانَ قَوْلُهُ اِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْاٰخِرِ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ اَوْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَذَا قَالَ فِي الْحَدِيْثِ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے دن (مکہ مکرمہ کی طرف) روانہ ہوئے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے روزہ رکھا، حتیٰ کہ جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کدید کے مقام پر پہنچے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے روزہ افطار کرلیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری فعل پر ہی عمل کیا جاتا تھا، سفیان سے کسی نے پوچھا کہ یہ الفاظ کہ ''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری فعل (عمل) پر ہی عمل کیا جاتا تھا'' امام زہری کا قول ہے یا حضرت ابن عباس کا قول ہے؟ انہوں نے کہا کہ حدیث میں اسی طرح کے الفاظ ہیں۔

۳۳۷۹/۱۷۴- عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَهْرٍ مِنَ السَّمَاءِ وَالنَّاسُ صِيَامٌ فِيْ يَوْمٍ صَائِفٍ مُشَاةً وَنَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَةٍ لَهُ فَقَالَ اشْرَبُوْا اَيُّهَا النَّاسُ قَالَ فَاَبَوْا قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ اِنِّيْ اَيْسَرُكُمْ اِنِّيْ رَاكِبٌ فَاَبَوْا قَالَ فَثَنٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ فَخِذَهُ فَنَزَلَ فَشَرِبَ وَشَرِبَ النَّاسُ وَمَا كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَشْرَبَ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک چشمہ کے پاس آئے جس میں بارش کا پانی جمع تھا اور لوگوں نے گرمی کے دن روزہ رکھا ہوا تھا اور وہ پیدل چل رہے تھے جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے خچر پر سوار تھے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: لوگو! (اس چشمہ سے) پانی پی لو، لوگوں نے پانی پینے سے انکار کر دیا، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: میں تمہاری مثل نہیں ہوں، میں تم سے زیادہ آسانی میں ہوں، کیونکہ میں (سواری پر) سوار ہوں، لیکن لوگوں نے پھر بھی پانی پینے سے انکار کر دیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ران موڑتے ہوئے (سواری سے) نیچے اترے اور پانی پی لیا اور لوگوں نے بھی پانی پیا، حالانکہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا پانی پینے کا ارادہ نہیں تھا۔

فوائد واحکام

اس باب کی احادیث میں یہ دلیل ہے کہ روزہ دار مسافر کے لیے دن کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد روزہ کھولنا جائز ہے، اگرچہ اس نے حضر میں رمضان کا چاند دیکھ لیا ہو، کیونکہ یہ بات متفق علیہ ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوران رمضان مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف سفر کیا اور سفر میں دن کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد روزہ کھولا۔ (بلوغ الامانی)

علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی حنفی لکھتے ہیں:

اس سے معلوم ہوا کہ سفر میں روزہ کھولنا مباح ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مسافر روزہ دار سفر میں دن کا کچھ حصہ گزرنے کے بعد روزہ کھول سکتا ہے، امام مالک نے کہا ہے کہ جو شخص سفر میں روزہ کھول لے، اس پر قضا ہے اور کفارہ نہیں ہے اور امام ابو حنیفہ، امام شافعی، داؤد، طبری اور اوزاعی کا بھی یہی مذہب ہے (کہ اس پر صرف قضا ہے، کفارہ نہیں ہے)۔ (عمدۃ القاری ج ۸ ص ۱۳۶)

۳- بَابُ مَتٰى يُفْطِرُ الْمُسَافِرُ اِذَا خَرَجَ وَمِقْدَارِ الْمُسَافَةِ الَّتِيْ

مسافر جب سفر کو نکلے تو وہ روزہ کب افطار کرے اور اس مسافت کی مقدار جس میں اس کے لیے

تُبِيحُ لَهُ الْفِطْرَ

روزہ کھولنا مباح ہے

۱۷۵/۳۳۸۰- عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَكِبْتُ مَعَ أَبِي بَصْرَةَ (الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) مِنَ الْفُسْطَاطِ إِلَى الْإِسْكَنْدَرِيَّةِ فِي سَفِينَةٍ فَلَمَّا دَفَعْنَا مِنْ مَرْسَانَا أَمَرَ بِسُفْرَتِهِ فَقُرِّبَتْ ثُمَّ دَعَانِي إِلَى الْغَدَاءِ وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ فَقُلْتُ يَا أَبَا بَصْرَةَ وَاللّٰهِ مَا تَغَيَّبَتْ عَنَّا مَنَازِلُنَا بَعْدُ فَقَالَ أَتَرْغَبُ عَنْ سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ لَا، قَالَ فَكُلْ فَلَمْ نَزَلْ مُفْطِرِينَ حَتّٰى بَلَغْنَا مَا حَوَّزَنَا (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) قَالَ رَكِبْتُ مَعَ أَبِي بَصْرَةَ السَّفِينَةَ وَهُوَ يُرِيدُ الْإِسْكَنْدَرِيَّةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

حضرت عبید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ حضرت ابو بصرہ (غفاری) رضی اللہ عنہ کے ہمراہ فسطاط سے اسکندریہ جانے کے لیے کشتی پر سوار ہوا' پس جب ہم (کشتی میں سوار ہوکر) اپنے مقام سے روانہ ہوئے تو حضرت ابو بصرہ نے ناشتہ لانے کا حکم دیا تو انہیں ناشتہ پیش کیا گیا' پھر انہوں نے مجھے ناشتہ کی دعوت دی' اور یہ واقعہ رمضان میں ہوا' میں نے کہا: اے ابو بصرہ! اللہ کی قسم! ابھی تو ہمارے مکانات ہماری نظروں سے اوجھل نہیں ہوئے' انہوں نے کہا: کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سے اعراض کر رہے ہو؟ میں نے کہا: نہیں! انہوں نے کہا: تو پھر تم کھاؤ' چنانچہ پھر ہم مسلسل کھاتے پیتے رہے' حتیٰ کہ ہم اپنی منزل مقصود تک پہنچ گئے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) انہوں نے بیان کیا کہ میں حضرت ابو بصرہ کے ساتھ کشتی میں سوار ہوا اور وہ اسکندریہ جانا چاہتے تھے' پھر راوی نے بقیہ حدیث بیان کی۔

۱۷۶/۳۳۸۱- عَنْ مَنْصُورٍ الْكَلْبِيِّ عَنْ دِحْيَةَ بْنِ خَلِيفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ خَرَجَ مِنْ قَرْيَتِهِ إِلٰى قَرِيبٍ مِنْ قَرْيَةِ عُقْبَةَ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ إِنَّهُ أَفْطَرَ وَأَفْطَرَ مَعَهُ نَاسٌ وَكَرِهَ آخَرُونَ أَنْ يُفْطِرُوا قَالَ فَلَمَّا رَجَعَ إِلٰى قَرْيَتِهِ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنْ أَرَاهُ إِنَّ قَوْمًا رَغِبُوا عَنْ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ يَقُولُ ذٰلِكَ لِلَّذِينَ صَامُوا ثُمَّ قَالَ عِنْدَ ذٰلِكَ اللّٰهُمَّ اقْبِضْنِي إِلَيْكَ.

حضرت منصور کلبی بیان کرتے ہیں کہ حضرت دحیہ بن خلیفہ رضی اللہ عنہ ماہ رمضان میں اپنی بستی سے نکل کر ''عقبہ نامی'' بستی میں تشریف لے گئے' پھر انہوں نے روزہ افطار کرلیا اور ان کے ساتھ لوگوں نے بھی روزہ افطار کرلیا' جبکہ بعض دوسرے لوگوں نے روزہ افطار کرنا پسند نہ کیا' پس جب حضرت دحیہ واپس اپنی بستی میں آئے تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! آج میں نے ایسا کام دیکھا ہے کہ جس کے دیکھنے کا مجھے گمان بھی نہیں تھا' بعض لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اصحاب (صحابہ کرام) کی ہدایت سے روگردانی کر رہے ہیں' اور یہ بات انہوں نے ان لوگوں کے بارے میں کہی جنہوں نے روزہ رکھا ہوا تھا' پھر انہوں نے اس وقت کہا: اے اللہ! تو مجھے اپنے پاس بلا لے۔

ف: ان احادیث میں یہ دلیل ہے کہ روزہ دار مسافر جس جگہ سے سفر کرنا چاہتا ہے اس جگہ سے نکلنے سے پہلے وہ روزہ افطار کرسکتا ہے' اس روزہ کی اس پر صرف قضاء ہوگی' کفارہ نہیں ہوگا۔ (بلوغ الامانی)

٤- بَابُ مَا جَاءَ فِي حُكْمِ الصِّيَامِ لِلْمَرِيضِ وَالْكَبِيرِ وَالْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ

بیمار' بوڑھے' حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لیے روزے رکھنے کا حکم

۱۷۷/۳۳۸۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ (زَادَ فِي رِوَايَةٍ وَلَيْسَ

حضرت انس بن مالک ''جو بنو عبداللہ بن کعب کے ایک آدمی ہیں'' (اور ایک روایت میں یہ اضافہ ہے: اور وہ انصاری نہیں ہیں) کا بیان ہے

بِالْاَنْصَارِیّ) قَالَ اَغَارَتْ عَلَیْنَا خَیْلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (وَفِیْ لَفْظٍ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اِبِلٍ لِجَارِیْ اُخِذَتْ) فَاَتَیْتُہُ وَھُوَ یَتَغَدّٰی فَقَالَ اُدْنُ فَکُلْ قُلْتُ اِنِّیْ صَائِمٌ قَالَ اِجْلِسْ اُحَدِّثْکَ عَنِ الصَّوْمِ اَوِ الصِّیَامِ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلٰوۃِ وَعَنِ الْمُسَافِرِ وَالْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ الصَّوْمَ اَوِ الصِّیَامَ وَاللّٰہِ لَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کِلَاھُمَا اَوْ اَحَدَھُمَا فَیَا لَھَفَ نَفْسِیْ ھَلَّا کُنْتُ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ.

کہ رسول اللہ ﷺ کے لشکر نے ہم پر چڑھائی کی تو میں آپ (ﷺ) کی خدمت میں حاضر ہوا (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے پڑوسی کے اونٹوں کے سلسلہ میں حاضر ہوا جو قبضہ میں لے لیے گئے تھے) اور اس وقت آپ (ﷺ) صبح کا کھانا کھا رہے تھے، آپ (ﷺ) نے (مجھ سے) فرمایا: قریب آ جاؤ اور (کھانا) کھاؤ، میں نے عرض کیا: میں روزے سے ہوں، آپ (ﷺ) نے فرمایا: بیٹھو، میں تمہیں روزے کے (احکام کے) بارے میں بتاتا ہوں، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آدھی نماز ساقط (معاف) فرما دی ہے، اور مسافر، حاملہ عورت اور (بچے کو) دودھ پلانے والی عورت سے روزہ ساقط فرما دیا، اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے یہ دونوں باتیں کہی تھیں یا ان میں سے ایک بات کہی تھی، ہائے افسوس! میں نے رسول اللہ ﷺ کا کھانا کیوں نہ کھایا۔

۳۳۸۳/۱۷۸- عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مِنْ حَدِیْثٍ طَوِیْلٍ تَقَدَّمَ فِیْ بَابِ الْاَحْوَالِ الَّتِیْ عَرَضَتْ لِلصِّیَامِ قَالَ ثُمَّ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اَنْزَلَ الْاٰیَۃَ الْاُخْرٰی ﴿شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ (اِلٰی قَوْلِہٖ) فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ﴾، قَالَ فَاَثْبَتَ اللّٰہُ صِیَامَہٗ عَلَی الْمُقِیْمِ الصَّحِیْحِ وَرَخَّصَ فِیْہِ لِلْمَرِیْضِ وَالْمُسَافِرِ وَثَبَتَ الْاِطْعَامُ لِلْکَبِیْرِ الَّذِیْ لَا یَسْتَطِیْعُ الصِّیَامَ.

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر اللہ تعالیٰ نے دوسری آیت نازل فرمائی: (ترجمہ) ''رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا سو تم میں سے جو شخص (رمضان کا) مہینہ پائے وہ اس کے روزے رکھے''۔ پس اللہ تعالیٰ نے مقیم و تندرست آدمی پر اپنے روزوں کو ثابت و برقرار رکھا، اور مریض اور مسافر کو اس میں رخصت دے دی اور ایسا بوڑھا آدمی جو روزے رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا اس کے لیے (مسکین کو) کھانا کھلانے کی اجازت برقرار رہی۔

احادیث کی روشنی میں مستفاد احکام و مسائل

ان احادیث میں اس بات کا ثبوت ہے کہ رمضان میں مسافر، بیمار، بوڑھے، حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لیے روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔

مسافر آدمی کے لیے حالت سفر میں روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے، لیکن جب مسافر آدمی اپنے سفر سے گھر واپس آ جائے تو اس پر حالت سفر میں چھوٹے ہوئے روزوں کی قضاء لازم ہے۔

بیمار آدمی کے لیے حالت مرض میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، لیکن جب وہ تندرست ہو جائے تو اس پر چھوٹے ہوئے روزوں کی قضاء لازم ہے۔

رمضان میں آدمی مسافر تھا کہ حالت سفر میں وہ مر گیا یا بیمار تھا کہ اسی بیماری میں وہ مر گیا تو اس کے جتنے روزے چھوٹے تھے ان کی اس پر کوئی قضاء نہیں۔

جس عورت کے پیٹ میں بچہ ہوا اور روزہ رکھنے سے اپنی جان یا بچے کے نقصان کا خطرہ ہو تو وہ روزہ نہ رکھے، بعد میں چھوٹے

ہوئے روزوں کی قضاء کرے۔

جس عورت کا بچہ دودھ پیتا ہو اور اسے روزہ رکھنے سے بچے کی کمزوری کا خدشہ ہو تو وہ روزے نہ رکھے' بعد میں چھوٹے ہوئے روزوں کی قضاء کرے۔ (بلوغ الامانی وغیرہ)

بہت بوڑھا اور جس بیمار کی بیماری کے زائل ہونے کی امید نہ ہو وہ ہر روزہ کے عوض فدیہ دیں

جو شخص بہت بوڑھا ہو (مرد ہو یا عورت) اور وہ روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اور وہ ایسی عمر میں ہو کہ اس کی طاقت بحال ہونے کی کوئی امید نہ ہو تو اس کے لیے روزہ نہ رکھنا جائز ہے اور ہر روزہ کے بدلہ میں ایک مسکین کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلانا اس پر واجب ہے' اسی طرح جس بیمار کی بیماری کے زائل ہونے کی توقع و امید نہ ہو تو وہ بھی ہر روزہ کے بدلہ میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے' یا ہر روزہ کے بدلہ صدقہ فطر کی مقدار (گندم وغیرہ) مسکین کو دے دے۔ (رالمحتار ج ۲ ص ۱۳۰)

ایک روزہ کے لیے نصف صاع (دو کلو) گندم یا اس کی قیمت فدیہ دے' روزہ کے فدیہ میں فقراء کا تعدد شرط نہیں ہے' اور ایک فقیر کو متعدد ایام کا فدیہ دے سکتا ہے اور مہینہ کی ابتدا میں بھی دے سکتا ہے۔ (درمختار و ردالمحتار ج ۲ ص ۱۳۰)

شوگر اور بلڈ پریشر وغیرہ بیماریاں اور فدیہ

علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

شوگر' بلڈ پریشر' دمہ اور جوڑوں کا درد یہ چار بیماریاں ایسی ہیں جن کا کوئی علاج نہیں ہے' ان کو دواؤں سے کنٹرول تو کیا جا سکتا ہے لیکن یہ بیماریاں زائل نہیں ہو سکتیں' ان میں جوڑوں کا درد روزے کے منافی نہیں ہے' اور عام حالات میں دمہ بھی روزوں کے منافی نہیں ہے' لیکن جب شوگر زیادہ ہو تو زیادہ گولیاں لینی پڑتی ہیں جس سے وقفہ وقفہ سے شدید بھوک لگتی ہے۔ اسی طرح جب بلڈ پریشر زیادہ ہو تو پانی زیادہ پینا پڑتا ہے اس لیے جن لوگوں کو شوگر یا بلڈ پریشر کا عارضہ ہو اور ڈاکٹر انہیں روزہ رکھنے کی اجازت نہ دے تو وہ روزہ کی جگہ فدیہ دے دیں۔ (تبیان القرآن ج ۱ ص ۷۱۵)

٥- بَابُ قَضَاءِ الصَّوْمِ عَنْ رَمَضَانَ وَوَقْتِهِ

رمضان کے روزے کی قضاء اور اس کا وقت

٣٣٨٤/١٧٩- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ وَعَلَيْهِ مِنْ رَمَضَانَ شَيْءٌ لَمْ يَقْضِهِ لَمْ يَتَقَبَّلْ مِنْهُ وَمَنْ صَامَ تَطَوُّعًا وَعَلَيْهِ مِنْ رَمَضَانَ شَيْءٌ لَمْ يَقْضِهِ فَاِنَّهُ لَا يَتَقَبَّلُ مِنْهُ حَتّٰى يَصُوْمَهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے رمضان کو پایا جبکہ اس کے ذمہ گزشتہ رمضان کے کچھ روزے لازم ہوں جن کی اس نے قضاء نہیں کی تھی تو اس کے (موجودہ رمضان کے) روزے قبول نہیں ہوں گے' اور جس شخص نے نفلی روزے رکھے جبکہ اس کے ذمہ رمضان کے کچھ روزے لازم ہوں جن کی اس نے قضاء نہیں کی تھی تو اس کے وہ (نفلی) روزے اس وقت تک قبول نہیں ہوں گے جب تک کہ وہ اس (رمضان) کے روزے نہ رکھ لے۔

٣٣٨٥/١٨٠- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا كُنْتُ اَقْضِيْ مَا يَكُوْنُ عَلَيَّ مِنْ رَمَضَانَ اِلَّا فِيْ شَعْبَانَ حَتّٰى تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے ذمے جو رمضان کے روزے لازم ہوتے تھے میں ان کو صرف شعبان کے مہینے میں قضاء کرتی تھی' حتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصال فرمایا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

احکام ومسائل

رمضان میں چھوٹے ہوئے روزوں کی قضاء میں جس قدر ہو سکے جلدی کی جائے' رمضان کے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضاء میں اگلے رمضان تک بلا عذر تاخیر کرنا (اگرچہ جائز ہے لیکن) مکروہ ہے' روزے خواہ سفر کی وجہ سے چھوٹے ہوں یا بیماری وغیرہ جیسے عذر کی وجہ سے چھوٹے ہوں۔

رمضان میں چھوٹے ہوئے روزوں کی قضاء پورے سال میں جب چاہے کر سکتا ہے' اور ان روزوں کی جس طرح چاہے قضاء کر سکتا ہے' پے در پے روزے بھی رکھ سکتا ہے اور متفرق طور پر بھی رکھ سکتا ہے۔

سفر یا مرض وغیرہ کے عذر کی وجہ سے یا بغیر عذر کے رمضان کے روزے نہیں رکھے تھے' ان چھوٹے ہوئے روزوں کی قضاء نہیں کی تھی کہ دوسرا رمضان آ گیا تو وہ پہلے موجود رمضان کے روزے رکھے' پھر رمضان گزرنے کے بعد پچھلے رمضان کے چھوٹے ہوئے روزے رکھے۔

جس شخص کے ذمہ رمضان کے روزے لازم ہوں اور وہ نفلی روزے رکھنا چاہے تو وہ پہلے رمضان کے قضاء شدہ روزے رکھے' پھر نفلی روزے رکھے' کیونکہ رمضان کے روزے فرض ہیں' قضاء ہونے سے ان کی فرضیت ختم نہیں ہوتی' سو حدیث طیبہ کے مطابق رمضان کے روزوں کی قضاء سے پہلے نفلی روزے قبول نہیں ہوں گے۔

٦- بَابُ قَضَاءِ الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ
میت کی طرف سے روزوں کی قضاء کرنے کا حکم

۳۳۸۶/۱۸۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا مَيِّتٍ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ فَلْيَصُمْهُ عَنْهُ وَلِيُّهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ روزے لازم ہوں تو اس کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھے۔

۳۳۸۷/۱۸۲- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اِمْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَقْضِيْ عَنْهَا؟ قَالَ فَقَالَ اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكِ دَيْنٌ اَمَا كُنْتِ تَقْضِيْ؟ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَدَيْنُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَحَقُّ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک عورت نے حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں فوت ہو گئی ہے اور اس کے ذمہ ایک مہینے کے روزے لازم تھے تو کیا میں اس کی طرف سے ان روزوں کی قضاء کروں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: یہ بتاؤ کہ اگر تمہاری ماں پر کچھ قرض ہوتا تو کیا تم اس کی طرف سے وہ قرض ادا کرتیں؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! (ضرور کرتی) آپ (ﷺ) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا قرض (ادا کیے جانے کا) زیادہ حقدار ہے۔

۳۳۸۸/۱۸۳- وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَقْضِيْهِ عَنْهَا؟ فَقَالَ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكَ دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهُ عَنْهَا؟

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں فوت ہو گئی ہے اور اس کے ذمہ ایک مہینے کے روزے لازم تھے' تو کیا میں اس کی طرف سے ان روزوں کی قضاء کروں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: اگر

قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ يُقْضٰى. تمہاری ماں کے ذمہ کچھ قرض لازم ہوتا تو کیا تم اس کی طرف سے وہ قرض ادا کرتے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ (ﷺ) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا قرض اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اسے ادا کیا جائے۔

میت کی طرف سے بطور قضاء روزے رکھے جائیں یا اس کی طرف سے کھانا کھلایا جائے (احادیث وآثار)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص رمضان میں بیمار ہو جائے' پھر وہ فوت ہو جائے اور اس نے روزے نہیں رکھے تھے تو اس کی طرف سے کھانا کھلایا جائے اور اس پر کوئی قضاء لازم نہیں' اور اگر نذر کا روزہ اس کے ذمہ لازم ہو تو اس کا ولی اس کی طرف سے قضاء کرے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ ایک عورت فوت ہوگئی اور اس کے ذمہ روزے لازم تھے' تو حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے فرمایا: اس کی طرف سے کھانا کھلایا جائے گا۔ (السنن الکبریٰ ج ۴ ص ۲۵۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم اپنے مردوں کی طرف سے روزے نہ رکھو' بلکہ تم ان کی طرف سے کھانا کھلاؤ۔

(السنن الکبریٰ ج ۴ ص ۲۵۷)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ ماہ رمضان کے روزے ہوں تو اس کی طرف سے ہر دن (کے روزے) کے عوض ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔ (جامع ترمذی ج ۱ ص ۱۵۲)

حضرت قاسم اور حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب پوچھا جاتا کہ ایک شخص فوت ہو جائے اور اس پر ماہ رمضان یا نذر کے روزے لازم ہوں' (تو اس کا کیا حکم ہے) تو وہ فرماتے کہ کوئی شخص کسی (میت) کی طرف سے روزے نہ رکھے' بلکہ تم اس کے ہر روزے کے عوض اس کے مال میں سے ایک مسکین پر صدقہ کرو۔ (سنن کبریٰ ج ۴ ص ۲۵۴)

حضرت نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہما) فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص نے بیماری کی حالت میں رمضان میں کئی روزے چھوڑ دیئے' پھر وہ (ان روزوں کی) قضاء کرنے سے پہلے فوت ہو گیا تو اس کے ہر چھوٹے ہوئے روزے کے عوض ایک مسکین کو اس کی طرف سے ایک کلو گندم کھلائی جائے' پھر اگر اس نے (قضاء کے) روزے رکھنے سے پہلے اگلے رمضان کو پالیا اور اس میں روزے رکھنے کی طاقت آ گئی تو وہ گزشتہ (قضاء شدہ) ہر روزے کے عوض ایک مسکین کو ایک کلو گندم کھلائے اور موجودہ رمضان کے روزے رکھے۔ (سنن کبریٰ ج ۴ ص ۲۵۴)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص فوت ہو جائے اور اس پر رمضان کے روزے لازم ہوں اور اس نے ان کی قضاء نہیں کی تھی تو اس کی طرف سے اس کے ہر روزے کے عوض نصف صاع (دو کلو) گندم کھلائی جائے۔

(سنن کبریٰ ج ۴ ص ۲۵۴)

امام مالک روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب یہ سوال کیا جاتا کہ آیا کوئی شخص کسی کی طرف سے روزہ رکھ سکتا ہے یا کوئی شخص کسی کی طرف سے نماز پڑھ سکتا ہے؟ تو وہ کہتے تھے کہ کوئی شخص کسی کی طرف سے نہ روزہ رکھے اور نہ ہی کوئی شخص کسی کی طرف سے نماز پڑھے۔ (موطاء امام مالک' کتاب الصیام)

حضرت عبادہ بن نسی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص رمضان میں بیمار ہو گیا' اور وہ مسلسل بیمار ہی رہا یہاں تک کہ وہ فوت ہو گیا تو اس کی طرف سے کھانا نہیں کھلایا جائے گا' اور اگر وہ تندرست ہو گیا اور اس نے روزوں کی قضاء

نہیں کی تھی کہ وہ فوت ہو گیا تو اس کی طرف سے کھانا کھلایا جائے گا۔ (مصنف عبدالرزاق ج ۴ ص ۲۳۷)

حضرت ابن تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ) نے فرمایا: جب کوئی شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ دوسرے رمضان کے روزے لازم ہوں تو اس کی طرف سے ہر دن (کے روزہ) کے عوض دو کلو گندم کھلائی جائے گی۔

(مصنف عبدالرزاق ج ۴ ص ۲۳۹)

حضرت محمد بن عبدالرحمٰن انصاری کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے پوچھا گیا کہ ایک شخص فوت ہو گیا اور اس کے ذمہ رمضان کے روزے لازم تھے اور اس پر دوسرے مہینے کے نذر کے روزے بھی تھے، تو انہوں نے فرمایا: اس کی طرف سے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے گا۔ (مصنف عبدالرزاق ج ۴ ص ۲۴۰)

فوت شدہ آدمی کی طرف سے روزہ رکھنے یا کھانا کھلانے کے بارے میں فقہاء کی آراء اور احناف کا موقف

احادیث باب اور دیگر مذکورہ احادیث میں سے بعض احادیث میں یہ ثابت ہے کہ جب کوئی شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ رمضان یا نذر وغیرہ کے روزے لازم ہوں تو ولی (وارث) کے لیے اس کی طرف سے روزے رکھنا جائز ہے، اور وہ اس کی طرف سے روزے رکھے، جبکہ بعض احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر مرنے والے کے ذمہ رمضان یا نذر وغیرہ کے روزے لازم ہوں تو اس کی طرف سے روزے رکھنا جائز نہیں ہیں، بلکہ اس کی طرف سے اس کے مال سے اس کے ہر روزہ کے عوض ایک مسکین کو (صدقہ فطر کی مقدار) کھانا کھلایا جائے۔

علامہ نووی فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے کہ جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ رمضان یا نذر وغیرہ کے روزے لازم ہوں تو کیا اس کی طرف سے ان روزوں کی قضاء کی جا سکتی ہے؟ اس مسئلہ میں امام شافعی کے دو مشہور قول ہیں، ان میں سے زیادہ مشہور قول یہ ہے کہ میت کی طرف سے روزے نہیں رکھے جائیں گے اور اس کی طرف سے روزے رکھنا اصلاً صحیح نہیں ہے، جبکہ اس کا دوسرا قول یہ ہے کہ میت کے وارث کے لیے اس کی طرف سے روزے رکھنا مستحب ہے اور اس کی طرف سے روزے رکھنا صحیح ہے اور اس سے میت بری الذمہ ہو جائے گا اور اس کی طرف سے کھانا کھلانے کی ضرورت نہیں ہے، یہی قول صحیح و مختار ہے جس کے ہم معتقد ہیں اور اسی قول کو ہمارے محقق اصحاب نے صریح احادیث صحیحہ کے مطابق صحیح قرار دیا ہے۔ (بلوغ الامانی)

علامہ بدرالدین عینی حنفی لکھتے ہیں:

اس مسئلہ میں امام ابو حنیفہ کا یہ قول ہے کہ (میت کی طرف سے کوئی بھی شخص روزے نہیں رکھے گا بلکہ) اس کی طرف سے ہر روزے کے عوض دو کلو گندم یا چار کلو کھجور یا چار کلو جو مسکین کو کھلایا جائے گا اور یہ اس وقت ہے جب کہ میت نے وصیت کی ہو اور اگر اس نے وصیت نہیں کی تھی تو پھر اس کی طرف سے کھانا بھی نہیں کھلایا جائے گا، ہمارے اصحاب احناف کی دلیل یہ حدیث ہے جس کو امام نسائی نے حضرت عبداللہ بن عباس (رضی اللہ عنہما) سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص کسی دوسرے کی طرف سے نماز نہ پڑھے، لیکن وہ اس کی طرف سے کھانا کھلائے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص فوت ہو جائے اور اس پر ایک مہینے کے روزے لازم ہوں تو اس (میت) کی طرف سے ہر روزے کے عوض مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔ (اس سلسلہ میں ہم باحوالہ احادیث و آثار نقل کر چکے ہیں، دوبارہ نقل کرنے کی ضرورت نہیں)۔ اور علماء کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی طرف سے نماز نہیں پڑھ سکتا، سو اسی طرح (کوئی شخص کسی کی طرف سے) روزہ بھی نہیں رکھ سکتا، کیونکہ یہ دونوں (نماز اور روزہ) بدنی عبادتیں ہیں، اور ابن قصار نے کہا ہے کہ جب کسی بوڑھے آدمی کی طرف سے اس کی زندگی میں روزے رکھنا

جائز نہیں ہیں تو اسی طرح اس کے مرنے کے بعد بھی اس کی طرف سے روزے رکھنا جائز نہیں' نیز ابن قصار نے (شرح بخاری میں) مہلب سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ اگر کسی شخص کا کسی کی طرف سے روزے رکھنا جائز ہوتا تو پھر کسی کی طرف سے نماز پڑھنا بھی جائز ہوتا' سو اگر ایسا ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے چچا ابو طالب کی طرف سے ایمان قبول کرنا بدرجہ اولیٰ جائز ہوتا' کیونکہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان کے ایمان پر حریص (بہت زیادہ خواہش مند) تھے اور امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے کی طرف سے ایمان قبول نہیں کر سکتا اور نہ کوئی شخص کسی کی طرف سے نماز پڑھ سکتا ہے' پس جس چیز میں اختلاف ہو اس کو اس چیز کی طرف لوٹانا واجب ہے جس پر امت کا اجماع ہے۔ (عمدۃ القاری ج ۸ ص ۱۵۵-۱۵۳)

اَبْوَابُ الْاَیَّامِ الْمَنْهِی عَنْ صِیَامِهَا

ان دنوں کا بیان جن میں روزہ رکھنا منع ہے

۱- بَابُ النَّهْیِ عَنْ صَوْمِ یَوْمَیِ الْعِیْدَیْنِ

عیدین کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت

۳۳۸۹/۱۸۴- عَنْ اَبِیْ عُبَیْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِیْدَ مَعَ عُمَرَ (بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ صِیَامِ هٰذَیْنِ الْیَوْمَیْنِ اَمَّا یَوْمُ الْفِطْرِ فَفِطْرُکُمْ مِنْ صِیَامِکُمْ وَاَمَّا یَوْمُ الْاَضْحٰی فَکُلُوْا مِنْ نُسُکِکُمْ.

حضرت ابو عبید کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ عید کے دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا' پس انہوں نے پہلے نماز پڑھائی' پھر خطبہ دیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان دو دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے' ایک عید الفطر کا دن ہے کہ وہ تمہارے روزے کے افطار کا دن ہے اور دوسرا قربانی کا دن ہے کہ اس دن تم اپنی قربانیوں (کے گوشت) کو کھاؤ۔

۳۳۹۰/۱۸۵- عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ صَوْمِ یَوْمِ الْفِطْرِ وَیَوْمِ الْاَضْحٰی.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید الفطر کے دن اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

۳۳۹۱/۱۸۶- عَنْ زِیَادِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ اِبْنَ عُمَرَ وَهُوَ یَمْشِیْ بِمِنًی فَقَالَ نَذَرْتُ اَنْ اَصُوْمَ کُلَّ یَوْمِ ثُلَاثَاءَ اَوْ اَرْبِعَاءَ فَوَافَقْتُ هٰذَا الْیَوْمَ یَوْمَ النَّحْرِ فَمَا تَرٰی؟ قَالَ اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ نُهِیْنَا اَنْ نَصُوْمَ یَوْمَ النَّحْرِ قَالَ فَظَنَّ الرَّجُلُ اَنَّهُ لَمْ یَسْمَعْ فَقَالَ اِنِّیْ نَذَرْتُ اَنْ اَصُوْمَ کُلَّ یَوْمِ ثُلَاثَاءَ اَوْ اَرْبِعَاءَ فَوَافَقْتُ هٰذَا الْیَوْمُ یَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ اَمَرَ اللّٰهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ نُهِیْنَا اَنْ نَصُوْمَ یَوْمَ النَّحْرِ

حضرت زیاد بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما منیٰ میں چل رہے تھے کہ ایک آدمی نے ان سے پوچھا کہ میں نے ہر منگل یا بدھ کے دن روزہ رکھنے کی نذر (منت) مانی ہے اور اتفاق سے یہ دن عید قربان کا ہے' تو آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عید قربان کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے' یا انہوں نے فرمایا: ہمیں عید قربان کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے' حضرت زیاد کہتے ہیں کہ اس شخص نے یہ گمان کیا کہ حضرت ابن عمر نے اس کا سوال نہیں سنا تو اس نے (دوبارہ) پوچھا کہ میں نے ہر منگل یا بدھ کے دن روزہ رکھنے کی نذر مانی ہے اور اتفاق سے یہ دن عید قربان کا دن ہے' حضرت ابن عمر نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نذر پوری

قَالَ فَمَا زَادَهُ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى اَسْنَدَ فِى الْجَبَلِ.

کرنے کا حکم دیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عید قربان کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے' یا انہوں نے فرمایا: ہمیں عید قربان کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا گیا ہے' راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے اسے اس جواب سے زیادہ کوئی بات نہ کہی' حتیٰ کہ انہوں نے پہاڑ کے ساتھ ٹیک لگا لی۔

عیدین کے روزوں کی ممانعت میں دیگر احادیث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو دن کے روزوں سے منع فرمایا' ایک عید الاضحیٰ اور دوسرا عید الفطر کے دن۔ (صحیح مسلم ج۱ص ۳۶۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو روزوں سے منع فرمایا' ایک عید الفطر کے دن اور دوسرا عید الاضحیٰ کے دن۔ (صحیح مسلم ج۱ص ۳۶۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ دو روزوں اور دو قسم کی بیع سے منع فرماتے تھے' عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزوں سے اور ملامسہ اور منابذہ بیع سے۔ (صحیح بخاری ج۱ص ۲۶۷)

ان احادیث میں یہ دلیل ہے کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کا روزہ رکھنا حرام ہے' علامہ نووی فرماتے ہیں کہ علماء کرام کا اس بات پر اجماع ہے کہ ان دو دنوں (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کا روزہ رکھنا ہر حال میں حرام ہے' خواہ وہ نذر کا ہو' نفلی ہو یا کفارہ وغیرہ کا ہو' اور اگر کسی شخص نے جان بوجھ کر ان دو معین دنوں کے روزے کی نذر مان لی تو امام شافعی اور جمہور (امام مالک اور امام احمد وغیرہ) علماء کے نزدیک اس کی نذر منعقد ہی نہیں ہوگی اور نہ ہی اس پر ان کی قضا لازم ہوگی' جبکہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک نذر منعقد ہو جائے گی اور اس پر ان کی قضا لازم ہوگی۔ (بلوغ الامانی ج۱۰ص ۱۳۷)

خلاصہ یہ ہے کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنا حرام ہے' کیونکہ عید الفطر کے دن کھانے' پینے کی اجازت ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور اس دن روزہ رکھنا اللہ تعالیٰ کی ناشکری ہے اور عید الاضحیٰ کے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کو گوشت کھانے کی دعوت دی جاتی ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی بندوں پر نعمت ہے اور اس دن روزہ رکھنا بھی اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناشکری ہے۔

۲- بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ

ایام تشریق کے روزے رکھنے کی ممانعت

۱۸۷/۳۳۹۲- عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ بَيْنَمَا نَحْنُ بِمِنًى اِذَا عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذِهٖ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ فَلَا يَصُوْمُهَا اَحَدٌ وَاتَّبَعَ النَّاسَ عَلٰى جَمَلِهٖ يَصْرُخُ بِذٰلِكَ.

حضرت عمرو بن سلیم اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ ہم منیٰ میں تھے کہ اچانک ہم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ دن (ایام تشریق) کھانے پینے کے دن ہیں' ان دنوں میں کوئی شخص روزہ نہ رکھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے اونٹ پر سوار تھے اور لوگوں کے پیچھے پیچھے بلند آواز سے یہ اعلان کر رہے تھے۔

۱۸۸/۳۳۹۳- عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ

سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ (سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ) قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ اُنَادِیَ اَيَّامَ مِنًی (وَفِیْ لَفْظٍ يَا سَعْدُ قُمْ فَاَذِّنْ بِمِنًی) اَنَّهَا اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ فَلَا صَوْمَ فِيْهَا يَعْنِیْ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ.

نے مجھے ایام منٰی میں یہ اعلان کرنے کا حکم دیا (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: فرمایا: اے سعد! اٹھو اور منٰی میں یہ اعلان کر دو) کہ ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں، لہٰذا ایام تشریق میں کوئی روزہ نہ رکھے۔

۱۸۹/۳۳۹٤- عَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ قَالَ اَتَيْنَا ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِی الْيَوْمِ الْاَوْسَطِ مِنْ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ قَالَ فَاُتِیَ بِطَعَامٍ فَدَنَا الْقَوْمُ وَتَنَحّٰی لَهٗ قَالَ فَقَالَ لَهٗ اُدْنُ فَاطْعَمْ قَالَ فَقَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ قَالَ فَقَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا اَيَّامُ طُعْمٍ وَ ذِكْرٍ.

حضرت ابوشعثاء کا بیان ہے کہ ہم ایام تشریق کے درمیانہ دن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے، حضرت ابن عمر کے پاس کھانا لایا گیا تو لوگ قریب قریب ہو گئے، لیکن آپ کا بیٹا الگ رہا، حضرت ابن عمر نے اپنے بیٹے سے فرمایا: قریب ہو جاؤ اور کھانا کھاؤ، اس نے کہا کہ میں روزے سے ہوں، آپ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ یہ (ایام تشریق) کھانے (پینے) اور ذکر کرنے کے دن ہیں۔

۱۹۰/۳۳۹۵- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَاَيَّامُ التَّشْرِيْقِ عِيْدُنَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَهُنَّ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عرفہ (نویں ذوالحجہ) کا دن، قربانی (دسویں ذوالحجہ) کا دن اور ایام تشریق (گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں ذوالحجہ کے دن) ہم مسلمانوں کی عید کے دن ہیں اور یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔

۱۹۱/۳۳۹٦- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حُذَافَةَ يَطُوْفُ فِیْ مِنًی اَنْ لَا تَصُوْمُوْا هٰذِهِ الْاَيَّامَ فَاِنَّهَا اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن حذافہ کو بھیجا کہ وہ منٰی میں چکر لگا کر یہ اعلان کریں کہ لوگو! ان ایام میں روزہ نہ رکھو، کیونکہ یہ کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے دن ہیں۔

۱۹۲/۳۳۹۷- عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ الْحَكِيْمِ (الزُّرَقِیِّ) الْاَنْصَارِیِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حُذَافَةَ السَّهْمِیَّ اَنْ يَرْكَبَ رَاحِلَتَهٗ اَيَّامَ مِنًی فَيَصِيْحُ فِی النَّاسِ لَا يَصُوْمَنَّ اَحَدٌ فَاِنَّهَا اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ يُنَادِیْ بِذٰلِكَ.

حضرت مسعود بن حکیم (زرقی) انصاری نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی کو حکم دیا کہ وہ ایام منٰی میں اپنی سواری پر سوار ہو کر لوگوں میں یہ اعلان کریں کہ (ایام تشریق میں) کوئی روزہ نہ رکھے، کیونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں، راوی کا بیان ہے کہ میں نے انہیں اپنی سواری پر یہ اعلان کرتے ہوئے دیکھا۔

۱۹۳/۳۳۹۸- عَنْ اَبِیْ مُرَّةَ مَوْلٰی اُمِّ هَانِیءٍ

حضرت ام ہانی کے آزاد کردہ غلام حضرت ابومرہ کا بیان ہے کہ وہ

اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَلٰى اَبِيْهِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَرَّبَ اِلَيْهِمَا طَعَامًا فَقَالَ كُلْ فَقَالَ اِنِّيْ صَائِمٌ قَالَ عَمْرٌو كُلْ فَهٰذِهِ الْاَيَّامُ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا بِفِطْرِهَا وَيَنْهٰى عَنْ صِيَامِهَا قَالَ مَالِكٌ وَهِيَ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو (رضی اللہ عنہما) کے ساتھ ان کے والد حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، تو انہوں نے ان کو کھانا پیش کیا اور فرمایا: کھاؤ، عبداللہ نے کہا کہ میں روزے سے ہوں، حضرت عمرو نے فرمایا: کھاؤ، یہ وہ ایام ہیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں روزہ چھوڑنے کا حکم دیا اور ان میں روزے رکھنے سے منع فرمایا، امام مالک فرماتے ہیں کہ وہ ایام تشریق ہیں۔

۱۹۴/۳۳۹۹- عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ بَعَثَ بِشْرَ بْنَ سُحَيْمٍ فَاَمَرَهُ اَنْ يُنَادِيَ اَلَا اِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنٌ (وَفِيْ لَفْظٍ) اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ (وَفِيْ لَفْظٍ اٰخَرَ) اِلَّا مُؤْمِنٌ وَاِنَّهَا اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ يَعْنِيْ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ.

حضرت نافع بن جبیر بن مطعم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشر بن سحیم کو بھیجا اور اسے یہ اعلان کرنے کا حکم دیا: (لوگو!) سنو! جنت میں صرف مسلمان داخل ہوں گے، اور ایام تشریق کھانے پینے کے دن ہیں۔

۱۹۵/۳۴۰۰- زعَنْ يُوْنُسَ بْنِ شَدَّادٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صَوْمِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ.

حضرت یونس بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایام تشریق میں روزے رکھنے سے منع فرمایا۔

ف: اس باب کی احادیث کے مطابق امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایام تشریق (گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں ذوالحجہ) کے روزے رکھنا مطلقاً جائز نہیں ہیں۔

۳- بَابُ النَّهْيِ عَنْ اِفْرَادِ يَوْمَيِ الْجُمُعَةِ وَالسَّبْتِ بِالصِّيَامِ

جمعہ اور ہفتہ کے دن منفرد روزہ رکھنے کی ممانعت

۱۹۶/۳۴۰۱- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَوْمُ عِيْدٍ فَلَا تَجْعَلُوْا يَوْمَ عِيْدِكُمْ يَوْمَ صِيَامِكُمْ اِلَّا اَنْ تَصُوْمُوْا قَبْلَهُ اَوْ بَعْدَهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جمع کا دن عید کا دن ہے، پس تم اپنے عید کے دن کو اپنے روزہ کا دن نہ بناؤ سوا اس کے کہ تم اس سے ایک دن پہلے یا اس کے ایک دن بعد روزہ رکھو۔

۱۹۷/۳۴۰۲- وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ فِيْ اَيَّامٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا، مگر یہ کہ دیگر ایام میں روزہ رکھے۔

۱۹۸/۳۴۰۳- عَنْ اِيَادِ بْنِ لَقِيْطٍ قَالَ سَمِعْتُ

حضرت ایاد بن لقیط کا بیان ہے کہ میں نے حضرت بشیر کی بیوی

لَیْلٰی اِمْرَاَۃَ بَشِیْرٍ تَقُوْلُ اِنَّ بَشِیْرًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصُوْمُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَلَا اُکَلِّمُ ذٰلِکَ الْیَوْمَ اَحَدًا؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَصُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِلَّا فِیْ اَیَّامٍ ھُوَ اَحَدُھَا اَوْ فِیْ شَھْرٍ وَاَمَّا اَنْ لَا تَکَلَّمَ اَحَدًا فَلَعَمْرِیْ لَاَنْ تَکَلَّمَ بِمَعْرُوْفٍ وَتَنْھٰی عَنْ مُنْکَرٍ خَیْرٌ مِنْ اَنْ تَسْکُتَ.

حضرت لیلٰی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ حضرت بشیر (رضی اللہ عنہ) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: کیا میں جمعہ کے دن روزہ رکھ سکتا ہوں اور یہ کہ میں اس دن کسی سے بات نہ کروں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن روزہ نہ رکھو مگر یہ کہ وہ ان دنوں یا مہینہ میں آ جائے جن میں تم روزے رکھ رہے ہو، باقی رہی یہ بات کہ تم کسی سے بات نہ کرو گے، سو میری زندگی کی قسم! تمہارا اچھی بات کہنا (نیکی کا حکم دینا) اور برائی سے روکنا یہ تمہارے خاموش رہنے سے بہتر ہے۔

۱۹۹/۳۴۰۴- عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِی الْحَارِثِ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فَاَتَاہُ رَجُلٌ فَسَاَلَہُ فَقَالَ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ اَنْتَ نَھَیْتَ النَّاسَ اَنْ یَصُوْمُوْا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ؟ قَالَ لَا لَعَمْرُ اللّٰہِ غَیْرَ اَنِّیْ وَرَبِّ ھٰذِہِ الْحُرْمَۃِ وَرَبِّ ھٰذِہِ الْحُرْمَۃِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَصُوْمَنَّ اَحَدُکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اِلَّا فِیْ اَیَّامٍ یَصُوْمُہُ فِیْھَا.

بنو حارث بن کعب کے ایک شخص سے روایت ہے کہ اس نے بیان کیا کہ میں حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس ایک آدمی نے آ کر ان سے سوال کیا، کہنے لگا: اے ابو ہریرہ! کیا آپ نے لوگوں کو جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی حیات کی قسم! صرف میں نے منع نہیں کیا، بلکہ اس حرمت (والے گھر) کے رب کی قسم! اس حرمت (والے گھر) کے رب کی قسم! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے مگر یہ کہ وہ دیگر ایام میں روزہ رکھتا ہو تو پھر وہ اس دن روزہ رکھے۔

۲۰۰/۳۴۰۵- عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو (بْنِ الْعَاصِ) رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی جُوَیْرِیَۃَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا وَھِیَ صَائِمَۃٌ فِیْ یَوْمِ جُمُعَۃٍ فَقَالَ لَھَا اَصُمْتِ اَمْسِ؟ فَقَالَتْ لَا قَالَ اَتُرِیْدِیْنَ اَنْ تَصُوْمِیْ غَدًا؟ فَقَالَتْ لَا قَالَ فَاَفْطِرِیْ اِذًا.

حضرت عبد اللہ بن عمرو (بن عاص) رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور وہ اس دن روزے سے تھیں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان سے پوچھا: کیا تم نے گزشتہ کل روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے پوچھا: کیا تم آئندہ کل روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: پھر تم روزہ کھول لو۔

۲۰۱/۳۴۰۶- عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْھَجَرِیِّ عَنْ جُوَیْرِیَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی جُوَیْرِیَۃَ فِیْ یَوْمِ جُمُعَۃٍ وَھِیَ صَائِمَۃٌ فَقَالَ لَھَا اَصُمْتِ اَمْسِ؟ قَالَتْ لَا قَالَ تَصُوْمِیْنَ (وَفِیْ لَفْظٍ اَتُرِیْدِیْنَ اَنْ تَصُوْمِیْ) غَدًا؟ قَالَتْ لَا قَالَ فَاَفْطِرِیْ.

حضرت ابو ایوب ہجری حضرت جویریہ (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن حضرت جویریہ (رضی اللہ عنہا) کے ہاں تشریف لے گئے اور وہ اس دن روزے سے تھیں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان سے پوچھا: کیا تم نے گزشتہ کل روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے پوچھا: کیا تم آئندہ کل روزہ رکھو گی؟ (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: کیا تم آئندہ کل روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتی ہو؟) انہوں نے عرض کیا: نہیں! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: پھر تم روزہ کھول لو۔

۲۰۲/۳۴۰۷- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَحْدَهُ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم انفرادی طور پر جمعہ کے دن روزہ نہ رکھو۔

۲۰۳/۳۴۰۸- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّهُ سَاَلَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ اَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ.

حضرت محمد بن عباد بن جعفر کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے اس وقت سوال کیا جب وہ بیت اللہ شریف کا طواف کر رہے تھے' کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: اس بیت اللہ شریف کے رب کی قسم! ہاں!

۲۰۴/۳۴۰۹- عَنْ حَسَّانَ بْنِ نُوْحٍ الْحِمْصِيِّ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ تَرَوْنَ كَفِّيْ هٰذِهٖ؟ فَاَشْهَدُ اَنِّيْ وَضَعْتُهَا عَلٰى كَفِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَفِيْ رِوَايَةٍ بَايَعْتُ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَنَهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمِ السَّبْتِ اِلَّا فِيْ فَرِيْضَةٍ وَقَالَ اِنْ لَمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا لِحَاءَ شَجَرَةٍ فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ.

حضرت حسان بن نوح حمصی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ کہہ رہے تھے کہ تم میری ان ہتھیلیوں کو دیکھ رہے ہو؟ میں (قسم کھا کر) گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ان ہتھیلیوں کو سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک ہتھیلی پر رکھا ہے (اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے ان ہتھیلیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی تھی) اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے' سوائے فرض روزہ کے' اور فرمایا: اگر تم میں سے کسی کے پاس صرف درخت کی چھال ہو (اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہ ہو) تو وہ اسی سے روزہ افطار کر لے۔

۲۰۵/۳۴۱۰- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ اُخْتِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا عُوْدَ عِنَبٍ اَوْ لِحَاءَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهَا.

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہما اپنی بہن (صماء بنت بسر) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم ہفتہ کے دن روزہ نہ رکھو' مگر یہ کہ وہ تم پر فرض ہو' اور اگر تم میں سے کسی شخص کو (روزہ افطار کرنے کے لیے) انگور کی لکڑی یا درخت کی چھال کے علاوہ اور کوئی چیز نہ ملے تو وہ اسی سے روزہ افطار کر لے۔

۲۰۶/۳۴۱۱- عَنْ عُبَيْدِ الْاَعْرَجِ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ جَدَّتِيْ اَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَغَدّٰى وَ ذٰلِكَ يَوْمُ السَّبْتِ فَقَالَ تَعَالَيْ فَكُلِيْ فَقَالَتْ اِنِّيْ صَائِمَةٌ فَقَالَ لَهَا صُمْتِ اَمْسِ؟ فَقَالَتْ لَا قَالَ فَكُلِيْ فَاِنَّ صِيَامَ يَوْمِ السَّبْتِ لَا لَكِ وَلَا عَلَيْكِ.

حضرت عبید الاعرج کا بیان ہے کہ مجھے میری دادی نے بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) صبح کا کھانا کھا رہے (ناشتہ کر رہے) تھے اور وہ ہفتہ کا دن تھا' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: آؤ' کھانا کھاؤ' انہوں نے عرض کیا: میں روزے سے ہوں' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان سے پوچھا: کیا تم نے گزشتہ کل روزہ رکھا تھا؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: پھر تم کھاؤ' کیونکہ ہفتہ کے دن روزہ رکھنے سے نہ تو تمہیں ثواب ملے گا اور نہ ہی تمہیں گناہ ہو گا۔

جمعہ اور ہفتہ کے دن انفرادی طور پر روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کے متعلق احادیث

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم جمعہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سامنے کھانا موجود تھا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وہ کھانا کھا رہے تھے' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے (ہم سے) فرمایا: قریب ہو جاؤ اور یہ کھانا کھاؤ' ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم روزہ سے ہیں' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: کیا تم نے گزشتہ کل روزہ رکھا تھا؟ ہم نے عرض کیا' نہیں! فرمایا: کیا تم آئندہ کل روزہ رکھنا چاہتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: نہیں! فرمایا: تم قریب ہو جاؤ اور کھانا کھاؤ' کیونکہ انفرادی طور پر جمعہ کے دن روزہ نہیں رکھا جائے گا' بلکہ اسے عید بنایا جائے گا۔ (المعجم الاوسط' رقم الحدیث: ۳۷۴۴)

حضرت عامر بن لؤی اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جمعہ کے دن تمہاری عید (کا دن) ہے' سو تم اس دن روزہ نہ رکھو' مگر یہ کہ تم اس سے پہلے یا اس کے بعد روزہ رکھو۔ (کنز العمال ج۸ ص۵۱۹)

حضرت ابن سیرین بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابودرداء (رضی اللہ عنہ) جمعہ کی رات کو نوافل پڑھتے تھے اور جمعہ کے دن روزہ رکھتے تھے' پس ان کے پاس حضرت سلمان (رضی اللہ عنہ) آئے' اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان (حضرات ابودرداء اور حضرت سلمان) کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا تھا اور وہ (حضرت سلمان) ان کے پاس سو گئے' حضرت ابودرداء نے رات کو قیام کرنے (نوافل پڑھنے) کا ارادہ کیا تو حضرت سلمان نے اٹھ کر ان کو قیام کرنے سے روکا اور انہوں نے ان کو نہ چھوڑا حتیٰ کہ وہ (حضرت ابودرداء قیام کیے بغیر) سو گئے اور روزہ بھی چھوڑ دیا' پھر حضرت ابودرداء نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اس واقعہ کی خبر دی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عویمر! سلمان تم سے زیادہ جانتے ہیں' تم جمعہ کی رات کو نماز کے ساتھ خاص نہ کرو اور جمعہ کے دن کو روزہ کے ساتھ مخصوص نہ کرو۔ (المعجم الکبیر ج۶' رقم الحدیث: ۶۰۵۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم دیگر راتوں میں سے جمعہ کی رات کو قیام (نوافل) کے ساتھ خاص نہ کرو اور نہ تم میں سے کوئی شخص دیگر ایام میں سے جمعہ کے دن کو روزہ رکھنے کے ساتھ خاص کرے۔ (صحیح مسلم)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم دیگر ایام میں سے جمعہ کے دن کو روزہ رکھنے کے ساتھ خاص نہ کرو اور نہ ہی دیگر راتوں میں سے جمعہ کی رات کو قیام (نوافل) کے ساتھ خاص کرو۔ (مسند امام احمد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم جمعہ کی رات کو دیگر راتوں میں سے قیام (نوافل) کے ساتھ خاص نہ کرو اور نہ ہی جمعہ کے دن کو دیگر دنوں میں سے روزہ رکھنے کے ساتھ خاص کرو' مگر یہ کہ تم میں سے کوئی شخص اس تاریخ میں روزہ رکھنے کا عادی ہو۔ (صحیح مسلم ج۱ ص۳۶۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے' مگر جب کہ وہ اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد روزہ رکھے۔ (صحیح بخاری ج۱ ص۲۶۶' صحیح مسلم ج۱ ص۳۶۰' جامع ترمذی ج۱ ص۱۵۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جمعہ کے دن روزہ سے بھی نہیں دیکھا۔ (بلوغ الامانی ج۱۰ ص۱۴۰)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی بھی جمعہ کے دن روزہ چھوڑے ہوئے نہیں دیکھا (یعنی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جمعہ کا روزہ کبھی نہیں چھوڑا)۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر مہینے کی ابتداء میں تین روزے رکھتے تھے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بہت کم جمعہ کے دن کا روزہ چھوڑتے تھے۔ (جامع ترمذی ج۱ ص۱۵۷)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کی نماز پڑھی، اس (جمعہ کے) دن کا روزہ رکھا، بیمار کی عیادت کی، جنازہ میں شریک ہوا اور نکاح (کی مجلس) میں حاضر ہوا تو اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔
(المعجم الکبیر ج ۸، رقم الحدیث: ۷۴۸۴)

حضرت کریب (رضی اللہ) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے مجھے حضرت ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس ان سے یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون سے دنوں میں زیادہ روزے رکھتے تھے، تو حضرت ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) نے بتایا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہفتہ اور اتوار (کے دنوں میں اکثر روزے رکھتے تھے) اور فرماتے تھے کہ یہ دو دن مشرکین کی عید کے دن ہیں، سو میں ان کی مخالفت کرنا پسند کرتا ہوں۔ (المعجم الکبیر ج ۲۳، رقم الحدیث: ۶۱۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مہینے (کی ابتداء) میں ہفتہ، اتوار اور پیر کا روزہ رکھتے تھے اور مہینے کے آخر میں منگل، بدھ اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے۔ (جامع ترمذی ج ۱ ص ۱۵۷)

ف: اس باب کی احادیث اور دیگر مذکورہ احادیث میں سے بعض احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ صرف جمعہ کا روزہ رکھنا منع ہے، جبکہ بعض احادیث سے صرف جمعہ کے روزہ رکھنے کا جواز ثابت ہوتا ہے، اسی طرح بعض احادیث سے ہفتہ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت ثابت ہوتی ہے، جبکہ بعض سے جواز ثابت ہے۔

جمہور علماء کے نزدیک دیگر دنوں کو چھوڑ کر، جمعہ کے دن کو باقی دنوں پر ترجیح دے کر جمعہ کا روزہ رکھنا اور دیگر راتوں کو چھوڑ کر صرف جمعہ کی رات کو قیام کرنا (نوافل پڑھنا) مکروہ ہے اور یہ کراہت تنزیہی ہے، اسی طرح صرف ہفتہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے (اور یہ کراہت بھی تنزیہی ہے)۔

اگر کسی شخص نے صرف جمعہ کے دن یا صرف ہفتہ کے دن روزہ رکھا تو اس روزہ کو توڑا نہیں جائے گا، بلکہ اسے پورا کیا جائے گا، اور اگر اس نے روزہ کو توڑ لیا تو اس کی قضاء لازم ہوگی۔

٤- بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ الْأَبَدِ يَعْنِيْ الدَّهْرَ

ہمیشہ (تازندگی) روزے رکھنے کی ممانعت

۳٤۱۲/۲۰۷- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ.

حضرت عبداللہ بن عمرو (بن عاص) رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ہمیشہ روزے رکھے، اس نے روزے نہیں رکھے۔

۳٤۱۳/۲۰۸- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَابٍ فَدَارَ عَلَى الْقَوْمِ وَفِيْهِمْ رَجُلٌ صَائِمٌ فَلَمَّا بَلَغَهُ قَالَ لَهُ اِشْرَبْ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ يُفْطِرُ أَوْ يَصُوْمُ الدَّهْرَ فَقَالَ يَعْنِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ.

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں مشروب پیش کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وہ (مشروب) لوگوں کو باری باری پلانے لگے، جبکہ لوگوں میں ایک شخص روزے سے تھا، جب وہ (مشروب) اس روزہ دار آدمی تک پہنچا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس سے فرمایا: تم بھی پیو! تو کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ روزہ نہیں چھوڑتا، یہ ہمیشہ روزے رکھتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ہمیشہ

روزے رکھے اس نے روزے نہیں رکھے۔

۳۴۱۴/۲۰۹- عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُئِلَ عَنْ رَجُلٍ يَصُوْمُ الدَّهْرَ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ قَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ.

حضرت مطرف بن عبد اللہ بن شخیر اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تاحیات (ہمیشہ) روزے رکھنے والے شخص کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: نہ اس نے روزہ رکھا اور نہ اس نے روزہ افطار کیا (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے) وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تاحیات (ہمیشہ) روزے رکھنے کے بارے میں پوچھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہ اس نے روزہ رکھا اور نہ اس نے روزہ افطار کیا (یعنی اسے روزہ رکھنے اور روزہ افطار کرنے کا اجر نہیں ملے گا)۔

۳۴۱۵/۲۱۰- عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ ضُيِّقَتْ عَلَيْهِ جَهَنَّمُ هٰكَذَا وَقَبَضَ كَفَّهُ.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ہتھیلی کو بند کر کے فرمایا: جس شخص نے ہمیشہ روزے رکھے اس پر دوزخ کو اس طرح تنگ کر دیا جائے گا۔

۳۴۱۶/۲۱۱- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانًا لَا يُفْطِرُ نَهَارَ الدَّهْرِ فَقَالَ لَا اَفْطَرَ وَلَا صَامَ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فلاں آدمی ہمیشہ دن کو روزے نہیں چھوڑتا (بلا ناغہ روزانہ روزے رکھتا ہے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہ اس نے روزہ افطار کیا اور نہ اس نے روزہ رکھا۔

ف: اس باب کی احادیث میں یہ دلیل ہے کہ ہمیشہ (مسلسل) روزے رکھنا جائز نہیں ہیں، اسحاق اور اہل ظاہر کے نزدیک پوری زندگی (ہمیشہ) روزے رکھنا مطلقاً مکروہ ہیں اور ابن حزم نے کہا ہے کہ یہ حرام ہیں، اور قاضی عیاض وغیرہ نے کہا ہے کہ جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ روزے رکھنا جائز ہیں بشرطیکہ ان دنوں میں روزے نہ رکھیں جائیں جن دنوں میں روزے رکھنے کی ممانعت ہے اور وہ عیدین اور ایام تشریق کے روزے ہیں۔ (بلوغ الامانی ج ۱۰ ص ۱۵۴)

۵- بَابٌ جَامِعٌ لِبَعْضِ مَا يُسْتَحَبُّ صَوْمُهُ وَمَا يُكْرَهُ

جن ایام میں روزے رکھنا مستحب ہے اور جن ایام میں روزے رکھنا مکروہ ہے، اس بارے میں جامع بیان

۳۴۱۷/۲۱۲- عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِهِ فَغَضِبَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَضِيْتُ اَوْ قَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا قَالَ وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَدْ قَالَ وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے روزوں کے بارے میں پوچھا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) غضب ناک ہو گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر راضی ہیں، اسلام کے دین ہونے پر راضی ہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے رسول ہونے پر راضی ہیں اور اپنی بیعت پر راضی ہیں، پھر حضرت عمر

وَبَيْعَتِنَا بَيْعَةً قَالَ فَقَالَ عُمَرُ اَوْ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَامَ الْاَبَدَ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ مَا صَامَ وَمَا اَفْطَرَ قَالَ صَوْمُ يَوْمَيْنِ وَاِفْطَارُ يَوْمٍ قَالَ وَمَنْ يُطِيْقُ ذٰلِكَ؟ قَالَ اِفْطَارُ يَوْمَيْنِ وَصَوْمُ يَوْمٍ قَالَ لَيْتَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَوَّانَا لِذٰلِكَ قَالَ صَوْمُ يَوْمٍ وَاِفْطَارُ يَوْمٍ قَالَ ذَاكَ صَوْمُ اَخِيْ دَاوُدَ قَالَ صَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ قَالَ ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُّ فِيْهِ وَاُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهِ قَالَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانَ اِلٰى رَمَضَانَ، قَالَ صَوْمُ الدَّهْرِ وَاِفْطَارُهُ قَالَ صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ، قَالَ صَوْمُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ، قَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ.

(رضی اللہ عنہ) نے یا کسی دوسرے شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک شخص ہمیشہ روزے رکھتا ہے، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: نہ اس نے روزہ رکھا اور نہ اس نے افطار کیا یا فرمایا: نہ اس کا روزہ ہے اور نہ اس کا افطار ہے، پھر اس شخص نے دو دن روزہ رکھنے اور ایک دن روزہ چھوڑنے کے بارے میں پوچھا: آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ پھر اس نے دو دن روزہ چھوڑنے اور ایک دن روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا: آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: کاش! اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی طاقت عطا فرمائے، پھر اس نے ایک دن روزہ رکھنے اور ایک دن روزہ چھوڑنے کے بارے میں پوچھا: آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: یہ (ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن روزہ نہ رکھنا) میرے بھائی حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں، پھر اس نے پیر اور جمعرات کے روزے کے بارے میں پوچھا، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: پیر کا وہ دن ہے جس میں میری ولادت ہوئی اور اسی دن مجھ پر قرآن نازل ہوا، پھر اس نے ہر مہینے میں تین روزوں اور ایک رمضان کے بعد دوسرے رمضان کے روزوں کے بارے میں پوچھا: آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ان روزوں سے ہمیشہ روزے رکھنے اور روزے افطار کرنے کا ثواب مل جاتا ہے، پھر اس نے عرفہ (نویں ذوالحجہ) کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا: آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: یہ روزہ گزشتہ سال اور آئندہ سال (کے گناہوں) کا کفارہ ہو جاتا ہے، پھر اس نے عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا: آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: یہ (عاشوراء کے دن کا) روزہ گزشتہ سال (میں ہونے والے گناہوں) کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

٣٤١٨/٢١٣- عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ امْرَاَتِهِ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ تِسْعَ ذِي الْحَجَّةِ وَيَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ عَفَّانُ اَوَّلَ اِثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَخَمِيْسَيْنِ.

حضرت ہنیدہ بن خالد اپنی بیوی سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نویں ذوالحجہ، عاشوراء کے دن اور ہر مہینے کے تین دن روزے رکھتے تھے، عفان راوی کی روایت کے مطابق، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مہینے کے پہلے پیر اور دو جمعرات کے دنوں میں روزہ رکھتے تھے۔

٣٤١٩/٢١٤- وَعَنْهُ اَيْضًا عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَرْبَعٌ لَمْ يَكُنْ يَدَعُهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چار چیزوں کو نہیں چھوڑتے تھے، عاشوراء کا روزہ رکھنا، نویں ذوالحجہ کا روزہ رکھنا، ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنا اور نماز فجر سے پہلے

وَسَلَّمَ صِيَامَ عَاشُوْرَاءَ وَالْعَشْرَ وَثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَالرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ.

دو رکعت (سنت) پڑھنا۔

۳۴۲۰/۲۱۵- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَاَيَّامُ التَّشْرِيْقِ عِيْدُنَا اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَهُنَّ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عرفہ کا دن، قربانی کا دن اور ایام تشریق ہم مسلمانوں کی عید کے دن ہیں، اور یہ کھانے اور پینے کے دن ہیں۔

اَبْوَابُ صِيَامِ التَّطَوُّعِ وَمَا يُسْتَحَبُّ صَوْمُهُ مِنَ الْاَيَّامِ

نفلی روزوں کا بیان اور جن ایام میں روزہ رکھنا مستحب ہے

۱- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صَوْمِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

سفر میں نفلی روزے رکھنے کا حکم

۳۴۲۱/۲۱۶- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ زَحْزَحَ اللّٰهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ بِذٰلِكَ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس (دن کے روزے) کی وجہ سے اس کے چہرے کو دوزخ کی آگ سے ستر سال کی مسافت تک دور کردے گا۔

۳۴۲۲/۲۱۷- عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

۳۴۲۳/۲۱۸- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَقَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ اُدْنُيَا فَكُلَا قَالَا اِنَّا صَائِمَانِ قَالَ اَرْحِلُوْا لِصَاحِبَيْكُمْ اِعْمَلُوْا لِصَاحِبَيْكُمْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ (سفر میں) ''مرالظہران'' کے مقام پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہما) سے فرمایا: قریب آجاؤ اور کھانا کھاؤ، انہوں نے کہا کہ ہم روزے سے ہیں، تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے (لوگوں سے فرمایا: تم اپنے ساتھیوں (حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی راحت و آرام) کے لیے سواری کا اہتمام کرو اور ان کے کاموں میں ان کی مدد کرو۔

۳۴۲۴/۲۱۹- عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ وَاصْطَحَبَ هُوَ وَيَزِيْدُ ابْنُ اَبِيْ كَبْشَةَ فِيْ سَفَرٍ وَكَانَ يَزِيْدُ يَصُوْمُ فَقَالَ لَهُ اَبُوْ بُرْدَةَ سَمِعْتُ اَبَا مُوْسٰى (الْاَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) مِرَارًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى

حضرت ابو بردہ بن ابوموسیٰ اشعری کا بیان ہے کہ وہ (ابو بردہ) اور حضرت یزید بن ابو کبشہ سفر میں ایک ساتھ تھے اور حضرت یزید روزے سے تھے، حضرت ابو بردہ نے ان (حضرت یزید) سے کہا کہ میں نے حضرت ابوموسیٰ (اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو کئی مرتبہ یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے

آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا.

تو (حالت بیماری و حالت سفر میں) اس کے نام اعمال میں اس کے مثل اجر و ثواب لکھا جاتا ہے جو وہ اقامت کی حالت میں تندرستی کی حالت میں عمل کرتا تھا۔

ف: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں نفلی روزہ رکھنا مستحب ہے، خواہ وہ سفر جہاد کی خاطر ہو یا کسی اور مقصد کے لیے ہو، علامہ نووی فرماتے ہیں کہ جہاد وغیرہ اور سفر میں روزہ رکھنا اس وقت مستحب ہے جب کہ اس روزہ سے کوئی ضرر و تکلیف پہنچنے کا خدشہ نہ ہو، اور نہ اس سے کسی اہل حق کی حق تلفی ہو اور نہ وہ روزہ اس کے قتال میں مخل ہو اور نہ ہی وہ جہاد وغیرہ کی کسی مہم میں مخل و دخل انداز ہو۔

(بلوغ الامانی ج ۱۰ ص ۱۶۱)

٢- بَابُ لَا تَصُومُ الْمَرْاَةُ تَطَوُّعًا وَزَوْجُهَا حَاضِرٌ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ

عورت اپنے خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے

٣٤٢٥/٢٢٠- عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُمِ الْمَرْاَةُ يَوْمًا وَاحِدًا وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِلَّا رَمَضَانَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عورت اپنے خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر ایک دن بھی روزہ نہ رکھے، سوائے رمضان (کے روزوں) کے۔

٣٤٢٦/٢٢١- وَعَنْهُ اَيْضًا يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِي لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاْخِيرِ الْعِشَاءِ وَالسِّوَاكِ مَعَ الصَّلٰوةِ وَلَا تَصُومُ امْرَاَةٌ زَوْجُهَا شَاهِدٌ يَوْمًا وَاحِدًا غَيْرَ رَمَضَانَ اِلَّا بِاِذْنِهٖ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت پر دشواری کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھنے اور (ہر) نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا، اور کوئی عورت اپنے خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر ایک دن بھی روزہ نہ رکھے، سوائے رمضان (کے روزوں) کے۔

باب مذکور کی احادیث سے متعلق دیگر احادیث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عورت کے لیے اس کے خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھنا جائز نہیں ہے، اور عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر کسی کو گھر میں نہ آنے دے۔

(صحیح بخاری ج ۲ ص ۷۸۲)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بیوی پر خاوند کا یہ حق ہے کہ وہ اس (اپنے خاوند) کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ نہ رکھے اور اگر اس نے اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزے رکھے تو وہ صرف بھوکی اور پیاسی رہے گی اور اس کے روزے قبول نہیں ہوں گے۔ (الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۸۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس عورت نے اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھا، پھر اس کے خاوند نے اس سے کسی چیز (جماع وغیرہ) کا ارادہ کیا اور عورت نے اس کی بات ماننے سے انکار کر دیا تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں تین کبیرہ (بڑے) گناہ لکھ دے گا۔ (المعجم الاوسط، رقم الحدیث: ۲۳)

مذکورہ احادیث کی روشنی میں مستفاد امور ومسائل

ان احادیث میں یہ دلیل ہے کہ عورت کا اپنے خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا جائز نہیں ہے' اگر عورت نفلی روزے رکھنا چاہے تو وہ ان کے لیے خاوند سے اجازت طلب کرے' اگر وہ اجازت دے دے تو روزے رکھے' ورنہ نہ رکھے' اور اگر عورت نے خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزے رکھے تو اسے بھوکا پیاسا رہنے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا (اجر وثواب سے محروم رہے گی)' البتہ اگر خاوند بیمار ہو یا سفر پر ہو یا حج یا عمرہ کے لیے احرام باندھا ہوا ہو تو ان صورتوں میں عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھ سکتی ہے۔

فتاویٰ عالمگیری' درمختار اور ردالمحتار میں ہے:

عورت کا اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا مکروہ ہے' اور خاوند اپنی بیوی کو نفلی روزہ رکھنے سے منع کر سکتا ہے' اگر عورت نے خاوند کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھ لیا تو خاوند کو اختیار ہے کہ وہ روزہ تڑوا سکتا ہے' اور اگر خاوند بیمار ہو یا مسافر ہو یا روزہ دار ہو یا حج یا عمرہ کے احرام میں ہو تو پھر عورت کا خاوند کی اجازت کے بغیر روزہ رکھنا مکروہ نہیں ہے (بلا کراہت جائز ہے) اگر خاوند بیمار ہو (جماع پر قادر نہ ہو) یا روزہ دار ہو یا حالت احرام میں ہو تو اس کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی بیوی کو روزہ رکھنے سے منع کرے اور اگر وہ منع کرے تب بھی عورت کے لیے روزہ رکھنا جائز ہے' جس عورت نے اپنے خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھا' پھر خاوند کے کہنے پر روزہ توڑ لیا تو اس پر اس روزہ کی قضاء لازم ہے اور قضاء کا روزہ بھی خاوند کی اجازت کے بغیر نہیں رکھ سکتی (اس کی اجازت سے ہی رکھے گی)۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۰۱' درمختار وردالمحتار ج ۲ ص ۱۳۳۔ ۱۳۲)

اگر ماں باپ میں سے کسی کو بیماری وغیرہ کی وجہ سے اپنے بیٹے کی خدمت کی ضرورت ہو اور وہ اس کو نفلی روزہ رکھنے سے منع کرے تو افضل یہی ہے کہ وہ اس کی اطاعت کرے اور روزہ نہ رکھے۔ (ردالمحتار ج ۲ ص ۱۳۳)

٣ - بَابٌ فِيْ اَنَّ صَوْمَ التَّطَوُّعِ لَا يَلْزَمُ بِالشُّرُوْعِ فِيْهِ

اس چیز کا ثبوت کہ نفلی روزہ رکھ کر اس کو پورا کرنا لازم نہیں ہوتا

٣٤٢٧/٢٢٢- عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ (بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ) رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ شَرَابًا فَنَاوَلَهَا لِتَشْرَبَ فَقَالَتْ اِنِّیْ صَائِمَةٌ وَلٰكِنِّیْ كَرِهْتُ اَنْ اَرُدَّ سُوْرَكَ فَقَالَ يَعْنِیْ اِنْ كَانَ قَضَاءً مِنْ رَمَضَانَ فَاقْضِیْ يَوْمًا مَكَانَهُ وَاِنْ كَانَ تَطَوُّعًا فَاِنْ شِئْتِ فَاقْضِیْ وَاِنْ شِئْتِ فَلَا تَقْضِیْ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَتْ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ حَتّٰى قَعَدَتْ عَنْ يَسَارِهٖ وَجَاءَتْ اُمُّ هَانِیءٍ فَقَعَدَتْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَجَاءَتِ الْوَلِيْدَةُ بِشَرَابٍ فَتَنَاوَلَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَهُ اُمَّ هَانِیءٍ عَنْ يَمِيْنِهٖ

حضرت ام ہانی (بنت ابی طالب) رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ (فتح مکہ کے موقع پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشروب پیا' پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے وہ (اپنا بچا ہوا) مشروب ان (ام ہانی) کو عطا فرمایا تاکہ وہ پئیں' حضرت ام ہانی کہتی ہیں کہ میں (اس وقت) روزے سے تھی' لیکن میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے جوٹھے (مشروب) کو واپس لوٹا دینا بھی پسند نہ کیا (اس لیے میں نے پی لیا) تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اگر یہ (تمہارا روزہ) رمضان کی قضا کا روزہ تھا تو اس کے بدلے میں کسی دن قضاء کر لینا اور اگر یہ نفلی روزہ تھا تو اگر تم چاہو تو قضاء کر لینا اور اگر چاہو تو قضا نہ کرنا (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے) ان کا بیان ہے کہ فتح مکہ کے دن حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) آئیں اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بائیں جانب بیٹھ گئیں اور ام ہانی آئی اور وہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی دائیں جانب بیٹھ گئی' اور

فَقَالَتْ لَقَدْ كُنْتُ صَائِمَةٌ فَقَالَ لَهَا اَشَیْءٌ تَقْضِيْنَهُ عَلَيْكِ؟ قَالَتْ لَا قَالَ لَا يَضُرُّكِ إِذًا (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْفَتْحِ فَأُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَقُلْتُ اِنِّيْ صَائِمَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُتَطَوِّعَ اَمِيْرٌ عَلٰى نَفْسِهِ فَاِنْ شِئْتِ فَصُوْمِيْ وَاِنْ شِئْتِ فَأَفْطِرِيْ.

اسی دوران ایک لڑکی مشروب لے کر آئی تو نبی کریم ﷺ نے (اس سے) وہ مشروب لے کر پیا' پھر آپ (ﷺ) نے وہ (بچا ہوا مشروب) اپنی دائیں جانب بیٹھی ہوئی ام ہانی کو عطا کر دیا' حضرت ام ہانی کہتی ہیں کہ میں روزے سے تھی' آپ (ﷺ) نے ام ہانی سے فرمایا: کیا تمہارے ذمہ کسی روزے کی قضاء لازم ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں! آپ (ﷺ) نے فرمایا: پھر تمہیں (روزہ کھولنے میں) کوئی نقصان نہیں ہے۔ (اور انہی سے تیسرے طریق سے مروی ہے کہ) فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ حضرت ام ہانی کے ہاں تشریف لے گئے اور آپ (ﷺ) کی خدمت میں مشروب پیش کیا گیا تو آپ (ﷺ) نے پیا' (حضرت ام ہانی کہتی ہیں کہ) پھر آپ (ﷺ) نے وہ (بچا ہوا) مشروب مجھے عطا فرمایا تو میں نے عرض کیا کہ میں روزے سے ہوں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نفلی روزہ رکھنے والا اپنی ذات پر امیر ہوتا ہے (وہ خود مختار ہوتا ہے) سو اگر تم چاہو تو روزہ رکھو اور اگر چاہو تو روزہ نہ رکھو۔

۳۴۲۸/۲۲۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اُهْدِيَتْ لِحَفْصَةَ شَاةٌ وَنَحْنُ صَائِمَتَانِ فَفَطَّرَتْنِيْ فَكَانَتْ اِبْنَةَ اَبِيْهَا فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اِبْدِلَا يَوْمًا مَكَانَهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ حضرت حفصہ (رضی اللہ) کو بکری ہدیہ کی گئی (یعنی بکری کا پکا ہوا گوشت ہدیہ کیا گیا) جبکہ ہم دونوں روزے سے تھیں تو انہوں نے میرا روزہ کھلوا دیا' وہ اپنے باپ کی بیٹی تھیں (یعنی وہ نیکی و بھلائی میں اپنے باپ کی طرح سبقت کرنے والی تھیں) پس جب رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم نے آپ (ﷺ) سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم دونوں اس کے بدلے میں کسی دن روزہ رکھ لینا۔

باب مذکور کی احادیث سے متعلق دیگر احادیث

حضرت ابو جحیفہ (رضی اللہ) کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سلمان اور حضرت ابو درداء (رضی اللہ عنہما) کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا (یعنی ایک دوسرے کا بھائی بنایا) چنانچہ ایک مرتبہ حضرت سلمان' حضرت ابو درداء کو ملنے کے لیے گئے تو حضرت سلمان نے حضرت ام درداء (رضی اللہ عنہا) کو پھٹے پرانے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو حضرت سلمان نے ان سے پوچھا: تم نے یہ اپنی کیا حالت بنا رکھی ہے؟ انہوں نے کہا کہ تمہارے بھائی ابو درداء کو دنیا کی کوئی حاجت (دلچسپی) نہیں ہے' پھر حضرت ابو درداء آئے تو انہوں نے حضرت سلمان کو کھانا پیش کیا' تو انہوں (حضرت سلمان) نے (حضرت ابو درداء سے) کہا کہ آپ بھی کھائیں تو انہوں نے کہا کہ میں روزے سے ہوں' حضرت سلمان نے کہا کہ میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک کہ آپ نہیں کھائیں گے' پھر حضرت ابو درداء نے کھانا کھایا' پھر جب رات ہو گئی تو حضرت ابو درداء نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے' تو حضرت سلمان نے (ان سے) کہا: آپ سو جائیں' تو وہ سو گئے' پھر وہ نماز پڑھنے کے لیے اٹھنے لگے تو پھر حضرت سلمان نے کہا: آپ سو جائیں' پھر جب رات کا آخری حصہ ہوا تو حضرت سلمان

نے (ان سے) کہا: اب آپ اٹھیں، پھر دونوں (حضرت سلمان اور حضرت ابو درداء) نے نماز پڑھی، پھر ان سے حضرت سلمان نے کہا: آپ کے رب کا آپ پر حق ہے، آپ کی ذات کا آپ پر حق ہے اور آپ کی بیوی کا آپ پر حق ہے، پس آپ ہر حق والے کو اس کا حق دیں، پھر وہ (حضرت ابو درداء) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ (ﷺ) سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سلمان نے سچ کہا ہے۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۶۴، صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث: ۲۱۴۴)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا، پس آپ (ﷺ) اپنے اصحاب سمیت میرے ہاں تشریف لے آئے، سو جب کھانا رکھا گیا تو لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا کہ میں روزے سے ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے بھائی نے تمہاری دعوت کی ہے اور تمہارے لیے تکلف کیا ہے، پھر اس سے فرمایا: تم روزہ توڑ دو، اور اگر تم چاہو تو اس (روزہ) کے عوض کسی دن روزہ رکھ لینا۔ (بلوغ الامانی ج ۱۰ ص ۱۶۷)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم روزہ کی نیت سے صبح کو اٹھو تو تمہیں اختیار ہے، اگر چاہو تو روزہ رکھو اور اگر چاہو تو روزہ توڑ دو۔ (بلوغ الامانی ج ۱۰ ص ۱۶۷)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نفلی روزہ توڑنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ (بلوغ الامانی ج ۱۰ ص ۱۶۸)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ (رضی اللہ عنہما) یہ دونوں روزے سے تھیں، پس ان کے لیے کھانا ہدیہ کیا گیا (پیش کیا گیا) تو انہوں نے اپنے روزے توڑ دیئے، پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو حضرت حفصہ نے آپ (ﷺ) سے (اس بارے میں) پوچھا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم اس (روزہ) کے عوض کسی دن روزہ رکھ لینا۔ (المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۵۳۹۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نفلی روزہ رکھ کر توڑ دیا تو وہ اس کی قضاء کرے۔ (شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۴۱۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کے لیے حیس (کھجور اور پنیر سے بنا ہوا کھانا) چھپا کر رکھا ہوا ہے، آپ (ﷺ) نے فرمایا: میں روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتا تھا، لیکن تم اس (کھانے) کو میرے پاس لے آؤ، میں عنقریب اس (روزہ) کے عوض کسی دن روزہ رکھ لوں گا۔ (شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۴۱۳-۴۱۲)

نفلی روزہ جان بوجھ کر توڑنے پر اس کی قضاء کے بارے میں فقہاء کرام کی آراء اور احناف کا موقف

ان احادیث میں یہ دلیل ہے کہ نفلی روزہ کو جان بوجھ کر توڑنا جائز ہے، خصوصاً جب کوئی مسلمان کسی روزہ دار کو کھانے کی دعوت دے تو روزہ دار اس دعوت کو قبول کرے اور وہ روزہ توڑ کر کھانا کھائے، پھر وہ اس روزہ کے عوض کسی دن روزہ رکھ لے، نفلی روزہ توڑنے والے پر اس روزہ کی قضاء لازم ہونے یا نہ ہونے میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے۔

امام ابوحنیفہ (اور آپ کے اصحاب) فرماتے ہیں کہ جس شخص نے نفلی روزہ رکھا اس پر لازم ہے کہ وہ اس روزہ کو پورا کرے اور بغیر کسی عذر کے وہ روزہ نہ توڑے، اگر اس نے کسی عذر کی وجہ سے روزہ توڑا تو اس پر اس کی قضاء لازم ہے اور اس پر کوئی گناہ نہیں ہے اور اگر اس نے بغیر کسی عذر کے روزہ توڑا تو اس پر اس کی قضاء بھی لازم ہوگی اور وہ گنہگار بھی ہوگا۔ (بلوغ الامانی ج ۱۰ ص ۱۶۸)

٤- بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ شَهْرِ
اللہ تعالیٰ کے مہینے ''محرم'' میں روزے

اللّٰهِ الْمُحَرَّمِ وَفَضْلِهِ

رکھنے کی فضیلت

٣٤٢٩/٢٢٤- ز عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَيُّ شَهْرٍ تَاْمُرُنِيْ اَنْ اَصُوْمَ بَعْدَ رَمَضَانَ؟ قَالَ مَا سَمِعْتُ اَحَدًا سَاَلَ عَنْ هٰذَا بَعْدَ رَجُلٍ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ شَهْرٍ تَاْمُرُنِيْ اَنْ اَصُوْمَ بَعْدَ رَمَضَانَ؟ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كُنْتَ صَائِمًا شَهْرًا بَعْدَ رَمَضَانَ فَصُمِ الْمُحَرَّمَ فَاِنَّهُ شَهْرُ اللّٰهِ وَفِيْهِ يَوْمٌ تَابَ فِيْهِ عَلٰى قَوْمٍ وَيَتُوْبُ فِيْهِ عَلٰى قَوْمٍ.

حضرت نعمان بن سعد کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے امیر المومنین! ماہ رمضان کے بعد آپ مجھے کون سے مہینے میں روزے رکھنے کا حکم دیتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے یہ سوال کیا' اس کے بعد میں نے کسی کو یہ سوال کرتے ہوئے نہیں سنا' اس شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ماہ رمضان کے بعد آپ مجھے کون سے مہینے میں روزے رکھنے کا حکم دیتے ہیں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: اگر تم ماہ رمضان کے بعد کسی مہینے میں روزے رکھو تو تم محرم (کے مہینے) میں روزے رکھو' کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے' اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک قوم کی توبہ قبول فرمائی اور اس مہینہ میں وہ ایک قوم کی توبہ قبول فرمائے گا۔

٣٤٣٠/٢٢٥- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ؟ قَالَ الصَّلٰوةُ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ قِيْلَ اَيُّ الصَّائِمِ اَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ؟ قَالَ شَهْرُ اللّٰهِ الَّذِيْ تَدْعُوْنَهُ الْمُحَرَّمَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: فرض نماز کے بعد کون سی نماز سب سے افضل ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: آدھی رات کو نماز پڑھنا' آپ (ﷺ) سے پوچھا گیا: رمضان کے بعد کون سے روزے سب سے افضل ہیں؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: (ماہ رمضان کے بعد سب سے افضل روزے) اللہ تعالیٰ کے مہینے کے روزے ہیں جس کو تم محرم کہتے ہو۔

ف: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ محرم کا مہینہ' رمضان کے علاوہ باقی تمام مہینوں سے افضل ہے' کیونکہ اس (ماہ محرم) کی اضافت اللہ عزوجل کی طرف کی گئی ہے' سو اسی بنا پر اس مہینے کے روزے باقی مہینوں کے روزوں سے افضل ہیں' سوائے رمضان کے روزوں کے۔

٥- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ وَفِيْهِ فُصُوْلٌ

عاشوراء (دسویں محرم) کے دن کا بیان اور اس میں چند فصلیں ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ فَضْلِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءِ وَتَاْكِيْدِ صَوْمِهِ قَبْلَ نُزُوْلِ رَمَضَانَ

فصل اول: عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کی فضیلت اور نزول رمضان سے پہلے اس دن روزہ رکھنے کی تاکید

٣٤٣١/٢٢٦- عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ كَفَّارَةُ سَنَتَيْنِ سَنَةٍ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرفہ (نویں ذوالحجہ) کے دن کا روزہ دو سالوں (کے گناہوں) کا کفارہ ہو جاتا ہے' ایک گزرے ہوئے سال کا اور ایک آئندہ سال کا' اور عاشوراء

مَاضِيَةٍ وَسَنَةٍ مُسْتَقْبَلَةٍ وَيَوْمُ عَاشُوْرَاءَ كَفَّارَةُ سَنَةٍ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ اَرَاَيْتَ صِيَامَ عَرَفَةَ قَالَ اَحْتَسِبُ عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ صَوْمَ عَاشُوْرَاءَ قَالَ اَحْتَسِبُ عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ.

کے دن کا روزہ ایک سال (کے گناہوں) کا کفارہ ہو جاتا ہے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) نبی کریم ﷺ سے ایک شخص نے عرفہ کے روزے کے بارے میں پوچھا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ (اس روزے سے) ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے گناہ معاف فرمادے گا' اس شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! عاشورا کے روزے کے بارے میں بتائیں' آپ (ﷺ) نے فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ (اس روزے سے) ایک سال کے گناہ معاف فرمادے گا۔

۳۴۳۲/۲۲۷- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُنَاسٍ مِنَ الْيَهُوْدِ قَدْ صَامُوْا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ مَا هٰذَا مِنَ الصَّوْمِ؟ قَالُوْا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ نَجَّى اللّٰهُ مُوْسٰى وَبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مِنَ الْغَرَقِ وَغَرَّقَ فِيْهِ فِرْعَوْنَ، وَهٰذَا يَوْمٌ اِسْتَوَتْ فِيْهِ السَّفِيْنَةُ عَلَى الْجُوْدِيِّ فَصَامَهُ نُوْحٌ وَمُوْسٰى شُكْرًا لِلّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَحَقُّ بِمُوْسٰى وَاَحَقُّ بِصَوْمِ هٰذَا الْيَوْمِ فَاَمَرَ اَصْحَابَهُ بِالصَّوْمِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ چند یہودی لوگوں کے پاس سے گزرے جنہوں نے عاشورا کے دن روزہ رکھا ہوا تھا' آپ (ﷺ) نے پوچھا: یہ کیسا روزہ ہے؟ انہوں نے کہا: اس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو غرق ہونے سے نجات دی اور اس دن فرعون کو غرق کر دیا اور اس دن کشتی جودی (پہاڑ) پر ٹھہری تو (اس دن) حضرت نوح اور حضرت موسیٰ علیہما السلام نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے روزہ رکھا' تب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں (تمہاری بہ نسبت) حضرت موسیٰ علیہ السلام (کو ماننے) کا زیادہ حقدار ہوں اور میں (تمہاری بہ نسبت) اس دن روزہ رکھنے کا زیادہ حقدار ہوں' پھر آپ (ﷺ) نے اپنے اصحاب کو (اس دن) روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

۳۴۳۳/۲۲۸- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَرَاَى الْيَهُوْدَ يَصُوْمُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ تَصُوْمُوْنَ؟ قَالُوْا هٰذَا يَوْمٌ صَالِحٌ هٰذَا يَوْمٌ نَجَّى اللّٰهُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ قَالَ فَصَامَهُ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَنَا اَحَقُّ بِمُوْسٰى مِنْكُمْ قَالَ فَصَامَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِصَوْمِهٖ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو آپ (ﷺ) نے یہودیوں کو عاشورا کے دن روزہ رکھتے ہوئے دیکھا تو آپ (ﷺ) نے (ان سے) پوچھا: یہ کیسا دن ہے کہ تم اس دن روزہ رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا: یہ صالح (مبارک) دن ہے' اس دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات دی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس دن روزہ رکھا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہاری بہ نسبت حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ماننے کا زیادہ حقدار ہوں' پھر رسول اللہ ﷺ نے اس دن روزہ رکھا اور اس دن کے روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

۳۴۳۴/۲۲۹- عَنْ ثُوَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ فَصُوْمُوْهُ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ثویر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ یہ عاشوراء کا دن ہے' سو تم اس دن روزہ رکھو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِصَوْمِهِ.

۳۴۳۵/۲۳۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَنْ نَصُوْمَهُ وَقَالَ هُوَ يَوْمٌ كَانَتِ الْيَهُوْدُ تَصُوْمُهُ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیا' اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: یہ وہ دن ہے کہ اس دن یہودی روزہ رکھتے ہیں۔

۳۴۳۶/۲۳۱- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اَهْلِ قَرْيَةٍ عَلٰى رَاْسِ اَرْبَعَةِ فَرَاسِخَ اَوْ قَالَ فَرْسَخَيْنِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَاَمَرَ مَنْ اَكَلَ اَنْ لَّا يَاْكُلَ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ لَمْ يَاْكُلْ اَنْ يُتِمَّ صَوْمَهُ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (مدینہ منورہ سے) چار یا دو فرسخ کے فاصلے پر ایک بستی والوں کی طرف عاشوراء کے دن پیغام بھیج کر یہ حکم دیا کہ جس شخص نے (صبح سے) کچھ کھا لیا ہے وہ دن کے بقیہ حصے میں کچھ نہ کھائے اور جس شخص نے کچھ نہیں کھایا وہ اپنا روزہ پورا کرے۔

۳۴۳۷/۲۳۲- عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ اَنْ يُؤَذِّنَ فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ مَنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ' وَمَنْ كَانَ اَكَلَ فَلَا يَاْكُلْ شَيْئًا وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ.

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلہ اسلم کے ایک شخص کو عاشوراء کے دن یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ جو شخص روزے سے ہے وہ اپنا روزہ پورا کرے اور جو شخص کھا چکا ہے وہ (بقیہ دن) کچھ نہ کھائے اور اپنا روزہ پورا کرے۔

۳۴۳۸/۲۳۳- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيِّ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَقَالَ اَصُمْتُمْ يَوْمَكُمْ هٰذَا؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ نَعَمْ' وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا قَالَ فَاَتِمُّوْا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ هٰذَا وَاَمَرَهُمْ اَنْ يُؤْذِنُوْا اَهْلَ الْعَرُوْضِ اَنْ يُتِمُّوْا يَوْمَهُمْ ذٰلِكَ.

حضرت محمد بن صیفی انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عاشوراء کے دن ہمارے پاس تشریف لائے' اور فرمایا: کیا تم نے آج کے دن روزہ رکھا ہے؟ بعض لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! (رکھا ہے) جبکہ بعض لوگوں نے عرض کیا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے بقیہ دن کو (بغیر کھائے پئے) پورا کرو' اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان کو حکم دیا کہ وہ مدینہ کے اطراف میں رہنے والوں میں یہ اعلان کر دیں کہ وہ اپنے اس دن کو (بغیر کھائے پئے) مکمل کریں۔

۳۴۳۹/۲۳۴- عَنْ هِنْدِ بْنِ اَسْمَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قَوْمِيْ مِنْ اَسْلَمَ فَقَالَ مُرْ قَوْمَكَ فَلْيَصُوْمُوْا هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ فَمَنْ وَجَدْتَهُ مِنْهُمْ قَدْ اَكَلَ فِيْ اَوَّلِ يَوْمِهِ فَلْيَصُمْ اٰخِرَهُ.

حضرت ہند بن اسماء رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنی قوم بنو اسلم کی طرف بھیجا اور فرمایا: تم اپنی قوم کو حکم دو کہ وہ آج عاشوراء کے دن کا روزہ رکھیں' سو ان میں سے اگر تمہیں ایسا شخص ملے جو دن کے پہلے حصے میں کچھ کھا چکا ہو تو وہ باقی دن کے آخری (بقیہ) حصے میں کھانے پینے سے رکا رہے۔

۳۴۴۰/۲۳۵- عَنْ يَحْيَى بْنِ هِنْدٍ عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت یحییٰ بن ہند حضرت اسماء بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو (ان کی قوم کی طرف) بھیجا اور فرمایا: تم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ فَقَالَ مُرْ قَوْمَكَ بِصِيَامِ هٰذَا الْيَوْمِ، قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ وَجَدْتُهُمْ قَدْ طَعِمُوْا قَالَ فَلْيُتِمُّوْا اٰخِرَ يَوْمِهِمْ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) ز ، عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ فَقَالَ مُرْ قَوْمَكَ فَلْيَصُوْمُوْا هٰذَا الْيَوْمَ ، قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ وَجَدْتُهُمْ قَدْ طَعِمُوْا؟ قَالَ فَلْيُتِمُّوْا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ.

اپنی قوم کو اس (عاشوراء کے) دن روزہ رکھنے کا حکم دو؛ انہوں نے عرض کیا: یہ بتائیں کہ اگر میں ان کے پاس اس حال میں پہنچوں کہ وہ کھانا کھا چکے ہوں تو؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: پھر انہیں چاہیے کہ وہ اپنے دن کے آخری (بقیہ) حصے کو (بغیر کھائے پیئے) مکمل کریں (اور دوسرے طریق سے مروی ہے) حضرت اسماء بن حارثہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو (ان کی قوم کی طرف) بھیج کر فرمایا: تم اپنی قوم کو حکم دو کہ وہ اس (عاشوراء کے) دن روزہ رکھیں؛ انہوں نے عرض کیا: یہ بتائیں کہ اگر میں ان کو اس حال میں پاؤں کہ وہ (دن کے پہلے حصے میں) کھانا کھا چکے ہوں تو؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: پھر وہ اپنے بقیہ دن کو (بغیر کھائے پیئے) مکمل کریں۔

٣٤٤١/٢٣٦- عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ يَوْمًا هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ فَصُوْمُوْا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ تَرَكْتُ قَوْمِيْ مِنْهُمْ صَائِمٌ وَمِنْهُمْ مُفْطِرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اِذْهَبْ اِلَيْهِمْ فَمَنْ كَانَ مِنْهُمْ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ.

حضرت بعجہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ ان کے والد نے ان کو بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ان سے فرمایا: آج عاشوراء کا دن ہے، سو تم روزہ رکھو؛ بنو عمرو بن عوف کے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنی قوم کو اس حال میں چھوڑ کر آیا ہوں کہ ان میں سے بعض روزے سے تھے جبکہ بعض بے روزہ دار تھے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم ان کے پاس جاؤ (اور ان سے کہو کہ) ان میں سے جو بے روزہ دار ہیں وہ اپنے روزے کو پورا کریں۔ (یعنی بقیہ دن کھانے پینے سے رکے رہیں)۔

٣٤٤٢/٢٣٧- عَنْ مَزْيَدَةَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ قَالَتْ اُمِّيْ كُنْتُ فِيْ مَسْجِدِ الْكُوْفَةِ فِيْ خِلَافَةِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَلَيْنَا اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيّ قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِصَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ فَصُوْمُوْا.

حضرت مزیدہ بن جابر بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ نے بتایا کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں کوفہ کی مسجد میں تھی اور اس وقت حضرت ابو موسیٰ اشعری (رضی اللہ عنہ) ہمارے امیر (حاکم) تھے، تو میں نے ان کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے، سو تم روزہ رکھو۔

٣٤٤٣/٢٣٨- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَيَاْمُرُ بِهٖ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ عاشوراء کے دن روزہ رکھتے تھے اور اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم بھی دیتے تھے۔

٣٤٤٤/٢٣٩- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ مُنْذُ سَبْعِيْنَ سَنَةً قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) يَقُوْلُ مَا عَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمًا

حضرت عبید اللہ بن یزید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی دن روزہ رکھا ہو اور اس دن کو دوسرے دنوں پر فضیلت دینے کا قصد کیا ہو، سوائے عاشوراء کے دن کے؛ سفیان راوی نے دوسری روایت میں کہا: سوائے اس عاشوراء کے دن کے اور اس رمضان کے مہینے

يَتَحَرّٰى فَضْلَهٗ عَلَى الْاَيَّامِ غَيْرَ يَوْمِ عَاشُوْرَاءِ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً اُخْرٰى اِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَعْنِيْ عَاشُوْرَاءَ وَهٰذَا الشَّهْرَ شَهْرَ رَمَضَانَ.

کے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِيْ عَدَمِ تَاَكُّدِ صَوْمِهٖ بَعْدَ نُزُوْلِ رَمَضَانَ

فصل ثانی: نزول رمضان کے بعد عاشوراء کے روزہ رکھنے کی عدم تاکید (استحبابی حکم)

۳۴۴۵/۲۴۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ يَوْمًا يَصُوْمُهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَصُوْمُهٗ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهٗ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيْضَةُ وَتُرِكَ عَاشُوْرَاءُ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهٖ وَفِيْهِ) فَلَمَّا نَزَلَتْ فَرِيْضَةُ شَهْرِ رَمَضَانَ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الَّذِيْ يَصُوْمُهٗ وَتُرِكَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهٗ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَهٗ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمانہ جاہلیت میں عاشوراء کے دن روزہ رکھتے تھے اور قریش بھی زمانہ جاہلیت میں عاشوراء کے دن روزہ رکھتے تھے، پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے خود بھی اس (عاشوراء کے دن) کا روزہ رکھا اور (لوگوں کو بھی) اس دن کے روزہ رکھنے کا حکم دیا، پھر جب رمضان (کے روزوں کی فرضیت کا حکم) نازل ہوا تو رمضان کے روزے فرض ہو گئے اور عاشوراء (کے روزے) کو چھوڑ دیا گیا (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے البتہ اس میں یوں ہے) پس جب ماہ رمضان (کے روزوں) کی فرضیت نازل ہوئی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) رمضان کے روزے رکھنے لگے اور عاشوراء کے دن کا روزہ چھوڑ دیا گیا، پس جو چاہے عاشوراء کے دن روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

۳۴۴۶/۲۴۱- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ دَخَلَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَهُوَ يَتَغَدّٰى فَقَالَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اُدْنُ لِلْغَدَاءِ قَالَ اَوَ لَيْسَ الْيَوْمُ عَاشُوْرَاءَ؟ قَالَ وَتَدْرِيْ مَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ؟ اِنَّمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهٗ قَبْلَ اَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا اُنْزِلَ رَمَضَانُ تُرِكَ.

حضرت عبد الرحمن بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت اشعث بن قیس عاشوراء کے دن حضرت عبد اللہ (بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے پاس گئے اور اس وقت وہ صبح کا ناشتہ کر رہے تھے، انہوں نے کہا: اے ابو محمد! ناشتہ کرنے کے لیے قریب ہو جاؤ، حضرت اشعث نے کہا: کیا آج عاشوراء کا دن نہیں ہے؟ حضرت عبد اللہ نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ عاشوراء کا دن کیا ہے؟ ماہ رمضان (کے روزوں کی فرضیت) کے نازل ہونے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس (عاشوراء کے دن) کا روزہ رکھتے تھے، سو جب رمضان (کے روزوں کی فرضیت کا حکم) نازل ہوا تو عاشوراء کے دن کا روزہ چھوڑ دیا گیا۔

۳۴۴۷/۲۴۲- عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ فِيْ عَاشُوْرَاءَ صَامَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِصَوْمِهٖ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تُرِكَ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ

حضرت نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عاشوراء کے بارے میں فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس (عاشوراء کے دن) روزہ رکھا اور (لوگوں کو بھی) اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا، پس جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو عاشوراء کے دن کا روزہ چھوڑ دیا گیا، حضرت عبد اللہ

لَا يَصُوْمُهُ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَ عَلٰى صَوْمِهِ.

(بن عمر رضی اللہ عنہما) عاشوراء کے دن روزہ نہیں رکھتے تھے الا یہ کہ اگر اتفاق سے وہ عاشوراء کا دن ہوتا جس دن وہ روزہ رکھتے تھے تو وہ اس دن روزہ رکھتے تھے (ورنہ خصوصیت کے ساتھ عاشوراء کا روزہ نہیں رکھتے تھے)۔

۳۴۴۸/۲۴۳- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ يَوْمًا يَصُوْمُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ سُئِلَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ يَوْمٌ مِنْ أَيَّامِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عاشوراء کے دن اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے، جب رمضان (کے روزوں کی فرضیت کا حکم) نازل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: وہ (عاشوراء کا) دن اللہ تعالیٰ کے دنوں میں سے ایک دن ہے، سو جو چاہے اس دن روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

۳۴۴۹/۲۴۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِصِيَامِ عَاشُوْرَاءَ وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهُ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے اور ہمیں اس (عاشوراء کے روزہ رکھنے) کی ترغیب دیتے تھے اور ہمیں اس کا پابند بناتے تھے، پس جب رمضان فرض ہوا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہ تو ہمیں اس (عاشوراء کا روزہ رکھنے) کا حکم دیتے تھے، نہ ہمیں منع کرتے تھے اور نہ ہی ہمیں اس کا پابند بناتے تھے۔

۳۴۵۰/۲۴۵- عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَصُوْمَ عَاشُوْرَاءَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَنَحْنُ نَفْعَلُهُ.

حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رمضان کے (روزوں کی فرضیت کا حکم) نازل ہونے سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دیا، پس جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے نہ تو ہمیں (عاشوراء کا روزہ رکھنے کا) حکم دیا اور نہ ہی ہمیں (اس سے) منع کیا، لیکن ہم عاشوراء کا روزہ رکھتے ہیں۔

۳۴۵۱/۲۴۶- عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ (بْنَ أَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) يَخْطُبُ بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ يَا أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ أَيْنَ عُلَمَاءُكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ هٰذَا عَاشُوْرَاءَ وَلَمْ يُفْرَضْ عَلَيْنَا صِيَامُهُ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَصُوْمَ فَلْيَصُمْ فَإِنِّيْ صَائِمٌ فَصَامَ النَّاسُ.

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ (بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما) نے مدینہ منورہ میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے مدینہ والو! تمہارے علماء کہاں ہیں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: یہ عاشوراء کا دن ہے، اس دن کا روزہ ہم پر فرض نہیں کیا گیا، سو تم میں سے جو شخص (اس دن) روزہ رکھنا چاہے وہ روزہ رکھے، کیونکہ میں بھی روزے سے ہوں، پس لوگوں نے روزہ رکھا۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْمَنْ قَالَ إِنَّ عَاشُوْرَاءَ الْيَوْمُ التَّاسِعُ وَمَا جَاءَ

فصل ثالث: جس نے کہا عاشوراء نویں کا دن ہے اور عاشوراء سے ایک دن پہلے

فِیْ صَوْمِ یَوْمٍ قَبْلَهٗ اَوْ بَعْدَهٗ
یا اس کے ایک دن بعد روزہ رکھنا

۳۴۵۲/۲۴۷- عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ قَالَ اَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ مُتَّكِيءٌ عِنْدَ زَمْزَمَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ وَكَانَ نِعْمَ الْجَلِيْسُ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ؟ قَالَ عَنْ اَيِّ بَالِهٖ تَسْاَلُ؟ قُلْتُ عَنْ صَوْمِهٖ قَالَ اِذَا رَاَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ فَاِذَا اَصْبَحْتَ مِنْ تَاسِعِهٖ فَاَصْبِحْ مِنْهَا صَائِمًا قُلْتُ اَكَذَاكَ كَانَ يَصُوْمُهٗ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهٖ وَفِيْهِ) اِذْ اَنْتَ اَهْلَلْتَ الْمُحَرَّمَ فَاعْدُدْ تِسْعًا ثُمَّ اَصْبِحْ يَوْمَ التَّاسِعِ صَائِمًا اَلْحَدِيْثَ كَمَا تَقَدَّمَ.

حضرت حکم بن اعرج کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس اس وقت آیا جب وہ زمزم کے پاس ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے، تو میں ان کے پاس بیٹھ گیا اور وہ بہترین ہم نشین تھے، میں نے (ان سے) عرض کیا کہ آپ مجھے عاشورا کے دن کے بارے میں بتائیں، انہوں نے فرمایا: تم کس حوالے سے اس کے بارے میں پوچھ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ میں اس کے روزے کے بارے میں پوچھ رہا ہوں، انہوں نے فرمایا: جب تم محرم کا چاند دیکھو تو (اس کی تاریخ) گنتے رہو، سو جب تم اس کی نویں (تاریخ) کی صبح کو اٹھو تو روزہ کی حالت میں صبح کرو، میں نے پوچھا: کیا سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح روزہ رکھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے، البتہ اس میں ہے کہ) جب تم محرم کا چاند دیکھو تو نو دن گنو، پھر تم نویں کے دن روزہ سے صبح کرو۔

۳۴۵۳/۲۴۸- وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ الْيَوْمَ التَّاسِعَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر میں اگلے سال تک زندہ رہا تو (محرم کی) نویں تاریخ کو ضرور روزہ رکھوں گا۔

۳۴۵۴/۲۴۹- وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَخَالِفُوْا فِيْهِ الْيَهُوْدَ وَصُوْمُوْا قَبْلَهٗ يَوْمًا اَوْ بَعْدَهٗ يَوْمًا.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم عاشوراء کے دن روزہ رکھو اور اس میں یہودیوں کی مخالفت کرو، اور تم اس سے ایک دن پہلے (نویں محرم کو) روزہ رکھو یا اس کے ایک دن بعد (گیارہویں محرم کو) روزہ رکھو۔

احادیث باب کی روشنی میں مستفاد امور اور فقہاء کرام

اس باب کی احادیث سے عاشوراء (محرم کی دسویں تاریخ) کے دن روزہ رکھنے کی اہمیت وفضیلت معلوم ہوئی، یہود کی مشابہت سے بچنے کے لیے عاشوراء کے دن روزہ رکھنے سے پہلے نویں محرم کو یا اس کے بعد گیارہویں محرم کو روزہ رکھا جائے۔

فقہاء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عاشوراء کے دن روزہ رکھنا سنت ہے، واجب نہیں ہے۔

فتاویٰ قاضی خان میں ہے:

عاشوراء (دسویں محرم) کے دن روزہ رکھنا مستحب ہے، جب کہ اس سے ایک دن پہلے یا اس کے ایک دن بعد بھی روزہ رکھا جائے تا کہ اہل کتاب کی مخالفت ہو۔ (فتاویٰ قاضی خاں برحاشیہ عالمگیری ج ا ص ۲۰۶)

علامہ کاسانی (بدائع الصنائع میں) لکھتے ہیں:

بعض علماء نے صرف عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کو مکروہ کہا ہے، کیونکہ اس میں یہودیوں کی مشابہت ہے، جبکہ عام (اکثر) علماء

نے اس کو مکروہ نہیں کہا' کیونکہ یہ (عاشورا کا دن) فضیلت والے دنوں میں سے (ایک دن) ہے' سو اس دن کی فضیلت سے روزہ رکھنے کی کراہت کی تلافی ہو جاتی ہے۔ (بدائع الصنائع ج ۲ ص ۷۹)

عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال پر کھلا خرچ کرنے کی برکت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے عاشوراء (دسویں محرم) کے دن اپنے بال بچوں پر وسیع (کھلا) خرچ کیا وہ سارا سال فراخی وکشادگی میں رہے گا (یعنی سارا سال خوشحال رہے گا' تنگدست نہ ہوگا)۔
(المعجم الکبیر ج ۱۰' رقم الحدیث: ۱۰۰۰۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال (اپنے زیر کفالت افراد) پر کھلا خرچ کیا اللہ تعالیٰ اس پر سارا سال وسعت فرمائے گا (وسیع رزق وغیرہ عطا فرمائے گا)۔

(شعب الایمان ج ۳ ص ۳۶۶)

حضرت ابراہیم بن محمد بن منتشر نے کہا کہ کہا جاتا ہے کہ جس شخص نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال پر کھلا خرچ کیا تو وہ (اس کے اہل وعیال) سارا سال وسیع رزق میں (خوشحال) رہے گا' (ان پر تنگدستی نہیں آئے گی)۔ (شعب الایمان ج ۳ ص ۳۶۷)

حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ ہم نے اس حدیث کا تجربہ کیا (یعنی اس پر عمل کیا) تو ہم نے اسی طرح پایا' بلاشبہ اس عمل سے (یعنی عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال پر کھلا خرچ کرنے سے) رزق میں کشادگی اور برکت ہوتی ہے۔

عاشوراء کے دن اثمد سرمہ لگانے کی برکت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے عاشوراء کے دن اثمد سرمہ لگایا اس کی آنکھیں کبھی نہیں دکھیں گی۔ (شعب الایمان ج ۳ ص ۳۶۷)

٦ - بَابُ الصَّوْمِ فِيْ رَجَبٍ وَالْاَشْهُرِ الْحَرَمِ

رجب اور حرمت والے مہینوں میں روزے رکھنا

۲۵۰/۳۴۵۵- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ صَوْمِ رَجَبٍ كَيْفَ تَرٰى؟ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ وَمَا صَامَ شَهْرًا تَامًّا (وَفِيْ لَفْظٍ مُتَتَابِعًا) مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اِلَّا رَمَضَانَ.

حضرت عثمان بن حکیم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر سے پوچھا کہ رجب کے روزے کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزے رکھتے تھے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ اب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) روزے نہیں چھوڑیں گے' اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) روزے رکھنا چھوڑ دیتے تھے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ اب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) روزے نہیں رکھیں گے (اور دوسرے طریق سے مروی ہے) حضرت سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزے رکھتے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ اب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) روزے نہیں چھوڑیں گے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) روزے رکھنا چھوڑ دیتے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ اب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) روزے نہیں رکھیں گے' اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جب سے مدینہ آئے ماہ رمضان

کے علاوہ کسی مہینے میں مسلسل پورے روزے نہیں رکھے۔

۳۴۵۶/۲۵۱- عَنْ اَبِی السَّلِیْلِ قَالَ حَدَّثَتْنِی مُجِیْبَةُ عَجُوْزٌ مِنْ بَاهِلَةَ عَنْ اَبِیْهَا اَوْ عَنْ عَمِّهَا قَالَ اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ مَرَّةً فَقَالَ مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ اَوَ مَا تَعْرِفُنِیْ؟ قَالَ وَمَنْ اَنْتَ؟ قَالَ اَنَا الْبَاهِلِیُّ الَّذِیْ اَتَیْتُكَ عَامَ اَوَّلَ، قَالَ فَاِنَّكَ اَتَیْتَنِیْ وَجِسْمُكَ وَلَوْنُكَ وَهَیْئَتُكَ حَسَنَةٌ فَمَا بَلَغَ بِكَ مَا اَرٰی؟ فَقَالَ اِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا اَفْطَرْتُ بَعْدَكَ اِلَّا لَیْلًا، قَالَ مَنْ اَمَرَكَ اَنْ تُعَذِّبَ نَفْسَكَ؟ مَنْ اَمَرَكَ اَنْ تُعَذِّبَ نَفْسَكَ؟ مَنْ اَمَرَكَ اَنْ تُعَذِّبَ نَفْسَكَ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ صُمْ شَهْرَ الصَّبْرِ رَمَضَانَ قُلْتُ اِنِّیْ اَجِدُ قُوَّةً وَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ تَزِیْدَنِیْ فَقَالَ فَصُمْ یَوْمًا مِنَ الشَّهْرِ قُلْتُ اِنِّیْ اَجِدُ قُوَّةً وَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ تَزِیْدَنِیْ، قَالَ فَیَوْمَیْنِ مِنَ الشَّهْرِ قُلْتُ اِنِّیْ اَجِدُ قُوَّةً وَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ تَزِیْدَنِیْ قَالَ وَمَا تَبْتَغِیْ عَنْ شَهْرِ الصَّبْرِ وَیَوْمَیْنِ مِنَ الشَّهْرِ قَالَ قُلْتُ اِنِّیْ اَجِدُ قُوَّةً وَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ تَزِیْدَنِیْ قَالَ فَثَلَاثَةَ اَیَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ، قَالَ وَاَلْحَمَ عِنْدَ الثَّالِثَةِ فَمَا كَادَ قُلْتُ اِنِّیْ اَجِدُ قُوَّةً، وَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ تَزِیْدَنِیْ قَالَ فَمِنَ الْحُرُمِ وَاَفْطِرْ.

حضرت ابوسلیل کا بیان ہے کہ مجھے قبیلہ باہلہ کی مجیبہ نامی بوڑھی عورت نے اپنے والد یا اپنے چچا کے حوالے سے حدیث سنائی کہ انہوں نے کہا کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کسی ضروری کام کے لیے حاضر ہوا' آپ (ﷺ) نے پوچھا: تم کون ہو؟ عرض کیا: کیا آپ مجھے نہیں پہچانتے؟ آپ (ﷺ) نے پوچھا: تم کون ہو؟ عرض کیا: میں وہی باہلی ہوں جو پچھلے سال آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا' آپ (ﷺ) نے فرمایا: جب تم میرے پاس آئے تھے تو اس وقت تمہارا جسم' تمہاری رنگت اور تمہاری حالت بہت اچھی تھی تو اب میں جو تمہاری حالت دیکھ رہا ہوں اس حالت تک تمہیں کس چیز نے پہنچایا ہے؟ عرض کیا: اللہ کی قسم! آپ کے پاس سے جانے کے بعد میں نے صرف رات کو افطار کیا ہے (یعنی مسلسل روزے رکھتا رہا ہوں) آپ (ﷺ) نے تین بار فرمایا: تمہیں اپنے آپ کو سزا دینے کا کس نے حکم دیا ہے؟ تمہیں اپنے آپ کو سزا دینے کا کس نے حکم دیا ہے؟ تمہیں اپنے آپ کو سزا دینے کا کس نے حکم دیا ہے؟ تم صبر کے مہینے رمضان کے روزے رکھا کرو' میں نے عرض کیا کہ مجھ میں روزے رکھنے کی طاقت موجود ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے زیادہ روزے رکھنے کی اجازت دے دیں' آپ (ﷺ) نے فرمایا: ہر مہینے میں ایک دن روزہ رکھا کرو' میں نے عرض کیا: مجھ میں طاقت ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے زیادہ روزے رکھنے کی اجازت دیں' آپ (ﷺ) نے فرمایا: ہر مہینے میں دو دن روزہ رکھا کرو' میں نے عرض کیا کہ مجھ میں روزے رکھنے کی طاقت موجود ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے زیادہ روزے رکھنے کی اجازت دے دیں' آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم صبر کے مہینے رمضان اور ہر مہینے میں دو دن سے زیادہ روزے رکھنے کی کوشش نہ کرو' میں نے عرض کیا کہ مجھ میں روزے رکھنے کی طاقت موجود ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے زیادہ روزے رکھنے کی اجازت دے دیں' آپ (ﷺ) نے فرمایا: ہر مہینے میں تین دن روزے رکھ لیا کرو' اور آپ (ﷺ) تیسرے روزے کی اجازت نہیں دینا چاہتے تھے' میں نے عرض کیا کہ مجھ میں روزے رکھنے کی طاقت موجود ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے زیادہ روزے رکھنے کی اجازت دیں' آپ (ﷺ) نے فرمایا: پھر تم حرمت والے مہینوں (رجب' ذوالعقد' ذوالحجہ اور محرم) میں روزے رکھا کرو اور

روزے چھوڑ بھی دیا کرو۔

رجب کے مہینے میں روزے رکھنے کی فضیلت میں احادیث

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ جنت میں ایک رجب نام کی نہر ہے جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے‘ سو جس شخص نے رجب کے ایک دن کا روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس نہر سے پانی پلائے گا۔ (شعب الایمان ج ٣ ص ٣٦٨)

حضرت عبدالعزیز اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رجب عظیم (عظمت والا) مہینہ ہے‘ اللہ تعالیٰ اس (ماہ رجب) میں نیکیوں کا دوگنا چوگنا ثواب عطا فرماتا ہے‘ سو جس شخص نے رجب کا ایک دن روزہ رکھا گویا کہ اس نے سال بھر کے روزے رکھے‘ اور جس شخص نے اس کے سات دن روزے رکھے اس سے دوزخ کے سات دروازے بند ہو جائیں گے اور جس نے اس کے آٹھ دن روزے رکھے اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے اور جس نے اس کے دس دن روزے رکھے وہ اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا بھی سوال کرے گا اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا فرمائے گا اور جس نے اس کے پندرہ دن روزے رکھے تو آسمان میں ایک ندا کرنے والا ندا کرے گا کہ تمہارے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے ہیں‘ سو تم اب نئے سرے سے عمل کرو‘ اور جو شخص (جس قدر) زیادہ نیکیاں کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو زیادہ اجر و ثواب عطا فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ نے رجب میں حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی میں سوار کیا تو آپ نے بھی رجب کا روزہ رکھا اور اپنے ساتھ سوار ہونے والوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا‘ پس ان کو کشتی سات مہینے تک لے کر چلتی رہی‘ اس کا آخری دن عاشوراء تھا‘ اس (کشتی) کو (عاشوراء کے دن) جودی (پہاڑی) پر اتارا گیا تو (اس دن) حضرت نوح علیہ السلام‘ آپ کے ساتھ سوار ہونے والے لوگوں اور وحشی جانوروں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے روزہ رکھا‘ اور عاشوراء کے دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے لیے سمندر (دریائے قلزم) کو پھاڑا‘ عاشوراء کے دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ کو قبول فرمایا‘ اسی (عاشوراء کے) دن حضرت یونس علیہ السلام کے شہر والوں کی توبہ قبول ہوئی اور اسی دن حضرت ابراہیم پیدا ہوئے۔
(المعجم الکبیر ج ٦‘ رقم الحدیث: ٥٥٣٨)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رجب کے پہلے دن کا روزہ رکھنا تین سالوں کے گناہوں کا کفارہ ہے‘ دوسرے دن کا روزہ رکھنا دو سالوں کے گناہوں کا کفارہ ہے اور تیسرے دن کا روزہ رکھنا ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے‘ پھر ہر دن کا روزہ ایک مہینے کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ (کنز العمال ج ٨ ص ٥٧٧)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رجب حرمت والا مہینہ ہے اور اس کے دن چھٹے آسمان کے دروازوں پر لکھے ہوئے ہیں‘ پس جب کوئی شخص اس (رجب) کے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے خوف سے اس روزہ کو پورا کرتا ہے تو (آسمان کا) دروازہ اور دن یہ دونوں کہتے ہیں: اے رب! اس (روزہ دار) کو بخش دے اور جب وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے اپنے روزہ کو پورا نہیں کرتا تو وہ (دروازہ اور دن) اس کے لیے بخشش طلب نہیں کرتے‘ اور اسے کہا جاتا ہے کہ تمہارے نفس نے تمہیں دھوکا دیا ہے۔ (جمع الجوامع‘ رقم الحدیث: ١٢٤٣٨)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جنت میں ایک محل ہے‘ اس میں صرف رجب کے روزے رکھنے والے داخل ہوں گے۔ (کنز العمال ج ٨ ص ٦٥٣)

حضرت سلمان فارسی (رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رجب میں ایک دن اور ایک رات ایسی ہے کہ جس

شخص نے اس دن روزہ رکھا اور اس رات کو قیام کیا (نوافل پڑھے) وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے مسلسل سوسال روزے رکھے (یعنی اسے سوسال کے روزوں کا ثواب ملے گا) اور وہ دن رجب کی ستائیسویں کا دن ہے اور اسی دن اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمد ﷺ کو (رسول بنا کر) بھیجا۔ (شعب الایمان ج ۳ ص ۳۷۴)

حضرت انس (رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رجب میں ایک رات ایسی ہے کہ اس میں نیک عمل کرنے والے کے نامہ اعمال میں سوسال کی نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور وہ رجب کی ستائیسویں رات ہے پس جو شخص اس رات میں بارہ رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور قرآن کی کوئی سورۃ پڑھے ہر دو رکعت پر تشہد پڑھے اور ان (بارہ رکعت) کے آخر میں سلام پھیرے پھر وہ سو مرتبہ ''سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر'' کہے سو مرتبہ ''استغفر اللہ'' کہے اور سو مرتبہ نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے پھر وہ اپنے لیے دنیا اور آخرت کے امور کے بارے میں جو چاہے دعا کرے اور صبح اٹھ کر روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام دعاؤں کو قبول فرمائے گا لیکن معصیت (گناہ) کے بارے میں دعا قبول نہ ہوگی۔ (شعب الایمان ج ۳ ص ۳۷۴)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ مہینہ رجب کا مہینہ ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے جس شخص نے رجب کے مہینے کی تعظیم کی اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعظیم کی اور جس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعظیم کی اللہ تعالیٰ اسے نعمتوں والی جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کے لیے اپنی بہت بڑی رضا کو واجب فرمائے گا اور شعبان میرا مہینہ ہے سو جس شخص نے شعبان کی تعظیم کی اس نے میرے حکم کی تعظیم کی اور جس نے میرے حکم کی تعظیم کی تو میں اس کے لیے قیامت کے دن پیش رو اور ذخیرہ ہوں گا اور رمضان کا مہینہ میری امت کا مہینہ ہے سو جس شخص نے رمضان کے مہینے کی تعظیم کی اس کی حرمت کی تعظیم کی اس کی بے حرمتی نہ کی اس کے دن کو روزہ رکھا اس کی رات کو قیام کیا اور اپنے اعضاء کی حفاظت کی تو وہ رمضان سے اس حال میں نکلے گا (یعنی جب رمضان ختم ہوگا) کہ اس کے ذمہ کوئی ایسا گناہ نہ ہوگا جس کے سبب اللہ تعالیٰ اس سے مطالبہ کرے۔

(شعب الایمان ج ۳ ص ۳۷۴-۳۷۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے بعد کسی مہینے کے پورے روزے نہیں رکھتے تھے سوائے رجب اور شعبان کے۔ (المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۹۴۲۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے عرفہ کے دن روزہ رکھا تو وہ (روزہ) اس کے دو سالوں کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا اور جس نے محرم کے ایک دن کا روزہ رکھا تو اسے ہر دن کے روزہ کے عوض تیس دن کے روزوں کا ثواب ملے گا۔ (بلوغ الامانی ج ۱۰ ص ۱۹۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے محرم کے ایک دن کا روزہ رکھا تو اس کو ہر دن کے عوض تیس نیکیاں ملیں گی۔ (المعجم الکبیر ج ۱۱ رقم الحدیث: ۱۱۰۸۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے حرمت والے (مہینوں میں سے کسی) مہینے کے تین دنوں ''جمعرات جمعہ اور ہفتہ'' کے روزے رکھے اس کے نامہ اعمال میں ساٹھ سال کی عبادت لکھی جائے گی۔

(المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۱۷۸۹)

ف: اس باب کی احادیث اور دیگر مذکورہ احادیث سے رجب اور دیگر حرمت والے مہینوں میں روزے رکھنے کی فضیلت معلوم ہوئی۔

اس بات پر علماء کرام کا اتفاق ہے کہ جس طرح دیگر حرمت والے مہینوں میں روزے رکھنا مستحب ہیں اسی طرح رجب میں

روزے رکھنا بھی مستحب ہیں۔

اور مذکورہ احادیث سے رجب کی ستائیسویں رات میں قیام کرنے (نوافل پڑھنے) اور ستائیسویں دن کے روزہ رکھنے کی فضیلت معلوم ہوئی۔

رجب کی ستائیس تاریخ کو حضور نبی کریم ﷺ کو معراج ہوئی' اہل ذوق حضرات جذبہ عقیدت ومحبت سے اس رات میں نوافل پڑھتے ہیں اور دن کو روزہ رکھتے ہیں تو ان کا ستائیسویں رات میں نوافل پڑھنا اور دن کو روزہ رکھنا نہ صرف ثابت وجائز ہے' بلکہ بہت بڑی فضیلت اور عظیم اجر وثواب کا باعث ہے۔

٧- بَابُ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِكْثَارِهِ الصَّوْمَ فِيْ شَعْبَانَ وَفَضْلِ الصِّيَامِ فِيْهِ

نبی کریم ﷺ کے روزے آپ شعبان میں کثرت سے روزے رکھتے تھے اور شعبان میں روزے رکھنے کی فضیلت

۳٤٥۷/۲۵۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ وَمَا اسْتَكْمَلَ شَهْرًا قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَيْتُهُ فِيْ شَهْرٍ قَطُّ اَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِيْ شَعْبَانَ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِنَحْوِهٖ) وَزَادَتْ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ اِلَّا قَلِيْلًا بَلْ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ روزے رکھتے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ آپ (ﷺ) روزے نہیں چھوڑیں گے (روزے رکھتے رہیں گے) اور آپ (ﷺ) روزے رکھنا چھوڑ دیتے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ آپ (ﷺ) روزے نہیں رکھیں گے۔ اور آپ (ﷺ) نے کسی بھی مہینے کے پورے روزے نہیں رکھے سوائے ماہ رمضان کے' اور میں نے آپ (ﷺ) کو (ماہ رمضان کے علاوہ) کسی بھی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی طرح مروی ہے' البتہ اس میں انہوں نے یہ اضافہ کیا ہے کہ) آپ (ﷺ) شعبان کے پورے مہینے میں روزے رکھتے تھے سوائے چند روزوں کے' بلکہ آپ (ﷺ) شعبان کے پورے مہینے میں روزے رکھتے تھے۔

۳٤٥۸/۲۵۳- وَعَنْهَا اَيْضًا قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ شَهْرٍ مِنَ السَّنَةِ اَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهٖ فِيْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُهُ كُلَّهُ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سال کے کسی مہینے میں شعبان کے روزوں سے زیادہ روزے نہیں رکھتے تھے' بلکہ آپ (ﷺ) شعبان کے پورے مہینے میں روزے رکھتے تھے

۳٤٥۹/۲۵٤- وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ مَا يُرِيْدُ اَنْ يُّفْطِرَ' وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ مَا يُرِيْدُ اَنْ يَصُوْمَ وَكَانَ يَقْرَاُ كُلَّ لَيْلَةٍ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَالزُّمَرَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ روزے رکھتے رہتے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ آپ (ﷺ) کا روزہ چھوڑنے کا ارادہ نہیں ہے' اور آپ (ﷺ) روزے رکھنا چھوڑ دیتے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ آپ (ﷺ) کا روزے رکھنے کا ارادہ نہیں ہے' اور آپ (ﷺ) ہر رات سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ زمر پڑھتے تھے۔

٣٤٦٠/٢٥٥- **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَیْسٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ كَانَ اَحَبَّ الشُّهُوْرِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَصُوْمَهٗ شَعْبَانَ ثُمَّ یَصِلُهٗ بِرَمَضَانَ.

حضرت عبداللہ بن ابوقیس کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ کو (ماہ رمضان کے علاوہ) باقی مہینوں کی بہ نسبت شعبان میں روزے رکھنا زیادہ پسند تھا' آپ (ﷺ) شعبان کے روزوں کو رمضان کے روزوں کے ساتھ ملا دیتے تھے۔

٣٤٦١/٢٥٦- **خط** عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ صَوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ وَیَتَحَرَّی الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسَ.

حضرت خالد بن معدان کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا' تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ شعبان میں روزے رکھتے تھے اور آپ (ﷺ) پیر اور جمعرات کے دنوں میں روزہ رکھنے کا اہتمام کرتے تھے۔

٣٤٦٢/٢٥٧- **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ شعبان اور رمضان کے روزے رکھتے تھے۔

٣٤٦٣/٢٥٨- **وَعَنْهَا** اَیْضًا رَضِیَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ صَامَ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ یَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو متواتر دو مہینے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا' ما سوا اس کے کہ آپ (ﷺ) شعبان کو رمضان کے ساتھ ملا دیتے تھے۔

٣٤٦٤/٢٥٩- **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ یَصُوْمُ فَلَا یُفْطِرُ حَتّٰی نَقُوْلَ مَا فِیْ نَفْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَنْ یُفْطِرَ الْعَامَ ثُمَّ یُفْطِرُ فَلَا یَصُوْمُ حَتّٰی تَقُوْلَ مَا فِیْ نَفْسِهٖ اَنْ یَصُوْمَ الْعَامَ وَكَانَ اَحَبَّ الصَّوْمِ اِلَیْهِ فِیْ شَعْبَانَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ روزے رکھتے اور روزے نہیں چھوڑتے تھے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ رسول اللہ ﷺ کے دل میں اس سال روزے چھوڑنے کا ارادہ نہیں ہے' پھر آپ (ﷺ) روزے رکھنا چھوڑ دیتے اور روزے نہیں رکھتے تھے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ آپ (ﷺ) کے دل میں اس سال روزے رکھنے کا ارادہ نہیں ہے اور آپ (ﷺ) کو شعبان میں روزے رکھنا زیادہ پسند تھا۔

٣٤٦٥/٢٦٠- **عَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَرَكَ تَصُوْمُ مِنْ شَهْرٍ مِنَ الشُّهُوْرِ مَا تَصُوْمُ مِنْ شَعْبَانَ قَالَ ذَاكَ شَهْرٌ یَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَیْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ ، وَهُوَ شَهْرٌ یُرْفَعُ فِیْهِ الْاَعْمَالُ اِلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ فَاُحِبُّ اَنْ یُرْفَعَ عَمَلِیْ وَاَنَا صَائِمٌ.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے آپ کو کسی اور مہینے میں اتنے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا جتنے روزے آپ شعبان میں رکھتے ہیں' آپ (ﷺ) نے فرمایا: یہ وہ مہینہ ہے جس سے لوگ غافل ہیں' یہ رجب اور رمضان کے درمیان (کا مہینہ) ہے' اور یہ وہ مہینہ ہے جس میں اعمال اٹھا کر رب العالمین کے پاس پہنچائے جاتے ہیں' سو میں یہ پسند کرتا ہوں کہ جس وقت میرے عمل کو اٹھایا

جائے اس وقت میں روزے سے ہوں۔

ف: ان احادیث سے شعبان میں روزے رکھنے کی فضیلت معلوم ہوئی' اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ باقی مہینوں کی بہ نسبت اس مہینے میں خصوصیت کے ساتھ کثرت سے روزے رکھتے تھے' اور آپ (ﷺ) ایسا رمضان کی تعظیم کے لیے کرتے تھے' اور یہ بھی معلوم ہوا کہ شعبان کے روزوں کو رمضان کے ساتھ ملا دینا جائز ہے۔

شعبان کی پندرہویں رات کے فضائل............بخشش ونجات' خیر و بھلائی اور فیصلوں کی رات

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک رات (بستر پر) موجود نہ پایا' چنانچہ میں باہر نکلی تو میں نے آپ (ﷺ) کو بقیع کے قبرستان میں دیکھا' پس آپ (ﷺ) نے فرمایا: کیا تمہیں یہ خوف تھا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تم سے ناانصافی کریں گے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا یہ خیال تھا کہ آپ اپنی کسی بیوی کے ہاں تشریف لے گئے ہیں' آپ (ﷺ) نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تبارک وتعالیٰ نصف شعبان کی رات (یعنی شعبان کی پندرہویں رات) کو آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے بھی زیادہ (لوگوں کی) مغفرت (بخشش) فرما دیتا ہے۔

(جامع ترمذی ج ۱ ص ۱۵۶' سنن ابن ماجہ ص ۹۹)

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نصف شعبان کی رات ہو تو تم اس رات میں قیام (عبادت) کرو اور اس کے دن میں روزہ رکھو' کیونکہ اللہ تعالیٰ اس رات میں سورج غروب ہوتے ہی آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور فرماتا ہے: سنو! ہے کوئی بخشش طلب کرنے والا کہ میں اسے بخش دوں' ہے کوئی رزق طلب کرنے والا کہ میں اس کو رزق عطا کر دوں' ہے کوئی مصیبت میں مبتلا کہ میں اسے عافیت سے نوازوں' سنو! ہے کوئی فلاں فلاں حاجت کا طلبگار (کہ میں اس کی وہ حاجت پوری کردوں) حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔ (سنن ابن ماجہ ص ۹۹)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات کو (اپنے بندوں کی طرف خصوصی) توجہ فرماتا ہے اور وہ اپنی تمام مخلوق (بندوں) کو بخش دیتا ہے' لیکن مشرک اور دل میں کینہ رکھنے والوں کو نہیں بخشتا۔

(سنن ابن ماجہ ص ۹۹)

حضرت ابوثعلبہ خشنی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب نصف شعبان کی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف توجہ فرماتا ہے' پس وہ مومنوں کو بخش دیتا ہے' کافروں کو مہلت دیتا ہے اور (دل میں) کینہ رکھنے والوں کو ان کے کینہ کے ساتھ چھوڑ دیتا ہے' حتیٰ کہ وہ اس (کینہ) کو چھوڑ دیں۔ (شعب الایمان ج ۳ ص ۳۸۲-۳۸۱' جمع الجوامع رقم الحدیث: ۱۷۳۴)

حضرت عثمان بن ابوالعاص (رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب نصف شعبان کی رات ہوتی ہے تو ایک منادی ندا دیتا ہے کہ کیا کوئی بخشش طلب کرنے والا ہے کہ میں اس کو بخش دوں' کیا کوئی سوال کرنے والا ہے کہ میں اس کو عطا کر دوں' پس جو شخص بھی سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتا ہے' سوائے فاحشہ زانیہ کے یا مشرک کے (کہ اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول نہیں فرماتا)۔

(شعب الایمان ج ۳ ص ۳۸۳' جمع الجوامع رقم الحدیث: ۱۷۳۶)

حضرت ابوبکر (صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور ہر مومن کو بخش دیتا ہے' لیکن والدین کے نافرمان اور دل میں کینہ رکھنے والوں کو نہیں بخشتا۔

(کنز العمال ج ۳ ص ۴۶۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا کہ یہ (رات) نصف شعبان کی رات ہے‘ اس رات میں اللہ تعالیٰ قبیلہ بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد کے برابر لوگوں کو دوزخ سے آزاد فرماتا ہے‘ اور اس رات میں اللہ تعالیٰ مشرک‘ دل میں کینہ و بغض رکھنے والے‘ رشتہ داروں سے تعلق توڑنے والے‘ چادر گھسیٹنے والے‘ ماں باپ کی نافرمانی کرنے والے اور عادی شرابی کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھتا۔

(الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۷۳‘ شعب الایمان ج ۳ ص ۳۸۴)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نصف شعبان کی رات کو اپنی مخلوق کی طرف توجہ فرماتا ہے اور اپنے بندوں کو بخش دیتا ہے‘ لیکن دو آدمیوں کو نہیں بخشتا‘ دل میں کینہ و بغض رکھنے والے کو اور خودکشی کرنے والے کو۔

(مسند امام احمد ج ۲ ص ۱۷۶)

حضرت عکرمہ اس آیت ”**فیھا یفرق کل امر حکیم**“ (یعنی اس رات میں ہر حکمت والے کام کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے) کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ نصف شعبان کی رات میں سال کے معاملات کو پختہ کر دیا جاتا ہے (فیصلہ کر دیا جاتا ہے) اور زندوں کا نام مردوں میں لکھ دیا جاتا ہے اور حج کرنے والوں کا نام لکھ دیا جاتا ہے‘ سو ان (معاملات کے فیصلوں) میں نہ اضافہ ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی کمی ہوتی ہے۔ (الدر المنثور ج ۵ ص ۷۴۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک شعبان سے دوسرے شعبان تک (لوگوں کی) زندگیاں منقطع ہوتی ہیں‘ حتیٰ کہ ایک شخص نکاح کرتا ہے اور اس کی اولاد ہوتی ہے جبکہ اس کا نام مردوں میں لکھا ہوا ہوتا ہے۔

(الدر المنثور ج ۵ ص ۷۴۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ چار راتوں میں خیر و بھلائی کو کھول دیتا ہے‘ عید الاضحیٰ کی رات میں‘ عید الفطر کی رات میں‘ نصف شعبان کی رات میں‘ اس رات میں لوگوں کی زندگیاں اور رزق لکھ دیا جاتا ہے اور اس میں حج کرنے والوں کے نام لکھ دیئے جاتے ہیں‘ اور عرفہ کی رات میں اذان ہونے تک۔ (الدر المنثور ج ۵ ص ۷۴۰)

حضرت عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں کہ جب شعبان کی پندرہویں رات ہوتی ہے تو موت کے فرشتے کو ایک صحیفہ (رجسٹر) دیا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے کہ جن لوگوں کا نام اس صحیفہ میں درج ہے تم نے (اس سال میں) ان کی روحوں کو قبض کرنا ہے۔ پس آدمی بچھونا بچھاتا ہے (زندگی گزارنے کے لیے سامان تیار کرتا ہے)‘ عورتوں سے شادی کرتا ہے اور عمارتیں (گھر وغیرہ) بناتا ہے جبکہ اس کا نام مردوں میں لکھا جا چکا ہوتا ہے۔ (الدر المنثور ج ۵ ص ۷۴۰)

شعبان کی پندرہویں رات میں چار رکعت نماز نفل پڑھنے اور دن کو روزہ رکھنے کا ثواب

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شعبان کی پندرہویں رات کو دیکھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کھڑے ہو کر چودہ رکعت نماز نفل پڑھی‘ پھر فراغت کے بعد بیٹھ گئے اور پھر چودہ مرتبہ سورۂ فاتحہ‘ چودہ مرتبہ سورۂ قل ھو اللہ احد‘ چودہ مرتبہ **قل اعوذ برب الفلق**‘ چودہ مرتبہ **قل اعوذ برب الناس**‘ اور ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور ”**لقد جاء کم رسول من انفسکم**...... **الایۃ**“ پڑھی‘ پس جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے اس عمل کے بارے میں پوچھا جو میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو کرتے ہوئے دیکھا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: جس شخص نے اس طرح کیا جس طرح تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے تو اسے بیس مبرور حجوں اور بیس سال کے مقبول روزوں کا ثواب ملے گا‘ پھر جب وہ اس دن کی صبح کو اٹھ کر روزہ رکھے گا تو اس کا

وہ ایک روزہ دو سال کے روزوں کے برابر ہوگا' ایک گزشتہ سال اور ایک آئندہ سال (کے روزوں کے برابر ہوگا)۔

(شعب الایمان ج ۳ ص ۳۸۶ 'الدر المنثور ج ۵ ص ۷۴۲)

احادیث مذکورہ سے مستفاد امور

شعبان کی پندرہویں رات کو قبرستان جا کر اہل قبور کے لیے مغفرت و بخشش کی دعا کرنا سنت ہے۔

شعبان کی پندرہویں رات کو عبادت کرنا اور دن کو روزہ رکھنا سنت ہے۔

اس رات اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر خصوصی توجہ فرماتا ہے اور اپنی رحمت سے لاتعداد لوگوں کی بخشش فرماتا ہے' اور اپنے بندوں کی دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔

اس رات اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر خصوصی توجہ اور عام بخشش کے باوجود شرک کرنے والے' دل میں بغض و کینہ رکھنے والے' زنا کار' ماں باپ کے نافرمان' رشتہ داروں سے تعلقات کو توڑنے والے' تکبر کی وجہ سے اپنی چادر کو زمین پر گھسیٹنے والے' عادی شرابی' خودکشی کرنے والے' چغل خور اور تصویریں بنانے والے (بدبخت) اللہ تعالیٰ کی بخشش اور اس کی نظر رحمت سے محروم رہتے ہیں اور نہ ہی ان کی دعاؤں کو قبول کیا جاتا ہے۔

اس رات میں خیر و بھلائی کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

اس رات میں پورے سال کے معاملات کے فیصلے کر دیئے جاتے ہیں۔

قبولیت دعا کی پانچ راتیں

امام شافعی فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ پانچ راتوں میں یقیناً دعا قبول ہوتی ہے' جمعہ کی رات میں' عید الاضحیٰ کی رات میں' عید الفطر کی رات میں' رجب کی پہلی رات میں اور شعبان کی پندرہویں رات میں۔

٨- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّوْمِ فِي النِّصْفِ الثَّانِي مِنْ شَعْبَانَ وَالرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ

نصف شعبان گزرنے کے بعد روزے رکھنے کی ممانعت اور رخصت

۳۴۶۶/۲۶۱- عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ النِّصْفُ مِنْ شَعْبَانَ فَاَمْسِكُوْا عَنِ الصَّوْمِ حَتّٰى يَكُوْنَ رَمَضَانُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جب نصف شعبان گزر جائے تو تم اس وقت تک روزے نہ رکھو جب تک کہ رمضان نہ آ جائے۔

۳۴۶۷/۲۶۲- عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَوْ لِغَيْرِهٖ هَلْ صُمْتَ سَرَارَ هٰذَا الشَّهْرِ (وَفِيْ لَفْظٍ هَلْ صُمْتَ مِنْ سَرَرِ هٰذَا الشَّهْرِ شَيْئًا؟ يَعْنِيْ شَعْبَانَ) قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَفْطَرْتَ اَوْ اَفْطَرَ النَّاسُ فَصُمْ يَوْمَيْنِ.

حضرت مطرف حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان سے یا ان کے علاوہ کسی سے فرمایا: کیا تم نے اس مہینے کے درمیان میں روزے رکھے ہیں؟ (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: کیا تم نے اس شعبان کے مہینے کے درمیان میں کوئی روزہ رکھا ہے؟) انہوں نے عرض کیا: نہیں! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے فرمایا: جب تم روزہ چھوڑ دیا لوگ روزہ چھوڑیں تو تم دو روزے رکھ لینا۔

ف: اس باب کی حدیث نمبر ۲۶۱ میں یہ دلیل ہے کہ نصف شعبان کے بعد روزے رکھنا جائز نہیں' اور شوافع بھی عدم جواز کے قائل ہیں' جبکہ جمہور علماء کے نزدیک نصف شعبان کے بعد نفلی روزے رکھنا جائز ہیں اور مذکورہ مروی حدیث ضعیف ہے' کیونکہ احادیث سے یہ ثابت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے علاوہ سب سے زیادہ روزے شعبان میں رکھتے تھے اور شعبان کے روزوں کو رمضان کے ساتھ ملا دیتے تھے' نیز یہ کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: رمضان کے بعد شعبان کے روزے رکھنا افضل ہے۔

۹- بَابُ صَوْمِ شَهْرِ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةِ اَيَّامٍ غَيْرِ مُعَيَّنَةٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

صبر (رمضان) اور ہر مہینے کے غیر معینہ ایام کے تین روزے رکھنا

۳٤٦٨/۲٦۳- عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ فِیْ سَفَرٍ فَلَمَّا نَزَلُوْا اَرْسَلُوْا اِلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّیْ فَقَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ فَلَمَّا وَضَعُوْا الطَّعَامَ وَكَادُوْا اَنْ يَفْرُغُوْا جَاءَ فَقَالُوْا هَلُمَّ فَاَكَلَ فَنَظَرَ الْقَوْمُ اِلَی الرَّسُوْلِ فَقَالَ مَا تَنْظُرُوْنَ؟ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ قَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ صَدَقَ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ صَوْمُ شَهْرِ الصَّوْمِ وَثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ فَقَدْ صُمْتُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ اَوَّلِ الشَّهْرِ فَاَنَا مُفْطِرٌ فِیْ تَخْفِيْفِ اللّٰهِ صَائِمٌ فِیْ تَضْعِيْفِ اللّٰهِ.

حضرت ابوعثمان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (لوگوں کے ہمراہ) ایک سفر میں تھے' جب لوگوں نے ایک جگہ پڑاؤ کیا تو انہوں نے (کھانا تیار کیا اور) حضرت ابو ہریرہ کی طرف پیغام بھیج کر بلایا (تاکہ وہ بھی ان کے ساتھ کھانا کھالیں' جب قاصد ان کے پاس پہنچا تو) اس وقت وہ نماز پڑھ رہے تھے (جب انہوں نے سلام پھیرا اور قاصد نے پیغام پہنچایا) تو انہوں نے فرمایا: میں روزے سے ہوں' چنانچہ لوگ کھانے لگے تو جب وہ کھانے سے فارغ ہونے کے قریب ہوئے تو حضرت ابو ہریرہ بھی آ گئے' لوگوں نے (ان سے) کہا کہ آؤ اور کھانا کھاؤ تو وہ کھانا کھانے لگے اور لوگ قاصد کی طرف دیکھنے لگے' قاصد نے کہا: تم مجھے کیوں دیکھ رہے ہو؟ اللہ کی قسم! انہوں نے کہا تھا کہ میں روزے سے ہوں' حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا: یہ سچا ہے' بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صبر (رمضان) کے مہینے کے روزے اور ہر مہینے میں تین روزے پوری زندگی کے روزے ہیں' سو میں مہینے کے شروع میں تین روزے رکھ چکا ہوں' میں اللہ تعالیٰ کی تخفیف (رعایت) میں روزہ چھوڑنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی تضعیف (کئی گنا ثواب کے حصول) میں روزہ دار ہوں۔

۳٤٦۹/۲٦٤- عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ تَمِيْمٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ بَابِ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْيَانَ وَفِيْنَا اَبُوْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ وَيُذْهِبُ مُغَلَّةَ الصَّدْرِ قَالَ قُلْتُ وَمَا مُغَلَّةُ الصَّدْرِ؟ قَالَ رِجْسُ الشَّيْطَانِ.

قبیلہ بنو تمیم کے ایک شخص کا بیان ہے کہ ہم حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہما کے دروازے کے پاس تھے اور حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بھی ہم میں موجود تھے تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ صبر کے مہینے (رمضان) کے روزے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھنا ہمیشہ کے روزے ہیں اور وہ سینے کے کینے کو دور کر دیتے ہیں' میں نے پوچھا: سینے کا کینہ کیا ہے؟ فرمایا: وہ شیطان کی پلیدی ہے۔

۳٤۷۰/۲٦٥- عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ

حضرت معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ صِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صِيَامُ الدَّهْرِ وَاِفْطَارُهٗ.

نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مہینے میں تین روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے اور افطار کرنے کے برابر ہیں۔

۲۶۶/۳۴۷۱- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صِيَامٌ حَسَنٌ صِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ.

حضرت عثمان بن ابو العاص ثقفی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھنا بہت اچھے روزے ہیں۔

۲۶۷/۳۴۷۲- عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَدْ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهٗ.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ہر مہینے تین روزے رکھے اس نے پوری زندگی روزے رکھے۔

۲۶۸/۳۴۷۳- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا نَحْوَهٗ.

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

۲۶۹/۳۴۷۴- عَنْ اَبِي نَوْفَلِ بْنِ اَبِي عَقْرَبَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ صُمْ مِنَ الشَّهْرِ يَوْمًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَقْوٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَقْوٰى اِنِّيْ اَقْوٰى صُمْ يَوْمَيْنِ كُلِّ شَهْرٍ، قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زِدْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زِدْنِيْ زِدْنِيْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

حضرت ابونوفل بن ابوعقرب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے روزے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر مہینے ایک روزہ رکھا کرو، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں زیادہ روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں بھی زیادہ روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں، میں بھی زیادہ روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں، تم ہر مہینے دو روزے رکھ لیا کرو، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے لیے اور بڑھا دیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے لیے اور بڑھا دیں، میرے لیے اور بڑھا دیں، تم ہر مہینے تین روزے رکھا کرو۔

۲۷۰/۳۴۷۵- عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ فَقُلْتُ مِنْ اَيِّهٖ كَانَ فَقَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَالِيْ مِنْ اَيِّهٖ كَانَ.

حضرت معاذہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہر مہینے تین روزے رکھتے تھے، میں نے پوچھا کہ آپ (ﷺ) مہینے کے کون سے دنوں میں روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ مہینے کے دنوں کی پرواہ کیے بغیر جس دن چاہتے روزہ رکھ لیتے تھے۔

ف: فقہاء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھنا مستحب ہے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کی دیگر حکمتوں کے علاوہ ایک حکمت یہ ہے کہ دل کینہ، کھوٹ، حسد اور شیطانی وسوسوں جیسی بیماریوں سے صاف و پاک ہو جاتا ہے۔

۱۰ - بَابُ صَوْمِ اَيَّامِ الْبِيْضِ

ایام بیض کے روزے رکھنا

٣٤٧٦/٢٧١- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰی اَعْرَابِیٌّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْنَبٍ قَدْ شَوَاهَا وَمَعَهَا صِنَابُهَا وَاُدْمُهَا فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَمْسَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَاْكُلْ وَاَمَرَ اَصْحَابَهُ اَنْ يَاْكُلُوْا فَاَمْسَكَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَاْكُلَ؟ قَالَ اِنِّیْ اَصُوْمُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ قَالَ اِنْ كُنْتَ صَائِمًا فَصُمِ الْاَيَّامَ الْغُرَّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک دیہاتی بھنا ہوا خرگوش لے کر آیا اور اس کے ساتھ چٹنی اور سالن بھی تھا اور اس نے ان کو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سامنے رکھ دیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اس خرگوش کے کھانے سے) رک گئے اور نہ کھایا' اور اپنے صحابہ کو کھانے کا حکم دیا' اور وہ (دیہاتی) بھی (کھانے سے) رک گیا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا: تمہیں کس چیز نے کھانے سے منع کیا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ میں ہر مہینے تین روزے رکھتا ہوں' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اگر تم روزے رکھنا چاہتے ہو تو پھر تم ایام بیض کے روزے رکھا کرو۔

چاند کی تیرہ' چودہ اور پندرہ تاریخ (ان تین دنوں) کو ایام بیض کہتے ہیں اور ان دنوں میں روزے رکھنے کو ایام بیض کے روزے کہتے ہیں۔

٣٤٧٧/٢٧٢- عَنِ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ قَالَ اُتِیَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِطَعَامٍ فَدَعَا اِلَيْهِ رَجُلًا فَقَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ ثُمَّ قَالَ وَاَیُّ الصِّيَامِ تَصُوْمُ؟ لَوْلَا كَرَاهِيَةُ اَنْ اَزِيْدَ اَوْ اَنْقُصَ لَحَدَّثْتُكُمْ بِحَدِيْثِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ جَاءَهُ الْاَعْرَابِیُّ بِالْاَرْنَبِ وَلٰكِنْ اَرْسِلُوْا اِلٰى عَمَّارٍ فَلَمَّا جَاءَهُ عَمَّارٌ قَالَ اَشَاهِدٌ اَنْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جَاءَهُ الْاَعْرَابِیُّ بِالْاَرْنَبِ قَالَ نَعَمْ، فَقَالَ اِنِّیْ رَاَيْتُ بِهَا دَمًا فَقَالَ كُلُوْهَا قَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ قَالَ وَاَیُّ الصِّيَامِ تَصُوْمُ؟ قَالَ اَوَّلَ الشَّهْرِ وَاٰخِرَهُ قَالَ اِنْ كُنْتَ صَائِمًا فَصُمِ الثَّلَاثَ عَشْرَةَ وَالْاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَالْخَمْسَ عَشْرَةَ.

حضرت ابن حوتکیہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا تو انہوں نے ایک آدمی کو کھانے کی دعوت دی تو اس نے کہا کہ میں روزے سے ہوں' انہوں نے فرمایا: تم کون سے روزے رکھ رہے ہو؟ اگر مجھے کمی بیشی ناپسند نہ ہوتی تو میں تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ حدیث سناتا جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں ایک دیہاتی آدمی خرگوش لے کر حاضر ہوا' لیکن تم حضرت عمار (رضی اللہ عنہ) کو بلوالو' جب حضرت عمار حضرت عمر کے پاس آئے تو حضرت عمر نے (ان سے) پوچھا: کیا تم اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھے جس دن آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں ایک دیہاتی ایک خرگوش لے کر حاضر ہوا تھا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! اور اس (دیہاتی) نے کہا تھا کہ میں نے اس پر خون لگا ہوا دیکھا ہے' تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اسے کھاؤ' اس (دیہاتی) نے عرض کیا کہ میں روزے سے ہوں' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم کون سے روزے رکھتے ہو؟ اس نے عرض کیا کہ میں ہر مہینے کی ابتداء میں اور اس کے آخر میں روزے رکھتا ہوں' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اگر تم روزے رکھنا چاہتے ہو تو تم ہر مہینے کی تیرہ' چودہ اور پندرہ تاریخ کو روزہ رکھا کرو۔

٣٤٧٨/٢٧٣- عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمِنْهَالِ عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَيَّامِ الْبِيْضِ فَهُوَ صَوْمُ الشَّهْرِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت عبدالملک بن منہال اپنے والد (رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ایام بیض کے روزے رکھنے کا حکم دیا (اور فرمایا:) پس یہ پورے مہینے کے روزے ہیں (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے) انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِصِيَامِ اللَّيَالِي الْبِيضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ وَقَالَ هِيَ كَصَوْمِ الدَّهْرِ.

ہمیں ایام بیض کی تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے رکھنے کا حکم دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ پوری زندگی کے روزوں کے برابر ہیں۔

۳۴۷۹/۲۷۴- عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ صَائِمًا مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَلْيَصُمِ الثَّلَاثَ الْبِيضَ.

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو شخص ہر مہینے تین روزے رکھنا چاہے تو وہ بیض کے تین روزے رکھے۔

ف: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ ایام بیض (چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ) کے روزے رکھنا مستحب ہیں، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ہر مہینے میں ایام بیض کے روزے رکھنے سے پوری زندگی کے روزوں کے ثواب کے برابر ثواب ملتا ہے۔

۱۱- بَابُ صَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مُعَيَّنَةٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

ہر مہینے میں تین ایام کو معین کر کے روزے رکھنا

۳۴۸۰/۲۷۵- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ الْخَمِيْسِ مِنْ اَوَّلِ الشَّهْرِ وَالْاِثْنَيْنِ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَالْاِثْنَيْنِ الَّذِيْ يَلِيْهِ.

حضرت عبد اللہ عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھتے تھے، ایک روزہ مہینے کی پہلی جمعرات کو، دوسرا روزہ جمعرات کے بعد والے پیر کو اور تیسرا روزہ اس کے بعد والے پیر کو۔

۳۴۸۱/۲۷۶- عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ وَيَوْمَ الْاِثْنَيْنِ مِنَ الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھتے تھے، پیر کے دن، جمعرات کے دن اور دوسرے جمعہ کے بعد والے پیر کے دن۔

۳۴۸۲/۲۷۷- عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ امْرَاَتِهٖ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ تِسْعَ ذِي الْحِجَّةِ وَيَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ اَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَخَمِيْسَيْنِ.

حضرت ہنیدہ بن خالد اپنی بیوی سے اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نویں ذوالحجہ، عاشوراء کے دن اور ہر مہینے میں تین روزے رکھتے تھے، (یعنی) مہینے کے پہلے پیر اور پہلی دو جمعراتوں کو روزہ رکھتے تھے۔

۳۴۸۳/۲۷۸- وَعَنْهُ اَيْضًا عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَاَلْتُهَا

حضرت ہنیدہ خزاعی اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور میں نے ان سے روزوں

عَنِ الصِّيَامِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنِي اَنْ اَصُوْمَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ اَوَّلُهَا الْاِثْنَيْنِ وَالْجُمُعَةِ وَالْخَمِيْسِ.

کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ مجھے ہر مہینے تین روزے رکھنے کا حکم دیتے تھے (یعنی) مہینے کے پہلے پیر، پہلے جمعہ اور پہلی جمعرات کو روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے۔

فَصْلٌ مِنْهُ فِي صَوْمِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ هِلَالٍ

ہر مہینے کے شروع میں تین روزے رکھنا

۳۴۸۴/۲۷۹- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ (يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ هِلَالٍ وَقَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر مہینے کی ابتداء میں تین دنوں کے روزے رکھتے تھے، اور آپ (ﷺ) بہت کم جمعہ کے دن کا روزہ چھوڑتے تھے۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ہر مہینے میں پیر، جمعرات اور جمعہ کے تین دنوں کو معین کر کے ان میں روزہ رکھنا مستحب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صرف جمعہ کا روزہ رکھنا بھی بلا کراہت جائز ہے، البتہ بہتر یہ ہے کہ اس سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھی روزہ رکھا جائے۔

۱۲- بَابُ صَوْمِ سِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ

ماہ شوال کے چھ روزے رکھنا (اور ان کی فضیلت)

۳۴۸۵/۲۸۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَسِتًّا مِنْ شَوَّالٍ فَكَاَنَّمَا صَامَ السَّنَةَ كُلَّهَا.

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور شوال کے چھ روزے رکھے تو گویا کہ اس نے پورے سال کے روزے رکھے۔

۳۴۸۶/۲۸۱- عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَسِتًّا مِنْ شَوَّالٍ فَقَدْ صَامَ الدَّهْرَ.

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور شوال کے چھ روزے رکھے تو اس نے زندگی بھر کے روزے رکھے۔

۳۴۸۷/۲۸۲- عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ فَشَهْرٌ بِعَشَرَةِ اَشْهُرٍ وَصِيَامُ سِتَّةِ اَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ فَذٰلِكَ تَمَامُ صِيَامِ السَّنَةِ.

رسول اللہ ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے تو ماہ رمضان کے روزے دس مہینوں کے روزوں کے برابر ہیں اور عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھنا دو مہینوں کے روزوں کے برابر ہیں، سو یہ پورے سال کے روزے ہو گئے۔

ماہ شوال کے چھ روزے رکھنے کی فضیلت میں دیگر احادیث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو گویا کہ اس نے زندگی بھر روزے رکھے۔ (بلوغ الامانی ج ۱۰ ص ۲۱۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے عید الفطر کے بعد پے در پے چھ روزے رکھے گویا کہ اس نے پورا سال روزے رکھے۔ (المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۷۶۰۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے، اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح پاک وصاف ہو جائے گا جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ (المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۸۶۲۲)

ان احادیث میں شوال کے چھ روزے رکھنے کی مشروعیت کی دلیل ہے، اور ان سے شوال کے چھ روزے رکھنے کی فضیلت معلوم ہوئی اور یہ کہ شوال کے چھ روزے خواہ پے در پے رکھے جائیں یا متفرق رکھے جائیں، ہر طرح جائز ہے، البتہ متفرق رکھنا بہتر ہے۔

۱۳- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِيَامِ شَوَّالٍ وَالْاَرْبَعَاءِ وَالْخَمِيْسِ وَالْجُمُعَةِ

شوال کے روزوں اور بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزوں کی فضیلت

۳۴۸۸/۲۸۳- عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَرِيْفٌ مِنْ عُرَفَاءِ قُرَيْشٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَنَّهُ سَمِعَ مِنْ فَلْقِ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَشَوَّالًا وَالْاَرْبَعَاءَ وَالْخَمِيْسَ وَالْجُمُعَةَ دَخَلَ الْجَنَّةَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَ حَدَّثَنِيْ عَرِيْفٌ مِنْ عُرَفَاءِ قُرَيْشٍ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعَهُ مِنْ فَلْقِ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَشَوَّالًا وَالْاَرْبَعَاءَ وَالْخَمِيْسَ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

حضرت عکرمہ بن خالد کا بیان ہے کہ مجھے قریش کے ایک رئیس نے اپنے والد کے حوالے حدیث سنائی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بلا واسطہ یہ سنا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے، شوال کے (چھ) روزے رکھے اور بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے) حضرت عکرمہ قریش کے ایک رئیس سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے، شوال کے چھ روز رکھے اور بدھ اور جمعرات کے روزے رکھے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

شوال کے روزوں اور بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزوں کی فضیلت میں مزید احادیث

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے بدھ اور جمعرات کے روزے رکھے اس کے لیے دوزخ سے نجات کا پروانہ لکھ دیا جاتا ہے۔ (مسند ابی یعلیٰ، رقم الحدیث: ۵۶۱۰)

حضرت عبداللہ بن مسلم قرشی (رضی اللہ عنہ) کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صیام الدھر (زندگی بھر کے روزوں) کے بارے میں پوچھا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تمہارے اہل وعیال کا تم پر حق ہے، سو تم رمضان کے روزے رکھو، شوال کے (چھ) روزے رکھو اور ہر بدھ اور جمعرات کے روزے رکھو تو گویا تم نے زندگی بھر کے روزے رکھے (یعنی تمہیں زندگی بھر کے روزوں کے ثواب کے برابر ثواب مل جائے گا)۔ (شعب الایمان ج ۳ ص ۳۹۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھا اور

تھوڑا یا زیادہ صدقہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرما دے گا اور وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح صاف و پاک ہو جائے گا جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ (شعب الایمان ج ٣ص ٣٩٦)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے بدھ' جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں موتیوں' یاقوت اور زمرد کا محل بنائے گا اور اس کے لیے دوزخ سے براءت (نجات کا پروانہ) لکھ دے گا۔ (شعب الایمان ج ٣ص ٣٩٧' المعجم الاوسط رقم الحدیث: ٢٥٤)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے بدھ' جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایسا گھر بنائے گا جس کا ظاہر (بیرونی منظر) اس کے اندر سے دیکھا جا سکے گا اور اس کا باطن (اندرونی منظر) باہر سے دیکھا جا سکے گا۔ (المعجم الاوسط' رقم الحدیث: ٢٥٣' المعجم الکبیر ج ٨' رقم الحدیث: ٧٩٨١)

بدھ کا دن اور قبولیت دعا کی گھڑی

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد احزاب میں پیر کے دن' منگل کے دن اور بدھ کے دن دعا کی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی وہ دعا بدھ کے دن ظہر اور عصر کی دو نمازوں کے درمیان قبول ہوئی' پس ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے چہرہ انور پر (قبولیت دعا کی) خوشی کے آثار دیکھے' حضرت جابر کہتے ہیں کہ پھر جب بھی مجھے کوئی اہم معاملہ پیش آتا تو میں اس (بدھ کے) دن کی اسی ساعت میں بیٹھ جاتا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا تو میں دعا کی قبولیت (کے آثار) کو پہچان لیتا (یعنی دعا قبول ہو جاتی)۔

(شعب الایمان ج ٣ص ٣٩٨-٣٩٧)

ان احادیث میں رمضان کے روزے رکھنے کے بعد شوال کے مہینے میں روزے رکھنے اور بدھ' جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھنے کی فضیلت معلوم ہوئی اور یہ روزے رکھنا مستحب ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ان ایام کے روزے رکھنے والوں کا اچھا انجام ہوگا اور اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا' کیونکہ جنت میں صرف وہی شخص داخل ہوگا جس کی موت ایمان پر آئے گی اور اگر وہ گناہ گار بھی ہوا تو اسے گناہ کی وجہ سے سزا ہوگی اور آخر کار وہ جنت میں ہوگا اور اگر اس کی نیکیاں اس کے گناہوں پر بھاری ہوئیں تو وہ بغیر عذاب کے جنت میں داخل ہوگا۔

ہر مہینے میں بدھ' جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھنے کا جواز اور فضیلت ثابت ہوئی۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بدھ کے دن ظہر اور عصر کی نمازوں کے درمیان کا وقت قبولیت دعا کا وقت ہے۔

١٤- بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صِيَامِ السَّبْتِ وَالْأَحَدِ

ہفتہ اور اتوار کے دن روزہ رکھنا

٣٤٨٩/٢٨٤- عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ سَلَمَةَ (زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) تَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ يَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ أَكْثَرَ مِمَّا يَصُوْمُ مِنَ الْأَيَّامِ وَيَقُوْلُ إِنَّهُمَا عِيْدَا الْمُشْرِكِيْنَ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أُخَالِفَهُمْ.

حضرت کریب کا بیان ہے کہ انہوں نے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسرے دنوں کی بہ نسبت ہفتہ اور اتوار کے دن کے زیادہ روزے رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ دو دن مشرکوں (یہود و نصاریٰ) کی عید کے دن ہیں' سو میں ان کی مخالفت کرنا چاہتا ہوں۔

یہ حدیث ہفتہ اور اتوار کے دن روزہ رکھنے کے استحباب پر دلیل ہے' اور ان دونوں میں روزہ رکھنے کی حکمت یہود ونصاریٰ کی مخالفت ہے۔

۱۵- بَابُ اِسْتِحْبَابِ صِيَامِ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ

۲۸۵/۳۴۹۰- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ الْأَيَّامَ يَسْرُدُ حَتّٰى يُقَالَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ الْأَيَّامَ حَتّٰى لَا يَكَادَ أَنْ يَصُوْمَ إِلَّا يَوْمَيْنِ مِنَ الْجُمُعَةِ إِنْ كَانَا فِيْ صِيَامِهِ وَإِلَّا صَامَهُمَا وَلَمْ يَكُنْ يَصُوْمُ مِنْ شَهْرٍ مِنَ الشُّهُوْرِ مَا يَصُوْمُ مِنْ شَعْبَانَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّكَ تَصُوْمُ لَا تَكَادُ أَنْ تُفْطِرَ وَتُفْطِرُ حَتّٰى لَا تَكَادَ أَنْ تَصُوْمَ إِلَّا يَوْمَيْنِ إِنْ دَخَلَا فِيْ صِيَامِكَ وَإِلَّا صُمْتَهُمَا قَالَ أَيُّ يَوْمَيْنِ؟ قَالَ قُلْتُ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ، قَالَ ذَانِكَ يَوْمَانِ تُعْرَضُ فِيْهِمَا الْأَعْمَالُ عَلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِيْ وَأَنَا صَائِمٌ قَالَ قُلْتُ وَلَمْ أَرَكَ تَصُوْمُ مِنْ شَهْرٍ مِنَ الشُّهُوْرِ مَا تَصُوْمُ مِنْ شَعْبَانَ قَالَ ذَاكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ يُرْفَعُ فِيْهِ الْأَعْمَالُ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِيْ وَأَنَا صَائِمٌ.

پیر اور جمعرات کے روزے رکھنے کا استحباب

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلسل روزے رکھتے حتیٰ کہ لوگ کہتے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اب روزے نہیں چھوڑیں گے اور کبھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مسلسل کئی دن روزے نہیں رکھتے تھے حتیٰ کہ ایسا لگتا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اب روزے نہیں رکھیں گے' سوائے ہفتے کے دو دنوں کے کہ اگر وہ دو دن آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے متواتر روزے رکھنے کے دوران آ جاتے تو ان دنوں کا روزہ رکھ لیتے تھے اور اگر متواتر روزے چھوڑنے والے دنوں میں وہ دو دن آ جاتے تب بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ان (دو دنوں) کا روزہ رکھ لیتے تھے' اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جتنے زیادہ روزے شعبان کے مہینے میں رکھتے تھے اتنے روزے کسی اور مہینے میں نہیں رکھتے تھے' (حضرت اسامہ کہتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کبھی آپ مسلسل اتنے روزے رکھتے ہیں کہ ایسا لگتا ہے کہ آپ روزے نہیں چھوڑیں گے اور کبھی آپ مسلسل کئی دن روزے نہیں رکھتے حتیٰ کہ ایسا لگتا ہے کہ آپ روزے نہیں رکھیں گے' سوائے دو دنوں کے کہ اگر وہ دو دن آپ کے روزوں کے دوران آ جاتے ہیں تو آپ ان دنوں کا روزہ رکھ لیتے ہیں اور اگر وہ دو دن آپ کے روزے چھوڑنے کے دوران آ جاتے ہیں تب بھی آپ ان دنوں کا روزہ رکھ لیتے ہیں' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے پوچھا: وہ کون سے دو دن ہیں؟ میں نے عرض کیا: وہ پیر اور جمعرات کے دن ہیں' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: یہ وہ دو دن ہیں کہ ان دنوں میں رب العالمین کی بارگاہ میں اعمال پیش کیے جاتے ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ جب میرا عمل پیش کیا جائے تو اس وقت میں روزے سے ہوں' میں نے عرض کیا: میں نے آپ کو کسی اور مہینے میں اتنے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا جتنے روزے آپ شعبان میں رکھتے ہیں' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: یہ وہ مہینہ ہے جس سے لوگ غافل ہیں' یہ رجب اور رمضان کے درمیان (کا مہینہ) ہے' اور یہ وہ مہینہ ہے جس میں اعمال اٹھا کر رب العالمین کے پاس پہنچائے جاتے ہیں' سو میں یہ پسند کرتا ہوں کہ جس وقت میرے عمل کو اٹھایا

جائے اس وقت میں روزے سے ہوں۔

٣٤٩١/٢٨٦- عَنْ مَوْلٰی اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ اَنَّهُ اِنْطَلَقَ مَعَ اُسَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِلٰی وَادِی الْقُرٰی یَطْلُبُ مَالًا لَهُ وَکَانَ یَصُوْمُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ فَقَالَ لَهُ مَوْلَاهُ لِمَ تَصُوْمُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ وَاَنْتَ شَیْخٌ کَبِیْرٌ قَدْ رَقَقْتَ؟ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَصُوْمُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ اَعْمَالَ النَّاسِ تُعْرَضُ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الْخَمِیْسِ.

حضرت اسامہ بن زید (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے آزاد کردہ غلام کا بیان ہے کہ وہ حضرت اسامہ رضی اللہ کے ساتھ اپنا مال طلب کرنے کے لیے وادی القریٰ میں گئے اور وہ (حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے‘ ان کے غلام نے ان سے پوچھا: آپ پیر اور جمعرات کے دن روزہ کیوں رکھتے ہیں حالانکہ آپ بہت بوڑھے وکمزور ہو چکے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے‘ آپ (ﷺ) سے ان (روزوں) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: پیر اور جمعرات کے دن لوگوں کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔

٣٤٩٢/٢٨٧- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ کَانَ اَکْثَرُ مَا یَصُوْمُ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ قَالَ فَقِیْلَ لَهُ قَالَ فَقَالَ اِنَّ الْاَعْمَالَ تُعْرَضُ کُلَّ اِثْنَیْنِ وَخَمِیْسٍ اَوْ کُلَّ یَوْمِ اِثْنَیْنِ وَخَمِیْسٍ فَیَغْفِرُ اللّٰهُ لِکُلِّ مُسْلِمٍ اَوْ لِکُلِّ مُؤْمِنٍ اِلَّا الْمُتَهَاجِرَیْنِ فَیَقُوْلُ اَخِّرْهُمَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ زیادہ تر پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے‘ آپ (ﷺ) سے (اس بارے میں) پوچھا گیا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: ہر پیر اور ہر جمعرات کے دن اعمال پیش کیے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو بخش دیتا ہے یا فرمایا: ہر مومن کو بخشش دیتا ہے‘ لیکن ان دو آدمیوں کو نہیں بخشتا جو ایک دوسرے سے بغض و عداوت رکھتے ہیں (اور ترک تعلق کرتے ہیں) اللہ تعالیٰ (فرشتہ سے) فرماتا ہے ان کو مہلت دے دو (یعنی ان کے عمل اس وقت تک پیش نہ کرو جب تک کہ یہ دونوں صلح نہ کر لیں)۔

٣٤٩٣/٢٨٨- عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ صَوْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ وَیَتَحَرَّی الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ان سے رسول اللہ ﷺ کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ شعبان کے روزے رکھتے تھے اور پیر اور جمعرات کے روزے کا اہتمام کرتے تھے۔

پیر اور جمعرات کے روزوں اور ان دنوں میں اعمال پیش کیے جانے سے متعلق دیگر احادیث

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ پیر اور جمعرات کے روزے رکھتے تھے۔

(المعجم الکبیر ج ١٠‘ رقم الحدیث: ١٠٢٣٣)

حضرت واثلہ رضی اللہ پیر اور جمعرات کے روزے رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ان دو دنوں میں روزے رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ ان دو دنوں میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔ (المعجم الکبیر ج ٢٢‘ رقم الحدیث: ٢٣٣)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھتے تھے‘ میں نے آپ (ﷺ) سے ان (روزوں کی فضیلت) کے بارے میں پوچھا تو آپ (ﷺ) نے فرمایا: بلاشبہ پیر اور جمعرات کے دن (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) اعمال

پیش کیے جاتے ہیں۔ (سنن دارمی، رقم الحدیث: ١٧٥١)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پیر اور جمعرات کے دن اعمال پیش کیے جاتے ہیں، سو جو شخص بخشش طلب کرتا ہے اسے بخش دیا جاتا ہے اور جو شخص توبہ کرتا ہے اس کی توبہ قبول کی جاتی ہے اور (دل میں) کینہ رکھنے والوں کو ان کے کینے کی وجہ سے مسترد کیا جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ توبہ کرلیں۔ (الترغیب والترہیب ج ٢ ص ٧٩)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر پیر اور جمعرات کو اہل زمین کے رجسٹروں (میں درج شدہ ناموں) کو آسمان والوں کے رجسٹروں میں درج کیا جاتا ہے اور ہر اس مسلمان کو بخش دیا جاتا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا ہو، لیکن اس شخص کی بخشش نہیں ہوتی جس کے بھائی اور اس کے درمیان کینہ و بغض ہو۔ (الترغیب والترہیب ج ٢ ص ٧٩)

اس سے پیر اور جمعرات کے دن روزے رکھنے کی فضیلت معلوم ہوئی اور یہ کہ ان دنوں کے روزے رکھنا مستحب ہیں، کیونکہ ان دو دنوں میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اعمال پیش کیے جاتے ہیں، چونکہ اللہ تعالیٰ نے روزہ داروں سے بخشش کا وعدہ فرمایا ہے، اس لیے جب کوئی بندہ پیر اور جمعرات کے روزے رکھے گا اور یہ عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوگا تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق اسے بخش دے گا، اور یہ کہ ہر پیر اور جمعرات کو اللہ تعالیٰ ہر بخشش طلب کرنے والے کو بخش دیتا ہے اور ہر توبہ کرنے والے کی توبہ کو قبول فرماتا ہے، لیکن ترک تعلق کرنے والوں، دلوں میں کینہ رکھنے والوں اور بغض و عداوت رکھنے والوں کو نہیں بخشتا، الا یہ کہ وہ آپس میں صلح کرلیں اور اپنے دلوں کو کینہ اور بغض و عداوت سے صاف کرلیں۔

١٦- بَابُ صِيَامِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ صِيَامِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا، یہ حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں

٣٤٩٤/٢٨٩- عَنْ صَدَقَةَ الدِّمَشْقِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَسْأَلُهُ عَنِ الصِّيَامِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ الصِّيَامِ صِيَامَ أَخِي دَاوُدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا.

حضرت صدقہ دمشقی کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے ان سے روزے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ سب سے افضل روزے میرے بھائی حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں، وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے۔

٣٤٩٥/٢٩٠- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ وَأَحَبُّ الصَّلٰوةِ إِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوُدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَهُ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ وَكَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا.

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ روزے حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے، وہ آدھی رات نیند کرتے تھے، رات کا تیسرا حصہ قیام (عبادت) کرتے تھے اور رات کے چھٹے حصے میں وہ پھر سو جاتے تھے اور وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نہیں رکھتے تھے۔

٣٤٩٦/٢٩١- عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (بْنِ الْعَاصِ) رَضِيَ اللّٰهُ

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم (ہمیشہ) رات کو قیام

عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أُخْبِرْتُ أَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ، قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَعَمْ، قَالَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُوْمَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشَدَّدَ عَلَيَّ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشَدَّدَ عَلَيَّ، قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَجِدُ قُوَّةً قَالَ صُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا كَانَ صِيَامُ دَاوُدَ؟ (عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ) قَالَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا.

(عبادت) کرتے ہو اور (ہمیشہ) دن کو روزہ رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! (یہ خبر درست ہے) آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم روزے رکھو بھی اور روزے چھوڑ بھی دیا کرو، نماز بھی پڑھو اور نیند بھی کرو، کیونکہ تمہارے جسم کا تم پر حق ہے، تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے اور تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے اور تمہارے لیے ہر مہینے تین روزے رکھنا کافی ہیں، حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے (تخفیف قبول نہ کرکے اپنے اوپر) سختی کی تو آپ (ﷺ) نے مجھ پر سختی کی، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں (زیادہ روزے رکھنے کی) طاقت رکھتا ہوں، آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم ہر ہفتے تین روزے رکھا کرو، حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے (تخفیف قبول نہ کرکے اپنے اوپر) سختی کی تو آپ (ﷺ) نے بھی مجھ پر سختی کی، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں (زیادہ روزے رکھنے کی) طاقت رکھتا ہوں، آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے رکھا کرو اور اس سے زیادہ نہ رکھو، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے کس طرح تھے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نہیں رکھتے تھے۔

۳۴۹۷/۲۹۲- عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو (بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِصِيَامٍ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ تِسْعَةٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَجِدُ قُوَّةً فَزِدْنِيْ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ أَجْرُ ثَمَانِيَةِ أَيَّامٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أَجِدُ قُوَّةً فَزِدْنِيْ قَالَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ سَبْعَةِ أَيَّامٍ، قَالَ فَمَا زَالَ يَحُطُّ لِيْ حَتّٰى قَالَ إِنَّ أَفْضَلَ الصَّوْمِ صَوْمُ أَخِيْ دَاوُدَ أَوْ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ شَكَّ الْجُرَيْرِيُّ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَمَّا ضَعُفَ لَيْتَنِيْ كُنْتُ قَنِعْتُ بِمَا أَمَرَنِيْ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو بِنَحْوِهِ وَفِيْهِ قَالَ) فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَصُوْمُ ذٰلِكَ الصِّيَامَ حَتّٰى أَدْرَكَهُ السِّنُّ وَالضَّعْفُ كَانَ يَقُوْلُ

حضرت عبداللہ بن عمرو (بن عاص) رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھے روزے رکھنے کا حکم دیں، آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم (ہر دس دن میں) ایک روزہ رکھ لیا کرو، اس سے تمہیں نو روزوں کا اجر وثواب مل جائے گا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں (زیادہ روزے رکھنے کی) طاقت رکھتا ہوں، آپ مجھے مزید روزے رکھنے کا حکم دیں، آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم (ہر دس دن میں) دو روزے رکھا کرو، اس سے تمہیں آٹھ دنوں (کے روزوں) کا اجر وثواب مل جائے گا، میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں (زیادہ روزے رکھنے کی) طاقت رکھتا ہوں، آپ مجھے مزید روزے رکھنے کا حکم دیں، آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم (ہر دس دن میں) تین روزے رکھ لیا کرو، اس سے تمہیں سات دنوں (کے روزوں) کا اجر وثواب مل جائے گا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ آپ (ﷺ) میرے لیے مسلسل اجر گھٹاتے رہے (اور روزے بڑھاتے رہے) حتیٰ کہ فرمایا: سب سے افضل روزے میرے بھائی اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں، تم ایک دن روزہ رکھا کرو اور ایک دن نہ رکھا کرو،

لِاَنْ اَكُوْنَ قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَهْلِيْ وَمَالِيْ.

حضرت عبد اللہ جب کمزور ہو گئے تو کہا: کاش! میں نے نبی کریم ﷺ کے حکم پر قناعت کر لی ہوتی (اور دوسرے طریق سے حضرت ابو سلمہ نے حضرت عبد اللہ بن عمرو سے اسی طرح روایت کیا ہے، البتہ اس میں ہے کہ انہوں نے کہا کہ) حضرت عبد اللہ وہ روزے رکھتے رہے، حتیٰ کہ جب بوڑھے اور کمزور ہو گئے تو کہا کرتے تھے: کاش! میں رسول اللہ ﷺ کی رخصت کو قبول کر لیتا تو یہ مجھے اپنے اہل و عیال اور اپنے مال سے بھی زیادہ محبوب ہوتی۔

احادیث باب کی روشنی میں مستفاد امور

ان احادیث میں یہ دلیل ہے کہ نفلی روزوں میں صوم داؤدی (ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا) سب سے افضل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ و محبوب عمل ہے اور صوم داؤدی صوم دہر (ہمیشہ روزے رکھنے) سے بھی بہتر و افضل ہے اور یہی معتدل و آسان طریقہ ہے کیونکہ اس (صوم داؤدی) سے آدمی اپنی ذات کے حق کو ادا کرتا ہے، اپنی بیوی بچوں کے حقوق ادا کرتا ہے اور اپنے مہمان کے حق کو بھی ادا کرتا ہے، جبکہ صوم دہر سے ان حقوق کے ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے اور اگر حقوق کے ضیاع کا خطرہ نہ بھی ہو تو پھر بھی یہ سنت نبوی کے خلاف ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی اقتداء عبادات کی انواع میں سے ہے۔

اور اس باب کی احادیث سے یہ بھی فائدہ حاصل ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنی امت پر بہت زیادہ مہربان و شفیق اور رحیم ہیں کہ آپ (ﷺ) اپنی امت کو (شفقت و رحمت کی بنا پر) اسی چیز کا حکم دیتے ہیں جو ان کے لیے سہولت و نرمی کا باعث ہو اور ان کی مصلحت (خیر خواہی) کے پیش نظر ان کو اسی عبادت کی ترغیب دیتے ہیں جس کو وہ ہمیشہ آسانی سے ادا کر سکیں اور ان کو ایسی عبادات سے منع کرتے ہیں جو ان کی تکلیف و مشقت اور بعد میں پریشانی و پشیمانی کا باعث بنے، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی طرف سے جو رخصت و رعایت حاصل ہو اس کے قبول کرنے میں ہی عافیت و سکون ہے، خواہ وہ رخصت عبادات میں ہو یا معاملات میں ہو۔

۱۷- بَابُ صَوْمِ تِسْعِ ذِی الْحِجَّةِ وَيَوْمِ عَرَفَةَ بِغَيْرِ الْحَاجِّ

حج نہ کرنے والوں کے لیے نویں ذوالحجہ، عرفہ کے دن روزہ رکھنے کا حکم (اور فضیلت)

۳۴۹۸/۲۹۳- عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ امْرَاَتِهٖ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ تِسْعَ ذِی الْحِجَّةِ وَيَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

حضرت ہنیدہ بن خالد اپنی بیوی سے اور وہ نبی کریم ﷺ کی کسی بیوی سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نویں ذوالحجہ، عاشوراء کے دن اور ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھتے تھے۔

۳۴۹۹/۲۹۴- عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ يُكَفِّرُ سَنَتَيْنِ مَاضِيَةً وَمُسْتَقْبِلَةً وَصَوْمُ عَاشُوْرَاءَ يُكَفِّرُ سَنَةً مَاضِيَةً.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرفہ (نویں ذوالحجہ) کے دن کا روزہ دو سالوں (کے گناہوں) کا کفارہ ہو جاتا ہے، ایک گزرے ہوئے سال کا اور ایک آئندہ سال کا، اور عاشوراء کا روزہ گزرے ہوئے ایک سال کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

٣٥٠٠/٢٩٥- عَنْ عَطَاءِ الْخَرَاسَانِيِّ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَوْمَ عَرَفَةَ وَهِيَ صَائِمَةٌ وَالْمَاءُ يُرَشُّ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَفْطِرِيْ فَقَالَتْ اَفْطِرُ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ صَوْمَ يَوْمِ عَرَفَةَ يُكَفِّرُ الْعَامَ الَّذِيْ قَبْلَهُ.

حضرت عطاء خراسانی کا بیان ہے کہ حضرت عبد الرحمٰن بن ابو بکر (رضی اللہ عنہما) عرفہ کے دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور اس وقت وہ روزے سے تھیں اور ان پر پانی ڈالا جا رہا تھا' حضرت عبد الرحمٰن نے ان سے کہا: تم روزہ کھول لو' انہوں نے کہا کہ میں روزہ کھول لوں حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عرفہ کے دن کا روزہ پچھلے سال (کے گناہوں) کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

فَصْلٌ مِنْهُ فِيْ كَرَاهَةِ ذٰلِكَ لِلْحَاجِّ

فصل: حج کرنے والوں کے لیے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کی کراہت

٣٥٠١/٢٩٦- عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ بَيْتِهِ فَسَاَلْتُهُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَاتٍ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت عکرمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے گھر آیا اور ان سے عرفات میں عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرفات میں عرفہ کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

٣٥٠٢/٢٩٧- عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَيْتُهُ بِعَرَفَةَ فَوَجَدْتُهُ يَاْكُلُ رُمَّانًا فَقَالَ اُدْنُ فَكُلْ لَعَلَّكَ صَائِمٌ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَصُوْمُهُ وَقَالَ مَرَّةً اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَصُمْ هٰذَا الْيَوْمَ.

حضرت سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ میں عرفہ کے دن (میدان عرفات میں) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور میں نے ان کو انار کھاتے ہوئے پایا' انہوں نے (مجھ سے) فرمایا: تم قریب آ جاؤ اور (انار) کھاؤ' شاید تم روزے سے ہو' بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس (عرفہ کے دن) روزہ نہیں رکھتے تھے' اور ایک مرتبہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس (عرفہ کے) دن روزہ نہیں رکھا۔

٣٥٠٣/٢٩٨- عَنْ نَافِعٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ لَمْ يَصُمْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَبُوْبَكْرٍ وَلَا عُمَرُ وَلَا عُثْمَانُ يَوْمَ عَرَفَةَ (وَمِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ سَاَلَهُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَمَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ، وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَاَنَا لَا اَصُوْمُهُ وَلَا اٰمُرُكَ وَلَا اَنْهَاكَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْهُ وَاِنْ

حضرت نافع کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرفہ کے دن روزہ نہیں رکھا اور نہ ہی حضرت ابو بکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان (رضی اللہ عنہم) نے عرفہ کے دن روزہ رکھا (اور دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے (حج کے موقع پر) عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس (عرفہ کے) دن روزہ نہیں رکھا' حضرت ابو بکر کے ساتھ حج کیا تو انہوں نے بھی اس دن روزہ نہیں رکھا' حضرت عمر کے

شِئْتَ فَلَا تَصُمْهُ (وَمِنْ طَرِيقٍ ثَالِثٍ) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا صُمْتُ عَرَفَةَ قَطُّ وَلَا صَامَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَبُوْبَكْرٍ وَلَا عُمَرُ.

ساتھ حج کیا تو انہوں نے بھی اس دن روزہ نہیں رکھا اور حضرت عثمان کے ساتھ حج کیا تو انہوں نے بھی اس دن روزہ نہیں رکھا، اور میں بھی اس دن روزہ نہیں رکھتا، اور نہ میں تمہیں (اس دن روزہ رکھنے کا) حکم دیتا ہوں اور نہ ہی میں تمہیں روکتا ہوں اگر تم چاہو تو اس دن کا روزہ رکھو اور اگر چاہو تو اس دن کا روزہ نہ رکھو (اور تیسرے طریق سے مروی ہے) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے عرفہ کا روزہ کبھی نہیں رکھا، نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دن روزہ رکھا ہے اور نہ ہی حضرت ابو بکر اور حضرت عمر (رضی اللہ عنہما) نے اس دن روزہ رکھا ہے۔

٣٥٠٤/٢٩٩- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (ذوالحجہ کے پہلے) دس دنوں میں کبھی روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

٣٥٠٥/٣٠٠- عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اُمِّ الْفَضْلِ اُمِّ بَنِي الْعَبَّاسِ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ شَكُّوْا (وَفِي لَفْظٍ تَمَارَوْا) فِي صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَقَالَتْ اُمُّ الْفَضْلِ اَنَا اَعْلَمُكُمْ لَكُمْ ذٰلِكَ فَبَعَثْتُ بِلَبَنٍ فَشَرِبَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنَحْوِهِ وَفِيهِ) فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ بِلَبَنٍ فَشَرِبَ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ بِعَرَفَةَ عَلٰى بَعِيرِهِ.

بنو عباس کی والدہ حضرت ام فضل کے آزاد کردہ غلام حضرت عمیر حضرت ام فضل (رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عرفہ کے دن کے روزے کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا تو حضرت ام فضل نے کہا: میں اس بارے میں تم سے زیادہ جانتی ہوں، میں نے (میدان عرفات میں عرفہ کے دن) دودھ بھیجا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے وہ دودھ پی لیا (اور انہی سے دوسرے طریق سے حضرت ام فضل سے اسی طرح مروی ہے، البتہ اس میں یہ ہے کہ) حضرت ام فضل نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں دودھ بھیجا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے وہ دودھ پی لیا اور اس وقت آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میدان عرفات میں اپنے اونٹ پر (کھڑے ہو کر) لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔

٣٥٠٦/٣٠١- عَنْ عَطَاءٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا دَعَا الْفَضْلَ يَوْمَ عَرَفَةَ اِلٰى طَعَامٍ فَقَالَ اِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا تَصُمْ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرِّبَ اِلَيْهِ حِلَابٌ فَشَرِبَ مِنْهُ هٰذَا الْيَوْمَ وَاِنَّ النَّاسَ يَسْتَنُّوْنَ بِكُمْ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيقٍ ثَانٍ) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ دَعَا اَخَاهُ عُبَيْدَ اللّٰهِ يَوْمَ عَرَفَةَ اِلٰى طَعَامٍ قَالَ اِنِّي صَائِمٌ قَالَ اِنَّكُمْ اَئِمَّةٌ (وَفِي لَفْظٍ اَهْلُ بَيْتٍ) يُقْتَدٰى بِكُمْ قَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ

حضرت عطاء کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عرفہ کے دن حضرت فضل کو کھانے کی دعوت دی تو انہوں نے کہا: میں روزے سے ہوں، حضرت عبداللہ نے کہا: تم روزہ نہ رکھو، کیونکہ اس دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں دودھ کا برتن پیش کیا گیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس (برتن) سے دودھ پی لیا، اور لوگ تمہاری اقتداء کرتے ہیں (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) حضرت ابن عباس نے عرفہ کے دن اپنے بھائی عبید اللہ کو کھانے کی دعوت دی تو انہوں نے کہا کہ میں روزے سے ہوں، حضرت ابن عباس نے فرمایا: تم ائمہ (امراء) ہو (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم اہل بیت ہو) تمہاری اقتداء کی جاتی ہے، میں

وَسَلَّمَ دَعَا بِحِلَابٍ فِي هٰذَا الْيَوْمِ فَشَرِبَ.

نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس (عرفہ کے) دن دودھ منگایا اور (وہ دودھ) پی لیا۔

عرفہ کے دن کا روزہ اور جمہور علماء

عرفہ (نویں ذوالحجہ) کے دن روزہ رکھنا مستحب ہے' اس دن روزہ رکھنے کی فضیلت یہ ہے کہ اس سے دو سال (ایک گزشتہ سال اور ایک آئندہ سال) کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور یہ فضیلت غیر حاجیوں کے لیے ہے' اور حج کرنے والوں کے لیے عرفہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے (اور یہ کراہت تنزیہی ہے) اور ائمہ میں سے امام ابوحنیفہ' امام مالک' امام شافعی' ثوری اور جمہور علماء کے نزدیک (حج کرنے والوں کے لیے) عرفہ کے دن روزہ نہ رکھنا مستحب ہے' اور حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا بھی یہی قول (فتویٰ) ہے۔ (بلوغ الامانی)

اَبْوَابُ الْاِعْتِكَافِ وَفَضْلِ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

اعتکاف کا بیان اور رمضان کے آخری عشرہ کی فضیلت

١- بَابُ فَضْلِ الْاِعْتِكَافِ وَبَيَانِ زَمَانِهِ وَمَكَانِهِ

اعتکاف کی فضیلت اور اس کے وقت اور جگہ کا بیان

٣٥٠٧/٣٠٢- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلْمَسَاجِدِ اَوْتَادًا الْمَلَائِكَةُ جُلَسَاؤُهُمْ اِنْ غَابُوْا يَفْتَقِدُوْهُمْ وَاِنْ مَرِضُوْا عَادُوْهُمْ وَاِنْ كَانُوْا فِيْ حَاجَةٍ اَعَانُوْهُمْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کچھ لوگ مساجد کی میخیں ہوتے ہیں (کہ وہ مساجد سے محبت کرتے ہیں اور عبادت و ذکر کے لیے اکثر ان میں بیٹھے رہتے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں کہ) فرشتے ان کے ہم نشین ہوتے ہیں' اگر وہ غائب ہو جائیں تو فرشتے ان کو تلاش کرتے ہیں' اگر وہ بیمار ہو جائیں تو فرشتے ان کی عیادت کرتے ہیں اور اگر وہ کسی حاجت میں ہوں (انہیں کوئی کام پڑ جائے) تو فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں۔

٣٥٠٨/٣٠٣- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِعْتَكَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَاتُّخِذَ لَهُ بَيْتٌ مِنْ سَعَفٍ، قَالَ فَاَخْرَجَ رَاْسَهُ ذَاتَ يَوْمٍ، فَقَالَ اِنَّ الْمُصَلِّيَ يُنَاجِيْ رَبَّهُ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ بِمَا يُنَاجِيْ رَبَّهُ وَلَا يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ بِالْقِرَاءَةِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا تو آپ (ﷺ) کے لیے کھجور کی شاخوں سے خیمہ بنایا گیا' آپ (ﷺ) نے ایک دن (خیمہ سے) اپنا سر مبارک باہر نکالا اور فرمایا: بلاشبہ نمازی اپنے پروردگار سے سرگوشی کرتا ہے' پس تم میں سے ہر شخص کو دیکھنا (غور کرنا) چاہیے کہ وہ اپنے پروردگار سے کیا سرگوشی کر رہا ہے' اور تم (نماز میں) ایک دوسرے کے پاس بلند آواز سے قراءت نہ کیا کرو۔

٣٥٠٩/٣٠٤- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اپنے والد (ابولیلیٰ) رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو شاخوں

عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اِعْتَكَفَ فِيْ قُبَّةٍ مِنْ خُوْصٍ.

سے بنے ہوئے خیمے میں اعتکاف فرماتے ہوئے دیکھا۔

۳۰۵/۳۵۱۰- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ (دس دنوں) میں اعتکاف کرتے تھے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی روح کو قبض کرلیا۔

۳۰۶/۳۵۱۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَيَقُوْلُ اِلْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ يَعْنِيْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (رمضان کے) آخری عشرہ میں اعتکاف میں بیٹھتے تھے اور فرماتے تھے کہ آخری عشرہ میں شب قدر کو تلاش کرو۔

نوٹ: اس باب کی احادیث میں یہ دلیل ہے کہ اعتکاف مشروع ہے اور اس کے لیے مسجد کا ہونا ضروری ہے (مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ اعتکاف نہ ہوگا) اور یہ بھی معلوم ہوا کہ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ (اور سنت کفایہ) ہے، اور اس پر علماء کا اجماع ہے، اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اعتکاف کا اصل مقصد شب قدر کو تلاش کرنا ہے۔

اعتکاف کی فضیلت میں مزید احادیث

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رمضان کے (آخری) عشرہ کا اعتکاف (اجر وثواب کے اعتبار سے) دو حج اور دو عمروں کے برابر ہے۔ (المعجم الکبیر ج ۳، رقم الحدیث: ۲۸۸۸)

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے رمضان کے (آخری) عشرہ میں اعتکاف کیا اسے دو حج اور دو عمروں کا ثواب ملے گا۔ (شعب الایمان ج ۳ ص ۴۲۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ایمان کی حالت میں (یقین کے ساتھ) اور حصول ثواب کی نیت سے اعتکاف کیا اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (کنز العمال ج ۸ ص ۵۳۰)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعتکاف کرنے والے کے بارے میں فرمایا کہ وہ گناہوں سے رکا رہتا ہے اور اس کے نامہ اعمال میں تمام نیکیاں کرنے والے کی نیکیوں کے برابر نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (سنن ابن ماجہ ص ۱۲۷)

حضرت عطاء کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد (مسجد نبوی) میں معتکف تھے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور وہ ان کو سلام کر کے بیٹھ گیا، حضرت عبداللہ بن عباس نے اس سے فرمایا: میں تمہیں غمزدہ اور پریشان دیکھ رہا ہوں (کیا وجہ ہے؟) اس نے کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کے بیٹے! جی ہاں! (میں غم زدہ) اور پریشاں ہوں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ) فلاں کا مجھ پر حق ہے، اور اس قبر والے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی عزت کی قسم! میں اس کو ادا نہیں کر سکتا، حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا: کیا میں اس سے تمہاری سفارش نہ کردوں؟ اس نے کہا: اگر آپ مناسب سمجھیں تو کردیں، پس حضرت عبداللہ بن عباس نے (یہ سن کر) جوتا پہنا اور مسجد سے باہر نکل آئے، اس شخص نے ان سے کہا: کیا آپ اعتکاف کو بھول گئے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں بھولا نہیں ہوں، لیکن میں نے اس قبر والے (نبی کریم) صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے اور ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا (اور یہ بات کہتے ہوئے) حضرت عبداللہ

عباس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی حاجت روائی کی خاطر چلا اور اس میں اس نے پوری کوشش کی تو اس کا یہ عمل اس کے لیے دس سال کے اعتکاف سے بہتر ہے' اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کی خاطر ایک دن کا اعتکاف کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقیں آڑ بنا دے گا' جن کا درمیانی فاصلہ مشرق اور مغرب (اور زمین وآسمان) کے درمیانی فاصلہ سے بھی زیادہ (لمبا چوڑا) ہے۔ (شعب الایمان ج ۳ ص ۴۲۵۔ ۴۲۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کی حاجت روائی کی خاطر چلا (اور اس کے کام بنانے میں اپنی پوری کوشش کی) تو اس کا یہ عمل اس کے لیے بیس سال کے اعتکاف سے بہتر ہے' اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کی خاطر ایک دن کا اعتکاف کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقیں آڑ بنا دے گا' ہر خندق کے درمیانی فاصلہ مشرق اور مغرب (اور زمین وآسمان) کے درمیانی فاصلہ سے بھی زیادہ (لمبا چوڑا) ہے۔
(المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۷۳۲۶' جمع الجوامع رقم الحدیث: ۲۳۱۸۲)

احادیث مذکورہ سے مستفاد امور واحکام

رمضان کے آخری عشرہ کے اعتکاف اور مطلقاً (نفل وغیرہ کے) اعتکاف کی فضیلت معلوم ہوئی' رمضان کے آخری عشرہ کے اعتکاف کا ثواب دو حج اور دو عمروں کے برابر ہے' جذبہ خلوص اور حصول ثواب کی نیت سے اعتکاف کرنے والے کے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں' معتکف کو ہر اس نیکی کا ثواب ملتا رہتا ہے جو وہ اعتکاف کی وجہ سے نہیں کر سکتا' مثلاً عیادت مریض' نماز جنازہ اور جہاد وغیرہ کا ثواب اسے ملتا رہتا ہے' اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کرنا' اس کی مشکل کو حل کرنا' اس کی سفارش کرنا اور اس کی پریشانی ومصیبت کو دور کرنا بیس سال کے اعتکاف سے بہتر ہے' محض اللہ تعالیٰ کی رضا وخوشنودی کی خاطر ایک دن کے اعتکاف سے معتکف اور دوزخ کے درمیان تین خندقیں آڑ بنا دی جاتی ہیں' جن میں سے ہر خندق کا درمیانی فاصلہ مشرق ومغرب اور زمین وآسمان کے درمیانی فاصلہ سے بھی زیادہ لمبا چوڑا ہے' جب ایک دن کے اعتکاف کی یہ فضیلت ہے تو بیس سال کے اعتکاف سے کتنی خندقیں اس کے اور دوزخ کے درمیان حائل ہوں گی اور وہ کس قدر دوزخ سے دور ہوگا۔

٢- بَابُ وَقْتِ الدُّخُوْلِ الْمُعْتَكِفِ وَاِسْتِحْبَابِ قَضَاءِ الْاِعْتِكَافِ اِذَا فَاتَ مَنْ اِعْتَادَهُ لِمَانِعٍ

اعتکاف والی جگہ میں داخل ہونے کا وقت اور اعتکاف کے عادی سے کسی مجبوری کی وجہ سے اعتکاف فوت ہونے کی صورت میں اس کی قضاء کا استحباب

٣٥١٢/٣٠٧- عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ دَخَلَ فِي الْمَكَانِ الَّذِيْ يُرِيْدُ اَنْ يَعْتَكِفَ فِيْهِ فَاَرَادَ اَنْ يَعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَاَمَرَ فَضُرِبَ لَهُ خِبَاءٌ وَاَمَرَتْ عَائِشَةُ فَضُرِبَ لَهَا خِبَاءٌ وَاَمَرَتْ حَفْصَةُ فَضُرِبَ لَهَا خِبَاءٌ فَلَمَّا رَاَتْ زَيْنَبُ خِبَاءَ هُمَا اَمَرَتْ فَضُرِبَ لَهَا خِبَاءٌ فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف میں بیٹھنے کا ارادہ کرتے تو صبح کی نماز پڑھتے' پھر اس جگہ (خیمہ) میں تشریف لے جاتے جس میں اعتکاف کرنے کا ارادہ ہوتا' پس (ایک مرتبہ) آپ (ﷺ) نے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنے کا ارادہ کیا تو آپ (ﷺ) کے حکم پر آپ (ﷺ) کے لیے ایک خیمہ لگا دیا گیا' حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے خیمہ لگانے کا حکم دیا تو ان کے لیے بھی ایک خیمہ لگا دیا گیا اور حضرت حفصہ نے خیمہ لگانے کا حکم دیا تو ان کے لیے بھی ایک خیمہ لگا دیا گیا' جب حضرت زینب (رضی اللہ عنہا) نے ان (حضرت

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ قَالَ الْبِرَّ تُرِدْنَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِيْ رَمَضَانَ وَاعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ.

عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے خیموں کو دیکھا تو انہوں نے بھی خیمہ لگانے کا حکم دیا تو ان کے لیے بھی ایک خیمہ لگا دیا' پس جب رسول اللہ ﷺ نے ان (مسجد میں نصب کئی خیموں) کو دیکھا تو فرمایا: کیا یہ نیکی کا کام ہے جو تم کرنا چاہتی ہو؟ پھر آپ (ﷺ) نے اس رمضان میں اعتکاف نہیں کیا' شوال کے عشرہ میں اعتکاف کیا۔

۳۵۱۳/۳۰۸- عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَسَافَرَ سَنَةً فَلَمْ يَعْتَكِفْ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اِعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا.

حضرت ابی کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے' ایک سال آپ (ﷺ) نے (رمضان میں) سفر کیا تو اعتکاف نہ کیا' پھر جب اگلا سال آیا تو آپ (ﷺ) نے اس سال (رمضان میں) بیس دن اعتکاف کیا۔

۳۵۱۴/۳۰۹- عَنْ اَنَسٍ (بْنِ مَالِكٍ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ مُقِيْمًا اِعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ وَاِذَا سَافَرَ اِعْتَكَفَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ عِشْرِيْنَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مقیم ہوتے تو رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے اور جب (رمضان میں) سفر کرتے تو اگلے سال (رمضان میں) بیس دن اعتکاف کرتے۔

۳۵۱۵/۳۱۰- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ وَالْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فَمَاتَ حِيْنَ مَاتَ وَهُوَ يَعْتَكِفُ عِشْرِيْنَ يَوْمًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اور درمیانی عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے' پس جس سال آپ ﷺ کا وصال ہوا اس سال آپ (ﷺ) نے بیس دن اعتکاف کیا۔

اعتکاف کی ابتداء کے وقت کے بارے میں ائمہ اربعہ کا مختار اور احکام و مسائل

اس باب کی پہلی حدیث نمبر ۳۰۷ میں یہ دلیل ہے کہ اعتکاف کی ابتداء کا وقت صبح کی نماز کے بعد دن کا ابتدائی حصہ ہے' اوزاعی' ثوری اور لیث اسی کے قائل ہیں' جبکہ ائمہ اربعہ (امام ابوحنیفہ' امام مالک' امام شافعی اور امام احمد) کے نزدیک (مختار یہ ہے کہ) جب ایک مہینہ یا دس دنوں کا اعتکاف کرنا مقصود ہو تو وہ (معتکف) غروب آفتاب سے تھوڑی دیر پہلے اپنے اعتکاف کی جگہ میں داخل ہو جائے' اور انہوں (ائمہ اربعہ) نے مذکور حدیث کی یہ تاویل کی ہے کہ حضور اکرم ﷺ صبح کی نماز کے بعد اعتکاف کی جگہ میں تشریف لے گئے اور آپ (ﷺ) لوگوں سے علیحدہ ہو کر اس میں خلوت نشین ہوئے' اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ اعتکاف کی ابتداء کا وقت تھا' بلکہ آپ (ﷺ) مغرب سے تھوڑی دیر پہلے حالت اعتکاف میں پوری مسجد میں ٹھہرے رہے' پھر جب صبح کی نماز پڑھی تو اس کے بعد لوگوں سے علیحدہ ہو گئے اور اپنے خیمہ میں تشریف لے گئے۔ (بلوغ الامانی ج ۱۰ ص ۲۴۵' عمدۃ القاری ج ۸ ص ۲۷۷)

الغرض! اعتکاف کی ابتداء کا وقت رات کا پہلا حصہ ہے' سو معتکف کو چاہیے کہ وہ غروب آفتاب سے تھوڑی دیر پہلے مسجد میں جا کر

وہیں ٹھہرا رہے اور مغرب کی نماز کے بعد اپنے اعتکاف کی جگہ (خیمہ) میں داخل ہو جائے۔

اور ان احادیث میں یہ بھی دلیل ہے کہ معتکف اپنے لیے مدت اعتکاف تک مسجد میں خیمہ وغیرہ کی صورت میں مخصوص جگہ بنا سکتا ہے، بشرطیکہ لوگوں کو تنگی نہ ہو اور جب وہ مخصوص جگہ بنائے (خیمہ لگائے) تو مسجد کے آخری حصہ میں خیمہ لگائے تاکہ لوگوں پر بھی تنگی نہ ہو اور اس کو کامل خلوت بھی نصیب ہو۔

اور اس میں یہ بھی دلیل ہے کہ اعتکاف کے لیے مسجد شرط ہے، بغیر مسجد کے اعتکاف نہ ہوگا۔

۳- بَابُ مَا يَجُوْزُ فِعْلُهُ لِلْمُعْتَكِفِ وَمَا لَا يَجُوْزُ لَهُ

معتکف کے لیے جو امور جائز ہیں اور جو جائز نہیں ہیں

۳۵۱۶/۳۱۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْمَسْجِدِ فَيُصْغِيْ اِلَيَّ رَاْسَهُ فَاُرَجِّلُهُ وَاَنَا حَائِضٌ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فَيُخْرِجُ اِلَيَّ رَاْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاَغْسِلُهُ وَاَنَا حَائِضٌ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں معتکف ہوتے تھے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنا سر مبارک میرے قریب کر دیتے تھے تو میں اس میں کنگھی کرتی تھی اور اس وقت میں ماہواری کی حالت میں ہوتی تھی (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اعتکاف کرتے تھے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنا سر مبارک مسجد سے باہر نکال کر میرے قریب کر دیتے تو میں اسے دھو دیتی تھی اور اس وقت میں ماہواری کی حالت میں ہوتی تھی۔

۳۵۱۷/۳۱۲- عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ قَالَتْ فَغَسَلْتُ رَاْسَهُ وَاِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ لَعَتَبَةَ الْبَابِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ) وَاِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَاْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ اِلَّا لِحَاجَةِ الْاِنْسَانِ اِلَّا اِذَا اَرَادَ الْوُضُوْءَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ.

حضرت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب معتکف ہوتے تھے تو انسانی حاجت (بول و براز) کے بغیر گھر میں داخل نہیں ہوتے تھے، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا سر مبارک دھویا اور اس وقت میرے اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے درمیان دروازے کی چوکھٹ تھی۔ (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (حالت اعتکاف میں) مسجد میں ہوتے اور اپنا سر مبارک میرے قریب کر دیتے تو میں اس میں کنگھی کر دیتی تھی اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اعتکاف کی حالت میں انسانی حاجت (بول و براز) کے بغیر گھر میں داخل نہیں ہوتے تھے یا جب وضو کرنے کا ارادہ کرتے تو اس وقت گھر میں تشریف لاتے تھے۔

۳۵۱۸/۳۱۳- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنْ كُنْتُ لَاَدْخُلُ الْبَيْتَ لِلْحَاجَةِ وَالْمَرِيْضُ فِيْهِ فَمَا اَسْاَلُ عَنْهُ اِلَّا وَاَنَا مَارَّةٌ

حضرت عروہ بن زبیر اور حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں (اعتکاف کی حالت میں) کسی حاجت (بول و براز یا وضو کرنے) کے لیے گھر میں داخل ہوتی تھی اور (اگر) اس میں کوئی بیمار ہوتا تو میں محض گزرتے ہوئے اس کا حال پوچھ لیتی

وَإِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ فَأُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ قَالَ يُوْنُسُ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا.

تھی، اور رسول اللہ ﷺ (حالت اعتکاف میں) اپنا سر مبارک میری طرف بڑھا دیتے تو میں اس میں کنگھی کر دیتی تھی، اور آپ (ﷺ) جب معتکف ہوتے تو صرف حاجت (بول و براز اور وضو) کے لیے ہی گھر میں آتے تھے۔

٣٥١٩/٣١٤- عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ (زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا) قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا فَأَتَيْتُهُ أَزُوْرُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ فَانْقَلَبْتُ فَقَامَ مَعِيْ يَقْلِبُنِيْ وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِيْ دَارِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا) فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا رَأَيَا النَّبِيَّ وَ أَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكُمَا إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَإِنِّيْ خَشِيْتُ أَنْ يَقْذِفَ فِيْ قُلُوْبِكُمَا شَرًّا، أَوْ قَالَ شَيْئًا.

حضرت علی بن حسین نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اعتکاف میں بیٹھے ہوئے تھے کہ میں رات کے وقت آپ (ﷺ) سے ملاقات کرنے کے لیے آپ (ﷺ) کے پاس آئی اور میں آپ (ﷺ) سے باتیں کرتی رہی، پھر میں واپس گھر جانے کے لیے کھڑی ہوئی تو آپ (ﷺ) بھی میرے ساتھ مجھے رخصت کرنے کے لیے کھڑے ہو گئے'' اور حضرت صفیہ کا گھر حضرت اسامہ بن زید (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کی حویلی میں تھا''۔ (حتیٰ کہ جب میں مسجد کے دروازے کے پاس پہنچی تو) دو انصاری آدمی گزرے، جب انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو وہ دونوں تیز رفتار ہو گئے، نبی کریم ﷺ نے (ان دونوں آدمیوں سے) فرمایا: تم دونوں وہیں ٹھہرو، یہ صفیہ بنت حیی ہیں، ان دونوں آدمیوں نے کہا: سبحان اللہ! یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ شیطان انسان کے خون کی گردش کرنے کی جگہ میں پہنچ کر دوڑتا ہے، سو مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ وہ تمہارے دلوں میں کوئی برائی ڈال دے گا، یا فرمایا: کوئی چیز ڈال دے گا۔

باب مذکور کی احادیث سے متعلق احکام کی دیگر احادیث

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ معتکف پر سنت یہ ہے کہ وہ نہ تو بیمار کی عیادت کو جائے، نہ جنازہ میں شریک ہو، نہ اپنی بیوی کو (شہوت سے) چھوئے، نہ اس سے مباشرت کرے اور نہ ہی غیر ضروری حاجت کے لیے باہر جائے، اور روزے کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا اور نہ ہی جامع مسجد کے بغیر اعتکاف ہوتا ہے۔ (سنن ابوداؤد ج ١ ص ٣٣٥)

حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ معتکف جنازہ میں شریک نہ ہو، نہ وہ مریض کی عیادت کرے اور نہ ہی وہ (مسجد سے باہر) کسی کی دعوت کو قبول کرے اور اعتکاف صرف روزے سے ہی ہوتا ہے اور مسجد جماعت (یعنی جس مسجد میں پانچ نمازوں کی جماعت ہوتی ہو) کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا۔ (بلوغ الامانی ج ١٠ ص ٢٥١)

حضرت سعید بن مسیّب کا بیان ہے کہ معتکف نہ تو مریض کی عیادت کو جا سکتا ہے اور نہ ہی وہ جنازہ میں شریک ہو سکتا ہے۔

(بلوغ الامانی ج ١٠ ص ٢٥١)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے، حتیٰ کہ آپ (ﷺ) نے

وصال فرمایا' پھر آپ (ﷺ) کے بعد آپ (ﷺ) کی ازواج نے اعتکاف کیا اور اعتکاف کرنے والے کے حق میں سنت یہ ہے کہ وہ بغیر کسی ضرورت کے باہر نہ نکلے اور نہ وہ مریض کی عیادت کو جائے نہ بیوی کو چھوئے اور نہ ہی اس سے مباشرت کرے اور اعتکاف مسجد جماعت کے سوا نہیں ہوتا اور معتکف کے لیے روزہ رکھنا سنت (لازمی) ہے۔ (شعب الایمان ج ۳ ص ۴۲۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معتکف جنازہ میں شریک ہوسکتا ہے اور بیمار کی عیادت بھی کرسکتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ ص ۱۲۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ حالت اعتکاف میں بیمار کی عیادت اس طرح کرتے کہ آپ (ﷺ) کے پاس سے گزرتے ہوئے اس کی عیادت کرتے' اس کے بارے میں پوچھتے اور وہاں ٹھہرتے نہیں تھے۔ (سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۳۳۵)

مذکورہ احادیث کی روشنی میں حاصل شدہ فوائد و مسائل

معتکف کا اپنی بیوی سے اپنا سر دھلانے اور اپنے بالوں میں کنگھی کرانے اور ان جیسے دیگر امور کی خدمت کرانا جائز ہے۔

حائضہ عورت کا جسم پاک ہوتا ہے' سوائے اس جگہ کے جہاں خون لگا ہوا ہو' لہٰذا حائضہ عورت کا اپنے خاوند کے سر کو دھونا' اس کے بالوں میں کنگھی کرنا جائز ہے۔

معتکف کا اپنے بالوں کو گرد و غبار سے صاف ستھرا رکھنا' پراگندہ نہ ہونے دینا' صاف ستھرے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا جائز ہے۔

معتکف کے لیے ضرورت شرعی یا ضرورت طبعی کے بغیر مسجد سے باہر نکلنا جائز نہیں ہے (پیشاب پاخانہ یا وضو کرنے کے لیے مسجد سے باہر جاسکتا ہے' اسی طرح اگر احتلام ہوجائے تو غسل کرنے کے لیے جاسکتا ہے کہ یہ شرعی یا طبعی ضرورت ہے)۔

اگر معتکف ایک لمحہ کے لیے بھی ضرورت شرعی یا ضرورت طبعی کے بغیر مسجد سے باہر نکل گیا تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا' خواہ وہ جان بوجھ کر مسجد سے نکلا یا بھول کر۔

معتکف کے لیے جماع اور لوازم جماع (بوسہ دینا' مباشرت کرنا اور معانقہ وغیرہ کرنا) حرام ہیں' اگر معتکف نے جماع کیا' خواہ جان بوجھ کر یا بھول کر' خواہ دن ہو یا رات' خواہ انزال ہو یا نہ ہو' اعتکاف ٹوٹ جائے گا' اور لوازم جماع سے اگر انزال ہوا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا' ورنہ نہیں ٹوٹے گا۔

معتکف کسی بیمار کی عیادت کے لیے باہر نہیں جاسکتا' اگر جائے گا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا' البتہ بیمار کے پاس سے گزرتے ہوئے چلتے چلتے اس کا حال پوچھ سکتا ہے' اسی طرح چلتے ہوئے کسی کا بھی حال پوچھ سکتا ہے' اور اگر وہ بیمار یا کسی کا حال پوچھنے کے لیے ایک لمحہ بھی رک گیا تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

معتکف جنازہ میں شریک نہیں ہوسکتا' الا یہ کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھی جائے تو پھر شریک ہوسکتا ہے' اور نہ ہی کسی کی دعوت کو قبول کرسکتا ہے' الا یہ کہ مسجد میں کوئی شخص اسے طعام کی دعوت دے تو وہ مسجد میں اسے قبول کرسکتا ہے' اور اگر وہ جنازہ میں شریک ہونے کے لیے دعوت قبول کرنے کے لیے مسجد سے باہر نکلا تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

اگر معتکف ڈوبنے یا جلنے والے کو بچانے کے لیے (یا کسی درندہ وغیرہ سے جان بچانے کے لیے) مسجد سے باہر گیا تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

ڈوبنے یا جلنے والے وغیرہ کی جان بچانے کے لیے اعتکاف کو توڑ دے' کیونکہ اعتکاف سے کسی کی جان بچانا زیادہ ضروری ہے۔

اگر ایسی مسجد میں اعتکاف کیا جہاں جمعہ نہیں ہوتا تو وہ جمعہ کے لیے دوسری مسجد میں جاسکتا ہے' اور وہ اس مسجد میں جائے جو زیادہ

قریب ہو اور اس وقت جائے کہ دوسری اذان سے پہلے چار رکعت سنت پڑھ سکے زیادہ پہلے نہ جائے اور فرض جمعہ کے بعد چار یا چھ رکعتیں سنتیں پڑھ کر فوراً واپس آجائے اور اگر وہ ایک دن یا ایک رات وہیں ٹھہرا رہا یا اس نے اپنا اعتکاف وہیں پورا کیا تو اعتکاف نہیں ٹوٹے گا لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔

صاحب اعتکاف کے لیے روزہ شرط ہے اگر کسی معتکف نے روزہ نہ رکھا یا روزہ توڑ دیا تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا البتہ نفلی اعتکاف کے لیے روزہ شرط نہیں ہے۔ (بلوغ الامانی، عالمگیری، درمختار، ردالمحتار، بہار شریعت)

گرمی کی وجہ سے اعتکاف میں غسل کا حکم

علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

بعض لوگ یہ سوال کرتے ہیں کہ گرمیوں کے موسم میں دس دن بغیر غسل کے گزارنا سخت تنگی کا موجب ہے بدن پسینہ سے شرابور ہوتا ہے اور گرمی اور بدبو سے سخت برا حال ہوتا ہے اس صورت میں کیا یہ ممکن ہے کہ بدن کو ٹھنڈک پہنچانے کے لیے غسل کرلیا جائے! اس کا جواب یہ ہے کہ یہ سوال ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی شخص یہ کہے کہ گرمیوں کے لمبے دنوں میں پیاس سے برا حال ہوتا ہے تو کیا تشنگی دور کرنے کے لیے روزے میں پانی پینے کی اجازت ہے؟ جس طرح روزے کی حقیقت یہ ہے کہ طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور عمل زوجیت سے رکا جائے اسی طرح اعتکاف سنت کی حقیقت یہ ہے کہ دس دن تک مسجد میں قیام کیا جائے اور بغیر حاجت انسانی اور ضرورت شرعیہ کے مسجد سے نہ نکلے اور جس طرح روزے میں ایک گھونٹ پانی پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح اعتکاف میں ایک بار بھی بغیر حاجت انسانی اور غیر ضرورت شرعیہ (مثلاً جمعہ پڑھنا یا احتلام کے بعد غسل کرنا) کے نکلنے سے اعتکاف باطل ہو جائے گا نیز اعتکاف کو اس پر اللہ تعالیٰ نے تو فرض نہیں کیا یا تو انسان نذر مان کر اعتکاف کو خود فرض (واجب) کر لیتا ہے یا اعتکاف سنت کرتا ہے یا ایک دن کا نفل اعتکاف کرتا ہے اور جو انسان یہ سمجھتا ہے کہ یہ بہت مشکل اور دشوار عبادت ہے تو اس کو دس دن کی مشقت اٹھانے کے لیے کون مجبور کر رہا ہے؟ کسی مسنون عبادت کی شرعی حدود میں ترمیم کا مطالبہ کرنے سے کہیں بہتر یہ ہے کہ وہ اس عبادت کو اپنے ذمہ نہ ڈالے۔ (شرح صحیح مسلم ج ٣ ص ٢٢٦-٢٢٥)

٤- بَابُ جَوَازِ اِعْتِكَافِ النِّسَاءِ حَتَّى الْمُسْتَحَاضَةِ

عورتوں کے اعتکاف کرنے کا جواب، حتیٰ کہ مستحاضہ بھی اعتکاف کرسکتی ہے

٣٥٢٠/٣١٥- عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ اَنْ يَعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَاسْتَاْذَنَتْهُ عَائِشَةُ فَاَذِنَ لَهَا فَاَمَرَتْ بِبِنَائِهَا فَضُرِبَ وَسَاَلَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ اَنْ تَسْتَاْذِنَ لَهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَعَلَتْ فَاَمَرَتْ بِبِنَائِهَا فَضُرِبَ فَلَمَّا رَاَتْ ذٰلِكَ زَيْنَبُ اَمَرَتْ بِبِنَائِهَا فَضُرِبَ قَالَتْ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى

حضرت عمرہ بنت عبد الرحمن نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرنے کا ذکر کیا تو انہوں (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) نے آپ (ﷺ) سے (اعتکاف کرنے کی) اجازت مانگی تو آپ (ﷺ) نے ان کو اجازت دے دی حضرت عائشہ نے اپنے لیے خیمہ لگانے کا حکم دیا تو خیمہ لگا دیا گیا پھر حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے درخواست کی کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے ان کے لیے (اعتکاف کی) اجازت طلب کریں تو حضرت عائشہ نے ان کے لیے اجازت مانگی (تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو بھی اجازت دے دی) اور حضرت حفصہ

اِنْصَرَفَ فَبَصُرَ بِالْاَبْنِيَةِ، فَقَالَ مَا هٰذِهِ؟ قَالُوْا بِنَاءُ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ، وَزَيْنَبَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ اَلْبِرَّ اَرَدْتُنَّ بِهٰذَا؟ مَا اَنَا بِمُعْتَكِفٍ، فَرَجَعَ فَلَمَّا اَفْطَرَ اِعْتَكَفَ عَشْرَ شَوَّالٍ.

نے بھی اپنے لیے خیمہ لگانے کا حکم دیا تو ان کے لیے بھی خیمہ لگا دیا گیا' پھر جب حضرت زینب (بنت جحش) نے یہ دیکھا تو انہوں نے بھی اپنے لیے خیمہ لگانے کا حکم دیا تو ان کے لیے بھی خیمہ لگا دیا گیا' حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ (صبح کی) نماز پڑھ کر (اپنے خیمہ کی طرف) لوٹے تو آپ (ﷺ) نے ان خیموں کو دیکھ کر پوچھا: یہ کیسے خیمے ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت عائشہ' حضرت حفصہ اور حضرت زینب (رضی اللہ تعالیٰ عنہن) کے خیمے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے (ان تینوں ازواج سے) فرمایا: کیا یہی نیکی کا کام ہے جس کو تم کرنا چاہتی ہو؟ لیکن میں اب اعتکاف نہیں کرتا' پھر آپ (ﷺ) واپس (اپنے گھر) تشریف لے گئے' پھر آپ (ﷺ) نے عید الفطر کے بعد شوال کے دس دن اعتکاف کیا۔

۳۵۲۱/۳۱۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ مِنْ اَزْوَاجِهِ مُسْتَحَاضَةٌ فَكَانَتْ تَرَى الصُّفْرَةَ وَالْحُمْرَةَ فَرُبَّمَا وَضَعْنَا الطَّسْتَ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّيْ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ (ﷺ) کی بیویوں میں سے ایک بیوی نے ماہواری کی حالت میں اعتکاف کیا' وہ زرد اور سرخ رنگ (کا خون) دیکھتی تھیں' اور بعض اوقات ہم ان کے نیچے طشت رکھ دیتیں (تا کہ خون سے مسجد ملوث نہ ہو) اور وہ نماز پڑھ رہی ہوتی تھیں۔

۳۵۲۲/۳۱۷- وَعَنْهَا اَيْضًا قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اِعْتَكَفَ اَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ (ﷺ) کو وفات دے دی' پھر آپ (ﷺ) کے بعد آپ (ﷺ) کی ازواج نے اعتکاف کیا۔

عورت کے اعتکاف میں بیٹھنے سے متعلق احکام ومسائل

عورت کا اعتکاف میں بیٹھنا جائز ہے' عورت کا مسجد کی بہ نسبت گھر میں اعتکاف کرنا افضل ہے۔

عورت اپنے گھر میں اپنی نماز کے لیے مقرر کی ہوئی جگہ میں اعتکاف کرے اور اگر نماز کے لیے کوئی خاص جگہ مقرر نہ کی ہو تو وہ گھر میں اعتکاف کے لیے کوئی جگہ مقرر کر کے وہاں بیٹھ جائے' اور عورت کا مسجد میں اعتکاف کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔

عورت کا اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اعتکاف میں بیٹھنا صحیح (جائز) نہیں ہے' اگر عورت نے اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اعتکاف کیا تو خاوند کو اختیار ہے کہ وہ اسے منع کرے اور اسے وہاں سے اٹھا دے۔

عورت نے خاوند سے اعتکاف میں بیٹھنے کی اجازت طلب کی اور اس نے اسے اجازت دے دی تو پھر اس کو منع کرنا اور اعتکاف سے اٹھانے کا اختیار نہیں ہے اور اگر وہ ایسا کرے گا تو گناہگار ہوگا' البتہ جس عورت کا خاوند نہ ہو اسے اعتکاف کے لیے کسی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔

جس طرح مرد کا جنابت سے پاک ہونا اعتکاف کے لیے شرط ہے' اسی طرح عورت کا حیض ونفاس سے پاک ہونا اعتکاف کے

لیے شرط ہے' یعنی جو عورت حالت حیض یا حالت نفاس میں ہو وہ اعتکاف میں نہیں بیٹھ سکتی' البتہ مستحاضہ عورت کا اعتکاف میں بیٹھنا جائز ہے۔

عورت کی ماہواری کی کم از کم مدت تین دن ہے اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے' دس دن کے بعد نکلنے والا خون استحاضہ ہے اور جب بچہ پیدا ہوتا ہے اس وقت نکلنے والے خون کو نفاس کہتے ہیں' اس کی کم از کم مدت کی کوئی حد نہیں اور زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے' اس کے علاوہ جاری ہونے والا خون استحاضہ ہے' حالت حیض و نفاس میں عورت نہ نماز پڑھ سکتی ہے اور نہ ہی روزہ رکھ سکتی ہے' جبکہ حالت استحاضہ میں عورت نماز بھی پڑھ سکتی ہے اور روزہ بھی رکھ سکتی ہے۔

اعتکاف کے لیے عورت کا بالغ ہونا شرط نہیں' نابالغ سمجھدار لڑکی بھی اعتکاف میں بیٹھ سکتی ہے۔

عورت حالت اعتکاف میں اپنے اعتکاف کی جگہ سے ضرورت شرعی یا ضرورت طبعی کے بغیر ایک لمحہ کے لیے بھی (جان بوجھ کر یا بھول کر) باہر آ گئی تو اس کا اعتکاف ٹوٹ جائے گا' نیز یہ کہ جن چیزوں سے مرد کا اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے' انہی چیزوں سے عورت کا اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

اگر عورت کو حالت اعتکاف میں ماہواری آ گئی تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

عورت حالت اعتکاف میں اپنے اعتکاف کی جگہ میں بیٹھے ہوئے آٹا گوندھ سکتی ہے' سبزی کاٹ سکتی ہے' اگر اس کے پاس چولہا رکھ دیا جائے تو روٹی سالن وغیرہ بھی پکا سکتی ہے' اور اس دوران ہاتھ کام میں مصروف رہیں اور زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے۔

اعتکاف کے آداب

معتکف (خواہ مرد ہو یا عورت) نیک باتوں کے سوا اور کوئی بات نہ کرے' وہ قرآن کریم کی تلاوت اور احادیث' علم و تعلیم' نبی کریم ﷺ کی سیرت' دیگر انبیاء کرام کے واقعات اور نیک لوگوں کی حکایات سننے' سنانے اور امور دین کے لکھنے میں مصروف رہے' بلا ضرورت دنیاوی باتیں نہ کرے' کیونکہ مسجد میں بلا ضرورت دنیاوی باتیں نیکیوں کو اس طرح کھا جاتی ہیں جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے' غیبت' چغلی اور گالی گلوچ وغیرہ سے بالکل پرہیز کرے' رات کو زیادہ سے زیادہ نوافل پڑھے' دنیاوی خیالات کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور آخرت کا تصور رکھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور عبادت کرتا رہے اور رسول اللہ ﷺ پر درود و سلام بھیجتا رہے' اور وہ اپنے لیے' اپنے اہل و عیال کے لیے' اپنے والدین کے لیے اور پوری امت مسلمہ کے لیے بخشش و مغفرت اور دنیا و آخرت کی خیر و بھلائی کی دعا کرتا رہے۔

٥- بَابُ الْاِجْتِهَادِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

رمضان کے آخری عشرہ میں عبادت میں زیادہ کوشش واہتمام کرنا

٣٥٢٣/٣١٨- زعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْقِظُ اَهْلَهُ (وَفِي لَفْظٍ نِسَاءَهُ) فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) زِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اپنے گھر والوں کو (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: اپنی بیویوں کو) جگاتے تھے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے) انہوں نے بیان کیا کہ جب (رمضان کا آخری) عشرہ داخل (شروع) ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اپنے گھر والوں کو (عبادت کے لیے) جگاتے تھے اور

الْعَشْرُ اَيْقَظَ اَهْلَهُ وَرَفَعَ الْمِئْزَرَ (وَفِيْ لَفْظٍ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ) قِيْلَ لِاَبِيْ بَكْرٍ مَا رَفْعُ الْمِئْزَرِ؟ قَالَ اِعْتِزَالُ النِّسَاءِ.

تہبند کو اٹھا لیتے تھے (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: تہبند کو کس کر باندھتے تھے) ابوبکر (بن عیاش) سے پوچھا گیا کہ تہبند کو اٹھانے (اور کس کر باندھنے) سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا: اس سے مراد ہے، بیویوں سے علیحدہ ہونا۔

۳۵۲۴/۳۱۹- عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اَحْيَا اللَّيْلَ وَاَيْقَظَ اَهْلَهُ وَ شَدَّ الْمِئْزَرَ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) قَالَتْ كَانَ يَخْلِطُ فِي الْعِشْرِيْنَ الْاُوْلٰى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَوْمٍ وَصَلٰوةٍ فَاِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ جَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ (وَعَنْهَا مِنْ طَرِيْقٍ ثَالِثٍ) قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهٖ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب (رمضان کا آخری) عشرہ داخل (شروع) ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کو زندہ رکھتے (ساری رات عبادت کرتے) تھے، اپنے گھر والوں کو جگاتے تھے اور تہبند کو کس کر باندھتے تھے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے) وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (رمضان کے) پہلے بیس دنوں میں نینداور نماز کو مخلوط کر دیتے (یعنی نیند بھی کرتے اور عبادت بھی کرتے) سو جب (آخری) عشرہ داخل ہو جاتا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) زیادہ کوشش سے عبادت کرتے اور تہبند کو کس کر باندھتے تھے (اور انہی سے تیسرے طریق سے مروی ہے) وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (رمضان کے آخری) عشرہ میں جتنی زیادہ کوشش سے عبادت کرتے تھے اتنی زیادہ کوشش سے باقی عشروں میں عبادت نہیں کرتے تھے۔

اس باب کی احادیث میں رمضان کے آخری عشرہ میں عبادت میں زیادہ کوشش کرنے، عبادت کے لیے راتوں کو خود جاگنے، اپنے گھر والوں کو عبادت کی ترغیب دینے اور ان کو جگانے کی مشروعیت واہمیت کی دلیل ہے، کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کی دیگر راتوں کی بہ نسبت اس کے آخری عشرہ کی راتوں میں عبادت کا زیادہ اہتمام فرماتے تھے، حتیٰ کہ بستر کو بالکل چھوڑ دیتے تھے اور عبادت کے لیے اپنے گھر والوں کو جگاتے تھے، رمضان کے آخری عشرہ میں راتوں کو زیادہ اہتمام کے ساتھ عبادت کرنے کی حکمت یہ ہے کہ ان راتوں میں سے کوئی رات شب قدر ہوتی ہے جس میں عبادت کرنا ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے، سو ان راتوں میں عبادت کرنے سے ہوسکتا ہے گوہر مقصود مل جائے اور دنیا و آخرت سنور جائے اور یہی اعتکاف کا اصل مقصد ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ رمضان کے آخری عشرہ کے دنوں اور راتوں میں زیادہ عبادت کرنا مستحب (سنت) ہے۔ (بلوغ الامانی)

٦- بَابُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا جَاءَ فِيْ فَضْلِهَا وَفِيْ اَيِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ تَكُوْنُ وَفِيْهِ فُصُوْلٌ

شب قدر اور اس کی فضیلت میں وارد ہونے والی احادیث، شب قدر رمضان کی کون سی رات میں ہوتی ہے، اس بارے میں چند فصلیں ہیں

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فِيْ فَضْلِهَا وَمَا يَقُوْلُ مَنْ رَاٰهَا

فصل اول: شب قدر کی فضیلت اور جو اس رات کو دیکھے وہ کیا کہے؟

۳۵۲۵/۳۲۰- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ بِمِثْلِهِ وَفِيْهِ) فَإِنَّهُ يُغْفَرُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ (بَدَلَ قَوْلِهِ فِي الطَّرِيْقِ الْأُوْلٰى غُفِرَ لَهُ).

جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب (کے حصول) کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے شب قدر میں قیام کیا (عبادت کی) اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے (اور انہی سے دوسرے طریق سے اسی کی مثل مروی ہے) البتہ اس میں ''غفر له'' کی بجائے ''فانه يغفر له'' کے الفاظ ہیں۔

٣٥٢٦/٣٢١- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنْ وَافَقْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا أَقُوْلُ؟ قَالَ تَقُوْلِيْنَ اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! اگر اتفاق سے مجھے شب قدر مل جائے تو میں (اس میں) کیا کہوں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم یوں کہو! (ترجمہ) اے اللہ! بلاشبہ تو بہت زیادہ معاف فرمانے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند فرماتا ہے، پس تو مجھے معاف فرمادے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فِيْمَا جَاءَ أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ أَوِ السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

فصل ثانی: اس بارے میں احادیث کہ شب قدر رمضان کے کسی عشرہ میں ہوتی ہے یا وہ آخری سات راتوں (میں سے کسی رات) میں ہوتی ہے

٣٥٢٧/٣٢٢- عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِيْ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ أَفِيْ رَمَضَانَ هِيَ أَوْ فِيْ غَيْرِهِ؟ قَالَ بَلْ هِيَ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ قُلْتُ تَكُوْنُ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ مَا كَانُوْا فَإِذَا قُبِضُوْا رُفِعَتْ أَمْ هِيَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ بَلْ هِيَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ قُلْتُ فِيْ أَيِّ رَمَضَانَ هِيَ؟ قَالَ الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَّلِ، أَوِ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ ثُمَّ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَ ثُمَّ اهْتَبَلْتُ غَفْلَتَهُ قُلْتُ فِيْ أَيِّ الْعِشْرِيْنَ هِيَ؟ قَالَ ابْتَغُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، لَا تَسْأَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا، ثُمَّ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَ ثُمَّ اهْتَبَلْتُ غَفْلَتَهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ بِحَقِّيْ عَلَيْكَ لَمَا أَخْبَرْتَنِيْ فِيْ أَيِّ الْعَشْرِ هِيَ؟ قَالَ فَغَضِبَ عَلَيَّ

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے شب قدر کے بارے میں بتائیں کہ کیا وہ (شب قدر) رمضان میں ہوتی ہے یا اس کے علاوہ کسی مہینے میں ہوتی ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: بلکہ وہ رمضان میں ہوتی ہے، میں نے عرض کیا: کیا یہ (شب قدر) انبیاء کرام کے ساتھ اس وقت رہتی تھی جب تک وہ زندہ رہتے تھے اور جب ان کا وصال ہو جاتا تو اسے اٹھا لیا جاتا تھا یا یہ قیامت کے دن تک رہے گی؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: بلکہ یہ قیامت کے دن تک رہے گی، میں نے عرض کیا: یہ (شب قدر) رمضان کے مہینے کون سی رات میں ہوتی ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم اس کو (رمضان کے) پہلے عشرہ میں یا آخری عشرہ میں تلاش کرو، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باتیں کرنے لگے اور باتیں کرتے رہے، پھر مجھ پر غفلت طاری ہوگئی (اور میں بھول گیا)، پھر میں نے پوچھا: وہ (شب قدر) کون سے عشرہ میں ہوتی ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو، اس کے بعد مجھ سے کسی چیز کے بارے میں مت پوچھنا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باتیں کرنے لگے اور باتیں کرتے رہے،

غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ مِثْلَهُ مُنْذُ صَحِبْتُهُ اَوْ صَاحَبْتُهُ كَلِمَةً نَحْوَهَا ، قَالَ اِلْتَمِسُوْهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ، لَا تَسْأَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا.

پھر مجھ پر غفلت طاری ہو گئی (اور میں بھول گیا) تو پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کو اس حق کی قسم دیتا ہوں جو میرا آپ پر ہے، آپ مجھے بتائیں کہ وہ (شب قدر) کون سے عشرہ میں ہوتی ہے؟ حضرت ابوذر کہتے ہیں کہ آپ ﷺ مجھ پر اس قدر غضب ناک ہوئے کہ جب سے مجھے آپ (ﷺ) کی صحبت میسر آئی ہے اتنے غضب ناک کبھی نہیں ہوئے، پھر آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم اسے (رمضان کی) آخری سات راتوں میں تلاش کرو، اس کے بعد مجھ سے کسی چیز کے بارے میں مت پوچھنا۔

۳۵۲۸/۳۲۳- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّاسُ يَرَوْنَ الرُّؤْيَا فَيَقُصُّوْنَهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اَوْ قَالَ اَسْمَعُ رُؤْيَاكُمْ تَوَاطَاَتْ عَلَى السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُتَحَرِّيَهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ (وَعَنْهُ مِنْ طَرِيْقٍ ثَانٍ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اِلْتَمِسُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ فِي التِّسْعِ الْغَوَابِرِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ لوگ خواب دیکھتے تھے اور ان خوابوں کو رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے تھے، آپ (ﷺ) نے فرمایا: میں تمہارے خوابوں کو سنتا ہوں (تو میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب) آخری سات راتوں کے موافق ہو گئے ہیں، سو تم میں سے جو شخص اس (شب قدر) کو تلاش کرنے والا ہو تو وہ اس کو آخری سات راتوں میں تلاش کرے (اور انہی سے دوسرے طریق سے مروی ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو آخری دس راتوں میں یا آخری نو راتوں میں تلاش کرو۔

۳۵۲۹/۳۲۴- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ اِلَيْهِمْ مُسْرِعًا ، قَالَ حَتّٰى اَفْزَعَنَا مِنْ سُرْعَتِهٖ فَلَمَّا انْتَهٰى اِلَيْنَا قَالَ جِئْتُ مُسْرِعًا اُخْبِرُكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَاُنْسِيْتُهَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ وَلٰكِنِ الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ لوگوں کے پاس بڑی تیزی سے آئے، حضرت عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ آپ (ﷺ) کے تیزی سے آنے کی وجہ سے ہم گھبرا گئے، پس جب آپ (ﷺ) ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمایا: میں (تمہارے پاس) تیزی سے اس لیے آیا تا کہ میں تمہیں شب قدر کے بارے میں بتاؤں، لیکن میرے اور تمہارے درمیان وہ مجھے بھلا دی گئی ہے، لیکن تم اس کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔

۳۵۳۰/۳۲۵- زعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ اُطْلُبُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَاِنْ غُلِبْتُمْ فَلَا تُغْلَبُوْا عَلَى السَّبْعِ الْبَوَاقِيْ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو، سو اگر تم مغلوب ہو جاؤ (کسی وجہ سے تلاش نہ کر سکو) تو باقی سات دنوں میں تم مغلوب نہ ہو جاؤ (یعنی رمضان کے آخری سات دنوں میں تلاش کرو)۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فِيْ اَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِي الْوِتْرِ مِنْهَا اَوْ فِيْ

فصل ثالث: اس بارے میں احادیث کہ شب قدر آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہوتی ہے یا آخری

اٰخِرِ لَيْلَةٍ وَذِكْرِ اَمَارَاتِهَا

رات میں ہوتی ہے اور شب قدر کی علامات کا بیان

٣٥٣١/٣٢٦- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْبَوَاقِيْ مَنْ قَامَهُنَّ اِبْتِغَاءَ حِسْبَتِهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَغْفِرُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَاَخَّرَ وَهِيَ لَيْلَةُ وِتْرٍ تِسْعٍ اَوْ سَبْعٍ اَوْ خَامِسَةٍ اَوْ ثَالِثَةٍ اَوْ اٰخِرِ لَيْلَةٍ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَمَارَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اَنَّهَا صَافِيَةٌ بَلْجَةٌ كَاَنَّ فِيْهَا قَمَرًا سَاطِعًا سَاكِنَةٌ سَاجِيَةٌ لَا بَرْدَ فِيْهَا وَلَا حَرَّ وَلَا يَحِلُّ لِكَوْكَبٍ اَنْ يُرْمٰى بِهِ فِيْهَا حَتّٰى تُصْبِحَ وَاِنَّ اَمَارَتَهَا اَنَّ الشَّمْسَ صَبِيْحَتَهَا تَخْرُجُ مُسْتَوِيَةً لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ مِثْلَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَلَا يَحِلُّ لِلشَّيْطَانِ اَنْ يَخْرُجَ مَعَهَا يَوْمَئِذٍ.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شب قدر (رمضان کے) آخری عشرہ میں ہوتی ہے، جس شخص نے حصول ثواب کی خاطر ان راتوں میں قیام کیا اللہ تعالیٰ اس کے اگلے اور پچھلے گناہوں کو بخش دے گا، اور یہ (شب قدر) طاق رات ہے، انتیسویں، ستائیسویں، پچیسویں، تئیسویں یا آخری رات ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شب قدر کی علامت یہ ہے کہ وہ رات صاف و چمکدار ہوتی ہے، گویا کہ اس میں چاند چمک رہا ہے پرسکون ہوتی ہے، نہ اس میں زیادہ ٹھنڈک ہوتی ہے اور نہ زیادہ گرمی ہوتی ہے (خوشگوار رات ہوتی ہے) اس رات میں صبح تک کوئی ستارہ نہیں ٹوٹتا، اور اس کی علامت یہ ہے کہ اس کی صبح کا سورج ہموار نکلتا ہے، چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوتا ہے، اس کی شعاع نہیں ہوتی اور اس دن شیطان کے لیے اس (سورج) کے ساتھ نکلنا جائز نہیں ہوتا۔

٣٥٣٢/٣٢٧- وَعَنْهُ اَيْضًا قَالَ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَقَالَ هِيَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَاِنَّهَا فِيْ وِتْرٍ لَيْلَةَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ اَوْ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ اَوْ خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ اَوْ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ اَوَاخِرِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ مَنْ قَامَهَا اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ (زَادَ فِيْ رِوَايَةٍ وَمَا تَاَخَّرَ).

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب قدر کے بارے میں بتاتے ہوئے فرمایا: شب قدر رمضان میں ہوتی ہے، سو تم اسے آخری عشرہ میں تلاش کرو، وہ طاق رات میں ہوتی ہے، وہ رمضان کی اکیسویں شب، تئیسویں شب، پچیسویں شب، ستائیسویں یا آخری شب میں ہوتی ہے، جس شخص نے ثواب کی نیت اس رات میں قیام کیا اس کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

٣٥٣٣/٣٢٨- عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِلْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ لِتِسْعٍ يَبْقَيْنَ اَوْ لِسَبْعٍ يَبْقَيْنَ اَوْ لِخَمْسٍ اَوْ لِثَلَاثٍ اَوْ اٰخِرِ لَيْلَةٍ.

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم شب قدر کو آخری عشرہ میں تلاش کرو، جب نو دن باقی رہ جائیں یا سات دن باقی رہ جائیں یا پانچ دن باقی رہ جائیں یا تین دن باقی رہ جائیں یا آخری رات میں تلاش کرو۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ فِيْ اَنَّهَا فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

فصل اربع: اس بارے میں احادیث کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں ہوتی ہے

۳۵۳۴/۳۲۹- عَنْ عُیَیْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ ذُکِرَتْ لَیْلَةُ الْقَدْرِ عِنْدَ اَبِیْ بَکْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ مَا اَنَا بِمُلْتَمِسِهَا بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِیْ عَشْرِ الْاَوَاخِرِ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِلْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِی الْوِتْرِ مِنْهُ، قَالَ فَکَانَ اَبُوْ بَکْرَةَ یُصَلِّیْ فِی الْعِشْرِیْنَ مِنْ رَمَضَانَ کَصَلٰوتِهٖ فِیْ سَائِرِ السَّنَةِ، فَاِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اِجْتَهَدَ.

حضرت عیینہ بن عبد الرحمٰن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کے سامنے شب قدر کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سننے کے بعد میں اس کو آخری عشرہ میں ہی تلاش کرتا ہوں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ شب قدر کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو، عبد الرحمٰن کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکرہ رمضان کے (پہلے) بیس دنوں میں اسی طرح نمازیں پڑھتے تھے جس طرح پورے سال میں نمازیں پڑھتے تھے (یعنی معمول کے مطابق نمازیں پڑھتے تھے) لیکن جب (رمضان کا) آخری عشرہ شروع ہو جاتا تو وہ بہت زیادہ کوشش و محنت کے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے۔

۳۵۳۵/۳۳۰- زعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلْتَمِسُوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فِیْ وِتْرٍ فَاِنِّیْ قَدْ رَاَیْتُهَا فَنُسِّیْتُهَا وَهِیَ لَیْلَةُ مَطَرٍ وَرِیْحٍ اَوْ قَالَ قَطْرٍ وَرِیْحٍ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو، بلاشبہ میں نے اس رات کو دیکھا تھا، پھر وہ مجھے بھلا دی گئی اور وہ (شب قدر) بارش اور ہوا کی رات تھی۔

۳۵۳۶/۳۳۱- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یُرِیْدُ اَنْ یُخْبِرَنَا بِلَیْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰی رَجُلَانِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ خَرَجْتُ وَاَنَا اُرِیْدُ اَنْ اُخْبِرَکُمْ بِلَیْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحٰی رَجُلَانِ فَرُفِعَتْ وَعَسٰى اَنْ یَکُوْنَ خَیْرًا لَکُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِی التَّاسِعَةِ اَوِ السَّابِعَةِ اَوِ الْخَامِسَةِ (وَفِیْ لَفْظٍ) فَاطْلُبُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِیْ تَاسِعَةٍ اَوْ سَابِعَةٍ اَوْ خَامِسَةٍ.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں شب قدر (کی تعیین) کی خبر دینے کے ارادہ سے ہمارے پاس تشریف لائے، اور دو آدمی لڑ رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں شب قدر (کی تعیین) کی خبر دینے کے ارادہ سے نکلا تو دو آدمی لڑ رہے تھے تو اس کی تعیین اٹھالی گئی، ہوسکتا ہے کہ (شب قدر کی تعیین کا تم سے مخفی رہنا) یہ تمہارے حق میں بہتر ہو، سو تم اسے انتیسویں یا ستائیسویں یا پچیسویں رات میں تلاش کرو (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ) تم اس (شب قدر) کو آخری عشرہ کی انتیسویں یا ستائیسویں یا پچیسویں رات میں تلاش کرو۔

۳۵۳۷/۳۳۲- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ مَا قَدْ عَلِمْتُمْ فَالْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وِتْرًا فَفِیْ اَیِّ الْوِتْرِ تَرَوْنَهَا.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (ایک مرتبہ لوگوں سے) فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب قدر کے بارے میں جو کچھ بتایا وہ تم جان چکے ہو کہ (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:) تم اس کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو تو تم اس کو کون سی طاق رات میں خیال کرتے ہو۔

۳۵۳۸/۳۳۳- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِيْ تَاسِعَةٍ تَبْقٰى اَوْ خَامِسَةٍ تَبْقٰى اَوْ سَابِعَةٍ تَبْقٰى.

فرمایا: تم شب قدر کو آخری عشرہ میں تلاش کرو، جب انتیسویں رات باقی رہ جائے یا پچیسویں رات باقی رہ جائے یا ستائیسویں رات باقی رہ جائے۔

٣٥٣٩/٣٣٤- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

٣٥٤٠/٣٣٥- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتُ اِلَيْكُمْ وَقَدْ بُيِّنَتْ لِيْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَمَسِيْحُ الضَّلَالَةِ فَكَانَ تَلَاحٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ بِسُدَّةِ الْمَسْجِدِ فَاَتَيْتُهُمَا لِاَحْجِزَ بَيْنَهُمَا فَاُنْسِيْتُهُمَا وَسَاَشْدُوْا لَكُمْ شَدْوًا اَمَّا لَيْلَةُ الْقَدْرِ فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وِتْرًا، وَاَمَّا مَسِيْحُ الضَّلَالَةِ فَاِنَّهُ اَعْوَرُ الْعَيْنِ اَجْلَى الْجَبْهَةِ عَرِيْضُ النَّحْرِ فِيْهِ دَفًا كَاَنَّهُ قَطَنُ بْنُ عَبْدِ الْعُزّٰى قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَضُرُّنِيْ شَبَهُهُ؟ قَالَ لَا، اَنْتَ اِمْرُؤٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ امْرُؤٌ كَافِرٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے پاس آیا جبکہ شب قدر اور گمراہ مسیح (دجال) کی تعیین مجھ پر ظاہر ہو چکی تھی، لیکن مسجد کے دروازے کے پاس دو آدمی لڑ رہے تھے، پس میں ان کو روکنے کے لیے ان کے درمیان آیا تو مجھے ان (شب قدر اور دجال) کی تعیین بھلا دی گئیں، البتہ میں تمہیں ان کے کچھ احوال بتا دیتا ہوں، رہی شب قدر سو تم اس کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو، اور باقی رہا مسیح ضلالہ (دجال) سو وہ کانا ہوگا، اس کی پیشانی چوڑی ہوگی، اس کا سینہ کشادہ ہوگا اور اس کے کندھے سینے کی جانب جھکے ہوئے ہوں گے، وہ قطن بن عبد العزّی کے مشابہ ہوگا، قطن بن عبد العزّی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس سے مشابہت کا مجھے کوئی نقصان ہوگا؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: تم مسلمان آدمی ہو اور وہ کافر آدمی ہوگا۔

٣٥٤١/٣٣٦- عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِعْتَكَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ وَهُوَ يَلْتَمِسُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَبْلَ اَنْ تُبَانَ لَهُ، فَلَمَّا تَقَضَّيْنَ اَمَرَ بِبِنَائِهِ فَنُقِضَ ثُمَّ اُبِيْنَتْ اَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَاَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَاُعِيْدَ، ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهَا اُبِيْنَتْ لِيْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ فَخَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ فَجَاءَ رَجُلَانِ يَحْتَقَّانِ مَعَهُمَا الشَّيْطَانُ فَنُسِّيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ فَقُلْتُ، يَا اَبَا سَعِيْدٍ اِنَّكُمْ اَعْلَمُ بِالْعَدَدِ مِنَّا قَالَ اِنَّا اَحَقُّ بِذَاكَ مِنْكُمْ فَمَا التَّاسِعَةُ وَالسَّابِعَةُ وَالْخَامِسَةُ؟ قَالَ تَدَعُ الَّتِيْ تَدْعُوْنَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا التَّاسِعَةُ وَتَدَعُ الَّتِيْ تَدْعُوْنَ ثَلَاثَةً وَعِشْرِيْنَ

حضرت ابو نضرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) شب قدر کو اس (کی تعیین) کے علم ہونے سے پہلے (درمیانی عشرہ میں) تلاش کرتے تھے، پھر جب وہ (درمیانی عشرہ) پورا ہو گیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنا خیمہ کھولنے کا حکم دیا تو خیمہ کھول دیا گیا، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو (اللہ تعالی کی طرف سے) یہ واضح کر دیا گیا کہ وہ (شب قدر) آخری عشرہ میں ہے، تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے خیمہ لگانے کا حکم دیا تو دوبارہ خیمہ لگا دیا گیا، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے آخری عشرہ میں اعتکاف کیا، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو! شب قدر کی تعیین مجھ پر واضح کر دی گئی تھی، پس میں تمہیں (شب قدر کی تعیین) بتانے کے لیے باہر آیا تو دو آدمی جھگڑتے ہوئے آئے ان کے ساتھ شیطان تھا تو وہ مجھے بھلا دی گئی، سو تم اس کو نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو، (ابو نضرہ کہتے ہیں کہ) میں نے کہا: اے ابو سعید! بلاشبہ تم اس گنتی کو ہم سے زیادہ جانتے ہو، انہوں نے کہا: (ہاں!) ہم اس

وَالَّتِی تَلِیهَا السَّابِعَةُ وَتَدَعُ الَّتِی تَدْعُوْنَ خَمْسَةً وَعِشْرِیْنَ الَّتِی تَلِیهَا الْخَامِسَةُ.

(گنتی) کے جاننے میں تمہاری بہ نسبت زیادہ حقدار ہیں۔ (میں نے پوچھا:) نویں، ساتویں اور پانچویں رات سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا: جس رات کو تم اکیسویں رات کہتے ہو اس رات کو چھوڑ کر اس کے بعد آنے والی (بائیسویں) رات وہ نویں رات ہے، جس رات کو تم تیئیسویں رات کہتے ہو اس رات کو چھوڑ کر اس کے بعد آنے والی (چوبیسویں) رات، وہ ساتویں رات ہے اور جس رات کو تم پچیسویں رات کہتے ہو اس رات کو چھوڑ کر اس کے بعد آنے والی (چھبیسویں) رات، وہ پانچویں رات ہے۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ فِیمَا وَرَدَ اَنَّهَا لَیْلَةُ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ مِنْ رَمَضَان

فصل خامس: اس بارے میں حدیث کہ شب قدر رمضان کی اکیسویں رات ہے

۳۵۴۲/۳۳۷- عَنْ اَبِی سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ تَذَاکَرْنَا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اِنَّهَا تَدُوْرُ مِنَ السَّنَةِ، فَمَشَیْنَا اِلٰی اَبِی سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ یَا اَبَا سَعِیْدٍ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ لَیْلَةَ الْقَدْرِ؟ قَالَ نَعَمْ اِعْتَکَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْوُسْطَ، مِنْ رَمَضَانَ وَاعْتَکَفْنَا مَعَهُ، فَلَمَّا اَصْبَحْنَا صَبِیْحَةَ عِشْرِیْنَ رَجَعَ وَرَجَعْنَا مَعَهُ، وَاُرِیَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اُنْسِیَهَا، فَقَالَ اِنِّی رَاَیْتُ لَیْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اُنْسِیْتُهَا فَاَرَانِی اَسْجُدُ فِی مَاءٍ وَطِیْنٍ فَمَنِ اعْتَکَفَ مَعِی فَلْیَرْجِعْ اِلٰی مُعْتَکَفِهِ، اِبْتَغُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِی الْوِتْرِ مِنْهَا، وَهَاجَتْ عَلَیْنَا السَّمَاءُ اٰخِرَ تِلْکَ الْعَشِیَّةِ وَکَانَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ عَرِیْشًا مِنْ جَرِیْدٍ فَوَکَفَ فَوَالَّذِی هُوَ اَکْرَمَهُ وَاَنْزَلَ عَلَیْهِ الْکِتَابَ لَرَاَیْتُهُ یُصَلِّی بِنَا صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ لَیْلَةَ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ وَاِنَّ جَبْهَتَهُ وَاَرْنَبَةَ اَنْفِهِ فِی الْمَاءِ وَالطِّیْنِ.

حضرت ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن کا بیان ہے کہ ہم نے آپس میں شب قدر کا ذکر کیا تو بعض لوگ کہنے لگے کہ شب قدر سال کے تمام مہینوں میں گھومتی رہتی ہے، پس ہم حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، میں نے کہا: اے ابوسعید! کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شب قدر کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا اور ہم نے بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ اعتکاف کیا، پس جب ہم نے (رمضان کی) بیسویں صبح کی تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لوٹ گئے اور ہم بھی آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ لوٹ گئے، اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو شب قدر دکھا دی گئی تھی، پھر وہ بھلا دی گئی، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: میں نے شب قدر کو دیکھا تھا، پھر وہ مجھے بھلا دی گئی، پس میں نے خواب میں دیکھا کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں، سو جس شخص نے میرے ساتھ اعتکاف کیا تھا وہ اپنے اعتکاف کی جگہ میں واپس آ جائے، تم شب قدر کو آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو، اور اس (اکیسویں رات) کی شام کو ہم پر تیز بارش برسی، مسجد کی چھت کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی چھپر کی تھی اور وہ ٹپکنے لگی، اس ذات کی قسم! جس نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو عزت و تکریم سے نوازا اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر کتاب نازل فرمائی، میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو دیکھا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اکیسویں شب کو ہمیں مغرب کی نماز اس حال میں پڑھائی کہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی پیشانی اور ناک کا سرا پانی اور مٹی میں تھے۔

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ فِيْمَا وَرَدَ لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ

فصل سادس: اس بارے میں احادیث کہ شب قدر تیئیسویں رات ہے

٣٥٤٣/٣٣٨- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ وَسَأَلُوْهُ عَنْ لَيْلَةٍ يَتَرَاءَ وْنَهَا فِيْ رَمَضَانَ ، قَالَ لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ.

حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رمضان کی اس رات کے بارے میں پوچھا جس کو وہ شب قدر سمجھ کر اس میں قیام و عبادت کریں، آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: وہ تیئیسویں رات ہے۔

٣٥٤٤/٣٣٩- وَعَنْهُ اَيْضًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا وَاَرَانِيْ صَبِيْحَتَهَا اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَطِيْنٍ فَمُطِرْنَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْصَرَفَ وَاِنَّ اَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ عَلٰى جَبْهَتِهٖ وَاَنْفِهٖ.

حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے شب قدر کو دیکھا تھا، پھر وہ مجھے بھلا دی گئی، میں نے اس (شب قدر) کی صبح کو اپنے آپ کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا، تیئیسویں رات کو بارش ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی، جب آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نماز سے فارغ ہوئے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی پیشانی اور ناک پر پانی اور مٹی کے نشان تھے۔

٣٥٤٥/٣٤٠- وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ جَلَسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اٰخِرِ هٰذَا الشَّهْرِ (يَعْنِيْ رَمَضَانَ) فَقُلْنَا لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰى نَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ الْمُبَارَكَةَ؟ قَالَ اِلْتَمِسُوْهَا هٰذِهِ اللَّيْلَةَ وَقَالَ ذٰلِكَ مَسَاءُ لَيْلَةِ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَهِيَ اِذًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَّلُ ثَمَانٍ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِاَوَّلِ ثَمَانٍ وَلٰكِنَّهَا اَوَّلُ السَّبْعِ اِنَّ الشَّهْرَ لَا يَتِمُّ.

حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم اس ماہ رمضان کے آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ہم نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اس مبارک رات (شب قدر) کو کب تلاش کریں؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اسی رات میں اس کو تلاش کرو، عبد اللہ بن انیس کہتے ہیں کہ وہ تیئیسویں رات کی شام تھی، لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر تو یہ رات (مہینے کی بقیہ) آٹھ (راتوں) میں سے پہلی رات ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ آٹھ میں سے پہلی نہیں ہے، بلکہ یہ رات (مہینے کی بقیہ) سات (راتوں) میں سے پہلی رات ہے، کیونکہ یہ مہینہ پورا (تیس دن کا) نہیں ہے۔

٣٥٤٦/٣٤١- عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا حُذَيْفَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَظَرْتُ اِلَى الْقَمَرِ صَبِيْحَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَرَاَيْتُهٗ كَاَنَّهٗ فِلْقُ جَفْنَةٍ وَقَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ اِنَّمَا يَكُوْنُ الْقَمَرُ كَذَاكَ صَبِيْحَةَ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَرَاَيْتُهٗ كَاَنَّهٗ فِلْقُ جَفْنَةٍ وَقَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ اِنَّمَا يَكُوْنُ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ.

حضرت ابو اسحاق کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابو حذیفہ سے سنا انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک شخص سے روایت کیا، اس شخص نے بیان کیا کہ میں نے شب قدر کی صبح کو چاند کی طرف دیکھا تو میں نے اسے آدھے پیالے کے مشابہ دیکھا، ابو اسحاق کہتے ہیں کہ شب قدر کی صبح کو چاند اسی طرح ہوتا ہے، میں نے اسے دیکھا گویا کہ وہ آدھا پیالہ ہے، ابو اسحاق نے کہا کہ تیئیسویں رات کا چاند اسی طرح ہوتا ہے۔

٣٥٤٧/٣٤٢- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتُ حِيْنَ بَزَغَ الْقَمَرُ كَاَنَّهُ فِلْقُ جَفْنَةٍ فَقَالَ اللَّيْلَةُ لَيْلَةُ الْقَدْرِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں (اس وقت باہر) نکلا جب چاند (مشرق سے) طلوع ہو چکا تھا، گویا کہ وہ آدھا پیالہ تھا، پھر فرمایا: وہ شب سب قدر تھی۔

٣٥٤٨/٣٤٣- عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اُتِيْتُ وَاَنَا نَائِمٌ فِيْ رَمَضَانَ فَقِيْلَ لِيْ اِنَّ اللَّيْلَةَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَالَ فَقُمْتُ وَاَنَا نَاعِسٌ فَتَعَلَّقْتُ بِبَعْضِ اَطْنَابِ فُسْطَاطِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يُصَلِّيْ، قَالَ فَنَظَرْتُ فِيْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَاِذَا هِيَ لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ.

حضرت عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رمضان میں میرے پاس کوئی آیا اور اس وقت میں سویا ہوا تھا، اس نے مجھ سے کہا: بلاشبہ یہ رات شب قدر ہے، پس میں اونگھتا ہوا اٹھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیمہ کی بعض رسیوں سے الجھ گیا، پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، پس میں نے اس رات میں غور کیا تو وہ تیئسویں رات تھی۔

٣٥٤٩/٣٤٤- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ مَضٰى مِنَ الشَّهْرِ؟ قَالَ قُلْنَا مَضَتْ ثِنْتَانِ وَعِشْرُوْنَ وَبَقِيَ ثَمَانٌ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ لَا بَلْ مَضَتْ مِنْهُ ثِنْتَانِ وَعِشْرُوْنَ وَبَقِيَ سَبْعٌ اُطْلُبُوْهَا اللَّيْلَةَ قَالَ يَعْلٰى فِيْ حَدِيْثِهِ، اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: مہینے کے کتنے دن گزر چکے ہیں؟ ہم نے عرض کیا: بائیس دن گزر چکے ہیں اور آٹھ دن باقی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں! مہینے کے بائیس دن گزر چکے ہیں اور سات دن باقی ہیں، تم شب قدر کو اسی (تیئسویں) رات میں تلاش کرو، یعلی (نامی راوی) نے اپنی حدیث میں کہا کہ وہ مہینہ انتیس دن کا تھا۔

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ فِيْمَا وَرَدَ اَنَّهَا لَيْلَةُ اَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ

فصل سابع: اس بارے میں حدیث کہ شب قدر چوبیسویں رات ہے

٣٥٥٠/٣٤٥- عَنْ بِلَالٍ (بْنِ رَبَاحٍ) رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ اَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ.

حضرت بلال (بن رباح) رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شب قدر چوبیسویں رات ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّامِنُ فِيْمَا وَرَدَ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَذِكْرُ اَمَارَتِهَا

فصل ثامن: اس بارے میں احادیث کہ شب قدر ستائیسویں رات ہے اور اس کی علامات کا ذکر

٣٥٥١/٣٤٦- عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَذَاكَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فَقَالَ اُبَيٌّ اَنَا وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ اَعْلَمُ اَيَّ لَيْلَةٍ هِيَ، هِيَ

حضرت زر بن حبیش حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب نے شب قدر کا ذکر کیا تو حضرت ابی بن کعب نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں خوب جانتا ہوں کہ وہ (شب قدر) کون سی رات ہے، یہ وہی رات ہے جس کی

اللَّيْلَةُ الَّتِي أَخْبَرَنَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ تَمْضِيْ مِنْ رَمَضَانَ وَ آيَةُ ذٰلِكَ اَنَّ الشَّمْسَ تُصْبِحُ الْغَدَ مِنْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ تَـرَقْرَقُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ فَزَعَمَ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ اَنَّ زِرًّا اَخْبَرَهُ اَنَّهُ رَصَدَهَا ثَلَاثَ سِنِيْنَ وَمِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ يَدْخُلُ رَمَضَانُ اِلٰى اٰخِرِهٖ فَرَاٰهَا تَطْلُعُ صَبِيْحَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ تَرَقْرَقُ لَيْسَ شُعَاعٌ (وَفِيْ رِوَايَةٍ بَيْضَاءَ تَرَقْرَقُ).

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خبر دی تھی' یہ رمضان کی ستائیسویں رات ہے' اس کی نشانی یہ ہے کہ اس رات کی صبح کو طلوع ہونے والا سورج چل رہا ہوتا ہے لیکن اس کی شعاع نہیں ہوتی' سلمہ بن کہیل نے کہا کہ حضرت زر (بن حبیش) نے ان کو خبر دی کہ انہوں نے تین سال رمضان کے شروع سے اس کے آخر تک اس (سورج) کو دیکھا تو انہوں نے ستائیسویں شب کی صبح کو سورج اس طرح طلوع ہوتے ہوئے دیکھا کہ وہ گردش کر رہا ہوتا تھا لیکن اس کی شعاع نہیں ہوتی تھی۔(اور ایک روایت میں ''بیضاء ترقرق'' کے الفاظ ہیں)۔

۳۵۵۲/۳۴۷- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ ثُمَّ قَالَ لَا اَحْسَبُ مَا تَطْلُبُوْنَ اِلَّا وَرَائَكُمْ ثُمَّ قُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ خَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ ، ثُمَّ قَالَ لَا اَحْسَبُ مَا تَطْلُبُوْنَ اِلَّا وَرَاءَكُمْ فَقُمْنَا مَعَهُ لَيْلَةَ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ حَتّٰى اَصْبَحَ وَسَكَتَ.

حضرت جبیر بن نفیر حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے رمضان میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تیئسویں رات میں رات کی پہلی تہائی تک قیام کیا' پھر آپ (ﷺ) نے فرمایا: میرے گمان کے مطابق جس چیز (شب قدر) کو تم تلاش کر رہے ہو وہ تمہارے آگے (اگلی رات میں) ہی ہے' پھر ہم نے آپ (ﷺ) کے ساتھ پچیسویں رات میں نصف رات تک قیام کیا' پھر آپ (ﷺ) نے فرمایا: میرے گمان کے مطابق تم جس چیز کو تلاش کر رہے ہو وہ تمہارے آگے ہے' پھر ہم نے آپ (ﷺ) کے ساتھ ستائیسویں رات میں قیام کیا حتیٰ کہ صبح ہوگئی اور آپ (ﷺ) خاموش رہے۔

۳۵۵۳/۳۴۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِيْ عَاصِمٌ عَنْ زِرٍّ قَالَ قُلْتُ لِاُبَيٍّ اَخْبِرْنِيْ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَاِنَّ ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْهَا قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَدْ عَلِمَ اَنَّهَا فِيْ رَمَضَانَ فَاِنَّهَا لِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَلٰكِنَّهُ عَمَّى عَلَى النَّاسِ لِكَيْلَا يَتَّكِلُوْا فَوَاللّٰهِ الَّذِيْ اَنْزَلَ الْكِتَابَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا فِيْ رَمَضَانَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ قَالَ قُلْتُ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ وَاَنّٰى عَلِمْتَهَا؟ قَالَ بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ اَنْبَاَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَدَدْنَا وَحَفِظْنَا فَوَاللّٰهِ اِنَّهَا لَهِيَ مَا يَسْتَثْنِيْ قُلْتُ لِزِرٍّ مَا الْاٰيَةُ؟ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ غَدَاةَ اِذٍ كَاَنَّهَا طَسْتٌ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ (زَادَ فِيْ

حضرت زر (بن حبیش) کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابی (ابن کعب) سے کہا کہ آپ مجھے شب قدر کے بارے میں بتائیں کیونکہ حضرت ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود) یہ کہتے ہیں کہ جو شخص سارا سال قیام کرے گا وہ اس (شب قدر) کو پالے گا' حضرت ابی بن کعب نے کہا: اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمٰن (عبداللہ بن مسعود) پر رحم فرمائے' وہ خوب جانتے ہیں کہ شب قدر (صرف) رمضان (کے مہینے) میں ہوتی ہے اور یہ ستائیسویں رات ہے' لیکن انہوں نے (شب قدر کا معاملہ) لوگوں پر مخفی رکھا تاکہ وہ (کسی ایک رات پر) اعتماد نہ کریں' پس اس ذات کی قسم! جس نے (ہمارے آقا و مولا) محمد ﷺ پر کتاب نازل فرمائی' شب قدر (صرف) رمضان (کے مہینے) میں ہوتی ہے اور یہ ستائیسویں رات ہے' میں نے پوچھا: اے ابوالمنذر! آپ کیسے جانتے ہیں (کہ شب قدر ستائیسویں رات ہے)؟ انہوں نے کہا: اس علامت کی وجہ سے (جانتا ہوں) جو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتائی تھی' تو ہم نے شمار کیا اور یاد رکھا' پھر انہوں نے بغیر ''ان شاء

رِوَايَةٍ حَتّٰى تَرْتَفِعَ).

اللہ'' کہہ کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم! شب قدر' ستائیسویں رات ہے' عاصم راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زر (بن حبیش) سے پوچھا: وہ کون سی علامت ہے؟ (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو بتائی) انہوں نے کہا: (شب قدر کی صبح کو جب) سورج طلوع ہوتا ہے تو وہ طشت کی مانند ہوتا ہے اور اس کی شعاع نہیں ہوتی۔ (اور ایک روایت میں یہ اضافہ ہے: حتیٰ کہ سورج بلند ہو جائے)۔

۳۵۵۴/۳۴۹- زعَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمَانَ، قَالَ سَمِعْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يَقُوْلُ لَوْ لَا سُفَهَاؤُكُمْ لَوَضَعْتُ يَدِىْ فِىْ اُذُنِىْ ثُمَّ نَادَيْتُ اَلَا اِنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِىْ رَمَضَانَ فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِى السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ، قَبْلَهَا ثَلَاثٌ وَبَعْدَهَا ثَلَاثٌ نَبَّاَ مَنْ لَمْ يَكْذِبْنِىْ عَنْ نَبَاٍ مَنْ لَمْ يَكْذِبْهُ قُلْتُ لِاَبِىْ يُوْسُفَ يَعْنِىْ اُبَىَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَذَا هُوَ عِنْدِىْ.

حضرت یزید بن ابوسلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت زر بن حبیش کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ اگر تمہارے بیوقوف (جاہل) لوگ نہ ہوتے تو میں اپنے ہاتھ اپنے کانوں پر رکھتا' پھر میں یہ اعلان کرتا: لوگو! سنو! بلاشبہ شب قدر رمضان کے آخری عشرہ میں ہوتی ہے' آخری سات دنوں میں ہوتی ہے' اس سے پہلے تین راتیں ہوتی ہیں اور اس کے بعد تین راتیں ہوتی ہیں' یہ بات اس شخص نے بتائی جس نے مجھ سے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور اس شخص کے حوالے سے یہ بتائی جس نے اس سے کبھی جھوٹ نہیں بولا' (عبداللہ بن امام احمد کہتے ہیں کہ) میں نے ابو یوسف (نامی راوی) سے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت زر نے اس حدیث کو حضرت ابی بن کعب سے روایت کیا ہے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے (سو یہ حدیث مرفوع ہے) تو انہوں (ابو یوسف) نے کہا کہ میرے نزدیک بھی اسی طرح ہے۔

۳۵۵۵/۳۵۰- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَتٰى لَيْلَةُ الْقَدْرِ، قَالَ مَنْ يَذْكُرُ مِنْكُمْ لَيْلَةَ الصَّهْبَاوَاتِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنَا بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ وَاِنَّ فِىْ يَدِىْ لَتَمَرَاتٍ اَسْتَحِرُ بِهِنَّ مُسْتَتِرًا بِمُؤْخِرَةِ رَحْلِىْ مِنَ الْفَجْرِ وَذٰلِكَ حِيْنَ طَلَعَ الْقَمَرُ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کیا: شب قدر کب ہوگی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے صہباوات (خیبر کے قریب ایک جگہ کا نام ہے) کی رات کس کو یاد ہے؟ عبداللہ بن مسعود نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' (وہ رات) مجھے یاد ہے' اس وقت میرے ہاتھ میں کھجوریں تھیں جن سے میں ابتداء طلوع فجر کے وقت اپنے کجاوے کے پیچھے چھپ کر سحری کر رہا تھا اور اس وقت چاند طلوع ہو چکا تھا۔

۳۵۵۶/۳۵۱- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ اِنِّىْ شَيْخٌ عَلِيْلٌ، يَشُقُّ عَلَىَّ الْقِيَامُ فَاْمُرْنِىْ بِلَيْلَةٍ لَعَلَّ اللّٰهَ يُوَفِّقُنِىْ فِيْهَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ، قَالَ عَلَيْكَ بِالسَّابِعَةِ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں بوڑھا ہوں اور بیمار بھی ہوں' مجھ پر قیام کرنا (رات کو عبادت کرنا) دشوار ہوتا ہے' سو آپ مجھے کسی ایک رات میں قیام کرنے کا حکم دیں تا کہ اللہ تعالیٰ اس رات میں مجھے شب قدر کی توفیق عطا فرما دے' آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا:

تم (آخری عشرہ کی) ساتویں رات کو لازم پکڑو (یعنی رمضان کی ستائیسویں رات کو قیام کرو)۔

۳۵۵۷/۳۵۲- عَنْ اَبِیْ عَقْرَبٍ، قَالَ غَدَوْتُ اِلَی ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَاتَ غَدَاةٍ فِیْ رَمَضَانَ فَوَجَدْتُهُ فَوْقَ بَیْتِهٖ جَالِسًا فَسَمِعْنَا صَوْتَهُ وَهُوَ یَقُوْلُ صَدَقَ اللّٰهُ وَبَلَّغَ رَسُوْلُهُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی النِّصْفِ مِنَ السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ غَدَاةَ اِذٍ صَافِیَةً لَیْسَ لَهَا شُعَاعٌ فَنَظَرْتُ اِلَیْهَا فَوَجَدْتُهَا کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ.

حضرت ابو عقرب کا بیان ہے کہ میں رمضان میں صبح سویرے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور میں نے ان کو اپنے گھر کی چھت پر بیٹھے ہوئے پایا، اور ہم نے ان کی آواز سنی اور وہ یہ کہہ رہے تھے: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا اور اس کے رسول نے (اللہ تعالیٰ کا) پیغام (لوگوں تک) پہنچا دیا، پھر انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلا شبہ شب قدر رمضان کے آخری سات دنوں کے نصف (درمیان) میں ہوتی ہے، اس رات کی صبح کو جب سورج طلوع ہوتا ہے تو وہ صاف ہوتا ہے، اس کی شعاع نہیں ہوتی، پس میں نے اس (سورج) کی طرف دیکھا تو میں نے اسے اسی طرح پایا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔

۳۵۵۸/۳۵۳- قر، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی اَبِیْ هٰذَا الْحَدِیْثَ وَسَمِعْتُهُ سَمَاعًا قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِیْنَارٍ اَخْبَرَنِیْ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ، قَالَ مَنْ کَانَ مُتَحَرِّیْهَا فَلْیَتَحَرَّهَا فِیْ لَیْلَةِ سَبْعٍ وَعِشْرِیْنَ، قَالَ شُعْبَةُ وَذَکَرَلِیْ رَجُلٌ ثِقَةٌ عَنْ سُفْیَانَ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ اِنَّمَا قَالَ مَنْ کَانَ مُتَحَرِّیْهَا فَلْیَتَحَرَّهَا فِی السَّبْعِ الْبَوَاقِیْ قَالَ شُعْبَةُ فَلَا اَدْرِیْ قَالَ ذَا اَوْذَا، شُعْبَةُ شَكَّ قَالَ اَبِی الرَّجُلُ الثِّقَةُ یَحْیَ بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب قدر کے بارے میں فرمایا: جو شخص اس (شب قدر) کو تلاش کرنے والا ہو وہ اسے ستائیسویں رات میں تلاش کرے، سفیان کی روایت کے مطابق (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ) آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: جو شخص اس (شب قدر) کو تلاش کرنے والا ہو تو وہ اسے (آخری عشرہ کی) باقی سات راتوں میں تلاش کرے۔

۳۵۵۹/۳۵۴- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ اِنَّهَا لَیْلَةُ سَابِعَةٍ اَوْ تَاسِعَةٍ وَعِشْرِیْنَ اِنَّ الْمَلَائِکَةَ تِلْكَ اللَّیْلَةِ فِی الْاَرْضِ اَکْثَرُ مِنْ عَدَدِ الْحَصٰی.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب قدر کے بارے میں فرمایا: بلا شبہ یہ (شب قدر) ستائیسویں یا انتیسویں رات ہے، اس رات زمین پر نازل (اترنے) ہونے والے فرشتوں کی تعداد کنکریوں کی تعداد سے زیادہ ہوتی ہے۔

شب قدر امت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے ایک عظیم الشان تحفہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب نبی سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر یہ عظیم احسان اور بہت بڑا فضل و کرم فرمایا ہے کہ اس کو شب قدر

جیسی عظیم الشان اور قدر و منزلت والی رات عطا فرمائی اور یہ بے مثل و مثال انعام اور عظیم تحفہ خصوصیت کے ساتھ صرف اسی امت کو عطا ہوا ہے، کسی اور امت کو یہ عطا نہیں ہوا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری امت کو شب قدر عطا فرمائی ہے اور یہ تم سے پہلے کسی امت کو عطا نہیں ہوئی۔ (کنز العمال ج ۸ ص ۵۳۶)

احادیث مبارکہ کے مطابق شب قدر کا تعلق صرف ماہ رمضان سے ہے، یعنی شب قدر رمضان کے ساتھ خاص ہے، یہ کسی اور مہینہ میں نہیں ہوتی اور یہ قیامت تک رہے گی۔

اس رات (شب قدر) میں عبادت و نیکیاں کرنا ہزار مہینوں (تراسی سال) کی عبادات و نیکیوں سے بہتر ہے، خواہ وہ عبادت و نیکی نماز کی صورت میں ہو، زکوٰۃ کی صورت میں ہو، صدقہ و خیرات کی صورت میں ہو، خانہ کعبہ کے طواف کی صورت میں ہو، عمرہ کی صورت میں ہو، حضور اقدس شفیق امت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اطہر کی زیارت کی صورت میں ہو، درود و سلام کی صورت میں ہو یا ماں باپ اور دیگر رشتہ داروں اور عام مسلمان بھائیوں کے ساتھ حسن سلوک کی صورت میں ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رمضان کا مہینہ شروع ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ یہ (رمضان کا) مہینہ تمہارے پاس آ گیا ہے جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، سو جو شخص اس رات (کی عظیم برکتوں و عمیم رحمتوں) سے محروم رہا تو وہ ساری ہی خیر سے محروم رہا اور اس (رات) کی خیر و بھلائی سے صرف وہی شخص محروم رہتا ہے جو حقیقتہً محروم ہے۔
(سنن ابن ماجہ ص ۱۱۹)

حضرت عمرو بن قیس الملائی کا بیان ہے کہ شب قدر میں جو بھی نیک عمل کیا جائے وہ ہزار مہینوں (کے نیک اعمال) سے بہتر ہے۔
(الدر المنثور ج ٦ ص ٦٢٨)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ شب قدر میں کوئی بھی نیک عمل کرنا، صدقہ و خیرات کرنا، نماز پڑھنا اور زکوٰۃ دینا ہزار مہینوں (تراسی سال کی نیکیوں) سے افضل ہے۔ (الدر المنثور ج ٦ ص ٦٢٨)

شب قدر جیسی بے مثال نعمت کے عطا ہونے کا سبب

حضرت امام مالک کا بیان ہے کہ انہوں نے ثقہ (معتمد) اہل علم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہلی امتوں کی (لمبی) عمریں دکھائی گئیں تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنی امت کی عمروں کو (ان امتوں کی عمروں کے مقابلہ میں) معمولی و کم سمجھا (اور یہ خیال کیا) کہ یہ امت اس قدر عمل نہ کر سکے گی جس قدر وہ لمبی عمروں والی امتیں عمل کرتی تھیں، تو اللہ تعالیٰ نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو شب قدر عطا فرمائی جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ (مؤطا امام مالک ص ۲۱۸، شعب الایمان ج ۳ ص ۳۲۳)

حضرت مجاہد کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا کہ اس نے ہزار مہینے تک اسلحہ پہن کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا، تو مسلمانوں کو یہ سن کر تعجب ہوا اور انہوں نے اپنے اعمال کو (اس کے عمل کے مقابلہ میں) معمولی و کم سمجھا تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ القدر نازل فرمائی۔ (روح المعانی ج ۳۰ ص ۲۲۲، سنن کبریٰ ج ۴ ص ۳۰٦)

حضرت علی بن عروہ کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنی اسرائیل کے چار آدمیوں کا ذکر کیا کہ انہوں نے اسی سال تک اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کی کہ پلک جھپکنے کی مقدار بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کی، پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ان چار آدمیوں کے یہ نام بتائے، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت حزقیل بن العجوز علیہ السلام اور حضرت یوشع بن نون علیہ

السلام' سو یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کو تعجب ہوا' تو حضرت جبریل علیہ السلام آپ (ﷺ) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اے محمد (ﷺ) آپ کی امت کو ان حضرات کی اسی (٨٠) سال کی عبادت سے تعجب ہوا ہے' تو اللہ تعالیٰ نے آپ پر اس سے بہتر چیز نازل فرمائی ہے' پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے آپ (ﷺ) کے سامنے سورۃ القدر (کی آیات) پڑھی۔ (ترجمہ:) بلاشبہ ہم نے اس (قرآن کریم) کو شب قدر میں نازل کیا ہے' اور آپ کو کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر (میں عبادت کرنا) ہزار مہینوں (کی عبادت) سے بہتر ہے الخ' پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ چیز (شب قدر) اس چیز سے افضل ہے جس پر آپ کو اور آپ کی امت کو تعجب ہوا ہے' پس اس سے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام خوش ہو گئے۔

(الدر المنثور ج ٧ ص ٦٢٩' روح المعانی ج ٣٠ ص ٢٢٢)

شب قدر کو شب قدر کہنے کی وجوہ

قدر کا ایک معنی: عظمت و شرف ہے' امام زہری کہتے ہیں کہ شب قدر کو شب قدر کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ رات بہت قدر و منزلت اور اعلیٰ شان والی رات ہے اور یہ کہ اس رات میں عبادت کرنے کی بہت قدر و منزلت ہے اور اس کا بہت زیادہ اجر و ثواب ہے' ابوبکر وراق کہتے ہیں کہ اس رات کو شب قدر کہنے کی وجہ یہ ہے کہ جس شخص کی اس سے پہلے اپنی بے عملی کی وجہ سے کوئی قدر و قیمت نہ تھی جب وہ اس رات میں عبادت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے تو وہ بہت قدر و منزلت والا بن جاتا ہے' نیز ابوبکر وراق کہتے ہیں کہ اس رات کو شب قدر کہنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس رات میں بہت قدر و منزلت والی کتاب' بہت قدر و منزلت والے عظیم الشان رسول پر' بہت قدر و منزلت والے فرشتے (حضرت جبریل علیہ السلام) کے واسطے سے' قدر و منزلت والی (بہترین) امت کے لیے نازل کی گئی۔ (تفسیر کبیر ج ١١ ص ٢٢٩' روح البیان ج ١٠ ص ٤٨٦)

قدر کا ایک معنی ''تقدیر'' ہے' اللہ تعالیٰ اس رات میں آئندہ سال کے امور کو مقدر و معین فرما دیتا ہے کہ اس سال کتنے لوگ پیدا ہوں گے' کتنے لوگوں کو کتنا رزق دیا جائے گا اور کتنے لوگ مریں گے وغیرہ وغیرہ' پھر یہ امور اس جہاں کی تدبیر کرنے والے (نظام چلانے والے) فرشتوں کے سپرد کر دیئے جاتے ہیں' اور اس جہاں کی تدبیر کرنے والے فرشتے چار ہیں: حضرت میکائیل' حضرت جبریل' حضرت اسرافیل اور حضرت عزرائیل علیہم السلام' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس رات میں اللہ تعالیٰ آئندہ سال میں بارش' رزق' زندگی اور موت وغیرہ جیسے ہونے والے امور کو مقدر فرما دیتا ہے اور ان کا فیصلہ فرما دیتا ہے' پھر ان امور کو ان امور کی تدبیر کرنے والے فرشتوں کے سپرد کر دیتا ہے' چنانچہ رزق' زمین کی پیداوار اور بارشوں کا نظام حضرت میکائیل کے سپرد کر دیا جاتا ہے' لڑائیوں و جنگوں' ہواؤں' اندھیریوں' بجلی کی کڑک' خوف اور زمین میں دھنسانے کا نظام حضرت جبریل علیہ السلام کے سپرد کر دیا جاتا ہے' اعمال کا نظام حضرت اسرافیل علیہ السلام کے سپرد کر دیا جاتا ہے اور مصیبتوں کا نظام حضرت عزرائیل علیہ السلام کے سپرد کر دیا جاتا ہے (اور وہ ان (امور) کو نافذ کرتے ہیں)۔

قدر کا ایک معنی: تنگی ہے' حضرت خلیل فرماتے ہیں کہ شب قدر کو اس وجہ سے بھی شب قدر کہا جاتا ہے کہ اس رات میں اس قدر کثرت سے فرشتے زمین پر اترتے ہیں کہ ان سے زمین تنگ پڑ جاتی ہے۔

(تفسیر کبیر ج ١١ ص ٢٢٩' تفسیر مظہری ج ١٠ ص ٣١١' روح البیان ج ١٠ ص ٤٨٣_٤٨٢)

شب قدر کو مخفی رکھنے کی حکمتیں

اللہ تعالیٰ نے شب قدر کو اپنی حکمتوں سے مخفی رکھا ہے جیسا کہ اس نے بہت سی چیزوں کو اپنی حکمتوں سے مخفی رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا وخوشنودی کو عبادات میں مخفی رکھا ہے تا کہ لوگ ہر عبادت رغبت وشوق سے کریں' اللہ تعالیٰ نے اپنے غضب وعذاب کو گناہوں میں مخفی رکھا ہے تا کہ لوگ ہر قسم کے گناہ سے بچتے رہیں' اللہ تعالیٰ نے اپنے ولی (دوست) کو لوگوں میں مخفی رکھا تا کہ لوگ (ولی سے مشابہ) ہر آدمی کی تعظیم کریں' اللہ تعالیٰ نے قبولیت دعا کو مخفی رکھا ہے تا کہ لوگ زیادہ سے زیادہ دعائیں کریں' اللہ تعالیٰ نے اسم اعظم کو مخفی رکھا ہے تا کہ لوگ اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء کی تعظیم کریں' اللہ تعالیٰ نے نماز وسطیٰ کو مخفی رکھا ہے تا کہ لوگ تمام نمازیں پابندی سے ادا کریں' اللہ تعالیٰ نے موت کے وقت کو مخفی رکھا ہے تا کہ لوگ (ہر وقت) ڈرتے رہیں (اور گناہوں سے باز رہیں) سو اسی طرح اللہ تعالیٰ نے شب قدر کو مخفی رکھا ہے تا کہ لوگ (اس کی تلاش میں) رمضان کی تمام راتوں کی تعظیم کریں (اور رمضان کے آخری عشرہ کی راتوں میں جاگ کر عبادت کریں)۔

گویا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (اے میرے بندو!) اگر میں شب قدر کو معین کر کے تمہیں بتا دیتا' جبکہ میں گناہوں پر تمہاری جسارت کو خوب جانتا ہوں اور اس رات تمہاری نفسانی خواہش تمہیں برائی کی دعوت دیتی اور وہ تم پر غالب آجاتی اور تم شامت نفس سے مجبور ہو کر گناہ کا ارتکاب کر بیٹھتے تو تم چونکہ اس رات کے جاننے کے باوجود اس رات میں گناہ کرتے تو اس رات میں تمہارے گناہ کی سزا بھی (ہزار گنا) زیادہ سخت ہوتی' تو اسی سبب (حکمت) سے میں نے تم سے یہ رات مخفی رکھی ہے' روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے وہاں ایک آدمی کو سوئے ہوئے دیکھ کر (حضرت علی سے) فرمایا: اے علی! تم اسے جگا دو تا کہ یہ وضو کر لے' تو حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے اسے جگا دیا' پھر حضرت علی (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ تو نیکیاں کرنے میں پہل کرنے والے ہیں تو آپ نے اس کو خود کیوں نہیں جگایا؟ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ (اگر میں اس کو جگاتا اور یہ میرے جگانے پر انکار کر دیتا تو یہ کافر ہو جاتا جبکہ) تمہارے جگانے پر انکار کرنا کفر نہیں ہے' سو میں نے تم کو اس کے اٹھانے کا اس لیے حکم دیا ہے کہ اگر یہ انکار کر دے تو اس کا قصور کم ہو (یعنی زیادہ سے زیادہ گناہ ہو' کفر نہ ہو) پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی (گناہ گاروں پر) رحمت کا یہ عالم ہے تو اللہ تعالیٰ کی (گناہ گار بندوں پر) رحمت کا کیا عالم ہوگا' گویا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (اے میرے بندو!) اگر تم کو شب قدر کا (یقینی) علم ہوتا اور تم اس رات میں عبادت کرتے تو تمہیں ہزار مہینوں کی عبادت کا ثواب مل جاتا' اور اگر تم سے اس رات میں کوئی گناہ سرزد ہو جاتا تو (تمہارا وہ گناہ ہزار مہینوں کے گناہوں سے بھی زیادہ سخت ہوتا تو) پھر تم اپنے گناہ کی ہزار گنا زیادہ سزا پاتے اور عذاب وسزا کا دور رہنا ثواب کے حصول سے زیادہ بہتر ہے۔

شب قدر کو مخفی رکھنے میں یہ بھی حکمت ہے تا کہ بندہ اس کی تلاش میں خوب کوشش کرے اور اسے اس کوشش کا ثواب حاصل ہو۔

جب لوگوں کو شب قدر کا یقینی علم نہیں ہوگا تو وہ رمضان کی تمام راتوں میں یہ سمجھ کر خوب عبادت کریں گے کہ شاید یہی رات شب قدر ہو' سو جب وہ (شب قدر کی تلاش میں) رمضان کی تمام راتوں میں عبادت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے سامنے بندوں پر فخر ومباہات فرماتا ہے اور (فرشتوں سے) فرماتا ہے کہ تم ہی نے تو ان کے بارے میں کہا تھا کہ ''یہ زمین پر فساد برپا کریں گے اور خون ریزیاں (قتل وغارت) کریں گے''' ابھی تو ان کو شب قدر کے بارے میں یقینی علم نہیں ہے' اس کے باوجود وہ اس قدر عبادت میں خوب کوشش کر رہے ہیں (اور ذوق وشوق سے عبادات میں مصروف ہیں) اور اگر ان کو شب قدر کے بارے میں یقینی علم ہو جاتا تو پھر ان کی عبادات (میں ذوق وشوق) کا کیا عالم ہوتا' پس اس وقت اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ''**انی اعلم مالا تعلمون**'' (یعنی جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے) کا راز کھل جاتا ہے۔ (تفسیر کبیر ج ١١ ص ٢٣٠-٢٢٩)

شب قدر کی علامات (احادیث وآثار کی روشنی میں)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شب قدر کھلی وکشادہ رات ہوتی ہے' نہ وہ زیادہ گرم ہوتی ہے اور نہ ہی وہ زیادہ ٹھنڈی ہوتی ہے (وہ معتدل وخوشگوار رات ہوتی ہے)۔ (جمع الجوامع' رقم الحدیث: ۱۸۳۳۸)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شب قدر صاف وچمکدار رات ہوتی ہے' نہ وہ زیادہ گرم ہوتی ہے' نہ وہ زیادہ ٹھنڈی ہوتی ہے' نہ اس میں (زیادہ بادل ہوتے ہیں' نہ (تیز) بارش ہوتی ہے' نہ تیز ہوا چلتی ہے اور نہ ہی اس میں ستارے ٹوٹتے ہیں اور اس رات کے دن کی علامت یہ ہے کہ اس دن طلوع ہونے والے سورج کی شعاع (تیز) نہیں ہوتی۔

(المعجم الکبیر ج ۲۲' رقم الحدیث: ۱۳۹)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر روز سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے' لیکن شب قدر کی صبح کو سورج شیطان کے سینگوں کے درمیان سے طلوع نہیں ہوتا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۴۸۹)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شب قدر کھلی وکشادہ اور صاف وچمکدار ہوتی ہے' نہ وہ گرم ہوتی ہے اور نہ وہ ٹھنڈی ہوتی ہے (بلکہ خوشگوار رہوتی ہے) اس رات میں چاند کی روشنی ستاروں کی روشنی پر غالب ہوتی ہے اور اس رات صبح طلوع ہونے تک شیطان نہیں نکلتا۔ (صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث: ۲۱۹۰)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب قدر (کی علامتوں) کے بارے میں فرمایا: وہ رات نرم وکشادہ رات ہوتی ہے' نہ وہ گرم ہوتی ہے اور نہ وہ ٹھنڈی ہوتی ہے اور اس رات کی صبح کو جب سورج طلوع ہوتا ہے تو وہ بہت کم سرخ ہوتا ہے۔ (شعب الایمان ج ۳ ص ۳۳۱' صحیح ابن خزیمہ' رقم الحدیث: ۲۱۹۲)

حضرت عبدہ بن ابی لبابہ کا بیان ہے کہ شب قدر میں نمکین وکھارا پانی میٹھا وشیریں ہو جاتا ہے۔ (بلوغ الامانی ج ۱۰ ص ۲۸۶)

علماء کرام سے منقول ہے کہ شب قدر میں درخت (سجدہ میں) زمین پر گر پڑتے ہیں' پھر وہ سیدھے اپنی جڑوں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور اس رات میں ہر چیز سجدہ کرتی ہے۔ (بلوغ الامانی ج ۱۰ ص ۲۸۶)

شب قدر میں چند مفید مخصوص عمل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور حصول ثواب کی نیت سے شب قدر میں قیام کیا (نوافل پڑھے) اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۷۰' مسند ابی یعلیٰ رقم الحدیث: ۲۶۲۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص شب قدر میں اس طرح دو رکعتیں پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ سورۃ الاخلاص (یعنی قل ھو اللہ احد ......) پڑھے' پھر سلام پھیرنے کے بعد ستر مرتبہ ''استغفر اللہ واتوب الیہ'' پڑھے تو وہ شخص ابھی اپنی جگہ سے نہیں اٹھے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے ماں باپ کے گناہ معاف فرما دے گا۔

حضرت کعب الاحبار (رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے شب قدر میں صدق دل (جذبہ خلوص) سے تین مرتبہ ''لا الہ الا اللہ'' کہا تو پہلی مرتبہ کہنے سے اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا' دوسری مرتبہ کہنے سے اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ سے آزاد فرما دے گا اور تیسری مرتبہ کہنے سے وہ جنت میں داخل (ہونے کا مستحق) ہو جائے گا۔ (نزہۃ المجالس ج ۱ ص ۲۲۳' تفسیر کبیر ج ۱۱ ص ۲۳۴)

علامہ عبدالرحمٰن صفوری لکھتے ہیں: جو شخص شب قدر میں اس طرح چار رکعتیں پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد ایک مرتبہ

''سورۃ التکاثر'' اور تین مرتبہ ''سورۃ الاخلاص'' پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس پر موت کی سختی کو آسان فرما دے گا' اس سے قبر کے عذاب کو اٹھالیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اسے نور کے ایسے چار ستون عطا فرمائے گا کہ ہر ستون پر ایک ہزار محل ہوں گے۔ (نزہۃ المجالس ج ا ص ۲۲۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے شب قدر میں عشاء اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی' تو وہ شب قدر کا وافر حصہ پالے گا۔ (کنز العمال ج ۸ ص ۵۴۵)

حضرت سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں کہ جو شخص شب قدر کو عشاء کی نماز میں حاضر ہوا (یعنی عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی) وہ شب قدر کا کچھ حصہ پالے گا۔ (شعب الایمان ج ۳ ص ۳۳۹)

شب قدر کے رمضان کی ستائیسویں رات ہونے کا زیادہ رجحان (اور دلائل)

احادیث مبارکہ کی روشنی میں شب قدر ماہ رمضان کے آخری عشرہ کی راتوں میں سے کوئی ایک رات ہوتی ہے' وہ طاق رات بھی ہو سکتی ہے اور جفت رات بھی ہو سکتی ہے' اور یقینی طور پر کسی رات (کو معین کر کے اس) کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ فلاں رات ہی شب قدر ہے' چونکہ آخری عشرہ کی راتوں میں سے ہر رات کے شب قدر ہونے کے بارے میں بطور دلیل احادیث و آثار موجود ہیں اس لیے اس بارے میں علماء کرام کے مختلف نظریات ہیں' بعض کے نزدیک اکیسویں رات' شب قدر ہے' بعض کے نزدیک بائیسویں بعض کے نزدیک تیئیسویں رات ہے' وغیرہ وغیرہ' لیکن جمہور علماء کرام کا رجحان اس طرف ہے کہ شب قدر رمضان کی ستائیسویں رات ہے' امام مالک اور امام اعظم ابو حنیفہ کا بھی یہی نظریہ ہے' کیونکہ آخری عشرہ کی دیگر راتوں کے شب قدر ہونے کی بہ نسبت ستائیسویں رات کے شب قدر ہونے کے بارے میں مذکورہ احادیث میں کافی ثبوت ہے' علاوہ ازیں بعض دلائل حسب ذیل ہیں۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم شب قدر کو ستائیسویں رات میں تلاش کرو۔ (المعجم الاوسط)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عدد طاق ہے اور طاق اعداد میں سے سات کا عدد زیادہ پسندیدہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور سات زمینوں کو بنایا' ہفتہ کے سات دن بنائے' دوزخ کے سات درجے بنائے' طواف کے سات چکر مقرر کیے اور سجدہ کے لیے سات اعضاء مقرر فرمائے' پس یہ (سات عدد کا پسندیدہ ہونا) اس بات کی دلیل ہے کہ شب قدر (ماہ رمضان کی) ستائیسویں رات ہے۔ (تفسیر کبیر ج ۱۱ ص ۲۳۰)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سورۃ القدر میں تیس کلمات ہیں اور کلمہ ''ھی'' (جو ضمیر ہے اور لیلۃ القدر کی طرف لوٹ رہی ہے) اس سورۃ کا ستائیسواں کلمہ ہے اور یہ اس بات کی طرف واضح اشارہ ہے کہ شب قدر رمضان کی ستائیسویں رات ہے' نیز حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لفظ ''لیلۃ القدر'' میں نو (۹) حروف ہیں' اور یہ لفظ اس سورۃ میں تین مرتبہ آیا ہے' اگر تین کو نو (۹) کے ساتھ ضرب دیا جائے تو ستائیس بنتے ہیں' سو اس اعتبار سے شب قدر رمضان کی ستائیسویں رات ہے۔

(روح البیان ج ۱۰ ص ۴۸۱' تفسیر کبیر ج ۱۱ ص ۲۳۰)

حضرت عثمان بن ابو العاص کا ایک غلام تھا' ایک مرتبہ اس (غلام) نے کہا: اے میرے آقا! (رمضان کے) مہینے کی ایک رات میں سمندر کا پانی میٹھا ہو جاتا ہے' حضرت عثمان بن العاص نے اس سے کہا کہ جب وہ رات آئے تو تم مجھے بتانا' چنانچہ جب وہ رات آئی اور غلام نے ان کو بتایا تو وہ رات رمضان کی ستائیسویں رات تھی۔ (روح البیان ج ۱۰ ص ۴۸۱' تفسیر کبیر ج ۱۱ ص ۲۳۱-۲۳۰)

حضرت ابو یحییٰ بن ابو مسرۃ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ماہ رمضان کی ستائیسویں رات کو (خانہ کعبہ کا) طواف کیا تو میں نے فرشتوں کو ہوا میں بیت اللہ (خانہ کعبہ) کے گرد طواف کرتے ہوئے دیکھا۔ (شعب الایمان ج ۳ ص ۳۳۲)

حضرت عبدہ بن ابولبابہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ماہ رمضان کی ستائیسویں رات کو سمندر کا پانی پیا تو وہ میٹھا تھا۔

(شعب الایمان ج ۳ ص ۳۳۲)

شب قدر کو پانے کا تجربہ شدہ ضابطہ

علامہ عبدالرحمن صفوری شب قدر کی تلاش اور اس کو پانے کے حوالے سے تجربہ شدہ ضابطہ بیان کرتے ہیں' وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ابوالحسن کی تحریر میں دیکھا' انہوں نے کہا کہ جب سے مجھے یہ (بزرگوں سے تجربہ شدہ) ضابطہ ملا ہے اس وقت سے مجھ سے شب قدر نہیں چھوٹی اور وہ **ضابطہ** یہ ہے:

اگر رمضان کی پہلی تاریخ پیر کا دن ہو تو شب قدر رمضان کی اکیسویں (۲۱) رات ہوگی' اگر رمضان کی پہلی تاریخ ہفتہ کا دن ہو تو شب قدر تئیسویں (۲۳) رات ہوگی' اگر رمضان کی پہلی تاریخ جمعرات ہو تو شب قدر پچیسویں (۲۵) رات ہوگی' اگر رمضان کی پہلی تاریخ منگل یا جمعہ ہو تو شب قدر ستائیسویں (۲۷) رات ہوگی اور اگر رمضان کی پہلی تاریخ اتوار یا بدھ ہو تو شب قدر انتیسویں (۲۹) رات ہوگی۔ (نزہۃ المجالس ج ۱ ص ۲۲۴ـ۲۲۳)

شب قدر پانے کا عمل

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے (رمضان میں) مغرب اور عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی' حتیٰ کہ ماہ رمضان ختم ہوگیا تو اس کو شب قدر کا وافر حصہ مل گیا۔ (شعب الایمان ج ۳ ص ۳۴۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے (پورے) رمضان میں عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو وہ شب قدر کو پالے گا۔ (شعب الایمان ج ۳ ص ۳۴۰' کنز العمال ج ۸ ص ۵۴۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے شروع رمضان سے آخر رمضان تک (یعنی پورے رمضان میں) جماعت کیساتھ نمازیں پڑھیں تو اسے شب قدر کا حصہ مل جائے گا۔ (کنز العمال ج ۸ ص ۵۴۵)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے ماہ رمضان کی تمام راتوں میں عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی' حتیٰ کہ رمضان گزر گیا تو گویا کہ اس نے شب قدر میں قیام کیا' (یعنی اسے شب قدر میں عبادت کرنے کا اجر مل جائے گا)۔

(شعب الایمان ج ۳ ص ۳۴۰)

شب قدر میں روح اور فرشتوں کا زمین پر اترنا

شب قدر میں روح اور فرشتے اللہ تعالیٰ سے اجازت لے کر زمین پر اترتے ہیں' روح سے کیا مراد ہے' اس بارے میں علماء مفسرین کی حسب ذیل آراء ہیں:

جمہور علماء کرام کے نزدیک روح سے مراد حضرت جبریل علیہ السلام ہیں' ان کا خصوصیت کے ساتھ اس لیے ذکر کیا گیا ہے کہ تمام فرشتوں سے ان کی قدر ومنزلت زیادہ ہے' اور وہ قرآن کریم نازل کرنے والے ہیں۔

بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد ایک بہت بڑا فرشتہ ہے' وہ اتنا بڑا ہے کہ تمام زمین وآسمان اس کے سامنے ایک لقمہ کی طرح ہیں (وہ اس رات سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت کی عبادت دیکھنے کے شوق میں زمین پر اترتا ہے)۔

حضرت کعب اور حضرت مقاتل کہتے ہیں کہ روح سے مراد فرشتوں کا ایک مخصوص گروہ ہے' جن کو عام فرشتے بھی صرف اسی رات میں دیکھتے ہیں۔

بعض کہتے ہیں کہ روح سے مراد اللہ تعالیٰ کی ایک خاص مخلوق ہے جو کھاتی' پیتی بھی ہے اور وہ کپڑے بھی پہنتی ہے' لیکن وہ نہ تو فرشتوں کی جنس سے ہے اور نہ ہی وہ انسانوں کی جنس سے ہے' اللہ تعالیٰ نے ایسی مخلوق پیدا فرمائی ہے جس کو تم نہیں جانتے اور تمہارے رب کے لشکروں کو صرف وہی جانتا ہے' اور ہوسکتا ہے کہ یہ مخلوق جنتی لوگوں کے خادم ہوں (اور وہ جنتی لوگوں کی زیارت کے لیے زمین پر آتے ہوں)۔

بعض کہتے ہیں کہ روح سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں' وہ (شب قدر میں) اس امت (کی عبادت) کا مشاہدہ کرنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے (فرشتوں کے ساتھ) اترتے ہیں۔

بعض کہتے ہیں کہ روح سے مراد مومنین (مسلمانوں) کی روحیں ہیں' جو اپنے گھر والوں کی زیارت کے لیے آتی ہیں۔

بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد خاص رحمت ہے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد ''لَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ'' (یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہو) میں لفظ ''روح'' کو ضمہ کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے (یعنی ایک قرات میں ''رُوْحِ اللّٰهِ'' ہے)۔

بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد بہت بزرگ و مکرم فرشتہ ہے (جو اس امت کے اعمال دیکھنے کے لیے زمین پر اترتا ہے)۔

(روح المعانی ج ۳۰ ص ۲۲۵' تفسیر کبیر ج ۱۱ ص ۲۳۴)

شب قدر میں فرشتوں کے زمین پر اترنے اور ان کے کاموں کی تفصیل

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب شب قدر ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم دیتا ہے کہ وہ سدرۃ المنتہیٰ سے ستر ہزار فرشتے لے کر زمین پر جائیں اور (وہ زمین پر جاتے ہیں تو) ان کے پاس نور کے جھنڈے ہوتے ہیں' سو جب وہ زمین پر اترتے ہیں تو حضرت جبریل علیہ السلام اور دیگر فرشتے اپنے جھنڈے چار جگہوں پر گاڑ دیتے ہیں' خانہ کعبہ پر' حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور (روضہ اطہر) پر' بیت المقدس کی مسجد پر اور طور سینا کی مسجد پر' پھر حضرت جبریل علیہ السلام (فرشتوں سے) کہتے ہیں کہ تم زمین پر پھیل جاؤ تو تمام فرشتے زمین پر پھیل جاتے ہیں' اور جس مکان' حجر (پتھر)' گھر یا کشتی میں کوئی مسلمان مرد یا عورت ہو وہاں فرشتے پہنچ جاتے ہیں' لیکن جس گھر میں کتا ہو یا خنزیر ہو یا شراب ہو یا کوئی شخص حرام (زنا) کاری سے جنبی ہو یا تصویروں کے مجسمے ہوں وہاں نہیں جاتے' چنانچہ (فرشتے جہاں جاتے ہیں وہاں) وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس کرتے ہیں' لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے لیے بخشش کی دعا کرتے ہیں' یہاں تک کہ جب فجر کا وقت ہوتا ہے تو وہ آسمانوں پر چلے جاتے ہیں' جب وہ پہلے آسمان پر پہنچتے ہیں تو پہلے آسمان کے فرشتے ان کا استقبال کرتے ہیں اور ان سے پوچھتے ہیں کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ (فرشتے) کہتے ہیں کہ ہم دنیا میں (گئے) تھے' کیونکہ آج کی رات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی شب قدر ہے' آسمان دنیا (پہلے آسمان) کے فرشتے (دنیا سے آنے والے فرشتوں سے) پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی حاجتوں کے بارے میں کیا کیا؟ تو حضرت جبریل علیہ السلام ان کو بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے نیک لوگوں کو بخش دیا اور بدکاروں کے بارے میں نیک لوگوں کی شفاعت کو قبول کر لیا' پھر آسمان دنیا (پہلے آسمان والے) فرشتوں کی آوازیں اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس سے بلند ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ جو اس امت کو بخشش و رضا عطا فرماتا ہے اس کا شکر ادا کرنے کے لیے اس کی حمد و ثنا کرتے ہیں' پھر وہ فرشتے دوسرے آسمان پر چلے جاتے ہیں تو وہاں بھی اسی طرح گفتگو ہوتی ہے' اسی طرح ساتویں آسمان تک یہی سلسلہ گفتگو رہتا ہے' پھر جب جبریل علیہ السلام تمام آسمانوں کے فرشتوں سے کہتے ہیں کہ تم واپس اپنے اپنے آسمانوں میں چلے جاؤ تو ہر آسمان کے فرشتے اپنے اپنے مقامات پر چلے جاتے ہیں' جب وہ (فرشتے) سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچتے ہیں تو وہاں کے فرشتے ان سے پوچھتے ہیں کہ تم کہاں تھے؟ تو وہ وہی جواب دیتے ہیں جو آسمانوں کے فرشتوں کو دیا

تھا تو سدرۃ المنتہیٰ کے فرشتوں کی آوازیں اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتقدیس اور لا الہ الا اللہ اور اس کی حمد وثناء سے بلند ہوتی ہیں' تو (فرشتوں کی گفتگو اور شکرانے کے طور پر تسبیح وتقدیس کی بلند آواز) جنت الماؤی سنتی ہے' پھر جنت نعیم سنتی ہے' پھر جنت عدن اور جنت الفردوس سنتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا عرش سنتا ہے (اور جب عرش سنتا ہے) تو اللہ تعالیٰ جو اس امت کو بخشش (جیسی نعمت) عطا فرماتا ہے عرش اس کا شکر ادا کرنے کے لیے بلند آواز سے اس کی تسبیح وتقدیس کرتا ہے' لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے اور اس کی حمد وثنا کرتا ہے' اور کہتا ہے: یا اللہ! مجھے تیری طرف سے یہ بات پہنچی ہے کہ تو نے گذشتہ رات محمد ﷺ کی امت کے نیک لوگوں کو بخش دیا ہے اور گناہ گاروں کے حق میں نیک لوگوں کی شفاعت قبول کر لی ہے' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے عرش! تو نے سچ کہا ہے' محمد ﷺ کی امت کے لیے میرے پاس ایسی عزت وکرامت ہے (اور ایسی نعمتیں ہیں) جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے' نہ کسی کان نے سنا ہے اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں ان کا خیال آیا ہے۔ (روح المعانی ج ۰ ۳ ص ۲۲۵۔۲۲۶' غنیۃ الطالبین ج ۲ ص ۱۴)

شب قدر میں حضرت جبریل کا ہر عبادت کرنے والے کو سلام کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب شب قدر آتی ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام فرشتوں کی ایک (بہت بڑی) جماعت کے ساتھ (زمین پر) اترتے ہیں' حضرت جبریل علیہ السلام کے دو سبز پر ہیں جو موتیوں اور یاقوت سے آراستہ ہیں' اور وہ ان دو پروں کو ہر سال میں صرف ایک رات (شب قدر) میں پھیلاتے ہیں' جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "روح (جبریل) اور فرشتے اس (شب قدر) میں اپنے رب کے حکم سے (زمین پر) اترتے ہیں" (سورۃ القدر: ۴) اور باقی رہے فرشتے تو وہ سدرۃ المنتہیٰ کے نیچے ہوتے ہیں اور رہے روح تو وہ حضرت جبریل علیہ السلام ہیں' تو وہ اپنے ایک پر سے (فرشتوں کو) چھوتے ہیں' پس حضرت جبریل علیہ السلام خشکی اور سمندروں میں روزہ داروں' قیام (عبادت) کرنے والوں اور نماز پڑھنے والوں کو اس طرح سلام کرتے ہیں: اے مومن! تم پر سلام ہو' اے مومن! تم پر سلام ہو' یہاں تک کہ جب فجر طلوع ہوتی ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام اور دیگر فرشتے اوپر (آسمانوں پر) چلے جاتے ہیں' حضرت جبریل علیہ السلام سے آسمانوں والے فرشتے ملاقات کرتے ہیں تو وہ پوچھتے ہیں: اے جبریل! اللہ تعالیٰ نے "لا الہ الا اللہ" کہنے والوں (مسلمانوں) کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ حضرت جبریل علیہ السلام کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ بہترین معاملہ فرمایا' پھر حضرت جبریل علیہ السلام کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ بہترین معاملہ فرمایا' پھر حضرت جبریل علیہ السلام سے کروبین (مقرب فرشتے) ملاقات کرتے ہیں تو وہ ان سے پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ماہِ رمضان میں روزے رکھنے والوں کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ حضرت جبریل علیہ السلام کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ بہترین معاملہ فرمایا' پھر حضرت جبریل علیہ السلام اور ان کے ساتھ (زمین پر اترنے والے) فرشتے سجدہ کرتے ہیں' پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! تم (سجدہ سے) اپنے سروں کو اٹھاؤ' میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ماہ رمضان کے روزے رکھنے والوں کو بخش دیا' سوائے اس شخص کے جس کو جبریل نے سلام نہیں کیا اور حضرت جبریل علیہ السلام اس رات (شب قدر میں) عادی شرابی' ناجائز ٹیکس وصول کرنے والے' جادوگر' طبلہ وطنبور (آلات موسیقی) بنانے والے اور ماں باپ کے نافرمان کو سلام نہیں کرتے۔ (کنز العمال رقم الحدیث: ۲۳۷۱۰)

شب قدر میں فرشتوں کا ہر نماز پڑھنے والے اور ذکر کرنے والے کو سلام ومصافحہ کرنا اور ان کی دعاؤں پر آمین کہنا

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب شب قدر آتی ہے تو اللہ تعالیٰ حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم دیتا ہے تو وہ فرشتوں کی ایک بہت بڑی جماعت کو لے کر زمین پر اترتے ہیں اور ان فرشتوں کے پاس ایک سبز جھنڈا ہوتا ہے جس کو وہ خانہ کعبہ کے اوپر گاڑ دیتے ہیں' حضرت جبریل علیہ السلام کے سو پر ہیں' اور وہ ان (سو پروں) میں سے دو پر صرف اسی رات

(شب قدر) میں پھیلاتے ہیں، پس جب وہ اس رات میں اپنے دو پروں کو پھیلاتے ہیں تو وہ دونوں پر مشرق سے لے کر مغرب تک پھیل جاتے ہیں، پھر حضرت جبریل علیہ السلام اس رات فرشتوں کو اس بات پر برانگیختہ کرتے ہیں کہ وہ طلوع صبح تک ہر کھڑے ہوئے، بیٹھے ہوئے، نماز پڑھنے والے اور ذکر کرنے والے کو سلام کریں، ان سے مصافحہ کریں اور ان کی دعا پر آمین کہیں، پھر جب صبح طلوع ہوتی ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام نداء کرتے ہیں: اے فرشتوں کی جماعت! اب تم چلے جاؤ، اب تم چلے جاؤ، فرشتے پوچھتے ہیں: اے جبریل! اللہ تعالیٰ نے احمد ﷺ کی امت کے مومنوں کی حاجتوں کے بارے میں کیا معاملہ فرمایا ہے؟ حضرت جبریل کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس رات میں ان کی طرف نظر (خصوصی توجہ) فرمائی ہے، اور چار قسم کے آدمیوں کے علاوہ باقی سب کو معاف فرما دیا ہے اور بخش دیا ہے، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ (چار قسم کے) آدمی کون ہیں (جن کی اس شب قدر میں بخشش نہیں ہوئی)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (۱) عادی شرابی (۲) اپنے ماں باپ کا نافرمان (۳) رشتہ داروں سے تعلق توڑنے والا (۴) اور مشاحن، ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مشاحن سے کیا مراد ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا: (دل میں) بغض و کینہ رکھنے والا اور باہم قطع تعلق کرنے والا۔

(شعب الایمان رقم الحدیث: ۳۶۹۵)

شب قدر میں حضرت جبریل کا ہر مسلمان کو سلام و مصافحہ کرنا اور ان کے سلام و مصافحہ کرنے کی علامت

حضرت کعب سے روایت ہے کہ (شب قدر میں) سدرۃ المنتہیٰ کے تمام فرشتے "جن کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا" حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ زمین پر اترتے ہیں تو حضرت جبریل علیہ السلام ہر مومن مرد اور ہر مومنہ عورت کے ساتھ مصافحہ کرتے (ہاتھ ملاتے) ہیں، اور ان کو سلام کرتے ہیں، سوائے عادی شرابی، خنزیر کا گوشت کھانے والے اور (اپنے کپڑوں پر) زعفران لگانے والے کے (کہ ان کے ساتھ وہ نہ مصافحہ کرتے ہیں اور نہ ان کو سلام کرتے ہیں) اور حضرت جبریل علیہ السلام کے مصافحہ کرنے اور سلام کرنے کی علامت یہ ہے کہ (وہ جس سے مصافحہ کرتے ہیں اور سلام کرتے ہیں اس کے) رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، دل نرم ہو جاتا ہے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔

حضرت کعب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بیان کرتے ہیں کہ سدرۃ المنتہیٰ ساتویں آسمان کے اس کنارے پر ہے جو جنت کے قریب ہے، وہ دنیا اور آخرت (جنت) کے خالی کنارے پر ہے، اس کا تنا جنت میں ہے اور اس کی شاخیں کرسی کے نیچے (تک پھیلی ہوئی) ہیں اور وہاں اس قدر فرشتے ہیں جن کی تعداد اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتے ہیں، اس (سدرۃ المنتہیٰ) کے وسط میں حضرت جبریل علیہ السلام کا مقام ہے اور سدرۃ المنتہیٰ کے تمام فرشتوں کو مسلمانوں کے لیے بے حد نرمی اور شفقت و رحمت دی گئی ہے، شب قدر میں وہ فرشتے جبریل کے ساتھ زمین پر اترتے ہیں، پھر وہ فرشتے زمین کے ہر حصہ پر سجدہ کرتے ہیں اور قیام کرتے ہیں اور وہ سجدہ و قیام کی حالت میں مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لیے دعا کرتے ہیں اور حضرت جبریل علیہ السلام ہر (مسلمان) آدمی سے مصافحہ کرتے ہیں اور حضرت جبریل علیہ السلام کے مصافحہ کرنے کی علامت یہ ہے کہ وہ جس سے مصافحہ کرتے ہیں اس کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، اس کا دل بہت نرم ہو جاتا ہے اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں، پھر (جب صبح طلوع ہوتی ہے تو وہ فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور) سب سے پہلے حضرت جبریل علیہ السلام اوپر جاتے ہیں، حتیٰ کہ وہ سورج کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے دو سبز پر پھیلا دیتے ہیں اور وہ یہ (دو سبز پر) صرف شب قدر کے دن کی اس ساعت میں پھیلاتے ہیں، پھر وہ ایک ایک فرشتے کو بلاتے ہیں، پھر وہ تمام فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور اس وقت فرشتوں اور حضرت جبریل علیہ السلام کے پروں کا نور جمع ہو جاتا ہے، پھر حضرت جبریل علیہ السلام اور دیگر فرشتے سورج اور آسمان دنیا کے درمیان کھڑے ہو جاتے ہیں اور وہ سارا دن (وہاں

کھڑے ہوکر) مسلمانوں اور ثواب کی نیت سے روزہ رکھنے والوں کے لیے رحمت اور بخشش و مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں' پس جب شام ہوتی ہے تو وہ پہلے آسمان میں چلے جاتے ہیں اور حلقے بنا کر بیٹھ جاتے ہیں اور اس آسمان کے فرشتے ان کے پاس جمع ہوکر ان سے ایک ایک آدمی اور ایک ایک عورت کے بارے میں پوچھتے ہیں' حتیٰ کہ وہ پوچھتے ہیں کہ فلاں نے کیا عمل کیا اور اسے تم نے کس حالت میں پایا؟ تو وہ کہتے ہیں کہ اسے ہم نے پچھلے سال عبادت کرتے ہوئے پایا تھا اور اس سال ہم نے اسے بدعتی پایا اور فلاں کو ہم نے پچھلے سال بدعتی پایا تھا اور اس سال ہم نے اسے عبادت کرتے ہوئے پایا تو وہ پہلے آدمی کے لیے دعا نہیں کرتے اور دوسرے کے لیے دعا کرتے ہیں' پھر وہ فرشتے ان کو مزید بتاتے ہیں کہ فلاں کو ہم نے تلاوت کرتے ہوئے پایا' فلاں کو رکوع کی حالت میں پایا اور فلاں کو سجدہ کی حالت میں پایا' پس وہ یہی گفتگو کرتے رہتے ہیں' حتیٰ کہ وہ دوسرے آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں اور وہ ہر آسمان پر اسی طرح کرتے ہیں حتیٰ کہ وہ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچ جاتے ہیں تو ان سے سدرہ کہتا ہے: اے میرے ساتھ رہنے والے فرشتو! لوگوں کے بارے میں تم مجھے بھی بتاؤ' کیونکہ میرا بھی تم پر حق ہے' بلاشبہ میں بھی اس سے محبت کرتا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے' تو فرشتے سدرہ کو ایک ایک مرد اور ایک ایک عورت کا نام اور ان کے آباؤ اجداد کے نام لے لے کر ان کی عبادت کے بارے میں بتاتے ہیں' پھر یہ ذکر خیر جنت تک پہنچتا ہے تو جنت کہتی ہے: اے اللہ! ان (عبادت گزار لوگوں) کو میری طرف جلدی بھیج' تو جنت کی اس دعا پر فرشتے اور اہل سدرہ کہتے ہیں: آمین آمین۔ (یعنی یا اللہ! اس دعا کو قبول فرما یا اللہ! اس دعا کو قبول فرما)۔ (تفسیر کبیر ج ۱۱ ص ۲۳۴۔ ۲۳۳)

شب قدر میں حضرت جبریل علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ کی رحمت کو تقسیم کرنا

بعض علماء نے روایت کیا ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام شب قدر میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کو تقسیم کرتے ہیں' حتیٰ کہ وہ (روئے زمین کے) تمام زندہ مسلمانوں میں تقسیم کرتے ہیں (اور تمام مسلمان رحمت میں ڈوب جاتے ہیں) پھر حضرت جبریل علیہ السلام عرض کرتے ہیں: اے میرے پروردگار! بہت ساری رحمت باقی بچ گئی ہے' اس کو میں کیا کروں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس (باقی ماندہ رحمت) کو تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے مردوں (مرنے والوں) میں تقسیم کردو' تو وہ تقسیم کرتے ہیں' حتیٰ کہ وہ اس رحمت کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے تمام مسلمان مردوں میں تقسیم کرتے ہیں (اور وہ رحمت میں ڈوب جاتے ہیں) پھر حضرت جبریل علیہ السلام عرض کرتے ہیں: اے میرے پروردگار! اب بھی بہت ساری رحمت باقی بچ گئی ہے' اس کو میں کیا کروں؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس (باقی ماندہ رحمت) کو تم کافروں میں تقسیم کردو' چنانچہ حضرت جبریل علیہ السلام اس (رحمت) کو ان میں تقسیم کرتے ہیں' سو ان (کافروں) میں سے جس کو اس رحمت میں سے کچھ حصہ مل جاتا ہے تو (اسے دنیا میں ایمان نصیب ہوجاتا ہے اور) وہ ایمان پر فوت ہونا ہے۔

(روح المعانی ج ۳۰ ص ۲۲۶)

شب قدر میں فرشتے زمین پر کیوں اترتے ہیں؟

اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد "باذن ربھم" (یعنی وہ فرشتے اپنے رب کی اجازت سے زمین پر اترتے ہیں) میں اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام سمیت تمام فرشتے پہلے اللہ تعالیٰ سے اجازت طلب کرتے ہیں' پھر ان کو اجازت دی جاتی ہے تو پھر وہ زمین پر اترتے ہیں اور یہ ان کی انتہائی محبت کی دلیل ہے کیونکہ وہ ہماری طرف راغب و مائل تھے اور ہم سے ملاقات کی تمنا و شوق رکھتے تھے' لیکن وہ اجازت کے منتظر تھے اور اجازت ملنے پر وہ ہماری زیارت و ملاقات کے لیے زمین پر اتر آئے۔

اگر یہ کہا جائے کہ فرشتوں کو ہمارے کثیر گناہوں کا علم ہے' اس کے باوجود وہ ہماری ملاقات کا شوق و تمنا کیوں کرتے ہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ فرشتے ہمارے گناہوں کی تفصیل سے آگاہ نہیں ہوتے' کیونکہ روایت ہے کہ فرشتے جب لوح محفوظ کا مطالعہ کرتے ہیں تو

وہ اس میں مسلمانوں کی عبادات کو تفصیل کے ساتھ دیکھتے (اور پڑھتے) ہیں اور جب وہ گناہوں پر پہنچتے ہیں تو (گناہوں پر) پردہ ڈال دیا جاتا ہے اور وہ ان (گناہوں) کو نہیں دیکھ سکتے تو اس وقت فرشتے یوں کہتے ہیں: پاک ہے وہ ذات جس نے نیکیوں کو ظاہر کیا اور گناہوں کو چھپایا۔

ہر چند کہ فرشتے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عبادات میں مصروف رہتے ہیں اور اس کی تسبیح وتقدیس اور تہلیل کی مالا جپتے رہتے ہیں، لیکن وہ ایسی عبادات کے دیکھنے کے شوق میں (اس امت کی زیارت و ملاقات کے لیے) زمین پر اترتے ہیں جو وہ آسمانوں میں نہیں دیکھ پاتے۔

مالدار لوگ اپنے گھروں سے طعام لے کر جاتے ہیں اور اس سے فقراء (غریب لوگوں) کی ضیافت کرتے ہیں اور فقراء مالداروں کا طعام کھا کر اللہ تعالیٰ کی عبادات کرتے ہیں، سو اس نوع کی عبادات آسمانوں میں نہیں پائی جاتی۔ (پس اس نوع کی عبادت کے دیکھنے کے شوق میں فرشتے زمین پر اترتے ہیں)۔

جب گنہگار اپنے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں اور خشیت الٰہی سے اشک ندامت بہاتے ہیں تو فرشتے ان کی سسکیوں اور ہچکیوں کی آواز سننے کے لیے زمین پر اترتے ہیں، کیونکہ یہ چیز آسمانوں میں نہیں پائی جاتی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ گناہ گاروں کے (اپنے گناہوں پر نادم وشرمندہ ہوکر) رونے کی آواز تسبیح وتقدیس کرنے والوں کی آواز سے مجھے زیادہ پسند ہے، اس لیے فرشتے کہتے ہیں کہ آؤ ہم زمین پر جا کر وہ آواز سنیں جو ہمارے رب کو ہماری تسبیح سے بھی زیادہ پسند ہے اور یہ چیز اللہ تعالیٰ کو پسند کیوں نہ ہو، جبکہ تسبیح کرنے والوں کی آواز سے اطاعت (عبادت) کرنے والوں کے حال کے کمال کا اظہار ہوتا ہے اور گناہگاروں کے رونے سے زمین وآسمانوں کے رب کی غفاریت کا اظہار ہوتا ہے۔

(تفسیر کبیر ج ١١ ص ٢٣٣۔ ٢٣٥، روح البیان ج ١٠ ص ٤٨٥)

شب قدر میں فرشتے جن گھروں اور مقامات پر نہیں جاتے

احادیث کے مطابق شب قدر میں فرشتے زمین پر اتر کر ہر گھر میں اور ہر مقام پر جاتے ہیں اور وہاں صبح تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہتے ہیں اور نبی کریم ﷺ کی امت کے لیے بخشش ومغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں، لیکن بعض گھر و مقامات اس نعمت سے محروم رہتے ہیں، وہاں فرشتے نہیں جاتے ان کی فہرست حسب ذیل ہے:

(١) جس گھر میں کتا ہو،

(٢) جس گھر میں تصویریں ہوں،

(٣) جس گھر میں خنزیر ہو (٤) جس گھر میں شراب ہو،

(٥) جس گھر میں ایسا شخص ہو جو زنا کاری کی وجہ سے جنبی (پلید) ہو،

(٦) جس گھر میں مجسمے ہوں۔

اگرچہ سارا سال ایسی خباثتوں اور قباحتوں سے مسلمانوں کو بچنا چاہیے، لیکن رمضان کے مبارک مہینے میں ان چیزوں سے خصوصاً بچنے کا اہتمام کرنا چاہیے، تاکہ فضیلت وانعامات والی رات میں اترنے والے فرشتوں کے ذکر اور دعا سے گھر محروم نہ ہو، وہ آکر ذکر کریں اور دعا کریں اور گھر برکتوں ورحمتوں سے بھر جائے اور کام بن جائے۔

شب قدر میں جو لوگ بخشش سے محروم رہتے ہیں

احادیث کی روشنی میں شب قدر میں حضرت جبریل علیہ السلام اور دیگر فرشتے زمین پر اتر کر ہر مسلمان مرد اور عورت کو سلام کرتے ہیں اور ان کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں اور وہ جن کو سلام کرتے ہیں اور جن کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں وہ بخشے جاتے ہیں اور وہ جن کو سلام نہیں کرتے اور جن کے ساتھ مصافحہ نہیں کرتے وہ بخشش سے محروم رہتے ہیں' سو جو لوگ اس رات بخشش سے محروم رہتے ہیں' ان کی فہرست حسب ذیل ہے:

(۱) عادی شرابی (ہمیشہ شراب پینے والا)'
(۲) ناجائز ٹیکس وصول کرنے والا'
(۳) طبلہ وطنبور (آلات موسیقی) بجانے والا'
(۴) ماں باپ کا نافرمان'
(۵) خنزیر کا گوشت کھانے والا'
(۶) اپنے کپڑوں اور جسم پر زعفران ملنے والا'
(۷) لوگوں پر ظلم کرنے والا'
(۸) حرام مال کھانے والا'
(۹) رشتہ داروں کے ساتھ تعلق توڑنے والا'
(۱۰) چغلی کرنے والا'
(۱۱) یتیموں کا مال کھانے والا'
(۱۲) دل میں بغض وکینہ رکھنے والا'
(۱۳) باہم قطع تعلق کرنے والا'
(۱۴) اس رات میں کسی بھی گناہ کا ارتکاب کرنے والا'
(۱۵) جادو کرنے والا۔

پس یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے (ان مذکور) گناہوں کی نحوست کی وجہ سے فرشتے ان کو سلام نہیں کرتے جس کی وجہ سے ان کی بخشش نہیں ہوتی' لہٰذا جو لوگ ان (مذکورہ) برائیوں میں مبتلا ہیں ان کو چاہیے کہ وہ ان گناہوں و برائیوں سے توبہ کریں اور آئندہ نہ کرنے کا پختہ عہد کریں تاکہ شب قدر جیسی انعام وبخشش والی رات میں فرشتے ان کے ساتھ مصافحہ اور سلام کریں اور وہ بخشے جائیں۔

شب قدر کو غفلت کی نذر نہ کیا جائے

شب قدر رحمتوں اور برکتوں کے نزول اور نجات وبخشش کی رات ہے' اگر خوش قسمتی سے یہ فضیلت اور انعام واکرام والی رات میسر آجائے تو اس میں جس قدر ہو سکے انتہائی خشوع وخضوع اور شوق وذوق اور رغبت سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے' ذکر واذکار کیا جائے' قرآن کریم کی تلاوت کی جائے' صدقہ وخیرات کیا جائے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود وسلام پیش کیا جائے' چونکہ یہ بخشش کی رات ہے اسی لیے اس میں خوب گڑگڑا کر اپنے گناہوں کی معافی مانگی جائے اور توبہ کی جائے' چونکہ یہ رات تقسیم رحمت اور خیر وبھلائی کے ملنے کی رات ہے اس لیے دنیا وآخرت کی خیر وبھلائی مانگی جائے' دوزخ سے پناہ مانگی جائے اور جنت طلب کی جائے' چونکہ یہ قبولیت دعا

کی رات ہے اس لیے اس رات میں انتہائی عاجزی اور خلوص دل کے ساتھ اپنے لیے' اپنے اہل وعیال کے لیے' اپنے والدین کے لیے' اپنے اعزہ واقارب کے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے دنیا وآخرت کی امن وسلامتی اور بخشش ومغفرت کی دعا کی جائے' کسی کے لیے بد دعا نہ کی جائے' جس طرح اس رات میں نیکی کرنا ہزار مہینوں کی نیکیوں سے بہتر ہے' اسی طرح اس رات میں گناہ کرنا بھی ہزار مہینوں کے گناہوں سے بدتر ہے' اس لیے اس رات میں حتیٰ الامکان گناہوں سے بچنے کی کوشش کی جائے' کیونکہ اللہ تعالیٰ رحیم وغفار ہے تو وہ جبار و قہار بھی ہے۔

الغرض! اس قدر ومنزلت اور عظیم الشان رات کی قدر اور تعظیم کی جائے' اس انعام واکرام والی رات کو غفلت کی نذر نہ کیا جائے' یہ رات اللہ تعالیٰ کی عبادات میں جاگ کر گزاری جائے' اگر کچھ بھی نہ ہو سکے تو کم از کم اس رات میں عشاء اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی جائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم' اس کی مدد اور اس کے محبوب نبی کریم ﷺ کی نظر عنایت سے ''الفتح الربانی لترتیب مسند الامام احمد بن حنبل الشیبانی'' کی تیسری' چوتھی اور پانچویں جلد (چھ اجزاء) کا ترجمہ مع شرح اختتام پذیر ہوا' بحمدہ تعالیٰ وبعونہ میں نے پہلی جلد کی بہ نسبت اس (دوسری) جلد میں قدرے زیادہ تشریح کی ہے' اللہ تعالیٰ اپنے حبیب حضور اقدس ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے میری اس کاوش کو شرف قبولیت سے مشرف فرمائے' مفید خاص وعام بنائے اور باقی جلدوں کا ترجمہ وتشریح جلدی مکمل کرنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے کلام کی خدمت کی برکت سے میری' میرے والدین' میرے اساتذہ کرام' میرے اہل وعیال' میرے مخلص احباب' جملہ متعلقین' قارئین' ناشرین اور مصححین کی بخشش ومغفرت فرمائے' اور دنیا وآخرت کی سعادتوں ونعمتوں سے مالا مال فرمائے اور ہر قسم کی بلیات وآفات سے مامون رکھے اور شریروں کے شر' حاسدوں کے حسد اور دشمنوں کی دشمنی سے محفوظ رکھے۔ آمین!



